المستدرك

على الصحيحين

تحقیقات چینل ٹیلیگرام
https://t.me/tehqiqat

(6)

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و
نظریات۔۔۔
بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان
کے رد۔۔۔
اہلسنت پر کئے جانے والے
اعتراضات کے جوابات پر مشتمل
کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور
والپیپر حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

جلد 6

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

نام کتاب ——— المستدرک (جلد ششم)

تصنیف ——— للإمام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری

مترجم ——— الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمن القادری الرضوی

پروف ریڈنگ ——— مزمل ریاض انصاری

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— دسمبر 2013ء

سرورق ——— باھو گرافکس

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— روپے

شبیر برادرز
۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

انتساب

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا **ابو البلال محمد الیاس قادری ضیائی** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کی خدمت میں بصد عجز و نیاز پیش کرتا ہوں۔

حضرت امیر اہل سنت کا وجودِ مسعود مسلمانانِ عالم کے لئے بالعموم اور اہل سنت کے لئے بالخصوص ایک عظیم نعمت ہے۔اس فقیر نے سات سال تک دعوتِ اسلامی کے عالمی مرکز فیضانِ مدینہ' کراچی میں درسِ نظامی کی تدریس کی خدمت سرانجام دی' تو حضرت امیر اہل سنت کے فیوض و برکات زیادہ قریب سے حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ان کے ہاں ہمیشہ شفقت ہی شفقت ملی،ان کی زبان سے ہمیشہ دعا ہی ملی ،یوں تو آپ نے اپنے مریدین ، متعلقین،متوسلین کو زندگی کے تقریباً ہر شعبہ میں دینی کام کرنے کا ایک مشن عطا کیا ہے،اعمال صالحہ سے محبت اور دینی کتب بالخصوص قرآن وحدیث کے مطالعہ کا شوق آپ کے اکثر مریدوں میں پایا جاتا ہے، آپ کی صحبت بابرکت اور آپ سے ادنیٰ سی نسبت کا کم از کم اتنا اثر ضرور دیکھا گیا ہے کہ آپ سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کے عقائد ونظریات انتہائی پختہ اور مضبوط ہوتے ہیں،ان کو کسی مشکک کی تشکیک سے زائل نہیں کیا جا سکتا۔آپ نے جس شعبہ میں بھی دینی کام شروع کیا ،اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی سے نوازا، بالخصوص آپ کے قائم کردہ شعبہ جامعات کے تحت طلباء وطالبات کے لئے عالم کورسز کروائے جا رہے ہیں، ان جامعات میں کلاسیں بھری ہوتی ہیں، بلکہ بسا اوقات ایک ہی درجے میں طلباء کی تعداد بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے اس درجے کے کئی کئی سیکشن بنانے پڑتے ہیں، طلباء میں تعلیم اور مطالعہ کا ذوق قابل ستائش ہوتا ہے اوران شعبوں میں جس انداز سے ہر لمحہ ترقی اور جدت لائی جا رہی ہے، دنیا بھر کے ممالک میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک میں عالم کورس کے لئے جامعات قائم کی جا رہی ہیں ،نیز المدینۃ العلمیہ کے تحت نصابی وغیر نصابی کتب پر جس طرح تحقیقی کام کروایا جا رہا ہے، یہ مسلک حق اہل سنت وجماعت کے روشن مستقبل کی نوید ہے۔بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کو دشمنوں اور حاسدین کے شر سے محفوظ فرمائے ، درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے، ان کا سایہ اہل سنت کے سروں پر تادیر قائم ودائم فرمائے،آپ کے شروع کئے ہوئے تمام دینی کاموں میں دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔آپ کی قائم کردہ تمام مجالس بالخصوص مرکزی مجلس شوریٰ کے اراکین اورنگران کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ اور دین کا کام کرنے والے ہر مسلمان کو دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے نوازے ،ایمان کی سلامتی اور اسلام پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیاز مند

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب پاک صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رحمت سے المستدرک علی الصحیحین کی تمام احادیث کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ ترجمہ کی چھٹی جلد آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس جلد میں کتاب الطب، کتاب الاضاحی، کتاب الذبائح، کتاب التوبہ والانابۃ، کتاب الادب، کتاب الایمان والنذور، کتاب النذور، کتاب الرقاق، کتاب الفرائض، کتاب الحدود، کتاب تعبیر الرؤیا، کتاب الطب، کتاب الرقی والتمائم، کتاب الفتن والملاحم اور کتاب الاہوال کے عنوانات کے تحت احادیث جمع کی گئی ہیں۔ سابقہ جلد کے اسلوب کو مدنظر رکھتے ہوئے اِس میں بھی امام ذہبی کی تعلیقات ہر حدیث کے ساتھ شامل کر دی گئی ہیں۔ اور ہر حدیث میں موجود مفہوم کے موافق عنوان بنا کر اس کو فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اور فہرست کے عنوانات صفحہ نمبر کی بجائے حدیث نمبر کے موافق دیئے گئے ہیں۔

المستدرک پر ترجمہ کا کام اگرچہ مکمل ہو چکا ہے لیکن درج ذیل امور ابھی تک تشنۂ تحریر ہیں۔

- تفصیلی فہرست صرف چوتھی، پانچویں اور چھٹی جلد میں ہے جبکہ ابتدائی تین جلدوں میں مفصل فہرست نہیں دی گئی تھی
- المستدرک پر امام ذہبی کی تعلیقات جو کہ پانچویں اور چھٹی جلد میں موجود ہے، شروع کی چار جلدوں میں نہیں ہیں۔
- رجال الحاکم۔
- امام حاکم کے سوانح حیات۔
- کچھ کلام مترجم کے بارے میں۔

ان تمام چیزوں کو اگر اسی کتاب میں شامل کیا جاتا تو اس کی ضخامت بہت بڑھ جاتی۔ اس لئے سوچا یہ ہے کہ ان تمام امور کو الگ جلد میں جمع کر دیا جائے۔

حضرت العلامہ مولانا ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ لمحات نکال کر المستدرک کی احادیث کی تخریج فرمائی۔

اور بہت ممنون ہوں جناب ملک شبیر صاحب کا جن کے خدمت حدیث کے جذبے کی بدولت دیگر کتب کے ہمراہ آج المستدرک کا بھی مکمل ترجمہ چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں، صحت میں، رزق میں اور اشاعتِ دین کے جذبہ میں برکت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی

جامعہ کنز الایمان، الفرید ٹاؤن، میاں چنوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	حدیث نمبر
	لباس کا بیان	
۱	حج اکبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار چیزوں کا اعلان کیا	
۲	مشرکین کے ساتھ کیے ہوئے معاہدوں کی مدت چار ماہ مقرر کی گئی	7356
۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زم زم کے کنویں کے پتھر خود اپنے ہاتھوں سے اٹھائے	7357
۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہونے والی سب سے پہلی علامتِ نبوت	7357
۵	تنہائی میں بھی سترعورت کا خیال رکھنا چاہیے	7358
۶	عورتیں، عورتوں سے بھی پردہ کریں، مرد، مردوں سے بھی پردہ کریں	7359
۷	ران بھی ستر کا حصہ ہے	7360
۸	کسی زندہ یا مردہ کی ران کو نہیں دیکھنا چاہیے	7361
۹	جس نے تمہاری مہمان نوازی نہیں کی، جب وہ تمہارا مہمان بنے تو تم اس کی مہمان نوازی کرو	7364
۱۰	کان کاٹ دینے سے یا کھال چیر دینے سے حلال جانور، حرام نہیں ہو جاتا	7364
۱۱	اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے	7365
۱۲	تکبر کس کو کہتے ہیں؟	7366
۱۳	خود کو بڑا سمجھتے ہوئے حق کو قبول کرنے سے انکار کرنا ''تکبر'' ہے	7367
۱۴	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خوبصورت جبہ زیب تن کیا	7368
۱۵	نعمت کا اثر جسم پر نظر آنا چاہیے	7369
۱۶	ایک صحابی کے بارے میں فرمائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ جنگ یمامہ میں پورے ہو گئے	7369
۱۷	لباس اور سواری کا خیال رکھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے	7370
۱۸	رضائے الٰہی کی خاطر فاخرانہ لباس ترک کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے	7372
۱۹	جو گدھے پر سواری کرے، بکری کا دودھ دوہے اور بڑی چادر پہنے، اس میں تکبر نہیں	7373

ذبیحہ کا بیان

نذر اور قسم کا بیان

طب کا بیان

دم اور تعویذات کا بیان

فتنوں اور جنگوں کا بیان

قیامت اور محشر کے حالات کا بیان

کِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس کے متعلق روایات

7354 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَا: اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ " اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ بِاَرْبَعٍ: اَنْ لَا يَطُوْفَ اَحَدٌ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِهِ هٰذَا، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ اِلٰى مُدَّةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7354 – صحيح

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حج اکبر کے موقع پر چار چیزوں کا اعلان کرنے کے لئے بھیجا۔

- کوئی شخص برہنہ حالت میں بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔
- جنت میں مسلمان کے سوا کوئی نہیں جا سکتا۔
- اس سال کے بعد کبھی کوئی مشرک حج نہیں کرے گا۔
- جس شخص (یا قبیلے) کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے، وہ سب ایک معینہ مدت تک ہے (اس مدت کے گزرنے کے بعد تمام معاہدے کالعدم سمجھے جائیں گے)۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

حدیث: **7354**

سنن الدارمی - كتاب الصلاة باب : النهي عن دخول المشرك المسجد الحرام - حديث:1450 الجامع للترمذی - ابواب الحج عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في كراهية الطواف عريانا حديث:832 السنن الكبرى للنسائي - سورة الانعام قوله تعالى : فسيحوا في الارض اربعة اشهر - حديث:10772 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب مناسك الحج باب المتمتع الذي لا يجد هديا ولا يصوم في العشر - حديث:2639 مسند الحميدي - احاديث علي بن ابي طالب رضي الله عنه حديث:48

مروی (درج ذیل) حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7355 - حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَاءَةَ فَقِيلَ: مَا كُنْتُمْ تُنَادُونَ؟ فَقَالَ: كُنَّا نُنَادِي اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ وَمُدَّةُ عَهْدِهِ اِلٰى اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ فَاِنَّ اللّٰهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُوْلَهُ، وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ فَكُنْتُ اُنَادِي حَتّٰى صَحِلَ صَوْتِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7355 - صحيح

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اعلان براءت کے لئے اہل مکہ کی جانب بھیجا، اس وقت میں بھی ان کے ہمراہ تھا، ان سے پوچھا گیا: تم نے کیا اعلان کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہمارا اعلان یہ تھا:

○ جنت میں صرف مومن شخص ہی جائے گا۔

○ کوئی شخص برہنہ حالت میں طواف نہیں کرے گا۔

○ جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے وہ محدود مدت کے لئے ہے، اور اس کی مدت چار ماہ ہے۔ جب یہ مدت پوری ہو جائے گی، تو (تمام معاہدے کالعدم ہو جائیں گے اور) اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بری ہیں۔

○ اس سال کے بعد کبھی کوئی مشرک حج نہیں کرے گا۔

میں یہ اعلان مسلسل کرتا رہا حتیٰ کہ میری آواز بیٹھ گئی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7356 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا النَّضْرُ اَبُوْ عُمَرَ الْخَزَّازُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَالِبٍ يُعَالِجُ زَمْزَمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ يَنْقُلُ الْحِجَارَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارَهُ فَتَعَرَّى وَاتَّقَى بِهِ الْحَجَرَ فَغُشِيَ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِاَبِي طَالِبٍ اَدْرِكِ ابْنَكَ فَقَدْ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَشْيَتِهِ سَاَلَهُ اَبُوْ طَالِبٍ عَنْ غَشْيَتِهِ فَقَالَ: اَتَانِي آتٍ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ فَقَالَ لِي اسْتَتِرْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ اَنْ قِيلَ لَهُ اسْتَتِرْ فَمَا رُؤِيَتْ عَوْرَتُهُ مِنْ يَوْمَئِذٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَبِي الطُّفَيْلِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7356 – النضر أبو عمر الخزاز ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطالب زمزم کنویں کی مرمت کر رہے تھے۔ان دنوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بہت کم تھی، آپ کنویں سے پتھر اٹھا اٹھا کر باہر نکال رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دامن سمیٹ کر اس میں پتھر ڈال لئے، جس کی وجہ سے آپ کا ستر مبارک ظاہر ہوگیا، (ستر ظاہر ہوتے ہی) آپ بے ہوش ہوگئے، حضرت ابوطالب کو اطلاع دی گئی کہ آپ کا بیٹا بے ہوش ہوگیا ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غشی ختم ہوئی تو حضرت ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بے ہوشی کا سبب پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس کوئی شخص ان کے پاس آیا اور اس نے مجھے کہا: اپنا ستر ڈھانپو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی جو علامات دیکھی ہیں ان میں سب سے پہلی علامت یہی تھی کہ آپ کو کہا گیا ''اپنا ستر ڈھانپو''۔ چنانچہ اس دن کے بعد کبھی بھی آپ کا ستر ظاہر نہیں ہوا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت ابوالطفیل سے مروی درج ذیل حدیث اس کی شاہد ہے۔

7357 – اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: لَمَّا بُنِيَ الْبَيْتُ كَانَ النَّاسُ يَنْقُلُوْنَ الْحِجَارَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمْ فَاَخَذَ الثَّوْبَ وَوَضَعَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ فَنُودِيَ: لَا تَكْشِفْ عَوْرَتَكَ فَاَلْقَى الْحَجَرَ وَلَبِسَ ثَوْبَهُ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7357 – صحیح

✧✧ ابوالطفیل فرماتے ہیں: جب بیت اللہ کی تعمیر ہو رہی تھی، لوگ پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہمراہ پتھر لا رہے تھے، آپ نے اپنا دامن سمیٹ کر اپنے کندھے پر رکھ لیا (تاکہ ان کے اوپر پتھر باآسانی لے جائے جاسکیں)، اسی وقت (ہاتف غیبی سے) آواز آئی ''اپنا ستر مت ظاہر ہونے دو'' (یہ آواز سنتے ہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر پھینک دیئے اور کپڑے پہن لئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7358 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ مَلَّاسٍ النُّمَيْرِيُّ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَا: ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ قَوْمٌ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ قَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ خَالِيًا؟ قَالَ: فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ وَوَضَعَ يَدَهُ

عَلٰى فَرْجِه

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7358 – صحيح

✧✧ بہز بن حکیم اپنے والد سے ، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ہم کس سے پردہ کریں اور کس سے نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ستر کی حفاظت کر، سوائے اپنی بیوی کے اور اپنی لونڈی کے۔ میں نے کہا: اگر کچھ لوگ اوپر کے مقام پر اور دوسرے لوگ نیچے کے مقام پر رہتے ہوں، تو پردے کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس حد تک ممکن ہو، ان پر نظر پڑنے سے خود کو بچاؤ اور عورتیں بھی نہ دیکھیں۔ میں نے کہا: اگر انسان خالی جگہ پر ہو جہاں اس کو کوئی بھی دیکھنے والا نہ ہو، تو ستر کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ تو اس کو دیکھ رہا ہے) اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس سے حیاء کیا جائے۔ (کچھ اور نہیں تو کم از کم) اپنی شرمگاہ پر ہاتھ ہی رکھ لے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7359 – حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَعَلِيُّ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ، قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيِّ الرَّافِعِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَوْرَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ كَعَوْرَةِ الْمَرْاَةِ عَلَى الرَّجُلِ، وَعَوْرَةُ الْمَرْاَةِ عَلَى الْمَرْاَةِ كَعَوْرَةِ الْمَرْاَةِ عَلَى الرَّجُلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7359 – الرافعی ضعفوه

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرد کو مرد سے اپنی شرمگاہ چھپانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا عورت سے چھپانا ضروری ہے۔ اور عورت کو عورت سے اپنی شرمگاہ چھپانا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا مرد سے چھپانا ضروری ہے۔

حدیث: **7358**

الجامع للترمذی 'ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی حفظ العورة' حديث: 2764' سنن ابی داود - كتاب الحمام' باب ما جاء فی التعری - حديث: 3519' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب التستر عند الجماع - حديث: 1916' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - باب ستر الرجل إذا اغتسل' حديث: 1066' السنن الكبرى للنسائی - كتاب عشرة النساء' نظر المراة إلى عورة زوجها - حديث: 8696' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1182' مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث بهز بن حكيم - حديث: 19594' المعجم الكبير للطبرانی - باب الميم' من اسمه محمود - باب' حديث:16743

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7360 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدَ، عَنْ جَدِّهِ جَرْهَدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَهُ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ فَقَالَ: اِنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7360 – صحيح

حضرت جرہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا، اس وقت میں مسجد میں اپنی ران ننگی کئے ہوئے بیٹھا تھا، حالانکہ میں نے بڑی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ران بھی ستر کا حصہ ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ محمد بن جحش سے مروی درج ذیل حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7361 – حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ، اَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ عَلٰى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ فَقَالَ: يَا مَعْمَرُ، غَطِّ فَخِذَيْكَ فَاِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7361 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

محمد بن جحش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، معمر اپنی رانیں ننگی کئے بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معمر! اپنی رانیں ڈھک لو، کیونکہ رانیں بھی ستر میں شامل ہیں۔

حدیث: 7360

الجامع للترمذی ' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ان الفخذ عورة ' حديث: 2790 'سنن ابی داود - كتاب الحمام ' باب النهى عن التعرى - حديث: 3516 'سنن الدارمی - ومن كتاب الاستئذان ' باب : فی ان الفخذ عورة - حديث: 2606 'صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة ' باب شروط الصلاة - ذكر الامر بتغطية فخذه إذ الفخذ عورة ' حديث: 1731 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - باب ستر الرجل إذا اغتسل ' حديث: 1075 'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب ' ما يكره ان يظهر من جسد الرجل - حديث: 26150 'شرح معانی الآثار للطحاوی - باب الفخذ هل هو من العورة ام لا ؟ ' حديث: 1738 'سنن الدارقطنی - كتاب الحيض ' باب فی بيان العورة والفخذ منها - حديث: 750 'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين ' حديث جرهد الاسلمی - حديث: 15646 'مسند الطيالسی - وجرهد الاسلمی ' حديث: 1257 'مسند الحميدی - حديثا جرهد الاسلمی رضی الله عنه ' حديث: 828 'المعجم الكبير للطبرانی - باب الجيم ' باب من اسمه جابر - جرهد الاسلمی ' حديث: 2097

اسی مفہوم کی حدیث حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اَمَّا حَدِيْثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

7362 – فَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبْرِزْ فَخِذَيْكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7362 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

❖ ❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی ران ننگی مت کرو، اور نہ ہی کسی دوسرے زندہ یا مردہ شخص کی ران کی جانب نگاہ کرو۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

7363 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، اَنْبَا اَبُوْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ فَرَاَى فَخِذَهُ مَكْشُوفَةً فَقَالَ: غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّ فَخِذَ الرَّجُلِ مِنْ عَوْرَتِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7363 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

❖ ❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا کہ وہ رانیں ننگی کئے ہوئے بیٹھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی رانیں ڈھک لو کیونکہ انسان کی ران بھی اس کی ستر میں شامل ہے۔

7364 – اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِيمِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ

حديث: 7362

سنن ابی داود - کتاب الجنائز' باب فی ستر المیت عند غسله - حدیث:2748' سنن ابی داود - کتاب الحمام' باب النهی عن التعری - حدیث:3517' سنن ابن ماجه - کتاب الجنائز' باب ما جاء فی غسل المیت - حدیث:1455' سنن الدارقطنی - کتاب الحیض' باب فی بیان العورة والفخذ منها - حدیث:752' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرین بالجنة' حدیث:1219' البحر الزخار مسند البزار - ومما روی الاعمش' حدیث: 626' مسند ابی یعلی الموصلی - مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه' حدیث:315

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَشِفُ الْهَيْئَةِ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: مِنْ اَيِّ الْمَالِ؟ قُلْتُ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ مِنَ الْاِبِلِ وَالرَّقِيقِ وَالْخَيْلِ وَالْغَنَمِ، قَالَ: فَاِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ: تُنْتِجُ اِبِلُ قَوْمِكَ صِحَاحَ آذَانِهَا فَتَعْمَدُ اِلَى الْمُوْسٰى فَتَقْطَعُ آذَانَهَا فَتَقُوْلُ هٰذِهٖ بَحِيرَةٌ وَّتَشُقُّهَا اَوْ تَشُقُّ جُلُوْدَهَا وَتَقُوْلُ هٰذِهٖ صُرُمٌ فَتُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاِنَّ مَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ لَكَ حِلٌّ مُوْسَى اللّٰهِ اَحَدُّ – وَرُبَّمَا قَالَ – سَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ مِنْ سَاعِدِكَ وَمُوْسَى اللّٰهِ اَحَدُّ مِنْ مُوْسَاكَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا نَزَلْتُ بِهٖ فَلَمْ يُكْرِمْنِيْ وَلَمْ يُقْرِنِيْ ثُمَّ نَزَلَ بِيْ اُجْزِيهِ كَمَا صَنَعَ اَوْ اُقْرِيهِ؟ قَالَ: اَقْرِه

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7364 – صحیح

✧✧ حضرت ابوالاحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت میری حالت ناگفتہ بہ تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تیرے پاس مال ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کس قسم کا مال ہے؟ میں نے کہا: اونٹ، گھوڑے، بھیڑ، بکریاں، غلام، خدام ہرطرح کا مال ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں مال سے نوازے تو اس کا اثر تمہاری شخصیت پر نظر بھی آنا چاہئے۔ پھر فرمایا: تمہاری قوم میں صحیح سلامت کانوں والا اونٹ کا بچہ پیدا ہوتا ہے، اس کا مالک استرے کے ساتھ اس کے کان کاٹ ڈالتا ہے، اور کہتا ہے "یہ بحیرہ ہے"۔ اور اس کی کھال چیر کر کہتا ہے "یہ صرم ہے" یہ کہہ کر از خود اپنے اوپر اور اپنے اہل وعیال پر اس کو حرام قرار دے لیتا ہے، میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھے جو چیز عطا فرمائی ہے وہ تیرے لئے حلال ہے، اور اللہ کا استرا تیرے استرے سے زیادہ تیز ہے، اور اللہ تعالیٰ کی کلائی، تیری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے، اور اللہ تعالیٰ کا استرا تیرے استرے سے زیادہ تیز ہے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ میں کسی آدمی کا مہمان بنوں اور وہ نہ تو میری عزت کرے اور نہ میری مہمان نوازی کرے، ایسا شخص جب میرا مہمان بنے تو کیا میں اس کے سلوک کا اسی انداز میں بدلہ دے سکتا ہوں؟ یا میں اس کی مہمان نوازی کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تم اس کی مہمان نوازی کرو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7365 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ كَتَبَ

حدیث: 7365

صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب تحریم الکبر وبیانه - حدیث: 156' صحیح ابن حبان - کتاب الزینة والتطییب' ذکر ما یستحب للمرء تحسین ثیابه وعمله إذا قصد به غیر - حدیث: 5544' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث: 4841' مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث ابی ریحانة - حدیث: 16894

الْحَاكِمُ بِخَطِّهِ: هَاهُنَا يُخَرِّجُ بِطُولِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7365 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص من هذا الموضع

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ اور اس کو تفصیل سے لکھا ہے۔

7366 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا أَبُو بَحْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ وَأُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَى حَتَّى مَا أُحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ بِشِرَاكِ نَعْلِي أَوْ شِسْعِ نَعْلِي أَفَمِنَ الْكِبْرِ هَذَا؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ مِنَ الْكِبْرِ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خوبصورتی پسند ہے اور اس کا ایک حصہ مجھے ملا بھی ہے، جیسا کہ آپ خود بھی دیکھ رہے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ بات قطعاً اچھی نہیں لگتی کہ کوئی دوسرا میرے جوتوں یا جوتوں کے تسموں کے معاملے میں مجھ سے آگے نکلے، کیا یہ تکبر ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، (یہ تکبر نہیں ہے) بلکہ تکبر یہ ہے کہ انسان تکبر کے باعث حق کو قبول کرنے سے انکار کر دے، دوسرے لوگوں کو خود سے حقیر جانے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7367 – فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطِيعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كُنْتُ لَا أُحْجَبُ – أَوْ قَالَ: كُنْتُ لَا أُحْبَسُ – عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ النَّجْوَى وَعَنْ كَذَا وَكَذَا . قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَعِنْدَهُ مَالِكُ بْنُ مُرَارَةَ الرَّهَاوِيُّ فَأَدْرَكْتُ مِنْ آخِرِ حَدِيثِهِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أُعْطِيتُ مِنَ الْجَمَالِ مَا تَرَى وَمَا أُحِبُّ أَنَّ أَحَدًا يَفُوقُنِي بِشِرَاكِ نَعْلِي أَفَذَاكَ مِنَ الْبَغْيِ؟ قَالَ: " لَيْسَ ذَلِكَ مِنَ الْبَغْيِ، وَلَكِنَّ الْبَغْيَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ – أَوْ قَالَ: سَفَّهَ الْحَقَّ – وَغَمَطَ النَّاسَ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7367 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تین چیزوں سے رک نہیں پاتا تھا۔ سرگوشی سے، اور فلاں فلاں چیز

سے۔آپ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ کے پاس مالک بن مرارہ رہاوی رضی اللہ عنہ موجود تھے، میں نے ان کی گفتگو کے آخری جملے سنے ہیں، وہ کہہ رہے تھے: یارسول اللہ ﷺ مجھے خوبصورتی کا ایک حصہ دیا گیا ہے جیسا کہ آپ خود بھی دیکھ رہے ہیں، اور مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ کوئی شخص میرے جوتے کے تسمے کے معاملے میں بھی مجھ سے آگے نکلے، حضور ﷺ کیا یہ گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گناہ نہیں ہے۔ بلکہ تکبر کی وجہ سے حق کو ماننے سے انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا گناہ ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7368 – اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الدُّؤَلِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ اجْتَمَعُوا فِي دَارٍ وَهُمْ سِتَّةُ آلَافٍ، فَاَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَبْرِدْ بِالصَّلَاةِ لَعَلِّي آتِي هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاُكَلِّمَهُمْ قَالَ: اِنِّي اَخَافُ عَلَيْكَ قَالَ: كَلَّا، قَالَ: فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ وَلَبِسْتُ اَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ – قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ جَمِيلًا جَهِيرًا – قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " فَاَتَيْتُهُمْ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي دَارٍ وَهُمْ قَائِلُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ. قَالُوْا: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَمَا هٰذِهِ الْحُلَّةُ؟ قُلْتُ: مَا تَعِيبُوْنَ عَلَيَّ لَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْحُلَلِ، وَقَرَاْتُ (قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِي اَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ) (الأعراف: 32) ثُمَّ ذَكَرَ مُنَاظَرَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَشْهُوْرَةَ مَعَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7368 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حروریہ نے بغاوت کی، تو وہ لوگ ایک حویلی میں جمع ہو گئے، ان کی تعداد ۶ ہزار تھی، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے امیر المومنین! آپ نماز ذرا لیٹ پڑھایئے گا، میں ان لوگوں کے پاس جا کر مذاکرات کر کے آتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہاری جان کا خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا: آپ مت گھبرایئے، آپ فرماتے ہیں: میں یمن کا انتہائی خوبصورت اور دیدہ زیب جبہ زیب تن کر کے ان کے پاس آ گیا۔ ابوزمیل کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بہت خوبصورت حسین وجمیل جوان تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ان لوگوں کے پاس آیا، وہ لوگ ایک حویلی میں جمع تھے، اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور پوچھا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ جبہ کہاں سے آیا؟ میں نے کہا: تم مجھے اس کی وجہ سے عیب لگاتے ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے بھی زیادہ بلکہ سب سے بہترین جبہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی،

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (الاعراف: 32)

''تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق، تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں، اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

پھر اس کے بعد وہ مناظرہ ذکر کیا جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان لوگوں کے مابین ہوا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7369 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ جَابِرٌ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَخَرَجَ رَجُلٌ فِي ثَوْبَيْنِ مُنْخَرِقَيْنِ يُرِيدُ اَنْ يَسُوقَ بدفالْإِبِلِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَهُ ثَوْبَانِ غَيْرُ هٰذَا؟ قِيلَ: اِنَّ فِي عَيْبَتِهِ ثَوْبَيْنِ جَدِيدَيْنِ. قَالَ: اِيتُونِي بِعَيْبَتِهِ فَفَتَحَهَا فَإِذَا فِيهَا ثَوْبَانِ فَقَالَ لِلرَّجُلِ: خُذْ هٰذَيْنِ فَالْبَسْهُمَا وَاَلْقِ الْمُنْخَرِقَيْنِ فَفَعَلَ ثُمَّ سَاقَ بِالْإِبِلِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَثَرِهِ كَالْمُتَعَجِّبِ مِنْ بُخْلِهِ عَلٰى نَفْسِهِ بِالثَّوْبَيْنِ فَقَالَ لَهُ: ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ بِهِشَامِ بْنِ سَعْدٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِلَّا اَنَّ الْحَدِيثَ عِنْدَ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں تھے، ایک آدمی دو پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس وہاں آیا، وہ اونٹ چرا رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کے پاس صرف یہی دو کپڑے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ اس کے تھیلے میں دو نئے کپڑے موجود ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا تھیلا میرے پاس لاؤ، (اس کا تھیلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھولا تو اس میں واقعی دو کپڑے موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے کہا: یہ کپڑے لو، ان کو پہن لو اور پھٹے ہوئے کپڑے پھینک دو، اس نے ایسا ہی کیا، اور اپنے اونٹ ہانکتا ہوا چلا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پیچھے سے دیکھ رہے تھے اور اس بات پر بہت تعجب کر رہے تھے کہ یہ شخص کس قدر کنجوس ہے، صرف ۲ کپڑے پہن کر پھر رہا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی گردن مارے، وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہوا اور کہا: اللہ کی راہ میں۔ چنانچہ وہ شخص جنگ یمامہ میں شہید ہوا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مقام پر ہشام بن سعد کی روایت نقل کی ہے۔ اور مالک بن انس کی سند کے مطابق یہ حدیث زید بن اسلم کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

7370 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: قَالَ: اَخْبَرَنِي

مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ مذکورہ اسناد کے ہمراہ بھی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سابقہ حدیث مروی ہے۔

7371 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ السَّيَّارِيِّ، بِمَرْوَ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ، قَالَ: كَانَ اَبِيْ جَلِيسًا لِاَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِدِمَشْقَ وَبِهَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ اِنَّمَا هُوَ فِي صَلَاةٍ فَاِذَا انْصَرَفَ فَاِنَّمَا هُوَ تَكْبِيرٌ وَّتَسْبِيحٌ وَّتَهْلِيلٌ حَتّٰى يَاْتِيَ اَهْلَهُ فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا وَنَحْنُ عِنْدَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلٰى اِخْوَانِكُمْ فَاَحْسِنُوا لِبَاسَكُمْ وَاَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ حَتّٰى تَكُوْنُوا كَاَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ الرَّهَاوِيُّ وَهُوَ سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ مِنْ زُهَّادِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7371 - صحيح

✧✧ حضرت قیس بن بشر تغلبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد محترم دمشق میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے دوست تھے، وہاں پر ایک انصاری صحابی بھی رہتے تھے، ان کو "ابن الحنظلیہ" کے نام سے پکارا جاتا تھا، وہ اکیلے رہنا پسند کرتے تھے، لوگوں کی مجلس میں بہت کم بیٹھتے تھے، ان کی عادت تھی کہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو گھر واپس جانے تک مسلسل تکبیر و تہلیل اور تسبیح میں مصروف رہتے۔ ایک مرتبہ وہ ہمارے پاس سے گزرے، ہم حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے (سلام کا جواب دینے کے بعد) فرمایا: ایک ایسی بات ہے جو ہمارے لئے فائدہ مند ہے اور تمہارے لئے ذرا بھی نقصان دہ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "بے شک تم اپنے بھائیوں کے پاس جاؤ گے، تم اپنے لباس اچھے رکھنا، اپنی سواریوں کا خیال کرنا، حتیٰ کہ تم لوگوں میں تل کی مانند ہو جاؤ، (یعنی جس طرح تل، جسم پر واضح ہوتا ہے، اسی طرح تم بھی انسانوں میں اتنے صاف ستھرے رہو کہ تم سب سے الگ تھلگ اور واضح نظر آؤ۔) بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی فحاشی پسند کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ابن الحنظلیہ کا نام رہاوی

حدیث: 7371

سنن ابی داود - كتاب اللباس' باب ما جاء فی إسبال الإزار - حديث: 3584' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر فی فضل الجهاد والحث عليه - حديث: 19128' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' سهل ابن الحنظلية الانصاری - حديث: 5484' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث سهل بن الحنظلية - حديث: 17311' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' سهل ابن الحنظلية الانصاری - حديث: 5484

نے ان کا نام ذکر نہیں کیا۔ ان کا نام ''سہل بن الحنظلیہ'' ہے۔ عبادت گزار صحابہ کرام میں سے ہیں۔

7372 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي مَرْحُومٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ حُلَلِ الْاِيمَانِ يَلْبَسُ اَيَّهَا شَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7372 – صحيح

✧✧ حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص استطاعت کے باوجود، محض اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے طور پر فاخرانہ لباس ترک کرتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا، اور ایمان کے لباس اس کے سامنے رکھ کر اس کو فرمائے گا کہ ان میں سے جو چاہے، پہن لے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7373 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: يَقُوْلُوْنَ فِيَّ التِّيهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَاعْتَقَلْتُ الشَّاةَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7373 – صحيح

✧✧ حضرت نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں) لوگ کہتے ہیں: میرے اندر غرور ہے، حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوتا ہوں، بکری کا دودھ دوہتا ہوں، اور کھلی چوڑی چادر پہنتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''جس نے ایسا کیا، اس میں ذرا بھی تکبر نہیں ہے''۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 7372

الجامع للترمذی ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ' حديث:2464

حدیث: 7373

الجامع للترمذی ' ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الكبر ' حديث:1973' البحر الزخار مسند البزار - حديث جبير بن مطعم عن النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث:2914

7374 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، اَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ اللَّخْمِيُّ، عَنْ اَبِي سَلَّامٍ الْاَسْوَدِ، قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ ثَوْبَانَ حَدِيثَ اَبِي الْاَحْوَصِ، قَالَ: فَبَعَثَ اِلَيْهِ فَحُمِلَ عَلَى الْبَرِيدِ قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَى اِلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَلَّمَ وَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَى رِجْلِي مَرْكَبِي مِنَ الْبَرِيدِ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ كَالْمُتَوَجِّعِ: مَا اَرَدْنَا الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ يَا اَبَا سَلَّامٍ، وَلَكِنْ بَلَغَنِي حَدِيثٌ تُحَدِّثُهُ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ مُشَافَهَةً. قَالَ اَبُو سَلَّامٍ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ اِلَى عُمَانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهُ عَدَدُ النُّجُومِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُءُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَكِنِّي قَدْ نَكَحْتُ الْمُنَعَّمَاتِ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ لَا جَرَمَ اَنِّي لَا اَغْسِلُ رَاْسِي حَتَّى يَشْعَثَ وَلَا ثَوْبِيَ الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَّسِخَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7374 – صحيح

✧✧ ابوسلام الاسود کہتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو (میرے بارے میں) یہ اطلاع ملی کہ میں حضرت ثوبان کے واسطے سے ابوالاحوص کی حدیث بیان کرتا ہوں، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے آدمی بھیجے، وہ ان کو حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس لے آئے، انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو سلام کرنے کے بعد کہا: اے امیر المومنین! سفر کی وجہ سے میرے پاؤں میں زخم ہوگیا ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا: ہمارا ارادہ آپ کو تکلیف دینے کا نہ تھا، اصل بات یہ ہے کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم حضرت ثوبان کے حوالے سے، حوض کوثر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان روایت کرتے ہو، مجھے یہ خواہش ہوئی کہ میں وہ فرمان مصطفوی تم سے بالمشافہ سنو، (اس لئے تمہیں یہاں لانے کی تکلیف دی گئی ہے) ابوسلام نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا حوض (مقام) عدن (یہ ساحلی پٹی کا علاقہ ہے، جہاں پر یمن کا ساحل ختم ہوتا ہے اور ہند کا ساحل شروع ہوتا ہے) سے لے کر عمان البلقاء (اس سے مراد یمن یا شام کی بستی ہے اور البلقاء، سے مراد بعض مورخین کے نزدیک فلسطین کا ایک شہر ہے) تک ہے۔ اس (حوض) کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے پیالوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے، جو شخص اس کا ایک گھونٹ پی لے گا، اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی، اس حوض پر سب سے پہلے فقراء مہاجرین آئیں گے، جو پراگندہ بالوں والے، بوسیدہ کپڑوں والے ہوں گے، مالدار خواتین سے وہ نکاح نہیں کرتے اور نہ ان کے لئے مسدود راہیں کھلتی ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں نے تو مالدار خاتون فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا ہے اور میرے لئے مسدود راہیں کھول

دی جاتی ہیں، اب میں اپنا سر نہیں دھویا کرونگا، تا کہ میرے بال پراگندہ ہوجائیں اور نہ میں اپنے جسم پر پہنے ہوئے کپڑے تبدیل کیا کروں گا تا کہ یہ بوسیدہ ہوجائیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7375 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الثِّيَابِ الْبَيَاضِ فَلْيَلْبَسْهُ اَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهُ مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ اَوْ قَالَ: مِنْ خَيْرِ لِبَاسِكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِابْنِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَاِسْمَاعِيْلَ ابْنِ عُلَيَّةَ اَرْسَلَاهُ، عَنْ اَيُّوْبَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7375 – علی شرط البخاری

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر سفید کپڑے لازم ہیں، زندہ لوگ بھی سفید کپڑے پہنیں اور اپنے فوت شدگان کو کفن بھی سفید کپڑوں میں ہی دیا کرو، کیونکہ کپڑوں میں، سفید کپڑا سب سے بہتر ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو ابن سفیان بن عیینہ کے واسطے سے نقل نہیں کیا۔ اور اسماعیل بن علیہ نے اس کو ایوب سے روایت کرنے میں ارسال سے کام لیا ہے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

ابن عیینہ کی حدیث درج ذیل ہے

7376 – فَاَخْبَرَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، اَنْبَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَا سُفْيَانُ

حدیث: 7376

الجامع للترمذی - ابواب الادب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی لبس البیاض' حدیث: 2805' السنن الصغری - کتاب الزینة' الامر بلبس البیض من الثیاب - حدیث: 5252' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الجنائز' باب الکفن - حدیث: 5998' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الجنائز' من قال لیکون الکفن ابیض ورخص فی غیره - حدیث: 10935' السنن الکبری للنسائی - کتاب الجنائز' ای الکفن خیر - حدیث: 2000' مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصریین' ومن حدیث سمرة بن جندب - حدیث: 19660' مسند الطیالسی - وما اسند عن سمرة بن جندب' حدیث: 925' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه علی - حدیث: 4013' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه سمرة' ما اسند سمرة بن جندب - میمون بن ابی شبیب عن سمرة' حدیث: 6603' الشمائل المحمدیة للترمذی - باب ما جاء فی لباس رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث: 68

بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْبَيَاضِ لِيَلْبَسْهَا اَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر سفید کپڑے لازم ہیں، زندہ لوگ بھی سفید کپڑے پہنیں اور اپنے فوت شدگان کو کفن بھی سفید کپڑوں میں ہی دیا کرو۔

وَاَمَّا حَدِيثُ اِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ

اسماعیل بن علیہ کی حدیث درج ذیل ہے۔

7377 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ، ثنا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْبَيَاضِ لِيَلْبَسْهَا اَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ فِيهِ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر سفید کپڑے لازم ہیں، زندہ لوگ بھی سفید کپڑے پہنیں اور اپنے فوت شدگان کو کفن بھی سفید کپڑوں میں ہی دیا کرو، کیونکہ کپڑوں میں، سفید کپڑا سب سے بہتر ہے۔

❀❀ اسی مفہوم کی ایک اور حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے لیکن اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔

اَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث درج ذیل ہے

7378 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَ الشَّافِعِيُّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنْبَاَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَالْبَسُوهَا اَحْيَاءَكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَاِنَّ مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدَ اِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاَمَّا حَدِيثُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَقَدْ قَدَّمْتُ الْخِلَافَ فِيهِ عَلَى حَدِيثِ اَبِي قِلَابَةَ وَلَهُ اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7378 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین کپڑا سفید ہے، زندہ لوگ بھی

سفید کپڑے پہنیں اور اپنے فوت شدگان کو کفن بھی سفید کپڑوں میں ہی دیا کرو۔ بہترین سرمہ "اثمد" ہے۔ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال گھنے کرتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے بارے میں اختلاف کو میں نے ابوقلابہ والی حدیث سے پہلے بیان کیا ہے۔ اس کی اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7379 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، وَقَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ اَبِيْ شَبِيبٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7379 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ یہ صاف ستھرے ہوتے ہیں، اور اسی میں اپنے فوت شدگان کو کفن دیا کرو۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7380 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى رَجُلًا ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ: اَمَّا يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ؟ وَرَاٰى رَجُلًا وَسِخَ الثِّيَابِ فَقَالَ: اَمَّا يَجِدُ هٰذَا مَا يُنَقِّي بِهِ ثِيَابَهُ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7380 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس کے بالوں کو درست کر دے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کے کپڑے بہت بوسیدہ میلے کچیلے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس کے ساتھ یہ اپنے کپڑوں کو دھو لے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7381 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، اَنْبَاَ

يُونُسُ بْنُ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةِ، قَالَتْ: رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ تَحْتَ اِبْطِهِ كَاَنِّى اَنْظُرُ اِلٰى عَضَلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِىٌّ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا مَا اَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7381 – صحيح

✧✧ حضرت ام حصین احمسیہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ کے اوپر ایک بڑی چادر تھی، جس کو آپ نے اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹا ہوا تھا، اور میں دیکھ رہا تھا کہ آپ کے بازو کا پٹھا حرکت کر رہا تھا، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تم پر اگر کوئی حبشی غلام بھی امیر بنا دیا جائے تو تم اس کی بات کو بھی غور سے سنو اور جب تک وہ تمہیں کتاب اللہ کے موافق حکم دے تب تک اس کی فرمانبرداری لازمی کرو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7382 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَا، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِىُّ، عَنْ اَبِى السَّلِيْلِ، عَنْ اَبِى تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِىِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ الْهُجَيْمِىِّ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَعَلَيْهِ اِزَارٌ مِنْ قُطْنٍ مُنْتَشِرِ الْحَاشِيَةِ قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا مُحَمَّدُ اَوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ عَلَيْكَ السَّلَامُ، تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ عَلَيْكَ السَّلَامُ، تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَىْ هٰكَذَا فَقُلْ قَالَ: فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْاِزَارِ فَاَقْنَعَ ظَهْرَهُ وَاَخَذَ بِمُعْظَمِ سَاقِهِ فَقَالَ: هَاهُنَا فَاِنْ اَبَيْتَ فَهَاهُنَا فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7382 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن سلیم ہجیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مدینے کے ایک راستے میں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میری ملاقات ہوگئی، آپ کے اوپر کاٹن کی ایک چادر تھی، جس کی کناریاں کھلی ہوئی تھیں، میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، (اور سلام کرنے کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے) "علیک السلام یا محمد، (یا) علیک السلام یارسول اللہ" آپ ﷺ نے فرمایا: "علیک السلام" مُردوں کا سلام ہے۔ "علیک السلام" تو مُردوں کا سلام ہے۔ "علیک السلام" تو مُردوں کا سلام ہے، تمہیں "سلام علیکم" کہنا چاہئے، "سلام علیکم" کہنا چاہئے۔ "سلام علیکم" کہنا چاہئے، جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پھر آپ سے ازار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے نیچے کی جانب جھک کر اپنی پنڈلی کی بڑی ہڈی کو پکڑ کر کہا: یہاں تک ازار ہونا چاہئے، نہیں تو ٹخنوں کے اوپر تک ہو، اور اس سے بھی نیچے تک کیا، تو یہ تکبر کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ متکبرین کو پسند نہیں کرتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7383 - اَخْبَرَنِی يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ اَحْسَنُ فِي عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7383 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات دیکھا، اس رات مطلع بالکل صاف تھا، آپ سرخ رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا، (میں اس نتیجے تک پہنچا کہ) چاند سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسین تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7384 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْعَلَّافُ، بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنْبَاَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ جُبَيْرٍ، اَنَّ عَبَّاسَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ اِلٰى هِرَقْلَ فَلَمَّا رَجَعَ اَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً فَقَالَ: اجْعَلْ صَدِيعَهَا قَمِيصًا وَاَعْطِ صَاحِبَتَكَ صَدِيعًا تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ: مُرْهَا تَجْعَلُ تَحْتَهَا شَيْئًا لِئَلَّا يَصِفَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7384 – فيه انقطاع

✧✧ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہرقل بادشاہ کی جانب بھیجا، جب وہ واپس آئے تو

حديث: 7383

الجامع للترمذي ' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الرخصة في لبس الحمرة للرجال ' حديث:2806 'سنن الدارمي - باب في حسن النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث: 59 'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزينة ' لبس الحلل - حديث: 9319 'مسند ابي يعلى الموصلي - حديث جابر بن سمرة السوائي ' حديث: 7308 'المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم ' باب من اسمه جابر - ابو إسحاق السبيعي ' حديث:1814 'الشمائل المحمدية للترمذي - باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم ' حديث:9

حديث: 7384

سنن ابي داود - كتاب اللباس ' باب في لبس القباطي للنساء - حديث: 3607 'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة ' جماع ابواب لبس المصلي - باب الترغيب في ان تكثف ثيابها ' حديث: 3034 'المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء ' باب الدال - دحية بن خليفة الكلبي ' حديث:4083

رسول اللہ ﷺ نے انہیں کتان کا بنا ہوا ایک کپڑا عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا: اس میں سے آدھے کا قمیص سلوالو اور آدھا اپنی بیوی کو دے دو، وہ دوپٹا بنا لے، جب وہ چادریں لے کر واپس آئے تو حضور ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی سے کہنا کہ اس کی نچلی جانب کوئی دوسرا کپڑا لگا لے تاکہ باہر سے جسم نظر نہ آئے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7385 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَحِيكُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَصْحَابِهِ الْحُلَلَ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ وبألفٍ وَمِائَتَيْ دِرْهَمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7385 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے اور آپ ﷺ کے صحابہ کے لئے ہزار درہم اور بارہ سو درہموں کے جبے بنوایا کرتے تھے۔

7386 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّحَّانُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنَ اَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً اشْتُرِيَتْ بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا وَنَاقَةٍ فَلَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7386 – صحيح

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذی یزن کے بادشاہ نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک جبہ تحفہ بھیجا، جو کہ ۳۳ اونٹوں اور اونٹنیوں، کے عوض خریدا گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ اس کو زیب تن کیا تھا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7387 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَتِ الْاَنْبِيَاءُ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ

حدیث: 7386

سنن ابی داؤد - كتاب اللباس' باب في لبس الصوف والشعر - حديث: 3534' مسند احمد بن حنبل - مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه - حديث: 13087' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 3685' مسند ابی يعلى الموصلی - ثابت البنانی عن انس' حديث: 3322' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من اسمه : مقدام - حديث: 9031

يَلْبَسُوا الصُّوفَ وَيَحْتَلِبُوا الْغَنَمَ وَيَرْكَبُوا الْحُمُرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7387 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: انبیاء کرام علیہم السلام اون کا لباس پہننا پسند کرتے تھے، اور بکریوں کا دودھ دوہتے تھے، اور گدھے پر سواری کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7388 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِى، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ فَكَاَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7388 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت ابوبردہ ابن ابی موسیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوا کرتے تھے، جب کبھی برسات ہوتی تو ہمارے کپڑوں سے بھیڑ بکریوں جیسی بدبو آتی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7389 – قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَفِيمَا كَتَبَ اِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ، بِخَطِّ يَدِهِ يَذْكُرُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ نَصْرٍ الْمُخَرِّمِيَّ، يُحَدِّثُهُمْ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسِبْتُ اَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ

حدیث: 7388

صحیح ابن حبان - کتاب الطہارۃ' باب غسل الجمعۃ - ذکر العلۃ التی من اجلہا امر القوم بالاغتسال یوم الجمعۃ' حدیث: 1251'سنن ابی داود - کتاب اللباس' باب فی لبس الصوف والشعر - حدیث: 3533'الجامع للترمذی - ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ - باب' حدیث: 2462'سنن ابن ماجہ - کتاب اللباس' باب لبس الصوف - حدیث: 3560'مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب اللباس والزینۃ' فی لبس الصوف والاکسیۃ وغیرہا - حدیث: 24384'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الکوفیین' حدیث ابی موسی الاشعری - حدیث: 19233'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الکوفیین' حدیث ابی موسی الاشعری - حدیث: 19233'السنن الکبری للبیہقی - کتاب الصلاۃ' جماع ابواب الصلاۃ بالنجاسۃ وموضع الصلاۃ من مسجد وغیرہ - باب ما یصلی علیہ وفیہ من صوف او شعر' حدیث: 3896'مسند الطیالسی - ابو مجلز وغیرہ عن ابی موسی' حدیث: 521'البحر الزخار مسند البزار - اول حدیث ابی موسی' حدیث: 2682'مسند ابی یعلی الموصلی - حدیث ابی موسی الاشعری' حدیث: 7103'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمہ احمد - حدیث: 1975

مِمَّا لِبَاسُنَا الصُّوفُ وَطَعَامُنَا الْاَسْوَدَانِ الْمَاءُ وَالتَّمْرُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7389 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ہمارے کپڑوں سے بھیڑ بکریوں کی سی بو آتی تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم (جانوروں کی) اون کے کپڑے پہنتے تھے اور ہماری غذا ''پانی اور کھوریں'' تھیں۔

7390 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَجَّلٌ مِنْ شَعَرٍ اَسْوَدَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: الدَّلِيلُ عَلَى اَنَّ الْمِرْطَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7390 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کالی اون کی منقش چادر تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام حاکم کہتے ہیں: وہ منقش چادر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی نہیں تھی، اس بات کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

7391 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ، قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَّ بَعْضَ مِرْطِي عَلَيْهِ

حدیث: 7390

صحيح مسلم - كتاب اللباس والزينة' باب التواضع في اللباس - حديث:3974' الجامع للترمذي' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الثوب الاسود' حديث:2809' سنن ابي داود - كتاب اللباس' باب في لبس الصوف والشعر - حديث:3531' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب اللباس' بيان الترغيب في لبس ثياب الحبر - حديث:6898' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الفضائل' فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه - حديث:31463' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24759' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب ما يصلى عليه وفيه من صوف او شعر' حديث:3894' مسند اسحاق بن راهويه - ما يروى عن صفية بنت شيبة ومسيكة وغيرهما' حديث:1137

وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7391 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور میری چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ہوتی تھی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7392 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِيمِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ الدُّورِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْقَزْوِينِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ، قَالَتْ: اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: مَنْ تَرَوْنَ اَحَقَّ بِهٰذِهِ الْخَمِيصَةِ؟ فَسَكَتُوا فَدَعَا اُمَّ خَالِدٍ فَاَلْبَسَهَا اِيَّاهَا ثُمَّ قَالَ: اَبْلِي يَا بُنَيَّةُ وَاَخْلِقِي اَبْلِي وَاَخْلِقِي اَبْلِي وَاَخْلِقِي قَالَ: وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ اَحْمَرُ فَاَقْبَلَ يَقُولُ: يَا اُمَّ خَالِدٍ سَنَا وَالسَّنَا بِالْحَبَشِيَّةِ: الْحَسَنُ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7392 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام خالد بنت خالد فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے، ان میں سیاہ کنارے والا ایک جبہ بھی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اس جبے کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے؟ سب لوگ خاموش رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خالد کو بلایا، اور وہ جبہ اس کو عطا کر دیا، پھر فرمایا: اے بیٹی، اس کو پرانا کر دو، اس کو بوسیدہ کر دو، اس کو پہن پہن کر بوسیدہ کر دو۔ راوی کہتے ہیں: اس میں سرخ رنگ کے نقش تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے: اے ام خالد! ''سنا''۔ حبشی زبان میں ''سنا'' کا مطلب ''بہت خوب'' ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7393 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً مِنْ صُوفٍ سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَخَلَعَهَا وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبُ

حدیث: 7392

صحیح البخاری - کتاب الجهاد والسیر' باب من تکلم بالفارسیة والرطانة - حدیث:2923'سنن ابی داود - کتاب اللباس' باب فیما یدعی لمن لبس ثوبا جدیدا - حدیث:3524'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حدیث ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص' حدیث:26477'مسند الحمیدی - احادیث ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص رضی الله' حدیث: 331'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الخاء' باب من اسمه خزیمة - خالد بن سعید بن العاص رضی الله عنه' حدیث:4008

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7393 – على شرط البخاری ومسلم

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اون کا کالے رنگ کا جبہ بنایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ مبارک آیا تو آپ کو اون کی بدبو محسوس ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ خوشبو اچھی لگتی تھی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7394 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ اَتَيَاهُ فَسَاَلَاهُ عَنِ الْغُسْلِ فِی يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَوَاجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ لَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَحْسَنُ وَاَطْهَرُ وَسَاُخْبِرُكُمْ لِمَاذَا بَدَاَ الْغُسْلُ كَانَ النَّاسُ فِی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجِينَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوفَ وَيَسْقُونَ النَّخْلَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِی يَوْمٍ صَائِفٍ شَدِيدِ الْحَرِّ وَمِنْبَرُهُ قَصِيرٌ اِنَّمَا هُوَ دَرَجَاتٌ فَخَطَبَ النَّاسَ فَعَرِقَ فِی الصُّوفِ فَثَارَتْ اَرْوَاحُهُمْ رِيحَ الْعَرَقِ وَالصُّوفِ حَتّٰى كَانَ يُؤْذِی بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى بَلَغَتْ اَرْوَاحُهُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَطْيَبَ مَا يَجِدُ مِنْ طِيبِهٖ اَوْ دُهْنِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7394 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ: دو عراقی شخص ان کے پاس آئے، اور ان سے جمعہ کے غسل کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ غسل واجب ہے یا نہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس نے غسل کیا اور اس نے صفائی حاصل کی، اس نے بہت اچھا کام کیا۔ (اور جس نے غسل نہ کیا، اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہے، پھر فرمایا) میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جمعہ کا غسل کیسے شروع ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ غریب ہوتے تھے، اون کے کپڑے پہنتے تھے، اپنی پیٹھ پر کھجوریں لادتے تھے، مسجد تنگ تھی، اس کی چھت بہت نیچی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر شریف چھوٹا سا تھا، اس کی چند سیڑھیاں تھیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سخت گرمی کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے لئے تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا خطبہ دیا، لوگوں کو پسینہ آرہا تھا، پسینے اور اون کی بدبو سے ان کی طبیعتیں خراب ہو رہی تھیں، حتیٰ کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے تکلیف ہونے لگی، بلکہ یہ بدبو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچ گئی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ گر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کرلیا کرو، جس کے پاس کوئی خوشبو یا تیل

وغیرہ ہو، وہ لگا لیا کرے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7395 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مَصْبُوغَانِ بِالزَّعْفَرَانِ رِدَاءٌ وَّعِمَامَةٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7395 – ليس على شرط أي أحد منهما

اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ پہنا اور چادر اوڑھ رکھی تھی۔ دونوں زعفران سے رنگے ہوئے تھے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7396 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أَنْبَأَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَنْبَأَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ فَجَعَلَا يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هٰذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ

حديث: 7395

مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن جعفر الهاشمی' حدیث: 6639' المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' حدیث: 653' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - ما اسند إسماعیل بن عبد الله بن جعفر ' حدیث: 13614

حديث: 7396

الجامع للترمذی - ' ابواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب' حدیث: 3790' سنن ابی داود - کتاب الصلاة' تفریع ابواب الجمعة - باب الإمام یقطع الخطبة للامر یحدث' حدیث: 948' سنن ابن ماجه - کتاب اللباس' باب لبس الاحمر للرجال - حدیث: 3598' صحیح ابن حبان - کتاب الحظر والإباحة' باب ذوی الارحام - ذکر الخبر المدحض قول من زعم ان ابن البنت لا یکون' حدیث: 6130' صحیح ابن خزیمة - کتاب الجمعة' جماع ابواب الاذان والخطبة فی الجمعة - باب نزول الإمام عن المنبر' حدیث: 1689' السنن الصغری - کتاب الجمعة' باب نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة - حدیث: 1403' السنن الکبری للنسائی - کتاب صلاة العیدین' نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة - حدیث: 1771' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الفضائل' ما جاء فی الحسن والحسین رضی الله عنهما - حدیث: 31551' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حدیث بریدة الاسلمی - حدیث: 22412

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَالْبَيَانُ الشَّافِي فِيْهِ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِي

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7396 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں) رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا، یہ دونوں شہزادے، کبھی گرتے کبھی اٹھ جاتے، رسول اللہ ﷺ منبر شریف سے نیچے اترے اور دونوں شہزادوں کو اپنے سامنے بٹھالیا، اور فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ "بے شک تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں" میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے رہا نہیں گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے دوبارہ خطبہ شروع فرمادیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس بارے میں شافی بیان درج ذیل حدیث میں موجود ہے۔

7397 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا اَبِيْ، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: ثَنَا اللَّيْثُ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَانِ الثَّوْبَانِ؟ قَالَ: صَبَغَتْهُمَا لِيْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا رَجَعْتَ اِلٰى اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَمَرْتَهَا اَنْ تُوقِدَ لَهَا التَّنُّوْرَ ثُمَّ تَطْرَحُهُمَا فِيْهِ فَرَجَعْتُ اِلَيْهَا فَفَعَلْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنَ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرَّجُلِ عَلٰى حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْهِ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7397 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یہ کیسے کپڑے ہیں؟ میں نے کہا: یہ ام عبداللہ نے میرے لئے بنائے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ جب تم ام عبداللہ کے پاس واپس جاؤ تو اس سے کہنا کہ وہ تنور میں آگ جلائے اور یہ کپڑے اس میں ڈال دے۔ میں وہاں سے واپس آیا اور حضور ﷺ کے حکم کے مطابق وہ کپڑے جلا ڈالے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی وہ حدیث شریف نقل کی ہے جس سے یہ ثابت ہے کہ مرد کو زرد رنگ کے کپڑے پہننا منع ہے۔ وہ حدیث یہ ہے "حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے منع کیا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں منع کیا

ہے۔

7398 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7398 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا، اور فرمایا: یہ کفار کے کپڑے ہیں، یہ مت پہنا کرو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7399 – اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعُقْبِىُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِىُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِىُّ، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِىْ يَحْيَى الْقَتَّاتِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7399 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا، اس نے سرخ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، اُس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7400 – اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِى، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا

حديث: 7398

صحيح مسلم - كتاب اللباس والزينة' باب النهى عن لبس الرجل الثوب المعصفر - حديث: 3965'مستخرج ابى عوانة - مبتدا كتاب اللباس' بيان النهى - حديث: 6881'السنن الصغرى - كتاب الزينة' ذكر النهى عن لبس المعصفر - حديث: 5245'السنن الكبرى للنسائى - كتاب الزينة' النهى عن لبس المعصفر - حديث: 9326'شرح معانى الآثار للطحاوى - كتاب الكراهة' باب لبس الحرير - حديث: 4433'مسند احمد بن حنبل - 'مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما - حديث: 6340'مسند الطيالسى - احاديث النساء' احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - الافراد عن عبد الله بن عمرو' حديث: 2379'البحر الزخار مسند البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث: 2080

سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَاَوْمَا الْحَسَنُ اِلٰى جَيْبِ قَمِيصِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا وَطِيبُ الرَّجُلِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَاِنَّ مَشَائِخَنَا وَاِنِ اخْتَلَفُوا فِی سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ عَلٰى اَنَّهُ سَمِعَ مِنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7400 – صحيح

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سرخ رنگ اور زرد رنگ کے کپڑے نہیں پہنتا اور ایسا قمیص بھی نہیں پہنتا جس میں ریشم کی سلائی کی گئی ہو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی قمیص کے گریبان کی جانب اشارہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار مرد کی خوشبو، ایسی خوشبو ہونی چاہئے جس میں رنگ نہ ہو، اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو، خوشبو نہ ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ہمارے اساتذہ کا اگرچہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ حسن نے عمران بن حصین سے احادیث سنی ہیں یا نہیں لیکن اکثر محدثین کی رائے یہ ہے کہ حسن نے عمران بن حصین سے سماع کیا ہے۔

7401 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَيْشٍ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِیُّ، ثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: مَا اَشْبَهَتِ النَّاسُ الْيَوْمَ فِی الْمَسْجِدِ وَكَثْرَةِ الطَّيَالِسَةِ اِلَّا بِيَهُوْدَ خَيْبَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَمَعْنَاهُ الطَّيَالِسَةُ الْمُصَبَّغَةُ فَاِنَّهَا لِبَاسُ الْيَهُوْدِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7401 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آج لوگ مسجد میں طیالسی چادریں کثرت سے استعمال کرنے میں خیبر کے یہودیوں کے ساتھ بہت ملتے جلتے ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ رنگی ہوئی چادریں۔ کیونکہ یہ یہودیوں کا لباس ہے۔

7402 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسَنَّ حَرِيْرًا وَلَا ذَهَبًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7402 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے، وہ ریشم اور سونا ہرگز نہ پہنے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7403 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَيَقُوْلُ: اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُنَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7403 – لم يخرجا لأبی عشانة

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو سونے چاندی کے زیورات پہننے سے منع کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: اگر تم جنت کے زیور اور وہاں کا ریشم پہننا چاہتی ہو تو دنیا میں اس کو چھوڑ دو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7404 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِی الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَبِسَهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَلْبَسْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهٰذِهِ اللَّفْظَةُ تُعَلِّلُ الْاَحَادِيْثَ الْمُخْتَصَرَةَ اَنَّ مَنْ لَبِسَهَا لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7404 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔ وہ اگر جنت میں چلا بھی گیا تو دوسرے جنتی ریشمی لباس پہنیں گے لیکن یہ محروم رہے گا۔

حدیث: 7402

المعجم الاوسط للطبرانی - باب الباء' من اسمه بكر - حديث:3242' المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' ما اسند ابو امامة - عروة بن رويم اللخمی ' حديث:7629' مسند الرويانی - القاسم ابو عبد الرحمن عن ابی امامة' حديث:1193' مسند الحارث - كتاب اللباس والزينة' باب ما جاء فی الذهب والحرير - حديث:575' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابی امامة الباهلی الصدی بن عجلان بن عمرو ويقال : - حديث:21687

۞ یہ حدیث صحیح ہے، اور یہ عبارت ان مختصر احادیث کو معلل نہیں کرتی جن میں یہ الفاظ ہیں "جس نے ریشم پہنا وہ جنت میں نہیں جائے گا"

7405 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُصْمَتِ اِذَا كَانَ حَرِيْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7405 – على شرط البخاری ومسلم

✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا پہننے سے منع فرمایا جس کا تانا اور بانا دونوں ریشم کے ہوں۔

۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7406 - اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ اَبُو تُمَيْلَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَمِيصِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7406 – صحيح

✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص سے زیادہ پسند کوئی لباس نہ تھا۔

۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7407 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ

حدیث: 7406

الجامع للترمذی ' ابواب اللباس - باب ما جاء فی القمص ' حدیث:1730 'سنن ابن ماجه - کتاب اللباس ' باب لبس القمیص - حدیث:3573 'السنن الکبری للنسائی - کتاب الزینة ' لبس القمیص - حدیث:9346 'مسند احمد بن حنبل - ' مسند النساء - حدیث ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ' حدیث: 26135 'مسند اسحاق بن راهویه - ما یروی عن رجال اهل البصرة مثل بریدة وسفینة ومسة الازدیة ' حدیث:1682 'مسند عبد بن حمید - حدیث ام سلمة رضی الله عنها ' حدیث:1544 'مسند ابی یعلی الموصلی - مسند ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ' حدیث:6856 'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف ' من اسمه احمد - حدیث:1095 'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الیاء ' الزیادات فی حدیث ام سلمة - ام ابن بریدة ' حدیث:19835 'الشمائل المحمدیة للترمذی - باب ما جاء فی لباس رسول الله صلی الله علیه وسلم ' حدیث:55

فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَى مِنَّا رَجُلٌ سَرَاوِيلَ وَوَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ: زِنْ وَاَرْجِحْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7407 – صحيح

✧✧ حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اور مخرمہ عبدی نے ہجر سے کپڑا خریدا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، ایک آدمی نے ہم سے ایک شلوار خریدی، اس وقت وزن کرنے والے اجرت پر وزن کرتے تھے، جب وزان (وزن کرنے والا) وزن کرنے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وزن کرو، اور کپڑا کچھ زیادہ رکھو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7408 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ عِمَامَةً اَوْ قَمِيصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7408 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑے خریدتے تو اسی وقت تعین فرما دیتے کہ اس سے عمامہ یا قمیص یا چادر بنوائیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے ''اے اللہ تیرے لئے حمد ہے، تو نے مجھے یہ پہنایا ہے، میں تیری بارگاہ میں اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور جس مقصد کے لئے اس کو بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جس مقصد کے لئے اس کو بنایا گیا ہے، اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7409 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7409 – أبو مرحوم ضعيف

✧✧ حضرت سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے

کھانا کھایا اور یوں دعا مانگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ

''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے یہ مجھے کھلایا اور یہ مجھے عطا فرمایا حالانکہ اس کی میرے اندر نہ طاقت ہے نہ ہمت''

اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے کپڑا پہنا اور یوں دعا مانگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ

''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے یہ مجھے پہنایا اور یہ مجھے عطا فرمایا حالانکہ اس کی میرے اندر طاقت ہے نہ ہمت''

اس کے بھی سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7410 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زَحْرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِقَمِيصٍ لَهُ جَدِيدٍ فَلَبِسَهُ فَلَا اَحْسِبُ بَلَغَ تَرَاقِيَهُ حَتّٰى قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا اُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُونَ لِمَ قُلْتُ هٰذَا؟ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا قَالَ: فَلَا اَحْسِبُهَا بَلَغَتْ تَرَاقِيَهُ حَتّٰى قَالَ مِثْلَ مَا قُلْتُ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا ثُمَّ يَقُولُ مِثْلَ مَا قُلْتُ ثُمَّ تَعَمَّدَ اِلٰى سَمَلٍ مِنْ اَخْلَاقِهِ الَّذِي وَضَعَ فَيَكْسُوهُ اِنْسَانًا مِسْكِينًا مُسْلِمًا فَقِيرًا لَا يَكْسُوهُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا كَانَ فِي جِوَارِ اللّٰهِ وَفِي ضَمَانِ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهَا سِلْكٌ وَاحِدٌ حَيًّا وَمَيِّتًا

هٰذَا حَدِيثٌ لَمْ يَحْتَجَّ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِاِسْنَادِهِ، وَلَمْ اَذْكُرْ اَيْضًا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِثْلَ هٰذَا عَلٰى اَنَّهُ حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ اِمَامُ خُرَاسَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَئِمَّةِ اَهْلِ الشَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ فَآثَرْتُ اِخْرَاجَهُ لِيَرْغَبَ الْمُسْلِمُونَ فِي اسْتِعْمَالِهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7410 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نئی قمیص منگوا کر پہنی، آپ نے وہ قمیص ابھی صحیح طرح پہنی بھی نہیں تھی کہ یہ دعا مانگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا اُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي

''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ لباس پہنایا جس کے ساتھ میں نے اپنے ستر کو ڈھانپا، اور اس

کے ساتھ میں نے اپنی زندگی کو خوبصورت کیا''

یہ دعا مانگنے کے بعد آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ میں نے یہ دعا کیوں پڑھی؟ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے، ابھی وہ کندھوں سے نیچے نہیں ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے وہی دعا مانگی جو میں نے مانگی ہے، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب بھی کوئی مسلمان نیا کپڑے پہنے اور اسی طرح دعا مانگے جیسے میں نے مانگی ہے اور جو پرانے کپڑے اتارے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی غریب مسکین کو دے دے، جب تک اس کپڑے کا ایک دھاگہ بھی اس کے استعمال میں ہے تب تک دینے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے ذمہ کرم میں ہے۔ خواہ وہ زندہ ہو یا فوت ہو گیا ہو۔

❁❁ یہ حدیث کی اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کی۔ اور میں نے بھی اپنی اس کتاب میں ایسی احادیث نقل نہیں کی ہیں۔ علاوہ ازیں امام خراسان عبداللہ بن مبارک اس حدیث کو اہل شام کے ائمہ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اس لئے میں نے ان کی پیروی میں یہ حدیث نقل کر دی ہے تاکہ مسلمان اس کے استعمال میں دلچسپی کا مظاہرہ کریں۔

7411 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، ثنا اَبُوْ خَلِيْفَةَ الْقَاضِي، ثنا اَبُوْ الْوَلِيدِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتَمُّوا تَزْدَادُوا حُلْمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھا کرو، اس سے تمہارے رعب میں اضافہ ہوگا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7412 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: رَاَيْتُ رَجُلًا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلٰى صُوْرَةِ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى دَابَّةٍ يُنَاجِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاْسِهِ عِمَامَةٌ قَدْ اَسْدَلَهَا عَلَيْهِ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَمَرَنِيْ اَنْ اَخْرُجَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7412 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے جنگ خندق کے موقع پر دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل کا ایک

آدمی دیکھا، وہ سواری پر سوار تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی رازداری کی بات کر رہا تھا، اس کے سر پر عمامہ تھا، جو کہ اس نے حضور ﷺ پر ڈھلکایا ہوا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل امین علیہ السلام تھے، مجھے بنی قریظہ کی جانب جانے کا مشورہ دے رہے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7413 - وَقَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَخِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بِرْذَوْنٍ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ قَدْ اَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَاَيْتِهِ ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک آدمی ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا، اس کے سر پر عمامہ تھا، اس نے اپنے عمامے کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا، میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے جس کو دیکھا، وہ حضرت جبریل امین علیہ السلام تھے۔

7414 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ كُلْثُومٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَوَجَدْنَاهُ نَائِمًا قَدْ غَطّٰى وَجْهَهُ بِبُرْدٍ عَدَنِيٍّ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ يُحَرِّمُونَ شُحُومَ الْغَنَمِ وَيَاْكُلُوْنَ اَثْمَانَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7414 - صحيح

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے مرض کے زمانے میں ہم آپ ﷺ کی عیادت کے لئے آپ کے پاس گئے، حضور ﷺ اس وقت آرام فرما رہے تھے، اور عدنی چادر کے ساتھ چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا، (جب ہم وہاں پہنچے تو) حضور ﷺ نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہودیوں پر، وہ جانوروں کی چربی (کھانے) کو حرام سمجھتے ہیں لیکن اس کو بیچ کر اس کی رقم کھا لیتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7415 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ اللَّخْمِيُّ، بِتِنِّيسَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ وَالرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7415 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں جیسے کپڑے پہنتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت کی، جو عورتوں جیسے کپڑے پہنتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7416 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ) (النور: 31) اَخَذَ النِّسَاءُ اُزُرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِي فَاخْتَمَرْنَ بِهَا . هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7416 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: جب یہ آیت

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ (النور: 31)

''اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

نازل ہوئی تو عورتوں نے اپنی ازار کی چادریں پھاڑ کر، (ان میں سے کچھ کپڑا لے کر) اس کے ساتھ پردہ شروع کر دیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7417 – اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا

حديث: 7415

صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الكذب - ذكر لعن المصطفى صلى الله عليه وسلم المتشبهين من النساء بالرجال' حديث: 5830'سنن ابی داود - كتاب اللباس' باب فی لباس النساء - حديث:3593' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب فی المخنثين - حديث: 1899'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب' ما ذكر فی التخنيث - حديث: 25950'السنن الكبرى للنسائی - كتاب عشرة النساء ' لعن المترجلات من النساء - حديث:8973'مسند احمد بن حنبل - مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث:8123'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:992

حديث: 7417

سنن ابی داود - كتاب اللباس' باب فی الاختمار - حديث:3606'مسند احمد بن حنبل - ' مسند النساء - حديث ام سلمة زوج النبی صلى الله عليه وسلم' حديث:25974'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الصلاة' باب فی كم تصلی المراة من الثياب - حديث: 4896'مسند الطيالسی - احاديث النساء' ما روت ام سلمة عن النبی صلى الله عليه وسلم - حديث:1704'مسند اسحاق بن راهويه - ما يروى عن اهل الكوفة الشعبی ' حديث: 1706'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند ام سلمة زوج النبی صلى الله عليه وسلم' حديث:6813'المعجم الكبير للطبرانی - باب الياء' ما اسندت ام سلمة - وهب مولى ابی احمد ' حديث:19567

سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ وَهْبٍ، مَوْلَى اَبِي اَحْمَدَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ: لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7417 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت پردہ کئے ہوئے تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دوپٹے کو اپنے سر کے گرد صرف ایک مرتبہ لپیٹو، دو مرتبہ نہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7418 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ، يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ " اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشَرَةَ خِصَالٍ: الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ، وَتَغْيِيرُ الشَّيْبِ، وَجَرُّ الْاِزَارِ، وَالتَّخَتُّمُ بِالذَّهَبِ، وَعَقْدُ التَّمَائِمِ، وَالرُّقَى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَالضَّرْبُ بِالْكِعَابِ، وَالتَّبَرُّجُ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا، وَعَزْلُ الْمَاءِ لِغَيْرِ حِلِّهِ، وَفَسَادُ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7418 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند کرتے تھے۔

- صفرہ یعنی خلوق (ایک قسم کی خوشبو ہے، جس کا جزء اعظم زعفران ہوتا ہے)
- بڑھاپے کو بدلنا۔(یعنی کالا خضاب لگانا)
- تہہ بند ٹخنوں کے نیچے تک لٹکانا۔
- سونے کی انگوٹھی پہننا۔
- کفر اور جادو وغیرہ کے)تعویذات باندھنا۔
- قرآن کریم کی آیات کے علاوہ کوئی اور دم کرنا۔
- نرد کے ساتھ کھیلنا۔
- نامناسب مقام پر اپنی زینت ظاہر کرنا۔
- اپنا پانی ناجائز جگہ بہانا۔
- اور دودھ پیتے بچے کو خراب کرنا (یعنی دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ وطی کرنا، کیونکہ اگر حمل قرار پا جائے تو دودھ

خراب ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے بچہ بیمار ہوجاتا ہے)

مذکورہ تمام چیزیں اگر چہ حرام نہیں ہیں ،تاہم حضور ﷺ ان کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7419 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ، ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ شمر بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا خُرَيْمُ لَوْلَا خَلَّتَانِ فِيكَ كُنْتَ اَنْتَ الرَّجُلَ فَقَالَ: مَا هُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِسْبَالُكَ اِزَارَكَ وَاِرْخَاؤُكَ شَعْرَكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7419 – صحيح

✧✧ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے اندر دو باتیں نہ ہوں تو تم بہت اچھے آدمی ہو، انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی دو باتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا تہہ بند ٹخنوں سے نیچے تک لٹکا لیتے ہو اور تم بال بہت بڑھاتے ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7420 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانُ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ قَمِيصًا وَكَانَ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ وَكَانَ كُمُّهُ مَعَ الْاَصَابِعِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7420 – مسلم الملائي تالف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قمیص پہنا ،وہ ٹخنوں سے اوپر تھا اور اس کی آستینیں انگلیوں تک پہنچتی تھیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7421 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا اَبُو عَقِيلٍ

حدیث: 7419

مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث خريم بن فاتك - حديث:18539' المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - خريم بن فاتك الاسدي يكنى ابا عبد الله' حديث:4045' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ذكر خريم بن فاتك' حديث:948

يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ، قَمِيصًا جَدِيدًا ثُمَّ قَالَ: مُدَّ كُمِّي يَا بُنَيَّ وَالْزَقْ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِي وَاقْطَعْ مَا فَضَلَ عَنْهُمَا، قَالَ: فَقَطَعْتُ مِنَ الْكُمَّيْنِ فَصَارَ فُمُّ الْكُمَّيْنِ بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ فَقُلْتُ: لَوْ سَوَّيْتَهُ بِالْمِقَصِّ . قَالَ: دَعْهُ يَا بُنَيَّ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا زَالَ الْقَمِيصُ عَلَى أَبِي حَتَّى تَقَطَّعَ وَمَا كُنَّا نُصَلِّي حَتَّى رَأَيْتُ بَعْضَ الْخُيُوطِ تَتَسَاقَطُ عَلَى قَدَمَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7421 – أبو عقيل ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئی قمیص پہنی، پھر فرمایا: اے بیٹے میری آستین کو کھینچ کر میری انگلیوں تک کر دو، اور جو اس سے زائد ہو اس کو کاٹ ڈالو، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے ان کی دونوں آستینوں کا تھوڑا تھوڑا حصہ کاٹ دیا، اس طرح دونوں آستینیں چھوٹی بڑی ہو گئیں، میں نے کہا: اگر اس کو قینچی سے کاٹ دیا جائے تو اچھا ہو جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے! رہنے دے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: پرانی ہونے تک وہ قمیص میرے والد محترم مسلسل پہنتے رہے، اور جب ہم نماز پڑھتے تو ہم اس کے دھاگے آپ کے قدموں پر گرتے ہوئے دیکھا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7422 – حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ عَبْدَانُ الْأَهْوَازِيُّ، ثنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُشَيْدٍ، إِمَامُ الْجَامِعِ بِالْبَصْرَةِ، ثنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الزُّبَيْرِيُّ، ثنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَتُصَلِّي الْخَمْسَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَتَصُومُ رَمَضَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنَّ لَكَ عَلَيْنَا حَقًّا يَا غُلَامُ اكْسُهُ ثَوْبًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرِ اللهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خَيْطٌ أَوْ سِلْكٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ آخِرُ كِتَابِ اللِّبَاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7422 – خالد بن طهمان ضعيف

✧✧ حضرت حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھا، ایک سائل آیا، اس نے کوئی سوال پوچھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے پوچھا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

حدیث: 7422

الجامع للترمذی ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ' حديث: 2468 'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله ' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - حصين ' حديث: 12384

عبادت کے لائق نہیں ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم یہ بھی گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: بے شک تمہارا ہم پر حق ہے، اے لڑکے، اس کو لباس پہناؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا، جب تک اس کے جسم پر اس کپڑے کا ایک دھاگہ بھی رہے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے پہنانے والے کی پردہ پوشی کرتا رہے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

کِتَابُ الطِّبِّ

طب کے متعلق روایات

7423 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، وَاَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا وَقَدْ اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً وَفِي اَلْبَانِ الْبَقَرِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، وَطَارِقُ بْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7423 - علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے، اس کا علاج بھی پیدا کیا ہے، گائے کے دودھ میں ہر بیماری کا علاج موجود ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور طارق بن شہاب نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اَمَّا حَدِيثُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

ابوعبدالرحمٰن سلمی کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

7424 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي

حدیث: **7423**

صحيح ابن حبان ' كتاب الطب - ذكر الإخبار عن إنزال الله لكل داء دواء يتداوى به ' حديث: 6154 ' سنن ابن ماجه - كتاب الطب ' باب ما انزل الله داء - حديث: 3436 ' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الاشربة ' باب البان البقر - حديث: 16554 ' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطب ' من رخص في الدواء والطب - حديث: 22916 ' السنن الكبرى للنسائی - كتاب الاشربة المحظورة ' لبن البقر - حديث: 6657 ' شرح معاني الآثار للطحاوی - كتاب الكراهة ' باب الكی هل هو مكروه ام لا ؟ - حديث: 4754 ' مسند الطيالسی - ما اسند عبد الله بن مسعود رضی الله عنه ' حديث: 362 ' مسند ابن الجعد - قيس بن الربيع الاسدی ' حديث: 1674

اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا وَقَدْ اَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7424 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوعبدالرحمٰن ،حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادنقل کرتے ہیں کہ''اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے ساتھ اس کا علاج بھی نازل کیا ہے، جو جانتا ہے، اس کو معلوم ہے اور جو جاہل ہے، اس کو کچھ پتہ نہیں۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

طارق بن شہاب کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

7425 – فَاَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَا، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَ الْمَسْعُودِیُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ الْجَدَلِیِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، يَرْفَعُهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً اِلَّا الْهَرَمَ فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7425 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ طارق بن شہاب ،روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ'' اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے ساتھ اس کا علاج بھی نازل فرمایا ہے سوائے موت کے۔تم گائے کا دودھ پیا کرو، کیونکہ یہ ہر قسم کے درخت کے پتے کھاتی ہے۔

7426 – حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْهَاشِمِیُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِی، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَی، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَدْ اَخَذْتُ السُّنَنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشِّعْرَ وَالْعَرَبِيَّةَ عَنِ الْعَرَبِ، فَعَنْ مَنْ اَخَذْتِ الطِّبَّ؟ قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلًا مِسْقَامًا وَكَانَ اَطِبَّاءُ الْعَرَبِ يَاْتُونَهُ فَاَتَعَلَّمُ مِنْهُمْ

هٰذَا دِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7426 – صحيح علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: آپ نے شریعت کا علم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے، شعر اور عربی ادب، اہل عرب سے سیکھا ہے، آپ نے طب کا علم کس سے حاصل کیا ہے؟ ام المومنین نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری عمر میں بیمار ہو گئے تھے، اور عرب کے بڑے بڑے طبیب آپ کے پاس آیا کرتے تھے، میں نے (ان کی باتیں سن سن کر) ان سے طب کا علم حاصل کر لیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7427 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ، يُحَدِّثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَدَاوٰى؟ قَالَ: تَعَلَمَنَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ قَالُوْا: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: الْهَرَمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7427 – صحيح

حضرت صفوان بن عسال المرادی فرماتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم علاج کروالیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج نازل کیا ہے، سوائے ایک بیماری کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی بیماری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑھاپا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7428 - اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِذَا قَامَ فِي رَمَضَانَ رَاٰى شَجَرَةً نَابِتَةً بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: مَا اسْمُكِ؟ فَتَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ: لِاَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ: لِكَذَا وَكَذَا فَاِنْ كَانَتْ لِدَوَاءٍ كُتِبَ وَاِنْ كَانَتْ لِغَرْسٍ غُرِسَتْ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي ذَاتَ يَوْمٍ اِذَا شَجَرَةٌ نَابِتَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهَا: مَا اسْمُكِ؟ قَالَتِ: الْخَرْنُوْبُ قَالَ: لِاَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ؟ قَالَتْ: لِخَرَابِ اَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ. فَقَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: اللّٰهُمَّ غُمَّ عَلَى الْجِنِّ مَوْتِي حَتّٰى يَعْلَمَ الْاِنْسُ اَنَّ الْجِنَّ لَا تَعْلَمُ الْغَيْبَ. قَالَ: فَنَحَتَهَا عَصًا فَتَوَكَّاَ عَلَيْهَا حَوْلًا مَيِّتًا وَالْجِنُّ تَعْمَلُ فَاَكَلَتْهَا الْاَرَضَةُ فَسَقَطَ، فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْاِنْسُ اَنَّ الْجِنَّ لَا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ " قَالَ: فَشَكَرَتِ الْجِنُّ الْاَرَضَةَ فَكَانَتْ تَاْتِيهَا بِالْمَاءِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقْرَؤُهَا هٰكَذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَهُوَ غَرِيبٌ بِمَرَّةٍ مِنْ رِوَايَةِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ فَاِنِّي لَا اَجِدُ عَنْهُ غَيْرَ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ وَقَدْ رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَاَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7428 – صحيح غريب بمرة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب حضرت سلیمان علیہ السلام رمضان میں قیام کرتے، تواپنے سامنے کوئی درخت اگتاہوادیکھتے، آپ اُس سے پوچھتے کہ تیرانام کیا ہے؟ وہ اپنا نام

بتادیتا، آپ پوچھتے کہ تمہارا فائدہ کیا ہے؟ وہ اپنے فوائد بتادیتا، اگروہ کسی دوائی کے کام آتا تو لکھ لیا جاتا، اگروہ بونے کا ہوتا تو اسے بودیا جاتا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے آپ نماز پڑھ رہے تھے، آپ کے سامنے ایک درخت اُگا، آپ نے اس کا نام پوچھا، اس نے بتایا کہ میرا نام ''خرنوب'' ہے، آپ نے پوچھا: تمہارا فائدہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں جس گھر میں اگتا ہوں، وہ گھر برباد ہوجاتا ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا مانگی ''یا اللہ! جنات سے میری موت کو پوشیدہ رکھنا، تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ جنات غیب نہیں جانتے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر گاڑا اور اس پر ٹیک لگالی، اسی دوران آپ کی روح پرواز کرگئی اور پورا ایک سال آپ اسی کیفیت میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑے رہے، اور جنات مسلسل کام کرتے رہے، جب زمین نے اس عصا کو کھالیا، تو عصا گر گیا، (اس وجہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام بھی گر گئے) جب آپ گرے تو تمام انسانوں پر یہ بات واضح ہوگئی کہ جنات کو غیب کا علم نہیں ہے (کیونکہ اگران کو غیب کا علم ہوتا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات سے بے خبر نہ رہتے) راوی کہتے ہیں: جنات نے زمین کا شکریہ ادا کیا، اور شکرانے کے طور پر اس پر پانی لے کر آئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ حدیث اسی طرح روایت کیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7429 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الشِّبَانِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِذَا صَلَّى الصَّلَاةَ طَلَعَتْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهَا: مَا اَنْتِ وَلِاَيِّ شَيْءٍ طَلَعْتِ؟ فَتَقُوْلُ: اَنَا شَجَرَةُ كَذَا وَكَذَا طَلَعْتُ لِدَاءِ كَذَا وَكَذَا، فَلَمَّا صَلَّى ذَاتَ يَوْمٍ الْغَدَاةَ طَلَعَتْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ شَجَرَةٌ فَقَالَ لَهَا: مَا اَنْتِ وَلِاَيِّ شَيْءٍ طَلَعْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْخَرْنُوْبُ طَلَعْتُ لِخَرَابِ هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَعَلِمَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنَّ اَجَلَهُ قَدِ اقْتَرَبَ وَاَنَّ بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَا يُخَرَّبُ وَهُوَ حَيٌّ فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُعْمِيَ عَلَى الشَّيْطَانِ مَوْتَهُ، وَكَانَتِ الْجِنُّ تَزْعُمُ اَنَّ الشَّيَاطِيْنَ يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ فَمَاتَ عَلٰى عَصَاهُ فَاَكَلَتْهَا الْاَرَضَةُ فَسَقَطَ فَحَقَّ عَلَى الشَّيَاطِيْنِ اَنْ تَاْتِيَ الْاَرَضَةَ بِالْمَاءِ حَيْثُ كَانَتْ تُثْنِيْ عَلَيْهَا شُكْرًا بِمَا صَنَعَتْ بِعَصَا سُلَيْمَانَ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام جب نماز پڑھتے تو آپ کے سامنے ایک درخت نمودار ہوتا، آپ اس سے اس کا نام اور فائدہ پوچھتے، وہ اپنا نام بھی بتاتا اور جس کام میں وہ استعمال ہوتا ہے وہ مقصد بھی بتاتا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے سامنے ایک درخت نمودار ہوا، آپ نے اس سے اس کا نام اور فائدہ پوچھا، اس نے بتایا کہ میرا نام ''خرنوب'' ہے، اور میں اس مسجد کو برباد کرنے کے لئے آیا ہوں، حضرت

حدیث: 7431

المعجم الکبیر للطبرانی - باب من اسمه حمزة' وما اسند حکیم بن حزام - عروة بن الزبیر عن حکیم بن حزام' حدیث:3021

سلیمان علیہ السلام سمجھ گئے کہ اب ان کی وفات کا دن قریب ہے کیونکہ میری حیات میں بیت المقدس اجڑ نہیں سکتا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ جنات سے ان کی موت کو مخفی رکھا جائے، جنات یہ سمجھتے تھے کہ وہ غیب جانتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام عصا کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے انتقال کر گئے، جب زمین نے عصا کو کھا لیا اور سلیمان علیہ السلام زمین پر گر گئے، (تب جنات کو پتہ چلا کہ سلیمان علیہ السلام تو وفات پا چکے ہیں، اس سے ثابت ہو گیا کہ جنات غیب کا علم نہیں رکھتے) جنات نے اپنے اوپر زمین کا یہ حق سمجھا کہ وہ زمین پر پانی لائیں۔ کیونکہ وہ سلیمان علیہ السلام کا عصا کھانے پر زمین کا شکریہ ادا کرنا چاہتے تھے۔

7430 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِسْحَاقُ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّنِّيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، اَخُوْ خَطَّابٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاٰدَمِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، قَالُوْا: وَاللَّفْظُ لَهُمْ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ الْعَامِرِيَّ، يَقُوْلُ: شَهِدْتُ الْاَعَارِيْبَ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِيْهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرَجٌ وَّهَلَكٌ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَدَاوَى؟ قَالَ: تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا وَقَدْ اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً اِلَّا هٰذَا الْهَرَمَ [1] قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ اَسَانِيْدُهُ صَحِيْحَةٌ كُلُّهَا عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَالْعِلَّةُ عِنْدَهُمْ فِيْهِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ لَيْسَ لَهُ رَاوٍ غَيْرُ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَقَدْ ثَبَتَ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ بِالْحُجَجِ وَالْبَرَاهِيْنِ وَالشَّوَاهِدِ عَنْهُمَا اَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِعِلَّةٍ وَقَدْ بَقِيَ مِنْ طُرُقِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ اَكْثَرُ مِمَّا ذَكَرْتُهُ اِذْ لَمْ تَكُنِ الرِّوَايَةُ عَلٰى شَرْطِهِمَا "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7430 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت اسامہ بن شریک عامری فرماتے ہیں: میں اس بات کا گواہ ہوں کہ دیہاتی لوگ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کرتے تھے کہ کیا ہمیں فلاں فلاں کام میں کوئی حرج ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو، اللہ تعالیٰ نے حرج ختم کردیا ہے، سوائے اس شخص کے جو اپنے بھائی کی عزت کے ساتھ کھیلے، یہ حرج ہے، اور یہ باعث ہلاکت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم علاج کرواسکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو، علاج کرواؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موت کے سوا ہر بیماری کا علاج نازل کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مسلمان کو جو کچھ عطا کیا گیا اس میں سب سے اچھی چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

✿✿ اس حدیث کی تمام اسانید امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور محدثین کے نزدیک اس میں علت یہ ہے کہ اسامہ بن شریک کا زیاد بن علاقہ کے علاوہ دوسرا کوئی راوی نہیں ہے۔ جبکہ اس کتاب کے آغاز میں دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ علت نہیں ہے۔ اس حدیث کے زیاد بن علاقہ کے حوالے سے اور بہت سارے طرق ہیں جن کو صحیحین کے معیار پر نہ ہونے کی وجہ سے میں نے یہاں ذکر نہیں کیا۔

7431 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْخَرَّازُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ الْاَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اَدْوِيَةً نَتَدَاوَى بِهَا وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا اَتَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّهَا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، وَعُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ، بِاِسْنَادٍ آخَرَ وَهُوَ الْمَحْفُوظُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7431 – صحیح

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم جو دوائی لیتے ہیں، یا دم کرواتے ہیں، کیا یہ تقدیر کو بدل دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا تعلق بھی تقدیر سے ہی ہے (یعنی دوائی لینا یا دم کروانا بھی تقدیر میں لکھا ہوتو انسان لیتا ہے)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو یونس بن یزید اور عمر بن حارث نے دوسری اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے، وہ محفوظ ہے۔

7432 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا خُزَامَةَ بْنَ يَعْمَرَ اَحَدَ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ دَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا هَلْ يَرُدُّ ذَلِكَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7432 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ کا کیا خیال ہے؟ کہ ہم جو دوا لیتے ہیں یا دم کرواتے ہیں، کیا یہ اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر کو بدل دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی تقدیر سے ہی ہے۔

7433 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِی اَنْزَلَ الدَّاءَ اَنْزَلَ الشِّفَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7433 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اس کا علاج بھی پیدا کیا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7434 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِنْ اَصَابَ الدَّاءَ الدَّوَاءُ بَرِءَ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7434 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بیماری کا علاج ہے، اگر دوائی، بیماری کے موافق آ جائے تو اللہ کے حکم سے بیمار صحتیاب ہو جاتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7435 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَيْنُ، وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ

حدیث: **7434**

صحیح مسلم - کتاب السلام' باب لکل داء دواء واستحباب التداوی - حدیث:4179'صحیح ابن حبان - کتاب الحظر والإباحة' کتاب الطب - ذکر الإخبار بأن العلة التی خلقها اللہ جل وعلا إذا عولجت' حدیث: 6155'السنن الکبری للنسائی - کتاب الطب' الامر بالدواء - حدیث:7312'شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الکراهة' باب الکی هل هو مکروه ام لا ! حدیث:4740'مسند احمد بن حنبل - ' مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ - حدیث:14332'مسند ابی یعلی الموصلی مسند جابر' حدیث:1983

اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ، حِفْظًا، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ: الْعَسَلُ وَالْقُرْآنُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَوْقَفَهُ وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7435 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوشفاء دینے والی چیزوں کو لازم پکڑ لو، شہد اور قرآن کریم۔

❁❁ یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور وکیع بن جراح نے اس کو حضرت سفیان سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

7436 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: " الشِّفَاءُ شِفَاءَانِ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَشُرْبُ الْعَسَلِ "

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو چیزوں میں شفاء ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے میں اور شہد استعمال کرنے میں۔

7437 – وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، قَالَا: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: " عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ: الْقُرْآنِ وَالْعَسَلِ "

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم دوشفاء دینے والی چیزوں کو لازمی اختیار کرو، قرآن اور شہد۔

7438 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَائِشَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا حُمَّ اَحَدُكُمْ فَلْيَشِنَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ الْبَارِدَ ثَلَاثَ لَيَالٍ مِنَ السَّحَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى الْاَسَانِيْدِ فِيْ اَنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7438 – علی شرط مسلم

حدیث: 7435

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب العسل - حديث:3450'مصنف ابن ابی شیبة - كتاب الطب' ما قالوا فی العسل ! - حديث:23182'شعب الإيمان للبيهقي - فصل فی الاستشفاء بالقرآن' حديث:2472

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو بخار چڑھے تو اس کو تین راتیں سحری کے وقت پانی کے چھینٹے مارو۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسانید کو بیان کیا ہے جس میں یہ ہے کہ ''بخار دوزخ کی گرمی ہے، اس کو پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو''۔

7439 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السِّيرَافِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ اَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، قَالَ: كُنْتُ اَجْلِسُ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمَكَّةَ فَفَقَدَنِي اَيَّامًا فَلَمَّا جِئْتُ قَالَ: مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: حُمِّمْتُ فَقَالَ: اَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوهَا بِمَاءِ زَمْزَمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7439 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوجمرہ ضبعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا کرتا تھا، انہوں نے کئی دن مجھے اپنی مجلس سے مفقود پایا، جب میں آیا تو انہوں نے اتنے دن غیر حاضری کی وجہ پوچھی، میں نے بتایا کہ مجھے بخار ہوگیا تھا۔ آپ نے فرمایا: زمزم کے پانی کے ساتھ اپنے بخار کو ٹھنڈا کرلیا کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ''بخار، دوزخ کی تپش ہے اس کو زمزم کے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرلیا کرو''۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح لیکن انہوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7440 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ الزُّرَقِيِّ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهَا شُبْرُمٌ تَدُقُّهُ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِينَ بِهٰذَا؟ فَقَالَتْ: يَشْرَبُهُ فُلَانٌ فَقَالَ: لَوْ اَنَّ شَيْئًا يَدْفَعُ الْمَوْتَ اَوْ يَنْفَعُ مِنَ الْمَوْتِ نَفَعَ السَّنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ الْبَصْرِيِّيْنَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7440 – صحيح

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، ان کے پاس شبرم تھے اور وہ ان کو کوٹ رہی تھی (شبرم، چنے سے ملتا جلتا دانہ ہوتا ہے بخار والے کو یہ پیس کر کھلایا جاتا ہے یا ابال کر اس کا پانی

پلایا جاتا ہے)۔آپ ﷺ نے پوچھا: تم یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے کہا: فلاں شخص کو یہ پلانی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی چیز موت کو روک سکتی یا موت کے معاملے میں کوئی فائدہ دے سکتی ہے، وہ ''سنا'' ہے۔(یعنی سنا مکی)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ بصریین کی حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت کردہ درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7441 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَايِينِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءٍ السِّنْدِيُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا: بِمَاذَا تَسْتَمْشِينَ؟ قَالَتْ: كُنْتُ اَسْتَمْشِي بِالشُّبْرُمِ قَالَ: حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ السَّنَا

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تو کس چیز سے جلاب لیتی ہو؟ میں نے کہا: میں شبرم کے ساتھ جلاب لیتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: گرم ہے گرم۔آپ فرماتی ہیں: پھر میں نے سنا کے ساتھ جلاب لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی چیز میں موت کی شفاء ہوتی تو ''سنا'' میں ہوتی۔

7442 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرٍ السَّكْسَكِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي عَبْلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُبَيِّ ابْنِ اُمِّ حِرَامٍ، وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاتَيْنِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنُّوتِ فَاِنَّ فِيهِمَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: الْمَوْتُ قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي عَبْلَةَ: " وَالسَّنُّوتُ: الشِّبِتُّ " قَالَ عَمْرُو بْنُ بَكْرٍ، وَغَيْرُهُ يَقُوْلُ: " السَّنُّوتُ هُوَ الْعَسَلُ الَّذِي يَكُوْنُ فِي الزِّقِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ:

هُمُ السَّمْنُ بِالسَّنُّوتِ لَا خَيْرَ فِيهِمَا ... وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ اَنْ يَتَجَرَّدَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7442 – عمرو بن بكر اتهمه ابن حبان

✧✧ ابوابی بن ام حزام نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ دو نمازیں پڑھی ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم سنا اور سنوت کو لازم پکڑو، کیونکہ اس میں سام کے سوا ہر چیز کا علاج ہے۔آپ ﷺ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ ''سام'' کس کو کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت۔ابراہیم بن ابی عبلہ فرماتے ہیں:

حدیث 7442

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب السنا والسنوت - حديث:3455'

سنوت سے مراد ''زیرہ''۔ اور دیگر کئی محدثین کا موقف یہ ہے کہ سنوت اس شہد کو کہتے ہیں جو گھی والے مشکیزے میں ہوتا ہے۔

جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے۔

وہ گھی کے ساتھ سنوت کی طرح ہیں ان دونوں میں خیر نہیں ہے وہ تو پڑوسی کو خالی نہیں ہونے دیتے۔

(بعض نے کہا ہے کہ سنوت ''کلونجی'' کو کہتے ہیں)

7443 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِی، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِیُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی رَزِینٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ مَیْمُونٍ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوَی مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ وَالزَّیْتِ هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ، عَنْ مَیْمُونٍ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7443 – صحیح

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ''ذات الجنب'' (یعنی نمونیا) کا علاج ''قسط البحری'' (یعنی عود ہندی) اور زیتون کے تیل کے ساتھ کریں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اسی حدیث کو قتادہ نے میمون ابوعبداللہ سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے۔)

7444 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِی اَبِی، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْعَتُ: الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ: یَلُدُّ بِهِ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِی یَشْتَكِی وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَیْمُونٍ، عَنْ اَبِیهِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7444 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ ابوعبداللہ، زید بن ارقم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذات الجنب (نمونیا) کے لئے زیتون کے تیل اور ورس (زرد رنگ کی گھاس نما ایک بوٹی) کی بہت تعریف کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں: جو جانب متاثر ہو، منہ کی اس جانب سے دوا پلائی جائے۔

اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن میمون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

7445 – اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِیُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِیُّ، ثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ

حدیث: 7443

الجامع للترمذی - ابواب الطب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی دواء ذات الجنب حدیث: 2056 مسند احمد بن حنبل - اول مسند الکوفیین حدیث زید بن ارقم - حدیث: 18892 مسند الطیالسی - ما اسند زید بن ارقم حدیث: 714

اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرْسًا وَزَيْتًا وَقُسْطًا

✧✧ عبدالرحمٰن بن میمون اپنے والد کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجنب کے لئے ہمیں ورس (زردرنگ کی گھاس نما ایک بوٹی)، زیتون کے تیل اور قسط (عودہندی) کی بہت تاکید فرمائی۔

7446 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ حَتَّى اُغْمِيَ عَلَيْهِ قَالَ: فَتَشَاوَرَ نِسَاءٌ فِي لَدِّهِ فَلَدُّوْهُ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: مَا هٰذَا فِعْلُ نِسَاءٍ جِئْنَ مِنْ هَاهُنَا وَاَشَارَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَكَانَتْ فِيْهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ فَقَالُوْا: كُنَّا نَتَّهِمُ بِكَ ذَاتَ الْجَنْبِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ لَدَاءٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَقْذِفَنِي بِهِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ اِلَّا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَعْنِي عَبَّاسًا قَالَ: فَلَقَدْ الْتَدَّتْ مَيْمُوْنَةُ، يَوْمَئِذٍ وَاَنَّهَا لَصَائِمَةٌ بِعَزِيْمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7446 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر بیمار ہوئے، آپ کی تکلیف میں اسقدر تیزی آئی کہ آپ بے ہوش ہوگئے، گھر کی خواتین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "لد" (منہ کے کنارے سے دواپلانے) کے بارے میں مشورہ کیا۔ (دواپلانے کا یہ ایک خاص طریقہ ہوتا تھا) مشورے کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کومنہ کے ایک کنارے سے دواپلا دی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوافاقہ ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزمین حبشہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اُس علاقے سے آنے والی عورتوں نے یہ کیا ہے، ان خواتین میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سمجھ رہے تھے کہ آپ کو "ذات الجنب" ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو بیماری ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اس میں مبتلا نہیں کرے گا، اس وقت گھر میں جتنے لوگ ہیں سب کومنہ کے کنارے سے دواپلائی جائے، سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بناء پر ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بھی منہ کے کنارے سے دواپی حالانکہ وہ اس دن روزے سے تھیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7447 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ، قَالَ: ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

اَخْبَرَنِی اَبِی، اَنَّ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: یَا ابْنَ اُخْتِی لَقَدْ رَاَیْتُ مِنْ تَعْظِیمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمِّهِ اَمْرًا عَجِیبًا وَذَلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَاْخُذُهُ الْخَاصِرَةُ فَتَشْتَدُّ بِهِ وَكُنَّا نَقُوْلُ: اَخَذَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِرْقُ الْكُلْیَةِ وَلَا نَهْتَدِی اَنْ نَقُوْلَ: الْخَاصِرَةُ اَخَذَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَاشْتَدَّتْ بِهِ حَتّٰی اُغْمِیَ عَلَیْهِ وَخِفْنَا عَلَیْهِ وَفَزِعَ النَّاسُ اِلَیْهِ فَظَنَنَّا اَنَّ بِهِ ذَاتَ الْجَنْبِ فَلَدَدْنَاهُ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَفَاقَ فَعَرَفَ اَنَّهُ قَدْ لُدَّ، وَوَجَدَ اَثَرَ ذَلِكَ اللَّدِّ فَقَالَ: اَظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ سَلَّطَهَا عَلَیَّ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُسَلِّطَهَا عَلَیَّ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَا یَبْقَی فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ اِلَّا عَمِّی قَالَ: فَرَاَیْتُهُمْ یَلُدُّوْنَهُمْ رَجُلًا رَجُلًا قَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَمَنْ فِی الْبَیْتِ یَوْمَئِذٍ فَنَذْكُرُ فَضْلَهُمْ فَلُدَّ الرِّجَالُ اَجْمَعُوْنَ وَبَلَغَ اللَّدُوْدُ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلُدِدْنَ امْرَاَةً امْرَاَةً حَتّٰی بَلَغَ اللَّدُوْدُ امْرَاَةً مِنَّا قَالَ اَبُوْ الزِّنَادِ: وَلَا اَعْلَمُهَا اِلَّا مَیْمُوْنَةَ قَالَ: " وَقَالَ النَّاسُ: اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: اِنِّی وَاللّٰهِ لَصَائِمَةٌ فَقُلْنَا: بِئْسَ وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ اَنْ نَتْرُكَكِ وَقَدْ اَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَدْنَاهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7447 – صحیح

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھانجے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے چچا کی تعظیم کرنے کا ایک عجیب منظر دیکھا ہے، واقعہ کچھ یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو عموماً پہلو میں درد ہو جایا کرتا تھا، ایک دفعہ آپ اس درد میں مبتلا ہوئے، اور اس میں بہت شدت آ گئی، ہم یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو ہڈیوں کا درد ہے اور ہمیں یہ سمجھ نہ آیا کہ رسول اللہ ﷺ کو پہلو کا درد ہے، ایک دن اس میں بہت شدت آ گئی۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بے ہوش ہو گئے، ہمیں آپ ﷺ کی ذات پر بہت خوف طاری ہو گیا، ہم سمجھے کہ آپ ﷺ کو ذات الجنب (یعنی نمونیا) ہو گیا ہے۔ ہم نے آپ ﷺ کو "لد" (منہ کے ایک کنارے دوائی پلانا) کر دیا پھر حضور ﷺ کی طبیعت کچھ ٹھیک ہو گئی، اور بے ہوشی میں افاقہ ہوا، آپ کو پتہ چل گیا کہ آپ کو "لد" کیا گیا ہے اور اس "لد" کا اثر بھی حضور ﷺ نے محسوس کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ سمجھ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وہ چیز مسلط کر دی ہے جو وہ مجھ پر کبھی مسلط کرے گا ہی نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس گھر میں جو بھی ہے ان سب کو "لد" کیا جائے گا سوائے میرے چچا کے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا ایک ایک کر کے سب کو "لد" کیا گیا، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اُس دن جتنے بھی لوگ گھر میں موجود تھے، ہم ان کی فضیلت بیان کرتے ہیں، تمام لوگوں نے بھی "لد" کیا اور یہ "لدود" امہات المومنین تک بھی پہنچا، ہر ہر خاتون کو بھی "لد" کیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ "لدود" ہم میں سے بھی ایک عورت تک پہنچا۔ ابو الزناد کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے کہا: ام سلمہ تو رہ ہی گئی، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! میں روزے سے ہوں۔ ہم نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو بری بات ہے، ہم آپ کو "لد" کیے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات

کی قسم دی ہے۔ چنانچہ ہم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی "لد" کیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7448 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَطَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7448 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک میں دوائی چڑھائی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7449 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ الْمُزَكِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا الْمُشْمَعِلُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7449 – صحيح

حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجوہ کھجور، اور صخرہ پتھر (یہ وہ پتھر ہے جو بیت المقدس میں ہے اور ہوا میں معلق ہے، اب اس کے نیچے دیواریں بنادی گئی ہیں) جنتی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7450 - اَخْبَرَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنْ اَهْلِ هَجَرَ قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُمْ قُعُودٌ عِنْدَهُ اِذْ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ: تَمْرَةٌ تَدْعُونَهَا كَذَا وَتَمْرَةٌ تَدْعُونَهَا كَذَا حَتّٰى عَدَّ اَلْوَانَ تَمَرَاتِهِمْ اَجْمَعَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ وُلِدْتُ فِي جَوْفِ هَجَرَ مَا كُنْتُ بِاَعْلَمَ مِنْكَ السَّاعَةَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنَّ اَرْضَكُمْ رُفِعَتْ لِي مُنْذُ قَعَدْتُمْ اِلَيَّ فَنَظَرْتُ مِنْ اَدْنَاهَا اِلٰى اَقْصَاهَا فَخَيْرُ تَمَرَاتِكُمُ الْبَرْنِيُّ يُذْهِبُ الدَّاءَ وَلَا دَاءَ فِيهِ

حدیث: 7448

سنن ابی داود - کتاب الطب باب فی السعوط - حدیث:3387

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7450 – الحديث منكر

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل ہجر کا ایک وفد عبدالقیس کی نمائندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ فلاں رنگ کی کھجور کو تم فلاں نام سے پکارتے ہو، فلاں رنگ کی کھجور کو فلاں نام دیتے ہو، حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد رنگوں کی کھجوروں کے مختلف نام شمار کئے، لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ کاش کہ میں بھی ہجر علاقے میں پیدا ہوا ہوتا، میں آپ سے زیادہ قیامت کا علم نہیں رکھتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سے تم یہاں بیٹھے ہو، تب سے تمہاری زمین میرے سامنے کر دی گئی ہے، اور میں اس کو مکمل طور پر دیکھ رہا ہوں، تمہارے ہاں سب سے اچھی کھجور ''برنی'' ہے۔ وہ بیماریاں ختم کر دیتی ہے، اور اس کا کوئی نقصان بھی نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7451 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ السَّامِرِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ تَمَرَاتِكُمُ الْبَرْنِيُّ يُخْرِجُ الدَّاءَ وَلَا دَاءَ فِيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7451 – أخرجناه شاهدا

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری کھجوروں میں سب سے اچھی ''برنی'' کھجور ہے، یہ بیماری کو ختم کر دیتی ہے اور اس میں کوئی نقصان نہیں ہے۔

7452 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ مُوْسَى، الْعَدْلُ قَالَا: اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَعْصَعَةَ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ، عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ اِحْدَى خَالَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَاقِهٌ مِنْ مَرَضٍ وَفِي الْبَيْتِ عِذْقٌ مُعَلَّقٌ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَاوَلَ مِنْهُ وَاَقْبَلَ عَلِيٌّ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ فَقَالَ: دَعْهُ فَاِنَّهُ لَا يُوَافِقُكَ اِنَّكَ نَاقِهٌ فَقُمْتُ اِلَى شَعِيْرٍ وَسَلْقٍ فَطَبَخْتُ فَجِئْتُ بِهِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ كُلْ مِنْ هٰذَا فَهُوَ اَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَقَالَ: عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ،

✧✧ام منذر انصاریہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ ہیں، آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، آپ کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے،، حضرت علی رضی اللہ عنہ مرض کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکے تھے۔ گھر میں انگوروں کا ایک گچھ لٹکا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس میں سے کچھ لیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس میں سے لینے کے لئے کھڑے ہوئے ،لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو رہنے دو، کیونکہ یہ تجھے موافق نہیں آئے گا، تم کمزور ہو چکے ہو۔ میں اٹھی اور جو اور چقندر پکا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اس کو کھاؤ، یہ تیرے موافق ہے۔

❀❀ اس حدیث کو زید بن حباب نے فلیح بن سلیمان کے حوالے سے بیان کیا ہے اور انہوں نے اس خاتون کا نام ''ام مبشر'' بیان کیا ہے۔

7453 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ اِسْحَاقُ، اَنْبَاَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ، اَخْبَرَنِي اَيُّوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ اَبِي يَعْقُوْبَ، عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ بَعْضَ خَالَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ نَاقِهٌ مِنْ مَرَضٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7452 – صحيح

✧✧ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ ہیں' آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ،حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے ،حضرت علی رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکے تھے۔ اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7454 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ الْمَكِّيُّ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحِسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَيَقُوْلُ: اِنَّهُ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوا اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا

✧✧ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو کوئی درد ہوتا تو آپ حساء (ایک قسم

حدیث: 7454

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب التلبينة - حديث: 3443' الجامع للترمذي' ابواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ما يطعم المريض' حديث: 2013' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطب' الدواء بالتلبينة - حديث: 7325' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 23508

کا کھانا ہے جو آٹے اور پانی سے بنایا جاتا ہے) بنانے کا حکم دیتے، جب یہ تیار ہو جاتا تو آپ ان کو کھانے کا حکم دیتے، وہ لوگ کھالیتے، آپ ﷺ فرماتے: یہ پریشان کے دل کو فرحت بخشتا ہے اور بیمار کے دل کو سکون دیتا ہے۔ جیسا کہ تم عورتیں، پانی کے ساتھ اپنے چہرے کی میل کو دور کرتی ہو۔

7455 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَيْمَنَ الْمَكِّيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ، عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيْضِ النَّافِعِ التَّلْبِيْنَةِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّهُ لَيَغْسِلُ بَطْنَ اَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهِ بِالْمَاءِ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكَى اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتّٰى يَقْضِيَ عَلٰى اَحَدِ طَرَفَيْهِ اِمَّا مَوْتٌ اَوْ حَيَاةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِمُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، وَاحْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِاَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ الْمَكِّيِّ ثُمَّ لَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7455 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کھانے کو لازم پکڑو جو مریض کو اچھا نہیں لگتا لیکن اس کا نفع بہت ہے، وہ "تلبینہ" (یعنی حریرہ) ہے (تلبینہ، اس کھانے کو کہتے ہیں جو دودھ چھلنی میں باقی ماندہ بھوسہ اور شہد سے رقیق کھانا تیار کیا جاتا ہے) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، وہ تمہارے پیٹ کو ایسے صاف کر دیتی ہے جیسے پانی تمہارے چہرے کی میل کو صاف کر دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ جب بھی آپ کے گھر والوں میں کسی کو درد وغیرہ ہوتا تو مسلسل ہنڈیا چولہے پر رہتی حتیٰ کہ کوئی ایک فیصلہ ہو جاتا موت یا شفاء۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن سائب کی روایات نقل کی ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایمن بن نابل مکی کی روایات نقل کی ہیں لیکن دونوں نے، اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

7456 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، وَيَعْلٰى، ابْنَا عُبَيْدٍ قَالَا: ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عِنْدَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَبِيٌّ يَقْطُرُ مِنْخَرَاهُ دَمًا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا شَاْنُ هٰذَا الصَّبِيِّ؟ قَالَتْ: بِهِ الْعُذْرَةُ، فَقَالَ: وَيْحَكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَقْتُلْنَ اَوْلَادَكُنَّ وَاَيُّ امْرَاَةٍ يُصِيْبُهَا عُذْرَةٌ اَوْ وَجَعٌ بِرَاْسِهِ فَلْتَاْخُذْ قُسْطًا هِنْدِيًّا قَالَ: وَاَمَرَ عَائِشَةَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ فَبَرَاَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ . وَقَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ اَيْضًا حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، بِنَحْوِ هٰذَا مُخْتَصَرًا .

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7456 – علی شرط مسلم

❖ ❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بچہ تھا، اس کے ناک سے خون آ رہا تھا، اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا حال پوچھا، ام المومنین نے کہا: اس کو عذرہ بیماری ہے (عذرہ، حلق کی بیماری ہے، اسے تالوگرنا بھی کہا جاتا ہے)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتو! تم ہلاک ہو جاؤ، تم اپنی اولادوں کو قتل نہ کرو، جس عورت کو عذرہ کی بیماری ہو یا اس کے سر میں درد ہو اس کو چاہئے کہ قسط ہندی (ایک خاص قسم کی خوشبو ہے) استعمال کرے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین کو اسی کا حکم دیا، ام المومنین نے اس پر عمل کیا، تو وہ بچہ ٹھیک ہو گیا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زہری کے واسطے سے، عبید اللہ بن عبد اللہ کے واسطے سے حضرت ام قیس بنت محصن سے یہ حدیث مختصر روایت کی ہے۔

7457 – أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ، يَذْكُرُ عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِصَبِيٍّ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: افْقَأْ مِنْهُ الْعُذْرَةَ، فَقَالَ: تُحَرِّقُوا حُلُوقَ أَوْلَادِكُمْ خُذِي قُسْطًا هِنْدِيًّا وَوَرْسًا فَاسْعِطِيهِ إِيَّاهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7457 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

❖ ❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون اپنا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئی، اور کہنے لگی: اس کا تالوگر گیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی اولادوں کے حلق کو جلاؤ، یہ قسط ہندی (ایک خاص خوشبو) اور ورس (ایک قسم کی گھاس ہے جو تل کی مانند ہوتی ہے) لے لو، اور اس کے ساتھ اس بچے کو نسوار دو۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7458 – حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ حَاتِمٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ، حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى، قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَشْكُو إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ: اخْضِبْهُمَا بِالْحِنَّاءِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهِ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7458 – صحيح

✧✧ حضرت سلمیٰ فرماتی ہیں: حضور ﷺ کی بارگاہ میں جس نے بھی پاؤں کے درد کی شکایت کی، آپ ﷺ نے اس کو پاؤں میں مہندی لگانے کا مشورہ دیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمٰن بن ابی الموال سے مروی حدیث نقل کی ہے۔

7459 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِفَاءُ عِرْقِ النَّسَا اَلْيَةُ شَاةٍ عَرَبِيَّةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّاُ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ فَتُشْرَبُ فِي ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، بِزِيَادَةٍ فِي الْمَتْنِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7459 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرق النساء کا علاج عربی دنبے کی (چکتی) کی چربی پگھلاؤ، اس کے تین حصے کرو، اور اس کو تین دن میں (نہار منہ) پیو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو معتمر بن سلیمان کے واسطے سے ہشام بن حسان سے روایت کیا ہے اور اس کے متن میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے۔)

7460 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ وَصَفَ مِنْ عِرْقِ النَّسَا اَلْيَةَ شَاةٍ عَرَبِيٍّ لَيْسَتْ بِصَغِيرَةٍ وَلَا بِكَبِيرَةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُقَسَّمُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَجْزَاءٍ فَتُشْرَبُ كُلَّ يَوْمٍ جُزْءٌ عَلٰى رِيقِ النَّفْسِ قَالَ اَنَسٌ: وَقَدْ وَصَفْتُ ذٰلِكَ لِثَلَاثِ مِائَةٍ كُلُّهُمْ يُعَافِيهِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رَوَاهُ حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عرق النساء، کا علاج بیان فرمایا، کہ ایک عربی دنبے کی چکتی کی چربی لو جو نہ بہت بڑی ہو، نہ بہت چھوٹی ہو، اس کو پگھلاؤ، پھر اس کے تین حصے کرلو، مریض کو روزانہ ایک حصہ نہار منہ پلاؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے تین سو لوگوں کو یہ نسخہ بتایا سب کو اللہ تعالیٰ نے شفاء دے دی۔ حبیب بن

حدیث: 7459

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب دواء عرق النسا - حديث:3461 مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضى الله تعالى - حديث:13067 المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:2099

شہید نے حضرت انس بن سیرین کے واسطے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

7461 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِرْقَ النَّسَا فَقَالَ: تُؤْخَذُ اَلْيَةُ كَبْشٍ عَرَبِيٍّ وَلَيْسَتْ بِالصَّغِيرَةِ وَلَا بِالْكَبِيرَةِ فَتُذَابَ فَتُشْرَبُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: لَقَدْ وَصَفْتُهُ لِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ مِائَةٍ كُلُّهُمْ يَبْرَءُ وْنَ مِنْهُ

هٰذِهِ الْاَسَانِيدُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ " وَقَدْ اَعْضَلَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، فَقَالَ: عَنْ اَخِيهِ مَعْبَدٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِيهِ، وَالْقَوْلُ عِنْدَنَا فِيهِ قَوْلُ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7461 – صحيح

✧✧ حبیب بن شہید نے حضرت انس بن سیرین کے واسطے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرق النساء کا تذکرہ ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عربی مینڈھے کی چکتی لو، جو نہ بہت زیادہ بڑی ہو اور نہ زیادہ چھوٹی ہو، اس کو پگھلالو، اور تین دن تک مریض کو پلاؤ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ نسخہ ۳۰۰ سے زائد مریضوں کو بتایا، اللہ کے حکم سے سب ٹھیک ہوگئے،

✿✿ یہ تمام اسانید امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ حماد بن سلمہ نے انس بن سیرین کے حوالے سے یہ حدیث معضلاً بیان کی ہے۔ یوں بیان کیا ''عن اخیہ معبد عن رجل من الانصار عن ابیہ'' اس سلسلے میں ہمارے نزدیک معتمر بن سلیمان اور ولید بن مسلم کا قول معتبر ہے۔

7462 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7462 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اثمد سرمہ لازمی استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ

حدیث: 7462

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب الكحل بالإثمد - حديث:3493' الشمائل المحمدية للترمذي - باب ما جاء في كحل رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:54

بالوں کو اگاتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7463 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصِّيصِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِيْ حَسَنٍ، حَدَّثَتْنِيْ مَرْيَمُ بِنْتُ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَظُنُّهَا زَيْنَبَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: عِنْدَكِ ذَرِيْرَةٌ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَدَعَا بِهَا وَوَضَعَهَا عَلٰى بَثْرَةٍ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ رِجْلِهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ مُطْفِءَ الْكَبِيرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيرِ اَطْفِهَا عَنِّي فَطُفِئَتْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7463 – صحيح

✧✧ مریم بن ایاس بن البکیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی ہیں، انہوں نے ایک ام المومنین کے حوالے سے روایت کیا ہے، میرا خیال ہے کہ وہ ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔ (روایت کرتی ہیں کہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، اور ان سے پوچھا: کیا تمہارے پاس ذریرہ (ایک خاص قسم کی خوشبو) ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ منگوائی، اور اپنے پاؤں کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان پھنسی پر رکھی، پھر یوں دعا مانگی"

اَللّٰهُمَّ مُطْفِءَ الْكَبِيرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيرِ اَطْفِهَا عَنِّي فَطُفِئَتْ

"اے اللہ! اے بڑے کو ختم کرنے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے، اس کو مجھ سے ختم کر دے" تو فوراً آرام آ گیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7464 - اَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشُيُوْخُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَبَيَانُهُ فِيمَا اَمَرَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "

حدیث: 7464

الجامع للترمذی' ابواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی الحمية' حديث: 2010'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الفقر - ذكر البيان بان الله جل وعلا إذا احب عبده 'حديث: 670'الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - وقتادة بن النعمان' حديث: 1723'المعجم الكبير للطبراني - باب القاف' من اسمه قتادة - محمود بن لبيد' حديث: 15768

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7464 - صحيح

✧✧ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے یوں بچاتا ہے جیسے تم اپنے کسی بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس حدیث کے شیوخ اور اس کا بیان درج ذیل اس حدیث میں ہے جس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا حکم موجود ہے۔

7465 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَرِضْتُ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَرَضًا شَدِيدًا فَدَعَا لِي عُمَرُ طَبِيبًا فَحَمَانِي حَتَّى كُنْتُ اَمُصُّ النَّوَاةَ مِنْ شِدَّةِ الْحِمْيَةِ وَقَدْ فَسَّرَهُ عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ فِي رِوَايَتِهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7465 - صحيح

✧✧ حضرت زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں شدید بیمار ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طبیب کو بلایا، اس نے مجھے سخت پرہیز بتا دیا حتیٰ کہ اس پرہیز میں، مجھے صرف کھجور کی گٹھلی چوسنے کی اجازت تھی۔

❀❀ مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو بن ابی عمرو نے جو حدیث عاصم بن عمرو بن قتادہ سے روایت کی ہے اس میں اس کی تفسیر بیان کی ہے۔

7465 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَزِلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ الْحَرَشِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَاصِمِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَافُونَ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَفِي حَدِيثِ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ

وَالْاِسْنَادَانِ عِنْدِي صَحِيحَانِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7465 - صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے، حالانکہ بندہ اس کو کھانا چاہتا ہے، جیسا کہ تم اپنے مریض کو اس کی طبیعت کی خرابی کے خوف سے کھانے پینے کی چیزوں سے بچاتے ہو۔

❀❀ حضرت ابوسعید سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔اور عمارہ بن غزیہ کی قتادہ بن نعمان سے مروی حدیث میں بھی

یہی مفہوم ہے۔اور ہمارے نزدیک یہ دونوں اسنادیں میرے نزدیک صحیح ہیں۔

7466 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنَ قَتَادَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لَا اَبْرَحُ حَتّٰى يَحْتَجِمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ فِيْهِ شِفَاءً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7466 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ عاصم بن عمر بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقنع (بن سنان تابعی) کی عیادت کی پھر فرمایا: میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک تو پچھنے نہیں لگوائے گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں شفاء ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7467 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْمَحْبُوبِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اَبِي الْحُرِّ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ مِنْ بَنِي اُمِّ قِرْفَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا حَجَّامٌ يَحْجُمُهُ بِمَحَاجِمَ لَهُ مِنْ قُرُوْنٍ يَشْرِطُ بِشَفْرَةٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ تَدَعُ هٰذَا يَقْطَعُ عَلَيْكَ جِلْدَكَ؟ قَالَ: هٰذَا الْحَجْمُ وَهُوَ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْعَتَكِيُّ، وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7467 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی ام قرفہ میں سے بنی فزارہ کا ایک دیہاتی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، ایک حجام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں پچھنے لگا رہا تھا، وہ چھری کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں نشتر لگا رہا تھا، اس نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ کس قسم کا علاج کروا رہے ہیں؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کو یہ اجازت کیوں دے رکھی ہے کہ یہ آپ کی جلد کاٹ رہا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حجامت ہے، اور تمہارے علاجوں میں، یہ طریقہ علاج سب سے بہتر ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث شعبہ بن حجاج عتکی اور زہیر بن معاویہ جعفی نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا ہے۔

اَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ

شعبہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

7468 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ اَبِي الْحُرِّ، يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحَجْمُ وَاَمَّا حَدِيثُ زُهَيْرٍ

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین طریقہ علاج، حجامت (پچھنے لگوانا) ہے۔

زہیر سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

7469 – فَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ: ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ الْحُرِّ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

✧✧ زہیر نے عبدالملک بن عمیر کے واسطے سے حصین بن حر کے حوالے سے سمرہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان نقل کیا ہے۔

وَقَدْ رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ نُصَيْرٍ الطَّائِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْاَخْرَمُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ نُصَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اَبِي الْحُرِّ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ مِنْ بَنِيْ اُمِّ قِرْفَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا حَجَّامٌ يَحْجُمُهُ بِمَحَاجِمَ لَهُ مِنْ قُرُوْنٍ يَشْرِطُ بِشَفْرَةٍ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ تَدَعُ هٰذَا يَقْطَعُ عَلَيْكَ جِلْدَكَ؟ قَالَ: هٰذَا الْحَجْمُ قَالَ: وَمَا الْحَجْمُ؟ قَالَ: خَيْرُ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی ام قرفہ میں سے بنی فزارہ کا ایک دیہاتی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو ایک حجام اپنے اوزار کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگا رہا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں چھری کے ساتھ نشتر لگا رہا تھا، اس نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ آپ نے اس کو یہ اجازت کیوں دے رکھی ہے؟ یہ آپ کی جلد کو کاٹ رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حجامت ہے۔ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجامت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جو علاج کرواتے ہیں ،ان میں سب سے اچھا طریقہ علاج حجامت (پچھنے لگوانا) ہے۔

7470 – اَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَطَّابٍ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، ثَنَا اَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ نُعْمٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ لِيْ: يَا اَبَا الْحَكَمِ،

حدیث: 7468

مسند الطیالسی - وما اسند عن سمرة بن جندب' حدیث:921' تهذیب الآثار للطبری - ذکر ذلك' حدیث:2472

احْتَجِمْ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا احْتَجَمْتُ قَطُّ . اَخْبَرَنِي اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْحَجْمَ اَفْضَلُ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7470 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوالحکم بجلی عبدالرحمٰن بن ابی نعم فرماتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حجامت کروا رہے تھے، انہوں نے مجھے کہا: اے ابوالحکم! پچھنے لگواؤ گے؟ میں نے کہا: میں نے تو کبھی بھی پچھنے نہیں لگوائے، انہوں نے کہا: ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے ان کو بتایا ہے کہ لوگ جو علاج کراتے ہیں ان میں سب سے اچھا طریقہ علاج ''حجامت'' (پچھنے لگوانا) ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7471 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، اَنْبَاَ اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ الْحَمَّالُ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ شِفَاءٌ فَشَرْطَةُ مُحْجِمٍ اَوْ شَرْبَةُ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٌ تُصِيبُ وَمَا اُحِبُّهُ اِذَا اكْتَوَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7471 – أسيد بن زيد الحمال متروك

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے طریقہ علاج میں اگر کسی میں شفاء ہے تو وہ پچھنے لگانے والے کا نشتر ہے یا شہد پینا ہے یا (آگ سے) داغ لگوانا ہے۔ اور میں خود داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7472 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حدیث: 7471

صحیح البخاری - کتاب الطب' باب الدواء بالعسل - حدیث:5367' صحیح مسلم - کتاب السلام' باب لکل داء دواء واستحباب التداوی - حدیث: 4181' شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الکراھۃ' باب الکی ھل ھو مکروہ ام لا ؟ - حدیث:4721' تھذیب الآثار للطبری - ذکر ذلک' حدیث:2477

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7472 – عباد بن منصور ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جو دوائی لیتے ہو اس میں سب سے اچھی دوا، سعوط (ناک میں دوا ٹپکانا) اور لدود (منہ کے ایک کنارے سے دوا پلانا) اور مشی (جلاب لینا) ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7473 – اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَرَرْتُ بِمَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ اِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ يَا مُحَمَّدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7473 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرا، سب نے یہی کہا: اے محمد! آپ حجامت ضرور کرواتے رہنا۔ (یعنی پچھنے لگواتے رہنا)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7474 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ اَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَحْتَلِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7474 – على شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کی اجازت مانگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ کو حکم دیا کہ وہ عائشہ کو پچھنے لگائیں۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ابوطیبہ، ام المومنین کا رضاعی بھائی تھا یا ان کا (رشتہ دار کوئی) نابالغ لڑکا تھا۔

حدیث: **7473**

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب الحجامة - حديث:3475' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الطب' في الحجامة من قال : لهي خير ما تداوى به - حديث:23176' تهذيب الآثار للطبري - ذكر خبر آخر من اخبار عباد بن منصور ' حديث:2454' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:3216' مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث:574' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عطاء' حديث:11162

۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7475 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ كَانَ لَهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7475 – علی شرط مسلم

✧ ✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ۱۷ تاریخ کو پچھنے لگوائے گا، اس کو ہر بیماری سے شفاء مل جائے گی۔

۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7476 – اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعَةَ عَشَرَ وَيَوْمَ تِسْعَةَ عَشَرَ وَيَوْمَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7476 – صحيح

✧ ✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۱۷، ۱۹ اور ۲۱ تاریخ کو پچھنے لگوانا زیادہ بہتر ہے۔

۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7477 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَا: ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ عَلَى الْاَخْدَعَيْنِ، وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدَى وَعِشْرِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7477 – علی شرط البخاری ومسلم

✧ ✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی پچھلی جانب دائیں بائیں دو رگوں پر پچھنے لگوایا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷، ۱۹ یا ۲۱ تاریخ کو پچھنے لگواتے تھے۔

۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7478 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، وَاَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، فِيْمَا قَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مُوْسٰى عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَيَّاطُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَحْجَمَةُ الَّتِيْ فِيْ وَسَطِ الرَّاْسِ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالنُّعَاسِ وَالْاَضْرَاسِ وَكَانَ يُسَمِّيْهَا مُنْقِذَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7478 – عيسى في الضعفاء لابن حبان وابن عدی

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سر میں پچھنے لگوانا جنون جذام ،نعاس (حواس کی سستی)اور داڑھوں کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔ آپ کو اس مُنقِذہ (نجات دہندہ) کہتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7479 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ الرَّازِيُّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا اَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، ثَنَا غَزَالُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ نَافِعٌ: قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: اَبْغِنِيْ حَجَّامًا لَا يَكُوْنُ غُلَامًا صَغِيْرًا وَلَا شَيْخًا كَبِيْرًا فَاِنَّ الدَّمَ قَدْ تَبَيَّغَ بِيْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْحِجَامَةُ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ فَعَلٰى اسْمِ اللّٰهِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ لَا تَحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا يَوْمَ السَّبْتِ وَلَا يَوْمَ الْاَحَدِ وَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ وَمَا نَزَلَ جُذَامٌ وَّلَا بَرَصٌ اِلَّا فِيْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ

رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ اِلَّا غَزَالَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَاِنَّهُ مَجْهُوْلٌ لَا اَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ . وَقَدْ صَحَّ الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ قَوْلِهِ مِنْ غَيْرِ مُسْنَدٍ وَلَا مُتَّصِلٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7479 – غزال بن محمد مجهول

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: میرے لئے کوئی حجام ڈھونڈ کر لاؤ، جو نہ بہت چھوٹا ہو اور نہ بہت بوڑھا ہو، کیونکہ میرا بلڈ پریشر ہائی ہو رہا ہے، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حجامہ، عقل کو تیز کرتا ہے اور حافظہ مضبوط کرتا ہے، اللہ کے نام پر جمعرات کے دن پچھنے لگواؤ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو پچھنے مت لگواؤ، سوموار اور منگل کو لگواؤ، اور جذام اور برص بدھ کی رات میں پیدا ہوتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ سوائے غزال بن محمد کے، کہ یہ مجہول ہیں اور مجھے اس کی عدالت اور جرح پر کوئی اطلاع نہیں ہے۔ یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اپنے قول سے صحیح ثابت ہے۔ وہ نہ مسند ہے نہ متصل۔

7480 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامِ الدَّسْتُوَائِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: يَا نَافِعُ، اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَلَا تَاْتِنِيْ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ وَلَا غُلَامٍ صَغِيرٍ وَقَالَ: احْتَجِمُوا يَوْمَ السَّبْتِ وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْاَحَدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ وَلَا تَحْتَجِمُوا يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ

وَقَدْ اَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنْ نَافِعٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7480 – عبد الله بن هشام الدستوائى متروك

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: اے نافع! جاؤ، اور کوئی حجام میرے پاس لاؤ، کوئی بہت بوڑھا بھی نہیں لانا اور بہت چھوٹا بچہ بھی نہیں لانا، اور فرمایا: ہفتے کے دن پچھنے لگواؤ، اتوار کے دن لگواؤ، سوموار کے دن اور منگل کے دن بھی لگوا سکتے ہو۔ اور بدھ کے دن پچھنے مت لگواؤ۔

۞۞ اس حدیث کو عطاف بن خالد مخزومی نے حضرت نافع سے مسند بھی کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7481 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ: يَا نَافِعُ تَبَيَّغَ بِي الدَّمُ فَاْتِنِيْ بِحَجَّامٍ لَا يَكُوْنُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا غُلَامًا صَغِيرًا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ اَمْثَلُ وَفِيهَا شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ، وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ فَلْيَحْتَجِمْ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ، وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي صَرَفَ اللّٰهُ عَنْ اَيُّوبَ فِيهِ الْبَلَاءَ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، فَاِنَّهُ الَّذِي ابْتَلَى اللّٰهُ اَيُّوبَ فِيهِ بِالْبَلَاءِ وَمَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ اِلَّا فِي يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ فِي لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ

✧✧ نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: اے نافع۔ مرا بلڈ پریشر بہت ہائی ہو رہا ہے۔ اس لئے کسی حجام کو بلا کر لاؤ، وہ بہت بوڑھا بھی نہ ہو اور بالکل بچہ بھی نہ ہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہار منہ پچھنے لگوانا کم تکلیف دہ ہے، اور اس میں شفاء بھی ہے، برکت بھی ہے۔ یہ عقل کو بڑھاتی ہے اور حافظہ مضبوط کرتی ہے، اس لئے جو اللہ کے نام پر پچھنے لگوانا چاہے، اس کو چاہئے کہ جمعرات کے دن پچھنے لگوائے، اور جمعہ کے دن، ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن پچھنے لگوانے سے گریز کرنا چاہئے، سوموار کو اور منگل کو پچھنے لگواؤ، کیونکہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف دور فرمائی تھی، بدھ کے دن بھی پچھنے لگوانے سے بچو، کیونکہ اس دن حضرت ایوب علیہ السلام بیماری میں مبتلا ہوئے تھے۔ اور جذام اور برص بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو پیدا ہوتا ہے۔

7482 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاسْتَعِينُوا بِالْحِجَامَةِ لَا تَبَيَّغَ دَمُ اَحَدِكُمْ فَيَقْتُلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7482 – صحيح

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی بہت سخت ہو جائے تو حجامت (پچھنے لگوائے) سے مدد لو تا کہ ہائی بلڈ پریشر کہیں تمہیں مار نہ ڈالے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7483 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُرَجَّا بْنِ رَجَاءٍ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يُخِفُّ الظَّهْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7483 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگوانے والا شخص کتنا اچھا ہے، کہ وہ پشت کو ہلکا کرتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7484 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، وَعَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْرَفْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ

حديث: 7483

الجامع للترمذی ' ابواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی الحجامة ' حديث: 2029 ' سنن ابن ماجه - كتاب الطب ' باب الحجامة - حديث: 3476 ' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله ' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس ' حديث: 11684

حديث: 7484

سنن ابی داود - كتاب الديات ' باب فيمن تطبب بغير علم فاعنت - حديث: 3992 ' سنن ابن ماجه - كتاب الطب ' باب من تطبب - حديث: 3464 ' السنن الصغرى - كتاب البيوع ' صفة شبه العمد وعلى من دية الاجنة - حديث: 4773 ' السنن الكبرى للنسائی - كتاب القسامة ' صفة شبه العمد - حديث: 6820 ' سنن الدارقطنی - كتاب الحدود والديات وغيره ' حديث: 2997

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7484 – صحيح

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو خود کو طبیب بنا لے لیکن وہ طب کو جانتا نہ ہو، تو (کسی کے بھی نقصان کا) وہ ذمہ دار ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7485 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَرْقِی فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰی فِی ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اعْرِضُوا عَلَیَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰی مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7485 – صحيح

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرواتے تھے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے دم وغیرہ مجھے سناؤ، اور یاد رکھو جس دم میں کوئی شرک وغیرہ نہ ہو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7486 – اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِیُّ، ثنا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ السُّلَمِیُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِیُّ، ثنا الزُّهْرِیُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِی بَيْتِهَا جَارِيَةً فِی وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: اسْتَرْقُوا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7486 – قد أخرجه البخاری

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے حجرے میں ایک بچی دیکھی، اس کے چہرے پر چھائیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دم کرواؤ، کیونکہ اس کو نظر لگی ہوئی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7487 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنِی الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ الْمَرِيضَ جَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ فَإِنْ كَانَ فِي اَجَلِهِ تَاْخِيرٌ عُوفِيَ مِنْ وَجَعِهِ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَلَمْ يُتَابِعْ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بَيْنَ سَعِيدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ اَحَدٌ اِنَّمَا رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7487 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو اس کے سر کے قریب بیٹھ جاتے تو سات مرتبہ یہ دم کرتے۔

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ

''میں عرش عظیم کے رب، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا مانگتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے''

اگر اس کی موت کا وقت نہ آیا ہوتا تو اس کو اس تکلیف سے فوراً آرام آ جاتا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ سعید اور ابن عباس سے روایت کرنے میں کسی نے بھی عمرو بن حارث کی پیروی نہیں کی۔ تاہم اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ نے منہال کے ذریعے عبداللہ بن الحارث سے اس کو روایت کیا ہے اور انہوں نے ان دونوں کے درمیان سعید بن جبیر کا نام نہیں لیا۔

7488 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ سَبْعًا عُوفِيَ اِنْ لَمْ يَكُنْ حَضَرَ اَجَلُهُ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، وَمَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ النَّهْدِيُّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ

حدیث: 7487

الجامع للترمذی - ' ابواب الطب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب' حدیث: 2060' سنن ابی داود - کتاب الجنائز' باب الدعاء للمریض عند العیادة - حدیث: 2716' صحیح ابن حبان - کتاب الجنائز وما یتعلق بها مقدما او مؤخرا' باب المریض وما یتعلق به - ذکر ما یدعو المرء به لاخیه المسلم إذا کان علیلا ویرجی' حدیث: 3027' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الطب' فی المریض ما یرقی به وما یعوذ به ؟ - حدیث: 23067' السنن الکبری للنسائی - کتاب عمل الیوم واللیلة' موضع مجلس الإنسان من المریض عند الدعاء له - حدیث: 10451' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حدیث: 2079' مسند عبد بن حمید - مسند ابن عباس رضی الله عنه' حدیث: 719' مسند ابی یعلی الموصلی - اول مسند ابن عباس' حدیث: 2373' المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه احمد' حدیث: 35' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - سعید بن جبیر ' حدیث: 12063

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مریض کی عیادت کی اوراس کے پاس سات مرتبہ یہ دعا مانگی

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ سَبْعًا

اگراس کی موت نہ آئی ہوئی ہوگی تو اس کو شفاء مل جائے گی۔

۞۞ اس حدیث کو ابوخالد الدالانی اور میسرہ بن حبیب النہدی نے منہال بن عمرو کے ذریعے سعید بن جبیر کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

اَمَّا حَدِيثُ خَالِدٍ

حضرت خالد کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

7489 - فَاَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِى، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا آدَمُ بْنُ اَبِى اِيَاسٍ، ثنا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِى اَبِى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُودُ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ، اِلَّا عُوفِيَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان جب کسی مریض کی عیادت کے لئے جائے، تو وہ اس کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھ دے۔

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ سَبْعًا

اگراس کی موت نہ آئی ہوئی ہوگی تو اس کو شفاء مل جائے گی۔

وَاَمَّا حَدِيثُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ

میسرہ بن حبیب کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

7490 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ اِلَّا عُوفِيَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مریض کے پاس عیادت

کے لئے جائے، اس کے پاس بیٹھ کر یہ دعا مانگے۔

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ سَبْعًا

اگر موت نہ آئی ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کو شفاء مل جائے گی۔

7491 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ، وَاَبُوْ زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7491 – صحيح

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''آگ سے داغ لگوانے'' سے منع فرمایا۔ ہم نے پھر بھی آگ سے داغ لگوا کر علاج کروایا تو ہم نے نہ فلاح پائی، نہ ہم کامیاب ہوئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7492 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ السَّوَّاقُ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَصَابَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مَرَضٌ شَدِيدٌ فَوُصِفَ لَهُ الْكَيُّ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ اَتَوْهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ – اَوْ فِي الرَّابِعَةِ –: اِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوهُ رَضْفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7492 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک انصاری شخص کو بہت سخت مرض لاحق ہوئی، اس کے لئے کسی نے ''کی (آگ سے داغ لگوانے کا علاج)'' تجویز کیا، وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آگئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا، وہ لوگ دوبارہ آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ پھیر لیا، جب وہ لوگ تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کو چھوڑ دو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7493 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَبْحَابِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَمْ تُسَلِّمْ عَلَيَّ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنِّي اَثَرُ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)7493 - على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ملائکہ نے اس وقت تک مجھ پر سلام نہیں کیا جب تک مجھ سے دوزخ کا اثر ختم نہیں ہوگیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7494 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَ يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَبَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)7494 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب ایک طبیب بھیجا، اس نے آپ کی ایک رگ کاٹ دی پھر اس پر آگ سے داغ لگایا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7495 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ وَبِهِ الشَّوْكَةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: بِئْسَ الْمَيِّتُ هٰذَا، الْيَهُوْدُ يَقُوْلُوْنَ لَوْلَا دَفَعَ عَنْهُ وَلَا اَمْلِكُ لَهُ وَلَا اَمْلِكُ لِنَفْسِى شَيْئًا وَلَا يَلُومَنَّ فِى اَبِىْ اُمَامَةَ فَاَمَرَ بِهٖ فَكُوِىَ فَمَاتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِذَا كَانَ اَبُوْ اُمَامَةَ عِنْدَهُمَا مِنَ الصَّحَابَةِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)7495 - على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن زرارہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، ان کو کانٹا لگا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس پہنچے تو فرمایا: یہ کتنی بری میت ہے۔ یہودی کہتے ہیں: اس سے بیماری دور کیوں نہیں ہوئی؟ بات یہ ہے کہ میں اس کی شفاء کا مالک نہیں ہو، بلکہ میں تو اپنی ذات پر ملکیت نہیں رکھتا ہوں۔ اور ابوامامہ کے بارے میں کوئی شخص مجھے ملامت نہ کرے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ''کی (یعنی آگ سے داغ لگانے کا) حکم دیا۔ لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ جب کہ شیخین کے نزدیک ابوامامہ صحابہ میں سے ہیں۔

7496 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنَّا بِهِ شَبِيْهٌ يُحَدِّثُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ اَخَذَهُ وَجَعٌ وَّتُسَمِّيهِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الذَّبْحَ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَيِّتُ سُوْءٍ لِيَهُوْدُ لَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَلَا اَمْلِكُ لَهُ وَلَا شَيْئًا لِنَفْسِي

وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7496 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ محمد بن عبدالرحمٰن بن زرارہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سعد بن زرارہ کو تکلیف شروع ہوگئی، اہل مدینہ اس درد کو "ذبح" کہتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو داغ لگوایا، لیکن وہ فوت ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کتنی بری میت ہے۔ یہودی ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ ہم اپنے ساتھی کی بیماری دور نہیں کر سکے، حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ ہم اس کی شفاء کے مالک نہیں ہیں بلکہ ہم تو خود اپنی ذات کے مالک نہیں ہیں۔ (بے شک اگر اللہ نہ چاہے تو کوئی کسی کے نفع نقصان کا مالک نہیں ہوسکتا۔)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7497 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا وُهَيْبٌ، ثَنَا اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِيْذُوا بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْعَيْنِ فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْعَيْنُ حَقٌّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7497 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر بد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو، کیونکہ نظر برحق ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ جبکہ ان دونوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ "نظر برحق ہے"۔

7498 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دُرَيْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ

حدیث: 7497

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب العين - حديث:3506' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6053

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَيْنُ حَقٌّ تَسْتَنْزِلُ الْحَالِقَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7498 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر برحق ہے۔ یہ بہت تیز اثر کرتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7499 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ، ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ وَاَخِيْهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِذِكْرِ الْبَرَكَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7499 – صحيح

✧✧ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے آپ میں، یا اپنے بھائی میں کوئی اچھی چیز دیکھے تو اس کو چاہئے کہ برکت کی دعا مانگے، کیونکہ نظر برحق ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو برکت کے ذکر کے ساتھ نقل نہیں کیا۔

7500 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو النَّضْرُ الْجُرَشِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ بْنِ مَلِيْحٍ، ثَنَا اَبِيْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ هِنْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ: خَرَجَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَمَعَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ يُرِيْدَانِ الْغُسْلَ فَانْتَهَيَا اِلٰى غَدِيْرٍ فَخَرَجَ سَهْلٌ يُرِيْدُ الْخَمَرَ – قَالَ وَكِيْعٌ: يَعْنِيْ بِهِ السِّتْرَ – حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنَّهُ قَدْ نَزَعَ جُبَّةً عَلَيْهِ مِنْ صُوْفٍ فَوَضَعَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَاءَ قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاَصَبْتُهُ بِعَيْنِيْ فَسَمِعْتُ لَهُ قَرْقَفَةً فِي الْمَاءِ فَاَتَيْتُهُ فَنَادَيْتُهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُجِبْنِيْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَجَاءَ يَمْشِيْ فَخَاضَ الْمَاءَ حَتّٰى كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ فَضَرَبَ صَدْرَهُ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا فَقَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ اَوْ مَالِهِ اَوْ اَخِيْهِ مَا يُحِبُّ فَلْيُبَرِّكْ فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7500 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ

نہانے کے لئے باہر گئے، یہ دونوں ایک حوض پر پہنچے، حضرت سہل نے پردہ کر کے اپنے اوپر سے اون کا جبہ اتار کر قریب رکھ دیا اور پانی میں گھس گئے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے ان کو دیکھا، ان کو میری نظر لگ گئی، میں نے پانی میں اس کی کپکپی کی آواز سنی، میں اس کے پاس آیا، تین مرتبہ اس کو آواز دی لیکن اس نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، میں بھاگتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور آپ ﷺ کو واقعہ سنایا، حضور ﷺ فوراً میرے ساتھ چلتے ہوئے وہاں تشریف لائے، آپ ﷺ نے پانی میں غوطہ لگایا، میں آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا، (آپ ﷺ نے اس کو باہر نکالا) اس کے سینے کو ملا اور یہ دعا مانگی

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

''اے اللہ اس سے اس کی گرمی اور سردی اور اس کے درد کو دور فرما دے۔ یہ دعا مانگتے ہی وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے آپ میں یا اپنے مال میں یا اپنے بھائی میں کوئی بھی پسندیدہ چیز دیکھے اس کو چاہئے کہ فوراً برکت کی دعا مانگے، کیونکہ نظر برحق ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7501 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهُ وَمَنْ عَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7501 – صحيح

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تمیمہ (بتوں کی چھوٹی چھوٹی مورتیاں، جو زمانہ جاہلیت کے اپنی حفاظت کے لئے پہنتے تھے) لٹکایا، اللہ تعالیٰ اس (کے مقصد) کو پورا نہ کرے۔ اور جس نے ''گھونگا'' (ایک قسم کے دریائی کیڑے کو خول جو ہڈی کی مانند سیپی یا سنکھ کی قسم سے ہے) لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کو نہ چھوڑے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7502 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَنْبَاَ اَبُو عَامِرٍ

حديث: 7501

صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة كتاب الطب - ذكر الزجر عن تعليق التمائم التي فيها الشرك بالله جل وعلا حديث: 6178 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الكراهة باب الكي هل هو مكروه ام لا ؟ - حديث: 4751 مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 17095 مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عقبة بن عامر الجهني حديث: 1718 مسند الروياني - مشرح بن هاعان عن عقبة حديث: 217 مسند الشاميين للطبراني - ما انتهى إلينا من مسند إبراهيم بن ابي عبلة ما روى ابن ثوبان عن الشاميين - ابن ثوبان , عن ابي سعيد حديث: 229

صَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عَضُدِي حَلْقَةٌ صُفْرٌ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: مِنَ الْوَاهِنَةِ. فَقَالَ: انْبِذْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7502g – صحيح

✦✦ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت میرے بازو پر زرد رنگ کا ایک دھاگہ بندھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ میں نے کمزوری کی وجہ سے باندھا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پھینک دو۔ (یہ کیونکہ زمانہ جاہلیت کی رسموں کے مطابق باندھا گیا تھا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتروادیا)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7503 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ اَخِيهِ عِيْسَى، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيمٍ، وَبِهِ جَمْرٌ فَقُلْتُ: اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا. فَقَالَ: الْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7503 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ ابن ابی لیلیٰ کے بھائی عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابومعبد جہنی کے پاس گیا، ان کا نام عبداللہ بن حکیم ہے۔ ان کے پاس انگارے رکھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: کوئی چیز لٹکا کیوں نہیں لیتے؟ انہوں نے کہا: اس سے موت زیادہ قریب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جس نے کوئی چیز لٹکائی، وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ (یہ اس صورت میں ہے کہ لٹکائی جانے والی چیز خلاف شرع ہو اور اسی کو موثر حقیقی سمجھ لیا جائے)

7504 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ اُمِّ نَاجِيَةَ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ اَعُوذُهَا مِنْ جَمْرَةٍ ظَهَرَتْ بِوَجْهِهَا وَهِيَ مُعَلَّقَةٌ بِحِرْزٍ فَاِنِّي لَجَالِسَةٌ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَلَمَّا نَظَرَ اِلَى الْحِرْزِ اَتٰى جِذْعًا مُعَارِضًا فِي الْبَيْتِ فَوَضَعَ عَلَيْهِ رِدَاءَهُ، ثُمَّ حَصَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَاَتَاهَا فَاَخَذَ بِالْحِرْزِ فَجَذَبَهَا حَتّٰى كَادَ وَجْهُهَا اَنْ يَقَعَ فِي الْاَرْضِ فَانْقَطَعَ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ: لَقَدْ اَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللّٰهِ اَغْنِيَاءَ عَنِ الشِّرْكِ، ثُمَّ خَرَجَ فَرَمٰى بِهَا خَلْفَ الْجِدَارِ ثُمَّ قَالَ: يَا زَيْنَبُ اَعِنْدِي تُعَلِّقِينَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نَهٰى عَنِ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمِ وَالتَّوْلِيَةِ فَقَالَتْ اُمُّ نَاجِيَةَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَّا الرُّقٰى وَالتَّمَائِمُ فَقَدْ عَرَفْنَا فَمَا التَّوْلِيَةُ؟ قَالَ: التَّوْلِيَةُ مَا يُهَيِّجُ النِّسَاءَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7504 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ام ناجیہ فرماتی ہیں: میں عبداللہ کی بیوی حضرت زینب کے پاس گئی، ان کے چہرے پر حمرہ تھا(یہ ایک وبائی بیماری ہے، جس کی وجہ سے بخار آتا ہے اور بدن پر سرخ رنگ کے دانے پڑ جاتے ہیں، یعنی خسرہ)، میں اس کی عیادت کرنے گئی تھی۔ انہوں نے تمیمہ باندھا ہوا تھا، میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی کہ عبداللہ بھی وہاں پر آ گئے، گھر میں کھجور کا ایک تنا رکھا ہوا تھا، جب انہوں نے تمیمہ دیکھا تو اس کے پاس آئے، اس کے اوپر اپنی چادر ڈال دی۔ پھر اپنی آستینیں اوپر چڑھا کر اس کے پاس آئے، پھر انہوں نے اس تمیمہ کو پکڑ کر اس طرح کھینچا کہ زینب کا چہرہ زمین کے ساتھ جا لگے گا، پھر وہ تمیمہ ٹوٹ گیا، اور حضرت عبداللہ گھر سے نکل گئے۔ اور فرمایا: عبداللہ کی آل کو شرک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر وہ باہر گئے اور اس کو دیوار کے پیچھے پھینک دیا۔ اور فرمایا اے زینب تم میرے پاس ہو کر تمیمہ پہنتی ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (شرکیہ) دم سے تمیمات سے اور تولیہ سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ ام ناجیہ نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن دم اور تمیمات کو تو ہم جانتے ہیں، یہ تولیہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا تولیہ اس چیز کو کہتے ہیں جو عورتوں کو ازدواجی فساد پر برانگیختہ کرتا ہے۔ (یہ اس دم کی بات ہے جو زمانہ جاہلیت کی رسومات پر اور شرک پر مشتمل ہوتے تھے)

7505 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ الْاَسَدِيِّ، قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى امْرَاَةٍ فَرَاٰى عَلَيْهَا حِرْزًا مِنَ الْحُمْرَةِ فَقَطَعَهُ قَطْعًا عَنِيفًا ثُمَّ قَالَ: اِنَّ آلَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشِّرْكِ اَغْنِيَاءُ وَقَالَ: كَانَ مِمَّا حَفِظْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ مِنَ الشِّرْكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7505 – صحيح

✧✧ قیس بن سکن اسدی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک خاتون کے پاس گئے، اس نے خسرہ کی وجہ سے تمیمہ پہنا ہوا تھا، آپ نے اس کو بہت سختی کے ساتھ توڑ دیا پھر فرمایا: بے شک عبداللہ کی اولاد شرک سے بے نیاز ہیں۔ اور فرمایا: ہم نے جو باتیں رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہوئی ہیں ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ ''(شرکیہ دم)، تمیمات اور تولیہ (ایسا عمل کرنا جس سے عورت اپنے شوہر کے خلاف بھڑک اٹھے)، شرک میں سے ہے''۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7506 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ اَبِيْ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَيْسَتِ التَّمِيمَةُ مَا تَعَلَّقَ بِهِ بَعْدَ الْبَلَاءِ اِنَّمَا التَّمِيمَةُ مَا تَعَلَّقَ بِهِ قَبْلَ الْبَلَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7506 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تمیم وہ نہیں ہے جو بیماری کے بعد لٹکایا جائے بلکہ تعویذ وہ ہے جو بیماری سے پہلے لٹکایا جائے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7507 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَيْسَتِ التَّمِيْمَةُ مَا تَعَلَّقَ بِهِ بَعْدَ الْبَلَاءِ، اِنَّمَا التَّمِيْمَةُ مَا تَعَلَّقَ بِهِ قَبْلَ الْبَلَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَعَلَّ مُتَوَهِّمًا يَتَوَهَّمُ اَنَّهَا مِنَ الْمَوْقُوْفَاتِ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ التَّمَائِمَ فِيْ اَخْبَارٍ كَثِيْرَةٍ فَاِذَا فَسَّرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا التَّمِيْمَةَ فَاِنَّهُ حَدِيْثٌ مُسْنَدٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7507 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تمیم وہ نہیں ہے جو بیماری کے بعد لٹکایا جاتا ہے بلکہ تمیم وہ ہے جو بیماری سے پہلے لٹکایا جاتا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور شاید کہ کسی کے دل میں یہ وہم پیدا ہو کہ یہ روایات تو عائشہ رضی اللہ عنہا تک موقوف ہیں۔تو اس کو یہ وہم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری احادیث میں تمیمات کا تذکرہ کیا ہے۔اور جب ام المومنین نے تمیمہ کی تفسیر بیان کر دی تو وہ حدیث بھی مسند ہی ہوگی۔

7508 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ اَنَّ اُمَّهُ، حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَخِيْهِ مَخْرَمَةَ، وَكَانَتْ تُدَاوِيْ مِنْ قَرْحَةٍ تَكُوْنُ بِالصِّبْيَانِ، فَلَمَّا دَاوَتْهُ عَائِشَةُ وَفَرَغَتْ مِنْهُ رَاَتْ فِيْ رِجْلَيْهِ خَلْخَالَيْنِ جَدِيْدَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَظَنَنْتُمْ اَنَّ هٰذَيْنِ الْخَلْخَالَيْنِ يَدْفَعَانِ عَنْهُ شَيْئًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَوْ رَاَيْتُهَا مَا تَدَاوٰى عِنْدِيْ وَمَا مَسَّ عِنْدِيْ لَعَمْرِيْ لَخَلْخَالَانِ مِنْ فِضَّةٍ اَطْهَرُ مِنْ هٰذَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7508 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت بکیر کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی مخرمہ کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا،

ام المومنین بچوں کے پھوڑوں کا علاج کیا کرتی تھیں۔ جب ام المومنین نے اس کو دوا دی، اور اس سے فارغ ہو گئیں تو اس بچے کے پاؤں میں لوہے کی دو پازیبیں دیکھیں، ام المومنین نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ پازیبیں اس کی اس بیماری کو دور کر دیں گی؟ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھ دی ہے۔ اگر میں پہلے اس کو دیکھ لیتی تو نہ میرے پاس آتا اور نہ میں اس کو دوا دیتی۔ مجھے قسم ہے، چاندی کی پازیبیں ان لوہے کی پازیبوں سے بہتر ہوتی ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7509 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيْقٍ، قَالَ: اشْتَكَى رَجُلٌ بَطْنَهُ مِنَ الصَّفَرِ فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7509 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت شقیق فرماتے ہیں: ایک آدمی کو صفراء کی وجہ سے پیٹ کی بیماری لاحق ہو گئی۔ اس کے لئے شراب تجویز کی گئی۔ اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حرام چیز میں تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی۔

7510 – وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ، اَنَّ عَبْدَ رَبِّهِ بْنَ سَعِيْدٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا، يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، اِذَا دَعَا طَبِيْبًا يُعَالِجُ بَعْضَ اَصْحَابِهِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يُدَاوِيَ بِشَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7510 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی طبیب کو اپنے کسی ساتھی کے لئے علاج کے لئے بلاتے تو اس پر یہ پابندی لگاتے کہ کسی حرام چیز کے ساتھ علاج نہیں کرنا۔

7511 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حِصْنٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ بِهَا طَيْفًا مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَبَرَاكِ وَاِنْ شِئْتِ فَلَا حِسَابَ وَلَا عَذَابَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَدَعْنِيْ اِذًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7511 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی اور بتایا کہ اس کو شیطانی خیالات بہت آتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں، تم ٹھیک ہو جاؤ گی، اور اگر چاہو (اس

کو اسی طرح رہنے دو،) تم سے نہ حساب لیا جائے گا اور نہ تمہیں عذاب ہوگا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ٹھیک ہے، اس کو رہنے دیجئے۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7512 - حَدَّثَنِي طَاهِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيُّ، ثنا خَالِي الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يَلْتَمِسَانِ الشِّفَاءَ لِأَبٍ لَهُمَا حُبِسَ بَوْلُهُ فَدَلَّهُ الْقَوْمُ عَلَى فَضَالَةَ فَجَاءَ الرَّجُلَانِ وَمَعَهُمَا فَضَالَةُ فَذُكِرَ الَّذِي يَأْتِيهِمَا فَقَالَ فَضَالَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَى أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ: رَبَّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا يَا رَبَّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأَ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7512 - صحيح

حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں: اہل عراق سے دو آدمی اپنے والد کے لئے شفاء تلاش کرتے ہوئے آئے، اس کا پیشاب رک گیا تھا، کسی شخص نے ان کو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کا بتایا دیا۔ وہ دونوں آدمی حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی بھی قسم کی بیماری ہو یا اس کا کوئی بھائی بیمار ہو اس کو چاہئے کہ یوں دعا مانگے۔

رَبَّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا يَا رَبَّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأَ

''اے میرے رب، وہ جو آسمانوں میں ہے، تیرا نام پاکیزہ ہے، تیرا حکم زمین اور آسمان میں چلتا ہے، جیسا کہ تیری رحمت آسمانوں اور زمینوں میں ہے، ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں معاف فرما، اے طیبین کے رب، اس درد پر اپنی شفاء میں سے شفاء نازل فرما، اور اپنی رحمتوں میں سے رحمت نازل فرما''

وہ شخص ٹھیک ہو جائے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7513 - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، ثنا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمَ الْعَدَوِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنِ الرَّجُلَيْنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ جَاءَ فِي رَكْبٍ عَشَرَةٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَبَايَعَ تِسْعَةً وَاَمْسَكَ عَنْ بَيْعَةِ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالُوْا: مَا شَانُ هٰذَا الرَّجُلِ لَا تُبَايِعُهُ؟ فَقَالَ: إِنَّ فِي عَضُدِهِ تَمِيمَةً فَقَطَعَ الرَّجُلُ التَّمِيمَةَ، فَبَايَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ اَشْرَكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7513 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ دس آدمیوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ۹ کی بیعت لے لی اور ایک کو روک دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اس آدمی کو کیا ہوا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کی بیعت کیوں نہیں لے رہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ اس کے بازو پر تمیمہ باندھا ہوا ہے۔ اس شخص نے وہ تمیمہ کاٹ کر اتار دیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیعت لی، پھر فرمایا: جس نے تمیمہ باندھا، اس نے شرک کیا۔ (لہٰذا کسی عیسائی، اور غیر مسلم سے کبھی بھی تعویز نہیں لینا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں دے گا بلکہ اس کا دیا ہوا تعویذ تمیمہ ہی ہوگا جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے)

7514 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي فَقَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَإِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ قَالَ: فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ عَنِّي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7514 – صحيح

✧✧ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان میری نماز اور قراءت میں مجھے تنگ کرتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شیطان ہے، اس کو "خنزب" کہا جاتا ہے، جب تم اس کو محسوس کرو، تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر اپنے بائیں جانب تھوک دیا کرو۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے اس حکم پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف ختم فرمادی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 7514

صحيح مسلم - كتاب السلام' باب التعوذ من شيطان الوسوسة فی الصلاة - حديث:4178' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الصلاة' باب الاستعاذة فی الصلاة - حديث:2490' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطب' فی الرجل يفزع من الشیء - حديث:23094' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله عليه السلام فی' حديث: 323' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عثمان بن ابی العاص عن النبی صلى الله عليه وسلم - حديث:17593' مسند عبد بن حميد - عثمان بن ابی العاص' حديث: 382' المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه عمر' ما اسند عثمان بن ابی العاص - يزيد بن عبد الله بن الشخير ' حديث:8241

7515 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا أَبُو مَطَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ، ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، قَالَ: "إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هَذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذَلِكَ وِتْرًا" قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذَلِكَ.

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7515 - صحيح

✦✦ حضرت ثاب البنانی فرماتے ہیں: جب تمہیں درد ہوتو درد کے مقام پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا مانگو

قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هَذَا

''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میں جو یہ درد محسوس کر رہا ہوں، اس سے اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ دعا مانگ کر ہاتھ اٹھا لے، پھر دوبارہ ہاتھ رکھ کر یہی عمل دہرائے، طاق عدد میں یہ عمل کرے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7516 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَصَابَهَا مَرَضٌ وَأَنَّ بَعْضَ بَنِي أَخِيهَا ذَكَرُوا شَكْوَاهَا لِرَجُلٍ مِنَ الزُّطِّ يَتَطَبَّبُ وَأَنَّهُ قَالَ لَهُمْ: إِنَّهُمْ لَيَذْكُرُونَ امْرَأَةً مَسْحُورَةً سَحَرَتْهَا جَارِيَةٌ فِي حِجْرِهَا صَبِيٌّ، فِي حِجْرِ الْجَارِيَةِ الْآنَ صَبِيٌّ قَدْ بَالَ فِي حِجْرِهَا فَقَالَ: إِيتُونِي بِهَا. فَأُتِيَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَحَرْتِينِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أُعْتَقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ أَعْتَقَتْهَا عَنْ دُبُرٍ مِنْهَا فَقَالَتْ: إِنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ أَنْ لَا تُعْتَقِينَ أَبَدًا انْظُرُوا شَرَّ الْبُيُوتِ مَلَكَةً فَبِيعُوهَا مِنْهُمْ ثُمَّ اشْتَرُوا بِثَمَنِهَا رَقَبَةً فَأَعْتِقُوهَا

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ آخِرُ كِتَابِ الطِّبِّ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7516 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

حدیث: 7516

مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف مالك والشافعي رضي الله عنهما' حديث: 1032' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 23599' سنن الدارقطني - كتاب المكاتب' حديث: 3738' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب المدبر' باب بيع المدبر - حديث: 16100' الادب المفرد للبخاري - باب بيع الخادم من الاعراب' حديث: 163

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ ان کو کوئی بیماری لاحق ہوئی، اوران کے بھتیجے نے ان کی بیماری کا ذکر جاٹ قوم کے ایک طبیب سے کیا، اس طبیب نے ان سے کہا: تم لوگ جس عورت کا ذکر کررہے ہو، وہ توسحرزدہ ہے، اس پرایک عورت نے جادوکررکھا ہے اوراس جادوکرنے والی عورت کی نشانی یہ ہے کہ اس کی گود میں ایک دودھ پیتا بچہ ہے، ابھی اس وقت وہ بچہ اس عورت کی گود میں ہے اور بچے نے اس کی گود میں پیشاب کردیا ہوا ہے، اس شخص نے کہا: اس خاتون کو میرے پاس لے کرآؤ، اس عورت کو ان کے پاس لایا گیا، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا تونے مجھ پر جادوکیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ ام المومنین نے پوچھا: کیوں کیا؟ اس نے کہا: میں آزادہونا چاہتی ہوں، حالانکہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کہہ دیا ہوا تھا کہ میری وفات کے بعد تم آزاد ہو، ام المومنین نے کہا: اللہ کی طرف سے اب مجھ پر لازم ہے کہ تم کبھی بھی آزاد نہ ہو، سب سے ظالم گھرانے میں اس کو بیچ دواوراس کے بدلے میں جورقم ملے، اس سے ایک لونڈی خرید کراُس کوآزادکردو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الْاَضَاحِيّ

قربانی کے متعلق روایات

7517 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْقُرَشِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنِي خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ) (الفجر: 1) عَشْرُ الْاُضْحِيَّةِ وَالْوِتْرُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّفْعُ يَوْمُ النَّحْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7517 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوِتْرِ

کے بارے میں فرمایا: اس میں دس راتوں سے مراد ذی الحج کی پہلی دس راتیں ہیں اور ''وتر'' سے مراد عرفہ کا دن ہے اور ''شفع'' سے مراد قربانی کا دن ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7518 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ وَبَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرِ بْنِ دِرْهَمٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُوْلُ: قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَاَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَاَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ ظُفْرِهِ وَلَا مِنْ شَعْرِهِ حَتّٰى يُضَحِّيَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

حديث: 7517

السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' إشعار الهدى - يوم الحج الاكبر' حديث:3973' مسند احمد بن حنبل - مسند جابر بن عبد الله رضى الله عنه - حديث:14249' شعب الإيمان للبيهقي - تخصيص ايام العشر من ذى الحجة بالاجتهاد بالعمل فيهن قال الله' حديث:3577

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7518 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے'' جب عیدالاضحیٰ کا چاند طلوع ہو جائے، تو جو شخص قربانی کرنے کی نیت رکھتا ہو، اس کو چاہئے کہ قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

😊😊 یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7519 – اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ ، بِهَمْدَانَ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِذَا دَخَلَ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا تَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِكَ وَلَا مِنْ اَظْفَارِكَ حَتّٰى تُذْبَحَ اُضْحِيَّتَكَ

هٰذَا شَاهِدٌ صَحِيحٌ لِحَدِيثِ مَالِكٍ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7519 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہو جائے تو قربانی کرنے سے پہلے اپنے بال یا ناخن نہ کاٹو۔

😊😊 یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن حضرت مالک کی حدیث کی شاہد ہے۔

7520 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَجْلَانَ عَنْ اَخْذِ الشَّعْرِ فِي الْاَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، مَرَّ بِامْرَاَةٍ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِ ابْنِهَا فِي اَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالَ: لَوْ اَخَّرْتِيهِ اِلَى يَوْمِ النَّحْرِ كَانَ اَحْسَنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7520 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں محمد بن عجلان سے ذی الحج کے عشرے میں بال کاٹنے کے بارے میں مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ ایک عورت کے پاس سے گزرے، وہ عورت ذی الحج کے پہلے عشرے میں اپنے بیٹے کے بال کٹوا رہی تھی، آپ نے اس کو کہا: اگر تم دس ذی الحج تک یہ کام ملتوی کر دو تو بہت اچھی بات ہے۔

7521 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَدَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْعَتِيكِ فَحَدَّثَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَنَّ يَحْيَى

حدیث: 7519

صحيح مسلم - كتاب الاضاحی' باب نهی من دخل عليه عشر ذی الحجة وهو مريد التضحية - حديث: 3747' صحيح ابن حبان ' كتاب الاضحية - ذكر خبر ثان يصرح بالشرط الذی تقدم ذكرنا له' حديث: 6002' سنن الدارمی - من كتاب الاضاحی' باب ما يستدل من حديث النبی صلى الله عليه وسلم ان - حديث: 1930' السنن الصغرى - ' كتاب الضحايا - حديث: 4312' سنن ابن ماجه - كتاب الاضاحی' باب من اراد ان يضحی - حديث: 3147

بْنَ يَعْمَرَ يَقُوْلُ: مَنِ اشْتَرَى اُضْحِيَّةَ فِي الْعَشْرِ فَلَا يَاْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَاَظْفَارِهِ قَالَ سَعِيدٌ: نَعَمْ فَقُلْتُ: عَنْ مَنْ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7521 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ شعبہ بیان کرتے ہیں کہ قتادہ نے انہیں بتایا ہے کہ عتیک سے ایک آدمی آیا اور اس نے سعید بن میتب کو بتایا کہ حضرت یحییٰ بن یعمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ذی الحج میں قربانی خریدے، وہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔ سعید نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: اے ابو محمد! تم یہ بات کس کے حوالے سے بیان کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے حوالے سے۔

7522 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْظَمُ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ وَقُدِمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ بِهَا فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا – قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَسَاَلْتُ مَنْ يَلِيْهِ فَقَالَ – قَالَ: مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7522 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن قرط فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے مقرب ترین دن قربانی کا دن ہے، اس کے بعد "قربانی سے اگلا دن" ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانچ یا چھ اونٹ آئے، وہ ایک دوسرے کے اوپر گر رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اس کو ذبح کریں۔ جب وہ ذبح ہو گئے اور ان کے جسموں کی حرکت ختم ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستگی کے ساتھ کوئی بات بولی، جس کو میں سمجھ نہیں سکا، میں نے ساتھ والے آدمی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ "اب جو چاہے ان کا گوشت کاٹ لے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7523 – حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارِى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا

حدیث: 7522

سنن ابی داود - كتاب المناسك' باب فی الهدی إذا عطب قبل ان يبلغ - حديث: 1515' صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك جماع ابواب ذكر افعال اختلف الناس فی إباحته للمحرم - باب فضل يوم النحر' حديث: 2674' صحيح ابن حبان' باب العيدين - ذكر البيان بان من افضل الايام يوم النحر' حديث: 2858' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - عبد الله بن قرط حديث: 2125' السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناسك' إشعار الهدی - فضل يوم النحر' حديث: 3970' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلی الله عليه' حديث: 1127

اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَدِينِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ الْمُثَنَّى سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تُقُرِّبَ اِلَى اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ النَّحْرِ بِشَيْءٍ هُوَ اَحَبُّ اِلَى اللَّهُ تَعَالَى مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاَنَّهَا لَتَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاَنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهُ تَعَالَى بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ فَيَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7523 – سليمان واه

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قربانی کے دن خون بہانے سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کا باعث ہو، قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے کھروں، بالوں اور سینگوں سمیت آئے گا، جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اس کی قربانی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول کر لی جاتی ہے۔ اس لئے خوشدلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7524 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَا فَاطِمَةُ قُوْمِي اِلَى اُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيهَا فَاِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِيهِ وَقُوْلِي: اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ " قَالَ عِمْرَانُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، هٰذَا لَكَ وَلِاَهْلِ بَيْتِكَ خَاصَّةً فَاَهْلُ ذَاكَ اَنْتُمْ اَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً؟ قَالَ: لَا بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الَّذِي

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7524 – بل أبو حمزة ضعيف جدا

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اپنی قربانی (کے جانور)

حدیث: 7524

المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه ابراهيم - حديث:2559' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - سعيد بن جبير ' حديث:15412' السنن الكبرى للبيهقي - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب الهدى - باب ما يستحب من ذبح صاحب النسيكة نسيكته بيده' حديث:9607' السنن الصغير للبيهقي - بقية كتاب المناسك' باب الضحايا - حديث: 1404' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصيد' ذبائح اهل الكتاب - حديث: 5861' مسند الروياني - سعيد بن جبير ' حديث:138' شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' باب في القرابين والامانة - حديث:7070

کے پاس کھڑی ہو جاؤ اور اس کو قربان ہوتے ہوئے دیکھو، کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی تیری زندگی کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ اور قربانی کے وقت یہ دعا مانگو

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

''تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں'' (ترجمہ کنزالایمان)

عمران کہتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ عمل صرف آپ کے خاندان کے لئے خاص ہے یا عام مسلمانوں کو بھی اس کی اجازت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان کو اس کی اجازت ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7525 – حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: قُومِي إِلَى أُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيهَا فَإِنَّ لَكِ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا يُغْفَرُ لَكِ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِكِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَذَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ خَاصَّةً أَوْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً؟ قَالَ: بَلْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7525 – عطية واه

✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اٹھو، اپنا جانور قربان ہوتے ہوئے دیکھو، کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے تیرے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف ہمارے گھرانے کے لئے ہے یا باقی تمام مسلمانوں کے لئے بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حکم تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔

7526 – أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ الْأَنْطَاكِيُّ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحُنَيْنِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جِبْرِيلُ كَيْفَ رَأَيْتَ عِيدَنَا؟ فَقَالَ: لَقَدْ تَبَاهَى بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ . اعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ أَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّأْنِ خَيْرٌ مِنَ السَّيِّدِ مِنَ الْمَعْزِ، وَأَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّأْنِ خَيْرٌ مِنَ السَّيِّدِ مِنَ الْبَقَرِ، وَأَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّأْنِ خَيْرٌ مِنَ السَّيِّدِ مِنَ الْإِبِلِ، وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ ذِبْحًا خَيْرًا مِنْهُ فَدَى بِهِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7526 – إسحاق هالك

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے جبریل تم نے ہماری عید کیسی دیکھی؟ جبریل امین علیہ السلام نے بتایا کہ آسمان والے اس پر خوشی منا رہے ہیں، اے محمد! جان لیجئے، دنبہ چھوٹا بھی ہو، وہ بڑے بکرے سے بہتر ہے۔ دنبہ چھوٹا بھی ہو، وہ بڑے بکرے سے بہتر ہے۔ دنبہ چھوٹا بھی ہو، وہ بڑے بکرے سے بہتر ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے بہتر کوئی قربانی ہوتی تو ابراہیم علیہ السلام کو فدیے کے طور پر وہی دی جاتی۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7527 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: إِنَّا نَكْرَهُ النَّقْصَ فِي الْقُرُونِ وَالْأُذُنِ. فَقَالَ لَهُ الْبَرَاءُ: اكْرَهْ لِنَفْسِكَ مَا شِئْتَ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى النَّاسِ. قَالَ الْبَرَاءُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْبَعٌ لَا يَجْزِي فِي الضَّحَايَا: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَكْسُورَةُ بَعْضُ قَوَائِمِهَا بَيِّنٌ كَسْرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي"

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے ان سے کہا: ہم ایسے جانور کو پسند نہیں کرتے جس کے سینگوں یا کانوں میں کوئی نقص ہو، حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم اپنے لئے جو چاہو ناپسند کرو لیکن اس کو لوگوں پر حرام مت کرو، حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار جانور ایسے ہیں جن کی قربانی جائز نہیں ہے۔

○ اندھا، جس کا اندھا پن بہت واضح ہو۔

○ جس کی کوئی ٹانگ ٹوٹی ہو اور واضح نظر آئے۔

حدیث: 7527

الجامع للترمذي "أبواب الأضاحي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم" - باب ما لا يجوز من الأضاحي "حديث: 1456" سنن أبي داود - كتاب الضحايا "باب ما يكره من الضحايا - حديث: 2435" سنن الدارمي - من كتاب الأضاحي "باب ما لا يجوز في الأضاحي - حديث: 1931" سنن ابن ماجه - كتاب الأضاحي "باب ما يكره - حديث: 3142" موطا مالك - كتاب الضحايا "باب ما ينهى عنه من الضحايا - حديث: 1027" صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك "جماع أبواب ذكر أفعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب ذكر العيوب التي تكون في الأنعام فلا تجزء هديا ولا" حديث: 2717" صحيح ابن حبان "كتاب الأضحية - ذكر الزجر عن أن يضحي المرء بأربعة أنواع من الضحايا" حديث: 6003" السنن الصغرى - كتاب الصيد والذبائح "ما نهي عنه من الأضحي العوراء - حديث: 4317" السنن الكبرى للنسائي - كتاب الضحايا "ما ينهى عنه من الأضاحي: العوراء - حديث: 432" شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيد والذبائح والأضاحي "باب العيوب التي لا يجوز الهدايا والضحايا إذا كانت بها - حديث: 4079"

○ بیمار، جس کی بیماری بہت واضح ہو۔

○ ایسالاغر جانور جس کی ہڈیوں سے گودا ختم ہو گیا ہو۔

7528 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ عُقْبَةُ، ثَنَا الرَّبِيعُ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ الرَّبِيعُ فِي كِتَابِهِ بِالْاِسْنَادَيْنِ قَالَ: ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدِيْثُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَدِيْثَ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، وَهُوَ فِيمَا اُخِذَ عَلٰى مُسْلِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِاخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِيهِ وَاَصَحُّهُ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7527 – أيوب بن سويد ضعفه أحمد

✧✧ ابوسلمہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی ارشاد نقل کیا ہے۔

ربیع نے دو اسنادوں کے ہمراہ اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ "ہمیں اوزاعی نے ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے۔ اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سلیمان بن عبدالرحمن کے حوالے سے حضرت عبید بن فیروز سے پھر حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نقل کی ہے۔ اس روایت کی بناء پر امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ پر گرفت بھی ہوئی ہے کیونکہ اس میں ناقلین کا اختلاف ہے، اور اس معاملہ میں سب سے صحیح حدیث وہ ہے جو یحییٰ بن ابی کثیر نے حضرت ابوسلمہ سے روایت کی ہے۔

7529 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَسَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ: فَاِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيحَةً اُنْثٰى اَوْ شَاةَ اَهْلِي اَوْ مَنِيحَتَهُمْ اَذْبَحُهَا قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ قَلِّمْ اَظْفَارَكَ، وَقُصَّ شَارِبَكَ، وَاحْلِقْ عَانَتَكَ فَذَاكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7529 – هذا حديث صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں قربانی کے دن کو عید بناؤں، اللہ تعالیٰ نے یہ دن اس امت کے لئے عید بنا دیا ہے۔ اس آدمی نے کہا: اگر میرے پاس منیحہ (ایسی اونٹنی جو کسی سے فائدہ اٹھانے کے لئے لی گئی ہو) یا گھر والوں کی بکری یا گھر والوں کی منیحہ

کے علاوہ میرے پاس کوئی جانور نہ ہو، تو کیا میں اس کو ذبح کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن (قربانی کے دن) اپنے ناخن کاٹ لے، اپنی مونچھیں پست کروالے، اور بال کاٹ لے، تجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اسی عمل کی بدولت قربانی کا ثواب مل جائے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7530 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيِّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ شُعْبَةُ، وَسَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُرَيَّ بْنَ كُلَيْبٍ، رَجُلًا مِنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُضَحَّى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ: وَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْعَضْبُ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7530 - صحيح

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا جانور قربان کرنے سے منع فرمایا ہے جس کے کان یا سینگ کٹے ہوئے ہوں۔ قتادہ کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے بتایا کہ اعضب، اس جانور کو کہتے ہیں جس کا آدھا یا اس سے زیادہ سینگ کٹا ہوا ہو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7531 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا اَبُو اِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضَحَّى بِالْمُقَابَلَةِ وَالْمُدَابَرَةِ اَوْ شَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ اَوْ جَدْعَاءَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7531 - صحيح

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

مقابلہ (جس کا کان اگلی جانب سے کٹا ہوا ہو)

مدابرہ (جس کا کان پچھلی جانب سے کٹا ہوا ہو)

شرقاء (جس کے کان پھٹے ہوئے ہوں)

خرقاء (جس کے کانوں میں سوراخ ہے)

حدیث: 7531

الجامع للترمذی ابواب الاضاحی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما يكره من الاضاحی حدیث: 1457 سنن الدارمی - من كتاب الاضاحی باب ما لا يجوز في الاضاحی - حديث: 1934

10

جدعاء (جس کا کان، ناک یا ہونٹ کٹے ہوئے ہوں)

جانور کی قربانی کرنے سے منع کیا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7532 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَلَا يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: "الْمُقَابَلَةُ: مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا، وَالْمُدَابَرَةُ: مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ، وَالشَّرْقَاءُ: الْمَشْقُوقَةُ، وَالْخَرْقَاءُ: الْمَثْقُوبَةُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اَسَانِيدُهُ كُلُّهَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاَظُنُّهُ لِزِيَادَةٍ ذَكَرَهَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَلَى اَنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِقَيْسٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ مُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ. قَالَ قَيْسٌ: قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ: سَمِعْتَهُ مِنْ شُرَيْحٍ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَشْوَعَ، عَنْهُ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ آنکھ اور کان کا اچھی طرح مشاہدہ کرلیں۔ اور ہم مقابلہ، مدابرہ، شرقاء، اور خرقاء جانور کی قربانی نہ کریں۔ ابواسحاق کہتے ہیں:

مقابلہ ایسے جانور کو کہتے ہیں، جس کا کان کٹا ہوا ہو۔

مدابرہ اس کو کہتے ہیں جس کے کان کا ایک حصہ کٹا ہوا ہو۔

شرقاء، اس جانور کو کہتے ہیں جس کے کان پھٹے ہوئے ہوں۔

اور خرقاء اس جانور کو کہتے ہیں جس کے کان میں سوراخ ہو۔

❁❁ اس حدیث کی تمام اسانید صحیح ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ میرا خیال ہے کہ اس میں قیس بن الربیع کے واسطے سے ابواسحاق سے روایت موجود ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے قیس کی روایات نقل نہیں کیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث کی سند یوں ہے

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ مُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس سند کے بعد پوری حدیث روایت کی ہے۔ قیس کہتے ہیں: میں نے ابواسحاق سے کہا: کیا تم نے یہ حدیث شریح سے خود سنی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے ابن اشوع نے شریح کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے۔

7533 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَتَّابٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ . . . . ، اَنْبَا وَهْبُ بْنُ جُرَيْجٍ، ثَنَا اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْبَقَرَةِ؟ فَقَالَ: عَنْ

سَبْعَةٍ، قَالَ: مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ؟ قَالَ: لَا تَضُرُّكَ، قَالَ: الْعَرْجَاءُ؟ قَالَ: اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَشُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ

✧✧ حجیہ بن عدی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گائے سات آدمیوں کی جانب سے قربان کی جاسکتی ہے، اس نے پوچھا:

جس کا سینگ ٹوٹا ہو؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی قربانی کرنے میں تجھے کوئی حرج نہیں ہے۔

اس نے پوچھا: عرجاء (لنگڑا جانور)؟

آپ نے فرمایا: جب وہ اپنے قدموں پر چل کر قربان گاہ تک پہنچ جائے تو جائز ہے۔

اورفرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم آنکھ اور کان کا اچھی طرح معاینہ کرلیا کریں۔

❀❀ سفیان ثوری اور شعبہ نے اس کو سلمہ بن کہیل کے واسطے سے حجیہ بن عدی سے روایت کیا ہے۔

7534 – اَمَّا حَدِيْثُ سُفْيَانَ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا، عَنِ الْبَقَرَةِ قَالَ: عَنْ سَبْعَةٍ، فَقَالَ: مَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ، قَالَ: الْعَرْجَاءُ؟ قَالَ: اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ، وَقَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ

✧✧ حضرت سفیان کی حدیث یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کی قربان کے بارے میں پوچھا

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گائے، سات لوگوں کی جانب سے قربان کی جاسکتی ہے۔

اس نے پوچھا: جس کا سینگ ٹوٹا ہو؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث: 7534

الجامع للترمذی ' ابواب الاضاحی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما یکره من الاضاحی ' حدیث: 1457 'سنن ابن ماجه - کتاب الاضاحی ' باب ما یکره - حدیث: 3141 'السنن الصغری - کتاب الصید والذبائح ' المقابلة : وهی ما قطع طرف اذنها - حدیث: 4320 'السنن الکبری للنسائی - کتاب الضحایا ' المقابلة وهی ما قطع طرف اذنها - حدیث: 4330 'شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الصید والذبائح والاضاحی ' باب العیوب التی لا یجوز الهدایا والضحایا إذا کانت بها - حدیث: 4086 'سنن ابی داود - کتاب الضحایا ' باب ما یکره من الضحایا - حدیث: 2437 'سنن الدارمی - من کتاب الاضاحی ' باب ما لا یجوز فی الاضاحی - حدیث: 1933 'صحیح ابن خزیمة - کتاب المناسك ' جماع ابواب ذکر افعال اختلف الناس فی إباحته للمحرم - باب النهی عن ذبح ذات النقص فی العیون والآذان فی الهدی ' حدیث: 2719 'صحیح ابن حبان ' کتاب الاضحیة - ذکر الزجر عن ان یضحی المرء باربعة انواع من الضحایا ' حدیث: 6004

اس نے پوچھا: عرجاء (لنگڑا جانور)؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اپنے قدموں پر چل کر قربان گاہ تک پہنچ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آنکھ اور کان کا اچھی طرح معاینہ کرلیا کریں۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ شُعْبَةَ

شعبہ کی روایت کردہ حدیث

7535 – فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَاَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ: عَنْ سَبْعَةٍ، قَالَ: وَسَاَلَهُ عَنْ مَكْسُوْرَةِ الْقَرْنِ؟ قَالَ: لَا تَضُرُّكَ. قَالَ: وَسَاَلَهُ عَنِ الْعَرْجِ؟ قَالَ: إِذَا بَلَغَ الْمَنْسَكَ، وَقَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ هٰذِهِ الْاَسَانِيْدُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ وَّلَمْ يَحْتَجَّا بِحُجَيَّةَ ابْنِ عَدِيٍّ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ اَصْحَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7535 – صحيح

✧✧ حجیہ بن عدی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے گائے کی قربانی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک گائے سات آدمیوں کی جانب سے قربان کی جاسکتی ہے، پھر اس شخص نے ایسے جانور کے بارے میں پوچھا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ پھر اس نے عرجاء (لنگڑے جانور) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ اپنے قدموں پر چل کر قربان گاہ تک جاسکتا ہو تو جائز ہے۔ اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آنکھ اور کان کا اچھی طرح معاینہ کرلیا کریں۔

✿✿ یہ تمام اسانید صحیح ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حجیہ بن عدی کی روایات نقل نہیں کیں۔ حالانکہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریبی ساتھیوں میں سے ہیں۔

7536 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ الْبُرِّيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ، حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْمِصْرِيُّ، قَالَ: اَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا الْوَلِيْدِ اِنِّي خَرَجْتُ اَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا يُعْجِبُنِي غَيْرَ ثَرْمَاءَ فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: اَفَلَا جِئْتَنِي بِهَا فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَجُوْزُ عَنْكَ وَلَا تَجُوْزُ عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ اِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا اَشُكُّ اِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُصْفَرَّةِ وَالْمُسْتَاْصَلَةِ وَالنَّحْفَاءِ وَالْمُشَيَّعَةِ وَالْكَسْرَاءِ وَالْمُصْفَرَّةُ الَّتِي تُسْتَاْصَلُ اُذُنُهَا حَتَّى يَبْدُوَ صِمَاخُهَا، وَالْمُسْتَاْصَلَةُ الَّتِي اُخِذَ قَرْنُهَا، وَالنَّحْفَاءُ الَّتِي تُنْحَفُ عَيْنُهَا، وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِي لَا تَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا، وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيْرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7536 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ یزید بن خالد مصری فرماتے ہیں: میں عتبہ بن عبد سلمی کے پاس گیا اور کہا: اے ابوالولید میں قربانی کا جانور لینے نکلا ہوں، لیکن مجھے کوئی جانور پسند نہیں آیا، ایک ثرماء (ٹوٹے ہوئے دانت والا) جانور ملا ہے، وہ مجھے پسند نہیں ہے۔ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا تم اس کو میرے پاس نہیں لا سکتے؟ میں نے کہا: سبحان اللہ وہ آپ کے لئے جائز اور میرے لئے ناجائز ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں تم شک کر رہے ہو اور مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مصفرہ، مستاصلہ، نخفاء، مشیعہ اور کسراء سے منع فرمایا ہے۔

○ مصفرہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کا کان جڑ سے کٹ گیا ہو اور اس کا سوراخ نظر آ رہا ہو۔

○ مستاصلہ اس جانور کو کہتے ہیں، جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہے۔

○ نخفاء ایسے جانور کو کہتے ہیں جس کی آنکھیں بھینگی ہوں۔

○ مشیعہ ایسے جانور کو کہتے ہیں جو لاغری اور لنگڑے پن کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہ چل سکتا ہو۔

○ اور کسراء اس جانور کو کہتے ہیں، جس کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7537 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوْزُ فِي النَّذْرِ الْعَوْرَاءُ وَالْعَجْفَاءُ وَالْجَرْبَاءُ وَالْمُصْطَلِمَةُ اَطْبَاؤُهَا كُلُّهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7537 – علی بن عاصم ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر میں عوراء (اندھا جانور، عجفاء (کمزور جانور)، جرباء (خارش زدہ) اور جس کے سارے تھن کٹے ہوئے ہوں، جائز نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7538 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا نُؤَمَّرُ عَلَيْنَا فِي الْمَغَازِي اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا بِفَارِسَ فَغَلَتْ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ الْمَسَانُّ فَكُنَّا نَاْخُذُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ، فَقَامَ فِيْنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَنَا مِثْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَكُنَّا نَاْخُذُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْجَذَعَ يُوْفِي مِمَّا يُوْفِي مِنْهُ

الثَّنِيُّ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، وَسَمَّى الصَّحَابِيَّ فِيهِ مُجَاشِعَ بْنَ مَسْعُودٍ السُّلَمِيَّ

✧✧ عاصم بن کلیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو ہمارا امیر بنایا جاتا تھا۔ہم ایران میں ہوتے تھے ،قربانی کے موقع پر بڑی عمر والے جانور خریدنا ہمارے لئے دشوار ہو گیا تھا ہمیں دو یا تین جذعوں (کم عمر والے جانور) کے بدلے ایک مسنہ (زیادہ عمر والا جانور) لینا پڑتا تھا ،مزینہ کا ایک آدمی کہنے لگا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ، آج کی طرح اس وقت بھی ہمیں پریشانی ہوئی ،تو ہم نے اس وقت بھی دو یا تین جذعوں (کم عمر والے جانور) کے بدلے ایک مسنہ (زیادہ عمر والا جانور) لیا تھا ،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں دو دانت کا جانور جائز ہے وہاں ایک جذع (دنبے یا چھترے کا چھ ماہ کا بچہ) بھی جائز ہے۔

❁❁ اس حدیث کو ثوری نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا ہے اور اس میں صحابی کا نام ''مجاشع بن مسعود سلمی'' بتایا ہے۔

7539 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ، فِي غَزَاةٍ فَغَلَتِ الضَّحَايَا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، وَلَمْ يُسَمِّ الصَّحَابِيَّ

✧✧ عاصم بن کلیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) ہم حضرت مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک جہاد میں تھے، وہاں قربانی کے جانوروں کا ریٹ بہت بڑھ گیا ،انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو دانت کے جانور کی جگہ جذع (دنبے یا چھترے کا چھ ماہ کا بچہ) بھی کفایت کرے گا۔

❁❁ اس حدیث کو شعبہ نے عاصم بن کلیب کے واسطے سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے صحابی کا نام ذکر نہیں کیا۔

7540 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ مُزَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ قَبْلَ الْاَضْحَى بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اَعْطُوا جَذَعَيْنِ وَاَخَذُوا ثَنِيًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِءُ مِمَّا تُجْزِءُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ

هٰذَا حَدِيثٌ مُخْتَلَفٌ فِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ وَهُوَ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدِ

حديث: 7539

سنن ابی داود - كتاب الضحايا' باب ما يجوز من السن في الضحايا - حديث:2432'سنن ابن ماجه - كتاب الاضاحي' باب ما تجزء من الاضاحي - حديث:3138'المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه مجاشع - مجاشع بن مسعود السلمي' حديث:17557'السنن الكبرى للبيهقي - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب الهدي - باب جواز الجذع من الضان' حديث:9551

اشْتَرَطْتُ لِنَفْسِي الِاحْتِجَاجَ بِهِ، وَالْحَدِيثُ عِنْدِي صَحِيحٌ بَعْدَ اَنْ اَجْمَعُوا عَلَى ذِكْرِ الصَّحَابِيِّ فِيهِ ثُمَّ سَمَّاهُ اِمَامُ الصَّنْعَةِ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "

✧✧ شعبہ، عاصم بن کلیب کے واسطے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، کہ مزینہ یا جہینہ کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ قربانی سے ایک یا دو دن پہلے صحابہ کرام دو جذعے (کم عمر والے جانور) دے کر اس کے بدلے میں دو دانت کا جانور لے لیتے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جذعہ (بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ) وہاں کفایت کر جاتا ہے جہاں دو دانت کا جانور کفایت کرتا ہے۔

❁❁ اس حدیث میں عاصم بن کلیب پر اختلاف ہے، اس کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیا۔ اور میری شرائط کے مطابق یہ حدیث لائق حجت ہے۔ اور یہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے کیونکہ اس حدیث میں جس راوی کا نام مجہول تھا اس کے نام پر راویوں کا اجماع ہو چکا ہے اور فن حدیث کے امام حضرت سفیان بن سعید ثوری نے اپنی روایت میں ان کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

7541 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاَنْ اُضَحِّيَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّاْنِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُضَحِّيَ بِمُسِنَّةٍ مِنَ الْمَعْزِ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، وَسَمَّى الصَّحَابِيَّةَ اُمَّ سَلَمَةَ

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ام المومنین نے کہا: بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ قربان کرنا میں زیادہ پسند کرتی ہوں بہ نسبت ایک سالہ بکری ذبح کرنے کے۔

❁❁ محمد بن اسحاق قرشی نے یہ حدیث یزید بن عبداللہ بن قسط کے حوالے سے بیان کی ہے اور صحابیہ کا نام ''ام سلمہ'' بیان کیا ہے۔

7542 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنَّى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَاَنْ اُضَحِّيَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّاْنِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُضَحِّيَ بِمُسِنَّةٍ مِنَ الْمَعْزِ وَقَدْ اُسْنِدَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ "

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ قربان کرنا مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت بکری کا ایک سالہ بچہ قربان کرنے کے۔

❁❁ اس حدیث کی اسناد حضرت ابوہریرہ تک بھی پہنچتی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7543 – حَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُو بَكْرٍ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا اَبُو الْجَمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ اَبِي ثِفَالٍ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَمُ عَفْرَاءَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7543 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عفراء (سفید رنگ کے جانور) کا خون مجھے کالے رنگ کے دو جانوروں سے زیادہ پسند ہے۔

7544 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُبَيْدَةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحُنَيْنِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِیْ ثِفَالٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ خَيْرٌ مِنَ السَّيِّدِ مِنَ الْمَعْزِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7544 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ بکری کے بڑے بچے سے بہتر ہے۔

7545 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ جُنَادَةَ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّاْنِ مَهْزُوْلٍ خَسِيْسٍ وَجَذَعٍ مِنَ الْمَعْزِ سَمِيْنٍ يَسِيْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرُهُمَا اَفَاُضَحِّي بِهِ؟ فَقَالَ: ضَحِّ بِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7545 – قزعة بن سويد ضعيف

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیڑ کا ایک چھ ماہ کا بچہ لے کر آیا، جو کہ چھوٹا اور کمزور تھا اور ایک بکری کا چھ ماہ کا بچہ لایا، یہ موٹا تازہ تھا۔ اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے وہ (بکری کا بچہ) اچھا ہے، کیا میں اس کو قربان کردوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کردو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7546 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبَةَ الْاَشْهَلِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ

حديث: 7543

مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب المناسك' باب فضل الضحايا والهدی - حديث:7908' مسند احمد بن حنبل - مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث:9220' مسند الحارث - كتاب الاضاحی والعقيقة والوليمة' حديث:397' السنن الصغير للبيهقی - بقية كتاب المناسك' باب ما يضحی به - حديث:1411' السنن الكبری للبيهقی - كتاب الضحايا' باب ما يستحب ان يضحی به من الغنم - حديث:17759

عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ بِقَطِيعٍ مِنْ غَنَمٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَبَقِيَ مِنْهَا تَيْسٌ فَضَحّٰى بِهٖ فِي عُمْرَتِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7546 – إبراهيم مختلف فى عدالته

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس بکریوں کا ریوڑ بھیجا، انہوں نے وہ ریوڑ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کردیا، ان میں سے ایک بکرا بچ گیا، انہوں نے وہ اپنے عمرہ میں قربان کردیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7547 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ سَمِينَيْنِ عَظِيمَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لِي بِالْبَلَاغِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7547 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو موٹے، تازے، کالے کھروں والے، سینگوں والے خصی مینڈھے قربان کئے۔ قربانی کے بعد یہ دعا مانگی

اللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ

''اے اللہ، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے قبول فرما جنہوں نے تیرے لئے توحید کی گواہی دی اور میرے بارے میں یہ گواہی دی کہ میں نے تیرا پیغام ان تک پہنچا دیا ہے۔

7548 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، الْعَدْلُ قَالَا: ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيلٍ يَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَاْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7548 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والا مینڈھا ذبح کیا، جو کہ سیاہی میں چلتا تھا، سیاہی میں کھاتا تھا اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7549 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ كَبْشًا اَقْرَنَ بِالْمُصَلّٰى ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّي وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7549 – صحيح

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں سینگوں والا مینڈھا ذبح کیا۔ پھر یوں دعا مانگی

اَللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهِ مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ

''یا اللہ! یہ میری طرف سے ہے اور میرے ان امتیوں کی طرف سے ہے جو قربانی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7550 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ بَيَانٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ، قَالَ: " حَمَلَنِي اَهْلِي عَلَى الْجَفَاءِ بَعْدَمَا عَلِمْتُ السُّنَّةَ كُنَّا نُضَحِّي بِالشَّاةِ وَالشَّاتَيْنِ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَهْلِي: اِنَّ جِيرَانَنَا يَزْعُمُوْنَ اِنَّمَا بِنَا الْبُخْلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7550 – صحيح

✦✦ ابوسریحہ فرماتے ہیں: میرے گھر والوں نے مجھے جفاء پر ابھارا، حالانکہ ہم سنت کو جانتے ہیں۔ ہم ایک یا دو بکریاں پورے گھر والوں کی طرف سے قربان کیا کرتے تھے، ہمارے گھر والوں نے کہا: ہمارے پڑوسی سمجھتے ہیں کہ ہم کنجوس ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7551 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ

حديث: 7548

الجامع للترمذی - ' ابواب الاضاحی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ما يستحب من الاضاحی' حديث:1455' سنن ابی داود - كتاب الضحايا' باب ما يستحب من الضحايا - حديث:2429' سنن ابن ماجه - كتاب الاضاحی' باب ما يستحب من الاضاحی - حديث:3126' صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الاضحية - ذكر البيان بان ذبح الكبشين ليس بعدد لا يجوز استعمال ما' حديث:5986' السنن الصغرى - كتاب الصيد والذبائح' الكبش - حديث:4338' السنن الكبرى للنسائی - كتاب الضحايا' الكبش - حديث:4348

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الضَّحِيَّةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7551 – صحيح

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قربانی کے لئے بہترین جانور سینگوں والامینڈھا ہے۔اوربہترین کفن حلہ (بڑی چادر) ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7552 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الرَّازِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ سَعْدٍ الزُّرَقِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اِلٰى شِرَاءِ الضَّحَايَا، فَاَشَارَ اِلٰى كَبْشٍ اَدْغَمَ الرَّاْسِ لَيْسَ بِاَرْفَعِ الْكِبَاشِ فَقَالَ: كَاَنَّهُ الْكَبْشُ الَّذِى ضَحّٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7552 – صحيح

✧✧ میسرہ بن حلبس فرماتے ہیں: میں سعد زرقی کے ہمراہ باہرنکلا، اس کوقربانی کے جانورخریدنے کا کافی تجربہ تھا، اس نے ایک مینڈھا خریدنے کا مشورہ دیا، اس کا سرسیاہی مائل تھا' باقی مینڈھوں سے وہ زیادہ اونچانہیں تھا۔اس نے کہا: یہ مینڈھا اُس مینڈھے جیسا ہے جورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربان کیا تھا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7553 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، وَيَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِىْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لِلنَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ وَصَلَاتِهٖ ضَحّٰى بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ هُوَ بِنَفْسِهٖ وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّىْ وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِىْ

✧✧ حضرت جابربن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی ،جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ اورنماز سے فارغ ہوئے توایک مینڈھا قربان کیا اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بذات خودذبح کیا۔اورذبح کرتے ہوئے یہ دعاپڑھی

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّىْ وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِىْ

''اللہ کے نام سے شروع ،اللہ سب سے بڑا ہے ،یا اللہ یہ قربانی میری طرف سے اورمیرے ہراس امتی کی جانب سے

قبول فرما جو قربانی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا''

7554 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنْبَاَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُضْحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّي وَعَنْ اُمَّتِي

✧✧ ابن ابی رافع اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا جانور ذبح کرنے کے بعد یوں دعا مانگی

''یا اللہ یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کی طرف سے قبول فرما''

7555 – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهُ وَدَعَا لَهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ اَهْلِهِ

هٰذِهِ الْاَحَادِيثُ كُلُّهَا صَحِيحَةُ الْاَسَانِيدِ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْاُضْحِيَّةِ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنِ الْجَمَاعَةِ الَّتِي لَا يُحْصَى عَدَدُهُمْ خِلَافَ مَنْ يَتَوَهَّمُ اَنَّهَا لَا تُجْزِءُ اِلَّا عَنِ الْوَاحِدِ، وَقَدْ رُوِيَتْ اَخْبَارٌ فِي الْاُضْحِيَّةِ عَنِ الْاَمْوَاتِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7555 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں، ان کی والدہ زینب بنت حمید ان کو بچپن میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لائی تھیں، حضور ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ بھی پھیرا تھا اور ان کے لئے دعا بھی فرمائی تھی۔ آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ پورے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری قربانی کیا کرتے تھے۔

✿✿ ان تمام احادیث کی اسنادیں صحیح ہیں، ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ متعدد لوگوں کی جانب سے ایک بکری قربان کی جا سکتی ہے۔ اس حدیث کے راویوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، اور جو لوگ اس موقف کے قائل ہیں کہ ایک بکری صرف ایک شخص ہی کی جانب سے ہو سکتی ہے ان کی تعداد بہت کم ہے۔ اور فوت شدگان کی طرف سے قربانی کرنے کے حوالے سے بھی احادیث موجود ہیں۔

7556 – فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْاَسَدِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي الْحَسْنَاءِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ، قَالَ: ضَحَّى عَلِيٌّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ كَبْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبْشٍ عَنْ نَفْسِهِ وَقَالَ: اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّي اَبَدًا "

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُوْ الْحَسْنَاءِ هٰذَا هُوَ: الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7556 – صحيح

✧✧ حضرت حنش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو مینڈھے قربان کئے، ایک مینڈھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اور ایک مینڈھا اپنی جانب سے۔ اور فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کیا کروں تو میں ہمیشہ (یعنی زندگی بھر) ایسا کرتا رہوں گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ ابوالحسناء، حسن بن حکم نخعی ہیں۔

7557 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنِى اَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُضْحِيَّتَهُ فِى السَّفَرِ ثُمَّ قَالَ: يَا ثَوْبَانُ، اَصْلِحْ لَحْمَهَا فَلَمْ اَزَلْ اُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7557 – صحيح

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں بھی قربانی کا جانور ذبح کیا۔ پھر فرمایا: اے ثوبان۔ اس کا گوشت سنبھال لو۔ ہم مدینہ منورہ واپس آنے تک اس کا گوشت کھاتے رہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7558 – اَخْبَرَنِى عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً الْبَدَنَةُ عَنْ عَشَرَةٍ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَشْتَرِكِ الْبَقَرُ فِى الْهَدْىِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِىَ الْبَدَنَةُ عَنْ عَشَرَةٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7558 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر ہم نے ستر اونٹ قربان کئے، ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف

حديث: 7556

الجامع للترمذی - ابواب الاضاحی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی الاضحية عن الميت حديث: 1454 سنن ابی داود - كتاب الضحايا باب الاضحية عن الميت - حديث: 2423 مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة - مسند على بن ابى طالب رضى الله عنه حديث: 830 مسند ابى يعلى الموصلى - مسند على بن ابى طالب رضى الله عنه حديث: 438

سے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے لئے گائے میں شراکت ہوسکتی ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کرنے کے متعلق ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

7559 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ، وَفِي الْجَزُوْرِ عَنْ عَشَرَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7559 – على شرط البخاری

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے، قربانی کا دن آ گیا، ہم نے ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کی۔اور ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7560 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ بُزُرْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيدَيْنِ اَنْ نَلْبَسَ اَجْوَدَ مَا نَجِدُ، وَاَنْ نَتَطَيَّبَ بِاَجْوَدَ مَا نَجِدُ، وَاَنْ نُضَحِّيَ بِاَسْمَنِ مَا نَجِدُ، الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ عَشَرَةٍ، وَاَنْ نُظْهِرَ التَّكْبِيرَ وَعَلَيْنَا السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ لَوْلَا جَهَالَةُ اِسْحَاقَ بْنِ بُزُرْجٍ لَحَكَمْتُ لِلْحَدِيْثِ بِالصِّحَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7560 – لولا جهالة إسحاق لحكمت بصحته

حضرت زید بن حسن بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید کے دن نئے کپڑے پہنیں، اور بہترین خوشبو لگائیں، اور موٹا تازہ جانور ذبح کریں، گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے۔ بلند آواز سے تکبیر کہیں، اور سکون اور وقار کے ساتھ چلیں۔

اگر اس حدیث میں اسحاق بن بزرج کی جہالت نہ ہوتی تو میں اس حدیث کو صحیح قرار دے دیتا۔

7561 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ الْجُهَنِيِّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ الْاَسْوَدِ السُّلَمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِهِ فَاَدْرَكْنَا الْاَضْحَى فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا دِرْهَمًا فَاشْتَرَيْنَا اُضْحِيَّةً بِسَبْعَةِ دَرَاهِمَ وَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ غَلِينَا بِهَا فَقَالَ: اِنَّ اَفْضَلَ الضَّحَايَا اَغْلَاهَا وَاَسْمَنُهَا قَالَ: ثُمَّ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِرِجْلٍ وَرَجُلٌ بِرِجْلٍ، وَرَجُلٌ بِيَدٍ

وَرَجُلٌ بِيَدٍ، وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ، وَذَبَحَ السَّابِعُ وَكَبَّرُوا عَلَيْهَا جَمِيعًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7561 – عثمان بن زفر ثقة

✧✧ ابوالاسود سلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک سفر میں، میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا، ہم کل سات لوگ تھے، سفر میں ہی قربانی کا دن آ گیا، حضور ﷺ کے حکم پر ہم نے ایک ایک درہم جمع کر کے سات درہموں کی ایک گائے خریدی۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ گائے ہمیں بہت مہنگی ملی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین قربانی وہی ہے جو مہنگی ہو اور فربہ ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم پر ایک نے اس گائے کا پچھلا پاؤں پکڑ لیا، ایک نے دوسرا پچھلا پاؤں پکڑ لیا، ایک نے اگلا ایک پاؤں پکڑا، ایک نے اگلا دوسرا پاؤں پکڑا، ایک نے ایک سینگ پکڑا، ایک نے دوسرا سینگ پکڑا اور ساتویں نے اس کو ذبح کیا، اور تکبیر تمام نے مل کر پڑھی۔

7562 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنَا مُسَدَّدٌ، ثنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ مِخْرَاقٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَاَرْحَمُ الشَّاةَ اَنْ اَذْبَحَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7562 – صحيح

✧✧ حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مجھے بکری ذبح کرتے ہوئے اس پر بہت رحم آتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تو اس پر رحم کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7563 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيْدِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَائِشِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَضْجَعَ شَاةً يُرِيْدُ اَنْ يَذْبَحَهَا وَهُوَ يَحُدُّ شَفْرَتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُرِيْدُ اَنْ

حدیث: 7562

مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' بقية حديث معاوية بن قرة - حديث:15316' البحر الزخار مسند البزار - مسند قرة بن إياس المزني عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:2815' مسند الروياني - حديث معاوية بن قرة المزني عن ابيه' حديث:923' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ذكر قرة بن إياس بن رياب المزني رضي الله عنه' حديث:998' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الادب' ما ذكر في الرحمة من الثواب - حديث:24840' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه بشر' حديث:302' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث:2793' المعجم الكبير للطبراني - باب القاف' من اسمه قرة - عبد الله بن المختار' حديث:15795

تُمِيتَهَا مَوْتَاتٍ هَلَّا حَدَدْتَ شَفْرَتَكَ قَبْلَ اَنْ تُضْجِعَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7563 – على شرط البخارى

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے ذبح کرنے کے لئے بکری کو لٹایا ہوا تھا اور اپنی چھری تیز کر رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کو کئی بار مارنا چاہتے ہو؟ تم نے اس کو لٹانے سے پہلے اپنی چھری کو تیز کیوں نہیں کر لیا؟

۞۞ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7564 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوحُونَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ) (الأنعام: 121) قَالَ: يَقُوْلُوْنَ مَا ذُبِحَ فَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَلَا تَاْكُلُوْهُ وَمَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7564 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۲۱

وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوحُونَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ

''اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو تو اس وقت تم مشرک ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے بارے میں فرمایا: وہ لوگ کہتے تھے کہ جس جانور کو ذبح کرتے ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس کو مت کھایا کرو، اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، اس کو کھا لیا کرو۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (الانعام: 121)

''اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7565 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا وَقَالَ مَرَّةً: مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يَذْبَحْ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7565 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواستطاعت کے باوجود قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ کے قریب مت آئے۔ اورایک موقع پرفرمایا: جووسعت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7566 – فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ مَعَنَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا اَوْقَفَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اِلَّا اَنَّ الزِّيَادَةَ مِنَ الثِّقَةِ مَقْبُولَةٌ وَّاَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ فَوْقَ الثِّقَةِ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جوشخص وسعت پاتا ہو، لیکن ہمارے ساتھ قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

✿✿ عبداللہ بن وہب نے اس کوموقوف رکھا ہے، تاہم ثقہ کی زیادتی قبول ہوتی ہے، اورابوعبدالرحمٰن مقری کا مرتبہ تو ثقہ سے بھی بلند ہے۔

7567 – اَخْبَرَنِي الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ، اَنَّ زُرَارَةَ بْنَ كَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَهُ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو، حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ، وَمَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ، وَفِي الْغَنَمِ اُضْحِيَّتُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7567 – صحيح

✧✧ حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوفرع کرنا چاہے، وہ فرع کرلے اور جوعتر کرنا چاہے وہ عتر کرلے۔ اوربکریوں میں ان کی قربانی کرے (زمانہ جاہلیت میں لوگ نذر مانتے تھے کہ اگران کافلاں کام ہوجائے یا ان کی بکریاں فلاں تعدادتک پہنچ جائیں تووہ ہردس کے بدلے میں ایک بکری ذبح کریں گے، اس کا نام وہ عتیرہ رکھتے تھے۔ ابتدائے اسلام میں یہ سلسلہ جاری تھا لیکن بعدمیں اس کومنسوخ کردیا گیا۔ خطابی کہتے ہیں: عتیرہ اس بکری کوکہتے ہیں جوزمانہ

حديث: 7566

سنن ابن ماجه - كتاب الاضاحي' باب الاضاحي - حديث: 3121'سنن الدارقطني - كتاب الاشربة وغيرها' باب الصيد والذبائح والاطعمة وغير ذلك - حديث: 4169'مسند احمد بن حنبل - مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8088'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الضحايا' حديث: 17683

جاہلیت میں لوگ بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے۔ اور جب کسی کے اونٹوں کی تعداد ایک سو تک پہنچ جاتی تو وہ ایک گائے بت کے نام پر ذبح کرتا اس کو "فرع" کہتے تھے۔ ابتدائے اسلام میں یہ جائز تھا، بعد میں اسے بھی منسوخ کر دیا گیا۔)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7568 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، لَا تَاْكُلُوْا لَحْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا، فَقَالَ: كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ .

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7568 - صحيح

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مدینہ والو! قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ مت کھایا کرو، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کی کہ ان کے بچے، نوکر اور خدام بھی ہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھانے، پینے کے ساتھ ساتھ سنبھال کر رکھنے کی بھی اجازت دے دی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7569 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَمِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُوا الْاَضَاحِيَّ وَادَّخِرُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ آخِرُ كِتَابِ الْاَضَاحِيِّ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7569 - على شرط البخاری ومسلم

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کو کھاؤ اور اس کو ذخیرہ بھی کر سکتے ہو۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 7567

مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث الحارث بن عمرو - حديث:15690' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله عليه' حديث:897' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6036' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه الحارث' الحارث بن عمرو السهمی - حديث:3274

حدیث: 7569

شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الصيد والذبائح والاضاحی' باب اكل لحوم الاضاحی بعد ثلاثة ايام - حديث:4138' مسند احمد بن حنبل - ' مسند ابی سعيد الخدری رضی الله عنه - حديث:11238' مسند ابی يعلى الموصلی - من مسند ابی سعيد الخدری' حديث:1200

كِتَابُ الذَّبَائِحِ

ذبیحہ کے متعلق روایات

7570 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ زِيَادُ بْنُ الْخَلِيْلِ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا اَضْجَعَ شَاةً يُرِيدُ اَنْ يَذْبَحَهَا وَهُوَ يَحُدُّ شَفْرَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُرِيدُ اَنْ تُمِيتَهَا مَوْتَاتٍ؟ هَلْ حَدَدْتَ شَفْرَتَكَ قَبْلَ اَنْ تُضْجِعَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7570 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا ہوا تھا اور چھری تیز کر رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کو کئی موتیں مارنا چاہتے ہو؟ تم نے اس کو لٹانے سے پہلے چھری تیز کیوں نہیں کر لی؟

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7571 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ) قَالَ: قِيَامًا عَلٰى ثَلَاثِ قَوَائِمَ مَعْقُوْلَةً بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاِلَيْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7571 – على شرط البخاری ومسلم

حديث: 7570

المعجم الاوسط للطبرانی - باب الراء' من اسمه روح - حديث: 3674'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11706'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الضحايا' باب الذكاة بالحديد وبما يكون اخف على المذكی وما يستحب من - حديث: 17805

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ

''تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے''

آپ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ جانور کا ایک پاؤں باندھ دو، اور وہ تین پاؤں پر کھڑا رہے، اور یہ تکبیر پڑھو،

بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ اَكْبَرُ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَاِلَيْكَ

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7572 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَعِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي رَجُلٍ ذَبَحَ وَنَسِيَ اَنْ يُسَمِّيَ قَالَ: يَاْكُلُ وَفِي الْمَجُوسِيِّ يَذْبَحُ وَيُسَمِّي قَالَ: لَا تَاْكُلْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7572 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص (مسلمان) ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنا بھول جائے، اس کا ذبیحہ کھا سکتے ہیں۔ اور مجوسی تکبیر پڑھ کر بھی ذبح کرے تب بھی نہ کھاؤ۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7573 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ اَبِي وَكِيعٍ وَهُوَ هَارُوْنُ بْنُ عَنْتَرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121) قَالَ: " خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَقَالُوْا: مَا قَتَلُوا اَكَلُوا وَمَا قَتَلَ اللّٰهُ لَمْ يَاْكُلُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7573 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مشرکین، مسلمانوں سے جھگڑتے تھے، وہ کہتے تھے: جو جانور یہ خود مارتے ہیں، اس کو کھا لیتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ مارتا ہے، اس کو نہیں کھاتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ (الأنعام 121)

''اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7574 - اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ صُهَيْبًا، مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ يُخْبِرُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ اِنْسَانٍ يَقْتُلُ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: حَقُّهَا اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَاْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7574 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے جاندار کو ناحق قتل کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں پوچھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو چڑیا کو برحق قتل کرنے کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ذبح کر کے کھاؤ، اور اس کا سر الگ کر کے پھینک مت دو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7575 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلُ: مَرَرْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاِذَا فِتْيَةٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ: فَغَضِبَ وَقَالَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ فَتَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُمَثِّلُ بِالْحَيَوَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7575 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مدینہ شریف کی ایک گلی میں سے گزر رہا تھا، وہاں کچھ بچے ایک مرغی کو زمین میں گاڑ کر اس کو پتھر مار رہے تھے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بہت ناراض ہوئے، اور پوچھا: یہ کام کس نے کیا؟ وہ سب بچے وہاں سے بھاگ گئے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہے جو جانور کا مثلہ کرے۔ (مثلہ کا مطلب ہے شکل بگاڑنا)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7576 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا اَبُوْ خَلَفٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى الْخَزَّازُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ: اِيَّاكَ وَاللَّبُوْنَ اذْبَحْ لَنَا عَنَاقًا فَاَمَرَ اَبُوْ الْهَيْثَمِ امْرَاَتَهُ فَعَجَنَتْ لَهُمْ عَجِينًا وَقَطَعَ اَبُوْ الْهَيْثَمِ اللَّحْمَ وَطَبَخَ وَشَوٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7576 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دودھ دار جانور کو ذبح مت کرو، ہمارے لئے عناق (ایسی بکری جو دودھ نہ دیتی ہو) کو ذبح کرو۔ چنانچہ حضرت ابوالہیثم نے اپنی بیوی کو کہا، اس نے ان کے لئے آٹا گوندھا، اور ابوہیثم نے گوشت بنا کر دیا، ان کی بیوی نے روٹیاں پکائیں اور گوشت بھونا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7577 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ وَعَنِ السَّوْمِ بِالسِّلْعَةِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7577 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دینے والا جانور ذبح کرنے سے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے سودا بیچنے سے منع فرمایا۔

7578 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْبَعُونَ خَصْلَةً اَعْلَاهُنَّ مِنْحَةُ الْعَنْزِ لَا يَعْمَلُ عَبْدٌ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ

"هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7578 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چالیس عادتیں (اچھی) ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ۔ بکری کو منیحہ کرنا ہے (منیحہ وہ دودھ والی بکری یا اونٹی ہے جس کو ایک معین مدت تک دودھ کیلئے مستعار لیا جاتا ہے اور پھر مالک کو واپس کر دی جاتی ہے) انسان ان میں سے کوئی کام بھی ثواب کی نیت سے کرے اور جو اس سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی تصدیق کے طور پر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7579 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْخَزَّازُ، بِمَكَّةَ عَلَى الصَّفَا، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ

حدیث: 7577

سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب السوم - حديث:2203' مسند ابى يعلى الموصلى - مسند على بن ابى طالب رضى الله عنه' حديث:518

الْعَزِيزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ مَرُّوا بِامْرَاَةٍ فَذَبَحَتْ لَهُمْ شَاةً وَاتَّخَذَتْ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا اتَّخَذْنَا لَكُمْ طَعَامًا فَادْخُلُوا فَكُلُوا، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وَكَانُوا لَا يَبْدَءُ وْنَ حَتَّى يَبْدَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ لُقْمَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُسِيغَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ شَاةٌ ذُبِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَحْتَشِمُ مِنْ آلِ مُعَاذٍ وَلَا يَحْتَشِمُونَ مِنَّا، اِنَّا نَاْخُذُ مِنْهُمْ وَيَاْخُذُونَ مِنَّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7579 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ ایک عورت کے پاس سے گزرے، اس عورت نے ان کے لئے بکری ذبح کی اور کھانا تیار کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہم نے آپ لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا ہے، آپ اندر تشریف لائیں اور کھانا تناول فرمالیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اندر تشریف لے گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عادت تھی کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ کرتے اس وقت تک یہ لوگ کھانے کا آغاز نہ کرتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے ایک لقمہ لیا، لیکن آپ اس کو نگل نہ سکے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بکری کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کیا گیا ہے۔ وہ عورت کہنے لگی: اے اللہ کے نبی! ہم آل معاذ سے تکلف نہیں کرتے اور نہ ہی وہ لوگ ہم سے تکلف برتتے ہیں۔ ہم ان کی چیزیں بلا اجازت لے لیتے ہیں اور وہ ہماری چیزیں بلا اجازت لے لیتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7580 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمْ ذَبَحُوا يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ وَالْبِغَالَ وَالْخَيْلَ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ وَالْبِغَالِ وَلَمْ يَنْهَهُمْ عَنِ الْخَيْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7580 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان لوگوں نے جنگ خیبر کے موقع پر گدھے، خچر اور گھوڑے ذبح کئے تھے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گدھے اور خچر ذبح کرنے سے منع فرمادیا تھا، لیکن گھوڑے سے منع نہیں فرمایا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7581 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ

دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ، اَنَّهُ اَصَابَ اَرْنَبَیْنِ فَلَمْ یَجِدْ حَدِیدَةً یُذَکِّیهِمَا فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اصْطَدْتُ اَرْنَبَیْنِ فَلَمْ اَجِدْ حَدِیدَةً اُذَکِّیهِمَا فَذَکَّیْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ اَفَآکُلُ؟ قَالَ: نَعَمْ کُلْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ مَعَ الِاخْتِلَافِ فِیْهِ عَلَی الشَّعْبِیِّ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 7581 – علی شرط مسلم

✧✧ محمد بن صفوان فرماتے ہیں: انہوں نے دو خرگوش شکار کئے، ان کو ذبح کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی چھری نہیں تھی، اس لئے انہوں نے۔مروہ (ایک سفید پتھر ہے جس کے ساتھ چھریاں بنائی جاتی ہیں، اس کی دھار بہت تیز ہوتی ہے) کے ساتھ ذبح کر دیا۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں نے دو خرگوش شکار کئے، ان کو ذبح کرنے کے لئے میرے پاس کوئی چھری نہیں تھی، اس لئے میں نے ان کو۔مروہ (پتھر) کے ساتھ ذبح کر لیا۔ کیا میں اس کو کھا سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ (کھا سکتے ہو)

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی اسناد میں امام شعبی پر اختلاف ہے۔

7582 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَ خَالِدٌ، عَنْ اَبِی الْمَلِیحِ، عَنْ نُبَیْشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا نَعْتِرُ عَتِیرَةً فِی الْجَاهِلِیَّةِ فِمَنْ رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اذْبَحُوا لِلّٰهِ فِی اَیِّ شَهْرٍ مَا کَانَ وَبَرُّوا لِلّٰهِ وَاَطْعِمُوا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 7582 – صحیح

✧✧ حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ہم زمانہ جاہلیت میں، رجب کے مہینے میں بتوں کے نام پر جانور ذبح کیا کرتے تھے، اب آپ رجب کے بارے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لئے جس مہینہ میں چاہو ذبح کرو، اللہ کے لئے اس کو صدقہ بھی کر سکتے ہو اور اس کو کھلا بھی سکتے ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7583 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنِ ابْنِ خُثَیْمٍ، عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فِی الْفَرَعِ فِیْ کُلِّ خَمْسَةٍ وَاحِدَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7583 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع (جو عرب والے اونٹوں کی تعداد ۱۰۰ تک پہنچنے پر ہر دس کے بدلے ایک ذبح کیا کرتے تھے) کے بارے میں فرمایا: ہر پانچ کے بدلے ایک۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7584 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ، فَقَالَ: الْفَرَعُ حَقٌّ وَّاِنْ تَرَكْتَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ ابْنَ مَخَاضٍ اَوِ ابْنَ لَبُوْنٍ فَتَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ تُعْطِيَهُ اَرْمَلَةً خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحَهُ يَلْصَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ وَتُولِهَ نَاقَتَكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7584 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ''فرع'' (اونٹنی جب پہلا بچہ جنتی تو عرب والے اس کو اپنے بتوں کے نام پر ذبح کر دیا کرتے تھے، بعض لوگوں کے نزدیک اس کو ''فرع'' کہتے ہیں) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرع'' حق ہے اگر تو اس کو چھوڑ دے، تاکہ وہ ایک یا دو سال کا ہو جائے، تو اس کو اللہ کے لئے اٹھا رکھے، یا تو وہ کسی محتاج مسکین خاتون کو دے دے تو یہ تیرے حق میں اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تو اس کو ذبح کرے اور اس کا گوشت اس کی اون کے ساتھ ملا لے، اور اس کی ماں کو پریشان کر دے۔

7585 – وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ ابْنَ اَبِي عَمَّارٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي الْفَرَعَةِ: هِيَ حَقٌّ وَّلَا يَذْبَحُهَا وَهِيَ غُرَّةٌ مِنَ الْغُرَّاةِ يَلْصَقُ فِي يَدِكَ، وَلٰكِنْ اَمْكِنْهَا مِنَ اللَّبَنِ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ مِنْ خِيَارِ الْمَالِ فَاذْبَحْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَالْحَدِيْثُ الْمُسْنَدُ قَبْلَ هٰذَا صَحِيْحٌ عَلٰى مَا اشْتَرَطْتُ لِهٰذَا الْكِتَابِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7585 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرع کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ حق ہے۔ اس کو ذبح نہیں کیا جائے گا۔ یہ ایک قسم کی خوبصورتی ہے جو کہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اس کو دودھ پلاتا رہ حتیٰ کہ وہ تیرے بہترین مال میں سے ہو جائے پھر اس کو ذبح کر۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس سے پہلے والی

حدیث مسند ہے اور ہماری اس کتاب کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

7586 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرْبِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ زُرَارَةَ بْنِ كَرِيمٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّهِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي الْعَتَائِرِ وَالْفَرَائِعِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ، وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ وَفِي الشَّاةِ اُضْحِيَّتُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِيَّ صَحَابِيٌّ مَشْهُوْرٌ، وَوَلَدُهُ بِالْبَصْرَةِ مَشْهُوْرُوْنَ وَقَدْ حَدَّثَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ بْنِ قُتَيْبَةَ، وَغَيْرُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ زُرَارَةَ، قَدْ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى سَعِيْدٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7586 – صحيح على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیے، حضور ﷺ نے میرے لئے مغفرت کی دعا فرمادی۔ میں نے ایک یا دو مرتبہ مزید حضور ﷺ سے یہی دعا کروائی، اسی اثناء میں ایک شخص بولا، کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ عتیرہ اور فرع کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جو چاہے، عتیرہ ذبح کرلے اور جو چاہے، نہ کرے، جو چاہے، فرع ذبح کرلے اور جو چاہے نہ کرے اور بکری میں تمہاری قربانی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، ان کی اولادیں بصرہ میں مشہور ہیں۔ اور عبدالرحمٰن بن مہدی بن قتیبہ اور دیگر محدثین نے یحییٰ بن زرارہ سے حدیث روایت کی ہے۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سعید زہری کے واسطے سے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کوئی فرع ہے اور نہ کوئی عتیرہ (اس حکم سے فرع اور عتیرہ کے احکام منسوخ ہوگئے۔)

7587 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ وَيُسَمّٰى يَوْمَ السَّابِعِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7587 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچے کا عقیقہ لازمی کرو، اس کی جانب سے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے (یعنی عقیقہ کیا جائے) اس کا سر مونڈا جائے اور ساتویں دن ہی اس کا نام رکھا جائے۔

7588 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ يَوْمَ السَّابِعِ وَسَمَّاهُمَا وَاَمَرَ اَنْ يُمَاطَ عَنْ رُءُوسِهِمَا الْاَذَى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو هٰذَا هُوَ: الْيَافِعِيُّ وَاِنَّمَا جَمَعْتُ بَيْنَ الرَّبِيعِ وَابْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7588 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عقیقہ ساتویں دن کیا، ساتویں دن ہی ان کے نام رکھے اور اسی دن ان کے سر کے بال صاف کرنے کا حکم دیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اور یہ محمد بن عمرو ''یافعی'' ہیں۔ اور میں نے ربیع اور ابن عبدالحکم کو جمع کر دیا ہے۔

7589 – حَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُسَيْنِ بِشَاةٍ وَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَاْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7589 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح

حدیث: 7587

الجامع للترمذی ' ابواب الاضاحی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من العقيقة ' حديث: 1482 ' سنن ابی داود - [illegible] الضحايا ' باب فی العقيقة - حديث: 2469 ' سنن الدارمی - من كتاب الاضاحی ' باب السنة فی العقيقة - [illegible] ' سنن ابن ماجه - كتاب الذبائح ' باب العقيقة - حديث: 3163 ' السنن الصغرى - كتاب العقيقة ' متى يعق ؟ - [illegible] مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الرد على ابی حنيفة ' مسالة فی العقيقة - حديث: 35627 ' السنن الكبرى للنسائی [illegible] يعق - حديث: 4416 ' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] احمد بن حنبل - اول مسند البصريين ' ومن حديث سمرة بن جندب - حديث: 19639 ' المعجم الاوسط للطبرانی - [illegible] من اسمه عبد الله - حديث: 4534 '

کی۔ اور فرمایا: اے فاطمہ! اس کا سر منڈوا دو، اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر صدقہ کرو، ان کے بالوں کا وزن ایک درہم ہوا تھا۔

7590 – اَخْبَرَنِی اَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا سَوَّارُ اَبُو حَمْزَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَبْشَيْنِ اثْنَيْنِ مِثْلَيْنِ مُتَكَافِئَيْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7590 – سوار أبو حمزة ضعيف

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین میں سے ہر ایک کے عقیقے میں دو دو مینڈھے ذبح کئے، دونوں کے مینڈھے ایک دوسرے سے بالکل ملتے جلتے تھے۔

7591 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7591 – صحيح

✧✧ حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَّلَا يَضُرُّكَ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ اور میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ لڑکے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ذبح کی جائے۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ نر ہو یا مادہ۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7592 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ: لَا اُحِبُّ الْعُقُوقَ مَنْ وُلِدَ لَهُ مِنْكُمْ مَوْلُودٌ فَاَحَبَّ اَنْ يُنْسِكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7592 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے

بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نافرمانی پسند نہیں کرتا، جس کے ہاں بچہ پیدا ہو، مجھے یہ پسند ہے کہ اس کی جانب سے جانور ذبح کیا جائے، لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7593 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً فَاَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيطُوا عَنْهُ الْاَذٰى قَالَ جَرِيرٌ: سُئِلَ الْحَسَنُ، عَنِ الْاَذٰى؟ فَقَالَ: هُوَ الشَّعْرُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7593 – صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکے کا عقیقہ کیا جائے، اس کی جانب سے جانور ذبح کیا جائے اور اس سے اذی صاف کردی جائے۔ حضرت جریر فرماتے ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اذی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد سر کے بال ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7594 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ ذَبَحْنَا عَنْهُ شَاةً وَحَلَقْنَا رَاْسَهُ وَلَطَّخْنَا رَاْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ كُنَّا اِذَا وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ ذَبَحْنَا عَنْهُ شَاةً وَحَلَقْنَا رَاْسَهُ وَلَطَّخْنَا رَاْسَهُ بِزَعْفَرَانٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7594 – صحيح على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ہم یوں کرتے تھے کہ جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا تو ہم اس کی جانب سے ایک بکری ذبح کرتے، اس کا سر مونڈتے، بچے کے سر پر اُس بکری کے خون کی لیپ کردیتے، جب اسلام آیا، تو ہم لڑکے کی جانب سے ایک بکری ذبح کرتے، اس کا سر مونڈتے اور اس کے سر پر زعفران کی مالش کرتے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7595 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنْبَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ، وَاَبِي كُرْزٍ، قَالَا: نَذَرَتِ امْرَاَةٌ مِنْ آلِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اِنْ وَلَدَتِ امْرَاۃُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَحَرْنَا جَزُوْرًا، فَقَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا: لَا بَلِ السُّنَّۃُ اَفْضَلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ تُقْطَعُ جُدُوْلًا وَلَا یُکْسَرُ لَھَا عَظْمٌ فَیَاْکُلُ وَیُطْعِمُ وَیَتَصَدَّقُ، وَلْیَکُنْ ذَاکَ یَوْمَ السَّابِعِ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ فَفِیْ اَرْبَعَۃَ عَشَرَ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ فَفِیْ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ "

(التعلیق – من تلخیص الذھبی)7595 – صحیح

✧✧ حضرت ام کریز اور ابوکریز فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی اولاد میں سے ایک عورت نے نذر مانی کہ اگر عبدالرحمٰن کی بیوی کو بچہ پیدا ہو، تو ہم اونٹ ذبح کریں گے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ سنت یہ ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے۔ اس کے اعضاء الگ الگ کر لئے جائیں لیکن اس کی ہڈیاں نہ توڑی جائیں۔ اس کا گوشت خود بھی کھاؤ، (دوستوں، عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی) کھلاؤ اور اللہ کی راہ میں صدقہ بھی کرو۔ یہ تمام کام ساتویں دن ہونے چاہئیں، اگر ساتویں دن نہ کر سکو تو چودھویں دن۔ اگر چودھویں دن بھی نہ کر سکو تو اکیسویں دن۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7596 – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَیْثَمَۃَ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ، قَالَ: وُلِدَ لِیْ غُلَامٌ فَبُشِّرْتُ بِہٖ وَاَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: وَدِدْتُ لَکُمْ مَکَانَہٗ قَصْعَۃً مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنْ قُلْتَ ذَاکَ اِنَّھُمْ لَمَبْخَلَۃٌ مَجْبَنَۃٌ مَحْزَنَۃٌ وَاِنَّھُمْ لَثَمَرَۃُ الْقُلُوْبِ وَقُرَّۃُ الْعَیْنِ ھٰذَا

حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ "

(التعلیق – من تلخیص الذھبی)7596 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت اشعث بن قیس فرماتے ہیں: میرے ہاں بچہ پیدا ہوا، مجھے اس کی خوشخبری سنائی گئی، میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں (کہ خوشی کے اس موقع پر میں آپ کی خدمت میں) گوشت روٹی کا تھال بھر کر پیش کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے یہ بات کہہ تو دی ہے لیکن یہ اولاد، کنجوسی، بزدلی اور پریشانی کا باعث ہوتی ہے اور یہ اولاد دلوں کا چین اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7597 – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَیْثَمَۃَ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا بَکَّارُ بْنُ قُتَیْبَۃَ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيِّتٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7597 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوواقد لیثی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: زندہ جانور کے جسم سے گوشت کا جوٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7598 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ جِبَابِ اَسْنِمَةِ الْاِبِلِ وَاَلْيَاتِ الْغَنَمِ وَقَالَ: مَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ فَهُوَ مَيِّتٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7598 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کی کوہان اور دنبے کی چکتی کاٹنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: زندہ جانور کے جسم سے گوشت کا جوٹکڑا کاٹ لیا گیا، وہ مردار ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7599 – اَخْبَرَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، ثنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنَا اَبُو اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، ثنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ فِيهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ فَاَخَذْنَاهُمَا قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَصِيحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِفَرْخَيْهَا؟ قَالَ: فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: فَرُدُّوهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حدیث: 7597

الجامع للترمذی' ابواب الاطعمة - باب ما قطع من الحی فهو میت' حدیث:1439'سنن ابی داود - کتاب الصید' باب فی صید قطع منه قطعة - حدیث:2490'سنن الدارمی - ومن کتاب الصید' باب فی الصید یبین منه العضو - حدیث:1997'مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:1355'سنن الدارقطنی - کتاب الاشربة وغیرها' باب الصید والذبائح والاطعمة وغیر ذلك - حدیث:4215'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حدیث ابی واقد اللیثی - حدیث:21359'مسند ابی یعلی الموصلی - مسند ابی واقد اللیثی' حدیث:1419'المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه الحارث' وما اسند ابو واقد اللیثی - عطاء بن یسار عن ابی واقد' حدیث:3229

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7599 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سفر میں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہمارا گزر ایک درخت کے قریب سے ہوا، اس پر فاختہ کے دو بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کو پکڑ لیا، فاختہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اپنی زبان میں بولنے لگی۔ (اس کی بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس فاختہ کے بچے کس نے اٹھا کر اس کو پریشان کیا ہے؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہم نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بچے وہاں واپس رکھ کر آؤ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7600 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَصِيدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ سِكِّينًا اِلَّا الظِّرَارَ وَشِقَّةَ الْعَصَا فَقَالَ: اَمِرَّ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ آخِرُ كِتَابِ الذَّبَائِحِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7600 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم شکار کرتے ہیں، (کئی مرتبہ) ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی، صرف۔ دھاری دار پتھر یا بانس کا چھلکا ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کے ساتھ بھی ہو، خون بہانا ضروری ہے۔ اور اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔

❀❀ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 7600

صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب ما جاء فی الطاعات وثوابها - ذکر القصد الذی کان لأهل الجاهلية فی استعمالهم الخير فی اسبابهم' حديث: 333' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث عدی بن حاتم الطائی - حديث: 17924' مسند ابن الجعد - شعبة' حديث: 480

كِتَابُ التَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ

توبہ اور رجوع الی اللہ کے متعلق روایات

7601 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيِّ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِمْرَانَ اَبِي الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ لَنَا اَنْ يَجْعَلَ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا وَنُؤْمِنُ بِكَ. قَالَ: اَتَفْعَلُوْنَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. فَدَعَا فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اِنْ شِئْتَ اَصْبَحَ الصَّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا اُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، وَاِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ. قَالَ: بَلْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7601 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: آپ ہمارے لئے دعا کریں کہ صفا پہاڑ ہمارے لئے سونا بن جائے، تب ہم آپ پر ایمان لائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم واقعی ایمان لے آؤ گے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی۔ فوراً حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر بارگاہ ہو گئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے، اگر آپ کی خواہش ہے تو ہم کوہ صفا سونے کا بنا دیتے ہیں، لیکن اگر اس کے باوجود کسی نے انکار کیا تو پھر میں ان کو ایسا عذاب دوں گا جو ساری کائنات میں کبھی کسی کو نہیں دیا ہوگا۔ اور اگر آپ چاہیں تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کے دروازے کھول دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے یا اللہ۔ ان کے لئے توبہ اور رحمت کے دروازے کھول دے۔

حدیث: **7601**

مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2107' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 4006' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عمران السلمی ابو الحكم ' حديث: 12524' السنن الكبرى للبيهقی - كتاب السير' باب مبتدا الفرض على النبی صلى الله عليه وسلم ثم على - حديث: 16480

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7602 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَطُولَ عُمْرُهُ وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ الْإِنَابَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7602 - صحيح

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کی سعادت مندی میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو، اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کی توفیق دے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7603 - أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، أَنْبَأَ أَبُو الْمُوَجِّهِ، أَنْبَأَ عَبْدَانُ، أَنْبَأَ عَبْدُ اللَّهِ، أَنْبَأَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ أَبِي النَّضْرِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7603 - صحيح وعلى شرط مسلم

✦✦ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں، اب اس کا جو دل چاہے میرے بارے میں گمان رکھ لے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7604 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، وَثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ، قَالَا: ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ نَهَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حديث: **7603**

صحيح البخاري - كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى : ويحذركم الله نفسه - حديث: 6992'صحيح مسلم - كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب الحث على ذكر الله تعالى - حديث: 4939'سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' باب : في حسن الظن بالله - حديث: 2687'سنن ابن ماجه - كتاب الادب' باب فضل العمل - حديث: 3820'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النعوت' قوله تعالى : تعلم ما في نفسي ولا اعلم ما في - حديث: 7476'مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين حديث واثلة بن الاسقع - حديث:16673'

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7604 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا بھی عبادت ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7605 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِى عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيدُ، وَالسَّيِّئَةُ وَاحِدَةٌ اَوْ اَغْفِرُهَا، وَلَوْ لَقِيتَنِى بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا مَا لَمْ تُشْرِكْ بِىْ لَقِيتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7605 - صحيح

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: نیکی کو دس گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھا دیا جاتا ہے اور گناہ صرف ایک ہی رکھا جاتا ہے یا اسے بھی معاف کر دیا جاتا ہے۔ اگر تو زمین بھر گناہ لے کر مجھ سے ملے گا، تیرے نامہ اعمال میں شرک کا گناہ نہ ہو، تو میں تجھ سے زمین بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7606 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْمَكِّيُّ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ مُسْهِرٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِىْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

حدیث: 7604

الجامع للترمذی ' ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ' حديث: 3617' سنن ابی داود - كتاب ' الادب' باب فی حسن الظن - حديث: 4362' صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق ' باب حسن الظن بالله تعالى - ذكر البيان بان حسن الظن للمرء المسلم من حسن العبادة ' حديث: 632' مسند احمد بن حنبل - ' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 7772' مسند عبد بن حميد - من مسند ابی هريرة رضی الله عنه ' حديث: 1428

حدیث: 7606

صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب ' باب تحريم الظلم - حديث: 4780' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد ' باب ذكر التوبة - حديث: 4255' الجامع للترمذی ' - ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ' حديث: 2479' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الدعاء ' فی مسالة العبد لربه وانه لا يخيبه - حديث: 28956

اَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي اِنَّكُمُ الَّذِينَ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا الَّذِي اَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَلَا اُبَالِي فَاسْتَغْفِرُونِي اَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُ فَاسْتَطْعِمُوا فِيَّ اُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُ فَاسْتَكْسُونِي اَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ مِنْكُمْ لَمْ يَزِدْ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ مِنْكُمْ لَمْ يُنْقِصْ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُونِي وَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا سَاَلَ لَمْ يُنْقِصْ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْبَحْرُ اِنْ يُغْمَسْ فِيهِ الْمِخْيَطُ غَمْسَةً وَاحِدَةً، يَا عِبَادِي اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اَحْفَظُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالَى وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7606 – هو فی مسلم

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو، اور میں وہ ہوں جو گناہ معاف کرتا ہوں، اور مجھے اس کی کوئی پرواہ بھی نہیں ہے، اس لئے اے بندو، مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔

اے میرے بندو، تم سب بھوکے ہو، سوائے اس کے کہ جس کو میں کھلا دو، اس لئے مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو، سوائے اس کے کہ جس کو میں پہناؤں، اس لئے مجھ سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو، اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے، اور تمام انسان اور تمام جنات سب متقی اور پرہیزگار بن جائیں تو اس سے میرے ملک میں ایک ذرہ بھی اضافہ نہیں ہوگا، اور اے میرے بندو، اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، تمہارے انسان اور تمام جنات، سب فاسق وفاجر ہو جائیں تو اس کی وجہ سے میرے ملک میں کچھ بھی نقصان واقع نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے، پچھلے، تمام انسان اور تمام جنات ایک جگہ پر جمع ہو جائیں، اور مجھ سے مانگیں، اور میں ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق نواز دوں، تو میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی کہ سوئی کو سمندر میں ڈبو کر نکالے تو اس کے کنارے پر جتنا پانی لگا ہوتا ہے۔ اس لئے جو بھلائی پائے، وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے، اور جو بھلائی کے علاوہ کچھ پائے وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7607 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا بَشَّارُ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ، بَالَ

قَائِمًا فَانْتَضَحَ مِنْ بَوْلِهِ عَلٰى سَاقَيْهِ وَقَدَمَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنَّهُ اَصَابَ مِنْ بَوْلِكَ قَدَمَيْكَ وَسَاقَيْكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى دَارِ قَوْمٍ فَاسْتَوْهَبَهُمْ طَهُوْرًا فَاَخْرَجُوا اِلَيْهِ فَتَوَضَّا وَغَسَلَ سَاقَيْهِ وَقَدَمَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ: مَاذَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: اَمَّا الْاٰنَ فَقَدْ فَعَلْتَ، فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا دَوَاءُ هٰذَا، وَدَوَاءُ الذُّنُوْبِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا فَاِنَّ اِسْنَادَهُ صَحِيْحٌ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَهٰذَا مَوْضِعُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7607 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا، ان کے پیشاب کے قطرے ان کی پنڈلی اور پاؤں پر ٹپک رہے تھے، ایک آدمی نے ان سے کہا: آپ کے پیشاب کے قطرے آپ کی ٹانگ اور پاؤں پر پڑ رہے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا اور کسی آدمی کے گھر سے پانی مانگا، انہوں نے ان کو پانی دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، اپنی پنڈلیاں اور پاؤں دھوئے، پھر اس آدمی کے پاس آئے اور اس سے پوچھا: تم کیا کہہ رہے تھے؟ اس نے بتایا کہ ابھی تم نے جو حرکت کی ہے میں اسی کے بارے میں آپ کو آگاہ کر رہا تھا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس عمل کا یہ حل ہے، اور گناہوں کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی جائے۔

❀❀ یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن اس کی اسناد صحیح ہے جو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

7608 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنْبَاَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، قَالَ: كَانَ قَاصٌّ بِالْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ عَمْرَةَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: يَا رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِىْ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: عَلِمَ عَبْدِىْ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ فَغَفَرَ لَهُ، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا آخَرَ فَقَالَ: يَا رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِىْ فَقَالَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَلِمَ عَبْدِىْ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِىْ فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ، ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ

حدیث: 7608

صحيح البخاری - كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى : يريدون ان يبدلوا كلام الله - حديث: 7091'صحيح مسلم - كتاب التوبة' باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة - حديث: 5060'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب التوبة - ذكر الخبر الدال على ان توبة المرء بعد مواقعته الذنب فی' حديث:623'السنن الكبرى للنسائی - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا اذنب ذنبا بعد ذنب - حديث:9882'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3141'مسند احمد بن حنبل - 'مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث:9069'مسند ابی يعلى الموصلی - شهر بن حوشب 'حديث:6400

ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِيْ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7608 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک قصہ گو شخص رہتا تھا، اس کا نام "عبدالرحمٰن ابن ابی عمرہ" تھا۔ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے، پھر کہتا ہے: اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا ہوں، تو مجھے معاف کر دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے، جو اس کو بخش بھی سکتا ہے اور مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے، وہ کچھ عرصہ اپنی توبہ پر قائم رہتا ہے، لیکن پھر گناہ کا ارتکاب کر لیتا ہے، (لیکن پھر نادم ہو کر) اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہے: اے میرے رب میں گناہ کر بیٹھا ہوں، مجھے معاف کر دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو اس کو بخش بھی سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ہے، یہ جو چاہے عمل کرے۔ وہ بندہ پھر گناہ کرتا ہے، (لیکن نادم ہو کر پھر) اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: اے میرے رب، میرے گناہ کو بخش دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا اور اس کو یہ پتہ ہے کہ اس کا ایک رب ہے، جو کہ گناہوں کو بخش بھی سکتا ہے اور گناہ پر بندے کی پکڑ بھی کر سکتا ہے، تو جو چاہے عمل کر لے، میں نے تجھے بخش دیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7609 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنَا اَبُوْ عَمْرٍو اَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنَا جَابِرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ اَبِيْ طُوَالَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا اِنْ شَاءَ اَنْ يَغْفِرَهُ لَهُ غَفَرَهُ لَهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ

"هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7609 – لا والله ومن جابر حتى يكون حجة بل هو نكرة وحديثه منكر والعمري هو الزاهد أحد الثقات

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گناہ کر بیٹھے، پھر اس کو یہ یقین ہو کہ اس کا رب اگر چاہے تو اس کو بخش سکتا ہے اور اگر چاہے تو اس کو عذاب بھی دے سکتا ہے، اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اس بندے کو معاف کر دے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7610 - اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلِ بْنِ خَرَشَةَ بْنِ يَزِيدَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُسَافِرُ رَجُلٌ فِي اَرْضٍ تَنُوفَةٍ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ اَفْلَتَتْ رَاحِلَتُهُ فَعَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ عَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِهَا تَجُرُّ خِطَامَهَا فَمَا هُوَ بِاَشَدَّ فَرَحًا بِهَا مِنَ اللّٰهِ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ اِذَا تَابَ اِلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7610 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی بندہ بے آب جنگل میں سفر کرتا ہے، وہ ایک درخت کے نیچے آرام کرنے کے لئے سوتا ہے، اس کے ہمراہ اس کی سواری اور کھانا پینا بھی ہوتا ہے، لیکن جب وہ سوکر بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری بھاگ چکی ہوتی ہے، وہ اس کے ڈھونڈنے کے لئے کبھی بلندی پر چڑھتا ہے لیکن اس کو کچھ دکھائی نہیں دیتا، پھر دوسری بلندی پر چڑھتا ہے لیکن اس کو وہاں پر بھی کچھ دکھائی نہیں دیتا، پھر اچانک اس کی نظر پڑتی ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اپنی لگام گھسیٹتی ہوئی آرہی ہوتی ہے، اس وقت اس کو جو خوشی حاصل ہوتی ہے وہ کم ہوتی ہے، لیکن بندہ جب اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔اورحضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7611 - اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ قَانِعِ بْنِ اَبِي عَزْرَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، وَاَبُو نُعَيْمٍ، قَالَا: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، ثَنَا اِيَادٌ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَّلَا شَرَابٌ وَّعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَّشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِحَوْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُعَلَّقَةً بِهِ؟ قُلْنَا: شَدِيدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ اللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7611 – على شرط مسلم

حدیث: 7610

صحیح مسلم - كتاب التوبة' باب في الحض على التوبة والفرح بها - حديث:5037'سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' باب : لله افرح بتوبة العبد - حديث:2684'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:18071'مسند الطيالسي - النعمان بن بشير' حديث: 823'البحر الزخار مسند البزار - مسند النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:2756

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو چٹیل میدان میں ہو، جہاں پر کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہو، اس کا کھانا پینا سب اس کی سواری پر ہو اور وہ سواری یہ سب کچھ لے کر بھاگ گئی ہو۔ وہ آدمی اپنی سواری کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک ہار گیا ہو، لیکن اس کی سواری ایک درخت کے قریب سے گزر رہی ہو، اور اس کی لگام اس درخت میں اٹک گئی ہو، تو اس آدمی کو اپنی سواری اس درخت کے ساتھ بندھی ہوئی مل جائے۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تو بہت زیادہ خوشی ہو گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اُس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

7612 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِي عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ اَبِي: اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7612 – صحيح

✧✧ عبداللہ بن مغفل فرماتے ہیں: میں اور میرے والد محترم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے کہ "ندامت، توبہ ہی ہے"؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "شرمندگی، توبہ ہے۔"

7613 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، يَقُولُ: اَخْبَرَنَاهُ زِيَادُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ – قَالَ: مَا كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَسْتَحِي اَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ وَاَنَا جَالِسٌ زِيَادٌ يَقُولُهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ اَبِي: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ قَالَ: نَعَمْ، اَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ الْاِفْكِ، وَقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث: 7612

صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق' باب التوبة - ذکر الخبر المصرح بصحة ما اسند للناس خبر ابی سعید الذی' حدیث:613' سنن ابن ماجه - کتاب الزهد' باب ذکر التوبة - حدیث:4250' شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الکراهة' باب الرجل یقول استغفر الله واتوب إلیه - حدیث:4618' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:1262' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الشهادات' باب شهادة القاذف - حدیث:19131

✧✧ عبداللہ بن مغفل فرماتے ہیں: میں اور میرے والد محترم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے کہ ''ندامت، توبہ ہی ہے''؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''شرمندگی، توبہ ہے۔''

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے حدیث افک بیان کی ہے اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ'' اگر تو پاک دامن ہے تو بہت جلد اللہ تعالیٰ تیری صفائی بیان کر دے گا، اور اگر تجھ سے گناہ کا ارتکاب ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر اور معافی مانگ۔ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔

7614 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ قَالَ: نَعَمْ

وَهٰذَا حَدِيثٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7614 – هذا من مناكير يحيى بن أيوب

✧✧ حضرت حمید الطّویل فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تو نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن رکھا ہے کہ ''ندامت، توبہ ہے'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7615 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بَعْدَ اَنْ رَجَمَ الْاَسْلَمِيَّ فَقَالَ: اجْتَنِبُوا هٰذِهِ الْقَاذُورَةَ الَّتِي نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا فَمَنْ اَلَمَّ فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ وَلْيَتُبْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ مَنْ يُبْدِلْنَا صَفْحَتَهُ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7615 – على شرط البخاری ومسلم

: اس برائی سے بچو جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے، جس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اس کے جس گناہ کو اللہ تعالیٰ نے چھپایا ہوا ہے وہ خود بھی اپنے اس گناہ کو چھپائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اپنی کتاب میں لکھا ہوا بھی تبدیل فرما دیتا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7616 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ، اَنَّ اَبَا السُّمَيْطِ سَعِيدَ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ الْمَهْرِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْصِنِي. قَالَ: اعْبُدِ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي . قَالَ: إِذَا اَسَاْتَ فَاَحْسِنْ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي. قَالَ: اسْتَقِمْ وَلْتُحَسِّنْ خُلُقَكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7616 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی وصیت فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، انہوں نے کہا: حضور مزید بھی ارشاد فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی گناہ کر بیٹھو تو فوراً کوئی نیکی کرو۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزید ارشاد فرمایئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثابت قدمی اختیار کرو اور اپنے اخلاق اچھے رکھو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7617 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7617 – على بن مسعدة لين

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان سے خطا تو ہو ہی جاتی ہے۔ لیکن ان خطا کاروں میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لیتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 7617

الجامع للترمذی ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب' حديث: 2483 'سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر التوبة - حديث: 4249 'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب ذكر رحمة الله' ما ذكر فی سعة رحمة الله تعالى - حديث: 33551 'مسند احمد بن حنبل -' مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه - حديث: 12820 'مسند عبد بن حميد - مسند انس بن مالك' حديث: 1200 'مسند ابی يعلى الموصلی - قتادة ' حديث: 2852 'مسند الرويانی - مسند انس بن مالك' حديث: 1352 'شعب الإيمان للبيهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب فی معالجة كل ذنب بالتوبة - حديث: 6845

7618 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ ذَنْبٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا قَالَ: ثُمَّ دَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَخَذَ عُوْدًا صَغِيرًا ثُمَّ قَالَ: وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَا لِلرِّجَالِ اِلَّا مِثْلُ هٰذَا الْعُوْدِ وَبِذٰلِكَ سَمَّاهُ اللّٰهُ سَيِّدًا وَحَصُوْرًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7618 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر انسان کے ذمہ گناہ ہوں گے، سوائے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین کی جانب بڑھایا اور ایک چھوٹی سی لکڑی پکڑی پھر فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ مردوں والی چیز صرف اس لکڑی جتنی تھی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ

سَيِّدًا وَحَصُوْرًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ

''اور سردار، اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے''۔ ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7619 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " مَا هَمَمْتُ بِمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَهُمُّونَ بِهِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ كِلَاهُمَا يَعْصِمُنِي اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُمَا . قُلْتُ لَيْلَةً لِفَتًى كَانَ مَعِي مِنْ قُرَيْشٍ فِي اَعْلٰى مَكَّةَ فِي اَغْنَامٍ لِاَهْلِهَا تَرْعَى: اَبْصِرْ لِي غَنَمِي حَتّٰى اَسْمُرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بِمَكَّةَ كَمَا تَسْمُرُ الْفِتْيَانُ قَالَ: نَعَمْ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا جِئْتُ اَدْنٰى دَارٍ مِنْ دُورِ مَكَّةَ سَمِعْتُ غِنَاءً وَصَوْتَ دُفُوْفٍ وَزَمْرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: فُلَانٌ تَزَوَّجَ فُلَانَةَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَلَهَوْتُ بِذٰلِكَ الْغِنَاءِ وَالصَّوْتِ حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ فَمَا اَيْقَظَنِي اِلَّا مَسُّ الشَّمْسِ فَرَجَعْتُ فَسَمِعْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقِيلَ لِي مِثْلَ مَا قِيلَ لِي فَلَهَوْتُ بِمَا سَمِعْتُ وَغَلَبَتْنِي عَيْنِي فَمَا اَيْقَظَنِي اِلَّا مَسُّ الشَّمْسِ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِي فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ: مَا فَعَلْتُ شَيْئًا " قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَوَاللّٰهِ مَا هَمَمْتُ بَعْدَهَا اَبَدًا بِسُوءٍ مِمَّا يَعْمَلُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى اَكْرَمَنِي اللّٰهُ تَعَالٰى بِنُبُوَّتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7619 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح جاہلیت کے لوگ جذباتی ہوجایا کرتے تھے، اس طرح دو مرتبہ میرے ساتھ ہوا۔لیکن ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچالیا۔

۱) ایک رات ایک قریشی نوجوان مکہ کے بالائی علاقے میں بکریاں چرارہا تھا، میں نے اس سے کہا: آج رات تو میری بکریوں کا خیال کرنا، میں مکہ میں لڑکوں کے ساتھ گپ شپ کرنے جارہا ہوں، اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ میں بکریاں اس کے سپرد کرکے وہاں سے نکل آیا، جب میں مکہ کی آبادی کے قریب پہنچا تو مجھے گانے باجے اور دف اور مزامیر کی آوازیں سنائی دیں، میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ آوازیں کیسی ہیں؟ اس نے بتایا کہ یہ شادی ہورہی ہے۔ یہ آواز سنتے ہی مجھ پر نیند کا غلبہ ہوگیا اور میں سوگیا۔ ساری رات وہیں سویا رہا، دن کے وقت دھوپ کی گرمی پڑی تو میری آنکھ کھلی، میں وہیں سے اٹھ کر اپنے اس ساتھی کے پاس واپس چلا گیا۔

۲) دوسری مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا، لیکن اس بار بھی مجھے نیند آگئی اور میں سوگیا اور صبح کے وقت میری آنکھ کھلی، میں اپنے ساتھی کے پاس لوٹ گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: کہ رات تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی بھی اہل جاہلیت کی رسومات میں سے کسی کا ارادہ بھی نہیں کیا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت کی عزت عطا فرمادی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7620 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، ثنا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، ثنا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ) (النجم: 32) قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يُصِيْبُ الْفَاحِشَةَ يُلِمُّ بِهَا ثُمَّ يَتُوْبُ مِنْهَا قَالَ: " يَقُوْلُ:

(البحر الرجز)

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا اَلَمَّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7620 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ

''وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے'' (ترجمہ کنزالایمان امام

احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی گناہ میں مبتلا ہوا، لیکن پھر اس سے توبہ کرلی۔

کسی شاعر نے کہا ہے۔

اے اللہ! اگر تو بخشنے پہ آئے بڑے جم غفیر کو بخش دے، تیرا وہ کون سا بندہ ہے جو گناہ میں مبتلا نہیں ہوا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7621 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو الْعَقَدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ (الَّذِينَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ) (النجم: 32) فَمَا اللَّمَمُ؟ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مَا لَمْ يَدْخُلِ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ فَاِذَا دَخَلَ فَذَلِكَ الزِّنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7621 – صحيح

حضرت سعید بن میناء فرماتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا، میں نے کہا: اے ابوہریرہ

الَّذِينَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ

اس آیت میں "لمم" سے مراد کیا چیز ہے؟

انہوں نے فرمایا: سرمہ دانی میں سرمچو داخل ہونے سے پہلے پہلے جتنے عمل ہوتے ہیں سب کو "لمم" کہتے ہیں اور جب داخل ہو جاتا ہے، اس کو "زنا" کہتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7622 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّكُمْ لَا تُخْطِئُوْنَ لَاَتَى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُخْطِئُوْنَ يَغْفِرُ لَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7622 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم گناہ کرنے چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لائے گا جو گناہ کرے گی، اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کے بخشے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7623 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّمَّاكِ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِرْهَمٍ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ بَلَجٍ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ سُلَيْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّ الْعِبَادَ لَمْ يُذْنِبُوا لَخَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ ثُمَّ يَغْفِرُ لَهُمْ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7623 – أخرجه شاهدا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بندے گناہ نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بخشے گا۔ کیونکہ وہ غفور ورحیم ہے۔

7624 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُجِيبٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ابْنَ آدَمَ اِنْ دَنَوْتَ مِنِّی شِبْرًا دَنَوْتُ مِنْكَ ذِرَاعًا، وَاِنْ دَنَوْتَ مِنِّی ذِرَاعًا دَنَوْتُ مِنْكَ بَاعًا، ابْنَ آدَمَ اِنْ حَدَّثْتَ نَفْسَكَ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ تَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَكَ حَسَنَةً وَاِنْ عَمِلْتَهَا كَتَبْتُهَا لَكَ عَشْرًا، وَاِنْ هَمَمْتَ بِسَيِّئَةٍ فَحَجَزَكَ عَنْهَا هَيْبَتِی كَتَبْتُهَا لَكَ حَسَنَةً وَاِنْ عَمِلْتَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7624 – صحيح

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! اگر تو ایک بالشت میرے قریب آئے گا، میں ایک ذراع تیرے قریب آؤں گا۔ اور اگر تو ایک ذراع میرے قریب آئے گا تو میں ایک باع (دونوں بازوؤں کے پھیلانے کی مقدار جو کہ تقریباً ۶ فٹ ہوتی ہے) تیرے قریب آؤں گا۔ اے ابن آدم! اگر تیرے دل میں نیکی کا ارادہ آئے' میں تیرے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دوں گا اگرچہ تو اس ارادے پر عمل نہ کر سکے۔ اور اگر تو عمل بھی کر لے تو میں تیرے لئے دس نیکیوں کا ثواب لکھوں گا۔ اور اگر تو گناہ کا ارادہ کرے، لیکن میرے خوف کی وجہ سے تو اس پر عمل نہ کر سکے تو میں اس کے بدلے میں بھی تیرے لئے نیکی لکھوں گا اور اگر تو اس گناہ کے ارادے پر عمل بھی کر لے تو میں صرف ایک گناہ لکھوں گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7625 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَبِیْ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِی نَفْسِهِ ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِی نَفْسِهِ، وَمَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فِی مَلَاٍ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِی مَلَاٍ هُمْ

اَكْثَرُ مِنَ الْمَلَأِ الَّذِينَ ذَكَرَهُ فِيهِمْ وَاَطْيَبُ، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ شِبْرًا تَقَرَّبَ اللّٰهُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنَ اللّٰهِ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ اللّٰهُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ اَتَى اللّٰهَ مَشْيًا اَتَاهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ اَتَى اللّٰهَ هَرْوَلَةً اَتَاهُ اللّٰهُ سَعْيًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَاَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيبٍ السُّلَمِيُّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7625 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں یاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کو (اپنی شایان شان) اپنے دل میں یاد کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو محفل میں یاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ اچھی اور پاکیزہ محفل میں یاد کرتا ہے، اور جو ایک بالشت اللہ تعالیٰ کے قریب جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہے، اور جو ایک ہاتھ اللہ تعالیٰ کے قریب جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ایک باع (دونوں بازوؤں کے پھیلانے کی مقدار جو کہ تقریباً ۶ فٹ ہوتی ہے) اس کے قریب آتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی جانب چل کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جانب دوڑ کر آتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ کر جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی جانب اس سے بھی زیادہ تیز دوڑ کر آتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں جو ابوعبدالرحمٰن ہیں، یہ عبداللہ بن حبیب سلمی ہیں۔

7626 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، الْعَدْلُ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، ثنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبَى وَشَرَدَ عَلَى اللّٰهِ كَشَرَادِ الْبَعِيرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ الْعَوْفِيِّ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبَى قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ اَبَى؟ قَالَ: مَنْ عَصَانِي فَقَدْ اَبَى وَقَدْ رُوِيَ الْمَتْنُ الْاَوَّلُ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7626 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری تمام امت جنت میں جائے گی سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا اور بدکے ہوئے اونٹ کی مانند اپنے اللہ سے بدک گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ''میرا ہر امتی جنت میں جائے گا سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ انکار کس نے کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس

نے میری نافرمانی کی، اس نے میرا انکار کیا۔ اور سابقہ متن حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

7627 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: مَرَّ اَبُو اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ عَلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَسَاَلَهُ عَنْ اَلْيَنِ كَلِمَةٍ سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللَّهِ شِرَادَ الْبَعِيرِ عَلَى اَهْلِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7627 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ علی بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت خالد بن یزید بن معاویہ کے پاس سے ہوا، خالد نے ابوامامہ سے پوچھا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے آسان کلمہ کون سا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "تم سب لوگ جنت میں جاؤ گے سوائے اس شخص کے جو اپنے اللہ کی اس طرح نافرمانی کرتا ہے جیسے کوئی اونٹ اپنے مالک کی نافرمانی کرتا ہے"۔

7628 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، ثَنَا اَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ مِلْءُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَقَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ الْخَلَائِقِ بِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَبِهَا يَشْرَبُ الْوَحْشُ وَالطَّيْرُ الْمَاءَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَصَرَهَا عَلَى الْمُتَّقِينَ وَزَادَهُمْ تِسْعًا وَتِسْعِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ مُخْتَصَرًا مِثْلَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ "

✧✧ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین اور آسمان پیدا کیے اس وقت سو رحمتیں بھی پیدا کیں، ہر رحمت زمین و آسمان سے بڑی ہے، ان سو میں سے ایک رحمت اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں تقسیم فرما دی، اسی رحمت کے باعث ماں اپنی اولاد پر رحم کرتی ہے، اسی کے باعث وحشی جانور اور پرندے پانی پیتے ہیں، اسی کے باعث مخلوقات ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ قیامت کے دن یہ ساری رحمت صرف متقی لوگوں کے لئے خاص کر دی جائے گی، اور رحمت کے باقی ۹۹ حصے بھی ان کو دے دیئے جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔۔ تاہم انہوں نے سلیمان

حدیث: 7628

صحیح مسلم - کتاب التوبۃ باب فی سعۃ رحمۃ اللہ تعالی وانہا سبقت غضبہ - حدیث:5053 صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ ذکر الإخبار عن خلق اللہ جل وعلا عدد الرحمۃ التی یرحم - حدیث:6237 مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار حدیث سلمان الفارسی - حدیث:23113 البحر الزخار مسند البزار - حدیث سلمان حدیث:2187

تیمی کے واسطے سے، ابوعثمان کے حوالے سے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی مختصر روایت نقل کی ہے۔ اور وہ روایت بالکل اسی جیسی ہے جو زہری نے سعید کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔

7629 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: ثنا بَكَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّيرِينِيُّ، ثنا عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، قَسَمَ رَحْمَةً بَيْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا وَسِعَتْهُمْ اِلٰى آجَالِهِمْ وَاَخَّرَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً لِاَوْلِيَائِهِ، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَابِضٌ تِلْكَ الرَّحْمَةَ الَّتِي قَسَمَهَا بَيْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا اِلَى التِّسْعِ وَالتِّسْعِينَ فَيُكْمِلُهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ لِاَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

✧✧ محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ۱۰۰ رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت اس نے دنیا والوں میں تقسیم کر دی ہے، وہ رحمت ان کی وفات تک ان کو شامل ہے۔ اور ۹۹ رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے لئے سنبھال کر رکھی ہیں۔ اور جو رحمت اللہ تعالیٰ نے دنیا والوں میں تقسیم کی ہوئی ہے، اس کو بھی وہ واپس لے لے گا اور قیامت کے دن اپنے دوستوں کو پوری ۱۰۰ رحمتیں عطا کرے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم علیہ الرحمہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7630 - اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ السَّمَّاكُ، قَالَا: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْحِيرِيِّ، ثنا جُنْدُبٌ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا فَصَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَ عِقَالَهَا ثُمَّ رَكِبَهَا ثُمَّ نَادَى: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا اَحَدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَقُولُونَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيرُهُ، اَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ؟ قَالُوا: بَلٰى . قَالَ: لَقَدْ حَظَرَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَاَنْزَلَ رَحْمَةً يُعَاطِفُ بِهَا الْخَلَائِقُ جِنُّهَا وَاِنْسُهَا وَبَهَائِمُهَا وَعِنْدَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7630 – صحيح

✧✧ حضرت جندب فرماتے ہیں: ایک دیہاتی شخص آیا، اس نے اپنی سواری بٹھائی، اس کو باندھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو وہ اپنی سواری کے پاس آیا، اس کی رسی کھولی اور اس پر سوار ہو گیا، پھر ندا دی: اے اللہ! تو مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت فرما اور ہماری رحمت میں کسی دوسرے کو شامل نہ فرما۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سن کر صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ شخص زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ؟ تم نے سنا نہیں ہے، اس نے دعا

مانگتے ہوئے کیا کہا؟ صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ ہم نے سنا ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو روکنا چاہا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک سو رحمتیں پیدا فرمائی ہیں، ان میں سے ایک رحمت دنیا میں اتاری ہے جس کے باعث انسان، جنات، جانور اور تمام مخلوقات ایک دوسرے پر رحمت کرتے ہیں، جبکہ ۹۹ رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7631 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْنُسَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِرْحَمْ مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكَ مَنْ فِي السَّمَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7631 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اہل زمین پر رحم کرو، تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7632 – اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ خَلِيْلِيْ وَصَفِيِّيْ صَاحِبُ هٰذِهِ الْحُجْرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نُزِعَتِ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُوْ عُثْمَانَ هٰذَا هُوَ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ وَلَوْ كَانَ النَّهْدِيَّ لَحَكَمْتُ بِصِحَّتِهِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7632 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے دوست، اس حجرے میں رہنے والے نے فرمایا ہے: رحمت صرف بدبخت شخص سے الگ کی جاتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں جو

حديث: 7631

مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب' ما ذكر في الرحمة من الثواب - حديث:24843'مسند الطيالسي - ما اسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث:329'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند عبد الله بن مسعود' حديث:4930'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:1395'المعجم الصغير للطبرانی - باب من اسمه إسحاق' حديث:282'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله - باب' حديث:10081

ابوعثمان ہیں ، یہ مغیرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ، یہ نہدی نہیں ہیں ۔ اور یہ نہدی ہوتے تو میں فیصلہ کردیتا کہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے ۔

7633 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ كَرْدَمِ بْنِ اَرْطُبَاقَ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَقَدْ خَلَقَ لَهُ مَا يَغْلِبُهُ وَخَلَقَ رَحْمَتَهُ تَغْلِبُ غَضَبَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7633 – هذا منكر

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی پیدا فرمائی ہے اس کے لئے کوئی دوسری چیز بھی پیدا فرمائی ہے جو اس پہلی پر غالب آ جائے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے رحمت پیدا فرمائی ، یہ اللہ تعالیٰ کے غضب پر غالب آ جاتی ہے ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ۔

7634 – اَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْحَافِظُ، اَنْبَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ شُعْبَةُ: ذَكَرَ اَحَدُهُمَا – عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فَمِ فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشْيَةَ اَنْ يَقُوْلَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7634 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل امین علیہ السلام فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے کہ کہیں یہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق نہ ہو جائے ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ۔ حضرت علی بن زید سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے ۔

7635 – اَخْبَرَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا " اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ رَاَيْتَنِي وَاَنَا آخِذٌ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاَدُسُّهُ فِي فِي فِرْعَوْنَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7635 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت علی بن زید، یوسف بن مہران کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: کاش کہ آپ اس وقت مجھے دیکھتے جب فرعون دریا میں غرق ہو رہا تھا، میں اس کے منہ میں اس وقت مٹی ٹھونس رہا تھا۔

7636 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيْرًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: يَنْظُرُ فِي كِتَابِهِ وَيَتَجَاوَزُ لَهُ عَنْهُ، اِنَّهُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَا عَائِشَةُ يَوْمَئِذٍ هَلَكَ، وَكُلُّ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ تَشُوكُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7636 – على شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز کے وقت یہ دعا مانگی "اے اللہ! میرا حساب آسانی سے لینا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آسان حساب کس کو کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نامہ اعمال کو دیکھا تو جائے لیکن اس کے مندرجات پر بحث نہ ہو، کیونکہ اے عائشہ اس دن جس کے اعمال کی تفتیش شروع ہوگئی وہ مارا جائے گا۔ اور مومن کو جو بھی تکلیف آتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹاتا ہے۔ حتیٰ کہ جو مومن کو جو کانٹا بھی چبھتا ہے اس کے بدلے بھی گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس اسناد کے ہمراہ اس کو نقل نہیں کیا۔

7637 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ هَرِمٍ الْقُرَشِيُّ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هَرِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " خَرَجَ مِنْ عِنْدِي خَلِيْلِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّ لِلّٰهِ عَبْدًا مِنْ عَبِيْدِهِ عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَمْسَ مِائَةِ سَنَةٍ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ فِي الْبَحْرِ عَرْضُهُ وَطُوْلُهُ ثَلَاثُوْنَ ذِرَاعًا فِي ثَلَاثِيْنَ ذِرَاعًا وَالْبَحْرُ مُحِيطٌ بِهِ اَرْبَعَةَ آلَافِ فَرْسَخٍ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ وَاَخْرَجَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ عَيْنًا عَذْبَةً بِعَرْضِ الْاُصْبُعِ تَبِضُّ بِمَاءٍ عَذْبٍ فَتَسْتَنْقِعُ فِي اَسْفَلِ الْجَبَلِ وَشَجَرَةَ رُمَّانٍ تُخْرِجُ لَهُ كُلَّ

لَيْلَةٍ رُمَّانَةً فَتُغَذِّيهِ يَوْمَهُ، فَإِذَا اَمْسٰى نَزَلَ فَاَصَابَ مِنَ الْوَضُوْءِ وَاَخَذَ تِلْكَ الرُّمَّانَةَ فَاَكَلَهَا ثُمَّ قَامَ لِصَلَاتِهِ، فَسَاَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ وَقْتِ الْاَجَلِ اَنْ يَقْبِضَهُ سَاجِدًا وَاَنْ لَا يَجْعَلَ لِلْاَرْضِ وَلَا لِشَيْءٍ يُفْسِدُهُ عَلَيْهِ سَبِيلًا حَتّٰى بَعَثَهُ وَهُوَ سَاجِدٌ قَالَ: فَفَعَلَ فَنَحْنُ نَمُرُّ عَلَيْهِ اِذَا هَبَطْنَا وَاِذَا عَرَجْنَا فَنَجِدُ لَهُ فِي الْعِلْمِ اَنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ: اَدْخِلُوا عَبْدِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، فَيَقُوْلُ: رَبِّ بَلْ بِعَمَلِي، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ: اَدْخِلُوا عَبْدِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، بَلْ بِعَمَلِي، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ: اَدْخِلُوا عَبْدِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، فَيَقُوْلُ: رَبِّ بَلْ بِعَمَلِي، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ: قَايِسُوا عَبْدِي بِنِعْمَتِي عَلَيْهِ وَبِعَمَلِهِ فَتُوجَدُ نِعْمَةُ الْبَصَرِ قَدْ اَحَاطَتْ بِعِبَادَةِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ وَبَقِيَتْ نِعْمَةُ الْجَسَدِ فَضْلًا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ: اَدْخِلُوا عَبْدِي النَّارَ قَالَ: فَيُجَرُّ اِلَى النَّارِ فَيُنَادِي: رَبِّ بِرَحْمَتِكَ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: رُدُّوهُ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُوْلُ: يَا عَبْدِي، مَنْ خَلَقَكَ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا؟ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: كَانَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِكَ اَوْ بِرَحْمَتِي؟ فَيَقُوْلُ: بَلْ بِرَحْمَتِكَ. فَيَقُوْلُ: مَنْ قَوَّاكَ لِعِبَادَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ؟ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: مَنْ اَنْزَلَكَ فِي جَبَلٍ وَسَطَ اللُّجَّةِ وَاَخْرَجَ لَكَ الْمَاءَ الْعَذْبَ مِنَ الْمَاءِ الْمَالِحِ وَاَخْرَجَ لَكَ كُلَّ لَيْلَةٍ رُمَّانَةً وَاِنَّمَا تَخْرُجُ مَرَّةً فِي السَّنَةِ، وَسَاَلْتَنِي اَنْ اَقْبِضَكَ سَاجِدًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ يَا رَبِّ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَذٰلِكَ بِرَحْمَتِي وَبِرَحْمَتِي اُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ، اَدْخِلُوا عَبْدِي الْجَنَّةَ فَنِعْمَ الْعَبْدُ كُنْتَ يَا عَبْدِي فَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّمَا الْاَشْيَاءُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا مُحَمَّدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ هَرِمٍ الْعَابِدَ مِنْ زُهَّادِ اَهْلِ الشَّامِ، وَاللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ لَا يَرْوِي عَنِ الْمَجْهُوْلِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7637 – لا والله وسليمان بن هرم غير معتمد

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: ابھی ابھی میرے پاس سے میرے دوست جبریل امین علیہ السلام تشریف لے کر گئے ہیں، انہوں نے مجھے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جس نے پانچ سو سال تک ایک پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کی ہے، وہ پہاڑ تیس ذراع مربع ہے۔ اور اس پہاڑ کو چاروں طرف سے چار ہزار فرسخ دریا نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کے لئے ایک انگلی کی مقدار مقام سے پانی کا چشمہ جاری فرمایا، تھوڑا تھوڑا میٹھا پانی رستا رہتا تھا، پھر وہ پہاڑ کی نچلی جانب سے صاف ستھرا ہو کر نکلتا۔ وہاں انار کا ایک درخت تھا، ہر رات اس کو ایک انار لگتا، جس سے اس کو ایک دن کی غذا مل جاتی۔ جب شام ہوتی تو وہ وضو کرنے کے لئے نیچے اترتا، اور اس انار کو کھالیتا۔ اور دوبارہ عبادت میں مصروف ہو جاتا، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ یا اللہ اس کو سجدے کی حالت میں موت عطا کرنا۔ اور زمین یا کوئی بھی چیز اس کو نقصان نہ پہنچائے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ملک الموت کو بھیجا تو وہ آدمی اس وقت سجدے میں تھا۔ سجدے کے عالم

میں اس کی روح کو قبض کیا گیا، (حضرت جبریل امین علیہ السلام فرماتے ہیں) ہم آتے جاتے اس کو دیکھتے تھے، ہمیں یہ علم تھا کہ اس کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا اور اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس بندے کے بارے میں فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی بناء پر جنت میں داخل کر دو، وہ بندہ کہے گا: اے میرے رب، میرے اعمال کی بناء پر مجھے جنت میں بھیجا جائے، اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں بھیج دو، وہ کہے گا: (رحمت نہیں) بلکہ مجھے میرے اعمال صالحہ کی بناء پر جنت میں بھیجا جائے، اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں بھیج دو، وہ کہے گا: اے میرے رب، میرے عمل کی بناء پر مجھے جنت میں بھیج دو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس بندے کے اعمال اور اس پر جو میری نعمتیں ہیں ان کا موازنہ کیا جائے، صرف آنکھوں کی نعمت ہی اس کے پانچ سو سال کی عبادت سے زائد ہوگی، اور باقی پورا جسم تو اس کی عبادت سے کہیں زائد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کو دوزخ میں ڈال دیا جائے، چنانچہ اس بندے کو دوزخ کی جانب گھسیٹا جائے گا تو پکار پکار کر کہے گا: اے میرے رب مجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کو چھوڑ دو، اس کو دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تو کچھ بھی نہ تھا، تجھے پیدا کس نے کیا ہے؟ وہ کہے گا: اے میرے رب تو نے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ تیری طرف سے ہوا یا میری رحمت سے؟ وہ کہے گا: یا اللہ محض تیری رحمت سے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پانچ سو سال تجھے عبادت کی طاقت کس نے بخشی؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار تو نے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے پہاڑ کے درمیان غار کے اندر کس نے اتارا؟ اور کھاری پانی میں سے تیرے لئے میٹھا پانی کس نے نکالا تھا؟ اور ہر رات تیرے لئے انار کون مہیا کرتا تھا؟ اور تو پورے سال میں ایک مرتبہ باہر نکلتا تھا اور تو نے مجھ سے دعا مانگی تھی کہ میں تجھے سجدے کی حالت میں موت دوں، یہ سب تیرے لئے کس نے کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب، سب تو نے ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ سب میری رحمت کی بناء تھا، اور اپنی رحمت ہی سے تجھے میں جنت میں داخل کروں گا۔ (پھر فرشتوں سے فرمائے گا:) میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو۔ اے میرے بندے تو کتنا ہی اچھا بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، "سلیمان بن ہرم" اہل شام کے عبادگزار لوگوں میں سے ہیں۔ اور لیث بن سعد مجہول راویوں کی روایات نقل نہیں کرتے۔

7638 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اللَّيْثِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ شُعْبَةَ بْنِ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ حَسَنَةٍ وَاَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ حَسَنَةً" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذًا لَا يَهْلِكُ مِنَّا اَحَدٌ. قَالَ: بَلٰى اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَجِيْءُ بِالْحَسَنَاتِ

لَوْ وُضِعَتْ عَلٰى جَبَلٍ اَثْقَلَتْهُ ثُمَّ تَجِيءُ النِّعَمُ فَتَذْهَبُ بِتِلْكَ ثُمَّ يَتَطَاوَلُ الرَّبُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ شَاهِدٌ لِحَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ هَرِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7638 – صحيح

✧✧ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا، وہ جنتی ہے اور اس کے لئے جنت ثابت ہو چکی ہے۔ اور جس نے سبحان اللہ وبحمدہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ۱۰۲۴ نیکیاں لکھے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تب تو ہم میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، تم میں سے کوئی آدمی اتنی نیکیاں لے کر آئے گا کہ اگر وہ پہاڑ پر رکھی جائیں تو اس کو بھی بھاری لگیں، پھر وہ سب نیکیاں نعمتوں کے بدلے میں پوری ہو جائیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے لوگوں پر کرم فرمائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث سلیمان بن ہرم کی حدیث کی شاہد ہے۔

7639 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7639 – صحيح

✧✧ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: عقلمند وہ ہے جس نے اپنے آپ کو نیک کیا اور موت کے بعد کے لئے اچھے عمل کئے۔ اور عاجز وہ شخص ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی میں لگا رہا اور اللہ تعالیٰ پر امیدیں لگائے رہا۔

حدیث: 7639

الجامع للترمذی ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ' حديث: 2441 ' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد ' باب ذكر الموت والاستعداد له - حديث: 4258 ' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين ' حديث شداد بن اوس - حديث: 16820 ' مسند الطيالسي - وشداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث: 1203 ' البحر الزخار مسند البزار - مسند شداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث: 2945 ' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد ' حديث: 864 ' المعجم الكبير للطبراني - باب الشين ' ما اسند شداد - عبد الرحمن بن غنم الاشعري عن شداد بن اوس ' حديث: 6979

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7640 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ مُكَفَّر

" هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7640 - صحيح

✧✧ حضرت عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو چکا ہوتا ہے۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7641 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَكَمَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْغِطْرِيفِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوحِ الْاَمِينِ قَالَ: قَالَ: " قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْتَى بِحَسَنَاتِ الْعَبْدِ وَسَيِّئَاتِهِ فَيَقُصُّ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ فَاِنْ بَقِيَتْ حَسَنَةٌ وَسَّعَ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ " قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى يَزْدَادَ فَحَدَّثَنَا بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ، قُلْتُ لَهُ: فَاِنْ ذَهَبَتِ الْحَسَنَةُ؟ قَالَ: (اُولٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوا) (الأحقاف: 16)-- وَقَرَاَ اِلٰى قَوْلِهِ - (يُوعَدُونَ) (الأحقاف: 16) قُلْتُ لَهُ: فَرَاَيْتُ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ) (السجدة: 17) اَعْيُنٍ وَقَالَ: الْعَبْدُ يَعْمَلُ سِرًّا اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَعْلَمُ بِهِ النَّاسُ فَاَسَرَّ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُرَّةَ عَيْنٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ لِلْيَمَانِيِّينَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْحَكَمُ الَّذِي يَرْوِي عَنْهُ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ: الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ الْعَدَنِيُّ، وَالْغِطْرِيفُ هُوَ: اَبُو هَارُونَ الْغِطْرِيفُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْيَمَانِيُّ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7641 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بندے کی نیکیاں اور برائیاں لائی جائیں گی، پھران کا موازنہ کیا جائے گا، اگر نیکیاں بڑھ گئیں، تو اللہ اس کو جنت میں وسیع مقام عطا فرمائے گا (راوی کہتے ہیں) میں حضرت یزداد کے پاس گیا توانہوں نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی۔ میں نے ان سے کہا: اگر نیکیاں پوری ہو جائیں تو کیا ہوگا؟ انہوں نے یہ آیت پڑھی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ

"یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگذر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ یہ ارشاد بھی نظر آتا ہے

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ (السجدہ: 17)

"تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور فرمایا: بندہ جو کام پوشیدہ کرتا ہے، اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم ہے۔ اس کو لوگ نہیں جانتے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے قیامت کے دن اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور وہ حکم جن سے معتمر بن سلیمان روایت کرتے ہیں، وہ حکم بن ابان عدنی ہیں۔ اور غطریف، ابوہارون غطریف بن عبیداللہ یمانی ہیں۔

7642 – حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ أَبُو أَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو هَارُونَ الْغِطْرِيفُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ حَدَّثَهُ: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَضَى أَنْ يُؤْتَى بِعَمَلِ الْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَسَنَاتِهِ وَسَيِّئَاتِهِ فَيَقُصُّ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ. فَإِنْ بَقِيَتْ لَهُ حَسَنَةٌ وَاحِدَةٌ وَسَّعَ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مَا شَاءَ قَالَ الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ: فَأَتَيْتُ أَبَا سَلَمَةَ، يَزْدَادَ فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنْ ذَهَبَتِ الْحَسَنَةُ وَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ؟ فَقَالَ: (أُولَئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا) (الأحقاف: 16) – إِلَى قَوْلِهِ – (الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ) (الأحقاف: 16)

✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل امین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ قیامت کے دن بندے کی نیکیاں اور برائیاں لائی جائیں گی، پھر ان کا موازنہ کیا جائے گا، اگر ایک بھی نیکی بڑھ گئی، تو اللہ اس کو جنت میں وسیع مقام عطا فرمائے گا (حکم بن ابان کہتے ہیں) میں ابوسلمہ حضرت یزداد کے پاس گیا (تو انہوں نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی) میں نے ان سے کہا: اگر نیکیاں پوری ہو جائیں اور کوئی نیکی اضافی نہ بچے تو کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا:

أُولَئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ

"یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگذر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

7643 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثنا أَبُو الْمُوَجِّهِ، ثنا عَبْدَانُ، قَالَ: فَأَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ

اَبِی الْعَنْبَسِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ لَوْ اَكْثَرُوا مِنَ السَّيِّئَاتِ قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلَّذِينَ بَدَّلَ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ

اَبُو الْعَنْبَسِ هٰذَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7643 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ان کے گناہ زیادہ ہوتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل فرمادے گا۔

❀❀ یہ ابوالعنبس سعید بن کثیر ہیں، اوراس کی اسناد صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7644 – حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِیُّ، ثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عَمَّارَةَ بْنِ اَبِی حَفْصَةَ، ثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ اَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِیُّ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِی بُرْدَةَ، عَنْ اَبِی مُوسَى، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَجِيئَنَّ اَقْوَامٌ مِنْ اُمَّتِی بِمِثْلِ الْجِبَالِ ذُنُوبًا فَيَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، عَنْ اَبِی طَلْحَةَ بِزِيَادَاتٍ فِی مَتْنِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7644 – شداد بن سعيد الراسبی له مناكير

✧✧ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت کے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کرآئیں گے، اللہ تعالیٰ ان کوبخش دے گا اوران کے وہ گناہ یہودیوں اورعیسائیوں پرڈال دے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔حجاج بن نصیر نے ابوطلحہ سے روایت کی ہے اوراس کے متن میں کچھ الفاظ کا اضافہ بھی ہے۔

7645 – حَدَّثَنِيهِ عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ، ثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِی بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " تُحْشَرُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ: صِنْفٌ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَصِنْفٌ يُحَاسَبُوْنَ حِسَابًا يَسِيرًا، وَصِنْفٌ يَجِيئُونَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَمْثَالُ الْجِبَالِ الرَّاسِيَاتِ، فَيَسْاَلُ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ فَيَقُوْلُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: هٰؤُلَاءِ عَبِيدٌ مِنْ عِبَادِكَ فَيَقُوْلُ: حُطُّوهَا عَنْهُمْ وَاجْعَلُوهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى وَاَدْخِلُوهُمْ بِرَحْمَتِی الْجَنَّةَ "

✧✧ حضرت ابو بردہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کا تین قسموں میں حشر ہوگا۔ کچھ لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ کچھ لوگوں کا بہت آسان حساب لیا جائے گا اور وہ جنت میں چلے جائیں گے۔ کچھ لوگ آئیں گے ان کی پشتوں پر مضبوط پہاڑوں کے برابر گناہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔ حالانکہ وہ ان کے حال کو خود جانتا ہے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا: یہ کون ہے؟ فرشتے عرض کریں گے: یہ تیرے بندوں میں سے ایک بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کے سارے گناہ ہٹا کر یہود و نصاریٰ پر ڈال دو، اور اس کو میری رحمت سے جنت میں بھیج دو۔

7646 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عَلِمَ اللّٰهُ مِنْ عَبْدٍ نَدَامَةً عَلٰى ذَنْبٍ اِلَّا غَفَرَ لَهُ قَبْلَ اَنْ يَسْتَغْفِرَهُ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7646 – بل هشام بن زياد متروك

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنے گناہ پر نادم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے معافی مانگنے سے پہلے ہی اس کو معاف فرما دیتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7647 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ) (الروم: 41) قَالَ: يَتُوْبُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7647 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان

(لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ) (الروم: 41)

کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے "توبہ کرنا"۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7648 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا هَمَّامٌ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَا: ثنا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَبْتُ حَدًّا، قَالَ: فَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْهُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ. قَالَ: اَصَلَّيْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قَدْ غُفِرَ لَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7648 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اورعرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حد لازم ہوگئی ہے، راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کوئی بات نہ پوچھی ،اورنماز کے لئے اقامت ہوگئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اس آدمی نے پھر کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایسا گناہ کیا ہے جس کی وجہ سے مجھ پر حد لازم ہو چکی ہے، اس لئے آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مجھ پر حد نافذ فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے گناہ بخش دیئے گئے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7649 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثنا رَبَاحُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي السُّوقِ فِي اِمَارَةِ زِيَادٍ اِذْ ضَرَبْتُ بِاِحْدٰى يَدَيَّ عَلَى الْاُخْرٰى تَعَجُّبًا، فَقَالَ رَجُلٌ، مِنَ الْاَنْصَارِ قَدْ كَانَتْ لِوَالِدِهِ صُحْبَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِمَّا تَعْجَبُ يَا اَبَا بُرْدَةَ؟ قُلْتُ: اَعْجَبُ مِنْ قَوْمٍ دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَنَبِيُّهُمْ وَاحِدٌ وَدَعْوَتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَحَجُّهُمْ وَاحِدٌ وَغَزْوُهُمْ وَاحِدٌ يَسْتَحِلُّ بَعْضُهُمْ قَتْلَ بَعْضٍ، قَالَ: فَلَا تَعْجَبْ فَاِنِّي سَمِعْتُ وَالِدِي، اَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اُمَّتِي اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ حِسَابٌ وَّلَا عَذَابٌ، اِنَّمَا عَذَابُهَا فِي الْقَتْلِ وَالزَّلَازِلِ وَالْفِتَنُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7649 – صحيح

✧✧ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زیاد کے دورِ حکومت میں مَیں ایک بازار میں کھڑا ہوا تھا، میں نے تعجب کی وجہ سے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا، ایک انصاری شخص (اس کے والد محترم صحابی رسول ہیں) نے کہا: اے ابو بردہ! تم کس بات پر تعجب کر رہے ہو؟ میں نے کہا: مجھے اس قوم پر تعجب ہو رہا ہے، جن کا دین ایک ہے، جن کا نبی ایک ہے، جن کی دعوت ایک ہے، جن کا حج ایک ہے، جن کا جہاد ایک ہے، اور یہ سب ایک دوسرے کو قتل کرنا جائز سمجھتے ہیں، اس نے کہا: آپ تعجب نہ کریں، کیونکہ میں نے اپنے والد محترم کی زبانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن رکھا ہے کہ ''میری امت، امتِ مرحومہ ہے۔ [آخر]ت میں نہ ان کا کوئی حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر کوئی عذاب ہوگا۔ ان کا عذاب قتل، زلزلے اور فتنے ہیں (جو کہ دنیا [میں]

میں ان پر آجائیں گے)

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7650 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَاُتِيَ بِرُءُوسِ خَوَارِجَ، فَكُلَّمَا مَرُّوا عَلَيْهِ بِرَاْسٍ قَالَ: اِلَى النَّارِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ: اَوَلَا تَدْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَذَابُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ جُعِلَ بِاَيْدِيهَا فِي دُنْيَاهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَّحْدَهُ حَدِيثَ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى: اُمَّتِي اُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ"

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7650 - على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زیاد کے پاس خوارج کے سر لائے گئے، وہ جس سر کے پاس سے گزرتا، کہتا: یہ دوزخی ہے۔ حضرت عبداللہ بن یزید نے اس سے کہا: کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سن رکھا "اس امت کا عذاب ان کو ان کے اپنے ہاتھوں سے دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے"۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے طلحہ بن یحیٰی کے واسطے سے ابوبردہ کے حوالے سے ابوموسیٰ کی یہ حدیث نقل کی ہے "امتی امة مرحومہ" میری امت وہ امت ہے جس پر رحم کیا گیا ہے۔

7651 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعْدٍ، مَوْلٰى طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: " كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ عَنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ، فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّينَ دِينَارًا عَلٰى اَنْ يَطَاَهَا، فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ اَرْعَدَتْ فَبَكَتْ، فَقَالَ:

حديث: 7651

الجامع للترمذي ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ' حديث:2480 'صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان ' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر الخبر الدال على ان ترك المرء بعض المحظورات لله جل حديث:388 'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب ذكر رحمة الله ' ما ذكر في سعة رحمة الله تعالى - حديث:33544 'مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4608 'مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر ' حديث:5593 'شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان ' وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة ' حديث:6827

مَا يُبْكِيكِ أُكْرِهْتِ؟ قَالَتْ: لَا، وَلَكِنْ هٰذَا عَمَلٌ لَمْ أَعْمَلْهُ قَطُّ وَإِنَّمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ الْحَاجَةُ، قَالَ: فَتَفْعَلِينَ هٰذَا وَلَمْ تَفْعَلِيهِ قَطُّ " قَالَ: " ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: اذْهَبِي وَالدَّنَانِيرُ لَكِ ." قَالَ: ثُمَّ قَالَ: " وَاللّٰهِ لَا يَعْصِي الْكِفْلُ رَبَّهُ أَبَدًا، فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ وَأَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلٰى بَابِهِ: قَدْ غُفِرَ لِلْكِفْلِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7651 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے دو چار مرتبہ نہیں بلکہ سات سے بھی زیادہ بار سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بنی اسرائل میں کفل نام کا ایک آدمی تھا، اس نے کبھی کوئی گناہ نہیں چھوڑا تھا۔ اس کے پاس ایک عورت آئی، اس نے اس کے ساتھ زنا کرنے کے لئے اس کو ساٹھ دینار دیئے، جب وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرنے کے لئے اس طرح بیٹھ گیا جیسے مرد بیٹھ کر عورت کے ساتھ ہمبستری کرتا ہے، اس وقت عورت کے جسم میں لرزہ طاری ہوگیا اور وہ رونے لگی، اس آدمی نے پوچھا تم روکیوں رہی ہو؟ میں تیرے ساتھ یہ کام زبردستی تو نہیں کر رہا ہوں، اس نے کہا: یہ بات نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ میں نے زندگی میں یہ گناہ کبھی نہیں کیا، اب ایک مجبوری کی وجہ سے میں یہ کام کروا رہی ہوں۔ اس نے کہا: تم نے اس سے پہلے کبھی یہ گناہ نہیں کیا اور اب مجبوری کی وجہ سے کروانے آئی ہو؟ یہ کہہ کر اس نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور کہا: جا تو چلی جا، اور یہ دینار بھی لے جا۔ پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! آج کے بعد کفل کبھی اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ اسی رات اس کا انتقال ہوگیا، صبح کے وقت اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ کفل کو بخش دیا گیا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7652 – أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا) (يوسف: 24) قَالَ: " جَلَسَ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ فَنُودِيَ: يَا ابْنَ يَعْقُوبَ، أَتَزْنِي فَتَكُونَ كَالطَّائِرِ يُنْتَفُ رِيشُهُ فَيَطِيرُ وَلَا رِيشَ لَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7652 – صحيح

✧✧ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا) (يوسف: 24)

کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کے ساتھ وطی کے لئے تیار ہو چکے تھے کہ اچانک ایک آواز آئی ''اے ابن یعقوب! کیا تم زنا کرو گے؟ وہ ایسے پرندے کی طرح ہوگئے جس کے پر اکھیڑ دیئے گئے ہوں اور وہ بغیر پروں کے اڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7653 - اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِیْمِیُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، ثَنَا خَلَفُ بْنُ مُوْسَى بْنِ خَلَفٍ، ثَنَا اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِظُ اَصْحَابَهُ فَاِذَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمُرُّوْنَ، فَجَاءَ اَحَدُهُمْ فَجَلَسَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَضَى الثَّانِیْ قَلِيْلًا ثُمَّ جَلَسَ، وَاَمَّا الثَّالِثُ فَمَضَى عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا هٰذَا الَّذِیْ جَاءَ فَجَلَسَ اِلَيْنَا فَاِنَّهُ تَابَ فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَاَمَّا الَّذِیْ مَضَى قَلِيْلًا ثُمَّ جَلَسَ فَاِنَّهُ اسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ، وَاَمَّا الَّذِیْ مَضَى عَلٰى وَجْهِهِ فَاِنَّهُ اسْتَغْنَى فَاسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7653 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ و نصیحت فرما رہے تھے کہ وہاں سے تین آدمیوں کا گزر ہوا، ان میں سے ایک آدمی آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا، دوسرا تھوڑا سا آگے گیا اور بیٹھ گیا اور تیسرا چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص ہمارے پاس آ کر بیٹھ گیا ہے، اس نے توبہ کر لی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ کو قبول فرما لیا ہے، اور جو آدمی تھوڑا آگے گیا پھر بیٹھا، اس نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے حیاء کیا۔ اور وہ جو سیدھا چلا گیا، وہ اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہوا، اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہو گیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7654 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقُرَشِیُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقِرْقِسَائِیُّ، ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ، وَالْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْرَابِیٍّ اَسِيْرٍ فَقَالَ: اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا اَتُوْبُ اِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرَفَ الْحَقَّ لِاَهْلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7654 – ابن مصعب ضعيف

✧✧ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی قیدی لایا گیا، اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، لیکن میں محمد کی بارگاہ میں توبہ نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے حق والے کا حق پہچان لیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7655 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوْتِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ،

اَنَّ فَتًى مِنْ اَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَغْفِرْ لِي، فَتَشَاغَلَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّدَ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَاٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَغْفِرُ لَهُ، قَالَ الْفَتٰى بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، فَاِنَّ رَسُوْلَكَ لَمْ يَسْتَغْفِرْ لِي. فَلَمَّا انْصَرَفَ الْفَتٰى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَّا اسْتَغْفَرْتَ لِلْفَتٰى فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَهُ، فَالْحَقْهُ حَتّٰى تُعْلِمَهُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَهُ وَقُلْ لَهُ: يَسْتَغْفِرُ لَكَ . فَاَحْضَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَثَرِهِ حَتّٰى لَحِقَهُ، فَلَمَّا لَحِقَهُ قَالَ: يَا فَتٰى، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ الْفَتٰى: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَغْفِرُكَ لِرَسُوْلِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَغْفِرُكَ لِرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ كَمَا غَفَرْتَ لِي اِنَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مہاجرین میں سے ایک نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، میرے لئے مغفرت کی دعا فرما دیجئے ،لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام میں مصروف رہے۔ اس نوجوان نے تین مرتبہ یہ عرض کی ،لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام میں بہت ہی مصروف تھے اس لئے دعا نہ فرما سکے۔ جب اس نوجوان نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم توجہ نہیں فرما رہے تو وہ نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ! میری مغفرت فرما، اے اللہ ! میری مغفرت فرما، اے اللہ! میری مغفرت فرما، کیونکہ تیرے رسول نے میرے لئے مغفرت کی دعا نہیں کی۔ جب وہ نوجوان چلا گیا تو حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس نوجوان کے لئے مغفرت کی دعا کیوں نہیں فرمائی؟ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی ہے۔ آپ اُس کے پاس جائیے اور اس کو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی ہے اور اس سے یہ بھی کہیے کہ وہ آپ کے لئے مغفرت کی دعا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے اس کے پاس پہنچے، اور اس سے فرمایا: اے نوجوان! اللہ تعالیٰ نے تیری مغفرت فرما دی ہے، تو میرے لئے بھی مغفرت کی دعا کر۔ اس نوجوان نے کہا: اے اللہ! جیسے تو نے میری مغفرت کی ہے اسی طرح میں تیری بارگاہ میں تیرے رسول اور تیرے نبی کے لئے مغفرت مانگتا ہوں۔ اے اللہ بے شک تو وسیع مغفرت والا ہے اور تو ہر رحم کرنے والے سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

7656 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سَابُورَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ،

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ وَرُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ، غَيْرَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي مُسْلِمٍ مَجْهُولٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7655 – غريب

✧✧ عطا ابن ابی رباح سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس کے بعد انہوں نے سابقہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ یہ حدیث غریب الاسناد والمتن ہے تاہم اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ سوائے محمد بن ابی مسلم کے کہ یہ مجہول ہے۔ واللہ اعلم

7657 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ هَارُوْنَ النَّمَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، عَنْ سُمَيْرِ بْنِ نَهَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ: لَوْ اَنَّ عِبَادِى اَطَاعُوْنِى لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ، وَلَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ، وَلَمَا اَسْمَعْتُهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ "

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَدِّدُوا اِيْمَانَكُمْ . قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ نُجَدِّدُ اِيْمَانَنَا؟ قَالَ: اَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7657 – صدقة ضعفوه

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے "اگر بندے میری اطاعت کریں، تو میں رات کے وقت ان پر بارش برساؤں اور دن میں ان پر سورج طلوع کروں، اور کڑک کی ذرا بھی آواز ان تک نہ پہنچنے دوں"۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا بھی عبادت ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا الہ الا اللہ کثرت سے پڑھا کرو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7658 – اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِىُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِى اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِى الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَحَدُنَا يُذْنِبُ، قَالَ: يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ؟ قَالَ: يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ قَالَ: فَيَعُوْدُ فَيُذْنِبُ؟ قَالَ: يُكْتَبُ عَلَيْهِ، وَلَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتَّى تَمَلُّوا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7658 – صحيح

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص گناہ کرے تو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ لکھ لیا جاتا ہے۔ اس نے کہا: وہ آدمی اس سے توبہ کر لے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور اس کو بخش دیا جاتا ہے، اس نے کہا: اگر وہ پھر گناہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لکھ لیا جاتا ہے، (یہ لکھنے اور معاف کرنے سے) اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا، بندہ اکتا جاتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7659 – حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْفِرُ لِعَبْدِهِ اَوْ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7659 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موت کی کیفیت طاری ہونے سے پہلے پہلے اگر بندہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور اس کو بخش دیتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7660 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَقِيهُ اِمْلَاءً، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى بْنِ شَيْخِ بْنِ عَمِيرَةَ الْاَسَدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ: اَنَّ اَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا الْحِجَابُ؟ قَالَ: اَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ مُشْرِكَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7660 – صحيح

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حجاب اٹھنے سے پہلے اگر توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7661 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ

قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِيَوْمٍ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ رَجُلًا آخَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِنِصْفِ يَوْمٍ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ رَجُلًا آخَرَ، فَقَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِضَحْوَةٍ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ رَجُلًا آخَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يُغَرْغِرَ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ هٰكَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

✧ ✧ ایک صحابی رسول فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مرنے سے صرف ایک دن پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن بیلمانی فرماتے ہیں: میں نے یہی حدیث ایک دوسرے صحابی رسول کو سنائی، اس نے پوچھا: کیا تو نے یہ حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مرنے سے صرف آدھا دن پہلے توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کی بھی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: پھر میں نے یہ حدیث ایک اور صحابی کو سنائی، اس نے بھی پوچھا: کیا تو نے یہ حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص موت سے صرف ایک ضحوہ (مخصوص وقت)۔ پہلے توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے، آپ فرماتے ہیں: میں نے یہی حدیث ایک اور صحابی کو سنائی، اس نے کہا: تو نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے سانس اکھڑنے سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

۞۞ عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے زید بن اسلم سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

7662 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ اِنْسَانٍ يَتُوبُ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِيَوْمٍ اِلَّا قَبِلَ اللّٰهُ تَوْبَتَهُ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ هِشَامٍ سَوَاءً

✧ ✧ عبدالرحمٰن بن بیلمانی ایک صحابی رسول سے روایت کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص موت سے ایک دن پہلے توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔ عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: میں نے یہی حدیث ایک اور صحابی کو سنائی تو انہوں نے بھی اس کی تائید فرمائی۔

7663 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ قُتَيْبَةَ الْكَشِّيُّ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ عَمْرٍو الْكَشِّيُّ، ثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ: كَتَبْتُ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، اَسْاَلُهُ عَنْ حَدِيْثٍ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ اَبِيهِ، فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ جَلَسَ اِلَى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ آخَرُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ، قَالَ آخَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، قَالَ آخَرُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ، قَالَ آخَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ مَوْتِهِ بِيَوْمٍ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، قَالَ آخَرُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ، قَالَ آخَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَاعَةٍ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ آخَرُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ، فَقَالَ آخَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ الْغَرْغَرَةِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنْ كَانَ اَحْفَظَ مِنَ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سَمَاعَهُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ وَلَا زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اِنَّمَا ذَكَرَ اِجَازَةً وَمُكَاتَبَةً، فَالْقَوْلُ فِيهِ قَوْلُ مَنْ قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَفَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ فَبَيَّنَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ الصَّحَابِيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَبِصِحَّةِ ذٰلِكَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7663 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی کی جانب ایک خط لکھ کر ان سے پوچھا کہ وہ مجھے وہ حدیث بتائیں جو انہوں نے اپنے والد سے لی ہے۔ انہوں نے مجھے جوابی مکتوب میں یہ حدیث لکھ کر بھیجی، کہ ان کے والد بیان کرتے ہیں کہ وہ صحابہ کرام کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے کہا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔

دوسرے نے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں، میں نے سنا ہے۔

اس دوسرے صحابی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ

کرلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔

ایک اور صحابی نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں میں نے یہی بات سنی ہے۔

اس تیسرے صحابی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص موت سے ایک دن پہلے توبہ کرلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔

چوتھے نے کہا:

تو نے رسول اللہ ﷺ سے یہی بات سنی ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنی ہے ''جو شخص موت سے ایک لمحہ پہلے توبہ کرلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

پانچویں نے اس سے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں، میں نے یہی سنا ہے۔

اس نے کہا: جو شخص موت کی ہچکی آنے سے پہلے پہلے توبہ کرلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔

❁❁ سفیان بن سعید رضی اللہ عنہ اگرچہ دراوردی اور ہشام بن سعد سے زیادہ حافظے والے ہیں، کیونکہ اس حدیث میں بن بیلمانی سے ان کے سماع کا کہیں کوئی ذکر موجود نہیں ہے۔ اور نہ ہی زید بن اسلم کے سماع کا ذکر ہے۔ اس میں صرف اجازت اور کتابت کا تذکرہ ہے۔ اس سلسلے میں معتبر بات اس راوی کی ہے جس نے زید بن اسلم کے واسطے سے ابن بیلمانی کے واسطے سے ایک صحابی رسول سے روایت کی ہے۔ اور عبداللہ بن نافع مدنی اس روایت میں بے قصور ہیں کیونکہ انہوں نے ہشام بن سعد کے واسطے سے بیان کردیا ہے کہ وہ صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

7664 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مِدْرَاسٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ تِيبَ عَلَيْهِ حَتّٰى قَالَ: بِشَهْرٍ حَتّٰى قَالَ: بِجُمُعَةٍ حَتّٰى قَالَ: بِيَوْمٍ حَتّٰى قَالَ: بِسَاعَةٍ حَتّٰى قَالَ: بِفُوَاقٍ، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَوَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّي تُبْتُ الْاٰنَ) (النساء: 18)؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7664 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ زید بن اسلم، عبدالرحمٰن بن بیلمانی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کرلی، اس کی توبہ قبول ہے، حتیٰ کہ ایک مہینے کا کہا، پھر ایک

ہفتے کا کہا، پھر ایک دن کا کہا، پھر ایک ساعت کا کہا پھر ایک فواق (اونٹنی کو ایک بار دوہنے کے بعد دوسری بار دوہنے کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے یا تھن سے دودھ نکالنے کے لئے مٹھی بھینچنے سے مٹھی کھولنے تک کا وقت) کا کہا۔ میں نے کہا: سبحان اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (النساء: 18)

''اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی اور نہ اُن کی جو کافر مریں اُن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے تجھے وہ حدیث سنائی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

7665 – اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، اَنْبَاَ السَّرِیُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِیُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: " الصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ اِلَى الصَّلَاةِ الَّتِیْ بَعْدَهَا كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا – قَالَ: ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ – اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَنَكْثُ الصَّفْقَةِ، وَتَرْكُ السُّنَّةِ اَمَّا نَكْثُ الصَّفْقَةِ فَالْاِمَامُ تُعْطِيْهِ بَيْعَتَكَ ثُمَّ تُقْبِلُ عَلَيْهِ تُقَاتِلُهُ بِسَيْفِكَ، وَاَمَّا تَرْكُ السُّنَّةِ فَالْخُرُوْجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7665 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فرضی نماز اگلی فرضی نماز تک کے درمیان کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: سوائے تین گناہوں کے۔

○ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔

○ کیا ہوا سودا توڑنا۔

○ سنت کو ترک کرنا۔

سودا توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ جس امام کی تم نے بیعت کی ہو، اس کے خلاف بغاوت کرنا۔ اور ترک سنت کا مطلب ہے جماعت سے الگ ہونا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7666 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ عَلِیٍّ السَّدُوْسِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ الْمُصَلُّوْنَ مَنْ يُقِيْمُ

الصَّلَاةَ الْخَمْسَ الَّتِي كُتِبْنَ عَلَيْهِ، وَيَصُومُ رَمَضَانَ يَحْتَسِبُ صَوْمَهُ يَرَى أَنَّهُ عَلَيْهِ حَقٌّ، وَيُعْطِي زَكَاةَ مَالِهِ يَحْتَسِبُهَا، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ الَّتِي نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْكَبَائِرُ؟ فَقَالَ: " هِيَ تِسْعٌ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَفِرَارٌ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ، وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا " ثُمَّ قَالَ: لَا يَمُوتُ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ هٰذِهِ الْكَبَائِرَ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ إِلَّا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارٍ أَبْوَابُهَا مَصَارِيعُ مِنْ ذَهَبٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7666 – صحيح

✧✧ عبید بن عمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "خبردار، اللہ کے دوست نمازی ہیں۔ جو شخص پانچ وقت کی فرضی نماز ادا کرتا ہے، رمضان کے روزے رکھتا ہے، ثواب کی نیت سے اپنے مال کی زکاۃ دیتا ہے، اور ان تمام کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پھر ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کبیرہ گناہ کون کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہ ۹ ہیں۔

- اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔
- کسی مومن کو ناحق قتل کرنا۔
- جنگ سے بھاگنا۔
- یتیم کا مال کھانا۔
- سود کھانا۔
- پاکدامن خاتون پر زنا کی تہمت لگانا۔
- مسلمان ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔
- بیت الحرام جو کہ تمہارا ہمیشہ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی قبلہ ہے اس کو حلال جاننا۔

پھر فرمایا: جو شخص ان کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے، نماز پڑھتا ہے، زکاۃ دیتا ہے، وہ مرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایسے گھر میں ہوگا جس کے دروازوں کے تختے سونے کے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7667 – أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، أَنْبَأَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَنْبَأَ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ

فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مِنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7667 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا وہ اس وقت تک دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا جب تک دودھ تھنوں میں واپس نہ چلا جائے۔ اور کسی مسلمان کے حلق میں اللہ کی راہ کی غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہوسکتا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7668 – اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصِيبَ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7668 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھ سے اللہ کے خوف سے آنسو نکل کر زمین تک آ گئے، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7669 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ عَمَلِ يَوْمٍ اِلَّا وَهُوَ يُخْتَمُ عَلَيْهِ وَلَا لَيْلَةٍ اِلَّا وَهُوَ يُخْتَمُ عَلَيْهَا حَتّٰى اِذَا حِيلَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْعَمَلِ قَالَ الْحَفَظَةُ: يَا رَبَّنَا هٰذَا عَمَلُ عَبْدِكَ قَبْلَ اَنْ يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَمَلِ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7669 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر دن کے اور ہر رات کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے حتیٰ کہ جب بندے اور اس کے اعمال کے درمیان (کسی مجبوری کی بناء پر) رکاوٹ آ جاتی ہے تو اس کے محافظ فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب تیرے بندے کے یہ اعمال اس وقت کے ہیں جب کہ ابھی اس کے اور اس کے اعمال کے درمیان رکاوٹ نہیں تھی۔ اور تو اس کو بہتر جانتا ہے۔

قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يَعْلَمُ بِمَوْتِ الْعَبْدِ الْحَافِظُ لِاَنَّهُ يَعْرُجُ بِعَمَلِهِ وَيَنْزِلُ بِرِزْقِهِ فَاِذَا لَمْ يَخْرُجْ رِزْقٌ عَلِمَ اَنَّهُ مَيِّتٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں: بندے کی موت کا سب سے پہلے علم اس کے محافظ فرشتے کو ہوتا ہے، کیونکہ وہی عمل لے کر آسمانوں پر جاتا ہے اور رزق لے کر نازل ہوتا ہے، جب اس کا رزق نہیں لاتا تو اس کو علم ہو جاتا ہے کہ اب یہ مر جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7670 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: اَلْتَقَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَيُّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ اَرْجَى عِنْدَكَ؟ قَالَ: (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ) (الزمر: 53) " فَقَالَ: " لٰكِنْ قَوْلُ اِبْرَاهِيمَ بِقَوْلِهِ: (اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) (البقرة: 260)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7670 - فيه انقطاع

✧✧ محمد بن المنکدر فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی آپس میں ملاقات ہوئی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارے نزدیک قرآن کی کون سی آیت ہے جو بخشش کی سب سے زیادہ امید دلاتی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ آیت۔

(قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ) (الزمر: 53)

پھر فرمایا: لیکن ابراہیم علیہ السلام کا قول جیسا کہ قرآن کریم میں موجود ہے

(اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) (البقرة: 260)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7671 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي صَادِقٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ وَبَابٌ مَفْتُوحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7671 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے ۸ دروازے ہیں، ان میں سے سات بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے، اور وہ سورج اِس (مغرب کی) جانب سے طلوع ہونے تک کھلا رہے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7672 – اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِیْ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ السَّرْحِیُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِی عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِی اَجْسَادِهِمْ، فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِی

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7672 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے کہا: اے میرے رب! مجھے تیری عزت کی قسم ہے، میں تیرے بندوں کو اس وقت تک گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا جب تک ان کے جسم میں روح ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے یہ جب تک مجھ سے توبہ کرتے رہیں گے، میں ان کو معاف کرتا رہوں گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7673 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِیُّ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِیُّ الشَّهِيْدُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَبْسِیُّ، ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَغَرُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ شَیْءٍ يَتَكَلَّمُ بِهِ ابْنُ آدَمَ فَاِنَّهُ مَكْتُوْبٌ عَلَيْهِ فَاِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً فَاَحَبَّ اَنْ يَتُوْبَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَاْتِ رَفِيْقَهُ فَلْيَمُدَّ يَدَيْهِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا، فَاِنَّهُ يُغْفَرُ لَهُ مَا لَمْ يَرْجِعْ فِی عَمَلِهِ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7673 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو انسان اپنی زبان سے نکالتا ہے وہ اس کے لئے لکھ دی جاتی ہے، جب وہ کوئی غلطی کرتا ہے، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنا چاہتا ہے پھر وہ اپنے دوست

کے پاس آ کر، اپنے ہاتھ بلند کر کے یوں دعا مانگتا ہے "اے اللہ! میں اُس گناہ سے تیری طرف لوٹ کر آتا ہوں، اب میں کبھی بھی اس گناہ کی جانب نہیں بڑھوں گا" اللہ تعالیٰ اس کا گناہ معاف فرما دیتا ہے، اگر وہ اس گناہ کو دوبارہ نہ دہرائے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7674 – اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ الْحَلِیمِ الْمَرْوَزِیُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِی قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ یَعْنِی ابْنَ قُرْطٍ: اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ الْیَوْمَ اَعْمَالًا هِیَ اَدَقُّ فِی اَعْیُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ قَالَ: فَقُلْتُ لِاَبِی قَتَادَةَ: فَكَیْفَ لَوْ اَدْرَكَ زَمَانَنَا هٰذَا؟ قَالَ: هُوَ ذَا كَذٰلِكَ اَقُولُ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 7674 – صحیح

✧ حضرت عبادہ یعنی ابن قرط فرماتے ہیں: کچھ اعمال ایسے ہیں جو تمہاری نگاہ میں بال سے بھی چھوٹے معلوم ہوتے ہیں، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم لوگ ان اعمال کو باعث ہلاکت سمجھتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے ابوقتادہ سے کہا: اگر وہ ہمارے اس زمانے کو پاتے تو وہ کیا کہتے؟ انہوں نے فرمایا: وہ بھی وہی کہتے جو میں کہہ رہا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7675 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِیُّ، ثَنَا اَبُو الْمُغِیرَةِ، ثَنَا سَعِیدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَتْنِی اُمُّ الشَّعْثَاءِ، عَنْ اُمِّ عِصْمَةَ الْعَوْصِیَّةِ، وَكَانَتْ قَدْ اَدْرَكَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِاِحْصَاءِ ذُنُوبِهِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبِهِ ذٰلِكَ فِی شَیْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ یُوقِفْهُ عَلَیْهِ وَلَمْ یُعَذَّبْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 7675 – صحیح

✧ ام عصمہ العویصیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہیں، آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان جب کوئی گناہ کرتا ہے تو گناہ لکھنے والا فرشتہ تین گھنٹے انتظار کرتا ہے، اگر بندہ ان لمحات میں اس گناہ سے توبہ کر لے، تو وہ گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اس کو اس گناہ کی وجہ سے قیامت کے دن عذاب بھی نہیں دیا جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7676 – اَخْبَرَنِی بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّیْرَفِیُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِیُّ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِیُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا اُبَالِي مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7676 – العدنی واه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میں سے جو شخص یہ جانتا ہے کہ میں گناہ بخشنے کی قدرت رکھتا ہوں، میں اس کو بخش دوں گا اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے، بس وہ آدمی شرک نہ کرتا ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7677 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكْثَرَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7677 – الحكم بن مصعب فيه جهالة

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کثرت سے استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ عطا فرما دیتا ہے، ہر تنگی سے اس کو نکال لیتا ہے، اور اس کو ایسے مقام سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7678 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصِّيصِيُّ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَصَابَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ

حديث: 7678

الجامع للترمذی ' ابواب الإيمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء لا يزني الزاني وهو مؤمن ' حديث: 2617 'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود ' باب " الحد كفارة " - حديث: 2600 'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه ' حديث: 1814 'سنن الدارقطنی - كتاب الحدود والديات وغيره ' حديث: 3065 'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب السرقة ' جماع ابواب صفة السوط - باب : الحدود كفارات ' حديث: 16358 'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة ' مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه ' حديث: 764

يُثَنِّيَ عُقُوبَتَهُ عَلَى عَبْدِهِ، وَإِنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَاللَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ
آخِرُ كِتَابِ التَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7678 – سكت عنه الذهبي هنا ويأتي برقم 8165 وقال الذهبي هناك: على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے کوئی گناہ کیا، اور اس کو اس کی سزا دنیا ہی میں دے دی گئی، اللہ تعالیٰ کی شان عدل سے یہ امید ہے کہ اپنے بندے کو ایک گناہ کی دو مرتبہ سزا نہیں دے گا (اور آخرت میں اس کو بخش دے گا) اور اگر اس کو دنیا میں اس گناہ کی سزا نہ دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کی پردہ پوشی فرمادی، تو اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے امید ہے کہ جس گناہ کو معاف کر چکا ہے اس کو دوبارہ نہیں کھولے گا۔

كِتَابُ الْاَدَبِ

ادب کے بارے میں روایات

7679 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْاُمَوِيُّ، ثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمٍ الْخَزَّازُ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَّلَدَهُ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7679 – بل مرسل ضعيف

✧✧ ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن العاص اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھے آداب سکھانے سے زیادہ اچھا تحفہ کبھی نہیں دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7680 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيْسَى السَّبِيْعِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا نَاصِحٌ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَاَنْ يُؤَدِّبَ اَحَدُكُمْ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ كُلَّ يَوْمٍ بِنِصْفِ صَاعٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7680 – ناصح أبو عبد الله هالك

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی اولاد کو اچھے آداب سکھاؤ، اللہ کی قسم! یہ اس کے لئے روزانہ نصف صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

7681 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، بِمِصْرَ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

حدیث: 7679

الجامع للترمذی ' ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فى ادب الولد ' حديث:1924 ' مسند عبد بن حميد - حديث سعيد بن العاص الاموى رضى الله عنه ' حديث:363 ' مسند الشهاب القضاعى - ما نحل والد ولده افضل من ادب حسن ' حديث:1195 ' شعب الإيمان للبيهقى - السابع عشر من شعب الإيمان وهو باب فى طلب العلم حديث:1618

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَـمَّـا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا آدَمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7681 – صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اوران میں روح پھونکی تو آپ کو چھینک آئی، آپ نے اذنِ الٰہی سے کہا: الحمد للہ۔ پھر ''الحمد للہ'' کہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7682 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الضَّبِّيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ سَلَمَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " لَمَّا نُفِخَ فِي آدَمَ الرُّوحُ فَبَلَغَ الْخَيَاشِيمَ عَطَسَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوْفًا فَاِنَّ اِسْنَادَهُ صَحِيْحٌ بِمَرَّةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7682 – صحيح على شرط مسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام میں روح پھونکی گئی، وہ روح آپ کے ناک تک پہنچی تو آپ کو چھینک آئی، آپ نے ''الحمد للہ رب العالمین'' کہا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کہا'' یرحمک اللہ''(یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ سند اگرچہ موقوف ہے لیکن مرہ کے واسطے سے اس کی سند صحیح ہے۔

7683 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَنْظَلِيُّ، بِقَنْطَرَةِ بَرَدَانَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِنَّ اللّٰـهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَ اَنْ يُشَمِّتَهُ يَقُوْلُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ فَقَالَ: هَاهَا يَضْحَكُ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7683 – صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو

ناپسند کرتا ہے، جب کسی کو چھینک آئے تو وہ ''الحمد للہ'' کہے۔ اور جو اس کو سنے، اس پر حق ہے کہ اس کو یوں جواب دے ''یرحمک اللہ''۔ جماہی شیطان کی جانب سے ہوتی ہے اور جب کسی کو جماہی آئے تو وہ اس کو حتی الامکان روکنے کی کوشش کرے۔ اس لئے کہ جب کسی کو جماہی آتی ہے تو شیطان خوش ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7684 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلٰى وَجْهِهِ وَلْيُخْفِضْ صَوْتَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7684 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ کے آگے رکھے اور اپنی آواز کو کم سے کم رکھنے کی کوشش کرے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7685 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ اَرْبَعُ خِلَالٍ: يُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ، وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ، وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ، وَيُشَيِّعُهُ اِذَا مَاتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7685 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار قسم کے حقوق ہیں۔

- جب وہ بلائے تو اس کی بات سنے۔
- جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔
- جب چھینک آئے تو اس کی چھینک کا جواب دے۔
- جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7686 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قُرْقُوْبِ التَّمَّارُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الْعُطَاسَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهٰذِهِ تَرْجَمَةٌ لَمْ يُحِلْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ بِحَدِيْثٍ مِنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7686 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے، جب کسی کو چھینک آئے تو سننے والے پر حق ہے کہ وہ ''یرحمک اللہ'' کہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس موضوع پر امام بخاری نے ایک بھی حدیث بیان نہیں کی۔

7687 – وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَقٌّ عَلٰى مَنْ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے، جب کسی کو چھینک آئے تو سننے والے پر حق ہے کہ وہ ''یرحمک اللہ'' کہے۔

7688 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اَنْ يَجْلِسُوْا بِاَفْنِيَةِ الصُّعُدَاتِ قَالُوْا: اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ ذَاكَ وَلَا نُطِيْقُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: اَمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا قَالُوْا: وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: رَدُّ التَّحِيَّةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَغَضُّ الْبَصَرِ وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7688 – صحيح

حديث: **7688**

صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الجلوس على الطريق - ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه' حديث:597' مسند ابي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب ' حديث:6466' الادب المفرد للبخاری - باب' حديث: 1053' شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الثالث والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7338

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکوں، چوراہوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام نے کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم یہ عمل نہیں چھوڑ سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کے بغیر نہیں رہ سکتے تو پھر اس کا حق ادا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دو، اور چھینکنے والا ''الحمدللہ'' کہے تو اس کو ''یرحمک اللہ'' کہہ کر جواب دو۔ آنکھوں کو جھکا کر رکھو، اور کوئی راستہ پوچھے تو اس کو راستہ بتلاؤ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7689 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَشْرَفُ مِنَ الْآخَرِ فَعَطَسَ الشَّرِيفُ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ يُشَمِّتْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عَطَسَ الْآخَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمَّتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الشَّرِيفُ: عَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي وَعَطَسَ هٰذَا فَشَمَّتَّهُ قَالَ: اِنَّكَ نَسِيتَ اللّٰهَ فَنَسِيتُكَ وَاِنَّ هٰذَا ذَكَرَ اللّٰهَ فَذَكَرْتُهُ

صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7689 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے، ایک امیر اور دوسرا غریب تھا۔ امیر آدمی کو چھینک آئی، اس نے الحمدللہ نہ پڑھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب نہیں دیا۔ پھر دوسرے کو چھینک آئی، اس نے الحمدللہ کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ''یرحمک اللہ'' کہا۔ امیر شخص کہنے لگا: مجھے چھینک آئی تو آپ نے مجھے ''یرحمک اللہ'' نہیں کہا اور اِس کو آئی تو آپ نے اس کو ''یرحمک اللہ'' کہہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا، میں نے تجھے بھلا دیا، اِس نے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا، میں نے اس کو یاد رکھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7690 - حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوسَى، قَالَ: شَهِدْتُ اَبَا مُوسَى، وَهُوَ فِي بَيْتِ اُمِّ الْفَضْلِ فَعَطَسْتُ فَشَمَّتَهَا وَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي، فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى اُمِّي اَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا اَبُو مُوسَى قَالَتْ لَهُ: عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتِ امْرَاَةٌ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ: اِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ اُشَمِّتْهُ، وَاِنَّهَا عَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ وَاِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ قَالَتْ: اَحْسَنْتَ اَحْسَنْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7690 – صحيح

✧✧ ابو بردہ بن ابی موسیٰ فرماتے ہیں: میں ابوموسیٰ کے پاس گیا، وہ اس وقت حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ام الفضل رضی اللہ عنہا کو چھینک آئی، ابوموسیٰ نے ان کو''یرحمک اللہ'' کہہ دیا، پھر مجھے چھینک آئی تو انہوں نے مجھے''یرحمک اللہ'' نہ کہا۔ ابو بردہ کہتے ہیں: میں اپنی والدہ کے پاس واپس آیا اوران کو ساری بات سنائی ، جب ابوموسیٰ گھر آئے تو میری والدہ نے ان سے کہا: تیرے پاس میرے بیٹے کو چھینک آئی ، لیکن تو نے اسے''یرحمک اللہ'' نہیں کہا۔جبکہ تیری بیوی کو چھینک آئی تو ،تو نے ''یرحمک اللہ'' کہہ دیا۔ ابوموسیٰ نے کہا: تیرے بیٹے کو چھینک آئی تھی ،لیکن اس نے''الحمدللہ'' نہیں کہا۔ اس لئے میں نے ''یرحمک اللہ'' بھی نہیں کہا۔ اوراُس کو چھینک آئی تو اس نے''الحمد للہ'' کہا،تو میں بھی نے''یرحمک اللہ'' کہہ دیا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے اوروہ''الحمدللہ'' کہے،توتم اس کو جواب میں''یرحمک اللہ'' کہو۔اوراگروہ''الحمدللہ'' نہ کہےتوتم بھی جواب میں''یرحمک اللہ'' نہ کہو۔ابو بردہ کی والدہ نے کہا: تم نے ٹھیک کیا،تم نے ٹھیک کیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7691 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا اَبُوْ الرَّبِيعِ الْحَارِثِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطِيعِيُّ، قَالَا: ثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا الْحَضْرَمِيُّ بْنُ لَاحِقٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَنَا اَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُنَا اَنْ يَقُوْلَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ غَرِيْبٌ فِي تَرْجَمَةِ شُيُوْخِ نَافِعٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ حَدِيْثَانِ تَفَرَّدَ بِرِوَايَتِهِمَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ آبَائِهِ، اَمَّا الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ مِنْهُمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7691 – صحيح غريب

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی ، اس نے کہا: الحمدللہ والسلام علی رسول اللہ'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں بھی''الحمدللہ والسلام علی رسول اللہ'' کو مانتا ہوں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا تھا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو ہم کہیں''الحمدللہ علی کل حال''۔

✿✿ یہ حدیث نافع کے شیوخ کے ترجمہ میں صحیح الاسناد ہے،غریب المتن ہے۔اس موضوع پر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے دو حدیثیں مروی ہیں، ان دونوں حدیثوں کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اپنے آباء سے روایت کرنے

میں منفرد ہیں۔ ان میں سے پہلی حدیث یہ ہے۔

7692 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَخِيهِ عِيسَى، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْعَاطِسُ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَيَقُولُ الَّذِي يُشَمِّتُهُ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ وَيَرُدُّ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ هٰذَا مِنْ اَوْهَامِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى الْفَقِيهِ الْاَنْصَارِيِّ الْقَاضِي رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَوْلَا مَا ظَهَرَ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْهَامِ لَمَا نَسَبَهُ اَئِمَّةُ الْحَدِيثِ اِلٰى سُوءِ الْحِفْظِ وَبَيَانُ مَا ذَكَرْتُهُ

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھینکنے والا "الحمد للہ علی کل حال" کہے، اور اس کو جواب دینے والا "یرحمک اللہ" کہے، اور چھینکنے والا اس کے جواب میں "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم" کہے۔

❀❀ یہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فقیہہ انصاری قاضی رحمۃ اللہ علیہ کے اوہام میں سے ہے، اگر ان کے اوہام میں سے ایسی باتیں ظاہر نہ ہوتیں، ائمہ حدیث ان کو سوءِ حفظ کی جانب منسوب نہ کرتے۔

7693 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنَّى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنِي اَخِي، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُولُوا لَهُ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ فَاَمَّا اللَّفْظَةُ الَّتِي اخْتَارَهَا فُقَهَاءُ اَهْلِ الْكُوفَةِ لِلْعَاطِسِ فِي الْجَوَابِ فِي هٰذِهِ التَّحِيَّةِ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے "الحمد للہ علی کل حال" اور سننے والے جواباً کہیں "یرحمکم اللہ" وہ شخص ان کے جواب میں کہے "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم"۔

❀❀ فقہائے اہل کوفہ نے چھینکنے والے کا جواب دینے کے لئے، یہ الفاظ بیان کئے ہیں۔

7694 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَقِيهُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَكِّيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ الرَّازِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، ثَنَا اَبْيَضُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيُقَلْ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ لَمْ يَرْفَعْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ غَيْرُ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ تَفَرَّدَ بِرِوَايَتِهِ عَنْهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ وَاَبْيَضُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، وَالصَّحِيحُ فِيهِ رِوَايَةُ الْاِمَامِ الْحَافِظِ الْمُتْقِنِ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے، وہ "الحمدللہ رب العالمین" کہے، اور سننے والا "یرحمک اللہ" کہے۔ چھینکنے والا کہے "یغفر اللہ لنا ولکم"۔

✿✿ اس حدیث کو عبدالرحمٰن کے ذریعے عبداللہ بن مسعود کے واسطے سے صرف عطاء بن سائب نے مرفوعاً روایت کیا ہے، عطاء بن السائب سے روایت کرنے میں جعفر بن سلیمان الضبعی اور ابیض بن ابان قرشی منفرد ہیں۔ اور اس سلسلے میں صحیح وہ روایت ہے جو حافظ متقن سفیان بن سعید الثوری نے عطاء بن السائب سے نقل کی ہے۔

7695 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبَّاسٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيُقَلْ لَهُ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا قِيلَ لَهُ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ هٰذَا الْمَحْفُوظُ مِنْ كَلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا لَمْ يُسْنِدْهُ مَنْ يُعْتَمَدُ رِوَايَتَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جب کسی کو چھینک آئے تو وہ "الحمد للہ" کہے، اور سننے والا "یرحمک اللہ" کہے۔ جب سننے والا "یرحمکم اللہ" کہہ دے تو چھینکنے والا کہے "یغفر اللہ لنا ولکم"۔

✿✿ اس کلام کو جب تک کوئی معتمد علیہ راوی مسند نہیں کر دے گا، عبداللہ کا یہ کلام "محفوظ" رہے گا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ النَّخَعِيِّ فِي هٰذَا الْبَابِ

اس موضوع پر سالم بن عبید اللہ نخعی کی روایت درج ذیل ہے

7696 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَاتِمٍ الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، بِصَنْعَاءَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُعْشُمٍ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُثَنَّى،

حدیث: 7696

الجامع للترمذی' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء كيف يشمت العاطس' حديث:2735'سنن ابی داود - كتاب الادب' باب ما جاء فی تشميت العاطس - حديث:4397'صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' فصل فی تشميت العاطس - ذكر ما يجيب به العاطس من يشمته بما وصفناه' حديث: 600'السنن الكبرى للنسائی - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول العاطس إذا شمت - حديث:9709'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الكراهة' باب العاطس يشمت , كيف ينبغی ان يرد على من يشمته - حديث:4655'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3376'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث سالم بن عبيد - حديث:23243'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سالم' سالم بن عبيد الاشجعی - حديث:6241

ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَجُلٍ، آخَرَ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى اُمِّكَ ثُمَّ سَاَلَهُ فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ تَذْكُرَ اُمِّي فَقَالَ سَالِمٌ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى اُمِّكَ ثُمَّ قَالَ: "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَوِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيُقَلْ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ"

وَقَدْ تَابَعَ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، عَلَى رِوَايَتِهِ عَنْ مَنْصُورٍ،

✧✧ ہلال بن یساف ایک آدمی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں کہ) ہم سالم بن عبید کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ ایک آدمی کو چھینک آ گئی۔ اس نے کہا: السلام علیکم" سالم بن عبید نے کہا" السلام علیک وعلیٰ امک" پھر اس سے پوچھا، اور کہا: شاید کہ تمہیں اس بات سے کوئی پریشانی ہوئی ہے؟ اس نے کہا: تم نے میری ماں کا ذکر کیا، یہ مجھے اچھا نہیں لگا۔ حضرت سالم نے کہا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک آدمی کو چھینک آ گئی، اس نے کہا" السلام علیکم"۔ نبی اکرم ﷺ نے جواباً فرمایا:" السلام علیک وعلیٰ امک" پھر فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ" الحمد للہ رب العالمین، یا الحمد للہ علی کل حال" کہے، اور سننے والا" یرحمک اللہ" کہے، اور چھینکنے والا" یغفر اللہ لنا ولکم" کہے۔

❁❁ اس حدیث کو منصور سے روایت کرنے میں زائد بن قدامہ نے سفیان الثوری کی متابعت کی ہے۔

7697 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ النَّخَعِ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَلَى الْوَهْمِ فَاَسْقَطَ الرَّجُلَ الْمَجْهُولَ النَّخَعِيَّ بَيْنَ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ

✧✧ زائدہ نے منصور سے روایت کیا ہے کہ ہلال بن یساف نے نخع کے ایک آدمی کا یہ بیان نقل کیا ہے (وہ کہتا ہے) ہم سالم بن عبید کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ثوری کی حدیث کی مثل پوری حدیث بیان کی۔ اور اس حدیث کو جریر نے منصور سے غیر یقینی انداز میں نقل کیا ہے اور ہلال بن یساف اور سالم بن عبید کے درمیان مجہول آدمی کا نام چھوڑ دیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

7698 - حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: اَنْبَاَ جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ سَالِمٌ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى اُمِّكَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَلْيَقُلْ مَنْ عِنْدَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ" الْوَهْمُ فِي رِوَايَةِ جَرِيرٍ هٰذِهِ ظَاهِرٌ فَاِنَّ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ لَمْ يُدْرِكْ سَالِمَ

بْنَ عُبَيْدٍ وَلَمْ يَرَهُ وَبَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ، فَاَمَّا اللَّفْظُ الَّذِي وَقَعَ لِبَعْضِ الْفُقَهَاءِ الَّذِي لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ صَحِيحِ الْاَخْبَارِ وَسَقِيمِهَا فِي اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاطِسَ اَنْ يَقُولَ لِلْمُشَمِّتِ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ فَيُوهِمُ اَنَّ هٰذَا التَّشْمِيتَ لِاَهْلِ الْكِتَابِ دُونَ الْمُسْلِمِينَ "

✧✧ جریر نے منصور سے روایت کیا ہے کہ ہلال بن یساف فرماتے ہیں: ہم حضرت سالم بن عبید کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، ایک آدمی کو چھینک آ گئی، اس نے کہا: السلام علیکم۔ حضرت سالم نے جواباً کہا "السلام علیک وعلیٰ امک" پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے تو وہ "الحمدللہ" کہے، اور جو اس کے قریب لوگ ہوں، وہ "یرحمک اللہ" کہیں۔ اور چھینکنے والا کہے "یغفر اللہ لنا ولکم"

❁❁ جریر کی روایت میں وہم بالکل واضح ہے کیونکہ ہلال بن یساف نے حضرت سالم بن عبید کا زمانہ نہیں پایا اور نہ ہلال بن یساف نے ان کو دیکھا ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان ایک مجہول روای ہے۔ بعض فقہاء کی روایات میں کچھ ایسے الفاظ وارد ہیں، کہ نبی اکرم ﷺ نے چھینکنے والے کے لئے حکم فرمایا ہے کہ وہ "یہدیکم اللہ و یصلح بالکم" کہے۔ یہ الفاظ اخبار صحیحہ اور سقیمہ میں کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ اس سے ایک وہم یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ الفاظ "یہدیکم اللہ و یصلح بالکم" اہل کتاب کی چھینک کا جواب ہے، مسلمان کا نہیں۔ (کیونکہ مسلمان تو پہلے سے ہدایت یافتہ ہوتا ہے)

7699 - فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، وَقَبِيصَةُ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا حَكِيمُ بْنُ الدَّيْلَمِ، ثَنَا اَبُو بُرْدَةَ، ثَنَا اَبُو مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ اَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، وَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ مُتَّصِلُ الْاِسْنَادِ، وَهٰذَا الْخَبَرُ لَيْسَ بِخِلَافِ الْاَخْبَارِ الْمَاثُورَةِ الصَّحِيحَةِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا فِي الْجَامِعَيْنِ الصَّحِيحَيْنِ لِلْاِمَامَيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ وَمُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ لِاَنَّ مِنَ السُّنَنِ الصَّحِيحَةِ اَنْ يَقُولَ الْمُسْلِمُ لِاَخِيهِ الْعَاطِسِ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَيُجِيبُهُ بِاَنْ يَقُولَ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ يَدُلُّ مَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقَالَ لِلْمُسْلِمِ اِذَا عَطَسَ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَالْمُحْتَجُّ بِذٰلِكَ لَيْسَ بِمُتَمَيِّزٍ بَيْنَ الْعَاطِسِ وَالْمُشَمِّتِ، وَقَدْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ بِالْهِدَايَةِ فِي اَخْبَارٍ كَثِيرَةٍ يَطُولُ شَرْحُهَا فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ، وَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِيلَهُ وَصَفِيَّهُ وَخَتَنَهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَسْاَلَ اللّٰهَ الْهِدَايَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7699 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں: یہودی لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر چھینکا کرتے تھے، اس امید پر کہ رسول اللہ ﷺ ان کے لئے "یرحمکم اللہ" کہیں۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ ان کے لئے کہتے "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم"۔

❁❁ یہ حدیث متصل الاسناد ہے، اور یہ حدیث احادیث ماثورہ صحیحہ متفق علیہا جو کہ بخاری و مسلم میں موجود ہیں ان کے

خلاف نہیں ہے کیونکہ سنن صحیحہ میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان اپنے چھینکنے والے بھائی سے کہے ''یرحمک اللہ'' اور وہ جواب میں کہے ''یہدیکم اللہ ویصلح بالکم'' یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کا حکم یہ ہے کہ جب مسلمان کو چھینک آئے تو ''یرحمکم اللہ'' کہا جائے۔ اس حدیث سے دلیل پکڑنے والا عاطس (چھینکنے والے) اور مشمت (چھینکنے والے کا جواب دینے والے) کے درمیان فرق نہیں کرسکا۔ کیونکہ بہت ساری احادیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود اپنے لئے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت کی دعا مانگی ہے، اس مقام پر اگر ان احادیث مبارکہ کی تشریح کی جائے تو بات بہت طویل ہو جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے خلیل، اپنے صفی، اپنے داماد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا مانگیں۔

7700 – كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، بِمَرْوَ، ثنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَنْبَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، سَلِ اللّٰهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ وَاذْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَبِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ، ثُمَّ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَهُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ سَيِّدَ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بِمِثْلِ مَا اَمَرَ بِهِ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا " حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي دُعَاءِ الْقُنُوتِ الَّذِي عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ اَشْهَرُ مِنْ اَنْ يُذْكَرَ اِسْنَادُهُ وَطُرُقُهُ، رَجَعْنَا اِلَى الْاَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ فِي الْاٰدَابِ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجْهَا الْاِمَامَانِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7700 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور سداد (درستگی) کا سوال کیا کرو اور ہدایت سے مراد سیدھا راستہ ہے اور سداد سے مراد تیروں کو درست کرنا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے صاحبزادے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما جو کہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں) کو بھی وہی حکم دیا جو ان کے والد محترم کو دیا تھا۔

❀❀ یزید ابن ابی مریم کی ابوالجوزاء کے واسطے سے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ حدیث اس دعائے قنوت کے بارے میں ہے جو کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو سکھائی تھی، وہ دعا ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ اللّٰھم اھدنی فیمن ھدیت ۔ یہ حدیث اس قدر مشہور ہے کہ اس کی اسناد ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اور ہم آداب کے موضوع پر اب ان احادیث کی جانب لوٹتے ہیں جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

7701 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى وَهُوَ مُضْطَجِعٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7701 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی لیٹے ہوئے اپنا ایک پاؤں، دوسرے پر رکھے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7702 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7702 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال الصماء سے منع فرمایا۔ اور اشتمال الصماء یہ ہے کہ آدمی اپنی پشت کے بل لیٹا ہوا ہو اور وہ اسی حالت میں اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے۔

7703 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى اِلْيَةِ يَدِهِ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ: تَقْعُدُ قَعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7703 – صحيح

✧✧ عمرو بن الشرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، وہ اس وقت اس طرح لیٹے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنی پشت کے پیچھے اپنی ہتھیلیوں سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان لوگوں کی طرح بیٹھے ہوئے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7704 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا اَبُو الْجَمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7704 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے اچھی محفل وہ ہے جس میں گنجائش زیادہ ہو۔

ﷺ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7705 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ، اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُوذِنَ بِجَنَازَةٍ فِي قَوْمِهِ فَجَاءَ وَقَدْ اَخَذَ النَّاسُ مَجَالِسَهُمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ نَشَزُوا اِلَيْهِ فَجَلَسَ فِي نَاحِيَةٍ وَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7705 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک قوم میں جنازے کا اعلان کیا گیا، پھر جنازہ آ گیا، لوگ اپنی اپنی محفلیں جما کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے جنازہ دیکھا تو وہاں سے ہٹ گئے اور سڑک کے ایک کنارے پر بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہترین مجلس وہ ہے، جس میں زیادہ وسعت ہو۔

ﷺ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7706 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا مُصَادِفُ بْنُ زِيَادٍ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: وَاَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ، يَقُولُ: لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بِالْمَدِينَةِ فِي شَبَابِهِ وَجَمَالِهِ وَغَضَارَتِهِ، قَالَ: فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ قَدِمْتُ عَلَيْهِ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِي فَجَعَلْتُ اُحِدُّ النَّظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ كَعْبٍ مَا لِي اَرَاكَ تُحِدُّ النَّظَرَ؟ قُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِمَا اَرَى مِنْ تَغَيُّرِ لَوْنِكَ وَنُحُولِ جِسْمِكَ وَنَفَارِ شَعْرِكَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ كَعْبٍ فَكَيْفَ لَوْ رَاَيْتَنِي بَعْدَ ثَلَاثٍ فِي قَبْرِي وَقَدِ انْتَزَعَ النَّمْلُ مُقْلَتِي وَسَالَتَا عَلٰى خَدِّي وَابْتَدَرَ مِنْخَرَايَ وَفَمِي صَدِيدًا لَكُنْتَ لِي اَشَدَّ اِنْكَارًا دَعْ ذَاكَ اَعِدْ عَلَيَّ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفًا وَاِنَّ اَشْرَفَ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةَ، وَاِنَّكُمْ تُجَالِسُونَ بَيْنَكُمْ بِالْاَمَانَةِ وَاقْتُلُوا الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ وَاِنْ كُنْتُمْ فِي صَلَاتِكُمْ وَلَا تَسْتُرُوا جُدُرَكُمْ، وَلَا يَنْظُرْ اَحَدٌ مِنْكُمْ فِي كِتَابِ اَخِيهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ وَرَاءَ نَائِمٍ وَلَا مُحْدِثٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7706 – بطل الحديث

✧ محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مدینہ منورہ میں ملا، وہ اس وقت خوبصورت نوجوان تھے۔ آپ فرماتے ہیں: جب ان کو خلیفہ بنایا گیا تو میں ان کے پاس گیا، میں نے ان کے پاس جانے کی اجازت مانگی، مجھے اجازت مل گئی، میں ان کو بہت گھور کر دیکھنے لگ گیا، انہوں نے پوچھا: اے ابن کعب! کیا وجہ ہے؟ تم مجھے اس طرح گھور گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اس لئے کہ اے امیر المومنین! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا رنگ بدل چکا ہے، آپ کا

جسم کمزور ہو چکا ہے، اور آپ کے بال بکھرے ہوئے ہیں، انہوں نے کہا: اے ابن کعب! اس وقت کیفیت کیا ہوگی، جب تم مجھے تین دن کے بعد قبر میں دیکھو گے، چیونٹیاں میری آنکھوں کی پتلیوں کو نکال چکی ہوں گی، اور وہ میرے رخساروں پر بہہ چکی ہوں گی، اور میرا حلق اور منہ پیپ سے بھر گیا ہوگا، تب تو تم اس سے بھی زیادہ مجھ سے نفرت کرو گے۔ تم وہ بات چھوڑ دو، تم مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہوئی حدیث سناؤ، میں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا ایک ادب ہوتا ہے، اور بیٹھنے کا ادب یہ ہے کہ قبلہ کی جانب رخ کر کے بیٹھا جائے، اور تم اپنے درمیان امانت کے ساتھ بیٹھو۔ اور سانپ اور بچھو کو مار ڈالو، اگرچہ تم نماز پڑھ رہے ہو، اپنی دیواروں پر پردے مت لٹکاؤ، کوئی شخص اپنے بھائی کا خط اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے۔ کوئی شخص سوئے ہوئے آدمی کے پیچھے اور بے وضو کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔

قَالَ: وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ فَقَالَ: مَنْ اَدْخَلَ عَلٰى مُؤْمِنٍ سُرُوْرًا اِمَّا اَنْ اَطْعَمَهُ مِنْ جُوْعٍ وَاِمَّا قَضٰى عَنْهُ دَيْنًا وَاِمَّا يُنَفِّسُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرَبَ الْاٰخِرَةِ، وَمَنْ اَنْظَرَ مُوْسِرًا اَوْ تَجَاوَزَ عَنْ مُعْسِرٍ ظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ، وَمَنْ مَشٰى مَعَ اَخِيْهِ فِيْ نَاحِيَةِ الْقَرْيَةِ لِتَثْبُتَ حَاجَتُهُ ثَبَّتَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدَمَهُ يَوْمَ تَزُوْلُ الْاَقْدَامُ، وَلَاَنْ يَمْشِيَ اَحَدُكُمْ مَعَ اَخِيْهِ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِهِ اَفْضَلُ مِنْ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا شَهْرَيْنِ - وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ - اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اَلَّذِيْ يَنْزِلُ وَحْدَهُ وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِسْنَادٌ آخَرُ بِزِيَادَةِ اَحْرُفٍ فِيْهِ

✧✧ آپ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: کسی مومن کو خوشی دینا، چاہے کھانا کھلا کر اس کی بھوک ختم کرے، یا اس کی جانب سے اس کا قرضہ ادا کر کے، یا اس کی کوئی دنیاوی پریشانی دور کرے، اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی پریشانی دور کرے گا۔ جو شخص کسی فراخ دست کو مہلت دے گا یا تنگ دست کا قرضہ معاف کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس دن سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے ہمراہ چل کر شہر کے کنارے تک جائے گا، اللہ تعالیٰ اس دن اس کو ثابت قدم رکھے گا جس دن لوگوں کے قدم پھسل رہے ہوں گے۔ اور یہ کہ کسی مسلمان کے کام کے لئے اس کے ساتھ جانا میری اس مسجد میں دو ماہ کے اعتکاف سے بہتر ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے شریر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اکیلا رہتا ہو، اپنے عطیات کو روکتا ہو اور اپنے غلام کو مارتا ہو۔ اس حدیث کی اور اسناد بھی ہے اور اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔

7707 - سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخَلِيْلَ بْنَ اَحْمَدَ الْقَاضِيَ، فِيْ دَارِ الْاَمِيْرِ السَّدِيْدِ اَبِيْ صَالِحٍ مَنْصُوْرِ بْنِ نُوْحٍ بِحَضْرَتِهِ يَصِيْحُ بِرِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ

بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمِقْدَامِ هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ، قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ اَمِيرٌ عَلَيْنَا بِالْمَدِينَةِ لِلْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ شَابٌّ غَلِيظٌ مُمْتَلِءُ الْجِسْمِ، فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ اَتَيْتُهُ بِخُنَاصِرَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَاسَى مَا قَاسَى، فَإِذَا هُوَ قَدْ تَغَيَّرَتْ حَالَتُهُ عَمَّا كَانَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ: وَمَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ اَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَكَأَنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُونَ اَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُونَ اَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُونَ اَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ اَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدِهِ وَقَالَ: اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: مَنْ لَا يُقِيلُ عَثْرَةً وَلَا يَقْبَلُ مَعْذِرَةً وَلَا يَغْفِرُ ذَنْبًا اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: "مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ قَامَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَتَكَلَّمُوا بِالْحِكْمَةِ عِنْدَ الْجَاهِلِ فَتَظْلِمُوهَا وَلَا تَمْنَعُوهَا اَهْلَهَا فَتَظْلِمُوهُمْ وَلَا تَظْلِمُوا ظَالِمًا وَلَا تُكَافِئُوا ظَالِمًا فَيَبْطُلَ فَضْلُكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ، يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْاَمْرُ ثَلَاثٌ: اَمْرٌ تَبَيَّنَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبُوهُ، وَاَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيهِ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَدِ اتَّفَقَ هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ النَّصْرِيُّ وَمُصَادِفُ بْنُ زِيَادٍ الْمَدِينِيُّ عَلٰى رِوَايَةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ. وَلَمْ اَسْتَجِزْ إِخْلَاءَ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْهُ فَقَدْ جَمَعَ آدَابًا كَثِيرَةً

✧✧ محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ ولید بن عبدالملک کی جانب سے مدینہ منورہ پر ہمارے عامل تھے۔ آپ طاقتور، اور مضبوط جسم والے نوجوان تھے، ان کے خلیفہ بننے کے بعد میں ان کے پاس خناصرہ (جو کہ سرزمین حمص کے قریب ہے) میں آیا۔ میں ان کے پاس پہنچا، یہ میرے بارے بہت ساری قیاس آرائیاں کر چکے تھے۔ ان کی حالت پہلے سے بہت تبدیل ہو چکی تھی، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ اس میں ان الفاظ کا اضافہ فرمایا: جس نے اپنے بھائی کے خط کی طرف اس کی اجازت کے بغیر دیکھا، گویا کہ اس نے دوزخ کو دیکھا ہے، اور جو شخص سب سے زیادہ طاقتور بننا چاہتا ہے، اس کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرے، اور جو سب سے زیادہ باعزت ہونا چاہتا ہے، اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اور جو شخص سب سے زیادہ غنی ہونا چاہتا ہے، اس کو چاہیے کہ جو کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس پر زیادہ بھروسہ کرے، اور جو کچھ اس کے اپنے ہاتھ میں ہے اس پر کم بھروسہ کرے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے شریر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فسخ بیع (کے مطالبے پر بیع فسخ) نہیں کرتا۔ اور جو معذرت قبول نہیں کرتا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ شریر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے بھلائی کی امید نہ کی جاتی ہو اور جس کے شر سے امن نہ ہو۔ بے شک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام بنی اسرائیل میں کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! جاہل کے پاس حکمت کی بات مت کرو۔ ورنہ تم ظلم کرو گے،

اوراہل لوگوں سے حکمت کی بات روک کر نہ رکھو ورنہ تم ظلم کرو گے، ظالم پر ظلم مت کرو، اور نہ ظلم کا بدلہ ظلم سے دو، ورنہ تمہارے رب کے ہاں تمہاری قدرومنزلت گر جائے گی، اے بنی اسرائیل اصل باتیں تین ہیں۔ ایک وہ معاملہ جس کی کھوٹ واضح ہو، اس سے بچ کر رہو۔ ایک وہ معاملہ جس میں اختلاف ہو، اس کو اللہ کے سپرد کرو۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ ہشام بن زیاد نصری اور مصادف بن زیاد المدنی نے محمد بن کعب قرظی سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ واللہ اعلم۔ مجھے اچھا نہیں لگا کہ اس مقام کو اس سے خالی رکھوں اس لئے میں نے بہت سارے آداب جمع کر دیئے ہیں۔

7708 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ: يَا فُلَانُ انْطَلِقْ مَعَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ انْطَلِقْ مَعَ فُلَانٍ حَتَّى بَقِيتُ فِي خَمْسَةٍ اَنَا خَامِسُهُمْ فَقَالَ: قُوْمُوا مَعِي فَفَعَلْنَا فَدَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اَطْعِمِينَا فَقَرَّبَتْ حَشِيشَةً ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اَطْعِمِينَا فَقَرَّبَتْ حَيْسًا مِثْلَ الْقَطَاةِ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ نِمْتُمْ عِنْدَنَا وَاِنْ شِئْتُمُ انْجَلَيْتُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَنِمْتُمْ فِيهِ فَقَالَ: فَبِتْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَاَصَابَنِي نَائِمًا عَلٰى بَطْنِي فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: مَا لَكَ وَهٰذِهِ النَّوْمَةِ هٰذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللّٰهُ اَوْ يُبْغِضُهَا هٰذَا حَدِيثٌ مُخْتَلَفٌ فِي اِسْنَادِهِ عَلٰى يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ وَآخِرُهُ اَنَّ الصَّوَابَ قَيْسُ بْنُ طِخْفَةَ الْغِفَارِيُّ " وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✧✧ قیس غفاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ مغرب کے بعد ہم لوگ صفہ میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، اور کچھ اصحاب صفہ کو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ (کھانا کھانے کے لئے) بھیج دیا، ہم پانچ لوگ بچ گئے۔ آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تم لوگ میرے ساتھ چلو، ہم آپ ﷺ کے ہمراہ چل دیئے، ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، یہ واقعہ پردے کے احکام نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں کچھ کھلاؤ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حشیشہ (مخصوص کھانا' جو آٹے کو پکا کر اس میں گوشت یا کھجوریں وغیرہ ڈال کر بنایا جاتا ہے) پیش کیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں کچھ کھلاؤ، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ایک کبوتر جتنا حیس (ایک قسم کا کھانا جو گھی ستو اور جو سے تیار کیا جاتا ہے) پیش کر دیا، حضور ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں کچھ پلاؤ، ام المومنین نے ایک پیالے میں پانی پیش کیا، یہ پینے کے بعد۔ حضور ﷺ نے ہمیں فرمایا: اب تم سونا چاہو تو یہاں سو جاؤ، اور مسجد میں جانا چاہو تو وہاں جا کر سو جاؤ، راوی کہتے ہیں: ہم لوگ مسجد میں آ کر سو گئے، رات کے آخری حصے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، میں پیٹ کے بل الٹا سویا ہوا تھا' حضور ﷺ نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر مار کر جگایا اور فرمایا: تم اس طرح کیوں سوئے ہوئے

ہو؟ اس انداز میں سونا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

اس حدیث کی اسناد میں یحییٰ بن ابی کثیر پر اختلاف ہے۔ اورنتیجہ یہ ہے کہ قیس بن طخفہ غفاری درست ہیں۔ اوراس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

7709 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى بَطْنِهٖ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ: اِنَّهَا ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7709 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا جوکہ پیٹ کے بل سویا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر اس کو جگایا اور فرمایا: اس انداز میں لیٹنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7710 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظِّلِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7710 – صحيح

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور چھاؤں کے درمیان میں بیٹھنے سے منع فرمایا۔

یہ صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7711 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيْمِيُّ، ثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعِدٌ فِي الشَّمْسِ فَقَالَ: تَحَوَّلْ اِلَى الظِّلِّ فَاِنَّهٗ مُبَارَكٌ

حديث: 7709

الجامع للترمذی ' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی كراهية الاضطجاع على البطن ' حديث:2763 'صحيح ابن حبان - كتاب الزينة والتطييب ' باب آداب النوم - ذكر الزجر عن نوم الإنسان على بطنه إذ الله جل وعلا ' حديث:5626 'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب ' فی الرجل ينبطح على وجهه - حديث:26137 'مسند احمد بن حنبل ' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 7681 'شعب الإيمان للبيهقی - فصل فی النوم الذی هو نعمة من نعم الله تعالى فی ' حديث:4525

✧✧ قیس بن ابی حازم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا، میں دھوپ میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سائے میں چلے جاؤ، کیونکہ وہ برکت والا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7712 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ، بِمِصْرَ، ثنا اَبُو دَاوُدَ، وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِي وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: تَحَوَّلْ اِلَى الظِّلِّ فَاِنَّهُ مُبَارَكٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَاِنْ اَرْسَلَهُ شُعْبَةُ فَاِنَّ مِنْجَابَ بْنَ الْحَارِثِ وَعَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ ثِقَتَانِ "

✧✧ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے والد محترم کو دیکھا، وہ دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: چھاؤں میں ہو جاؤ، کیونکہ وہ برکت والی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اگرچہ شعبہ نے اس میں ارسال کیا ہے۔ کیونکہ منجاب بن حارث اور علی بن مسہر ثقہ راوی ہیں۔

7713 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلٰى اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنَّا فِي بَيْتٍ فِي شَهَادَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا اَبُو بَكْرَةَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَقْعُدُ فِيهِ وَلَا تَمْسَحْ يَدَكَ بِثَوْبِ مَنْ لَا تَمْلِكُ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيثِ الْقِيَامِ وَلَمْ يُخَرِّجَا حَدِيثَ الثَّوْبِ وَهُوَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7713 - صحيح

✧✧ حضرت سعید بن ابی الحسن فرماتے ہیں: ہم ایک گھر میں گواہی دینے کے لئے موجود تھے، حضرت ابوبکرہ ہمارے پاس آئے، مجلس میں سے ایک آدمی ان کی جانب اٹھا، حضرت ابوبکرہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی، دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ خود نہ بیٹھے، اور اپنا ہاتھ اس کپڑے کے ساتھ صاف نہ کریں جو تمہارا نہیں ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قیام والی بات نقل کی ہے، اور کپڑے والی بات نقل نہیں کی۔

7714 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حَاتِمٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا اَبُو تُمَيْلَةَ، حَدَّثَنِي اَبُو الْمُنِيبِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَجْلِسَيْنِ وَمَلْبَسَيْنِ: فَاَمَّا

الْمَجْلِسَانِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ وَالْمَجْلِسُ الْاٰخَرُ اَنْ تَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ يُفْضِي اِلٰى عَوْرَتِكَ، وَالْمَلْبَسَانِ اَحَدُهُمَا اَنْ تُصَلِّيَ فِي ثَوْبٍ وَلَا تُوَشَّحُ بِهٖ وَالْاٰخَرُ اَنْ تُصَلِّيَ فِي سَرَاوِيلَ لَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ "

✧✧ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مجلسوں سے اور ملبوسات سے منع فرمایا۔

دو مجلسیں یہ ہیں۔

○ دھوپ اور چھاؤں کے درمیان بیٹھنا۔

○ ایک چادر میں یوں لپٹ کر بیٹھنا کہ اپنی شرمگاہ پر نظر پڑتی ہو۔

اور دو ملبوسات یہ ہیں۔

○ ایک کپڑے میں یوں نماز پڑھنا کہ کپڑا اپہنا ہوا نہ ہو۔

○ قمیص یا کوئی چادر اوڑھے بغیر صرف شلوار پہن کر نماز پڑھنا۔

7715 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا قَالَتْ: وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهٖ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا

فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ، فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ اَكَبَّتْ عَلَيْهِ وَرَفَعَتْ رَاْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ: اِنِّي كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَائِنَا فَاِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا: رَاَيْتُكِ حِينَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ اَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: اِنِّي اِذًا لَبَذِرَةٌ اَخْبَرَنِي اَنَّهٗ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهٖ هٰذَا فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَخْبَرَنِي اَنِّي اَسْرَعُ اَهْلِ بَيْتِهٖ لُحُوقًا بِهٖ فَذَاكَ حِينَ ضَحِكْتُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ،

حدیث: 7715

الجامع للترمذی' ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فی فضل فاطمۃ رضی اللہ عنہا' حدیث:3887' سنن ابی داود - کتاب الادب' ابواب النوم - باب ما جاء فی القیام' حدیث: 4561' السنن الکبری للنسائی - کتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المہاجرین والانصار - مناقب فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ حدیث:8098

عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7715 – علي شرط البخاري ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے گفتگو، سمجھانے کے انداز اور گفتار میں، فاطمہ سے زیادہ کسی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت نہیں دیکھی، اٹھنا' بیٹھنا سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا تھا۔ آپ فرماتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوجاتے، ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور ان کو اپنے ساتھ بٹھاتے۔ اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے جاتے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے کھڑی ہوجاتیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دیتیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو سیدہ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جھک گئیں، کچھ دیر بعد سر اوپر اٹھایا اور آپ رو پڑیں، اس کے بعد دوبارہ آپ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئیں، کچھ دیر بعد سر اوپر اٹھایا اور آپ مسکرا پڑیں، میں نے سوچا: میں تو ان کو سب سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی، لیکن یہ بھی دوسری عورتوں کی طرح نکلی، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا تو (بعد میں) میں نے ان سے پوچھا: میں نے تمہیں دیکھا تھا، تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی، پھر تم نے سر اوپر اٹھایا اور رو پڑی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی، پھر سر اٹھایا اور مسکرا دی، اس کی وجہ کیا تھی؟ سیدہ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت کی) نذر مانی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ اس درد میں میری وفات ہوجائے گی، اس لئے میں رو پڑی تھی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ پورے گھر میں سب سے پہلے میں اپنے ابا سے ملوں گی، یہ سن کر میں خوش ہوگئی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبی کے ذریعے، مسروق کے واسطے سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی ہے۔

7716 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا ثُمَامَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7716 – أخرجه البخاري سوى قوله لتعقل عنه

✧✧ حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (کوئی خاص) بات کرتے تو ایک ایک کلمہ تین تین مرتبہ دہراتے، تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7717 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَاَ مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ، عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ بِنَفْسِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7717 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابن العلاء بن الحضرمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایک خط لکھا، اس کا آغاز اپنی ذات سے کیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7718 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا اَبِيْ، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: اَنْبَاَ اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، فَقَالَ: اَتُحْصِيْ اَسْمَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كَانَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، يَعُدُّهَا؟ قَالَ: " نَعَمْ، هِيَ سِتٌّ: مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَخَاتَمٌ وَّحَاشِرٌ وَّعَاقِبٌ وَّمَاحٍ، فَاَمَّا حَاشِرٌ فَيُبْعَثُ مَعَ السَّاعَةِ (نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ) (سبأ: 46)، وَاَمَّا عَاقِبٌ فَاِنَّهُ عُقْبُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَمَّا مَاحٍ فَاِنَّ اللّٰهَ مَاحٍ بِهِ سَيِّئَاتِ مَنِ اتَّبَعَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7718 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ نافع بن جبیر کے بارے میں مروی ہے کہ وہ عبدالملک بن مروان کے پاس گئے، عبدالملک بن مروان نے کہا: کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اسمائے گرامی یاد ہیں جو جبیر بن مطعم کو یاد ہوا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ وہ ۶ اسماء ہیں۔ محمد، احمد، خاتم، حاشر، عاقب، اور ماحی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی ''حاشر'' کا ظہور قیامت کے دن ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت میں اٹھایا جائے گا۔ قران کریم میں ہے

نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ) (سبأ: 46)

اور عاقب کا مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے۔ اور ماحی کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ان کے متبعین کے گناہوں کو مٹا دے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7719 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانَ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ،

بِالْمَدِيْنَةِ، وَاَخُوهُ عَبْدُ اللّٰهِ بِمَكَّةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7719 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ نام ''عبداللہ، اور عبدالرحمٰن'' پسند ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7720 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7720 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ''عبداللہ اور عبدالرحمٰن'' نام پسند ہیں۔

7721 – اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَنْهَيَنَّ اَنْ يُسَمّٰى رَبَاحٌ وَّاَفْلَحُ وَنَجِيحٌ وَّيَسَارٌ، وَاِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

حديث: 7720

صحيح مسلم - كتاب الآداب' باب النهی عن التكنی بابی القاسم وبيان ما يستحب من الاسماء - حديث:4069' الجامع للترمذی ' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ما يستحب من الاسماء ' حديث:2833' سنن ابی داود - كتاب الادب' باب فی تغيير الاسماء - حديث:4319' سنن الدارمی - ومن كتاب الاستئذان' باب : ما يستحب من الاسماء - حديث:2649' سنن ابن ماجه - كتاب الادب' باب ما يستحب من الاسماء - حديث:3726' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب' ما تستحب من الاسماء - حديث:25378' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - حديث:4635' السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الضحايا' جماع ابواب العقيقة - باب ما يستحب ان يسمى به ' حديث:17958' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - نافع ' حديث:13150

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ . وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ يَذْكُرُ عُمَرَ فِي اِسْنَادِهِ غَيْرَ اَبِيْ اَحْمَدَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7721 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ، رباح، افلح، نجیح اور یسار نام رکھنے منع کردوں گا، اور اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور میں نہیں جانتا کہ ابواحمد کے سوا کسی دوسرے راوی نے یہ حدیث ثوری سے روایت کرتے ہوئے درمیان میں عمر کا نام لیا ہو۔

7722 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ عِشْتُ لَاَنْهَيَنَّ اَنْ يُسَمَّى بَرَكَةُ وَنَافِعٌ وَّيَسَارٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ " رَوَاهُ الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ فِي حَدِيثِهِ وَلَا اَدْرِي قَالَ: رَافِعًا اَمْ لَا "

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں ''برکۃ، نافع، اور یسار'' نام رکھنے سے منع کردوں گا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوگیا اور آپ نے ان ناموں سے منع نہیں فرمایا۔

❀❀ اس حدیث کو مومل بن اسماعیل نے بھی روایت کیا ہے لیکن مجھے یہ علم نہیں ہے کہ انہوں نے ''رافعا'' کہا ہے یا نہیں۔

7723 – اَخْبَرَنَا اَبُو الزَّيَّادِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، اَنْبَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ شَاهَانْ شَاهْ قَالَ سُفْيَانُ: "اِنَّ الْعَجَمَ اِذَا عَظَّمُوا مَلِكَهُمْ

حديث: 7723

صحيح البخاري - كتاب الادب' باب ابغض الاسماء إلى الله - حديث: 5860' صحيح مسلم - كتاب الآداب' باب تحريم التسمي بملك الاملاك - حديث: 4088' الجامع للترمذي - ' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما يكره من الاسماء ' حديث: 2837' صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' فصل - ذكر الزجر عن ان يسمى المرء نفسه إذا كان في شيء ' حديث: 5916' سنن ابي داود - كتاب الادب' باب في تغيير الاسم القبيح - حديث: 4331' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 913' مسند احمد بن حنبل - ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7168' مسند الحميدي - باب جامع عن ابي هريرة' حديث: 1074' الادب المفرد للبخاري - باب ابغض الاسماء إلى الله عز وجل' حديث: 846

يَقُوْلُوْنَ شَاهَانْ شَاهُ: اِنَّكَ مَلِكُ الْمُلُوْكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاَنَّ جَمَاعَةً مِنْ اَصْحَابِ سُفْيَانَ رَوَوْهُ عَنْهُ بِاِسْنَادِهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7723 – قد أخرجاه

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسندیدہ نام ''ملک الاملاک، شہنشاہ'' ہے۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں: عجم کی عادت ہے کہ جب وہ اپنے بادشاہوں کی عظمت بیان کرتے ہیں تو ان کو شہنشاہ کہتے ہیں۔ کہتے ہیں: تو ''ملک الملوک'' ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ کیونکہ سفیان کے شاگردوں کی ایک جماعت نے اس کو ابوالزناد سے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

7724 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ، ثَنَا عَوْفٌ، عَنْ خِلَاسٍ، وَمُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ قَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7724 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر بہت شدید ہے، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا، اور اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر بھی بہت سخت ہے جس نے اپنا نام ''ملک الاملاک'' رکھا، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ملک (یعنی بادشاہ) نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7725 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَرْوَانَ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا عِصَامُ بْنُ بَشِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: اَوْفَدَنِيْ قَوْمِيْ بَنُوْ الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتَيْتُهُ قَالَ لِيْ: مَرْحَبًا، مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: كَثِيْرٌ، قَالَ: بَلْ اَنْتَ بَشِيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7725 – صحيح

✧✧ عصام بن بشیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میری قوم بنی الحارث بن کعب نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا، جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مرحبا کہا اور میرا نام پوچھا، میں نے کہا: میرا

نام ''کثیر'' ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم ''بشیر'' ہو۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7726 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ يَقُوْلُ: لَا يُقْتَلَنَّ قُرَشِيٌّ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ صَبْرًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَلَمْ يُدْرِكْ اَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ الْاِسْلَامَ غَيْرَ اَبِىْ قَالَ: وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7726 – صحيح

عبداللہ بن مطیع بن الاسود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو قتل کے لئے بند نہیں کیا جائے گا'' آپ فرماتے ہیں: منکرین قریش میں سے میرے باپ کے سوا کسی نے اسلام نہیں پایا۔ ان کا نام ''العاص'' تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام ''مطیع'' رکھ دیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7727 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَبْزَى الْمَكِّيُّ، حَدَّثَتْنِىْ رَيْطَةُ بِنْتُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيهَا، اَنَّهُ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: غُرَابٌ، قَالَ: اسْمُكَ مُسْلِمٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7727 – صحيح

ریطہ بنت مسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ حنین میں شریک تھے، حضور ﷺ نے ان سے ان کا نام پوچھا، انہوں نے کہا: میرا نام ''غراب'' ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا نام ''مسلم'' ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7728 – اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِى، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عُمَرَ بْنُ مَطَرٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَخْتَرِىُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا اَبِىْ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ خَيْثَمَةَ: اَنَّ جَدَّهُ سَمَّى اَبَاهُ عُزَيْزًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7728 – صحيح

✦✦ حضرت خیثمہ فرماتے ہیں: ان کے والد نے ان کا نام ''عزیز'' رکھا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا نام بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ''عبدالرحمٰن'' رکھ دیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7729 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي شَقِرَةَ يُقَالُ لَهُ: اَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ بِغُلَامٍ لَهُ حَبَشِيٍّ اشْتَرَاهُ بِتِلْكَ الْبِلَادِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اشْتَرَيْتُ هٰذَا فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُسَمِّيَهُ وَتَدْعُوَ لَهُ بِالْبَرَكَةِ. قَالَ: مَا اسْمُكَ قَالَ: اَصْرَمُ، قَالَ: اَنْتَ زُرْعَةُ فَمَا تُرِيدُ؟ قَالَ: اسْمَ هٰذَا الْغُلَامِ. قَالَ: فَهُوَ عَاصِمٌ وَّقَبَضَ كَفَّهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7729 – صحيح

✦✦ حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی شقرہ کا ایک آدمی جس کا نام ''اصرم'' تھا، وہ ان لوگوں میں شامل تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا ایک غلام بھی پیش کیا جو اس نے اس علاقے سے خریدا تھا، اس نے بتایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ خریدا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کا نام بھی رکھیں اور اس کے لئے برکت کی دعا بھی فرمائیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: اصرم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ''زرعہ'' ہو، تمہارا کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: اس بچے کا نام۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ''عاصم'' ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ بھی پکڑا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7730 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا اَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا حَمَلُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ اَبِي حَدْرَدٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، عَنْ اَبِي حَدْرَدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَسُوقُ اِبِلَنَا هٰذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اَنَا . فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: اجْلِسْ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: اَنَا. فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: اجْلِسْ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: اَنَا. فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: نَاجِيَةُ قَالَ: اَنْتَ لَهَا فَسُقْهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7730 – صحيح

✧✧ حضرت ابوحدرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمارے یہ اونٹ کون چرائے گا؟ ایک آدمی نے کہا: میں چراؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تیرانام کیا ہے؟ اس نے اپنا نام بتایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ، پھر ایک اورآدمی اٹھا، اس نے کہا: میں چراؤں گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام پوچھا، اس نے اپنا نام بتایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی بٹھادیا، پھر ایک اورآدمی اٹھ کر کھڑاہوااوراس نے خود کو پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام پوچھا، اس نے اپنا نام ''ناجیہ'' بتایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے کی ذمہ داری اس کے سپرد فرمادی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7731 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ عَمْرٍو فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7731 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جاہلیت میں میرانام ''عبدعمرو'' تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرانام ''عبدالرحمٰن'' رکھ دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7732 - حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: شِهَابٌ، قَالَ: اَنْتَ هِشَامٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَاِذَا الرَّجُلُ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيُّ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7732 - صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے اس کا نام پوچھا، اس نے اپنا نام ''شہاب'' بتایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم شہاب نہیں بلکہ) تم ہشام ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ جس آدمی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نام پوچھا تھا وہ ''ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ'' ہیں۔

7733 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، ثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: شِهَابٌ، قَالَ: بَلْ اَنْتَ هِشَامٌ

✦✦ ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام پوچھا، میں نے اپنا نام "شہاب" بتایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم شہاب نہیں ہو) بلکہ تم ہشام ہو۔

7734 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمَّى ابْنَهُ الْاَكْبَرَ بِاسْمِ عَمِّهِ حَمْزَةَ وَسَمَّى حُسَيْنًا بِعَمِّهِ جَعْفَرٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اِنِّي قَدْ اُمِرْتُ اَنْ اُغَيِّرَ اسْمَ هٰذَيْنِ فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے کا نام اپنے چچا حمزہ کے نام پر "حمزہ" رکھا تھا اور حضرت حسین کا نام اپنے چچا جعفر کے نام پر "جعفر" رکھا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان دونوں کے نام تبدیل کردوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام تبدیل کر کے حسن اور حسین رکھ دیئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7735 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَنْصُوْرٍ، وَسُلَيْمَانَ، وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالُوْا: سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: وُلِدَ لِلْاَنْصَارِ وَلَدٌ فَاَرَادُوا اَنْ يُسَمُّوْهُ مُحَمَّدًا فَاَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَدِ اتَّفَقَا فِيْهِ عَلٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ بِغَيْرِ هٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَقَدْ جَمَعَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ، وَاَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ بَيْنَ الْاَرْبَعَةِ كَمَا جَمَعَ بَيْنَهُمُ النَّضْرُ بْنُ الشُّمَيْلِ "

(ص:309)

✦✦ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انصار کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا، ان لوگوں کا ارادہ تھا کہ اس بچے کا نام "محمد" رکھیں، وہ لوگ اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار نے بہت اچھا کیا۔ تم میرے نام پر نام تو رکھ لیا کرو، لیکن میری کنیت پر کوئی کنیت نہ رکھے۔ کیونکہ تقسیم کرنے والا صرف مجھے بنا کر بھیجا گیا ہے، اور میں ہی تمہارے درمیان (رزق اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں) تقسیم کرتا ہوں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام

بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جریر کی منصور کے واسطے سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے، اس کی اسناد اور ہے۔ بشر بن عمر زہرانی اور ابوالولید الطیالسی نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان، حصین، منصور اور قتادہ چاروں کو جمع کیا ہے جیسا کہ نضر بن شمیل نے چاروں کو جمع کیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

7736 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَحُصَيْنٍ، وَمَنْصُوْرٍ، وَقَتَادَةَ، سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7735 – علی شرط البخاری ومسلم

مذکورہ حدیث میں ابوالولید نے شعبہ کے واسطے سے روایت کی ہے، اور شعبہ کے بعد سلیمان، حصین، منصور اور قتادہ سے روایت کی ہے۔ ان سب نے سالم بن ابی الجعد کے واسطے سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سابقہ فرمان جیسا فرمان نقل کیا ہے۔

7737 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ غَسَّانَ قَالَا: ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنِيْ مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اَنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ اُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَاُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَكَانَتْ هٰذِهِ رُخْصَةً لِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَعَلَّ مُتَوَهِّمًا يَتَوَهَّمُ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ عَنْ فِطْرٍ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّهُمَا قَدْ قَرَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ فِي اِسْنَادٍ وَاحِدٍ. قَدْ ذَكَرَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ بَابًا كَبِيرًا فِي اِبَاحَةِ دُعَاءِ امْرَاَتِهِ بِاسْمِهَا خِلَافَ قَوْلِ الْعَامَّةِ اَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ وَاَوْرَدَ فِيهِ اَخْبَارًا كَثِيرَةً فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ وَيَا عَائِشُ وَيَا اُمَّ سَلَمَةَ وَتَرَكْتُهَا لِاتِّفَاقِهِمَا عَلٰى اَكْثَرِهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7737 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ محمد بن حنفیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہو، میں آپ کے نام پر اس کا نام، اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ سکتا ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ رخصت فقط میرے لئے تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ شاید کہ کسی کو یہ وہم ہو کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فطر کی روایات نقل نہیں کی۔ یہ وہم درست نہیں ہے۔ کیونکہ شیخین نے ایک اسناد میں ان دونوں کو جمع کیا ہے۔ ہمارے بعض ائمہ نے اس مقام پر اپنی بیوی کو اس کا نام لے کر پکارنے کے جواز

میں ایک باب ذکر کیا ہے اور اس باب میں بہت ساری وہ احادیث ذکر کی ہیں جس میں نبی اکرم ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو "یا عائشہ" کہہ کر پکارا ہے۔ جبکہ عام لوگوں کا قول ہے کہ بیوی کو اس کا نام لے کر نہیں پکارنا چاہئے۔

7738 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تُكَنِّينِي؟ قَالَ: اكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ تُكَنَّى اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7738 – صحيح

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ میری کنیت کیوں نہیں رکھتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے نام سے کنیت رکھ لو، چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی کنیت "ام عبداللہ" رکھوائی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7739 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِصُهَيْبٍ: اِنَّكَ لَرَجُلٌ لَوْلَا خِصَالٌ ثَلَاثَةٌ، قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: اكْتَنَيْتَ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ، وَانْتَمَيْتَ اِلَى الْعَرَبِ وَاَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ، وَفِيكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ. قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَمَّا قَوْلُكَ: اكْتَنَيْتَ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِي اَبَا يَحْيَى، وَاَمَّا قَوْلُكَ: انْتَمَيْتَ اِلَى الْعَرَبِ وَاَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ فَاِنِّي رَجُلٌ مِنَ النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ اسْتُبِيتُ مِنَ الْمَوْصِلِ بَعْدَ اَنْ كُنْتُ غُلَامًا قَدْ عَرَفْتُ اَهْلِي وَنَسَبِي، وَاَمَّا قَوْلُكَ: فِيكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ خَيْرَكُمْ مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7739 – صحيح

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت صہیب رومی سے فرمایا: اگر تمہارے اندر تین عادتیں نہ ہوں تو تم بہت اچھے آدمی ہو، حضرت صہیب نے پوچھا: وہ کون سی عادتیں ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

○ تم نے کنیت رکھی ہوئی ہے جبکہ تیری تو کوئی اولاد نہیں ہے۔

○ تم اپنے آپ کو عربی کہلاتے ہو جبکہ تم روم کے باشندے ہو۔

○ اور تم کھانے میں اسراف کرتے ہو۔

حضرت صہیب نے کہا: اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے کنیت رکھی ہوئی ہے اور میری کوئی اولاد نہیں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ میری کنیت ''ابو یحییٰ'' خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔

آپ نے فرمایا کہ میں رومی ہوں اور عربی کیوں کہلاتا ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ میرا تعلق نمر بن قاسط سے ہے، موصل سے مجھے قید کر لیا گیا تھا، اس وقت میں بچہ تھا، لیکن میں اپنے خاندان اور نسب کو پہچانتا ہوں۔

○ آپ نے فرمایا کہ میں طعام میں اسراف کرتا ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7740 - حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمِنْهَالِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَكْرَاوِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا حَاصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ تَدَلَّيْتُ بِبُكْرَةٍ، قَالَ: كَيْفَ صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: تَدَلَّيْتُ بِبُكْرَةٍ. فَقَالَ: اَنْتَ اَبُو بَكْرَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7740 - صحيح

✧ عبدالعزیز بن ابی بکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو میں صبح سویرے (طائف کے قلعہ سے اتر کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں صبح سویرے قلعہ سے نکل آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم ابوبکرہ'' ہو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7741 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُو غَسَّانَ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ وَلَدِكَ اَكْبَرُ؟ قُلْتُ: شُرَيْحٌ، قَالَ: فَاَنْتَ اَبُو شُرَيْحٍ تَفَرَّدَ بِهِ قَيْسٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ وَاَنَا ذَاكِرٌ بَعْدَهُ حَدِيثًا تَفَرَّدَ بِهِ مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ وَلَيْسَا مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7741 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ مقدام بن شریح اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تیرا کونسا بیٹا بڑا ہے؟ میں نے بتایا: شریح۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ''ابوشریح'' ہے۔

❀❀ اس حدیث کو مقدام سے روایت کرنے میں قیس منفرد ہیں۔ اور میں اس کے بعد وہ حدیث بیان کر رہا ہوں جس کو روایت کرنے میں مجالد بن سعید منفرد ہیں۔ اور یہ دونوں ہی ہماری اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

7742 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوقٌ، قَالَ: ابْنُ مَنْ؟ قُلْتُ: ابْنُ الْاَجْدَعِ، قَالَ: اَنْتَ مَسْرُوقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَجْدَعَ شَيْطَانٌ قَالَ: وَكَانَ اسْمُهُ فِي الدِّيوَانِ مَسْرُوقَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7742 – قيس ومجالد ليسا من شروط كتابنا

✧✧ مسروق کہتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرا نام پوچھا، میں نے کہا: میرا نام ''مسروق'' ہے۔ آپ نے پوچھا: کس کا بیٹا؟ میں نے بتایا: ابن الاجدع کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو مسروق بن عبدالرحمٰن ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا ہے کہ ''اجدع'' شیطان ہے۔ راوی کہتے ہیں: حکومتی معاملات میں ان کا نام ''مسروق بن عبدالرحمٰن'' تھا۔

7743 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: يَا لَبَّيْكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7743 – عدى بن الفضل تركوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو یوں پکارا ''یارسول اللہ ﷺ''۔ حضور ﷺ نے اس کو ''یالبیک'' کہہ کر جواب دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7744 – اَخْبَرَنَا اَبُو نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا شَيْبَانُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ اَنْ يَطَاَ اَحَدٌ عَقِبَهُ وَلَكِنْ يَمِينٌ وَّشِمَالٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص آپ کے بالکل پیچھے چلے، آپ دائیں یا بائیں چلنے کو پسند کرتے تھے۔

7745 – وَاَخْبَرَنَا اَبُو نَصْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ

صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7745 – على شرط مسلم

✧✧ سلمان بن مغیرہ نے ثابت سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے ان کے والد سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سابقہ فرمان جیسا فرمان نقل کیا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7746 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَمَوِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمَرُ عَنْ شِمَالِهِ آخِذًا بِاَيْدِيهِمَا، فَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7746 – سعيد بن مسلمة ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اسی طرح قیامت میں اٹھائے جائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7747 – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو اَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمُسْتَمْلِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْشِيَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ

صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 7746

الجامع للترمذی ' ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ' حدیث:3687 ' سنن ابن ماجه - المقدمة ' باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - فضل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ' حدیث:98

7748 - مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَمْشِيَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْبَعِيرَيْنِ يَقُودُهُمَا

صَحِيحُ الْاِسْنَادِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7748 – محمد بن ثابت ضعفه النسائی

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دواونٹوں کو چلاتے ہوئے ان کے درمیان چلنے سے منع فرمایا ہے۔

☼☼ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7749 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُبَيْلُ بْنُ عَزْرَةَ، قَالَ: انْطَلَقْنَا بِقَتَادَةَ نَقُودُهُ اِلَى اَنَسٍ، وَنَحْنُ غِلْمَةٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا اَحْسَنَ هٰذَا، ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ يُرَغِّبُهُمْ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ قَالَ: فَحَدَّثَنَا يَوْمَئِذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ اِنْ لَمْ يُعْطِكَ مِنْ عِطْرِهِ – اَوْ قَالَ: اِنْ لَمْ تُصِبْ مِنْ عِطْرِهِ – اَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7749 – صحيح

✦✦ شبیل بن عزرہ فرماتے ہیں: ہم حضرت قتادہ کو لے کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس وقت ہم بچے تھے، ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، آپ نے فرمایا: یہ کتنا اچھا ہے، پھر طلب علم کی ترغیب دلاتے ہوئے گفتگو شروع فرمائی، اس دن انہوں نے یہ بات بھی بتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک دوست کی مثال عطار جیسی ہے، کہ اگر وہ تمہیں عطر نہیں دے گا تو اس کے عطر کی خوشبو تو بہرحال تمہیں پہنچ ہی جائے گی۔

☼☼ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7750 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَلَّافُ، بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَى كَاَنَّهُ يَتَوَكَّاُ قَالَ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَى كَاَنَّهُ يَتَوَكَّاُ قَالَ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ: وَاَخْبَرَنَا غَيْرُ ابْنِ اَيُّوبَ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ: كَاَنَّهُ يَتَكَفَّاُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7750 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدل چلتے تو جھک کر چلتے، ابن ابی مریم نے ''یحیی بن ایوب کے واسطے سے حمید الطّویل سے روایت کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلا کرتے تھے تو جھک کر چلتے۔ ابن ابی مریم نے یحییٰ بن ایوب کے علاوہ دیگر محدثین سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس روایت میں الفاظ ''یتوکا'' کی بجائے ''یتکفا'' ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7751 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثنا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ، ثنا اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى اَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7751 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر کاٹنے سے منع فرمایا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7752 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مَشَيْنَا قُدَّامَهُ وَتَرَكْنَا خَلْفَهُ لِلْمَلَائِكَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7752 – قال الذهبي صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کاشانہ اقدس سے نکلتے تو ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی آگے چلتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فرشتوں کے لئے کچھ خلاء چھوڑ دیتے تھے۔

7753 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْشُوا بَيْنَ يَدَيَّ وَلَا خَلْفِي فَاِنَّ هٰذَا مَقَامُ الْمَلَائِكَةِ قَالَ جَابِرٌ: جِئْتُ اَسْعَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّي شَرَارَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7753 – صحيح

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے آگے اور پیچھے مت چلا کرو، کیونکہ یہ جگہ فرشتوں کے لئے ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک شرارے کی طرح تیزی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7754 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، قَالَ: رَاَى حُذَيْفَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْسَانًا قَاعِدًا وَسَطَ حَلْقَةٍ فَقَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسَطَ حَلْقَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7754 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ حلقے کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے دیکھ کر کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو حلقہ کے درمیان بیٹھتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7755 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، ثَنَا اَبُوْ جَبِيْرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ، قَالَ: فِيْنَا نَزَلَتْ فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ (وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ) (الحجرات: 11) قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ اِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ اَوْ ثَلَاثَةٌ قَالَ: فَكَانَ يُدْعَى الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ مَهْ مَهْ اِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هٰذَا فَنَزَلَتْ: (وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ) (الحجرات: 11)

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7755 – صحيح

✧✧ ابوجبیرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات: 11)

''اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

بنی سلمہ میں ہمارے بارے میں نازل ہوئی، آپ فرماتے ہیں: واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو ہم میں سے ہر شخص کے دو، دو، تین، تین نام تھے، کسی آدمی کو مہ، مہ کہہ کر پکارا جاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ناراض ہوئے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات: 11)

''اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7756 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى، اَنْبَا اُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَهُوَ مُعَصَّبُ الرَّأْسِ قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ قَالَ: فَقَالَ: إِنِّي السَّاعَةَ لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ فَلَمْ يَفْطِنْ فِي الْقَوْمِ لِذَلِكَ أَحَدٌ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي بَلْ نَفْدِيكَ بِأَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا وَأَمْوَالِنَا وَمَوَالِينَا، قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَمَا رُئِيَ حَتَّى السَّاعَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَالْغَرَضُ فِي إِخْرَاجِهِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ إِبَاحَةُ قَوْلِ النَّاسِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ نَفْسِي وَمَالِي لَكَ الْفِدَاءُ أَوْ جَعَلْتُ فِدَاكَ أَوْ فَدَيْتُكَ وَمَا يُشْبِهُهُ. وَشَاهِدُ هٰذَا الْحَدِيثِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7756 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض وفات کے دوران اپنے کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی، میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں اس وقت حوض کوثر پر کھڑا ہوا ہوں، پھر فرمایا: اللہ کے ایک بندے پر دنیا اور اس کی زینت پیش کی گئی، اس نے آخرت کو اختیار کر لیا ہے، اس بات کی گہرائی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی بھی نہ سمجھ سکا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، ہم آپ پر اپنی جانیں، اپنی اولادیں، اپنے غلام اور اپنا مال فدا کرنے کو تیار ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف سے نیچے تشریف لے آئے، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری جلوہ قیامت تک کے لئے نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اس حدیث کو اس کتاب میں درج کرنے کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ کسی کو نفسی و مالی لک الفداء (میری جان اور میرا مال آپ پر قربان ہو) کہنا یا ''جعلت فداک'' یا ''فدیتک'' کہنا، یا اس جیسے دیگر جملے کہنا جائز ہے۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7757 – مَا حَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ حَاتِمٍ الْبَاشَانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ، يَقُولُ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا بُرَيْدَةُ جَعَلْتُ لَكَ الْفِدَاءَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ: لَقَدْ أُعْطِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ

حدیث: 7756

صحيح البخاری - كتاب الصلاة' ابواب استقبال القبلة - باب الخوخة والممر فی المسجد' حديث:456'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم' باب من فضائل ابی بكر الصديق رضی الله عنه - حديث: 4494'صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر وصف الخطبة التی خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 6697'سنن الدارمی - باب فی وفاة النبی صلى الله عليه وسلم' حديث:80'الجامع للترمذی' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب' حديث:3678'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی سعيد الخدری رضی الله عنه - حديث:11659

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَمِنْ ذٰلِكَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7757 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں موجود تھا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی میں آپ پر قربان ہو جاؤں، میں بریدہ ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو آل داؤد کی مزامیر میں سے حصہ ملا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7758 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا اِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ اَوْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتَ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَخَفَّتْ اَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ آنَامِلِهِ، فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: كَيْفَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: الْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ اَمْرِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ اَمْرَ الْعَامَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7758 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا یا شاید آپ کے پاس کسی نے فتنہ کا ذکر کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ لوگ وعدہ کی پاسداری نہیں کرتے، اور امانتوں کو ہلکا جانتے ہیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈال کر اشارہ کر کے فرمایا: اور لوگ یوں ہو جائیں گے۔ میں اٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، ان حالات میں، مجھے کیا کرنا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں بیٹھے رہنا، اپنی زبان کو روک کر رکھنا، جو چیز جانتے ہو، اس پر عمل کر لینا، جس چیز کو برا جانتے ہو، اس کو چھوڑ دینا، تم پر اپنا معاملہ سنبھال لینا اور دیگر لوگوں کا معاملہ چھوڑ دینا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7759 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، اَنْبَاَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ: فَخَذَفَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخْذِفُ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فِي النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَهُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا۔ راوی کہتے ہیں۔ ایک آدمی ان کے ہاں کنکریاں پھینک رہا تھا' آپ نے فرمایا: میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا رہا ہوں اور تم کنکریاں پھینک رہے ہو، اللہ کی قسم! میں کبھی بھی تجھ سے کلام نہیں کروں گا۔

۞۞ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عقبہ بن صہبان کے واسطے سے عبداللہ بن مغفل سے روایت کی ہے جس میں انگلیوں سے کنکریاں مارنے سے منع کیا گیا ہے۔لیکن شیخین نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کی مثل حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

7760 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: خَذَفَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ رَآهُ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ: اَنْبَاْتُكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ، ثُمَّ خَذَفْتَ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا

✧✧ حضرت عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس کسی نے ''خذف'' (یعنی اس نے اپنی انگلیوں کے ساتھ کنکری ماری) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا مت کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خذف (کنکریاں مارنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آدمی کو خذف (کنکریاں مارتے) ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا: میں نے تجھے بتایا بھی تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل سے منع کیا ہے اس کے باوجود تو نے یہ عمل کیا ہے' اب میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔

7761 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ) (العنكبوت: 29) مَا كَانَ ذٰلِكَ الْمُنْكَرُ الَّذِيْ كَانُوْا يَاْتُوْنَهُ؟ قَالَ: كَانُوْا يَسْخَرُوْنَ بِاَهْلِ الطَّرِيقِ وَيَخْذِفُوْنَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7761 - صحيح

✧✧ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ (العنكبوت:29)

میں کون سے گناہ کی بات کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ راہگیروں سے مذاق کرتے تھے اور ان کو کنکریاں مارا

کرتے تھے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7762 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَاِنَّهَا تَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوجَ اِذَا حَدَثَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبُثُّ فِي لَيْلِهِ مِنْ خَلْقِهِ مَا شَاءَ، وَاَجِيفُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا اُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاَوْكِئُوا الْاَسْقِيَةَ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاَكْفِئُوا الْاٰنِيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7762 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم رات کے وقت کتے کے بھونکنے کی یا گدھے کے چیخنے کی آواز سنو تو "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھو، کیونکہ یہ مخلوق وہ کچھ دیکھتی ہے جو تم نہیں دیکھ سکتے، اور رات کے وقت گھر سے کم نکلا کرو، کیونکہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی بہت ساری مخلوق کو پھیلا دیتا ہے، اللہ کا نام لے کر اپنے دروازے بند کر دیا کرو، کیونکہ شیطان، وہ دروازہ نہیں کھول سکتا جس کو اللہ کا نام لے کر بند کیا گیا ہو، مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو، اور مٹکے کو ڈھانپ دیا کرو، اور برتنوں کو الٹا کر دیا کرو۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7763 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجَزَّارُ، ثَنَا عَلِيُّ الصَّفَّارُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، ثَنَا حَجَّاجٌ، ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْبِسُوا صِبْيَانَكُمْ حِيْنَ تَذْهَبُ فَوْعَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ يَخْتَرِقُ فِيْهَا الشَّيَاطِيْنُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7763 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شام کے بعد اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روکا کرو، کیونکہ اس وقت میں شیاطین نکلتے ہیں۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7764 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكَ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هَدْاَةِ اللَّيْلِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا يَاْتِي اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7764 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رات گئے تک قصے کہانیاں سنانے سے بچو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کون کون سی مخلوق کو لاتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7765 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِي مَسَرَّةَ، اَنْبَاَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، اَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَبِيتَنَّ النَّارُ فِي بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّهَا عَدُوٌّ فَمَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَرْقُدُ حَتّٰى لَا يَدَعَ فِي الْبَيْتِ نَارًا اِلَّا اَطْفَاهَا وَكَانَ آخِرَ اَهْلِ الْبَيْتِ رُقَادًا كَانَ يُصَلِّي، فَاِذَا فَرَغَ لَمْ يَنَمْ حَتّٰى يُطْفِءَ السِّرَاجَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7765 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آگ کو اپنے گھر میں رات مت گزارنے دو کیونکہ یہ تمہاری دشمن ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ سونے سے پہلے گھر میں آگ بجھادیا کرتے تھے۔آپ اپنے گھر مین سب سے آخر میں سویا کرتے تھے، آپ نماز میں مشغول ہوتے تھے، جب نماز سے فارغ ہوتے تو سونے سے پہلے چراغ گل کردیا کرتے تھے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7766 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ فَارَةٌ فَاَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ فَذَهَبَتِ الْجَارِيَةُ تَزْجُرُهَا، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعِيهَا فَجَاءَتْ بِهَا فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذَا فَيُحْرِقُكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7766 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک چوہیا آئی اور چراغ کی بتی لے گئی، گھر کی لونڈی نے اس

چوہیا کو مارنا شروع کر دیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، لونڈی وہ چٹائی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئی (یہ وہ چٹائی تھی جس پر حضور ﷺ بیٹھا کرتے تھے) اس میں ایک درہم کے برابر جگہ جل چکی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سونے لگو تو چراغ گل کر دیا کرو، کیونکہ شیطان اس طرح کی حرکت کر کے تمہیں جلا سکتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7767 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنِيْ بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7767 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ بلال بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے

اللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ

”یا اللہ اس کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی اور اسلام والا بنا، میرا اور تیرا رب اللہ ہے“

7768 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ حَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْ ظَهْرِهِ حَتّٰى يُصِيبَهُ الْمَطَرُ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا؟ قَالَ: اِنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7768 – ذا فی مسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بارش برستی تو رسول اللہ ﷺ اپنی کمر مبارک سے کپڑا اٹھا دیتے تاکہ پشت مبارک پر بارش کے قطرے پڑیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ

حدیث: 7767

الجامع للترمذی' ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما يقول عند رؤية الهلال' حديث: 3456'سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب ما يقال عند رؤية الهلال - حديث: 1689'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند ابی محمد طلحة بن عبيد الله رضی الله عنه' حديث: 1363'مسند عبد بن حميد - مسند طلحة بن عبيد الله بن عثمان بن عمرو بن كعب' حديث:104'البحر الزخار مسند البزار - بقية ما روى يحيى بن طلحة' حديث: 848'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند طلحة بن عبيد الله' حديث:634

فرماتے: اس لئے کہ یہ اپنے رب کی بارگاہ سے ابھی ابھی آئی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7769 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا شَرِيكُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخَذَتِ النَّاسَ رِيحٌ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَاجٌّ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَا الرِّيحُ؟ لَمْ يُرْجِعُوا اِلَيْهِ شَيْئًا فَبَلَغَنِي الَّذِى سَاَلَ عَنْهُ عُمَرُ فَاسْتَحْثَثْتُ رَاحِلَتِي حَتّٰى اَدْرَكْتُهُ فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اُخْبِرْتُ اَنَّكَ سَاَلْتَ عَنِ الرِّيحِ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَاْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَاْتِي بِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوهَا سَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7769 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ کے راستے میں، لوگوں پر آندھی آ گئی، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفر حج پر تھے، آندھی بہت سخت ہوگئی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ آندھی کیسی ہے؟ لیکن کسی نے بھی کوئی خاطر خواہ جواب نہ دیا، (حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں) حضرت عمر نے آندھی کے بارے میں جو بات پوچھی تھی، اس کی اطلاع مجھ تک بھی پہنچی، میں نے اپنی سواری کو تیز کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا، میں نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے ''ریح'' (ہوا) کے بارے میں پوچھا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ'' ریح (ہوا) اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی لے کر آتی ہے اور یہ عذاب بھی لاتی ہے۔ اس لئے اس کو گالی مت دو، بلکہ اس کی بھلائی مانگو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7770 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّى، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ، ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، رَفَعَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اشْتَدَّتِ الرِّيحُ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيمًا

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7770 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب ہوا بہت تیز چلتی (یعنی جب آندھی آتی) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے

لَهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيمًا

اے اللہ، اسے ہمارے لئے فائدہ مند بنا، نقصان دہ نہ بنا۔

یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7771 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: لَقَدْ اَخْلَفَكَ اللّٰهُ – وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ: اَعْقَبَكَ اللّٰهُ – مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزَ قُرَيْشٍ حَمْرَاءَ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ الْاَوَّلِ قَالَ: فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ تَمَعُّرًا مَا كُنْتُ اُرَاهُ اِلَّا عِنْدَ نُزُوْلِ الْوَحْيِ وَاِذَا رَاَى مَخِيلَةَ الرَّعْدِ وَالْبَرْقِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَرَحْمَةٌ هِيَ اَمْ عَذَابٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7771 – علی شرط مسلم

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اکثر یاد کیا کرتے تھے میں نے کہا: قریش کی ایک بوڑھی خاتون کے وفات پانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خوبصورت دوشیزہ سے نوازا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناراضگی کے آثار نمودار ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت نزول وحی کے وقت ہوا کرتی تھی، یا اس وقت ہوتی تھی جب رعد و باراں ہوتی، جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم نہ ہو جاتا کہ یہ رعد اور برسات رحمت کی ہے یا عذاب کی ہے اس وقت تک آپ کی کیفیت بدستور وہی رہتی۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7772 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا اَبُوْ مَطَرٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7772 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادلوں کی گرج اور کڑک سنتے تو یہ دعا مانگتے

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

"اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب کے ساتھ ہلاک نہ فرمای، اور نہ تو ہمیں اپنے عذاب کے ساتھ ہلاک فرما۔ اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت عطا فرما۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7773 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: تَعَشَّيْنَا مَعَ اَبِي قَتَادَةَ، فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَانْقَضَّ نَجْمٌ فَاَتْبَعْنَا اَبْصَارَنَا فَنَهَانَا، وَقَالَ: لَا تُتْبِعُوا اَبْصَارَكُمْ فَاِنَّا كُنَّا نُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7773 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ ابن سیرین کہتے ہیں: ہم نے اپنے گھر کی چھت پر حضرت ابوقتادہ کے ہمراہ رات کا کھانا کھایا، ایک ستارہ ٹوٹا، ہم اس کو دیکھنے لگے، حضرت ابوقتادہ نے ہمیں اس کی جانب دیکھنے سے منع فرمادیا اور فرمایا: تم اس کو مت دیکھو، کیونکہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7774 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَاَصْحَابُهُ مَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِي فِي اَنْ اَتَقَدَّمَ اِلَيْكَ عَلٰى طِيبَةِ نَفْسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاقْتَرَبَ مُعَاذٌ اِلَيْهِ فَسَارَا جَمِيعًا، فَقَالَ مُعَاذٌ: بِاَبِي اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنْ يَجْعَلَ يَوْمَنَا قَبْلَ يَوْمِكَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ شَيْءٌ وَلَا نَرٰى شَيْئًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَيُّ الْاَعْمَالِ نَعْمَلُهَا بَعْدَكَ؟ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الشَّيْءُ الْجِهَادُ، وَالَّذِي بِالنَّاسِ اَمْلَكُ مِنْ ذٰلِكَ فَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ: نِعْمَ الشَّيْءُ الصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ فَذَكَرَ مُعَاذٌ كُلَّ خَيْرٍ يَعْمَلُهُ ابْنُ آدَمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَادَ بِالنَّاسِ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَمَاذَا بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي عَادَ بِالنَّاسِ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِيهِ قَالَ: اَلصَّمْتُ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ قَالَ: وَهَلْ نُؤَاخَذُ بِمَا تَكَلَّمَتْ بِهِ اَلْسِنَتُنَا؟ قَالَ: فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ مُعَاذٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ – اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ – وَهَلْ يُكَبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ اِلَّا مَا نَطَقَتْ بِهِ اَلْسِنَتُهُمْ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ عَنْ شَرٍّ، قُوْلُوا خَيْرًا تَغْنَمُوا وَاسْكُتُوا عَنْ شَرٍّ تَسْلَمُوا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْغَرَضُ فِي اِخْرَاجِهِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ اِبَاحَةُ دُعَاءِ الْمُتَعَلِّمِ لِعَالِمِهِ الَّذِي يَقْتَبِسُ مِنْهُ اَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ مَنِيَّتَهُ قَبْلَ عَالِمِهِ، فَاِنِّي قَدَّمْتُ قَبْلَ هٰذَا اَخْبَارًا صَحِيحَةً فِي اِبَاحَةِ قَوْلِ النَّاسِ: جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7774 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ باہر نکلے ،حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا آپ دل کی خوشی سے مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کے قریب آجاؤں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ حضرت معاذ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگئے ، پورا راستہ حضرت معاذ ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ چلے ، اس دوران حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں ،کاش اللہ تعالیٰ ہمارا (وفات کا) دن آپ کے (وفات کے) دن سے پہلے کر دے (یعنی کاش ایسا ہو جائے کہ آپ سے پہلے ہمیں وفات ملے)۔ یارسول اللہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو آپ دیکھ رہے ہیں اور وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے بعد کیا عمل کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے ، (حضرت معاذ نے) عرض کی: جہاد فی سبیل اللہ' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد بہت اچھی چیز ہے ،لیکن لوگوں کو جس چیز کی زیادہ ضرورت ہے وہ اس سے بھی اہم ہے (حضرت معاذ نے کہا:) روزہ اور صدقہ ،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور صدقہ بھی بہت اچھی چیز ہے۔اس کے بعد حضرت معاذ نے ان تمام نیک اعمال کا ذکر کیا جو انسان کرتا ہے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے بھی اچھی چیز کی لوگوں کی عادت بناؤ۔ حضرت معاذ نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام چیزوں سے بھی اہم چیز کون سی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: خاموشی بہتر ہے ، ہاں بولنا ہو تو اچھی بات بولو ،حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری زبانیں جو کچھ بولتی ہیں ، کیا اس پر ہمارا مواخذہ ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کی ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے معاذ تیری ماں تجھے روئے ، یا (شاید اس موقع پر ان کے لئے کوئی اور الفاظ بولے پھر فرمایا) لوگوں کو اوندھے منہ دوزخ میں جوڑا لا جائے گا ، وہ ان کی زبانوں کی گفتگو کی وجہ سے ہوگا۔ اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اچھی بات کرے اور بری بات سے خاموشی اختیار کرے ، اچھی بات کہو ، تم فائدے میں رہو گے ، اور بری بات سے خاموش رہو ، تم شر سے بچے رہو گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو اس مقام پر درج کرنے کی وجہ یہ ثابت کرنا ہے کہ اگر طالب علم یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ میرے استاد سے پہلے مجھے وفات عطا کرے تو یہ جائز ہے۔

7775 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْهَى اَنْ يُبَاشِرَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَالْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7775 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک بستر میں برہنہ لیٹے، اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک بستر میں برہنہ لیٹے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7776 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاشِرَ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَالرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى: وَاَنَا اَرٰى فِيْهِ التَّعْزِيْرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مِنْ اَجَلِّ بَيْتِ الصَّحَابَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمُفْتٍ وَفَقِيْهٌ بِالْكُوْفَةِ اِذْ رَاٰى فِيْهِ التَّعْزِيْرَ فَفِيْهِ قُدْوَةٌ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو عورت کے ساتھ اور مرد کو مرد کے ساتھ ایک بستر میں برہنہ لیٹنے سے منع فرمایا۔ ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں "میرا خیال ہے کہ اس میں تعزیر ہے"۔ (یعنی اگر کوئی شخص اس عمل میں مبتلا پایا جائے تو اس کو تعزیراً سزا دینی چاہئے) اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بزرگ انصاری صحابہ میں سے ہیں، کوفہ کے فقیہہ اور مفتی ہیں۔ اگر انہوں نے اس میں تعزیر سمجھی ہے تو ان کے اس قول کی پیروی کرنی چاہئے۔

7777 – وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُبَاشِرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَلَا الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ فَقَدْ اَجْمَعَا عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7777 – على شرط البخاری

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد، مرد کے ساتھ اور عورت، عورت کے ساتھ ایک بستر میں برہنہ نہ لیٹے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور ان دونوں نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

7778 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ ابْنُ الْجِعَابِيِّ الْقَاضِيْ، ثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَعَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوْا بَيْتًا يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّرَنَ وَيَنْفَعُ الْمَرِيْضَ، قَالَ: فَمَنْ دَخَلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7778 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس گھر سے بچو، جس کو حمام کہا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نہانے سے میل اچھی طرح اتر جاتی ہے اور اس میں مریض کو بھی فائدہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وہاں جانا چاہے، وہ اپنے ستر کو کھلنے سے بچائے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7779 - حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7779 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں ستر پوشی کئے بغیر داخل نہ ہو، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے، جس پر شراب پی جاتی ہو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7780 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ، قَالَ: دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَلٰى عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِيْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7780 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوالملیح فرماتے ہیں: کچھ شامی خواتین، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: شاید کہ تم اس علاقے سے تعلق رکھنے والی خواتین ہو جو کہ حمام میں جایا کرتی ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی گھر میں اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان پردے کو فاش کر لیتی ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے منصور سے روایت کیا ہے۔

7781 - اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، ثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ: دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَلٰى عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: اَنْتُنَّ اللَّاتِي تَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، مِثْلُ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابوالملیح فرماتے ہیں: کچھ شامی خواتین، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، ام المومنین نے فرمایا: تم وہی عورتیں ہو جو حمام میں جا کر نہاتی ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی جگہ پر اپنے کپڑے اتارتی ہے، وہ اپنے اللہ کی بارگاہ میں اپنی عزت برباد کر لیتی ہے۔

❀❀ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

7782 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنِ السَّائِبِ، اَنَّ نِسَاءً دَخَلْنَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَتْهُنَّ مَنْ اَنْتُنَّ؟ قُلْنَ: مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ قَالَتْ: مِنْ اَصْحَابِ الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنَ: وَبِهَا بَاْسٌ؟ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَزَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا خَرَقَ اللّٰهُ عَنْهَا سِتْرَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7782 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سائب فرماتے ہیں: کچھ خواتین، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، ام المومنین نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا تعلق حمص سے ہے۔ ام المومنین نے فرمایا: وہ عورتیں جو حمام میں جا کر نہاتی ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا حمام میں جانے میں کوئی حرج ہے؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت اپنے گھر سے باہر اپنے کپڑے اتارتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ دری فرما دیتا ہے۔

7783 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا اَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الْقُرَشِيِّ، مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ مِنْ نِسَائِكُمْ فَلَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَاتِ فَرُفِعَ الْحَدِيثُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ اِلٰى اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ سَلْ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ وَاكْتُبْ بِمَا قَالَ . فَفَعَلَ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنْ تُمْنَعَ النِّسَاءُ الْحَمَّامَاتِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَيَعْقُوبُ بْنُ

اِبْرَاهِيمَ، هٰذَا الَّذِي رَوَى عَنْهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هُوَ اَبُوْ يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الْقُرَشِيِّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7783 – صحيح

❖❖ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے" جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ حمام میں ستر ڈھانپے بغیر حمام میں داخل نہ ہو، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں داخل نہ ہو۔

۞۞ یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز تک پہنچی تو انہوں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی جانب خط لکھا کہ وہ محمد بن ثابت سے اس حدیث کے بارے میں پوچھیں، اور وہ جو جواب دیں، اس کی تفصیل مجھے لکھنا، انہوں نے اس حدیث کی تحقیق کر کے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو جوابی مکتوب لکھا۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمادیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ جو یعقوب بن ابراہیم ہیں، یہ وہی ہیں جن سے لیث بن سعد روایت کرتے ہیں، یہ ابویوسف یعقوب بن ابراہیم ہیں، یہ عبدالرحمٰن بن جبیر سے اور وہ محمد بن ثابت بن شرحبیل قرشی سے روایت کرتے ہیں۔

7784 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثنا جَدِّي، ثنا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثنا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي اُسَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي سَوِيَّةَ، اَنَّهُ سَمِعَ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ، تَقُولُ: دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مِمَّنْ اَنْتُنَّ؟ فَقُلْنَ: مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ. فَقَالَتْ: صَوَاحِبُ الْحَمَّامَاتِ. فَقُلْنَ: نَعَمْ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحَمَّامُ حَرَامٌ عَلَى نِسَاءِ اُمَّتِي

فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: فَلِي بَنَاتٌ اُمَشِّطُهُنَّ بِهٰذَا الشَّرَابِ، قَالَتْ: بِاَيِّ الشَّرَابِ؟ فَقَالَتِ: الْخَمْرُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَفَكُنْتِ طَيِّبَةَ النَّفْسِ اَنْ تَمْتَشِطِي بِدَمِ خِنْزِيرٍ؟ قَالَتْ: لَا. قَالَتْ: فَاِنَّهُ مِثْلُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7784 – صحيح

❖❖ حضرت سبیعہ اسلمیہ فرماتی ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس شام کی کچھ خواتین آئیں، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا تعلق "حمص" سے ہے۔ ام المومنین نے فرمایا: تم وہ ہو جو حمام میں جایا کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حمام میں جانا میری امت کی عورتوں پر حرام کیا ہے۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا: میری بیٹیاں ہیں۔ میں اس مشروب کے ساتھ ان کے بالوں کو کنگی کرتی ہوں، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کون سا مشروب؟ اس نے کہا: شراب۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہارا دل چاہے گا کہ تم خنزیر کے خون کے ساتھ اپنی بیٹی کے بالوں کو کنگھی کرو؟ اس نے کہا: جی نہیں۔ ام المومنین نے فرمایا: تو شراب میں اور خنزیر کے خون میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7785 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَا: ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7785 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے نیام تلوار پکڑنے سے منع فرمایا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7786 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ، ثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ يَتَعَاطَوْنَ سَيْفًا مَسْلُولًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اَوَلَيْسَ قَدْ نَهَيْتُ عَنْ هٰذَا اِذَا سَلَّ اَحَدُكُمْ سَيْفًا يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يُنَاوِلَهُ اَخَاهُ فَلْيُغْمِدْهُ ثُمَّ يُنَاوِلُهُ اِيَّاهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7786 – صحيح

✦✦ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے انہوں نے بغیر نیام کے تلواریں پکڑی ہوئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو ایسا کرے، کیا میں نے تمہیں اس

حدیث: 7785

الجامع للترمذی ' ابواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في النهي عن تعاطي السيف مسلولا ' حديث:2140 سنن ابی داود - كتاب الجهاد ' باب في النهي ان يتعاطى السيف مسلولا - حديث:2235 صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة ' كتاب الرهن - ذكر الزجر عن ان يشير المسلم إلى اخيه بالسلاح ' حديث: 6031 مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الادب ' ما نهى عنه الرجل من إظهار السلاح في المسجد وتعاطي السيف - حديث: 25048 مسند احمد بن حنبل - مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث:13942 مسند الطيالسي - احاديث النساء ' ما اسند جابر بن عبد الله الانصاري - ما روى ابو الزبير عن جابر بن عبد الله ' حديث:1855

سے منع نہیں کیا تھا، کہ جب کوئی شخص تلوار ننگی کر کے اس کو دیکھ رہا ہو، اور وہ اپنی تلوار اپنے بھائی کو دینا چاہے تو اس کو چاہئے کہ اس کو ڈھانپ کر اس کو تھمائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7787 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَلَمِ الصَّفَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، ثَنَا اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ زَاذَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِيْبٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، اَنَّ اَبَاهُ دَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ: فَاَتٰی عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَضَرَبَنِیْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَكَانَ الْقَصْدُ فِيْ ذِكْرِهٖ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ اَنَّ الْوَالِدَ لَهٗ مُبَاحٌ اَنْ يُخْدِمَ وَلَدَهٗ ثُمَّ لِلْمَوْهُوبِ لَهُ الْخِدْمَةُ اَنْ يَسْتَخْدِمَ مِنْهُ ثُمَّ يُعْرَفُ مِنْ فَضْلِ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَارَ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ ثُمَّ لَمْ يُفَارِقْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ اِلٰی اَنِ اسْتُشْهِدَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَ صِفِّيْنَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7787 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، آپ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں دو رکعتیں پڑھ چکا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مجھے مارا، اور فرمایا: کیا میں جنت کے دروازوں پر تیری راہنمائی نہ کروں؟ میں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ والد کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے بیٹے سے خدمت لے سکتا ہے، پھر جس کو تحفہ دیا گیا ہے، اس کے لئے بھی جائز ہے کہ وہ اس سے اپنی خدمت بھی کرواسکتا ہے۔ پھر اس میں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کی یہ فضیلت بھی ثابت ہو رہی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ حتیٰ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ بن کر رہے۔ پھر یہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنگی اور کشادگی میں مسلسل رہے، اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

7788 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ غَسَّانَ، قَالَا: ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ الْغُلَامُ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَعُودُهُ فَقَالَ: يَا غُلَامُ اَسْلِمْ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَنْظُرُ اِلٰى اَبِيهِ فَقَالَ لَهُ اَبُوهُ: قُلْ مَا يَقُولُ لَكَ مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَسْلَمَ فَمَاتَ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: صَلُّوا عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7788 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک یہودی لڑکا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ لڑکا بیمار ہوگیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، اور فرمایا: اے لڑکے، اسلام قبول کر لے اور لا الہ الا اللہ پڑھ لے، لڑکا اپنے باپ کی جانب دیکھنے لگ گیا، اس کے باپ نے کہا: بیٹا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہیں کہہ رہے ہیں، وہ پڑھ لو، اس نے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھا اور فوت ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اس کی نماز جنازہ پڑھو، اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

7789 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوَ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثنا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ بَشِيرٌ يُبَشِّرُهُ بِظَفَرِ خَيْلٍ لَهُ وَرَاْسُهُ فِي حِجْرِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ فَخَرَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى سَاجِدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَنْشَاَ يَسْاَلُ الرَّسُولَ فَحَدَّثَهُ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَهُ مِنْ اَمْرِ الْعَدُوِّ وَكَانَتْ تَلِيهِمُ امْرَاَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَكَتِ الرِّجَالُ حِينَ اَطَاعَتِ النِّسَاءَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَشَاهِدُهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7789 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آ کر ان کی جماعت کے فتحیاب ہونے کی خوشخبری سنائی، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اٹھ کر کھڑے ہوئے، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہو گئے، جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو اس خوشخبری سنانے والے سے تفصیلات سننے لگے اور وہ دشمن کے معاملات کی تفصیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا رہا تھا، اس میں اس نے یہ بھی بتایا کہ دشمنوں کی جانب سے ان کی سربراہ ایک عورت تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد ہلاک ہو جاتے ہیں جب وہ عورتوں کی اطاعت کرتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7790 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَهُ اَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنٍ تُوُفِّيَ فَوَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمْ امْرَاَةٌ

" هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7790 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک چیز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھی تھی اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بچالیا، واقعہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ذی یزن کا بادشاہ فوت ہوگیا ہے اورانہوں نے امورسلطنت ایک عورت کے سپرد کردیئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جس کی حکمران عورت ہو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

7791 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اَصْحَابُهُ وَضَنَّ كُلُّ رَجُلٍ بِمَجْلِسِهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ فَاَلْقَاهُ اِلَيْهِ فَتَلَقَّاهُ بِنَحْرِهِ وَوَجْهِهِ فَقَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَقَالَ: اَكْرَمَكَ اللّٰهُ كَمَا اَكْرَمْتَنِي، ثُمَّ وَضَعَهُ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا اَتَاهُ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَلْيُكْرِمْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7791 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور ہر شخص مجلس میں اپنی جگہ پر جم کر بیٹھا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادراس کی طرف پھینکی ،انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادرمبارک کو چوم کر سینے اور آنکھوں سے لگایا، پھر عرض کی: جیسے آپ نے مجھے عزت بخشی ہے ،اللہ تعالیٰ آپ کو بھی عزت بخشے، پھر حضرت جریر نے وہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر ڈال دی ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اوراس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے ،جب اس کے پاس کسی قوم کا باعزت شخص آئے ،اس کو چاہئے کہ وہ اس کو عزت دے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کواس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7792 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِيْ تَمِيمَةَ، عَنْ رَدِيفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ عَثَرَتْ بِهِ دَابَّتُهُ، فَقَالَ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَاِنَّكَ اِنْ قُلْتَ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ تَعَاظَمَ وَقَالَ:

بِقُوَّتِي صَرَعْتُهُ، وَإِذَا قِيلَ: بِسْمِ اللّٰهِ خَنَسَ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الذُّبَابِ

" هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَرَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ سَمَّاهُ غَيْرُهُ: أُسَامَةَ بْنَ مَالِكٍ وَالِدَ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7792 – صحیح

✧✧ ابوتمیمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف (پیچھے سواری کرنے والے) کے بارے میں مروی ہے کہ ان کا گھوڑا پھسل گیا انہوں نے کہا: شیطان نے پھسلا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ مت کہو شیطان نے پھسلایا ہے کیونکہ اگر تم یہ کہو گے کہ اس کو شیطان نے پھسلایا ہے، تو اس سے شیطان بڑا ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے: میں نے اپنی قوت کے ساتھ اس کو پچھاڑ دیا ہے۔ اور جب "بسم اللہ" پڑھ لی جائے تو وہ سکڑ کر مکھی کی مثل ہو جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یزید بن زریع نے خالد سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے جس ردیف کا نام ذکر نہیں کیا تھا، دیگر محدثین نے ان کا نام "اسامہ بن مالک" ذکر کیا ہے، وہ ابوالملیح بن اسامہ کے والد ہیں۔

7793 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ، ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَ بَعِيرُنَا فَقُلْتُ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَإِنَّهُ يَسْتَعْظِمُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقْوَى، وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ، فَإِذَا قُلْتَ: بِسْمِ اللّٰهِ تَصَاغَرَ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الذُّبَابِ "

✧✧ ابوتمیمہ روایت کرتے ہیں کہ ابوالملیح بن اسامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، ہمارا اونٹ گر گیا، میں نے کہا: اس کو شیطان نے گرایا ہے، نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: یہ مت کہو کہ "اس کو شیطان نے گرایا ہے" کیونکہ اس سے وہ بڑا ہو جاتا ہے، اور وہ ایک مکان کی طرح ہو جاتا ہے اور طاقتور ہو جاتا ہے، تم کہو "بسم اللہ" کیونکہ جب تم بسم اللہ کہو گے تو یہ چھوٹا ہوتے ہوتے مکھی جتنا ہو جائے گا۔

7794 – أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُو الْوَلِيدِ، وَأَبُو عَمْرٍو الْحِيرِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، قَالُوا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ الْأَيْلِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى لَمْ يَلْتَفِتْ قَالَ

حدیث: **7793**

سنن ابی داود - کتاب الادب' باب لا یقال خبثت نفسی - حدیث:4351' السنن الکبری للنسائی - کتاب عمل الیوم واللیلة' ما یقول إذا عثرت به دابته - حدیث:10006' مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصریین' حدیث ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث:20102' شعب الإیمان للبیہقی - فصل' حدیث:4949

الْحَاكِمُ: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ غَيْرَ عَبْدِ الْجَبَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7794 – عبد الجبار بن عمر تالف

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تو اِدھر اُدھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ حدیث محمد بن منکدر سے عبدالجبار کے علاوہ کسی نے روایت کی ہو۔

7795 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْبُخَارِيُّ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَافِظِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُسَمُّوْنَ اَوْلَادَكُمْ مُحَمَّدًا ثُمَّ تَلْعَنُوْنَهُمْ تَفَرَّدَ الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ ثَابِتٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7795 – الحكم بن عطية وثقه بعضهم وهو لين

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بچوں کا نام "محمد" رکھتے ہو، پھران پر لعنت بھی کرتے ہو۔ (ایسامت کیا کرو، جب نام اتنا اچھا رکھتے ہوتو اس نام کا احترام بھی کرو)

عطیہ کے واسطے سے ثابت سے یہ حدیث روایت کرنے میں امام حاکم منفرد ہیں۔

7796 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ اَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7796 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے یا ہاتھ کے ساتھ اپنا چہرہ ڈھانپ لیتے اور اپنی آواز کو پست رکھتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7797 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: نَوْمُ اَوَّلِ النَّهَارِ خَرَقٌ، وَاَوْسَطِهِ خَلْقٌ، وَآخِرِهِ حَمَقٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7797 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دن کے اول میں سونا عقلمندی ہے، درمیان میں سونا مناسب ہے اور دن کے آخری وقت میں سونا بے وقوفی ہے۔

7798 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفَقِيهُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ

بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَدِمَ فَتَعَجَّلَ اِلَى اَهْلِهِ لَيْلًا فَاِذَا شَيْءٌ نَائِمٌ مَعَ امْرَاَتِهِ فَاَخَذَ السَّيْفَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ هٰذِهِ فُلَانَةُ مَشَّطَتْنِي فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7798 – ذا مرسل

✦✦ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ایک سفر سے واپس آئے ، رات کو اچانک (بن بتائے) اپنے گھر آ گئے ، انہوں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو لیٹے ہوئے پایا ، اس کو مارنے کے لئے انہوں نے تلوار نکال لی ، ان کی زوجہ کہنے لگی: یہ فلاں خاتون ہے ، یہ مجھے کنگھی کرنے آئی تھی۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ماجرا سنایا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے وقت سفر سے عورتوں کے پاس مت آیا کرو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7799 – حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَلِيمَ اِلَّا ذُو عَثْرَةٍ، وَلَا حَكِيمَ اِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ آخِرُ كِتَابِ الْاَدَبِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7799 – صحيح

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حقیقت سے آگاہی کے بغیر کوئی حلیم نہیں ہوسکتا اور تجربے کے بغیر کوئی حکیم نہیں ہوسکتا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔
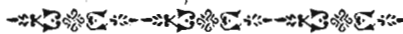
حديث: 7799

صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب فرض الإيمان - ذكر خبر يدل على صحة ما تاولنا لهذه الاخبار' حديث: 193' الجامع للترمذي' ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في التجارب' حديث:2006' مسند احمد بن حنبل - ' مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث: 10844' مسند الشهاب القضاعي - لا حليم إلا ذو عثرة' حديث:777' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في فضل العقل الذي هو من النعم العظام التي كرم' حديث:4456

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسم اور نذر کے متعلق روایات

7800 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ، اَنَّهُ اَتٰى عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَهُوَ فِي إِزَارٍ جَرْدٍ، فَطَافَ خَلْفَ الْبَيْتِ قَدِ الْتَبَبَ بِهِ وَهُوَ اَعْمَى يُقَادُ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ. قَالَ: اَخُو بَنِيْ حَارِثَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَخَتَنُ جُهَيْنَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ سَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي، قَالَ: سَمِعْتَ اَبَاكَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ لَا يُغَيِّرُهَا شَيْءٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ " اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، بِلَفْظِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7800 – صحيح

✧✧ عبداللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک کے پاس آئے، اس وقت وہ صرف تہبند باندھے ہوئے تھے، عبداللہ بن ثعلبہ نے گھر کی پچھلی جانب کا چکر لگایا، تو عبدالرحمن بن کعب بن مالک وہاں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نابینا تھے، ان کو کوئی دوسرا شخص لے کر آتا تھا۔ میں نے ان کو سلام کیا

انہوں نے پوچھا: یہ کون ہے؟

میں نے کہا: عبداللہ بن ثعلبہ۔

انہوں نے کہا: بنی حارثہ کا بھائی؟

میں نے کہا: جی ہاں۔

انہوں نے کہا: اور جہینہ کا داماد؟

میں نے کہا: جی ہاں۔

انہوں نے کہا: تم نے اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟

میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

انہوں نے کہا: میں نے تمہارے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیا لیا، اس کی وجہ سے اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جائے گا، جو کہ قیامت تک مٹ نہیں سکے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اعمش اور منصور کی حدیث ابووائل کے واسطے سے عبداللہ سے انہی الفاظ کے ہمراہ نقل کی ہے۔

7801 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عِيَاضًا اَبَا خَالِدٍ، يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، فَقَالَ مَعْقِلٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7801 – صحيح

✧✧ ابو خالد عیاض فرماتے ہیں: میں نے دو آدمیوں کو حضرت معقل بن یسار کے پاس جھگڑتے ہوئے دیکھا۔ حضرت معقل نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کسی کا مال ہتھیانے کے لئے جھوٹی قسم کھائی، وہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7802 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيسَ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ مَصْبُوْرَةٍ كَاذِبَةٍ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7802 – على شرط البخاری ومسلم

حدیث: 7801

السنن الکبری للنسائی - کتاب القضاء' من اقتطع مال امرء مسلم بیمینه - حدیث:5835' مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصریین' حدیث معقل بن یسار - حدیث: 19827' مسند الطیالسی - وما اسند عن معقل بن یسار' حدیث: 964' مسند عبد بن حمید - معقل بن یسار رضی الله عنه' حدیث: 405' مسند الرویانی - حدیث معقل بن یسار' حدیث: 1284' المعجم الکبیر للطبرانی - بقیة المیم' ما اسند معقل بن یسار - عیاض ابو خالد البجلی' حدیث:17324

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے جھوٹی قسم اٹھائی اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7803 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْقُهُنْدُزِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَا: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبَرْصَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ بَيْنَ الْجَمْرَتَيْنِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِينٍ فَاجِرَةٍ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7803 – صحيح

✧✧ حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حج کے موقع پر دوجمروں کے درمیان تھے، وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جھوٹی قسم کھا کر اپنے مسلمان بھائی کا مال ہتھیالیا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔ اور جولوگ میری یہ بات سن رہے ہیں، ان کو چاہیے کہ وہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچادیں جو آج یہاں موجودنہیں ہیں۔ یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ کہی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7804 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنْبَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَاَدْخَلَهُ النَّارَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا؟ قَالَ: وَاِنْ كَانَ سِوَاكًا، وَاِنْ كَانَ سِوَاكًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7804 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر ہتھیالیا، اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل فرمائے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7805 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَطِيَّةَ، ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَنَدِيُّ، عَنْ كُرْدُوسٍ التَّغْلَبِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ، قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7805 – صحيح

✧✧ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ وہ کوڑی ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس زیادتی کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7806 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَرْضٍ فَجَعَلَ الْيَمِينَ عَلٰى اَحَدِهِمَا، فَقَالَ الْاٰخَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ حَلَفَ دَفَعْتُ اِلَيْهِ اَرْضِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتْرُكْهُ فَاِنَّهُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ عَلَيْهِ غَضَبًا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ اَوْ عَاقَبَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7806 – صحيح

✧✧ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی اپنا زمین کا ایک جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک فریق سے کہا کہ تم قسم کھاؤ، دوسرے نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ شخص قسم دے دے، تو میں اپنی زمین اس کو دے دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، (اور تم اس کو زمین ویسے ہی دے دو، کیونکہ) جو شخص قسم کے ذریعے کسی مسلمان بھائی کا مال اس سے لیتا ہے، قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ ناراض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے، یا اس کو سزا دے دے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7807 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَنْبَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، وَبَيْنَ ابْنَةِ اَرْوٰى خُصُوْمَةٌ، فَقَالَ مَرْوَانُ: اَصْلِحُوا بَيْنَ هٰذَيْنِ، فَقُلْنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قُلْنَا اَنْصَفَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ، فَقَالَ: اَتَرَوْنِي اَنْتَقِصُهَا مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ، وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالًا بِيَمِينِهِ فَلَا بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق -- من تلخيص الذهبى) 7807 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سعید بن زید اور اروی کی بیٹی کے درمیان کوئی جھگڑا تھا، مروان نے کہا: ان دونوں کے درمیان صلح کروا دو، ہم نے ان میں مذاکرات کرانے کی کوشش کی۔ اور ہم نے کہا: آدھا حق اس عورت کو دے دو، سعید بن زید نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اس کے حق میں کچھ کمی کر دوں گا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ایک بالشت زمین ناحق لی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات زمینیں طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دے گا۔ اور جس نے قسم کھا کر کسی کا حق مارا، اس میں برکت نہیں ہوگی۔ اور جو شخص کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کا حکمران بن جائے، اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7808 – اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِى، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوْضَةِ اِلَّا جَعَلَهَا اللّٰهُ نُكْتَةً فِيْ قَلْبِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7808 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی سچی قسم اٹھائے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر جھوٹ شامل کر دے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دے گا، جو کہ قیامت تک ختم نہیں ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7809 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِيْ اَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِىْ لَيْسَ لَهٗ كَفَّارَةٌ الْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ قِيْلَ: وَمَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ يَقْتَطِعُ بِيَمِيْنِهٖ مَالَ الرَّجُلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَقَدْ اتَّفَقَا عَلٰى سَنَدِ قَوْلِ الصَّحَابِيِّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7809 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اس قسم کو بھی گناہ سمجھتے تھے جس پر کفارہ نہیں ہے یعنی یمین غموس۔ آپ سے کسی نے پوچھا: یمین غموس کیا ہوتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنی قسم کی وجہ سے کسی شخص کا مال ہتھیا لے۔ (ایسی قسم کو "یمین غموس" کہتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور شیخین۔ قول صحابی کے سند ہونے پر متفق ہیں۔

7810 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِسْطَاسٍ، مَوْلٰی كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِنْبَرِی هٰذَا عَلٰی يَمِيْنٍ آثِمَةٍ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ – اَوْ قَالَ: اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ – وَلَوْ عَلٰی سِوَاكٍ اَخْضَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7810 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے اس منبر پر جھوٹی قسم کھائی، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنالے۔ اگرچہ وہ سبز مسواک کے بارے میں قسم کھائے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7811 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِنْبَرِی هٰذَا عَلٰی يَمِيْنٍ آثِمَةٍ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مرد یا عورت اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے، وہ دوزخ کا مستحق ہو گیا۔

7812 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثنا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثنا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيْدَ الضَّمْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يَقُوْلُ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْلِفُ عَبْدٌ وَّلَا اَمَةٌ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ عَلٰی يَمِيْنٍ آثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰی سِوَاكٍ رَطْبٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنَّ الْحَسَنَ بْنَ يَزِيْدَ هٰذَا هُوَ اَبُوْ يُوْنُسَ الْقَوِيُّ الْعَابِدُ وَلَمْ

يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7812 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو مرد یا عورت اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے، چاہے ایک تر مسواک کی ہی ہو، اس کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ حسن بن یزید "ابویونس" قوی ہے، عابد ہیں۔

7813 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ دِيكٍ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ وَعُنُقُهُ مَثْنِيَّةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ وَهُوَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ رَبَّنَا " قَالَ: فَيَرُدُّ عَلَيْهِ مَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ مَنْ حَلَفَ بِيْ كَاذِبًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7813 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں اس مرغ کے بارے میں بیان کروں جس کے پاؤں زمین میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے مڑی ہوئی ہے، وہ کہتا ہے "سبحانک ما اعظم ربنا" (تیری ذات پاک ہے، اے ہمارے رب تیری شان کتنی عظیم ہے)۔ اللہ تعالیٰ اس کو جواب میں ارشاد فرماتا ہے "جس نے میری جھوٹی قسم کھائی وہ اس کو کیا جانے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7814 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَحْلِفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ: لَا تَحْلِفْ بِالْكَعْبَةِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7814 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعبہ کی قسم مت کھاؤ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کے سوا کسی چیز کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا (شاید یہ فرمایا) اس نے شرک کیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7815 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّبِيعِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ قُتَيْلَةَ بِنْتِ صَيْفِيٍّ، امْرَاَةٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَتْ: اِنَّ حَبْرًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَتَقُولُونَ وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ وَقُولُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7815 – صحيح

جہینہ کی ایک خاتون قتیلہ بنت صیفی بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: تم لوگ شرک کرتے ہو، تم کہتے ہو "ماشاء اللہ وشئت" اور تم لوگ کعبہ کی قسمیں کھاتے ہو، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ کرام کو ہدایت کرتے ہوئے) فرمایا: یوں کہا کرو "ما شاء اللہ ثم شئت" (یعنی ماشاء اللہ اور شئت کے درمیان حرف عطف واؤ نہ لگاؤ بلکہ "ثم" لگاؤ) اور (والکعبہ کہہ کر کعبہ کی قسم مت کھایا کرو بلکہ) "ورب الکعبہ" کہہ کر کعبہ کے رب کی قسم کھایا کرو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7816 – اَخْبَرَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحْوِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِءٍ وَلَا مَمْلُوكِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7816 – صحيح

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے امانت کی قسم کھائی۔ اور جس نے اپنے دوست کی بیوی کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھے، اور جس نے دوست کی لونڈی کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7817 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عُبَيْسُ بْنُ مَيْمُونٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَهُوَ كَمَا حَلَفَ اِنْ قَالَ هُوَ يَهُودِيٌّ فَهُوَ يَهُودِيٌّ، وَاِنْ قَالَ هُوَ نَصْرَانِيٌّ فَهُوَ نَصْرَانِيٌّ، وَاِنْ قَالَ هُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ، وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى؟ قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7817 – الخبر منكر

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی مشروط قسم کھائی، وہ اسی طرح ہے جیسے اس نے قسم کھائی، اگر اس نے کہا: میں یہودی ہوں، تو وہ یہودی ہی ہو گیا۔ اور اگر اس نے کہا کہ میں نصرانی ہوں تو وہ نصرانی ہی ہو گیا، اور اگر اس نے کہا کہ میں اسلام سے بری ہو تو وہ واقعی اسلام سے لاتعلق ہو گیا، اور جس نے زمانہ جاہلیت کی طرح کوئی دعویٰ کیا تو وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نمازیں پڑھتا ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ روزے رکھتا ہو اور نمازیں پڑھتا ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7818 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالٍ الْجَوْزَجَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7818 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا کہ میں اسلام سے بری ہوں، وہ اگر جھوٹ کہہ رہا ہے تو اپنے قول کے مطابق ہے اور اگر وہ سچ کہہ رہا ہے تو اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ ہرگز نہیں لوٹے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7819 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ غَسَّانَ، قَالَا: ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا

حديث: **7818**

سنن ابی داود - کتاب الایمان والنذور باب ما جاء فی الحلف بالبراء ة وبملة غیر الإسلام - حدیث:2852'سنن ابن ماجه - کتاب الکفارات' باب من حلف بملة غیر الإسلام - حدیث:2097'السنن الصغری - کتاب الایمان والنذور' الحلف بالبراء ة من الإسلام - حدیث:3732'السنن الکبری للنسائی - کتاب الایمان والنذور' الحلف بالبراء ة من الإسلام - حدیث:4578'السنن الکبری للبیهقی - کتاب الایمان' باب من حلف بغیر الله , ثم حنث - حدیث:18457'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حدیث بریدة الأسلمی - حدیث:22427'

افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اَتَاهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا: اِنَّهُ قَدْ لَحِقَ بِكَ نَاسٌ مِنْ مَوَالِينَا وَاَرِقَّائِنَا لَيْسَ لَهُمْ رَغْبَةٌ فِي الدِّينِ اِلَّا فِرَارًا مِنْ مَوَاشِينَا وَزَرْعِنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتُقِيمُنَّ الصَّلَاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلًا فَيَضْرِبُ اَعْنَاقَكُمْ عَلَى الدِّينِ ثُمَّ قَالَ: اَنَا اَوْ خَاصِفُ النَّعْلِ قَالَ عَلِيٌّ: وَاَنَا اَخْصِفُ نَعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7819 – علی شرط مسلم

ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ النَّارَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قریشی لوگ آئے، اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ ہمارے کچھ غلام اور خدام ہیں، ان کو دین اسلام میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، وہ صرف ہمارے مویشیوں اور زراعت کی ذمہ داریوں سے جان چھڑانا چاہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے گروہ قریش، اللہ کی قسم! تمہیں ہر صورت میں نماز قائم کرنا ہوگی اور زکاۃ دینا ہوگی ورنہ میں تم پر ایسا آدمی مسلط کروں گا جو دین کے معاملہ میں تمہاری گردنیں مار دے گا۔ پھر فرمایا: میں یا جوتے سینے والا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں سی رہا تھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا، وہ دوزخ میں جائے گا۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7820 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، الْعَدْلُ الزَّاهِدُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ مَعَ اَصْحَابِهٖ يُحَدِّثُهُمْ اِذْ قَامَ فَدَخَلَ فَقَامَ زَيْدٌ فَجَلَسَ فِي مَجْلِسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مُرَّ بِلَحْمٍ هَدِيَّةٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْقَوْمُ لِزَيْدٍ وَكَانَ اَحْدَثَهُمْ سِنًّا: يَا اَبَا سَعِيْدٍ، لَوْ قُمْتَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرَاْتَهُ مِنَّا السَّلَامَ وَتَقُوْلُ لَهُ: يَقُوْلُ لَكَ اَصْحَابُكَ: اِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَبْعَثَ اِلَيْنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ. فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِمْ فَقَدْ اَكَلُوا لَحْمًا بَعْدَكَ فَجَاءَ زَيْدٌ فَقَالَ: قَدْ بَلَّغْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِمْ فَقَدْ اَكَلُوا لَحْمًا بَعْدَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا اَكَلْنَا لَحْمًا . وَاِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَدَثٌ فَانْطَلِقُوا بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْاَلُهُ مَا هٰذَا، فَجَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرْسَلْنَا اِلَيْكَ فِي اللَّحْمِ الَّذِي جَاءَ لَكَ فَزَعَمَ زَيْدٌ اَنَّهُمْ قَدْ اَكَلُوا لَحْمًا فَوَاللّٰهِ مَا اَكَلْنَا لَحْمًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى خَضِرَةِ لَحْمِ زَيْدٍ فِي اَسْنَانِكُمْ

فَقَالُوْا: اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ لَنَا، قَالَ: فَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7820 - إسماعيل بن قيس بن سعد بن زيد بن ثابت ضعفوه

✧✧ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما تھے، اچانک آپ اٹھ کر گھر تشریف لے گئے، حضرت زید اپنی جگہ سے اٹھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کے قریب بیٹھ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنانے لگ گئے، اسی اثناء میں ایک آدمی گوشت لے کر گزرا، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ دینے جا رہا تھا، حضرت زید رضی اللہ عنہ عمر میں سب سے چھوٹے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہا: تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، ہمارا اسلام عرض کرنے کے بعد کہنا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے ساتھی کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس گوشت میں سے کچھ ہمیں بھی عطا فرما دیجئے۔ (حضرت زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور صحابہ کرام کا پیغام پہنچایا،) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس واپس چلے جاؤ، انہوں نے تیری غیر موجودگی میں گوشت کھالیا ہے، حضرت زید رضی اللہ عنہ واپس آ گئے اور آ کر بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم ان کے پاس چلے جاؤ، انہوں تمہاری غیر موجودگی میں گوشت کھالیا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم نے تو کوئی گوشت نہیں کھایا، یہ تو انوکھی بات ہوگئی ہے، تم ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چلو، ہم اس معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود بات کرتے ہیں۔ یہ سب لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے اس کو آپ کی خدمت میں وہ گوشت لینے کے لئے بھیجا تھا جو آپ کے پاس تحفہ آیا تھا، یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے ان کی غیر موجودگی میں گوشت کھایا ہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! ہم نے گوشت نہیں کھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اب بھی تمہارے دانتوں میں زید کے گوشت کی باقیات دیکھ رہا ہوں۔ وہ لوگ کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لئے بخشش کی دعا فرما دیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7821 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثنا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَ اِسْرَائِیْلُ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی، عَنْ جَدَّتِهٖ، عَنْ اَبِیْهَا سُوَیْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا نُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَاَخَذَهٗ عَدُوٌّ لَهٗ فَتَحَرَّجَ الْقَوْمُ اَنْ یَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ اَنَّهٗ اَخِیْ فَخَلّٰی سَبِیْلَهٗ، فَاَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوْا وَحَلَفْتُ اَنَا اَنَّهٗ اَخِیْ، فَقَالَ: صَدَقْتَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7821 - صحيح

✧✧ حضرت سوید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے نکلے، ہمارے ہمراہ حضرت

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ان کو ان کے ایک دشمن نے پکڑ لیا، لوگ قسم کھانے سے گھبرا رہے تھے، لیکن میں نے قسم کھالی کہ وہ میرا بھائی ہے، اس طرح قسم کھا کر میں نے ان کو ان سے چھڑا لیا، پھر ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، اور اس واقعہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ باقی لوگ ان کے بارے میں قسم کھانے سے گریزاں تھے البتہ میں نے قسم کھالی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے سچی قسم کھائی ہے، کیونکہ مسلمان واقعی مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7822 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا طَلَاقَ لَهُ، وَمَنْ اَعْتَقَ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا عَتَاقَ لَهُ، وَمَنْ نَذَرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ فَلَا نَذْرَ لَهُ، وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ، وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَعِنْدَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْهِ اِسْنَادٌ آخَرُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایسی عورت کو طلاق دی جو اس کے نکاح میں نہیں ہے، اس کی طلاق فضول ہے۔ جس نے ایسے شخص کو آزاد کیا جو اس کی ملکیت میں نہیں ہے، اس کا آزاد کرنا فضول ہے، اور جس نے نافرمانی پر قسم کھائی، اس کی قسم فضول ہے۔ اور جس نے قطع رحمی کی قسم کھائی، اس کی قسم بھی فضو ل ہے

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7823 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ: لَئِنْ عُدْتَ سَاَلْتَنِي الْقِسْمَةَ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا وَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ الْكَعْبَةَ لَغَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ، كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَمِينَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيمَا لَا تَمْلِكُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7823 – صحيح

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو انصاری صحابیوں کے درمیان وراثت کا کوئی مسئلہ تھا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے وراثت تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا، دوسرے نے کہا: اگر تو نے دوبارہ مجھ سے تقسیم کا مطالبہ کیا تو میں ساری

زندگی تجھ سے بات نہیں کروں گا، میرا پورا مال کعبہ کی ضروریات کے لئے ہے۔ (یہ کیس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعبہ شریف کو تیرے مال کی کوئی ضرورت نہیں ہے، تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر لے اور اپنے بھائی کے ساتھ بات کر لے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "تیرے ذمے کوئی قسم نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی مانی ہوئی نذر شرعاً نذر نہیں ہے، قطع رحمی کی مانی ہوئی نذر، شرعی نذر نہیں ہے، اور نہ ہی اس چیز کی نذر جائز ہے جس کے تم مالک نہیں ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7824 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ الْبَخْتَرِيّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَاَعْطِنِي. قَالَ: اَكْتُبُ لَكَ بِدِرْعٍ وَمِغْفَرٍ فَتُعْطَاهُمَا، فَتَسَخَّطَ الرَّجُلُ فَحَلَفَ عَدِيٌّ اَنْ لَا يُعْطِيَهُمَا اِيَّاهُ فَقَالَ الرَّجُلُ: كُنْتُ اَرْجُو اَنْ تُعْطِيَنِي وَصِيفًا وَصِيفًا فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَهُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ وَصِيفَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ: فَاكْتُبْ لِي بِهِمَا، فَقَالَ عَدِيٌّ: اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا حَلَفَ اَحَدُكُمْ عَلٰى يَمِينٍ فَرَاٰى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مَا كَتَبْتُ لَكَ بِهِمَا قَالَ: فَكَتَبَ لَهُ بِهِمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7824 – صحيح

✧✧ حضرت تمیم طائی فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے شادی کر لی ہے، آپ مجھے کچھ عطا فرمایئے، حضرت عدی بن حاتم نے کہا: میں تیرے لئے ایک زرہ اور ایک خود لکھ دیتا ہوں، ان کے حکم کے مطابق ان کو زرہ اور خود دے دیا گیا، وہ شخص ناراض ہو گیا (کہ اتنی کم عطا کیوں دی) حضرت عدی رضی اللہ عنہ کو بھی غصہ آ گیا اور انہوں نے قسم کھالی کہ اب تجھے ان میں سے کچھ بھی نہیں دونگا، اس آدمی نے کہا: میں تو یہ امید لے کر آیا تھا کہ آپ مجھے ایک خادم دو گے، حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ زرہ اور خود، دو خادموں سے بھی زیادہ پسند ہے، وہ آدمی راضی ہو گیا اور کہنے لگا: ٹھیک ہے، آپ مجھے وہی دو چیزیں دے دیجئے، تب حضرت عدی رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی قسم کھائے، پھر اس کو اسے بھی زیادہ بھلائی کی بات سمجھ میں آئے تو اس کو چاہئے کہ زیادہ بھلائی والے کام پر عمل کرے (اور قسم ٹوٹنے کا کفارہ ادا کر دے) اس کے بعد حضرت عدی نے وہ زرہ اور خود ان کے لئے لکھ دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7825 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَائِذٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ اِبِلًا فَفَرَّقَهَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْمِلْنِي . قَالَ: لَا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَفْعَلُ قَالَ: وَبَقِيَ اَرْبَعٌ غُرُّ الذُّرَى فَقَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰى خُذْهُنَّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَسْتَحِي سَاَلْتُكَ فَمَنَعْتَنِيْ وَحَلَفْتُ فَاشْفَقْتُ اَنْ يَكُوْنَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اِذَا حَلَفْتُ فَرَاَيْتُ اَنَّ غَيْرَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِي هُوَ اَفْضَلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7825 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال غنیمت کے طور پر اونٹ عطا فرمائے تھے، اور اس نے وہ تقسیم کر دیئے ہیں، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجھے بھی عطا فرما دیجئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرما دیا، حضرت ابوموسیٰ نے تین مرتبہ عرض کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ منع فرما دیا۔ راوی کہتے ہیں: چار بچے باقی بچ گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! یہ لے لو، حضرت ابوموسیٰ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب تو مجھے حیاء آ رہی ہے، میں نے پہلے آپ سے مانگا تو آپ نے منع فرما دیا تھا اس لئے میں نے قسم کھالی، مجھے یہ ڈر تھا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے بارے میں کوئی غلط فہمی ہوگئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں کوئی قسم کھالیتا ہوں، لیکن دیکھتا ہوں کہ اس کے خلاف کام کرنا زیادہ افضل ہے تو میں افضل کام کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7826 – حَدَّثَنَا اَبُو الْاِمَامِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ لَا يَحْنَثُ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ، فَقَالَ: لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنٍ ثُمَّ اَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7826 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی قسم کھالیتے تو اس کو اس وقت تک نہ توڑتے جب تک اللہ تعالیٰ اُس قسم کا کفارہ نازل نہ فرما دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ جب میں کوئی قسم کھالیتا ہوں، پھر اس کے غیر میں بھلائی دیکھتا ہوں تو قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کرتا ہوں جو افضل ہوتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7827 – اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَارِءُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ

الْوُحَاظِيُّ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَلَجَّ فِي اَهْلِهِ بِيَمِينٍ فَهُوَ اَعْظَمُ اِثْمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7827 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھائے، پھر اس کے خلاف میں بھلائی دیکھے، اس کے باوجود قسم توڑ کر کفارہ نہ دے تو زیادہ گنہ گار ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7828 – وَقَدْ اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَلَجَّ اَحَدُكُمْ بِالْيَمِينِ فِي اَهْلِهِ فَاِنَّهُ آثَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ الَّتِي اُمِرَ بِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7828 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص قسم کھائے، پھر اس کے خلاف میں بھلائی پائے، اس کے باوجود قسم توڑ کر کفارہ نہ دے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گنہ گار ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7829 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا اَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِي حَلَفَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْبَيْتِ وَاِنَّهُ يَشُقُّ عَلَيْهَا الْمَشْيُ، قَالَ: مُرْهَا فَتَرْكَبْ اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَمْشِيَ فَمَا اَغْنَى اللّٰهَ اَنْ يَشُقَّ عَلٰى اُخْتِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7829 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا: میری بہن نے قسم کھائی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف تک پیدل چل کر جائے گی، لیکن وہ اتنا پیدل نہیں چل سکتی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ چل نہیں سکتی ہے تو اس کو کہہ دو کہ سوار ہو کر چلی جائے، اللہ تعالیٰ تیری بہن کو مشقت میں ڈالنے سے بے نیاز ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7830 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى، عَنِ

شَرِيكٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ فَيَعْجِزُ فَيَرْكَبُ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَحُجُّ مِنْ قَابِلٍ فَيَرْكَبُ مَا مَشَى وَيَمْشِي مَا رَكِبَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7830 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابواسحاق کہتے ہیں: ایک آدمی نے پیدل چل کر حج کرنے کی قسم کھائی تھی، وہ چلتے چلتے تھک گیا تو سوار ہو گیا، اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: تو آئندہ سال حج کرنے کے لئے جا، اور گزشتہ سال جتنا سفر پیدل کیا تھا، اتنا سوار ہو کر، کرلے اور جتنا سفر سوار ہو کر کیا تھا، اتنا پیدل کر لے۔

قَالَ شَرِيكٌ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِي جَعَلَتْ عَلَيْهَا الْمَشْيَ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا قُلْ لَهَا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَلْتُكَفِّرْ يَمِينَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: میری بہن نے قسم کھائی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف تک پیدل چل کر جائے گی، (وہ کیا کرے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری بہن کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا، اس کو کہہ دو کہ سوار ہو کر حج کو جائے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7831 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ، ثنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اُهْدِيَ لِي لَحْمٌ فَاَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُهْدِيَ مِنْهُ لِزَيْنَبَ فَاَهْدَيْتُ لَهَا فَرَدَّتْهُ، فَقَالَ: زِيدِيهَا فَزِدْتُهَا فَرَدَّتْهُ، فَقَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ اَلَا زِدْتِيهَا فَزِدْتُهَا فَرَدَّتْهُ فَدَخَلَتْنِي غَيْرَةٌ، فَقُلْتُ: لَقَدْ اَهَانَتْكَ، فَقَالَ: اَنْتِ وَهِيَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُهِينَنِي مِنْكُنَّ اَحَدٌ، اُقْسِمُ لَا اَدْخُلُ عَلَيْكُنَّ شَهْرًا فَغَابَ عَنَّا تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْنَا مَسَاءَ الثَّلَاثِينَ فَقَالَتْ: كُنْتَ حَلَفْتَ اَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا، فَقَالَ: شَهْرٌ هٰكَذَا وَشَهْرٌ هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَاَمْسَكَ فِي الثَّالِثَةِ الْاِبْهَامَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِيهِ الْبَيَانُ اَنَّ اَقْسَمْتُ عَلَى كَذَا يَمِينٌ وَّقَسَمٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7831 – على شرط البخاري

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس گوشت ہدیہ آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اس میں سے تھوڑا سا گوشت زینب کی طرف بھیج دو، میں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی جانب بھیج دیا، لیکن انہوں نے وہ گوشت واپس کر دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اس میں تھوڑا گوشت اور بھی ڈال دو، میں نے کچھ گوشت اور بھی

ساتھ ملایا، اور پھر بھیج دیا، لیکن انہوں نے پھر واپس کر دیا، حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: اگر تو نے اس میں اضافہ نہ کیا تو میں تجھے قسم دیتا ہوں۔ میں نے مزید گوشت اس میں شامل کر کے تیسری بار پھر بھیج دیا، لیکن انہوں نے پھر واپس کر دیا، اب مجھے بہت غیرت آئی، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس نے آپ کی بے ادبی کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم اور وہ، اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہیں کہ تم میں سے کوئی میری بے ادبی کی مرتکب ہو۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ پورا مہینہ میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ حضور ﷺ پورے ۲۹ دن ہم سے غائب رہے، پھر تیسویں دن کو شام کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے، حضرت زینب نے کہا: آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ آپ پورا مہینہ ہمارے پاس نہیں آئیں گے، حضور ﷺ نے فرمایا: مہینہ ایسے ہوتا ہے، مہینہ ایسے ہوتا ہے، یہ کہتے ہوئے حضور ﷺ نے اپنی ہتھیلیاں پھیلا دیں اور تیسری مرتبہ کہتے ہوئے آپ ﷺ نے انگوٹھا بند کر لیا۔ (ایک مرتبہ دونوں ہتھیلیاں کھولیں، ایک ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہوتی ہیں تو دونوں ہاتھوں سے دس دنوں کا اشارہ کیا، دوسری مرتبہ پھر وہی اشارہ کیا تو بیس دن کا اشارہ ہو گیا اور تیسری مرتبہ دونوں ہتھیلیاں کھولیں لیکن اب کی بار ایک ہاتھ کا انگوٹھا بند کر لیا، جس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ مہینہ ۲۹ دنوں کا ہے۔)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس میں اس چیز کا بیان موجود ہے کہ ''اقسمت علی کذا'' کہنا یمین ہے اور قسم ہے۔

7832 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ كَثِيْرَ بْنَ فَرْقَدٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاِنَّ لَهُ ثُنْيَاه

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7832 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی قسم کھائی، پھر ساتھ ہی ''ان شاء اللہ'' کہہ دیا تو اس کے لئے اس قسم میں (قسم پوری نہ کرنے کی) گنجائش موجود ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7833 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ زِيَادٍ، ثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَلَهُ اَنْ يَسْتَثْنِيَ وَلَوْ اِلٰى سَنَةٍ وَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي هٰذَا: (وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ) (الكهف: 24)، قَالَ: اِذَا ذَكَرَ اسْتَثْنٰى قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: وَكَانَ الْاَعْمَشُ يَاْخُذُ بِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7833 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی قسم کھائے وہ پورے سال تک اس میں سے کسی چیز کا استثناء کرسکتا ہے۔ اور (سورۃ کہف کی آیت نمبر ۲۴)

وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيتَ (الكهف: 24)

اسی سلسلہ میں نازل ہوئی ہے، آپ فرماتے ہیں، قسم کھانے والے کو جب بھی یاد آئے، وہ اسی وقت استثناء کرسکتا ہے۔

حضرت علی بن مسہر فرماتے ہیں: حضرت اعمش کا عمل اسی پر تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7834 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمِينُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7834 – صحيح إن شاء الله

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری قسم وہی ہے جس پر تیرا ساتھی تیری تصدیق کردے۔

7835 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا بَشَّارُ بْنُ كِدَامٍ السُّلَمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَلِفُ حِنْثٌ اَوْ نَدَمٌ قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ كُنْتُ اَحْسَبُ بُرْهَةً مِنْ دَهْرِي بَشَّارٌ هٰذَا اَخُو مِسْعَرٍ فَلَمْ اَقِفْ عَلَيْهِ، وَهٰذَا الْكَلَامُ صَحِيحٌ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7835 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم، یا تو ٹوٹ جاتی ہے یا شرمندگی

حدیث: 7834

صحيح مسلم - كتاب الايمان' باب يمين الحالف على نية المستحلف - حديث: 3206' مستخرج ابی عوانة - مبتدا كتاب الوصايا' مبتدا ابواب فی الايمان - باب ذكر الخبر الدال على ان من وجبت عليه يمين لاحد' حديث: 4839' سنن الدارمی - ومن كتاب النذور والايمان' باب الرجل يحلف على الشیء وهو يوری على يمينه - حديث: 2310' سنن ابی داود - كتاب الايمان والنذور' باب المعاريض فی اليمين - حديث: 2849' سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات' باب من ورى فی يمينه - حديث: 2118' الجامع للترمذی' ابواب الاحكام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ان اليمين على ما يصدقه صاحبه' حديث: 1311' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1613' سنن الدارقطنی - كتاب الوصايا' خبر الواحد يوجب العمل - حديث: 3781' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 6960

کا باعث بنتی ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: میں ایک زمانے تک یہی سمجھتا رہا کہ یہ بشار، مسعر کا بھائی ہے، لیکن مجھے اس پر صحیح واقفیت نہیں مل سکی۔ اور یہ کلام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق صحیح ہے۔

7836 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْبُخَارِيُّ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا اَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّمَا الْيَمِينُ مَاثَمَةٌ اَوْ مَنْدَمَةٌ آخِرُ كِتَابِ الْاَيْمَانِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7836 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قسم یا تو گناہ کا باعث بن جاتی ہے یا شرمندگی کا۔

حدیث: 7836

صحیح ابن حبان - كتاب الايمان' ذكر الزجر عن ان يكثر المرء من الحلف فی اجابة - حديث:4420'سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات' باب اليمين حنث او ندم - حديث:2100'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الايمان والنذور والكفارات' فی النهی عن الحلف - حديث: 14172'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الايمان' باب من كره الايمان بالله إلا فيما كان لله طاعة - حديث: 18461'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5460'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث:8589'المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه موسى' حديث: 1079'مسند الشهاب القضاعی - الحلف حنث او ندم' حديث:250

كِتَابُ النُّذُوْرِ

نذر کے متعلق روایات

7837 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جُنَيْدٍ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، سَاَلَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ كَعْبٍ يُقَالُ لَهُ مَسْعُوْدُ بْنُ عَمْرٍو: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّ ابْنِيْ كَانَ بِاَرْضِ فَارِسَ فِيْمَنْ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاِنَّهُ وَقَعَ بِالْبَصْرَةِ طَاعُوْنٌ شَدِيْدٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ نَذَرْتُ اِنِ اللّٰهُ جَاءَ بِابْنِيْ اَنْ اَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَجَاءَ مَرِيْضًا فَمَاتَ، فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَوَلَمْ تُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ فَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ اَوْفِ بِنَذْرِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7837 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ بنی کعب کے مسعود بن عمرو نامی ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! میرا ایک بیٹا سرزمین فارس میں تھا، وہ عمر بن عبیداللہ کے ساتھیوں میں شامل تھا، اور بصرہ میں طاعون کی وباء پھیل گئی ہے، جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں نے نذر مانی تھی کہ یا اللہ اگر میرا بیٹا گھر آجائے تو میں کعبہ تک پیدل چل کر جاؤں گا، میرا بیٹا گھر تو آگیا، لیکن بیمار ہو کر آیا اور اسی بیماری میں وہ فوت بھی ہو گیا، آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تمہیں نذر ماننے سے منع نہیں کیا گیا تھا؟ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر نہ تو کسی

حدیث: 7837

صحیح البخاری - کتاب القدر' باب إلقاء النذر العبد إلى القدر - حدیث: 6245' صحیح مسلم - کتاب النذر' باب النهی عن النذر وانه لا یرد شیئا - حدیث: 3178' صحیح ابن حبان - کتاب النذور' ذکر خبر ثان یصرح بذکر العلة التی ذکرناها قبل - حدیث: 4441' سنن الدارمی - ومن کتاب النذور والایمان' باب النهی عن النذر - حدیث: 2302' سنن ابی داود - کتاب الایمان والنذور' باب النهی عن النذور - حدیث: 2876' السنن الصغری - کتاب الایمان والنذور' النهی عن النذر - حدیث: 3762' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب: الایمان والنذور' باب: لا نذر فی معصیة الله - حدیث: 15318' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الایمان والنذور والکفارات' من نهی عن النذر وکرهه - حدیث: 13989' السنن الکبری للنسائی - کتاب النذور' النذر لا یقدم شیئا ولا یؤخره - حدیث: 4610' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عنه علیه السلام فی النذر انه' حدیث: 707

چیز کو پہلے لے آتی ہے اور نہ کسی چیز میں تاخیر کر سکتی ہے، اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بخیل کا مال نکلواتا ہے۔ تم اپنی نذر پوری کرو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7838 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو أَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَبُوْ سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، قَالَا: ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى ابْنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ تَعَالَى قَدَّرَهُ لَهُ وَلَكِنَّ النَّذْرَ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُسْتَخْرَجُ بِذَلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7838 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر انسان کے لئے ایسی کوئی چیز پہلے نہیں لے آتی جس کو اللہ تعالیٰ نے دیر سے لکھا ہوتا ہے، بلکہ نذر خود تقدیر کے مطابق ہوتی ہے (یعنی انسان نذر بھی تبھی مانتا ہے جب وہ تقدیر میں لکھی ہو) اس کے ذریعے بخیل سے وہ مال نکلوایا جاتا ہے جو وہ عام حالات میں نکالنا نہیں چاہتا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7839 - أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَحْيَى بْنُ الْمُقْرِئِ الْإِمَامُ، بِمَكَّةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ هَاهُنَا – يَعْنِي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ – فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا نَذَرْتُ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ: صَلِّ هَاهُنَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7839 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہاں پر یعنی مسجد الحرام میں نماز پڑھ لو، اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: تم یہیں پر نماز پڑھ لو۔ (تمہاری نذر اسی سے ادا ہو جائے گی)

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7840 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7840 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کی مانی ہوئی نذر، شرعی نذر نہیں ہے۔ اور نذر کا کفارہ، قسم والا ہی کفارہ ہے۔

7841 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَقَدْ اَعْضَلَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ "

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ میں نذر نہیں ہے، اور اس کا کفارہ قسم والا ہے۔

✿✿ معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ لیکن وہ معضل ہے۔

7842 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ، مِنْ بَنِي حَنِيْفَةَ، عَنْ عُمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِلَا شَكٍّ فَاِنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَقُوْلَ: مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ، فَقَالَ: مِنْ بَنِي حَنِيْفَةَ، فَاَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ قَدِ اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ، وَمَدَارُ الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ وَلَيْسَ بِصَحِيْحٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7843 – صحيح

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت میں کوئی نذر نہیں ہے۔

✿✿ معمر نے یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے جس راوی کا نام نہیں لیا تھا وہ "محمد بن زبیر" ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ بنی حنظلہ کہنا چاہتے تھے، لیکن بنی حنیفہ کہہ دیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ "لا نذر فی معصية" اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کیا ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کیا ہے۔ دوسری حدیث کا مدار محمد بن زبیر حنظلی پر ہے، لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔

حديث: 7842

صحيح مسلم - كتاب النذر' باب لا وفاء لنذر فی معصية الله - حديث:3184' السنن الصغرى - كتاب الايمان والنذور' النذر فيما لا يملك - حديث:3773' السنن الكبرى للنسائی - كتاب النذور' النذر فيما لا يملك - حديث:4619' سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات' باب النذر فی المعصية - حديث:2121

7843 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْوَزِيرِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً اِلَّا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ قَالَ: وَقَالَ: اِنَّ مِنَ الْمُثْلَةِ اَنْ يَخْرِمَ الرَّجُلُ اَنْفَهُ، وَاِنَّ مِنَ الْمُثْلَةِ اَنْ يَنْذُرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا فَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا فَلْيُهْدِ هَدْيًا وَلْيَرْكَبْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ آخِرُ كِتَابِ النُّذُوْرِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7843 - صحيح

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جب بھی خطبہ دیا، صدقہ کرنے کا حکم لازمی دیا اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔ (حضرت عمران بن حصین) فرماتے ہیں: مثلہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ناک کو (یا جسم کے کسی بھی حصے کو) کاٹ لے اور یہ بھی مثلہ ہی ہے کہ آدمی پیدل چل کر حج کو جانے کی نذر مان لے۔ جس نے پیدل چل کر حج کو جانے کی نذر مانی ہو اس کو چاہیے کہ سوار ہو کر جائے اور ایک جانور قربان کر دے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ

دل کو نرم کرنے والی روایات

7844 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِي، قَالَ: اَخْلِصْ دِينَكَ يَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِيلُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7844 – غير صحيح

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے دین کو خالص کرلو، (اگر اخلاص کے ساتھ عمل کرو گے تو) تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7845 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوٍ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ

حديث: 7845

صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب : لا عيش إلا عيش الآخرة - حديث:6058' الجامع للترمذي ' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - بساب : الصحة والفراغ نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس' حديث: 2281' سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' بساب : ما جاء في الصحة والفراغ - حديث: 2661' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب الحكمة - حديث: 4168' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم في الزهد' حديث: 33689' السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الإخلاص - حديث: 11374' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' باب من بلغ ستين سنة فقد اعذر الله إليه في العمر - حديث: 6142' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 3104' مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث: 685' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن ابي هند عن ابن عباس' حديث: 10593

اِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِى هِنْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7845 – ذا فی البخاری

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں بہت سارے لوگ دھوکے میں ہیں۔ وہ نعمتیں، صحت اور فراغت ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7846 – اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِىُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى هِنْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: " اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هِرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاءَ كَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7846 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو

- ○ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔
- ○ صحت کو بیماری سے پہلے۔
- ○ امیری کو فقیری سے پہلے۔
- ○ فراغت کو مصروفیت سے پہلے۔
- ○ زندگی کو موت سے پہلے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7847 – حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا السَّرِىُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِىُّ سَعْدَوَيْهِ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِى مَالِكٍ، ثنا اَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَرَاَى شَاةً شَائِلَةً بِرِجْلِهَا فَقَالَ: اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الشَّاةَ هَيِّنَةً عَلٰى صَاحِبِهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ، لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ عَلٰى صَاحِبِهَا، وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7847 – زکریا بن منظور ضعفوه

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحلیفہ سے گزر رہے تھے، آپ نے راستے میں ایک بکری مری ہوئی دیکھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، یہ بکری اپنے مالک کی نگاہ میں حقیر ہے یا نہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جتنی یہ بکری اپنے مالک کے لئے حقیر ہے، اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ساری دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7848 – حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشِ بْنِ عَجْلَانَ الْمُهَلَّبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَحْمُوْمٌ فَوَضَعْتُ يَدِي مِنْ فَوْقِ الْقَطِيْفَةِ فَوَجَدْتُ حَرَارَةَ الْحُمَّى فَقُلْتُ: مَا أَشَدَّ حُمَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: إِنَّا كَذٰلِكَ مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ، يُضَاعَفُ عَلَيْنَا الْوَجَعُ لِيُضَاعَفَ لَنَا الْأَجْرُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ، إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُبْتَلَى بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ إِلَّا الْعَبَاءَ فَيَحْوِيْهَا وَيَلْبَسُهَا، وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيُبْتَلَى بِالْقَمْلِ حَتَّى يَقْتُلَهُ الْقَمْلُ، وَكَانَ ذٰلِكَ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْعَطَاءِ إِلَيْكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7848 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے، میں نے اپنا ہاتھ آپ کے اوپر اوڑھی ہوئی مخملی چادر کے اوپر رکھا، مجھے اس کے اوپر سے حرارت محسوس ہوئی، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو تو بہت سخت بخار ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم انبیاء پر اس طرح کی تکالیف دوگنی آتی ہیں، اور ان

حدیث: 7848

سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب الصبر على البلاء - حديث: 4022'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1837'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الجنائز' باب ما ينبغی لكل مسلم ان يستشعره من الصبر على جميع - حديث: 6150'مسند احمد بن حنبل - ' مسند ابی سعيد الخدری رضی الله عنه - حديث: 11687'مسند عبد بن حميد - من مسند ابی سعيد الخدری' حديث: 961'مسند ابی يعلى الموصلی - من مسند ابی سعيد الخدری' حديث: 1009'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من اسمه : مقدام - حديث: 9222'الادب المفرد للبخاری - باب هل يكون قول المريض : إنی وجع' حديث: 528

پر ہمیں اجر بھی دگنا ملتا ہے، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کس شخص پر سب سے زیادہ آزمائش آتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: نبیوں پر۔ میں نے پوچھا: ان کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صالحین پر۔ کسی آدمی کو فقر میں اس طرح آزمایا جاتا ہے کہ اس کے پاس صرف ایک ہی چادر ہوتی ہے، وہ اسی کو لپیٹ کر لباس کے طور پر پہنتا ہے، کسی کو جوؤں کے ساتھ آزمایا گیا، حتیٰ کہ جوؤں نے اس کو مار ڈالا۔ اور ان لوگوں کو نعمتوں سے زیادہ یہ آزمائشیں اچھی لگتی تھیں۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7849 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ السَّكُوْنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اُدَيٍّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مِثْلُ الذُّبَابِ تَمُوْرُ فِي جَوِّهَا، فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي اِخْوَانِكُمْ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ فَاِنَّ اَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7849 – فيه مجهولان

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! دنیا صرف اتنی ہی باقی بچی ہے جتنی ایک مکھی فضا میں اڑتی ہے۔ اپنے قبر والے بھائیوں کو یاد رکھو کیونکہ تمہارے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7850 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا، حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ مِثْلُ الْعُصْفُوْرِ يَتَقَلَّبُ فِي الْيَوْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7850 – فيه انقطاع

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کا دل چڑیا کی طرح ہے، جو ایک دن میں سات مرتبہ بدلتا ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7851 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا اَبُوْ عَقِيلٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ فَيْرُوزَ، يَقُوْلُ: سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ فَقَدْ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ

اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7851 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو فکر ہے وہ ساری رات سفر کرتا ہے اور جو ساری رات سفر کرتا ہے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا بہت مہنگا ہے، اللہ تعالیٰ کا سودا بہت مہنگا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7852 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ فَقَدْ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ جَاءَ تِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7852 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو فکر ہے وہ ساری رات سفر کرتا ہے اور جو ساری رات سفر کرتا ہے وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا بہت مہنگا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا بہت مہنگا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔ پیچھے آنے والی آ گئی، موت اپنے اندر تمام تکالیف لئے آ گئی ہے۔

7853 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بُكَيْرٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ اَحَبَّ آخِرَتَهُ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7853 – فيه انقطاع

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا چاہتا ہے، وہ اپنی آخرت خراب کر لیتا ہے اور جو آخرت چاہتا ہے وہ اپنی دنیا خراب کر لیتا ہے۔ اس لئے جو چیز باقی رہنے والی ہے، اس کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7854 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنَّى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَجُلٌ: يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ هٰذِهِ الْاَمْرَاضَ الَّتِي تُصِيبُنَا مَاذَا لَنَا بِهَا؟ قَالَ: كَفَّارَاتٌ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ قَلَّتْ؟ قَالَ: شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا؟ قَالَ: فَدَعَا اُبَيٌّ، عَلٰى نَفْسِهِ اَنْ لَا يُفَارِقَهُ الْوَعَكُ حَتّٰى يَمُوتَ بَعْدَ اَنْ لَا يَشْغَلَهُ عَنْ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ وَلَا جِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فِي جَمَاعَةٍ قَالَ: فَمَا مَسَّ رَجُلٌ جِلْدَهُ بَعْدَهَا اِلَّا وَجَدَ حَرَّهَا حَتّٰى مَاتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7854 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ، یہ بیماریاں جو ہمیں آتی ہیں ،کیا ان میں ہمیں کوئی فائدہ بھی ہوتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اگر چہ تکلیف تھوڑی سی ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ایک کانٹا بھی کفارہ ہے بلکہ اس سے بھی ہلکی تکلیف آئے، وہ بھی کفارہ ہے۔ اس وقت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی کہ مرتے دم تک اس کی تکلیف ختم نہ ہو، لیکن ان کی وجہ سے میں حج، عمرہ، نماز باجماعت اور جہاد فی سبیل اللہ سے محروم نہ ہو جاؤں۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد جب بھی کسی نے آپ کے جسم کو ہاتھ لگایا، آپ کو بخار ہوتا تھا۔ وفات تک آپ کا یہی عالم رہا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7855 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي رِشْدِينُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَيْسَ مِنْ عَمَلِ يَوْمٍ اِلَّا وَهُوَ يُخْتَمُ فَاِذَا مَرِضَ الْمُؤْمِنُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبَّنَا عَبْدُكَ فُلَانٌ قَدْ حَبَسْتَهُ، فَيَقُولُ الرَّبُّ تَعَالٰى: اخْتِمُوا لَهُ عَلٰى مِثْلِ عَمَلِهِ حَتّٰى يَبْرَاَ اَوْ يَمُوتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7855 – رشدين واه

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دن کے عمل پر مہر کر دی جاتی ہے۔ جب بندہ مومن بیمار ہوتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب فلاں بندے کو تو نے (بیماری کی بناء پر نیک اعمال سے) روک رکھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جب تک یہ تندرست نہیں ہوتا یا اس کو موت نہیں آتی اس وقت تک تم اس کے نامہ اعمال میں وہ نیکیاں برابر لکھتے رہو، جو یہ صحت کے عالم میں کرتا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7856 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

الْقَوَارِيرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي اَسْلَمُ الْكُوفِيُّ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَعَا بِشَرَابٍ فَاُتِيَ بِمَاءٍ وَعَسَلٍ فَلَمَّا اَدْنَاهُ مِنْ فِيهِ بَكَى وَبَكَى حَتَّى اَبْكَى اَصْحَابَهُ فَسَكَتُوا وَمَا سَكَتَ، ثُمَّ عَادَ فَبَكَى حَتَّى ظَنُّوا اَنَّهُمْ لَنْ يَقْدِرُوا عَلَى مَسْاَلَتِهِ، قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالُوْا: يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْكَاكَ؟ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهُ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ شَيْئًا وَلَمْ اَرَ مَعَهُ اَحَدًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِي تَدْفَعُ عَنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: هٰذِهِ الدُّنْيَا مُثِّلَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا اِلَيْكِ عَنِّي ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَتْ اِنْ اَفْلَتَّ مِنِّي فَلَنْ يَنْفَلِتَ مِنِّي مَنْ بَعْدَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7856 – عبد الصمد تركه البخاری وغيره

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، آپ نے مشروب منگوایا، آپ کو پانی اور شہد پیش کیا گیا، جب انہوں نے پینے کے لئے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا تو رونے لگے، آپ اس قدر زار وقطار روئے کہ (آپ کی اس کیفیت نے) سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی رلا دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو رو کر چپ ہو گئے، لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چپ نہ ہوئے، صحابہ کرام جان گئے کہ وہ اس کیفیت میں ان سے رونے کی وجہ نہیں پوچھ سکیں گے۔ (اس لئے وہ آپ کے خاموش ہونے کا انتظار کرتے رہے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اپنے آنسو صاف کئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ، آپ آج اس قدر کیوں روئے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے آپ سے کسی چیز کو ہٹا رہے تھے، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوسرا کوئی بھی نہیں تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا چیز ہے جس کو آپ خود سے دور ہٹا رہے ہیں؟ (یہ مجھے تو دکھائی نہیں دے رہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دنیا میرے سامنے ایک شکل میں دکھائی گئی ہے، میں نے اس سے کہا: مجھ سے دور رہ، وہ پھر لوٹ کر آئی، اور کہنے لگی: آپ مجھ سے بچ بھی گئے تو آپ کے بعد والے مجھ سے کسی صورت بھی نہیں بچ سکیں گے

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7857 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي اَحَدُكُمْ مَرِيضَهُ الْمَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7857 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت، کرتا ہے، تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جیسے تم اپنے مریض کو پانی سے بچاتے ہو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7858 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا أَوْثَرَ مِنْ هٰذَا، فَقَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا لِلدُّنْيَا وَمَا لِي، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ سَارَ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7858 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما رہے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں چٹائی کے نشانات تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کوئی آرام دہ بچھونا بنوا لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں دنیا سے اور دنیا کو ہم سے کیا تعلق؟ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میری اور دنیا کی مثال یوں ہے جیسے، کوئی مسافر سخت گرمی کے دن سفر کر رہا ہو، اور دن کے وقت کسی سایہ دار درخت کے نیچے آرام کرتا ہو پھر اس درخت کو چھوڑ کر آگے سفر شروع کر دے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی شاہد وہ حدیث ہے جس کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

7859 – أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حَبِيبٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَنْبَأَ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رَاكِبٍ قَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَرَاحَ وَتَرَكَهَا

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا سے کیا تعلق؟ میری اور دنیا کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی مسافر سخت گرم موسم میں دوپہر کے وقت کسی سایہ دار درخت کے نیچے ٹھہرے اور پھر اس کو چھوڑ کر آگے چلا جائے۔

7860 – حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، وَأَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّاهِدُ قَالَا: أَنْبَأَ أَبُو

الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَمْرٍو السَّكْسَكِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ طَلَبَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ كَانَتِ السَّمَاءُ ظِلَالَهُ وَالْاَرْضُ فِرَاشَهُ لَمْ يَهْتَمَّ بِشَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا، فَهُوَ لَا يَزْرَعُ الزَّرْعَ وَهُوَ يَاْكُلُ الْخُبْزَ، وَهُوَ لَا يَغْرِسُ الشَّجَرَ وَيَاْكُلُ الثِّمَارَ تَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَطَلَبًا لِمَرْضَاتِهِ فَضَمَّنَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِينَ السَّبْعَ رِزْقَهُ فَهُمْ يَتْعَبُوْنَ فِيهِ وَيَاْتُونَ بِهِ حَلَالًا وَيَسْتَوْفِي هُوَ رِزْقَهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰي اَتَاهُ الْيَقِينُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ لِلشَّامِيِّينَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7860 – بل منكر أو موضوع

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے وہ طلب کرے جو اس کے پاس ہے، تو آسمان اس کا سائبان ہوگا، اور زمین اس کا بچھونا ہوگی، وہ دنیا کے کسی کام کو اہمیت نہیں دے گا، وہ کھیتی نہیں اگاتا لیکن روٹی کھاتا ہے، وہ درخت نہیں اگاتا، لیکن پھل کھاتا ہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتا ہے، اور اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے ذمے اس کا رزق لگا دیتا ہے، یہ آسمان اور زمین اس کے رزق کے لئے کوشش کرتے ہیں اور اس کو حلال رزق پہنچاتے ہیں، وہ آدمی اپنا رزق پورا وصول کرتا ہے، اور جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو اس کے رزق کا کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث شامیین کی صحیح الاسناد حدیث ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7861 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ، لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَشْعَرِيِّينَ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: حُلْوَةُ الدُّنْيَا مُرَّةُ الْاٰخِرَةِ، وَمُرَّةُ الدُّنْيَا حُلْوَةُ الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7861 – صحيح

✧✧ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا:

حدیث: 7861

مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابى مالك الاشعرى - حديث: 22319' المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه الحارث' الحارث ابو مالك الاشعرى - شريح بن عبيد الحضرمى عن ابى مالك' حديث: 3357' شعب الإيمان للبيهقى - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس فى جواب التشميت - الحادى والسبعون من شعب الإيمان وهو باب فى الزهد وقصر الامل' حديث: 9926

اے اشعریو! جولوگ اس وقت موجود ہیں، وہ میری بات کو ان لوگوں تک پہنچا دینا جو اس وقت موجود نہیں ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا کی مٹھاس، آخرت کی کڑواہٹ ہے۔ اور دنیا کی ترشی آخرت کی حلاوت ہے۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7862 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَشِّرْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرِّفْعَةِ وَالنُّصْرَةِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْاَرْضِ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْاٰخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ نَصِيبٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7862 – صحيح

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کو بارشوں سے سیرابی، دین کی سربلندی، کامیابی اور زمین پر حکومت کی خوشخبری سنا دو۔ اور جس نے آخرت والا عمل، حصول دنیا کی خاطر کیا، اس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7863 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ، حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ) (الأنعام: 125) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ النُّورَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ يُعْرَفُ؟ قَالَ: نَعَمْ، التَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ، وَالْاِنَابَةُ اِلَى دَارِ الْخُلُودِ، وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُولِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7863 – عدى بن الفضل ساقط

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ)

''اور اللہ جسے راہ دکھانا چاہے، اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سینے میں نور داخل ہوتا ہے تو سینہ کشادہ ہو جاتا ہے، عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ اس کو پہچاننے کے لئے کوئی نشانی بھی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، دھوکے کے گھر سے بچ کر رہنا، اور ہمیشہ کے گھر کی امید رکھنا اور موت آنے سے پہلے اس کی تیاری کر کے رکھنا۔

7864 - اَخْبَرَنِى اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، الْعَدْلُ، ثنَا اَبِى، ثنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَرْبَعٌ لَا يُصِبْنَ اِلَّا بِعَجَبٍ: الصَّمْتُ وَهُوَ اَوَّلُ الْعِبَادَةِ، وَالتَّوَضُّعُ، وَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقِلَّةُ الشَّيْءِ "

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چار چیزیں پسندیدہ ہیں۔

○ خاموشی، یہ سب سے پہلی عبادت ہے۔

○ عاجزی۔

○ اللہ تعالیٰ کی یاد۔

○ اشیاء کی قلت۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7864 - فَهْدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنَا عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِى جُحَيْفَةَ، قَالَ: اَكَلْتُ لَحْمًا كَثِيْرًا وَثَرِيدًا ثُمَّ جِئْتُ فَقَعَدْتُ حِيَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَتَجَشَّا فَقَالَ: اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ، فَاِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ شِبَعًا فِى الدُّنْيَا اَكْثَرُهُمْ جُوعًا فِى الْاٰخِرَةِ صَحِيْحٌ "

✦✦ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بہت سارا گوشت اور ثرید کھالیا، پھر میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا، اور مجھے ڈکار آنے لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ڈکاروں پر کنٹرول کرو، کیونکہ جو شخص اس دنیا میں جتنا پیٹ بھر کر کھائے گا، قیامت کے دن اتنا ہی بھوکا ہوگا۔

7865 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرَوَيْهِ الْبَزَّازُ، بِبَغْدَادَ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ، ثنَا عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصَمُّ، ثنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلْمُنَافِقِ يَا سَيِّدُ فَقَدْ اَغْضَبَ رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7865 – عقبة بن الأصم ضعيف

✦✦ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛ جب کوئی شخص کسی منافق کو ''یا سید'' کہہ کر بلاتا ہے، وہ اپنے رب کو ناراض کرتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7866 - حَدَّثَنِى اَحْمَدُ بْنُ اَبِى عُثْمَانَ الزَّاهِدُ، ثنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ، ثنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِى اَبِى، ثنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عُثْمَانَ

بْنِ عَفَّانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِيمَا سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْتُرُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ، وَجِلْفٌ مِنَ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7866 – صحیح

✦✦ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان چیزوں کے علاوہ انسان کا کوئی حق نہیں ہے

- ایک گھر جو اس کے سر کو چھپائے۔
- کپڑا جو اس کے ستر کو چھپائے۔
- روٹی اور پانی کے لئے برتن۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7867 – حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يُوْنُسَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ لَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ، وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو تو تجھے دنیا سے اتنا ہی کافی ہے جتنا مسافر کے لئے زادراہ، کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگ جائیں، تب تک ان کو پرانے نہیں سمجھنا اور دولت مندوں کی مجلس سے خود کو بچا کر رکھو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7868 – اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَاصِحٍ، ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا طَارِقُ، اسْتَعِدَّ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ صَحِيْحٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7868 – صحیح

✦✦ حضرت طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے طارق! موت آنے سے پہلے موت کی تیاری کر کے رکھو۔

7869 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشِّخِّيرِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِلُّوا الدُّخُولَ عَلَى

الْاَغْنِيَاءِ فَاِنَّهُ قَمِنٌ اَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعَمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7869 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن شخیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دولت والوں کے پاس کم جایا کرو، کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر نہ جانو گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7870 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتِ الدَّارُ الدُّنْيَا لِمَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا لِآخِرَتِهِ حَتّٰى يُرْضِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِئْسَتِ الدَّارُ لِمَنْ صَدَّتْهُ عَنْ آخِرَتِهِ وَقَصَّرَتْ بِهِ عَنْ رِضَاءِ رَبِّهِ، وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ قَبَّحَ اللّٰهُ الدُّنْيَا قَالَتِ الدُّنْيَا قَبَّحَ اللّٰهُ اَعْصَانَا لِرَبِّهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7870 – بل منكر

✧✧ حضرت طارق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لئے دنیا کا گھر کتنا اچھا ہے جو دنیا کے ذریعے اپنی آخرت کے لئے سامان تیار کر لیتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے رب کو راضی کر لیتا ہے، اور یہ گھر اس آدمی کے لئے کتنا برا ہے جس کو یہ گھر آخرت سے روک لیتا ہے اور وہ اپنے رب تعالیٰ کو راضی کرنے سے قاصر رہتا ہے، اور جب بندہ کہتا ہے ''اللہ تعالیٰ دنیا کو برباد کرے'' تو دنیا کہتی ہے ''اللہ تعالیٰ برباد کرے اس شخص کو جو اپنے رب کا نافرمان ہے''۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7871 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، ثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا مَرِضَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مَلَائِكَتِهِ: يَا مَلَائِكَتِي اَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِي بِقَيْدٍ مِنْ قُيُوْدِي فَاِنْ اَقْبِضْهُ اَغْفِرْ لَهُ وَاِنْ اُعَافِهِ فَحِيْنَئِذٍ يَقْعُدُ وَلَا ذَنْبَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7871 – عفير بن معدان واه

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی جانب وحی کرتا ہے کہ ''اے میرے فرشتو! میں نے اپنے بندے کو ایک قید میں بند کیا، اگر اس کو اسی حالت میں موت دوں گا تو اس کے گناہوں کو بخش دوں گا اور اگر اس کو شفاء دوں گا تب بھی یہ گناہوں سے پاک ہوگا''۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7872 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ عَلٰى شَیْءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7872 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جس حالت میں فوت ہوگا، اسی حالت میں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7873 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْاٰدَمِیُّ الْقَارِءُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِیُّ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَ رَجُلًا فَقَالَ: ازْهَدْ فِی الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَازْهَدْ فِيمَا فِی اَيْدِی النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7873 – خالد بن عمرو القرشي وضاع

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کو نصیحت فرما رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں بے رغبتی اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا، اور ان چیزوں سے بے رغبتی اختیار کر جو لوگوں کے پاس ہے، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7874 – اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَبِیْ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ الْعَامِرِیِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِیْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهِ، قَالَ: قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَكْثَرُ مَا اَخَافُ عَلَیَّ؟ قَالَ: فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ:

هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 7873

سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب الزهد في الدنيا - حديث:4100'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' رواية الكوفيين عن ابي حازم - سفيان الثوري ' حديث:5836'مسند الشهاب القضاعي - ازهد في الدنيا يحبك الله ' حديث:602

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7874 – صحیح

✦✦ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے کوئی ایسی بات ارشاد فرمادیجئے، جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو، میرارب اللہ ہے، پھراس پر ثابت قدم ہوجاؤ۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ مجھے سب سے زیادہ کس چیز کی احتیاط کرنی چاہئے، آپ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اس کی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7875 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّظْرَةُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيسَ مَسْمُومَةٌ فَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ خَوْفِ اللّٰهِ اَثَابَهُ جَلَّ وَعَزَّ اِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظر (یعنی بدنگاہی)، شیطان کے زہرآلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اس (بدنگاہی) کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کو ایسی تازگی دے گا کہ وہ اس کی حلاوت اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7876 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اَرْبَعٌ اِذَا كَانَ فِيكَ لَا يَضُرُّكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا: حِفْظُ اَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيْثٍ، وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ، وَعِفَّةُ طُعْمَةٍ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7876 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تیری ذات میں موجود ہوں تو ساری دنیا بھی تجھے نہ ملے تب بھی تجھے کوئی نقصان نہیں ہے۔

- امانت کی حفاظت۔
- سچ بولنا۔
- حسن اخلاق۔
- رزق حلال۔

7877 – حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْجُمَحِيُّ، بِمَكَّةَ فِي مَنْزِلِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ،

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةٌ لَخَرَجَ عَمَلُهُ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7877 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر کوئی آدمی ایسے بند غار میں نیک عمل کرے جس کا نہ کوئی دروازہ ہو، نہ کوئی روشن دان، تب بھی اس کا عمل دنیا والوں تک پہنچ جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7878 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقِ بْنِ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، ثَنَا الْحَكِيمُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيُجَرِّبُ اَحَدَكُمْ بِالْبَلَاءِ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِ كَمَا يُجَرِّبُ اَحَدُكُمْ ذَهَبَهُ بِالنَّارِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْاِبْرِيزِ فَذَلِكَ الَّذِي نَجَّاهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ السَّيِّئَاتِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ دُونَ ذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي يَشُكُّ بَعْضَ الشَّكِّ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْاَسْوَدِ فَذَلِكَ الَّذِي قَدِ افْتُتِنَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7878 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں مصیبت کے ساتھ جانچتا ہے، حالانکہ وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے، جیسا کہ تم سونے کو آگ کے ساتھ جانچتے ہو، کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آزمائش سے اس طرح نکل آتے ہیں جیسے خالص سونا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچا کر رکھا، اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو سونے کی طرح نکلتے ہیں مگر اس سے ذرا کم، یہ وہ لوگ ہیں جو شکوک وشبہات میں مبتلا ہوئے، کچھ لوگ کالے سونے کی طرح نکلتے ہیں، یہ وہ شخص ہے جو فتنے میں مبتلا ہوگیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7879 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا الْقُرَشِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ كَعْبٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ فِي جَسَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7879 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے جسم اور مال میں مسلسل آزمائش رہتی ہے، حتیٰ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7880 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَنْتُمْ اَكْثَرُ صَلَاةً وَاَكْثَرُ صِيَامًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمْ كَانُوْا خَيْرًا مِنْكُمْ قَالُوْا: وَبِمَ؟ قَالَ: كَانُوْا اَزْهَدَ مِنْكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاَرْغَبَ مِنْكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7880 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں، ان سے زیادہ روزے رکھے ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ لوگ تم سے بہتر ہیں۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: وہ لوگ تم سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور آخرت میں تم سے زیادہ دلچسپی رکھتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7881 - اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيْبٍ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ قَوْمًا قَطُّ اَرْغَبَ فِيْمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْهَدُ فِيْهِ مِنْكُمْ، تَرْغَبُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَكَانَ يَزْهَدُ فِيْهَا، وَاللّٰهِ مَا مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا وَالَّذِي عَلَيْهِ اَكْثَرُ مِنَ الَّذِي لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7881 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے ایسی قوم کبھی نہیں دیکھی، جو کہ اُس چیز میں اتنی ہی زیادہ دلچسپی رکھتی ہے، جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے زیادہ بے رغبتی رکھتے تھے۔ تم لوگ دنیا کا بہت شوق رکھتے ہو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلسل تین دن کبھی بھی ایسے نہیں گزرے، جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسائل، آپ کے وسائل سے زیادہ نہ ہوں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7882 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا يَحْيٰى

بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُنَادَةَ الْمَعَافِرِيُّ، اَنَّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهُ فَاِذَا خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7882 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا، مومن کے لئے قید خانہ ہے، اور قحط ہے، جب وہ دنیا سے نکلتا ہے تو قید سے اور قحط سے نکلتا ہے۔

7883 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عُبَّادٌ جُهَّالٌ وَقُرَّاءُ فَسَقَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7883 – يوسف بن عطية هالك

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں جاہل عبادت گزار اور فاسق قاری ہوں گے۔

7884 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، ثنا الْمُغِيرَةُ، ثنا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، ثنا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزِينٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7884 – منقطع

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قلبِ پریشان سے محبت کرتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7885 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنِيْ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يُوسُفَ السَّلِيطِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَوِيُّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ، ثنا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَثْعَمِيُّ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَبْدَاَ وَالْمُنْتَهٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ بَغَى وَعَتَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبَلَا، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَصُدُّهُ الرُّعْبُ عَنِ الْحَقِّ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ فِي اِسْنَادِهِ اَحَدٌ مَنْسُوبٌ اِلَى نَوْعٍ مِنَ الْجَرْحِ وَاِذَا كَانَ هَكَذَا فَاِنَّهُ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7885 – إسناده مظلم

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ کس قدر برا ہے، جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے، اور کبیر ومتعال (اللہ تعالیٰ) کو بھول جاتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جو بھولتا ہے اور لہو ولعب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ابتداء وانتہاء کو بھول جاتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جو بغاوت اور نافرمانی کرتا ہے اور قبر اور آزمائش کو بھول جاتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جو دنیا کو دین کے ساتھ خلط ملط کر دیتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جو دین میں شبہات پیدا کرتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جس کو رعب، حق سے دور رکھتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جو لالچ کے پیچھے چلتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے، جس کی خواہشات اس کو گمراہ کیے رکھتی ہیں۔

✿✿ اس حدیث کی اسناد میں کوئی بھی راوی ایسا نہیں ہے جس پر کسی قسم کی کوئی جرح کی گئی ہو۔ اس لئے یہ حدیث صحیح ہے لیکن اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

7886 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي جَمِيلٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُنْتَقُنَّ كَمَا تُنْتَقَى التَّمْرُ مِنَ الْجَفْنَةِ فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ فَمُوتُوا اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَاَبُو جَمِيلٍ هُوَ الطَّائِيُّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7886 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں چنا جائے گا جیسے کھجوروں کو ٹوکری سے کھجوروں کو چنا جاتا ہے، اچھے لوگوں کو اٹھا لیا جائے گا اور شریر لوگ بچ جائیں گے۔ اس لئے ہو سکے تو مر جانا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں ابوجمیل "طائی" ہیں۔

7887 – حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى بْنُ خَلَفٍ الرُّسْعِيُّ، ثَنَا اَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّهَاوِيُّ، ثَنَا اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

الْـخُدْرِيِّ، عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ، الْقَ اللّٰهَ فَقِيرًا وَلَا تَلْقَهُ غَنِيًّا قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْفَ لِي بِذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِذَا رُزِقْتَ فَلَا تَخْبَأْ، وَإِذَا سُئِلْتَ فَلَا تَمْنَعْ قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْفَ لِي بِذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هُوَ ذَاكَ وَإِلَّا فَالنَّارُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7887 – واه

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! اللہ تعالیٰ سے فقیری کی حالت میں ملنا، دولتمندی کی حالت میں نہ ملنا۔ حضرت بلال فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تجھے رزق ملے تو جمع کر کے مت رکھنا اور جب تجھ سے کوئی مانگے تو انکار مت کرنا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو ایسے کرے گا تو ٹھیک ہے ورنہ تو دوزخ میں جائے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7888 – أَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَذَقْنُهُ عَلٰى رَحْلِهِ مُتَخَشِّعًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7888 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو عاجزی کی وجہ سے آپ اس قدر جھکے ہوئے تھے کہ آپ کی ٹھوڑی مبارک کجاوے کے ساتھ لگ رہی تھی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7889 – حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَدِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَطَّارِ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ وَالدُّنْيَا أَكْبَرُ هَمِّهِ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَهْتَمَّ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً فَلَيْسَ مِنْهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7889 – أحسب الخبر موضوعا

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کی اور اس کی سب سے بڑی امید دنیا ہوئی، اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا نہیں ہے اس کا بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق

نہیں ہے اور جو عامۃ المسلمین کو اہمیت نہیں دیتا، وہ ان (مسلمانوں) میں سے نہیں ہے۔

7890 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْرَائِيلَ، عَنْ جَعْدَةَ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ اِلٰى بَطْنِ رَجُلٍ سَمِينٍ وَيَقُولُ: لَوْ كَانَ هٰذَا فِي غَيْرِ هٰذَا كَانَ خَيْرًا لَكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7890 – صحيح

✧✧ حضرت جعدہ جشمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ایک موٹے آدمی کے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جو کچھ اس (کے پیٹ) میں ہے یہ اگر کسی اور (کے پیٹ) میں ہوتا تو یہ تیرے حق میں زیادہ بہتر ہوتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7891 - اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ اَشْيَاخِهِ، قَالَ: دَخَلَ سَعْدٌ عَلٰى سَلْمَانَ يَعُودُهُ، قَالَ: فَبَكٰى، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا يُبْكِيكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَتَرِدُ عَلَيْهِ الْحَوْضَ وَتَلْقٰى اَصْحَابَكَ، قَالَ: فَقَالَ سَلْمَانُ: اَمَا اِنِّي لَا اَبْكِي جَزَعًا مِنَ الْمَوْتِ وَلَا حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا حَيًّا وَمَيِّتًا، قَالَ: لِتَكُنْ بُلْغَةُ اَحَدِكُمْ مِنَ الدُّنْيَا مِثْلَ زَادِ الرَّاكِبِ وَحَوْلِي هٰذِهِ الْاَسَاوِدَةُ، قَالَ: فَاِنَّمَا حَوْلَهُ اِجَّانَةٌ وَّجَفْنَةٌ وَّمَطْهَرَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7891 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسفیان اپنے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت سلمان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رو پڑے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے خوش اس دنیا سے گئے ہیں، تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو گے، تم اپنے ساتھیوں سے ملو گے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں موت کے خوف سے نہیں رو رہا، اور نہ دنیا کی حرص میں رو رہا ہوں، بلکہ (میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا وعدہ وفا نہیں کر سکا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں بھی اور اپنے بعد کے لئے بھی ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ ہمارے پاس دنیا صرف اتنی ہونی چاہئے جتنا مسافر کا سامان ہوتا ہے، اور میرے اردگرد تم یہ تکیے دیکھو، اس وقت ان کے اردگرد، کپڑے دھونے کا ٹب، پانی پینے کا ایک بڑا پیالہ اور ایک لوٹا تھا۔

فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اَعْهَدْ اِلَيْنَا بِعَهْدٍ نَاْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا سَعْدُ، اذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ هَمِّكَ اِذَا هَمَمْتَ، وَعِنْدَ يَدِكَ اِذَا قَسَمْتَ، وَعِنْدَ حُكْمِكَ اِذَا حَكَمْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبداللہ ! آپ ہمیں بھی کوئی وصیت فرمادیں، کہ آپ کے بعد ہم اس پر عمل پیرا ہوں، حضرت سلمان نے فرمایا: اے سعد! جب تو کوئی ارادہ کرے، تو اپنے ارادے میں خدا کو یاد رکھ، جب تو تقسیم کرے تو اپنے ہاتھ پر خدا کو یاد رکھ اور جب تو فیصلہ کرے تو اپنے فیصلے میں خدا کو یاد رکھ۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7892 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَوْسٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَكْثَرَ اَحَدٌ مِنَ الرِّبَا اِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهِ اِلٰى قُلٍّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی7892 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سود کھاتا ہے، اس کا انجام "قل" ہوتا ہے (یعنی بالآخر وہ تنگدست ہو جاتا ہے)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7893 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ مِسْكِيْنٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَانَ عَلٰى مُسْلِمٍ كَلِمَةً يَشِيْنُهُ بِهَا بِغَيْرِ حَقٍّ اَشَانَهُ اللّٰهُ بِهَا فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7893 – سنده مظلم

✦✦ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ناحق عیب لگایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے میں اس کو دوزخ میں ڈالے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7894 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ

تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7894 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اگرتم اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل توکل کرلو، تو اللہ تعالیٰ تمہیں یوں رزق دے گا جس طرح وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے' جو صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7895 – حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْقَارِئُ، حَدَّثَنِي خَالِي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْرَسِ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَشِّرْ أُمَّتِي بِالسَّنَاءِ وَالرِّفْعَةِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْبِلَادِ مَا لَمْ يَطْلُبُوا الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ، فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میری امت کو بارشوں سے سیرابی، دین کی سربلندی اور زمین میں حکومت کی خوشخبری دو، جب تک کہ وہ آخرت کے عمل کے بدلے دنیا طلب نہیں کریں گے، جس نے آخرت والے کسی عمل کے بدلے دنیا طلب کی، اس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7896 – أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ التَّاجِرُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا أَبُو صَالِحٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَإِنَّ فِتْنَةَ أُمَّتِي الْمَالُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7896 – صحيح

✦✦ حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: ہر امت کا ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہوگا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7897 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ الْجُنَيْدِ، ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِآخِرَتِهِ، وَمَنْ اَحَبَّ آخِرَتَهُ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7897 – صحيح

✦✦ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو برباد کر لیتا ہے، اس لئے جو چیز باقی رہنے والی ہے اس کو ترجیح دو فنا ہونے والی چیز پر۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے۔

7898 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرُوا الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّمَا الدُّنْيَا بَلَاغٌ لِلْاٰخِرَةِ فِيْهَا الْعَمَلُ وَفِيْهَا الصَّلَاةُ وَفِيْهَا الزَّكَاةُ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ: الْاٰخِرَةُ فِيْهَا الْجَنَّةُ، وَقَالُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْيَمِّ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَهُ فِيْهِ فَمَا خَرَجَ مِنْهُ فَهِيَ الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7898 – صحيح

✦✦ حضرت مستورد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپ کے ہاں دنیا اور آخرت کا تذکرہ ہوا، کچھ نے کہا: دنیا، حصول آخرت کا ذریعہ ہے، عمل اسی میں ہے، نماز اور زکاۃ اسی میں ہے، دوسرے لوگوں کا موقف یہ تھا کہ آخرت میں جنت ہے، اور بھی بہت ساری باتیں کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی نسبت آخرت کے ساتھ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص سمندر میں اپنی انگلی ڈبو کر نکالے تو اس پر جتنا پانی لگے گا، وہ دنیا ہے اور جو سمندر میں ہے وہ آخرت ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7899 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَقِيْلٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، وَعَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَكُوْنُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ بَاْسٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7899 – صحيح

✧✧ حضرت عطیہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک وہ حرج والے کاموں سے بچنے کے لئے ان کاموں کو بھی نہیں چھوڑ دیتا جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7900 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7900 – ابن زياد هو الأفريقي ضعيف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا تحفہ موت ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7901 – اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحُرَيْرِيُّ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو قِلَابَةَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شَيْبَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصَّالِحِينَ يُشَدَّدُ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7901 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں پر سختیاں آیا کرتی ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7902 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَصْبَحَ وَهَمُّهُ غَيْرُ اللّٰهِ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَهْتَمَّ لِلْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7902 – إسحاق ومقاتل ليسا بثقتين ولا صادقين

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی اور اس کی امید غیر اللہ ہو، اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی کوئی وقعت نہیں، اور جو مسلمانوں کو اہمیت نہیں دیتا وہ ان (مسلمانوں) میں سے نہیں

ہے۔

7903 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَخِيهِ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هٰكَذَا الْاِخْلَاصُ – يُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ – وَهٰذَا الدُّعَاءُ – فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ – وَهٰذَا الْاِبْتِهَالُ – فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا –

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7903 – ذا منكر بمرة

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شہادت کی انگلی کیساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اخلاص اس طرح ہوتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھا کر کہا: دعا یوں مانگتے ہیں، پھر ہاتھ پھیلا کر کہا: اور عاجزی یہ ہے، یہ فرماتے ہوئے ہاتھ مزید پھیلا لئے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری ﷫ اور امام مسلم ﷫ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7904 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السِّمْسَارُ الْوَرَّاقُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا قَلِيْلًا، وَمَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا الْقَلِيْلُ مِنَ الْقَلِيْلِ، وَمَثَلُ مَا بَقِيَ مِنْهَا كَالثَّغْبِ – يَعْنِي الْغَدِيرَ – شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ

صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7904 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو قلیل قرار دیا ہے اور اس میں جتنی دنیا باقی ہے وہ اس قلیل میں سے قلیل باقی بچی ہے۔ اور جو باقی بچی ہے اس کی مثال حوض کی طرح ہے، جس کا صاف پانی پی لیا گیا ہے، اور گدلا پانی بچ گیا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری ﷫ اور امام مسلم ﷫ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7905 – اَخْبَرَنِي اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَدْرُوْنَ تَنْجُونَ اَوْ لَا تَنْجُونَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7905 – صحيح

✦✦ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر تم یہ سب جان لو تو تم زیادہ روؤ اور کم ہنسو، اور تم پہاڑوں میں نکل جاؤ، اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے پھرو اور تمہیں کچھ علم نہیں ہوگا کہ تمہیں نجات ملے گی یا نہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7906 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا، اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا، اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، اَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا، اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، اَوِ الدَّجَّالَ وَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهَى وَاَمَرُّ قَالَ الْحَاكِمُ: اِنْ كَانَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ سَمِعَ مِنَ الْمَقْبُرِيِّ فَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7906 – إن كان معمر سمع من المقبرى فهو صحيح على شرط البخارى ومسلم

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسی دولتمندی کا انتظار کر رہے ہو جس میں سرکشی ہو، یا ایسے فقر کا انتظار کر رہے ہو جو (خدا کی یاد) بھلانے والا ہو، یا ایسی بیماری کا انتظار کر رہے ہو جو تباہی لائے، یا ایسے بڑھاپے کا جس میں تمہاری عقل میں خلل آجاتا ہے، یا ناگہانی موت کا، یا دجال کا۔ اور دجال غائب شر ہے اس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کا اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی ہے۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: اگر معمر بن راشد نے مقبری سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7907 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اِنْ شَاءَ اَقَامَهُ وَاِنْ شَاءَ اَزَاغَهُ

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلٰى دِينِكَ، وَالْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمٰنِ يَرْفَعُ اَقْوَامًا وَيَضَعُ آخَرِينَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7907 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دل اللہ

تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے، وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو اس کو ٹیڑھا کر دے۔ اور رسول اللہ ﷺ یوں دعا مانگا کرتے تھے۔

اللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلٰى دِينِكَ

''اے اللہ! اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھ'' اور میزان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے قیامت تک وہ کچھ لوگوں کو بلند کرتا ہے اور کچھ کو نیچا کرتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7908 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيءٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ الْكُوفِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، اطْلُبُوا الْمَعْرُوفَ مِنْ رُحَمَاءِ اُمَّتِي تَعِيشُوا فِي اَكْنَافِهِمْ، وَلَا تَطْلُبُوهُ مِنَ الْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ فَاِنَّ اللَّعْنَةَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ يَا عَلِيُّ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْمَعْرُوفَ، وَخَلَقَ لَهُ اَهْلًا فَحَبَّبَهُ اِلَيْهِمْ وَحَبَّبَ اِلَيْهِمْ فِعَالَهُ وَوَجَّهَ اِلَيْهِمْ طُلَّابَهُ كَمَا وَجَّهَ الْمَاءَ فِي الْاَرْضِ الْجَرِيبَةِ لِتُحْيِيَ بِهِ وَيَحْيَى بِهَا اَهْلُهَا يَا عَلِيُّ، اِنَّ اَهْلَ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ اَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی میری امت کے ان رحیم لوگوں سے بھلائی طلب کرو، جو دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں، جن کے دل سخت ہو چکے ہیں ان سے بھلائی مت مانگو کیونکہ سخت دل والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔ اے علی! اللہ تعالیٰ نے نیکی پیدا کی اور اس کے لئے کچھ لوگ بھی پیدا کئے، اور ان کے دل میں نیکیوں کی محبت بھی ڈال دی گئی ہے اور ان کی جانب ان کے طلب گاروں کو متوجہ بھی کر دیا گیا ہے جیسے اس نے پانی کو قحط زدہ زمین کی طرف متوجہ کر دیا تاکہ اس کے ساتھ وہ زمین کو زندہ کرے اور اس زمین کے ساتھ اس کے رہنے والوں کو زندگی عطا کرے۔ اے علی! جو لوگ دنیا میں بھلائی والے ہیں وہ آخرت میں بھی بھلائی والے ہی ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7909 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7909 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو روکنے والی چیز موت کو کثرت سے

یاد کیا کرو۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7910 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنُ الْخُرَاسَانِيِّ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْاَخْرَمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7910 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی پیشہ اختیار مت کرو ورنہ تم دنیا میں رغبت کرو گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7911 – حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي مَالِكٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مِسْكِينًا وَتَوَفَّنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ، وَاِنَّ اَشْقَى الْاَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7911 – صحيح

✦✦ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی

اللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مِسْكِينًا وَتَوَفَّنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ

حدیث: 7909

صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في ذكر الموت - ذكر الامر للمرء بالإكثار من ذكر منغص اللذات' حديث: 3044' الجامع للترمذي' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في ذكر الموت' حديث: 2284' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر الموت والاستعداد له - حديث: 4256' السنن الصغرى - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث: 1810' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم في الزهد' حديث: 33659' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث: 1930' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7741' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - من اسمه : معاذ' حديث: 8726

''اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکینی حالت میں وفات دے، اور مساکین کی جماعت کے ساتھ مجھے قیامت میں اٹھا''

سب سے بدنصیب شخص وہ ہے جو دنیا میں غریب رہے اور آخرت میں عذاب میں گرفتا ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7912 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ، عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: 105) فَقَالَ اَبُوْ ثَعْلَبَةَ: لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا، اَنَا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلًا فَقَالَ: يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ، مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، فَاِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَرَاَيْتَ اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْ طَلَبِهٖ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْهُمْ وَعَوَامَّهُمْ، فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ صَبْرٌ فِيهِنَّ كَقَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ اَجْرُ خَمْسِينَ يَعْمَلُ مِثْلَ عَمَلِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7912 – صحيح

✧✧ ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں: میں نے ابوثعلبہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ(المائده: 105)

''اے ایمان والوتم اپنی فکر رکھوتمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہوتم سب کی رجوع اللہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جوتم کرتے تھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

ابوثعلبہ نے کہا: نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، جب تم دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے، خواہشات کی پیروی کی جاتی ہے، دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور تو ایسا معاملہ دیکھے جس کی طلب کرنا تیرے لئے ضروری ہو تو تم اپنی فکر کرنا اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا، اس لئے تمہارے پیچھے صبر کے ایام ہیں، ان ایام میں صبر کرنا ایسے ہی ہے جیسے انگارہ ہاتھ میں لینا، ان ایام میں جو نیک عمل کرے گا اس کو پچاس عاملین کے برابر ثواب ملے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7913 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ عِيسَى الْهِلَالِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ: اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ قَالَ: " يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذھبی) 7913 – صحیح

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور ﷺ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

پڑھ رہے تھے، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ کہتا ہے "میرا مال، میرا مال" حالانکہ تیرا مال صرف وہی ہے جو تو نے پہن کر بوسیدہ کر دیا، جو کھا کر ہضم کر لیا، یا صدقہ کر کے اپنے لئے ذخیرہ کر لیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7914 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِی، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ، ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ جَحَّاشٍ الْقُرَشِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَزَقَ فِیْ كَفِّهٖ ثُمَّ وَضَعَ عَلَيْهَا اِصْبَعَهٗ، ثُمَّ قَالَ: " يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ، تُعْجِزُنِیْ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هٰذَا حَتّٰى اِذَا سَوَّيْتُكَ وَعَدَلْتُكَ مَشَيْتَ وَجَمَعْتَ وَمَنَعْتَ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ قُلْتَ: اَتَصَدَّقُ وَاَنّٰى اَوَانُ الصَّدَقَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذھبی) 7914 – صحیح

✦✦ بشر بن جحاش قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ہتھیلی پر لعاب دہن مبارک رکھا پھر اس پر اپنی انگلی مبارک رکھ کر فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو مجھے عاجز کرتا ہے؟ حالانکہ میں نے تجھے ایسی چیز سے پیدا کیا ہے، جب میں نے تجھے ٹھیک ٹھیک بنا دیا، تو چلنے کے قابل ہوا، تو نے مال جمع کرنا شروع کیا اور مانگنے والوں کو تو منع کرتا رہا، حتیٰ کہ جب تیری موت کا وقت قریب آ گیا تو تو صدقہ دینے کے لئے تیار ہو گیا، یہ صدقہ کا وقت نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7915 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اِبْرَاهِيْمُ الْعَبْدِیُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَارِبٍ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَقُلْنَا: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا لَنَسْتَحْيِیْ، قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا حَوٰى، وَالْبَطْنَ وَمَا وَعٰى، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى، وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذھبی) 7915 – صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیاء کرو جیسے حیاء کرنے کا حق ہے، ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم اللہ تعالیٰ سے حیاء تو کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء وہ نہیں ہے بلکہ حیاء یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیاء کرتا ہے اس کو چاہئے کہ سر اور اس کے خیالات کی حفاظت کرے، پیٹ اور جو کچھ اس میں ہے اس کی حفاظت کرے، موت اور آزمائشوں کو یاد کرے۔ اور جو آخرت چاہتا ہے، وہ دنیا کی زینت چھوڑ دیتا ہے، جس نے ایسا کرلیا، وہ اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیاء کرتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7916 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ بَكْرٍ الْبَالِسِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَحَلَّقُونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ وَلَيْسَ هِمَّتُهُمْ اِلَّا الدُّنْيَا لَيْسَ لِلّٰهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7916 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے لیکن ان کا مقصد دنیا کے سوا کچھ نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ سے ان کو کوئی کام نہیں ہوگا، ان کی مجلسوں میں مت بیٹھنا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7917 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ سَيَّارٍ اَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا اِلَّا حِرْصًا وَلَا يَزْدَادُونَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7917 – هذا منكر

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قریب ہے، اور لوگوں میں دنیا کی حرص بڑھتی جا رہی ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ان کی دوری بڑھتی جا رہی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7918 – اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخَلَدِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ

اِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ثَنَا كُلْثُوْمُ بْنُ جَبْرٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: " لَمَّا بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْ اِبْلِيسَ جُنُودُهُ فَقَالُوْا: قَدْ بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَرَجَتْ اُمَّتُهُ، فَقَالَ اِبْلِيسُ: اَيُحِبُّوْنَ الدُّنْيَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ كَانُوا يُحِبُّونَهَا مَا اُبَالِي اَنْ لَا يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ اِنَّهُمْ لَنْ يَنْفَلِتُوا مِنِّي وَاَنَا اَغْدُو عَلَيْهِمْ وَاَرُوحُ بِثَلَاثٍ: اَخْذِ الْمَالِ مِنْ غَيْرِ حَقِّهِ، وَاِنْفَاقِهِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ، وَاِمْسَاكِهِ عَنْ حَقِّهِ، وَالشَّرُّ كُلُّهُ لِهٰذَا تَبَعٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7918 – كلثوم بن جبر ضعيف

✧✧ حضرت سلیمان بن حبیب المحاربی سے مروی ہے کہ حضرت ابوامامہ باہلی فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو شیطان کے پاس اس کے چیلے آئے اور کہنے لگے: اللہ کے نبی نے اعلان نبوت کر دیا ہے اور ان کی امت بھی پیدا ہوگئی ہے، شیطان نے کہا: کیا وہ لوگ دنیا سے محبت کرتے ہیں؟ شیطان کے شاگردوں نے کہا: جی ہاں۔ شیطان نے کہا: اگر واقعی وہ دنیا سے محبت کرتے ہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، کہ بتوں کی عبادت نہیں کریں گے، یہ لوگ مجھ سے بچ نہیں سکتے۔ میں ان پر تین چیزوں کے ساتھ صبح اور شام کروں گا۔ یہ ناحق مال لیں گے، اس کو ناحق راہ میں خرچ کریں گے، اور اس کو حق کے راستے سے روک کر رکھیں گے۔ تمام برائیاں انہی تین چیزوں کے تابع ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7919 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، قَالَ: التَّقْوَى وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: " الْاَجْوَفَانِ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7919 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ وہ کونسی چیز ہے جس کی بناء پر زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اور حسن اخلاق۔ اور آپ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں بھی پوچھا گیا جس کی بناء پر زیادہ لوگ دوزخ میں جائیں گے آپ ﷺ نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7920 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا قَيْسُ بْنُ اُنَيْفٍ، ثَنَا قُتَيْبَةُ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ سِمَاكٌ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ مِنَ الدَّقَلِ وَهُوَ جَائِعٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7920 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت نعمان فرماتے ہیں: کئی مرتبہ حضور ﷺ بھوکے ہوتے، اور آپ کو اتنی مقدار میں ردی کھجور بھی میسر نہ ہوتی جس سے آپ پیٹ بھر سکیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7921 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُذَكِّرُ الرَّازِيُّ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، ثَنَا عِيسَى بْنُ صُبَيْحٍ، حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ مَرَّةً: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَقَالَ مَرَّةً: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاَحْبِبْ مَنْ اَحْبَبْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ زَافِرٍ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ شَيْخٍ ثِقَةٍ الشَّكُّ وَتِلْكَ الرِّوَايَةُ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِلَا شَكٍّ فِيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7921 – صحيح

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے محمد! تم جتنا جی سکتے ہو جی لو، ایک دن آپ کو وفات آنی ہے، اور جس سے محبت کرنی ہے کرلو، ایک دن جدا ہونا ہے، اور جو عمل کرنا ہے کرلو، ایک دن اس کا بدلہ ملنا ہے، پھر عرض کی: اے محمد! مومن کا شرف رات کی عبادت میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے۔

7922 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِي، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حديث: 7922

سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب الورع والتقوى - حديث: 4217'الجامع للترمذي' ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب : ومن سورة الحجرات' حديث: 3275'سنن الدارقطني - كتاب النكاح' باب المهر - حديث: 3328'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع ابواب اجتماع الولاة - باب اعتبار اليسار في الكفاءة' حديث: 12872'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' ومن حديث سمرة بن جندب - حديث: 19657'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سمرة' ما اسند سمرة بن جندب - باب' حديث: 6753'مسند الشهاب القضاعي - الحسب المال' حديث: 21

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7922 – صحيح

✦✦ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسب "مال" ہے، اور کرم تقویٰ ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7923 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَوْنٍ النَّسَوِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ اَبُوْ تُمَيْلَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَبْغَضَ الْمُسْلِمُونَ عُلَمَاءَهُمْ وَاَظْهَرُوا عِمَارَةَ اَسْوَاقِهِمْ وَتَنَاكَحُوا عَلَى جَمْعِ الدَّرَاهِمِ رَمَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاَرْبَعِ خِصَالٍ: بِالْقَحْطِ مِنَ الزَّمَانِ، وَالْجَوْرِ مِنَ السُّلْطَانِ، وَالْخِيَانَةِ مِنْ وُلَاةِ الْاَحْكَامِ، وَالصَّوْلَةِ مِنَ الْعَدُوِّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ اِنْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعَ مِنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7923 – بل منكر منقطع

✦✦ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اپنے علماء سے بغض رکھنے لگ جائیں، اور اپنے بازاروں کی عمارتیں بلند کرلیں، مال جمع کرنے کے لئے نکاح کریں، تو اللہ تعالیٰ ان میں چار چیزیں مسلط کردے گا۔

- زمانے کا قحط۔
- بادشاہ کا ظلم
- حکومتی لوگوں کی خیانت۔
- دشمن کا رعب۔

7924 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ اَبِيهِ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اَحَدَكُمْ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ، فَلَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اَيُّهَا النَّاسُ وَاَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ خُذُوا مَا حَلَّ وَدَعُوا مَا حُرِّمَ
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7924 – صحيح

✦✦ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کوئی شخص اس وقت تک

مرے گا نہیں جب تک وہ اپنا رزق پورا نہیں کھا لے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اے لوگو! طلب میں اچھائی رکھو، حلال لو، اور حرام کو چھوڑ دو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7925 – اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ خَشِنًا وَلَبِسَ خَشِنًا، لَبِسَ الصُّوفَ وَاحْتَذَى الْمَخْصُوفَ قِيلَ لِلْحَسَنِ: مَا الْخَشِنُ؟ قَالَ: غَلِيظُ الشَّعِيرِ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِيغُهُ اِلَّا بِجَرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7925 – لم يصح

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بے ذائقہ کھانا کھایا، کھردرا لباس پہنا، اون کا لباس پہنا اور چمڑے کے جوتے پہنے۔ حضرت حسن سے پوچھا گیا کہ ''خشن'' کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: گاڑھے ستو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پانی کا گھونٹ پیے بغیر نگل نہیں سکتے تھے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7926 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، ثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِي مُطِيعٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي اَمْلَا قَلْبَكَ غِنًى وَاَمْلَا يَدَيْكَ رِزْقًا، يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَبَاعَدْ مِنِّي فَاَمْلَا قَلْبَكَ فَقْرًا وَاَمْلَا يَدَيْكَ شُغْلًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7926 – صحيح

حضرت معقبل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ''اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرا دل غنی سے بھر دوں گا اور تیرے ہاتھ رزق سے بھر دوں گا۔ اے ابن آدم تو مجھ سے دور نہ رہے، ورنہ میں تیرا دل فقر سے بھر دوں گا، اور تیرے ہاتھ مصروفیت سے بھر دوں گا''۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7927 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا اَبُو يَحْيَى بْنُ اَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِصْرَ: مَا اَبْعَدَ هَدْيَكُمْ مِنْ هَدْيِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَمَّا هُوَ فَكَانَ اَزْهَدَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا، وَاَمَّا اَنْتُمْ فَاَرْغَبُ النَّاسِ فِيهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7927 – صحيح

✦✦ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مصر میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ہدایت وہی ہے جو تمہارے نبی نے تمہیں دی ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے بے نیاز تھے، جب کہ تم لوگ دنیا کے بہت دلدادہ ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7928 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اللَّيْثِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ السَّوَّاقُ، ثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْصِنِي وَاَوْجِزْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالْاِيَاسِ مِمَّا فِي اَيْدِي النَّاسِ، وَاِيَّاكَ وَالطَّمَعَ فَاِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ، وَصَلِّ صَلَاتَكَ وَاَنْتَ مُوَدِّعٌ، وَاِيَّاكَ وَمَا تَعْتَذِرُ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7928 – صحيح

✦✦ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمادیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے مایوس ہوجا، طمع سے بچ کر رہ، کیونکہ اس سے فوراً فقر آتا ہے، نماز اس طرح ادا کر جیسے یہ نماز تیری زندگی کی آخری نماز ہے، اور تو جس چیز کی معذرت کرتا ہے پھر اس سے بچ کر رہ۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7929 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: وَتَرَى اَنَّ قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7929 – على شرط البخاری

✦✦ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تمہارا کیا خیال ہے؟ کثرتِ مال غنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور تم قلتِ مال کو فقر سمجھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی

بات نہیں ہے، دولتمندی، دل کی دولتمندی ہے اور فقر بھی دل کا فقر ہے۔ مطلب امیر وہ ہے جس کا دل امیر ہو، اور غریب وہ ہے جس کا دل غریب ہو۔

ثُمَّ سَاَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: فَكَيْفَ تَرَاهُ؟ قُلْتُ: اِذَا سَاَلَ اُعْطِيَ وَاِذَا حَضَرَ دَخَلَ، قَالَ: ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ، فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا؟ قُلْتُ: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: فَمَا زَالَ يُحَلِّيهِ وَيَنْعَتُهُ حَتّٰى عَرَفْتُهُ. قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: فَكَيْفَ تَرَاهُ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ مِنْ اَهْلِ الْمَسْجِدِ. قَالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ مِثْلَ الْاٰخَرِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا يُعْطٰى مِنْ بَعْضِ مَا يُعْطَى الْاٰخَرُ. قَالَ: اِنْ يُعْطَ فَهُوَ اَهْلُهُ وَاِنْ يُصْرَفْ عَنْهُ فَقَدْ اُعْطِيَ حَسَنَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا خَرَّجَاهُ مِنْ طَرِيْقِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ مُخْتَصَرًا "

✧✧ پھر حضور ﷺ نے مجھ سے قریش کے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا: تم اس کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے کہا: وہ جس سے کچھ مانگتا ہے، اس کو وہ ملتا ہے، وہ جہاں موجود ہوتا ہے اس کو اندر بلایا جاتا ہے، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے اہل صفہ میں سے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا: کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں یارسول اللہ ﷺ! حضور ﷺ اس کی نشانیاں بتاتے رہے، حتیٰ کہ میں نے اس کو پہچان لیا، میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ میں اس کو پہچانتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: تم اس کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے کہا: وہ مسجد میں رہنے والا ایک مسکین شخص ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: اُس قریشی جیسے لوگوں سے پوری زمین بھر جائے، وہ سب ملکر بھی اِس آدمی جیسے نہیں ہو سکتے، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا وہ بعض چیزیں اِس کو نہیں دی گئیں جو دوسرے کو دی گئی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر اس کو وہ نعمتیں دی گئی ہیں تو وہ ان کا اہل ہے، اور اگر اس کو کچھ نعمتیں نہیں دی گئیں تو اس کو اس کے بدلے میں نیکیاں دی گئی ہیں۔

بخا۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اعمش، پھر زید بن وہب پھر ابوذر سے مختصراً روایت کیا ہے۔

7930 – اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَكُنْتُ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَخَلَّفُوْنِيْ فِيْ رِحَالِهِمْ ثُمَّ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى مِنْ حَوَائِجِهِمْ ثُمَّ قَالَ: هَلْ بَقِيَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ غُلَامٌ مَعَنَا خَلَّفْنَاهُ فِيْ رِحَالِنَا، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَبْعَثُوْا اِلَيَّ، فَاَتَوْنِيْ فَقَالُوْا: اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ، فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ: مَا اَغْنَاكَ اللّٰهُ فَلَا تَسْاَلِ النَّاسَ شَيْئًا، فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْطِيَةُ وَاِنَّ الْيَدَ السُّفْلٰى هِيَ الْمُنْطَاةُ، وَاِنَّ مَالَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَمَسْئُوْلٌ وَّمُنْطًى قَالَ: فَكَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُغَتِنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7930 – صحيح

✦✦ حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت حضور ﷺ بنی سعد بن بکر میں تھے۔ میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا،، اس لئے انہوں نے اپنے کجاوے میں مجھے سب سے پیچھے بٹھایا، جب یہ قافلہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا، سب لوگ طبعی ضروریات سے فارغ ہوگئے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم میں سے کوئی شخص پیچھے تو نہیں رہا، لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں ہمارے ساتھ ایک بچہ بھی ہے، وہ ہمارے کجاوے میں موجود ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اُس بچے کو بھی میرے پاس لاؤ، یہ لوگ میرے پاس آئے اور بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں، میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا، جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھے خوب غنی کردیا ہے، تو لوگوں سے کبھی کچھ نہ مانگنا، کیونکہ اوپر والا ہاتھ دینے والا اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مال کا سوال بھی کیا جاتا ہے اور وہ عطا بھی ہوتا ہے، آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ ہماری زبان میں بات کی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7931 – اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُوْلِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7931 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، لمبی عمر، اور مال کی کثرت۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7932 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ تَنْبُوْ عَنْهُ اَعْيُنُ النَّاسِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ اَظُنُّ مُسْلِمًا اَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7932 – صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سارے پراگندہ حال، غبار آلود بالوں

والے، بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس، لوگوں کی آنکھوں سے بہت دور رہنے والے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر کوئی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور میرا خیال ہے کہ امام مسلم نے اس کو حفص بن عبداللہ بن انس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

7933 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنْبَاَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: يُبْكِينِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، قَالَ: وَمَا سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ الْيَسِيرَ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَاِنَّ مَنْ عَادَى وَلِيَّ اللّٰهِ فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِالْمُحَارَبَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِينَ اِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَاِنْ حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوا قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدٰى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7933 – صحيح

✦✦ حضرت زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف کی جانب نکلے، تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے قریب بیٹھے رو رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اے معاذ تم کیوں رو رہے ہو؟ حضرت معاذ نے کہا: مجھے ایک بات یاد آ رہی ہے، وہ میں نے اس صاحبِ مزار سے سنی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کون سی بات ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کے کسی ولی کے ساتھ دشمنی کی، اس نے اللہ کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ان چھپے ہوئے متقی لوگوں کو پسند کرتا ہے جو کسی محفل سے غائب ہوں تو ان کی کمی کوئی محسوس نہیں کرتا، اور اگر کہیں موجود ہوں تو لوگ ان کو پہچانتے نہیں ہیں، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، وہ غبار آلود اندھیرے والے مقامات پر ملتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7934 – اَخْبَرَنِي اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو عَمْرِو بْنِ صَابِرٍ الْبُخَارِيُّ، قَالَا: ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللّٰهُ مَا هَمَّهُ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ تَشَاعَبَتْ بِهِ الْهُمُومُ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي اَيِّ اَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7934 – يحيی بن المتوكل ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ساری خواہشات کو ایک خواہش پر قربان کردیا، اللہ تعالیٰ اس کے دنیاوی اوراخروی تمام کاموں میں اس کی کفایت کرے گا، اور جس کی خواہشات پھیلی رہیں، اللہ تعالیٰ کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ دنیا کی کون سی وادی میں ہلاک ہورہا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7935 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی الدُّنْيَا الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِی سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِی عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ مِثْلُ الْعُصْفُوْرِ يَتَقَلَّبُ فِی الْيَوْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7935 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص فی هذا الموضع وقد سبق برقم 7850 وقال هناك: فيه انقطاع

✧✧ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کا دل چڑیا کی طرح ہے جو کہ ایک دن میں سات مرتبہ بدلتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7936 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْأَزْدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ لِمَكَانِ الرَّجُلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7936 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرک خفی یہ ہے کہ آدمی کسی انسان کو راضی کرنے کے لئے عمل کرے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7937 – حَدَّثَنِی عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِی مَرْيَمَ، اَخْبَرَنِی يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِی عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، حَدَّثَنِی يَعْلَى بْنُ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الرِّيَاءَ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7937 – صحيح

✧✧ یعلیٰ بن شداد بن اوس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ریاء کو چھوٹا شرک قرار دیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7938 – وَقَدْ حَدَّثَنَا بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، الْفَقِيْهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَهْرَامَ، ثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى وَهُوَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ وَهُوَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7938 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی، اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا، اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے زکوٰۃ دی اس نے شرک کیا۔

7939 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: " يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَقِفُ الْمَوَاقِفَ اَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُحِبُّ اَنْ يُرٰى مَوْطِنِيْ، قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ (فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا) (الكهف: 110) "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7939 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت طاؤس فرماتے ہیں: ایک آدمی نے کہا: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! میں کئی جگہوں پر کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ میرا مقام بھی ظاہر ہو، راوی کہتے ہیں: ابھی رسول اللہ ﷺ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا تھا کہ یہ آیت نازل ہوگئی۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا(الكهف: 110)

''تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

7940 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ،

ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مُصَلَّاهُ وَهُوَ يَبْكِي، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا الَّذِي أَبْكَاكَ؟ قَالَ: حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ رَأَيْتُ بِوَجْهِهِ أَمْرًا سَاءَنِي، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الَّذِي أَرَى بِوَجْهِكَ؟ قَالَ: أَمْرٌ أَتَخَوَّفُهُ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: الشِّرْكُ وَشَهْوَةٌ خَفِيَّةٌ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُشْرِكُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: يَا شَدَّادُ، أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا وَثَنًا وَلَا حَجَرًا وَلَكِنْ يُرَاءُونَ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الرِّيَاءُ شِرْكٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَمَا الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ؟ قَالَ: يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا فَيُفْطِرُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7940 – عبد الواحد بن زيد متروك

✧✧ حضرت عبادہ بن نسی فرماتے ہیں: میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی جائے نماز پر گیا، آپ وہاں رو رہے تھے، میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ روکیوں رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد یاد آ رہا ہے، میں نے پوچھا: وہ کیا؟ انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر کچھ ناپسندیدگی کے آثار دیکھے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، میں آپ کے چہرہ انور پر کچھ پریشانی کے آثار دیکھ رہا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا وجہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری امت پر ایک معاملہ ہوگا مجھے اس کا خدشہ ہو رہا ہے، میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شرک اور چھپی ہوئی شہوت۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کے بعد آپ کی امت کے شرک میں مبتلا ہونے کے خدشات موجود ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے شداد! یہ لوگ چاند اور سورج کی عبادت نہیں کریں گے، کسی بت اور پتھر کی پوجا نہیں کریں گے، بلکہ یہ لوگ اپنے اعمال لوگوں کو دکھائیں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریاء کاری شرک ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھپی ہوئی شہوت کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ صبح کے وقت روزہ تو رکھ لیں گے لیکن پھر ان پر دنیاوی شہوات کا غلبہ ہو جائے گا تو وہ روزہ توڑ لیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7941 – أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرِ الْقُبُورَ تَذْكُرْ بِهَا الْآخِرَةَ، وَاغْسِلِ الْمَوْتَى فَإِنَّ مُعَالَجَةَ جَسَدٍ خَاوٍ مَوْعِظَةٌ بَلِيغَةٌ، وَصَلِّ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُكَ فَإِنَّ الْحَزِينَ فِي ظِلِّ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7941 – صحيح

✦✦ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: قبروں کی زیارت کے لئے جایا کرو، کیونکہ اس سے آخرت کی یادتازہ ہوتی ہے۔ اور مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ مرے ہوئے جسم کو نہلانا اور اس کو صاف ستھرا کرنا بہت زبردست نصیحت ہے۔ نماز جنازہ میں شرکت کیا کرو، شاید کہ اس سے تیرے دل پر کوئی غم وارد ہو کیونکہ غمگین دل والا شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7942 – حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ الْمَرْثَدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ هَانِئًا، مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ، وَاقِفًا عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِي حَتّٰى بَلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْقَبْرُ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7942 – صحيح

✦✦ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ہانی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک قبر کے پاس کھڑے روتے ہوئے دیکھا، آپ اس قدر روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی، آپ سے عرض کی گئی: آپ کے پاس جنت اور دوزخ کا ذکر کیا جاتا ہے، اس کے ذکر پر آپ اتنا نہیں روتے، اور اس قبر کے پاس کھڑے ہو کر آپ اتنا رو رہے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد والی ساری منزلیں اِس سے آسان ہیں۔ اور اگر اس سے ہی بچت نہ ہوئی تو اس کے بعد والی تو اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے قبر سے زیادہ ہیبت ناک

حديث: 7942

الجامع للترمذی ' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ' حديث:2285 ' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد ' باب ذكر القبر والبلى - حديث: 4265 ' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز ' جماع ابواب التكبير على الجنائز ومن اولى بإدخاله القبر - باب ما يقال بعد الدفن ' حديث: 6660 ' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة ' - مسند عثمان بن عفان رضى الله عنه ' حديث: 449 ' البحر الزخار مسند البزار - هانی مولى عثمان ' حديث: 416 ' مسند الشهاب القضاعي - القبر اول منزل من منازل الآخرة ' حديث: 238

منظر کوئی نہیں دیکھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7943 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَزِيدَ الْقَارِءُ الْاٰدَمِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ النَّحْوِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقُسَانِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ مَكْحُولٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اِلَى الْقِصَاصِ مِنْ نَفْسِهِ فِي خَدْشَةٍ خَدَشَهَا اَعْرَابِيًّا لَمْ يَتَعَمَّدْهُ، فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْكَ جَبَّارًا وَلَا مُتَكَبِّرًا، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابِيَّ فَقَالَ: اقْتَصَّ مِنِّي فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: قَدْ اَحْلَلْتُكَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي وَمَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ اَبَدًا وَلَوْ اَتَيْتَ عَلٰى نَفْسِي، فَدَعَا لَهُ بِخَيْرٍ

قَالَ الْحَاكِمُ: تَفَرَّدَ بِهِ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ثِقَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7943 – قال ابن عدی أحمد بن عبيد صدوق له مناكير ومحمد ضعيف

✧✧ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی کو غیر ارادی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خراش آ گئی حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لے آئے اور عرض کی: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جبار اور متکبر بنا کر نہیں بھیجا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیہاتی کو بلوایا اور فرمایا: تم مجھ سے قصاص لے لو، دیہاتی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، میں نے آپ کو معاف کیا، اور میں یہ کام کبھی بھی نہیں کر سکتا، اگرچہ آپ مجھے کتنا بھی اصرار کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خیر کی دعا فرمائی۔

✿✿ احمد بن عبید اس حدیث کو محمد بن مصعب سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ محمد بن مصعب ثقہ ہے۔

7944 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي اُحِبُّكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهَ قَالَ: اللّٰهَ، قَالَ: فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُحِبُّنَا مِنَ السَّيْلِ مِنْ اَعْلَى الْاَكَمَةِ اِلٰى اَسْفَلِهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7944 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: اے اہل بیت! میں تم سے محبت کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: تم اللہ کی قسم کھا کر یہ بات کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر فقر سے بچاؤ کے لئے ڈھال تیار کر کے رکھو کیونکہ جو ہم سے محبت کرتا ہے اس کی

جانب فقراتنی تیزی سے آتا ہے کہ اتنی تیزی سے تو پہاڑ کی چوٹی سے سیلاب بھی اس کی گہرائی کی طرف نہیں آتا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7945 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثَنَا اَبُوْ الْمُغِيرَةِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ اَبُوْ سَلَمَةَ الْكِنَانِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مَلَا آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ حَسْبُ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثُ اُكَلَاتٍ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَّثُلُثٌ لِنَفْسِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق -- من تلخيص الذهبی)7945 – صحيح

حضرت مقداد بن معدی کرب الکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی نے اپنے پیٹ سے زیادہ برا برتن کبھی نہیں بھرا، انسان کو صرف تین لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں، اگر زیادہ ہی کھانا ہو تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ کھانا کھاؤ، ایک تہائی میں پانی ڈالو، اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے رکھو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7946 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، اِمْلَاءً مِنْ اَصْلِهِ الْعَتِيقِ وَاَنَا سَاَلْتُهُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ اَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ اَبُوْ خَالِدٍ، مَوْلًى لِقُرَيْشٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ وَاسِعٍ الْاَزْدِيَّ، يَقُوْلُ: دَخَلْتُ عَلٰى بِلَالِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوْسَى، فَقُلْتُ: يَا بِلَالُ، اِنَّ اَبَاكَ، حَدَّثَنِي عَنْ جَدِّكَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: فِي جَهَنَّمَ وَادٍ فِي الْوَادِي بِئْرٌ يُقَالُ لَهُ هَبْ هَبْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُسْكِنَهَا كُلَّ جَبَّارٍ فَاتَّقِ اللّٰهَ لَا تَسْكُنْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7946 – صحيح

محمد بن واسع ازدی فرماتے ہیں: میں حضرت بلال بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ کے پاس گیا، میں نے کہا: اے بلال! تیرے والد نے مجھے تیرے دادا کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا تھا کہ "جہنم میں ایک وادی ہے، اس وادی میں ایک کنواں ہے، اس کا نام "ہب ہب" ہے۔ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس میں ہر جبار کو ڈالے گا۔ تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور اس کنویں کا باسی نہیں بننا"۔

حدیث: 7946

سنن الدارمی - ومن کتاب الرقاق' باب : فی اودیۃ جہنم - حدیث:2767' مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب ذکر النار' ما ذکر فیما اعد لاہل النار وشدتہ - حدیث:33494' مسند ابی یعلی الموصلی - حدیث ابی موسی الاشعری' حدیث:7087' المعجم الاوسط للطبرانی - من اسمہ ابراہیم - حدیث:3630

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7947 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الرِّيَاحِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوهُمْ وَاَحِبَّ الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْتَرُدَّ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ قَلْبِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنْ كَانَ عُمَرُ الرِّيَاحِيُّ سَمِعَ مِنْ حَجَّاجِ بْنِ الْاَسْوَدِ

آخِرُ كِتَابِ الرِّقَاقِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7947 – صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقراء سے محبت کرو، ان کے ساتھ بیٹھا کرو، دل کی گہرائیوں سے عرب کے ساتھ محبت کرو، جس چیز کو تم دلی طور پر (نقصان دہ) سمجھتے ہو، اس کو لوگوں سے دور رکھو۔

۞۞ اگر عمر الریاحی نے حجاج بن اسود سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

وراثت کے متعلق روایات

7948 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْاَسَدِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِي الْعَطَّافِ، مَوْلٰى بَنِيْ سَهْمٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهُ فَاِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَاِنَّهُ يُنْسٰى وَهُوَ اَوَّلُ مَا يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِيْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7948 – حفص بن عمر واه بمرة

✦✦ حضرت اعرج فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! علم وراثت سیکھو اور سکھاؤ، کیونکہ یہ آدھا علم ہے، اور اسے بھلا دیا جائے گا' اور میری امت سے سب سے پہلے اسی علم کو اٹھایا جائے گا تو سب سے پہلے علم وراثت اٹھایا جائے گا۔

7949 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعَمَ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوْخِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ: آيَةٌ مُحْكَمَةٌ، اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7949 – الحديثان ضعيفان

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم تین ہیں، ان کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ فضول ہے۔

○ آیات محکمات کا علم۔

حدیث: 7948

سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب الحث على تعليم الفرائض - حديث: 2716' سنن الدارمي - باب الاقتداء بالعلماء' حديث: 228' سنن الدارقطني - كتاب الفرائض والسير وغير ذلك' حديث: 3559' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الفرائض' باب الحث على تعليم الفرائض - حديث: 11383' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5397'

○سنت قائمہ کا علم۔

○فریضہ عادلہ کا علم۔(انصاف کے مطابق وراثت تقسیم کرنے کا علم)

7950 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَنْبَاَ عَوْفُ بْنُ اَبِیْ جَمِيلَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ الْهَجَرِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، فَاِنِّی امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَّاِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ الِاثْنَانِ فِی الْفَرِيضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يَقْضِی بِهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَلَهُ عِلَّةٌ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مُوسٰى، عَنْ هَوْذَةَ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عَوْفٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7950 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم وراثت سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ، کیونکہ میں عنقریب جانے والا ہوں، اور علم اٹھالیا جائے گا، فتنے ظہور پذیر ہوں گے حتیٰ کہ دو آدمی وراثت کے معاملے میں جھگڑیں گے تو ان کو کوئی آدمی ایسا نہیں ملے گا جو ان میں فیصلہ کر دے۔

7951 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، ثَنَا عَوْفٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَاِنِّی امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ، وَاِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ الِاثْنَانِ فِی الْفَرِيضَةِ فَلَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا قَالَ الْحَاكِمُ: وَاِذَا اخْتَلَفَا فَالْحُكْمُ لِلنَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم وراثت سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ، کیونکہ میں تو فوت ہو جاؤں گا اور علم اٹھالیا جائے گا، حتیٰ کہ دو آدمی وراثت کے بارے میں جھگڑیں گے، ان کو کوئی آدمی ایسا نہیں ملے گا جو ان کے درمیان صحیح فیصلہ کرے۔

❁❁ حدیث نمبر ۷۹۵۰ میں نضر بن شمیل نے عوف بن ابی جمیلہ کے واسطے سے سلیمان بن جابر ہجری سے روایت کی ہے جبکہ حدیث نمبر ۷۹۵۱ میں ہوذہ بن خلیفہ نے عوف کے واسطے سے روایت کی ہے، اور اس میں عوف اور سلیمان بن جابر کے درمیان ایک مجہول راوی کا ذکر بھی موجود ہے اور اس اختلاف میں نضر بن شمیل کی روایت معتبر ہے۔

7952 – حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِیُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِیُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِیُّ، ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِیُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیِّ: اِذَا لَهَوْتُمْ فَالْهَوْا بِالرَّمْیِ، وَاِذَا تَحَدَّثْتُمْ فَتَحَدَّثُوا بِالْفَرَائِضِ هٰذَا وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا فَاِنَّهُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَيُؤَيِّدُهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَدُوا

بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7952 – صحيح

✧✧ حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی جانب ایک خط لکھا جس میں حکم دیا کہ کھیلنا ہوتو تیری اندازی کھیلو، اور گفتگو کرنی ہوتو وراثت کے بارے میں گفتگو کیا کرو۔

✿✿ یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن یہ صحیح الاسناد ہے اوراس کی تائید رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کرتا ہے ''میرے بعد ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرنا''۔

7953 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "مَنْ قَرَاَ مِنْكُمُ الْقُرْآنَ فَلْيَتَعَلَّمِ الْفَرَائِضَ فَاِنْ لَقِيَهُ اَعْرَابِيٌّ قَالَ: يَا مُهَاجِرُ، اَتَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: وَاَنَا اَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَيَقُولُ الْاَعْرَابِيُّ: اَتَفْرِضُ يَا مُهَاجِرُ؟ فَاِنْ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: زِيَادَةُ خَيْرٍ، وَاِنْ قَالَ: لَا، حَسِبْتُهُ قَالَ: فَمَا فَضْلُكَ عَلَيَّ يَا مُهَاجِرُ" قَالَ الْحَاكِمُ:

هٰذَا مَوْقُوفٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ شَاهِدٌ لِلْمُرْسَلِ الَّذِي قَدَّمْنَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7953 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جس نے قرآن پڑھ لیا ہے اس کو چاہئے کہ وہ علم وراثت سیکھے، اگراس سے کوئی دیہاتی ملے تو وہ دیہاتی کہے ''اے مہاجر کیا تم نے قرآن پڑھ لیا ہے''؟ وہ کہے: جی ہاں۔ دیہاتی کہے ''قرآن تو میں نے بھی پڑھا ہوا ہے''۔ پھر دیہاتی کہے: اے مہاجر! کیا تم نے وراثت کا علم سیکھا ہوا ہے، اگر وہ ''ہاں'' کہے، تو یہ بہت ہی زیادہ بھلائی کی بات ہے، اوراگر کہے کہ ''میں نہیں جانتا'' تو راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ کہے گا: اے مہاجر تمہیں مجھ پر کیا فضیلت حاصل ہے؟

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث موقوف ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے۔ اور یہ حدیث اس مرسل حدیث کی شاہد ہے جو اس سے پہلے ہم نے ذکر کی ہے۔

7954 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، الْفَقِيهُ ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثنا اَبِي، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ اَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا، فَقَالَ: يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ، فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ: اَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7954 – صحيح

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون حضرت سعد بن ربیع کے پاس آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ دولڑکیاں، سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں، ان کا والد آپ کے ہمراہ احد میں لڑتا ہوا شہید ہوگیا ہے، اوران کے چچا نے ان کا سارا مال ہڑپ کرلیا ہے اوران کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس معاملے میں اللہ تعالیٰ خود فیصلہ فرمائے گا۔ تب آیتِ میراث نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کے چچا کی جانب پیغام بھیجا اورفرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو دوتہائی دے دو، ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دواور جو باقی بچے وہ تم خود رکھ لو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7955 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: " اِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ اَوِ الْمَرْاَةُ وَتَرَكَ ابْنَةً وَاحِدَةً كَانَ لَهَا النِّصْفُ، فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ كَانَ لَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَاِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ فَلَا فَرِيضَةَ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ وَيُبْدَاُ بِاَحَدٍ اَنْ يَشْرَكُهُنَّ بِفَرِيضَةٍ فَيُعْطَى فَرِيضَتَهُ فَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ لِلْوَلَدِ بَيْنَهُمْ (لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ) (النساء: 11) فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِنَاثِ كَانَ لَهُنَّ الثُّلُثَان

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ قَالَ الْحَاكِمُ: اَقَاوِيلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَجَّةٌ عِنْدَ كَافَّةِ الصَّحَابَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7955 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مرد یا عورت فوت ہوجائے اورایک لڑکی وارث چھوڑے، اس کوکل مال کانصف دیاجائے گا، اگردویا دو سے زیادہ ہوں تو دوثلث دیا جائے۔ اوراگران کے ہمراہ کوئی لڑکا ہو، توان میں سے کسی کے لئے بھی مقرر حصہ نہیں ہے، پھر اگر اس کے ورثاء میں کوئی ذوی الفروض (جن کے حصے مقرر ہیں، تفصیل ہماری کتاب رفیق الوراثت شرح سراجی مطبوعہ شبیر برادرز لاہور میں ملاحظہ فرمائیں) ہوتو اس کو اس کا حصہ دے دیا جائے گا اورجو باقی بچے گا وہ تمام اولاد میں اس طرح تقسیم کیاجائے گا کہ لڑکوں کولڑکیوں سے دگنا ملے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

7956 – فَقَدْ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ التَّاجِرُ، ثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخَذَ بِرِكَابِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ: تَنَحَّ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّا هٰكَذَا نَفْعَلُ بِكُبَرَائِنَا وَعُلَمَائِنَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سواری کی لگام

تھامی، حضرت زید نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد آپ ہٹ جایئے، لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم اپنے بڑوں اور علماء کا احترام اسی طرح کرتے ہیں۔

7957 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، الْفَقِيهُ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِلاثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو اور دو سے زیادہ پر جماعت کا اطلاق ہوتا ہے۔

7958 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَسَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ فِي ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ، فَقَالَا: لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَقَالَا: ائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَاِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا، فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلٰكِنِّي " اَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7958 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ہزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوموسیٰ اور سلمان بن ربیعہ سے وراثت کا ایک مسئلہ پوچھا جس میں ایک بیٹی، ایک پوتی، ایک بہن تھی۔ ان دونوں نے یہ فتویٰ دیا کہ آدھا مال بیٹی کے لئے اور آدھا مال بہن کے لئے ہے۔ یہ فتویٰ دینے کے بعد دونوں نے مجھے یہ فرمایا: کہ تم حضرت عبداللہ بن مسعود سے بھی یہ مسئلہ پوچھ لینا، امید ہے کہ وہ بھی ہمارے فتویٰ کی تائید کریں گے، میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور صورت مسئلہ ان کے سامنے بیان کی، انہوں نے فرمایا: اگر میں نے بھی ان کے موافق فتویٰ دے دیا تب تو میں گمراہ ہوں گا اور میں ہدایت والوں میں سے نہیں ہوں گا، میں تو رسول اللہ ﷺ کے کئے ہوئے فیصلے کے مطابق ہی فتویٰ دونگا۔ بیٹی کو نصف، پوتی کو چھٹا حصہ اور باقی ماندہ بہن کو دیا جائے گا۔

حديث: 7957

سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب الاثنان جماعة - حديث: 968 'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة ' في الجماعة كم هي ؟ - حديث: 8671 'شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الرجل يصلي بالرجلين ' حديث: 1172 'سنن الدارقطني - كتاب الصلاة ' باب الاثنان جماعة - حديث: 936 'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة ' جماع ابواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب الاثنين فما فوقهما جماعة ' حديث: 4655 'مسند عبد بن حميد - تتمة حديث ابي موسى ' حديث: 567 'مسند ابي يعلى الموصلي - حديث ابي موسى الاشعري ' حديث: 7063 'مسند الروياني - هزيل بن شرحبيل ' حديث: 574

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7959 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مِيرَاثُ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَنَّهُمْ لَا يَرِثُونَ مَعَ الْوَلَدِ الذَّكَرِ وَلَا مَعَ وَلَدِ الِابْنِ وَلَا مَعَ الْاَبِ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى غَيْرِ حَدِيثٍ مِثْلِ هٰذَا مِنْ فَتْوٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7959 – علی شرط البخاری ومسلم

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سگے بہن بھائیوں کی وراثت کا حکم یہ ہے کہ مرنے والے کی اولاد میں اگر کوئی لڑکا موجود ہو یا اس کا باپ موجود ہو تو بھائیوں کو کچھ نہیں ملتا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔
تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور حدیث بیان کی ہے جس میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ موجود ہے۔

7960 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اِنَّ الْاَخَوَيْنِ لَا يَرُدَّانِ الْاُمَّ عَنِ الثُّلُثِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَاِنْ كَانَ لَهُ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ) (النساء: 11) فَالْاَخَوَانِ بِلِسَانِ قَوْمِكَ لَيْسَا بِاِخْوَةٍ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَرُدَّ مَا كَانَ قَبْلِي وَمَضٰى فِي الْاَمْصَارِ تَوَارَثَ بِهِ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7960 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اور کہا: دو بھائی، ماں کو ثلث سے محروم نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

فَاِنْ كَانَ لَهُ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ

''اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کے لئے چھٹا حصہ ہے'' تو کیا دو بھائیوں پر تمہاری زبان میں اخوۃ کا اطلاق نہیں ہوتا؟ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ فیصلہ نہیں بدل سکتا جو مجھ سے پہلے بھی ہوتا رہا اور تمام علاقوں میں لوگ اسی کے موافق وراثت تقسیم کرتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7961 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: الْإِخْوَةُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ اَخَوَانِ فَصَاعِدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7961 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کلام عرب میں ''اخوۃ'' کا لفظ دو بھائیوں پر بھی بولا جاتا ہے اور دو سے زیادہ پر بھی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7962 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، وَاَبُو يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْإِمَامُ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْرَضُ اُمَّتِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7962 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں علم وراثت کو سب سے زیادہ جاننے والا ''زید بن ثابت رضی اللہ عنہ'' ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7963 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " اُتِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي امْرَاَةٍ وَاَبَوَيْنِ: فَجَعَلَ لِلْمَرْاَةِ الرُّبُعَ، وَلِلْاُمِّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ، وَلِلْاَبِ مَا بَقِيَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7963 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک وراثت کا مسئلہ پوچھا گیا جس میں ایک بیوی اور ماں باپ وارث تھے۔ آپ نے بیوی کو چوتھا حصہ، ماں کو تیسرا اور جو باقی بچا وہ باپ کو دیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7964 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

عَمْرٍو، ثنا زَائِدَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَرَانِيْ اُفَضِّلُ اُمًّا عَلٰى جَدٍّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7964 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بات نہیں دکھائی کہ میں ماں کو دادا پر ترجیح دوں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7965 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْصٰى عِنْدَ الْمَوْتِ، فَقَالَ: الْكَلَالَةَ مَا قُلْتَ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا قُلْتَ؟ قَالَ: مَنْ لَا وَلَدَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ فِي الْاَصْلِ مُسْنَدٌ فَاِنَّ فِي خُطْبَتِهِ وَمَا رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7965 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت وصیت فرمائی اور اس کے دوران پوچھا کہ "تم کلالہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟" میں نے کہا: جس کی کوئی اولاد نہیں ہوتی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

یہ حدیث اصل میں مسند ہے کیونکہ اس کے خطبہ میں ہے کہ میں نے بہت ساری چیزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع کیا۔

7966 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَلَالَةُ؟ قَالَ: " اَمَا سَمِعْتَ الْاٰيَةَ الَّتِي نَزَلَتْ فِي الصَّيْفِ (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) (النساء: 176) وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَمْ يَتْرُكْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7966 – الحمانی ضعيف

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "کلالہ" کس کو کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے وہ آیت نہیں سنی جو گرمیوں میں نازل ہوئی تھی۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

''تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور کلالہ اس کو کہتے ہیں: جس نے نہ اولاد چھوڑی ہو اور نہ باپ۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7967 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ، الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَاُونَهَا (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا اَوْ دَيْنٍ) (النساء: 12) وَاَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ، وَالْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ وَالْاِخْوَةُ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَقْرَبُ مِنَ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ

هٰذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ النَّاسُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَى الطَّرِيقِ لِذٰلِكَ لَمْ يُخْرِجْهُ الشَّيْخَانِ، وَقَدْ صَحَّتْ هٰذِهِ الْفَتْوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7967 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وصیت کے نفاذ سے پہلے قرضہ جات ادا کئے جائیں۔ اور تم یہ آیت بھی پڑھتے ہو

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا اَوْ دَيْنٍ

اور جب حقیقی بھائی موجود ہوں تو باپ شریکی اور ماں شریکی بھائی محروم ہوتے ہیں، اور باپ شریکی بھائیوں کی بہ نسبت ماں زیادہ قریبی ہے۔

✿✿ اس حدیث کو محدثین نے ابواسحاق سے اور حارث بن عبداللہ سے اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ فتویٰ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح ثابت ہے۔

7968 – كَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مِيرَاثُ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ اَحَدٌ مِنْ بَنِي الْاُمِّ وَالْاَبِ كَمِيرَاثِ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ سَوَاءٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَاِنَاثُهُمْ كَاِنَاثِهِمْ، وَاِذَا اجْتَمَعَ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْاِخْوَةُ مِنَ الْاَبِ وَكَانَ فِي بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ ذَكَرٌ فَلَا مِيرَاثَ مَعَهُ لِاَحَدٍ مِنَ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7968 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب علاتی بھائیوں کے ساتھ کوئی عینی بھائی نہ ہو تو ان کے درمیان

وراثت اُسی طرح تقسیم کی جائے گی جیسے عینی بہن بھائیوں کے درمیان ہوتی ہے یعنی اِن کے مذکر اُن کے مذکروں کی طرح اور اِن کے مؤنث اُن کے مؤنثوں کی طرح ہیں۔ اور جب عینی اور علاتی سب جمع ہوں اور عینی بھائیوں میں کم از کم کوئی ایک مذکر ہو تو علاتیوں کو کچھ نہیں ملتا۔

7969 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِي الْمُشْتَرَكَةِ قَالَ: هَبُوا اَنَّ اَبَاهُمْ كَانَ حِمَارًا مَا زَادَهُمُ الْاَبُ اِلَّا قُرْبًا وَاَشْرَكَ بَيْنَهُمْ فِي الثُّلُثِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَرَحَهُ بِالْحَدِيثِ الَّذِي "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7969 – صحيح

✦✦ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مشترکہ (وہ عورت جس کے ورثاء میں شوہر، ماں، عینی بہن بھائی اور اخیافی بھی ہوں) کے بارے میں فرماتے ہیں: فرض کرو، ان کا والد حمار تھا، ان کے باپ نے ان میں قرب بڑھایا اور ان کو ثلث میں شریک کر دیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7970 – حَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي لَيْلَى، اَنْبَاَ اَبِي، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ، وَزَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فِي اُمٍّ وَزَوْجٍ وَاِخْوَةٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ وَاِخْوَةٍ لِاُمٍّ: اَنَّ الْاِخْوَةَ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ شُرَكَاءُ لِلْاِخْوَةِ مِنَ الْاُمِّ فِي ثُلُثِهِمْ، وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ قَالُوا هُمْ بَنُو اُمٍّ كُلُّهُمْ وَلَمْ يَزِدْهُمُ الْاَبُ اِلَّا قُرْبًا فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ

✦✦ شعبی فرماتے ہیں: حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہم سے وراثت کا ایک مسئلہ پوچھا گیا جس میں ایک ماں، شوہر، کچھ عینی بہن بھائی اور کچھ اخیافی بہن بھائی وارث تھے۔ ان سب بزرگوں نے فتویٰ دیا کہ عینی بہن بھائی، اخیافی بہن بھائیوں کے ساتھ ثلث میں شریک ہوں گے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سب ماں کے بیٹے ہیں، ان کے والد نے ان کے لئے قرب کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہیں کیا، اس لئے وہ سب ثلث میں شریک ہوں گے۔

7971 – اَخْبَرَنَا اَبُو يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْاِمَامُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَيْءٌ لَا تَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا فِي قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجِدُونَهُ فِي النَّاسِ كُلِّهِمْ لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7971 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک چیز ایسی ہے جو تمہیں نہ کتاب اللہ میں ملے گی؟ اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فیصلے میں ملے گی لیکن تم دیکھو گے کہ سب لوگ اس کو اپناتے ہیں، وہ یہ کہ آدھا حصہ بیٹی کے لئے اور آدھا حصہ بہن کے لئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7972 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّهُ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ فِي ابْنَةٍ وَاُخْتٍ: الْمَالُ لِلابْنَةِ فَقُلْتُ: اِنَّ مُعَاذًا، قَضَى فِينَا بِالْيَمَنِ لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ قَالَ: فَانْتَ رَسُوْلِي اِلَى الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ – وَكَانَ قَاضِيَهُ عَلَى الْكُوفَةِ – فَمُرْهُ فَلْيَاْخُذْ بِذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7972 – صحيح

✧✧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیٹی اور بہن کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ سارا مال بیٹی کو دیا جائے گا۔ میں نے کہا: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ آدھا مال بیٹی کو اور آدھا بہن کو دیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے قاصد بن کر ولید بن عتبہ کے پاس جاؤ (وہ ان دنوں کوفہ کے قاضی تھے) ان کو کہنا کہ معاذ کے فتوے پر عمل کرے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7973 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا بَقِيَ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَاصِمٍ صَدُوقٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَرْسَلَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7973 بل أجمعوا على ضعفه يعني على بن عاصم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اولاً مال اصحاب فرائض میں تقسیم کرو، جو ان سے باقی بچے وہ اس مرد کو دو جو میت کیا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ علی بن عاصم صدوق ہیں، اور اس کو سفیان ثوری نے، سفیان بن عیینہ نے، ابن جریج نے اور معمر بن راشد نے عبداللہ بن طاؤس سے روایت کیا ہے اور اس میں ارسال کیا ہے۔

سفیان ثوری کی روایت کردہ حدیث کی اسناددرج ذیل ہے

7974 – اَمَّا حَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ فَحَدَّثْنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

ابن عیینہ کی روایت کردہ حدیث کی اسناددرج ذیل ہے

7975 – وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَاَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

بن جریج کی روایت کردہ حدیث کی اسناددرج ذیل ہے

7976 – وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

معمر کی روایت کردہ حدیث کی اسناددرج ذیل ہے

7977 – وَاَمَّا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ

فَاَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا اَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

✧✧ مذکورہ اسانید کے ہمراہ تمام نے حضرت عبداللہ بن طاؤس کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مال اولاً اصحاب فرائض کو دو، جو مال ان سے بچ جائے وہ اس مردکو دوجومیت کا سب سے قریبی رشتہ دار ہے۔

7978 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَ الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَ سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ، قَالَ: جَاءَ تِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِى بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنَّ لِى حَقًّا اِنَّ ابْنَ ابْنٍ اَوِ ابْنَ ابْنَةٍ لِى مَاتَ، قَالَ: مَا عَلِمْتُ لَكِ فِى كِتَابِ اللّٰهِ حَقًّا وَلَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ، فَسَاَلَهُمْ فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ: مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ؟ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَاَعْطَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ السُّدُسَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7978 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی وفات ظاہری کے بعد کا واقعہ ہے کہ ایک دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میرا حق ہے، میرا پوتا یا (شاید کہا کہ میرا) نواسا فوت ہوا ہے۔ آپ اس کی وراثت مجھے عطا کیجئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کتاب اللہ میں تیرا حق کہیں نہیں ملا اور نہ میں نے اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کا کوئی ارشاد سنا ہے۔ تاہم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کروں گا، پھر انہوں نے صحابہ کرام سے اس بارے میں مشاورت کی، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ عطا فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرے ساتھ اور کس کس نے یہ بات سنی ہے؟ تو محمد بن مسلمہ نے بھی اسی بات کی گواہی دی، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو چھٹا حصہ عطا فرمایا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7979 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْإِمَامُ، ثَنَا إِسْحَاقُ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلٌ فَقَالَ: رَجُلٌ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بِنْتَهُ وَأُخْتَهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، فَقَالَ: لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلَيْسَ لِأُخْتِهِ شَيْءٌ. قَالَ الرَّجُلُ: فَإِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى بِغَيْرِ ذَلِكَ، جَعَلَ لِلابْنَةِ النِّصْفَ وَلِلأُخْتِ النِّصْفَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ؟ فَلَمْ أَدْرِ مَا وَجْهُ هَذَا حَتَّى لَقِيتُ ابْنَ طَاوُسٍ، فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ) (النساء: 176) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُمْ أَنْتُمْ لَهَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7979 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا: ایک آدمی فوت ہو گیا، اس نے ایک بیٹی اور ایک سگی بہن چھوڑی، (ان میں وراثت کیسے تقسیم کی جائے گی؟) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بیٹی کا آدھا اور بہن کے لئے کچھ نہیں۔ اس آدمی نے کہا: لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس سے مختلف فیصلہ کیا تھا، انہوں نے بیٹی کو آدھا دیا اور بہن کو بھی آدھا دیا تھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ؟ میں اس کی وجہ نہ سمجھ سکا، پھر میں ابن طاؤس سے ملا، اور ان کو زہری کی حدیث سنائی، انہوں نے بتایا کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ

''اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان

،امام احمد رضا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو بہن کو نصف اس صورت میں دے رہا ہے کہ اولاد نہ ہو اور تم کہتے ہو کہ اولاد ہونے کی صورت میں بھی اس کو نصف ملے گا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7980 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ مَعْمَرٍ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ عِنْدَهُ فِي الْجَدِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: عِنْدِي، قَالَ: مَا عِنْدَكَ؟ قُلْتُ: اَعْطَاهُ السُّدُسَ قَالَ: مَعَ مَنْ؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِي، قَالَ: لَا دَرَيْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7980 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کسی شخص کے پاس دادا کی وراثت سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فیصلے کی خبر ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ میرے پاس ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیا؟ میں نے کہا: یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا کو چھٹا حصہ عطا فرمایا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7981 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَهُ اَبًا يَعْنِي الْجَدَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7981 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا۔ (اور باپ ہی کی طرح دادا کو وراثت دی)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7982 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتَشَارَهُمْ فِي مِيْرَاثِ الْجَدِّ وَالْاِخْوَةِ قَالَ زَيْدٌ: وَكَانَ رَاْيِي اَنَّ الْاِخْوَةَ اَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ مِنَ الْجَدِّ، وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرَى يَوْمَئِذٍ اَنَّ الْجَدَّ اَوْلٰى بِمِيْرَاثِ ابْنِ اَبِيْهِ مِنْ اِخْوَتِهِ قَالَ زَيْدٌ: فَحَاوَرْتُ اَنَا عُمَرَ فَضَرَبْتُ لِعُمَرَ فِي ذٰلِكَ مَثَلًا وَضَرَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِعُمَرَ مَثَلًا يَوْمَئِذٍ السَّيْلَ

يَضْرِبَانِهِ وَيَصْرِفَانِهِ عَلٰى نَحْوِ تَصْرِيفِ زَيْدٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7982 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دادا اور بھائیوں کی وراثت کے سلسلے میں مشورہ کیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ بھائی، دادا کی بہ نسبت وراثت کا زیادہ حقدار ہے، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ دادا اپنے پوتے کی وراثت کا میت کے بھائیوں سے زیادہ مستحق ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بحث کی، اور اس سلسلہ میں ان کو ایک مثال سنائی۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مثال دی، اور حضرت زید کے قوانین کے مطابق ضربیں اور تقسیمیں بیان کیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7983 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، حَدَّثَهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ طُعِنَ قَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ فِي الْجَدِّ رَاْيًا فَاِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تَتَّبِعُوهُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اِنْ نَتَّبِعْ رَاْيَكَ فَهُوَ رَشَدٌ وَّاِنْ نَتَّبِعْ رَاْيَ الشَّيْخِ قَبْلَكَ فَنِعْمَ ذُو الرَّاْيِ كَانَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7983 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ مروان بن حکم کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ قاتلانہ حملے سے زخمی تھے، اس دوران آپ نے فرمایا: میں دادا کی وراثت کے بارے میں ایک رائے رکھتا ہوں، اگر تم اس کو درست سمجھو تو اس کو اپنا لینا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم آپ کی رائے کی پیروی کریں گے تو یہ بے شک ہدایت ہوگی لیکن اگر ہم اس شیخ کی رائے پر عمل کریں گے جو تم سے پہلے تھے (تو زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ) وہ سب سے اچھی رائے دینے والے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7984 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَدَّتَيْنِ مِنَ الْمِيرَاثِ السُّدُسَ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7984 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دودادیوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ یہ تھا کہ آپ نے ایک سدس ان دونوں میں برابر تقسیم فرمایا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اورامام مسلم علیہ الرحمہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7985 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَعَالَ الْفَرَائِضَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ قَدَّمَ مَنْ قَدَّمَ اللّٰهُ وَاَخَّرَ مَنْ اَخَّرَ اللّٰهُ مَا عَالَتْ فَرِيضَةٌ فَقِيلَ لَهُ: وَاَيُّهَا قَدَّمَ اللّٰهُ وَاَيُّهَا اَخَّرَ؟ فَقَالَ: كُلُّ فَرِيضَةٍ لَمْ يُهْبِطْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ فَرِيضَةٍ اِلَّا اِلٰى فَرِيضَةٍ، فَهٰذَا مَا قَدَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَكُلُّ فَرِيضَةٍ اِذَا زَالَتْ عَنْ فَرْضِهَا لَمْ يَكُنْ لَهَا اِلَّا مَا بَقِيَ فَتِلْكَ الَّتِي اَخَّرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَالزَّوْجِ وَالزَّوْجَةِ وَالْاُمِّ، وَالَّذِي اَخَّرَ كَالْاَخَوَاتِ وَالْبَنَاتِ فَاِذَا اجْتَمَعَ مَنْ قَدَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَخَّرَ بُدِءَ بِمَنْ قَدَّمَ فَاُعْطِيَ حَقَّهُ كَامِلًا فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ كَانَ لِمَنْ اَخَّرَ، وَاِنْ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ فَلَا شَيْءَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7985 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فرائض میں سب سے پہلے عول حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، اللہ کی قسم! اگرقرآن کے مقدم کردہ کومقدم رکھتے اورقرآن کے موخرکردہ کوموخررکھتے توکسی فرضی حصہ میں عول کی ضرورت نہ پڑتی ، آپ سے پوچھا گیا: کونسے فرائض کو اللہ نے مقدم رکھا ہے اورکونسے فرائض کوموخررکھا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اگرکسی فرضی حصے کواتارتا ہے توکسی فریضہ ہی کی جانب اتارتا ہے ، یہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا ہے ، اورہر وہ فرضی حصہ جب اپنے فرض سے زائل ہوتا ہے توایسی صورت میں اس کوصرف باقی ماندہ ہی ملے گا ، یہ وہ فرائض ہیں جن کواللہ تعالیٰ نے موخرکیا ہے جیسا کہ شوہر، بیوی اور ماں ۔ اورجن کوموخرکیا ہے ، وہ جیسے بہنیں اور بیٹیاں ، جب اللہ تعالیٰ کے مقدم کردہ اورموخرکردہ سب جمع ہوں توان میں مقدمین سے ابتداء کی جائے ، اگران سے کچھ بچ جائے تووہ موخرین کے لئے ہوگا۔ اوراگرکچھ بھی نہ بچے تویہ محروم رہیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کونقل نہیں کیا۔

7986 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رُوبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " تَحُوزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ: عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا

وَالْوَلَدِ الَّذِي لَاعَنَتْ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت وراثت کے تین حصے جمع کرلیتی ہے، اپنے آزاد کردہ کا، اپنے لقیط کا اور ایسے بچے کا (جس کے بارے میں بچے کی ماں کے شوہر نے اپنا نسب ہونے کا انکار کیا ہو، اس پر لعان کیا گیا ہو، اس عورت کا شوہر اس بچے کی وراثت سے محروم ہو جاتا ہے جبکہ اس کی ماں اس کی وارث بنتی ہے)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7987 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِسْحَاقُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، وَاَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْإِمَامُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ: مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لِاُمِّهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَّهُوَ مُرْسَلٌ وَّلَهُ شَاهِدٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7987 – مرسل

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ملاعنہ کے بچے کی وراثت کے بارے میں فرمایا: اس کی تمام میراث اس کی ماں کے لئے ہے۔

❁❁ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ یہ مرسل ہے۔ اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔

7988 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيَى، وَحْدَهُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ [illegible] بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ: عَصَبَتُهُ اُمُّهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7988 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ایک شامی آدمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاعنہ کے بچے کے بارے میں فرمایا: اس کا عصبہ اس کی "ماں" ہے۔

7989 – وَاَنْبَاَ اَبُوْ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اخْتُصِمَ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ فَاَعْطَى مِيرَاثَهُ اُمَّهُ وَجَعَلَهَا عَصَبَتَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ هٰذَا هُوَ الصَّغَانِيُّ بِلَا شَكٍّ فِيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7989 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ملاعنہ کے بچے کا جھگڑا لایا گیا ،آپ نے اس کی ماں کو اس کا عصبہ قرار دے کر اس کی پوری میراث اس کی ماں کو عطا فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں جو محمد بن اسحاق ہیں یہ بلاشک وشبہ صغانی ہیں۔

7990 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَوْدًا عَلٰى بَدْءٍ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ

"هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء نسبی رشتہ کی مانند ایک رشتہ دار ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7991 – وَقَدْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَاءُ لُحْمَةٌ مِنَ النَّسَبِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7991 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء نسبی رشتہ داری کی طرح ایک رشتہ داری ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

7992 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى، الْعَدْلُ قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ حُصَيْنٍ الْعُقَيْلِيُّ، ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ اَبِي الذَّيَّالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مُسَاعَاةَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْ سَاعٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ اَلْحَقَهُ بِعَصَبَتِهِ، وَمَنِ ادَّعٰى وَلَدًا مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ لَمْ يَرِثْ وَلَمْ يُورَثْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7992 – لعله موضوع

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں زنا کی ہرگز اجازت نہیں ہے، جس نے زمانہ جاہلیت میں کوئی زنا کیا ہے اس (سے پیدا ہونے والے بچے) کو اس کے عصبات کے ساتھ شامل کر دیا ہے اور جس نے بچے کے حرامی ہونے کا دعویٰ کیا، وہ اس بچے کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ ہی وہ بچہ اس کا وارث بنے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم علیہ الرحمہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7993 – مَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ادَّعَى وَلَدًا مِنْ اَمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ وَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِاَهْلِ اُمِّهِ مَنْ كَانُوا

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لونڈی سے بچے کا دعویٰ کیا جس لونڈی کا وہ مالک نہیں ہے، یا کسی آزاد عورت سے، جس سے اس نے زنا کیا، وہ بچہ اس کے نسب میں سے قرار نہیں دیا جائے گا، وہ زنا کی اولاد ہے، وہ ماں کی طرف منسوب ہوگا (ماں اس کی وارث بنے گی اور وہ ماں کا وارث بنے گا)، وہ جو بھی ہو۔

7994 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7994 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں شریکی بہن بھائی (فرضی حصے کی) وراثت پاتے ہیں، باپ شریک نہیں۔

7995 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ اَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا، فَقَالَ: يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذَلِكَ قَالَ: فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ: اَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ربیع کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ دونوں لڑکیاں، سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں، ان کا باپ آپ کے ہمراہ جہاد کرتا ہوا جنگ احد میں شہید ہوگیا تھا، ان کے چچا نے ان کا سارا مال لے لیا ہے اور ان بچیوں کو کچھ بھی نہیں دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس موقع پر میراث کی آیات نازل ہوئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

لڑکیوں کے چچا کی جانب پیغام بھیجا اور فرمایا کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو دوتہائی اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو، اور جو باقی بچے وہ خود رکھ لو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7996 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَيُّوبَ الْإِمَامُ، أَنبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ لَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُمَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ لَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُمَا ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: لَا مِيرَاثَ لَهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيَّ وَإِنْ شَهِدَ عَلَيْهِ ابْنُهُ عَلِيٌّ بِسُوءِ الْحِفْظِ فَلَيْسَ مِمَّنْ يُتْرَكُ حَدِيثُهُ وَلَهُ شَاهِدٌ: "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمار کی طرف متوجہ ہوئے، آپ سے ایک آدمی ملا، کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی نے ایک پھوپھی اور ایک خالہ چھوڑی ہے ان کے علاوہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے۔ (وراثت کا کیا حکم ہے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی جانب چہرہ اٹھایا اور دعا مانگی "اے اللہ! ایک آدمی نے پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہے ان دو کے علاوہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے (اس کی وراثت کیسے بٹے گی؟) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: وہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہاں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو وراثت نہیں ملے گی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ عبداللہ بن جعفر المدینی کے خلاف اگرچہ اس کے بیٹے علی نے سوء حفظ کی گواہی دی ہے لیکن یہ ان محدثین میں سے نہیں ہیں جن کی احادیث کو چھوڑا جاسکتا ہو، اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔

7997 - كَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ هَارُونَ الْعَوْدِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ فَسَكَتَ فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: حَدَّثَنِي جِبْرِيلُ أَنَّ لَا مِيرَاثَ لَهُمَا

حضرت حارث بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی وراثت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ خاموش رہے، پھر حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر بارگاہ ہوئے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبریل امین نے کہا ہے کہ ان کو وراثت نہیں ملے گی۔

7998 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ إِلَى قُبَاءَ وَعَلَى الْحِمَارِ إِكَافٌ، فَقَالَ: اسْتَخِيرُ

اللّٰہَ تَعَالٰی فِی مِیرَاثِ الْعَمَّۃِ وَالْخَالَۃِ فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ اَنَّ لَا مِیرَاثَ لَھُمَا

فَقَدْ صَحَّ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ بِھٰذِہِ الشَّوَاھِدِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء کی جانب روانہ ہوئے، گدھے کے اوپر پالان ڈال کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے تھے، آپ نے کہا: میں پھوپھی اور خالہ کی میراث کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے مشورہ کروں گا، اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب وحی فرمائی کہ ان کے لئے وراثت نہیں ہے۔

ان شواہد کے ساتھ عبداللہ بن جعفر کی حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7999 - اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَیُّوْبَ، اَنْبَاَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، ثَنَا اَبُوْ عُبَیْدٍ، حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ، حَدَّثَنِیْ عُلْوَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ اَعُوْدُہُ فَسَمِعْتُہُ یَقُوْلُ: وَدِدْتُ اَنِّیْ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ مِیرَاثِ الْعَمَّۃِ وَالْخَالَۃِ فَاِنَّ فِیْ نَفْسِیْ مِنْھَا حَاجَۃً

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مرض الموت میں ان کی عیادت کے لئے گیا، میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ''میری بہت خواہش تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی میراث کے بارے میں پوچھتا، کیونکہ مجھے ذاتی طور پر اس مسئلے کی بہت ضرورت تھی۔

8000 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ، اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ خَارِجَۃَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: لَا تَرِثُ الْعَمَّۃُ اُخْتُ الْاَبِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ وَلَا الْخَالَۃُ وَلَا مَنْ ھُوَ اَبْعَدُ نَسَبًا مِنَ الْمُتَوَفّٰی

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ "

(التعلیق – من تلخیص الذھبی)8000 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھوپھی (جو کہ باپ کی سگی بہن ہو) اور خالہ وراثت نہیں پائے گی اور نہ ہی وہ جو میت کا اس سے بھی دور کی رشتہ دار ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8001 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہُ قَالَ: ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ اَیْنَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا کَانَ الْمُھَاجِرُوْنَ یَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ الْاَعْرَابِ فَنَزَلَتْ (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ) (الأحزاب: 6)

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

(التعلیق – من تلخیص الذھبی)8001 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہائے دوری، ہائے دوری، ابن مسعود کہاں ہے؟ مہاجرین ایک دوسرے کی وراثت پاتے تھے، جبکہ دوسرے لوگ نہیں پاتے تھے، تب یہ آیت نازل ہوئی

وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8002 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا الشَّيْخُ الشَّهِيدُ الْاِمَامُ ابْنُ الْاِمَامِ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ اَرِثُ مَالَهُ وَاَفُكُّ عَانِيَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانِيَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8002 – علی بن أبی طلحة قال أحمد له أشياء منكرات لم يخرج له البخاری

✧✧ حضرت مقدام الکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس کا مولیٰ ہوں جس کا کوئی مولیٰ نہیں ہے، میں اس کے مال کی وراثت بھی لوں گا اور اس کے قرضہ جات بھی ادا کروں گا۔ اور ماموں اس کا وارث ہوتا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو، وہ اس کی وراثت بھی پائے گا اور اس کے قرضہ جات بھی ادا کرے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8003 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئٍ، وَعَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوا الْجَارِيَةَ مَعَ خَالَتِهَا فَاِنَّ الْخَالَةَ اُمٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8003 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکی کو اس کی خالہ کے ساتھ رہنے دو کیونکہ خالہ بھی ماں ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8004 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، وَاَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْاِمَامُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ مَخْلَدُ بْنُ زَيْدٍ الْجَزَرِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8004 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کا رسول اس کا مولیٰ ہیں جس کا کوئی مولیٰ نہیں ہے اور ماموں اس کا وارث ہوتا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8005 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْفَدَكِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ) (الأحزاب: 6) قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آخَى بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمْ نَشُكَّ اَنَّا نَتَوَارَثُ لَوْ هَلَكَ كَعْبٌ وَّلَيْسَ لَهُ مَنْ يَرِثُهُ، فَظَنَنْتُ اَنِّيْ اَرِثُهُ وَلَوْ هَلَكْتُ كَذٰلِكَ يَرِثُنِيْ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ) (الأحزاب: 6)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8005 – صحيح

✦✦ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت

وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ(الاحزاب:6)

ہمارے حق میں نازل ہوئی، آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا تھا، ہمیں یہ یقین تھا کہ اگر کعب مر گیا تو ہم اس کے وارث بنیں گے کیونکہ اس کا اور کوئی وارث نہیں ہے، لیکن ساتھ ساتھ مجھے

حدیث: 8004

الجامع للترمذی' ابواب الفرائض عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی میراث الخال' حدیث:2081' سنن الدارمی - ومن کتاب الفرائض' باب : فی میراث ذوی الارحام - حدیث:2925' مستخرج ابی عوانة - ابواب المواریث' باب ذکر الخبر المورث الخال إذا لم یکن للمیت وارث - حدیث:4556' السنن الکبری للنسائی - کتاب الفرائض' ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر عائشة فی توریث الخال - حدیث:6166' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الولاء' باب میراث ذی القرابة - حدیث:15667' شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الفرائض' باب مواریث ذوی الارحام - حدیث:4927' سنن الدارقطنی - کتاب الفرائض والسیر وغیر ذلک' حدیث:3604' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الفرائض' باب من قال بتوریث ذوی الارحام - حدیث:11424' مسند اسحاق بن راهویه - ما یروی عن عطاء بن ابی رباح' حدیث:1098

یہ بھی خدشہ تھا کہ اگر میں مرگیا تو اسی طرح کعب میرا بھی وارث بنے گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوگئی،

وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8006 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ حَكِيمٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اُتِيَ فِي مِيرَاثِ يَهُوْدِيٍّ وَلَهُ وَارِثٌ مُسْلِمٌ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْاِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8006 – صحيح

✧✧ حضرت معاذ بن جبل کے بارے میں مروی ہے کہ ان کے پاس یہودی کی وراثت کا مسئلہ لایا گیا، اس یہودی کا ایک مسلمان وارث تھا، آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اسلام فائدہ تو دیتا ہے، نقصان نہیں دیتا''۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8007 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَبْدَهُ اَوْ اَمَتَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو هٰذَا هُوَ الْيَافِعِيُّ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ صَدُوقُ الْحَدِيْثِ صَحِيْحٌ فَاِنَّ الْاَصْلَ فِيْهِ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ الَّذِى "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8007 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان، نصرانی کا وارث نہیں بنے گا، سوائے اس کے کہ وہ نصرانی، مسلمان کا غلام یا لونڈی ہو۔

❁❁ یہ محمد بن عمرو ''یافعی'' ہیں، اہل مصر سے ہیں، صدوق الحدیث ہیں، یہ حدیث صحیح ہے۔ اس میں عمرو بن شعیب کی روایت کردہ درج ذیل حدیث اصل ہے۔

8008 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِى الْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8008 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔

8009 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَاَبُوْ يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْاِمَامُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تُوُفِّيَتْ هِيَ وَابْنُهَا زَيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي يَوْمٍ فَلَمْ يُدْرَ اَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَلَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَرِثْهَا، وَاَنَّ اَهْلَ صِفِّينَ لَمْ يَتَوَارَثُوا، وَاَنَّ اَهْلَ الْحَرَّةِ لَمْ يَتَوَارَثُوا

هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَّفِيْهِ فَوَائِدُ مِنْهَا اَنَّ اُمَّ كُلْثُومٍ وَلَدَتْ لِعُمَرَ ابْنًا فَاَمَّا الْفَائِدَةُ الْاُخْرَى فَلَهُ شَاهِدٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8009 – صحيح

✧✧ جعفر بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما اور ان کے بیٹے زید بن عمر بن خطاب کا ایک ہی دن انتقال ہوا تھا اور یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ان میں سے پہلے کس کا انتقال ہوا، تو ان میں سے کسی کو بھی دوسرے کا وارث نہیں قرار دیا گیا۔ اور جنگ صفین میں مارے جانے والوں کو بھی ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا گیا تھا اور اہل حرہ کو بھی ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا گیا تھا۔

✿✿ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے، اور اس سے کئی فوائد ملے، ان میں سے ایک یہ بھی کہ ام کلثوم کے پیٹ سے حضرت عمر کا ایک بیٹا پیدا ہوا تھا، اور دوسرے فائدہ کے لئے اس کی شاہد حدیث بھی موجود ہے۔

8010 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ يَحْيَى، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ الْمَيِّتَ مِنَ الْمَيِّتِ اِذَا لَمْ يُعْرَفْ اَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8010 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ جن فوت شدگان کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ ان میں سے کون پہلے اور کون بعد میں فوت ہوا ہے، آپ رضی اللہ عنہ ان میں سے کسی کو دوسرے کا وارث قرار نہیں دیا کرتے تھے۔

8011 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ حَاتِمٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ) (النساء: 33) قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُحَالِفُ الرَّجُلَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا نَسَبٌ لِيَرِثَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَنَسَخَ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْاَنْفَالِ. (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ) (الأحزاب: 6)

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8011 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت

وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ (النساء: 33)

''اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا، انہیں اُن کا حصّہ دو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

اس آیت کے نزول کے بعد ایک آدمی دوسرے کا رشتہ دار نہیں ہوتا تھا لیکن یہ ایک دوسرے کے وارث بننے کے لئے آپس میں قسم اٹھا لیتے تھے، اس عمل کو اللہ تعالیٰ نے

وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللهِ

''اور رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

اس آیت کے ساتھ منسوخ کیا۔

8012 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْإِمَامُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: ثَنَا اَبُوْ حَسَّانَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: وُرِّثَ مَالُ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَاُخْتَهُ فَجُعِلَ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِاُخْتِهِ النِّصْفُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8012 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے منبر شریف پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں یوں ہوتا تھا کہ جس آدمی نے اپنے ورثاء میں ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی ہو تو دونوں کو آدھا آدھا مال دیا جاتا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8013 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَيَّاطُ، بِقَنْطَرَةِ بُرْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا فَلَمْ يُوجَدْ اِلَّا مَوْلًى لَهُ هُوَ الَّذِي اَعْتَقَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطُوهُ اِيَّاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِلَّا اَنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ، وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ رَوَيَاهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَوْسَجَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ورثاء تلاش کرو، اس کا کوئی وارث نہ ملا، صرف وہ آزاد شدہ غلام ملا جس کو اس نے آزاد کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مال اسی

کو دے دو۔

البتہ حماد بن سلمہ، سفیان بن عیینہ نے اس کو عمرو بن دینار کے واسطے سے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عوسجہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

حماد بن سلمہ کی روایت کردہ حدیث کی اسناد درج ذیل ہے

8014 - اَمَّا حَدِيْثُ حَمَّادٍ " فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8013 – علی شرط البخاری ومسلم

ابن عیینہ کی روایت کردہ حدیث کی اسناد درج ذیل ہے

8015 - وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَوْسَجَةُ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: مَاتَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا وَلَا قَرَابَةً اِلَّا عَبْدًا اَعْتَقَهُ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِيرَاثَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8015 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عوسجہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی فوت ہوا، اس کا نہ کوئی وارث تھا اورنہ کوئی رشتہ دار، صرف ایک غلام جس کو اس نے آزاد کیا

حدیث: 8013

الجامع للترمذی - ابواب الفرائض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فی ميراث المولى الاسفل حديث:2083 سنن ابی داود - كتاب الفرائض باب فی ميراث ذوی الارحام - حديث:2533 سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض باب من لا وارث له - حديث:2738 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الولاء باب ميراث المولى مولاه - حديث:15659 سنن سعيد بن منصور - باب من اسلم على الميراث قبل ان يقسم حديث:192 السنن الكبرى للنسائی - كتاب الفرائض إذا مات المعتق وبقی المعتق - حديث:6219 شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الفرائض باب مواريث ذوی الارحام - حديث:4945 مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه حديث:3263 السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الفرائض جماع ابواب المواريث - باب ما جاء فی المولى من اسفل حديث: 11596 مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1877 مسند الحميدی - فی الحج حديث: 507 مسند ابی يعلى الموصلی - اول مسند ابن عباس حديث:2343 المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عوسجة مولى ابن عباس حديث:12000

وہ تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی وراثت اُس آزاد شدہ غلام کو دے دی۔

8016 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اخْتَصَمُوا اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ، فَجَاءَ عَصَبَةُ اَبِيهِ يَطْلُبُونَ مِيرَاثَهُ فَقَالَ: اِنَّ اَبَاهُ قَدْ كَانَ تَبَرَّاَ مِنْهُ فَاَعْطٰى اُمَّهُ الْمِيرَاثَ وَجَعَلَهَا عَصَبَةً وَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا عَلٰى حُكْمِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَاِنَّهُ غَرِيبٌ مِنْ فَتَاوَاهُ وَاَحْكَامِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8016 – صحيح غريب

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ملاعنہ کے بچے کا فیصلہ آیا، اس کے باپ کے رشتہ دار اس کی وراثت لینے کے لئے آ گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے باپ نے تو اس بچے سے براءت کا اظہار کر دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بچے کی ماں کو اس کی وراثت دی، اور اس کی ماں کو ہی اس بچے کا عصبہ بنایا اور بچے کے باپ کے رشتہ داروں کو کچھ نہیں دیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث اگرچہ امیر المومنین کے حکم تک موقوف ہے لیکن یہ ان کے فتاویٰ اور احکام کے حوالے سے غریب ہے۔

8017 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّي بِصَدَقَةٍ فَمَاتَتْ فَرَجَعَتِ الصَّدَقَةُ اِلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَجَعَ اِلَيْكِ صَدَقَتُكِ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَغَيْرُهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے اپنی والدہ پر کوئی چیز صدقہ کی تھی، میری والدہ فوت ہوگئی اور میرا دیا ہوا وہ صدقہ میری طرف واپس لوٹ آیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ثواب کی حقدار بھی ہوگئی ہے اور تیرا صدقہ بھی تیرے پاس واپس آ گیا ہے۔

❁❁ سفیان ثوری اور دیگر محدثین نے اس حدیث کو عبداللہ بن عطاء کے واسطے سے ابن بریدہ کے ذریعے ان کے والد بریدہ سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8018 – اَخْبَرَنَاهُ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلٰى، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنَّ اُمِّي تُوُفِّيَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ فَقَالَ: صُومِي عَنْهَا فَقَالَتْ: اِنَّ عَلَيْهَا حَجَّةً، قَالَ: فَحُجِّي عَنْهَا قَالَتْ: فَاِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، فَقَالَ: قَدْ آجَرَكِ اللّٰهُ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8018 – صحيح

✧✧ ثوری روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عطاء نے عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اورعرض کی: میری والدہ فوت ہوگئی ہے، اس کے ذمے دومہینے کے روزے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے تم روزے رکھ لو۔ اس نے بتایا کہ میری والدہ کے ذمے حج بھی تھا، حضور ﷺ نے فرمایا: تو اس کی طرف سے حج بھی کر لے، اس نے بتایا: میں نے ایک لونڈی اس کو صدقہ میں دے تھی، حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھے ثواب بھی دے دیا ہے اور وہ لونڈی میراث کے طور پر تجھے واپس بھی کر دی ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8019 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، وَهُوَ الَّذِیْ اُرِیَ النِّدَاءَ اَنَّهُ تَصَدَّقَ عَلٰی اَبَوَيْهِ ثُمَّ تُوُفِّيَا فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ مِيرَاثًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8019 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں جنہوں نے اذان والا خواب دیکھا تھا، انہوں نے اپنے والدین پر کوئی چیز صدقہ کی، پھر ان کے والدین فوت ہوگئے، رسول اللہ ﷺ نے اس کا وہ صدقہ بطور وراثت اس کو لوٹا دیا۔

❁❁ اگر ابوبکر بن عمرو بن حزم نے عبداللہ بن زید سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8020 – حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی، ثَنَا الْحُمَيْدِیُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ، ابْنَیْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ حَائِطِی هٰذَا صَدَقَةٌ وَّهُوَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، فَجَاءَ اَبَوَاهُ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ قِوَامُ عَيْشِنَا، فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَهُ ابْنُهُمَا بَعْدَهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ كَذٰلِكَ وَاَصَحُّ مَا رُوِیَ فِی طُرُقِ هٰذَا الْحَدِيْثِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8020 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوبکر بن حزم روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا یہ باغ اللہ اور اس کے رسول کے لئے صدقہ ہے، ان کے والدین آئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گزربسر کا واحد ذریعہ وہ باغ ہی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باغ ان کے والدین کو واپس کردیا، پھر ان کے والدین کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باغ وراثت میں ان کے بیٹے کو دے دیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے طرق میں جتنی بھی مرویات ہیں، ان میں سب سے زیادہ صحیح درج ذیل حدیث ہے۔

8021 – مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهُ تَصَدَّقَ بِحَائِطٍ لَهُ فَاَتَى اَبَوَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا كَانَتْ قِيَمَ وُجُوهِنَا وَلَمْ يَكُنْ لَنَا شَيْءٌ غَيْرَهُ، فَدَعَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ قَبِلَ صَدَقَتَكَ وَرَدَّهَا عَلٰى اَبَوَيْكَ قَالَ بَشِيرٌ: فَتَوَارَثْنَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

وَهٰذَا الْحَدِيثُ وَاِنْ كَانَ اِسْنَادُهُ صَحِيحًا عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنِّي لَا اَرَى بَشِيرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ، وَاِنَّمَا تَرَكَ الشَّيْخَانِ حَدِيثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْاَذَانِ وَالرُّؤْيَا الَّتِي قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لِتَقَدُّمِ مَوْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، فَقَدْ قِيلَ اِنَّهُ اسْتُشْهِدَ بِاُحُدٍ، وَقِيلَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَسِيرٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ "

✧✧ محمد بن عبداللہ بن زید کے بیٹے بشیر اپنے دادا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنا باغ صدقہ کردیا، ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گزراوقات فقط اسی باغ سے ہی ہوتی ہے، اس کے علاوہ ہمارا روزی کا کوئی آسرا نہیں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ کو بلایا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرا صدقہ قبول کرلیا ہے اور وہ باغ تیرے والدین کی طرف لوٹا دیا ہے، بشیر کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ باغ ہمیں وراثت میں ملا۔

❀❀ اس حدیث کی اسناد اگرچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن بشیر بن محمد انصاری نے اپنے دادا عبداللہ بن زید سے سماع نہیں کیا۔ اسی اسناد کے ہمراہ عبداللہ بن زید کی اذان کے بارے میں اور وہ خواب جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تھا منقول ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس لئے چھوڑا تھا کہ عبداللہ بن زید کی وفات پہلے ہے۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ آپ جنگ احد میں شہید ہوئے اور بعض کا موقف یہ ہے کہ ان کی شہادت احد کے چند دنوں بعد ہوئی۔ واللہ اعلم۔

8022 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي نَصْرٍ الْمُزَكِّي، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ

سَوَّارٍ، ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ لَا اَعْرِفُ اَحَدًا رَفَعَهُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ الْمُغِيرَةِ وَقَدْ اَوْقَفَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ مَوْقُوفًا "

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ پیدائش کے بعد اگر صرف ایک مرتبہ رو لے تو وہ وارث بھی بنے گا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔

❁❁ امام حاکم کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ مغیرہ کے علاوہ کسی دوسرے محدث نے اس کو ابوالزبیر سے مرفوعاً روایت کیا ہو۔ جب کہ ابن جریج اور دیگر کئی محدثین نے اس کو موقوف رکھا ہے۔ اور ہم نے اس کو سفیان ثوری کی اسناد کے ہمراہ ابوالزبیر سے موقوفاً بیان کیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

8023 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدَانَ الْبَجَلِيُّ بِالْكُوفَةِ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْكِنْدِيِّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَجِدُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ مَوْقُوفًا فَكُنْتُ اَحْكُمُ بِهِ آخِرَ كِتَابِ الْفَرَائِضِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8023 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بچہ روئے تو وہ وراثت بھی پائے گا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ میں نے اس کو ثوری کی ابوالزبیر سے روایت میں موقوف پایا تو اس پر موقوف ہونے کا حکم لگا دیا۔

حدیث: 8023

صحيح ابن حبان ' كتاب الفرائض - ذكر الإخبار بأن من استهل من الصبيان عند الولادة ورثوا ' حديث: 6124 سنن الدارمي - ومن كتاب الفرائض ' باب : ميراث الصبي - حديث: 3072 سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز ' باب ما جاء في الصلاة على الطفل - حديث: 1503 مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز ' من قال لا يصلى عليه حتى يستهل صارخا - حديث: 11402 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض ' توريث المولود إذا استهل - حديث: 6172 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الجنائز ' باب الطفل يموت , ايصلى عليه ام لا ؟ - حديث: 1862 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز ' جماع ابواب عدد الكفن - باب السقط يغسل ويكفن ويصلى عليه إن استهل او عرفت له ' حديث: 6399

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

اسلامی سزاؤں کے متعلق روایات

8024 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَانِ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عُتُوًّا رَجُلٌ ضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَرَجُلٌ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَرَجُلٌ تَوَلَّى غَيْرَ اَهْلِ نِعْمَتِهِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ الَّذِي

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8024 - صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضے میں دو خط لکھے ہوئے ملے۔

○ سب سے زیادہ نافرمان، وہ شخص ہے جس نے ناحق کسی کو مارا۔

○ سب سے زیادہ نافرمان، وہ شخص ہے جس نے کسی کو ناحق قتل کیا۔

○ سب سے زیادہ نافرمان، وہ شخص ہے جس نے کسی نااہل کو نعمت سپرد کر دی۔

جس نے ایسا کیا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا، اس کے فرائض ونوافل کچھ قبول نہیں کئے جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ابوشریح عدوی کی روایت کردہ حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8025 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ

حديث: 8024

سنن الدارقطنی - كتاب الحدود والديات وغيره حديث:2846 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النفقات جماع ابواب تحريم القتل ومن يجب عليه القصاص ومن لا قصاص - باب إيجاب القصاص على القاتل دون غيره حديث:14810 تهذيب الآثار للطبري - ذكر من وافق عليا رضي الله عليه في روايته عن رسول حديث:1582

الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهٖ اَوْ طَلَبَ بِدَمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، وَمَنْ بَصَّرَ عَيْنَيْهِ فِي النَّوْمِ مَا لَمْ تُبْصِرْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " اِلَّا اَنَّ يُوْنُسَ بْنَ يَزِيْدَ، رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادٍ آخَرَ

✧✧ ابوشریح العدوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے جس نے ناحق قتل کیا، یا زمانہ جاہلیت کا بدلہ اہل اسلام سے طلب کیا، اور وہ شخص جو خواب میں خود کو نابینا دیکھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم یونس بن یزید نے اس حدیث کو زہری سے ایک دوسری اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8026 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8025 – صحيح

✧✧ یونس نے زہری کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ مسلم بن یزید نے ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ حدیث کے موافق ارشاد بیان کیا ہے۔

8027 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اَصْبَحَ اِبْلِيْسُ بَثَّ جُنُوْدَهُ فَيَقُوْلُ: مَنْ اَضَلَّ الْيَوْمَ مُسْلِمًا اَلْبَسْتُهُ التَّاجَ، فَيَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: لَمْ اَزَلْ بِهٖ حَتّٰى عَقَّ وَالِدَهُ، فَقَالَ: يُوْشِكُ اَنْ يَبَرَّهُ، وَيَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: لَمْ اَزَلْ بِهٖ حَتّٰى طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، فَيَقُوْلُ: يُوْشِكُ اَنْ يَتَزَوَّجَ، وَيَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: لَمْ اَزَلْ بِهٖ حَتّٰى اَشْرَكَ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ اَنْتَ، وَيَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: لَمْ اَزَلْ بِهٖ حَتّٰى قَتَلَ، فَيَقُوْلُ: اَنْتَ اَنْتَ وَيُلْبِسُهُ التَّاجَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8027 – صحيح

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو شیطان اپنے چیلوں کو یہ کہہ کر روانہ کرتا ہے کہ آج جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اس کو تاج پہناؤں گا، (شام کو جب یہ سب واپس آتے ہیں تو) ایک شیطان کہتا ہے، میں نے ایک مسلمان پر بہت محنت کی اور بالآخر اس کو باپ کا نافرمان بنادیا، شیطان کہتا ہے: ممکن ہے کہ وہ بعد میں ان کا فرمانبردار بن جائے۔ (تو نے کوئی بہت بڑا کام نہیں کیا) ایک اور شیطان کہتا ہے: میں ایک مسلمان کے

پیچھے لگا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، شیطان کہتا ہے: وہ دوبارہ شادی کروا لے گا (تو نے بھی کوئی بہت بڑا کام نہیں کیا) پھر ایک شیطان آتا ہے، وہ کہتا ہے: میں ایک مسلمان کے پیچھے لگا رہا حتیٰ کہ میں نے اس کو شرک میں مبتلا کر دیا ہے، شیطان کہتا ہے تو نے بھی اچھا کام کیا ہے، پھر ایک اور شیطان کہتا ہے: میں ایک مسلمان کے پیچھے لگا اور اس سے قتل کروا دیا، شیطان کہتا ہے: واہ واہ تو نے سب سے اچھا کام کیا ہے، اور وعدے کے مطابق وہ تاج اس کو پہنا دیتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8028 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ تَعَالٰى تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوِ ارْتِدَادٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ، اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ يُقْتَلُ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ، فَبِمَ تَقْتُلُوْنِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8028 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوامامہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا گھیراؤ کیا گیا، آپ اپنے گھر کی دیوار پر چڑھ کر بولے: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا کہ کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے سوائے تین جرموں کے۔

○ شادی شدہ شخص زنا کرے۔

○ کوئی مسلمان (معاذ اللہ) مرتد ہو جائے۔

○ یا کوئی کسی کو ناحق قتل کرے۔

حدیث: 8028

الجامع للترمذی ' ابواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء لا يحل دم امرء مسلم إلا باحدى ثلاث حديث: 2135 'سنن ابی داود - كتاب الديات ' باب الإمام يامر بالعفو فی الدم - حديث: 3924 'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود ' باب لا يحل دم امرء مسلم - حديث: 2530 'السنن الصغرى - كتاب تحريم الدم ' ذكر ما يحل به دم المسلم - حديث: 3974 'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذكر ذی النورين ' حديث: 147 'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الصيام ' كتاب الاعتكاف - ذكر ما يحل به دم المسلم ' حديث: 3363 'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه ' حديث: 1556 'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب النفقات ' جماع ابواب تحريم القتل ومن يجب عليه القصاص ومن لا قصاص - باب تحريم القتل من السنة ' حديث: 14761 'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة - مسند عثمان بن عفان رضی الله عنه ' حديث: 447

اللہ کی قسم! میں نے زمانہ اسلام سے پہلے اور نہ زمانہ اسلام میں کبھی زنا نہیں کیا اور میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس کے بعد سے آج تک کبھی بھی اسلام سے پھرا نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میں نے کسی کو ناحق قتل کیا ہے، پھر تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو؟

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8029 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثنا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْكِنَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاِنَّمَا يُعَدُّ فِي اَفْرَادِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْكِنَانِيِّ وَلَهُ اِسْنَادٌ آخَرُ صَحِيْحٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8029 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ ہمیشہ اپنے دین میں ہی رہتا ہے جب تک کہ وہ ناحق قتل کا مرتکب نہ ہو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور اس کو محمد بن یحییٰ ذہلی کے متفردات میں شمار کیا جاتا ہے جو کہ انہوں نے محمد بن یحییٰ کنانی سے روایت کی ہے۔ اور اس حدیث کی اور دوسری صحیح اسناد بھی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

8030 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَزَالَ الْمَرْءُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8030 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ مسلسل اپنے دین کی گنجائش میں رہتا ہے جب تک کہ وہ ناحق قتل کا ارتکاب نہ کرے۔

8031 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَ قَلِيلَ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ

يَغْفِرَهُ اِلَّا رَجُلٌ يَمُوتُ كَافِرًا اَوِ الرَّجُلُ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8031 – صحيح

✧✧ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد بہت کم ہے) آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر گناہ بخش دے گا، سوائے اس شخص کے جس کی موت کفر پر ہوئی، اور جو شخص جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کرے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8032 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَلْخِيِّ، التَّاجِرُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا صَدَقَةُ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زَكَرِيَّا، قَالَ: سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ اِلَّا رَجُلٌ يَمُوتُ مُشْرِكًا اَوْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8032 – صحيح

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف فرما دے گا سوائے اس شخص کے جس کی موت شرک پر ہوئی اور جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8033 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: اَلَا اِنَّمَا هُوَ اَرْبَعٌ فَمَا اَنَا الْيَوْمَ بِاَشْيَخَ مِنْ يَوْمِ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8033 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، کسی کو ناحق قتل نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8034 - اَنْبَانَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِىْ مَعْشَرٍ، ثنا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَقِىَ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَلَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ اَىِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَقَدْ قِيلَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ جَرِيْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8034 – صحيح

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور اس نے کسی کو ناحق قتل نہ کیا ہو، وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

8035 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ مِنْ اَىِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَقَدْ رُوِىَ فِى هٰذَا الْبَابِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ حَدِيْثٌ لَمْ اَرَ مِنْ اِخْرَاجِهٖ بَدًا وَقَدْ عَلَوْتُ فِيْهِ اَيْضًا "

✧✧ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور اس نے کسی کو ناحق قتل نہ کیا ہو، وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں چلا جائے۔

۞۞ اس موضوع پر عطیہ عوفی سے ایک حدیث مروی ہے، میں اس کو نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں، اور اس کی اسناد بھی عالی ہے۔

8036 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْحَافِظُ الْمَعْرُوفُ بِالْعِجْلِ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَغَوِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ - اَصْلُهُ مِنَ الْكُوفَةِ وَانْتَقَلَ اِلَى الْمَوْصِلِ -، ثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُتِلَ قَتِيلٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ خَطِيبًا فَقَالَ: مَا تَدْرُوْنَ مَنْ قَتَلَ هٰذَا الْقَتِيلَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟ ثَلَاثًا قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَا لَهٗ قَاتِلًا. فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوِ اجْتَمَعَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ اَهْلُ السَّمَاءِ وَاَهْلُ الْاَرْضِ وَرَضُوْا بِهٖ لَاَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا جَهَنَّمَ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، لَا يُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا اَكَبَّهُ اللّٰهُ فِى النَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8036 – خبر واه

✧✧ عطیہ عوفی سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ میں ایک قتل ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر چڑھ کر خطبہ دیا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تینوں بار لوگوں نے کہا: ہمیں اس کے قاتل کا پتہ نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات کسی ایک مومن کو قتل کریں اور اس پر راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ ان تمام مخلوقات کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ اور فرمایا: جو شخص ہمارے اہل بیت سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دے گا۔

8037 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّدِّيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْتِكُ الْمُؤْمِنُ، الْإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتْكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8037 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کسی کو اچانک حملہ کر کے قتل نہیں کرتا۔ ایمان اچانک حملے سے روکتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8038 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ، عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: يَا مُعَاوِيَةُ، قَتَلْتَ حُجْرًا وَاَصْحَابَهُ وَفَعَلْتَ الَّذِي فَعَلْتَ اَمَا تَخْشَى اَنْ اَخْبَاَ لَكَ رَجُلًا فَيَقْتُلَكَ؟ قَالَ: لَا اِنِّي فِي بَيْتِ اَمَانٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتْكِ، لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8038 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ مروان بن حکم کا بیان ہے کہ میں حضرت معاویہ کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے معاویہ! تم نے حجر اور ان کے ساتھیوں کو شہید کر دیا اور تم نے کیا کیا کچھ نہیں کیا، تجھے اس بات سے ذرا خوف نہیں آیا کہ ایک آدمی کو میں نے تمہارے سے لئے سنبھال کر رکھا ہوا ہے، وہ تجھے قتل کر دیگا؟ حضرت معاویہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ایمان اچانک حملہ کر کے قتل کرنے سے روکتا ہے، مومن اچانک حملہ نہیں کرتا۔

8039 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ، قَالَ: دَخَلَ عَمَّارٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْمَ

الْجَمَلِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ . قَالَتْ: لَسْتُ لَكَ بِاُمٍّ. قَالَ: بَلٰى اِنَّكِ اُمِّي وَاِنْ كَرِهْتِ . قَالَتْ: مَنْ ذَا الَّذِي اَسْمَعُ صَوْتَهُ مَعَكَ؟ قَالَ: الْاَشْتَرُ . قَالَتْ: يَا اَشْتَرُ اَنْتَ الَّذِي اَرَدْتَ اَنْ تَقْتُلَ ابْنَ اُخْتِي؟ قَالَ: لَقَدْ حَرَصْتُ عَلٰى قَتْلِهِ وَحَرَصَ عَلٰى قَتْلِي فَلَمْ يَقْدِرْ فَقَالَتْ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ قَتَلْتَهُ مَا اَفْلَحْتَ، فَاَمَّا اَنْتَ يَا عَمَّارُ فَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُقْتَلُ اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا فَقُتِلَ بِهِ، وَرَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ مَا اُحْصِنَ، وَرَجُلٌ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8039 – صحيح

✧✧ عمرو بن غالب بیان کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے موقع پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور یوں سلام کیا "السلام علیک یااماہ" (اے امی جان آپ پر سلامتی ہو) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تیری ماں نہیں ہوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں، آپ میری ماں ہیں اگرچہ آپ کو یہ اچھا نہ لگے، ام المومنین نے فرمایا: تیرے ساتھ جس کی آواز آرہی ہے، وہ کون ہے؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اشتر ہے۔ ام المومنین نے فرمایا: اے اشتر! تو وہی ہے نا جو میرے بھانجے کو قتل کرنا چاہتا تھا؟ اشتر نے کہا: میں اس کو قتل کرنا چاہتا تھا اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتا تھا، لیکن وہ یہ نہ کر سکا۔ ام المومنین نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تو اس کو قتل کرتا تو کبھی فلاح نہ پاتا، اور اے عمار! تم ۔۔۔۔ تم تو جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین لوگوں کے سوا کسی کو بھی قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ وہ تین آدمی یہ ہیں۔

○ جس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو، بدلے میں اس کو قتل کیا جائے گا۔

○ شادی شدہ شخص زنا کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔

○ جو شخص اسلام کو چھوڑ کر کوئی دوسرا دین اختیار کرلے، اس کو قتل کر دیا جائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8040 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: ثَنَا عَامِرُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: كُنْتُ اُبْطِنُ شَيْئًا بِالْكَذَّابِ اَدْخُلَ عَلَيْهِ بِسَيْفِي فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: جِئْتَنِيْ وَاللّٰهِ وَلَقَدْ قَامَ جِبْرِيْلُ عَنْ هٰذَا الْكُرْسِيِّ فَاَهْوَيْتُ اِلٰى قَائِمِ سَيْفِي فَقُلْتُ: مَا اَنْتَظِرُ اَنْ اَمْشِيَ بَيْنَ رَاْسِهِ وَجَسَدِهِ حَتّٰى ذَكَرْتُ حَدِيْثًا حَدَّثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اطْمَاَنَّ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ ثُمَّ قَتَلَهُ بَعْدَمَا اطْمَاَنَّ اِلَيْهِ نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِوَاءُ غَدْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8040 – صحيح

✧✧ عامر بن شداد بیان کرتے ہیں کہ میں کذاب کے بارے میں یہ خواہش رکھتا تھا کہ کسی طرح میں اس کے پاس تلوار لے کر پہنچ جاؤں، ایک دن میں اس مقصد میں کامیاب ہوگیا، اس نے کہا: تم میرے پاس آئے ہو اور تمہارے آتے ہی یہ جبریل اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوگئے ہیں، میں نے اپنی تلوار کا دستہ تھاما اور کہا: میں اس کے سر کو تن سے جدا کرنا ہی چاہتا تھا کہ مجھے عمرو بن الحمق کی سنائی ہوئی حدیث یاد آ گئی، انہوں نے بتایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کو کسی پر اعتماد ہو جائے پھر اس پر اعتماد ہونے کے بعد اس کو قتل کر ڈالے، قیامت کے دن اس کو غداروں میں اٹھایا جائے گا۔ (اس لئے میں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8041 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ: قَتَلَ فَيُقْتَلَ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ" اَوْ قَالَ: الْخَارِجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8041 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کا بھی قتل جائز نہیں ہے سوائے تین صورتوں کے

- ناحق قتل کیا ہو، تو بدلے میں اس کو قتل کیا جائے گا۔
- شادی شدہ زنا کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔
- جماعت کو چھوڑنے والا (یعنی جو شخص اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کر لے)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8042 – وَقَدْ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامٍ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْحَافِظُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي يَعْمَرَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: "لَا يَحِلُّ دَمُ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ قَتَلَ فَيُقْتَلَ بِهِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ"

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں. اہل قبلہ میں سے کسی کو قتل کرنا جائز نہیں ہے سوائے تین صورتوں کے۔

○ناحق قتل کیا ہو، تو بدلے میں اس کو قتل کیا جائے گا۔

○شادی شدہ زنا کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

○جماعت کو چھوڑنے والا (یعنی جو شخص اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کر لے)

8043 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✧✧ مذکورہ اسناد کے ہمراہ بھی ام المومنین رضی اللہ عنہا سے سابقہ حدیث کی مثل روایت منقول ہے۔

8044 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ، بِوَاسِطَ، ثَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، ثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ اُمُّ وَلَدٍ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ، وَكَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْهَاهَا وَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا وَلَا تَنْزَجِرُ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا صَبَرَ اَنْ قَامَ اِلَى مِغْوَلٍ فَوَضَعَهَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ اتَّكَاَ عَلَيْهَا حَتَّى اَنْفَذَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشْهَدُ اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8044 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی ام ولد تھی، اس سے اس کے ہیرے جیسے دو بچے تھے، وہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی، وہ آدمی اس کو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آتی تھی، وہ اس کو اس پر ڈانٹتا تھا لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا، ایک رات اُس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی گستاخی کی، اُس آدمی سے برداشت نہ ہو سکا ، اس نے نوک دار تکلہ پکڑ کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اندر تک اتار دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اس عورت کا خون رائیگاں گیا ہے (اور قصاص میں اس کے شوہر کو قتل نہیں کیا جائے گا)

حدیث: **8044**

سنن ابی داود - كتاب الحدود' باب الحكم فيمن سب النبی صلى الله عليه وسلم - حديث:3816'السنن الصغرى - كتاب تحريم الدم' الحكم فيمن سب النبی صلى الله عليه وسلم - حديث:4023'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف - الحكم فيمن سب النبی صلى الله عليه وسلم' حديث:3411'سنن الدارقطنی - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث:2796'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب النكاح' جماع ابواب ما خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم - 37 باب استباحة قتل من سبه او هجاه امراة' حديث:12502'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث:11773

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8045 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: تَغَيَّظَ اَبُوْ بَكْرٍ، عَلٰى رَجُلٍ فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِاَضْرِبَ عُنُقَهُ اِنْ اَمَرْتَنِيْ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَوَ كُنْتَ فَاعِلًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِي الَّتِيْ قُلْتُ غَضَبَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا كَانَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8045 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابو برزہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک آدمی پر سخت ناراض ہوئے، میں نے پوچھا: اے امیر المومنین! یہ کون ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے کہا: تاکہ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس کی گردن ماردوں۔ راوی فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو واقعی ایسا کرے گا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری بات سے ان کا غصہ جاتا رہا، پھر فرمایا: (میرے یہ جذبات) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لئے نہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8046 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّصْرَ آبَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا السَّوَّارِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قُدَامَةَ بْنِ عَنَزَةَ الْقَاضِي، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَغْلَظَ رَجُلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: لَيْسَ هٰذَا اِلَّا لِمَنْ شَتَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8046 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بہت برا بھلا کہہ رہا تھا، میں نے عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ، کیا میں اس کو قتل نہ کردوں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قتل کرنا تو اس شخص کی سزا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرے۔

گستاخ رسول کی ایک ہی سزا سرتن سے جدا، سرتن سے جدا

8047 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8047 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو قوم لوط کے عمل میں مبتلا پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔

قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، وَرَبِيعَةَ، يَقُوْلَانِ: مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ أُحْصِنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ "

✧✧ سلیمان بن بلال کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید اور ربیعہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس نے قوم لوط والا عمل کیا، وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، اس کو رجم کردو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم اس کی ایک شاہد حدیث موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

8048 – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ، الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، أَنْبَأَ أَبُوْ عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَارْجُمُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8048 – عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر العمرى ساقط

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قوم لوط والا عمل کیا، فاعل اور مفعول دونوں کو رجم کردو۔

8049 – أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَنْبَأَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ، وَمَنْ

حديث: 8047

الجامع للترمذى ' ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فى حد اللوطى ' حديث: 1415 'سنن ابى داود - كتاب الحدود ' باب فيمن عمل عمل قوم لوط - حديث: 3890 'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود ' باب من عمل عمل قوم لوط - حديث: 2557 'مصنف عبد الرزاق الصنعانى - كتاب الطلاق ' باب من عمل عمل قوم لوط - حديث: 13055 'مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه ' حديث: 3230 'سنن الدارقطنى - كتاب الحدود والديات وغيره حديث: 2832 'السنن الكبرى للبيهقى - كتاب القسامة ' كتاب الحدود - باب ما جاء فى حد اللوطى ' حديث: 15829 'معرفة السنن والآثار للبيهقى - كتاب الحدود ' حد اللواط - حديث: 5322 'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم ' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2652

وَجَدْتُمُوهُ يَأْتِي بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ مَعَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلِلزِّيَادَةِ فِي ذِكْرِ الْبَهِيْمَةِ شَاهِدٌ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8049 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو قوم لوط کے عمل میں مبتلا پاؤ، تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔ اور جس کو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرتے پاؤ تو اس آدمی کو بھی قتل کر دو اور اس جانور کو بھی قتل کردو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور بہیمہ کے ذکر کے سلسلے میں اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

8050 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الَّذِي يَاْتِي الْبَهِيْمَةَ: اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8050 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔

8051 - فَحَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ اَتَى بَهِيْمَةً فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8051 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے جانور کے ساتھ بدفعلی کی اس کے لئے کوئی حد نہیں ہے (بلکہ اس کی سزا تعزیری ہے۔)

8052 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ تُخُوْمَ الْاَرْضِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ كَمَّهَ الْاَعْمَى عَنِ السَّبِيْلِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيْهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيْهِ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8052 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جس نے جانور ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا، اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو زمین کی سرحدوں کو بدلتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو نابینا کو راستے سے بھٹکا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہے جو اپنے آقا کے علاوہ کسی کو آقا بناتا ہے، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس شخص پر جو قوم لوط جیسا عمل کرتا ہے۔

ایک دوسری سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس شخص پر جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8053 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا ابْنُ اَبِی فُدَيْكٍ، ثَنَا هَارُوْنُ التَّيْمِیُّ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ سَبْعَةً مِنْ خَلْقِهِ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی كُلِّ وَاحِدٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، مَلْعُوْنٌ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا، مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ شَيْئًا مِنْ وَالِدَيْهِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی شَيْئًا مِنَ الْبَهَائِمِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ غَيَّرَ حُدُوْدَ الْاَرْضِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ تَوَلّٰی غَيْرَ مَوَالِيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8053 – هارون بن هارون التيمی ضعفوه

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سات افراد پر لعنت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک پر تین تین مرتبہ لعنت فرمائی۔ پھر فرمایا:

- ملعون ہے، ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو قوم لوط کا سا عمل کرے۔
- ملعون ہے وہ شخص جو کسی عورت اور اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرے۔
- ملعون ہے وہ شخص جو اپنے ماں باپ کو ذرا بھی برا بھلا کہے۔
- ملعون ہے وہ شخص جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے۔
- ملعون ہے وہ شخص جو زمین کی حدود کو تبدیل کرے۔
- ملعون ہے وہ شخص جو ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لے۔
- ملعون ہے وہ شخص جو اپنے آقا کو چھوڑ کر غیر کو آقا بنائے۔

8054 – حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِی مَرْيَمَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِی حَبِيبَةَ، حَدَّثَنِی دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8054 – غير صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ذی محرم کے ساتھ زنا کرے، اس کو قتل کردو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8055 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا اَبُو الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " اِنِّي لَاَطُوْفُ عَلٰى اِبِلٍ لِي ضَلَّتْ فَاَنَا اَجُولُ فِي اَبْيَاتٍ فَاِذَا اَنَا بِرَاكِبٍ وَفَوَارِسَ فَجَعَلَ اَهْلُ الْمَاءِ يَلُوذُونَ بِمَنْزِلِي وَاَطَافُوا بِفِنَائِي وَاسْتَخْرَجُوا مِنْهُ رَجُلًا فَمَا كَلَّمُوهُ حَتّٰى ضَرَبُوا عُنُقَهُ، فَلَمَّا ذَهَبُوا سَاَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا: عَرَّسَ بِامْرَاَةِ اَبِيهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8055 – صحيح

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرا اونٹ گم ہوگیا، میں اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے کئی گھروں میں گیا۔ میں نے کچھ اونٹ اور گھڑ سوار دیکھے، تو پانی والے لوگ میرے گھر کی پناہ لینے لگے اور میرے گھر کے صحن میں جمع ہونے لگ گئے ان گھڑ سواروں نے ان میں سے ایک آدمی کو نکالا، اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی بات چیت کئے بغیر اس کو قتل کر ڈالا، جب وہ جانے لگے تو میں نے ان سے اس قتل کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ نکاح کیا ہے۔

8056 – حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَقِيتُ عَمِّي، وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ لَهُ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةَ اَبِيهِ، فَاَمَرَنِي اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8056 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ یزید بن براء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا سے ملا، اس وقت ان کے پاس علم جہاد تھا، میں نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی جانب بھیجا ہے، اس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ نکاح کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کو قتل کردوں اور اس کا مال ضبط کرلوں۔

8057 – حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8057 – صحيح

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف قوم لوط کے عمل کا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8058 – حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ، مَوْلٰی زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ وَاقِدٍ هُوَ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8058 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے دو جبڑوں کے درمیان والی چیز اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی حفاظت کر لی وہ جنت میں جائے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کی سند میں جو ابوواقد ہے یہ ''صالح بن محمد'' ہیں۔

8059 – حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8059 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے دو جبڑوں کے درمیان والی چیز اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز کے شر سے بچالیا، وہ جنت میں جائے گا۔

8060 – حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: ذُكِرَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَجُلٌ يَاْتِي امْرَاَةَ اَبِيْهِ فَقَالَ: لَوْ اَدْرَكْتُهُ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَنَا اَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّي، وَمَا مِنْ اَحَدٍ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُرْسَلِيْنَ، وَمَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ اَبَا عَوَانَةَ سَمَّى مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ هٰذَا فِي رِوَايَتِهِ وَاَتَى بِالْمَتْنِ عَلٰى وَجْهِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8060 – صحيح

✧✧ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک ایسے آدمی کا ذکر ہوا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا، آپ نے فرمایا: اگر میں اس کو پاؤں تو تلوار کے ساتھ اس کو قتل کر دوں، حضرت مغیرہ کہتے ہیں: میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سعد سے زیادہ غیرت والا ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معذرت سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسی کام کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا، اور اللہ تعالیٰ کو مدح سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ

فرمایا ہے۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ابوعوانہ نے اس اسناد میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کا نام ذکر کیا ہے۔

8061 - كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَةِ اَبِيهِ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّي، وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَخْصَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ الْجَنَّةَ

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو اس کے باپ کی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کے ساتھ اس کی گردن اڑا دوں، حضرت سعد کی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ میں اس سے بھی زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی غیرت کی وجہ سے ظاہری باطنی فحاشی حرام کی گئی، اور کوئی آدمی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے اور معافی مانگنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو کوئی شخص پسند نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

8062 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ اَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ، لَا تَزْنُوا اَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8062 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریشی جوانو! زنا مت کرو۔ خبردار! جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی، وہ جنتی ہے۔

ﷺ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8063 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَقِيلٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَاَبُو الدَّرْدَاءِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فُقْمَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اورابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ''جس نے اپنے جبڑوں کے درمیان والی اوراپنی ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی حفاظت کرلی ،وہ جنت میں جائے گا''۔

8064 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: عَنْ عَقِيلٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8063 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

مذکورہ اسناد کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث مروی ہے۔

8065 – وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ اَبُوْ الرَّبِيعِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8065 – ذا فی البخاری

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جومجھے اپنے جبڑوں کے درمیان والی چیز اوراپنی ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی ضمانت دے، میں اس کوجنت کی ضمانت دیتاہوں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

8066 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اصْدُقُوا اِذَا حَدَّثْتُمْ، وَاَوْفُوا اِذَا وَعَدْتُمْ، وَاَدُّوا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغُضُّوا اَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا اَيْدِيَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ اَنَسٍ الَّذِي

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8066 – فيه إرسال

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم مجھے اپنی طرف سے ۶ چیزوں کی ضمانت دے دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتاہوں،

○ بولو،توسچ بولو۔

○ وعدہ کرو،توپوراکرو۔

○تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو، وہ صاحب امانت کو ادا کرو۔

○اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

○اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھو۔

○اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روک کر رکھو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔اور سعد بن سنان نے جو انس سے روایت کی ہے وہ اس مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)

8067 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: تَقَبَّلُوا لِي بِسِتٍّ اَتَقَبَّلُ لَكُمُ الْجَنَّةَ قَالُوْا: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: اِذَا حَدَّثَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَكْذِبْ، وَاِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفْ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ فَلَا يَخُنْ، وَغُضُّوا اَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا اَيْدِيَكُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ

✧✧ سعد بن سنان بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے لئے ۶ چیزوں کو قبول کرلو، میں تمہارے لئے جنت کو قبول کرتا ہوں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چھ چیزیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

○جب کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔

○جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔

○جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے۔

○اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھو۔

○اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روک کر رکھو۔

○اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

8068 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَكَانَ يَقْرَاُ سُورَةَ الْاَحْزَابِ قَالَ: قُلْتُ: ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ آيَةً. قَالَ: قَطُّ . قُلْتُ: قَطُّ . قَالَ: " لَقَدْ رَاَيْتُهَا وَاِنَّهَا لَتَعْدِلُ الْبَقَرَةَ وَلَقَدْ قَرَاْنَا فِيمَا قَرَاْنَا فِيهَا: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8068 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت زر فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سورہ احزاب پڑھ رہے تھے، میں نے کہا: اس کی ۷۳ آیات ہیں، انہوں نے فرمایا: صرف؟ میں نے کہا: صرف۔ آپ نے فرمایا: میں نے دیکھا ہے، یہ سورت تو سورہ بقرہ کے برابر ہے، اور ہم اس کی آیات جو پڑھا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی

الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللهِ وَاللهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

''شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب زنا کریں تو ان دونوں کو لازمی طور پر رجم کردو، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے''

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8069 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَاشَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: " مَنْ كَفَرَ بِالرَّجْمِ فَقَدْ كَفَرَ بِالْقُرْآنِ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَا اَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ فَكَانَ الرَّجْمُ مِمَّا اَخْفَوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8069 – صحيح

✧✧ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس نے رجم کا انکار کیا، اس نے لاشعوری طور پر قرآن کریم کا انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يَا اَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ

''اے کتاب والو، بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور رجم بھی ان چیزوں میں سے ہے جن کو وہ لوگ چھپاتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8070 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ خَالَتَهُ، اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: لَقَدْ اَقْرَاَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةَ الرَّجْمِ: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا

حدیث: 8059

الجامع للترمذی - ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی حفظ اللسان حديث: 2391 صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة باب ما يكره من الكلام وما لا يكره - ذكر البيان بان من عصم من فتنة فمه حديث: 5781 مسند ابی يعلى الموصلی - ابو حازم حديث: 6069

فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ بِمَا قَضَيَا مِنَ اللَّذَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8070 – صحيح

✧✧ ابوامامہ بن سہل بن حنیف اپنی خالہ کا بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آیتِ رجم پڑھائی، وہ یہ تھی

الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ بِمَا قَضَيَا مِنَ اللَّذَّةِ

8071 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ الْعَاصِ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَكْتُبَانِ الْمَصَاحِفَ فَمَرَّا عَلَى هٰذِهِ الْآيَةِ، فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ فَقَالَ عَمْرٌو: " لَمَّا نَزَلَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَكْتُبُهَا؟ فَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ " فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَلَا تَرَى أَنَّ الشَّيْخَ إِذَا زَنَى وَقَدْ أُحْصِنَ جُلِدَ وَرُجِمَ، وَإِذَا لَمْ يُحْصَنْ جُلِدَ، وَأَنَّ الثَّيِّبَ إِذَا زَنَى وَقَدْ أُحْصِنَ رُجِمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8071 – صحيح

✧✧ کثیر بن صلت فرماتے ہیں: حضرت ابن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مصاحف لکھا کرتے تھے، یہ دونوں اس آیت تک پہنچے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ

''شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب زنا کریں تو ان کو لازمی رجم کردو''

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کیا میں اس آیت کو لکھ لوں؟ مجھے یوں لگا کہ حضور ﷺ کو میرا یہ سوال کرنا اچھا نہیں لگا، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: تم یہ دیکھتے نہیں کہ جب بوڑھا آدمی محصن (شادی شدہ) ہو اور وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے بھی مارے جاتے ہیں اور اسے رجم بھی کیا جائے گا، اور اگر وہ شادی شدہ نہ ہو تو اس کو صرف کوڑے مارے جائیں گے، اور نوجوان جب زنا کرے اور وہ محصن (شادی شدہ) بھی ہو تو اس کو رجم کیا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8072 – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، ثنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ

شادی شدہ مرد اور عورت زنا کریں تو ان کو لازمی رجم کردو۔

8073 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبِ الْخَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَاِنَّ كَانَ الشَّيْخَانِ تَرَكَا حَدِيْثَ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ فَاِنَّهُ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَّلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا فِي ضِدِّ هٰذَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8073 – صحيح غريب

✧✧ حضرت جندب الخیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ تلوار کے ساتھ اس کی گردن اڑا دی جائے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل بن مسلم کی روایت چھوڑی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ غریب صحیح ہے۔ اور اس مفہوم کی متضاد مفہوم والی ایک حدیث اس کی شاہد ہے اور وہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار پر پوری بھی ہے (وہ حدیث درج ذیل ہے)

8074 – حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُوْ الْوَلِيْدِ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِّمِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: " كَانَ رَجُلٌ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَحَرَهُ رَجُلٌ فَعَقَدَ لَهُ عُقَدًا فَوَضَعَهُ وَطَرَحَهُ فِي بِئْرِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاَتَاهُ مَلَكَانِ يَعُوْدَانِهِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِهِ وَقَعَدَ الْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اَتَدْرِي مَا وَجَعُهُ؟ قَالَ: فُلَانٌ الَّذِي كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ عَقَدَ لَهُ عُقَدًا فَاَلْقَاهُ فِي بِئْرِ فُلَانِ الْاَنْصَارِيِّ، فَلَوْ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَجُلًا فَاَخَذَ مِنْهُ الْعُقَدَ فَوَجَدَ الْمَاءَ قَدِ اصْفَرَّ " قَالَ: وَاَخَذَ الْعُقَدَ فَحَلَّهَا فِيْهَا قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ بَعْدُ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا مِنْهُ وَلَمْ يُعَاتِبْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حدیث: 8073

الجامع للترمذی ' ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في حد الساحر ' حديث:1419 ' سنن الدارقطني - كتاب الحدود ... حديث: 2803

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا، اس آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا، اس نے (کسی دھاگے میں) گرہیں لگا کر ایک انصاری کے کنوئیں میں پھینکا ہوا تھا، دو فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے آئے، ان میں سے ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف اور دوسرا قدموں کی جانب کھڑا ہو گیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: تمہیں پتا ہے کہ ان کے درد کی وجہ کیا ہے؟ اس نے کہا: فلاں شخص جو اکثر ان کے پاس آتا ہے اس نے (کسی دھاگے میں) گرہیں لگا کر فلاں انصاری کے کنویں میں پھینکا ہوا ہے۔ اگر کسی آدمی کو بھیج دیا جائے اور وہ گرہیں کھول دے، وہ پانی کا رنگ بدلا ہوا پائے گا، راوی کہتے ہیں: وہ گرہیں کھول دیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو کا اثر ختم ہو گیا، راوی کہتے ہیں: اس کے بعد بھی وہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اس کی اس حرکت کا ذکر نہیں کیا اور نہ اس پر اس کو کوئی سزا دی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8075 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْوَزِيرِ، التَّاجِرُ اَنْبَاَ اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الْحَنْظَلِيُّ، بِالرِّيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ اَمِيرًا مِنْ اُمَرَاءِ الْكُوفَةِ دَعَا سَاحِرًا يَّلْعَبُ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ، فَبَلَغَ جُنْدُبًا، فَاَقْبَلَ بِسَيْفِهِ وَاشْتَمَلَ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ ضَرَبَهُ بِسَيْفِهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، لَنْ تُرَاعُوا اِنَّمَا اَرَدْتُ السَّاحِرَ، فَاَخَذَهُ الْاَمِيرُ فَحَبَسَهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَلْمَانَ، فَقَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعَا لَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لِهٰذَا وَهُوَ اِمَامٌ يُؤْتَمُّ بِهِ يَدْعُو سَاحِرًا يَّلْعَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا يَنْبَغِي لِهٰذَا اَنْ يُعَاتِبَ اَمِيرَهُ بِالسَّيْفِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8075 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حسن فرماتے ہیں: کوفہ کے امراء میں سے ایک امیر نے ایک جادوگر کو بلایا، وہ لوگوں کے سامنے (جادو کے کھیل) کھیلا کرتا تھا، اس بات کی خبر حضرت جندب تک پہنچ گئی، آپ اپنی تلوار لے کر آئے، اور اس جادوگر کو مار دیا، لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی، آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم مت گھبراؤ، میں تو اس جادوگر کو مارنا چاہتا ہوں۔ اُس امیر نے ان کو گرفتار کروا لیا، اس بات کی اطلاع سلمان تک پہنچی، آپ نے فرمایا: تم دونوں نے ہی غلطی کی ہے۔ اس امیر کے پیچھے لوگ نمازیں پڑھتے ہیں، اس کی پیروی کرتے ہیں، اس کو نہیں چاہئے تھا کہ یہ کسی جادوگر کو بلاتا اور وہ لوگوں کے سامنے کرتب کرتا۔ اور اِس کو بھی ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا کہ اس نے اپنے امیر پر تلوار اٹھائی۔

8076 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: وَيْحَكَ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ لَمَسْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ: لَا، قَالَ: اَفَعَلْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، بِزِيَادَاتِ اَلْفَاظٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8076 – ذا فی البخاری

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو ہلاک ہو جائے، ہوسکتا ہے تو نے صرف بوسہ لیا ہو، یا صرف چھوا ہو، یا صرف چٹکی کاٹی ہو، یا صرف دیکھا ہو۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے (زنا) کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے رجم کا حکم دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو حکم بن ابان نے عکرمہ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں الفاظ کچھ زائد ہیں۔

8077 – كَمَا حَدَّثَنَاهُ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مَاعِزًا، جَاءَ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ: اِنِّي اَصَبْتُ فَاحِشَةً فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اذْهَبْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ لَكَ، فَاَتٰى مَاعِزٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامَهُ – اَوْ قَالَ: قَوْلَهُ – ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ كَانَ مَعَهُ: اَبِصَاحِبِكُمْ مَسٌّ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ لِاُشِيْرَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيَّ مِنْهُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَهَا قَالَ: لَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَسَسْتَهَا قَالَ: لَا، قَالَ: فَفَعَلْتَ بِهَا وَلَمْ تُكَنِّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَارْجُمُوْهُ قَالَ: فَبَيْنَا هُوَ يُرْجَمُ اِذْ رَمَاهُ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَهُ مَاعِزٌ يَسْتَشِيْرُهُ رَمَاهُ بِعَظْمٍ فَخَرَّ مَاعِزٌ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ مَاعِزٌ: قَاتَلَكَ اللّٰهُ اِذْ رَاَيْتَنِي ثُمَّ اَنْتَ الْاٰنَ تَرْجُمُنِي

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8077 – حفص بن عمران العدنی ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ ایک صحابی کے پاس گئے اور کہنے لگے: مجھ سے زنا سرزد ہو گیا ہے، تم مجھے کوئی مشورہ دو کہ میں کیا کروں؟ اس صحابی نے ان سے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لئے بخشش کی دعا فرمادیں گے۔ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قصہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی گفتگو اچھی نہ لگی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ایک ساتھی سے فرمایا: کیا تمہارے اس ساتھی کو جنون کی بیماری ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں لوگوں کی طرف دیکھنے لگ گیا تاکہ میں ان کی جانب کوئی اشارہ کروں لیکن میری طرف کسی نے منہ اٹھا کر نہیں دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تو نے صرف بوسہ لیا ہو، اس نے کہا: جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تو نے اس کو صرف چھوا ہو، اس نے کہا: جی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اس کے ساتھ (زنا) کیا ہے اور یہ کہنے میں آپ نے مبہم لفظ نہیں بولا۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ تب

حضور ﷺ نے ان کے رجم کا حکم دے دیا۔ جب ان کو رجم کیا جا رہا تھا، تو ان میں وہ آدمی بھی تھا جس سے حضرت ماعز نے مشورہ لیا تھا، اُس آدمی نے ان کو ایک بہت بڑی ہڈی ماری جس کی وجہ سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ زمین پر گر گئے، حضرت ماعز اس کی جانب متوجہ ہو کر بولے: اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے، تو نے ہی مجھے مشورہ دیا تھا اب تو ہی مجھے مار رہا ہے۔

8078 – حَدَّثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ الْاَسْلَمِيُّ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ وَاِنِّي اُرِيدُ اَنْ تُطَهِّرَنِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَرَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ فَسَاَلَهُمْ فَاَحْسَنُوا عَلَيْهِ الثَّنَاءَ، فَقَالَ: كَيْفَ عَقْلُهُ؟ هَلْ بِهٖ جُنُونٌ؟ قَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ، وَاَحْسَنُوا عَلَيْهِ الثَّنَاءَ فِي عَقْلِهٖ وَدِينِهٖ، وَاَتَاهُ الرَّابِعَةَ فَسَاَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَمَرَهُمْ فَحَفَرُوا لَهُ حُفْرَةً اِلٰى صَدْرِهٖ ثُمَّ رَجَمُوهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِبَشِيرِ بْنِ مُهَاجِرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8078 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (آپ فرماتے ہیں کہ) میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے زنا کا ارتکاب ہو گیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک وصاف فرما دیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم واپس چلے جاؤ، وہ واپس چلے گئے، (وہ پھر دوبارہ آئے، حضور ﷺ نے دوسری مرتبہ بھی ان کو واپس بھیج دیا، وہ چلے گئے، لیکن حضرت ماعز رضی اللہ عنہ تیسری مرتبہ) پھر آ گئے، تب رسول اللہ ﷺ ان کے قبیلے میں تشریف لائے اور لوگوں سے اُس کے بارے میں دریافت کیا، سب لوگوں نے ان کے بارے اچھے بیان دیئے، آپ ﷺ نے پوچھا: اس کی عقل کیسی ہے؟ کیا اس میں کوئی پاگل پن تو نہیں ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ نہیں، اس میں کوئی جنون وغیرہ بھی نہیں ہے، اور اس کی عقل اور اس کے دینی معاملات کے بارے میں لوگوں نے ان کی تعریف کی، حضور ﷺ چار مرتبہ اس قبیلے میں گئے اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے بارے میں لوگوں سے پوچھا، ہر بار لوگوں نے ان کی تعریف ہی کی۔ تب حضور ﷺ نے حکم دیا، لوگوں نے ایک گڑھا کھودا، حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سینے تک اس میں دبا کر پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بشیر بن مہاجر کی روایات نقل کی ہیں۔

8079 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ

اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي اَصَبْتُ فَاحِشَةً فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا فَسَالَ قَوْمَهُ: اَبِهِ بَاْسٌ؟ فَقَالُوْا: مَا بِهِ بَاْسٌ اِلَّا اَنَّهُ اَتٰى اَمْرًا لَا يَرٰى اَنْ يُخْرِجَهُ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يُقَامَ عَلَيْهِ الْحَدُّ، قَالَ: فَاَمَرَنَا فَانْطَلَقْنَا بِهِ اِلٰى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، قَالَ: فَلَمْ نَحْفِرْ لَهُ وَلَمْ نُوَثِّقْهُ فَرَمَيْنَاهُ بِخَزَفٍ وَعِظَامٍ وَجَنْدَلٍ فَاسْتَكَنَّ، فَسَعٰى فَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ فَاَتَى الْحَرَّةَ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِحَلَامِيذِهَا حَتّٰى سَكَنَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ اَقْوَامٍ اِذَا غَزَوْنَا فَتَخَلَّفَ اَحَدُهُمْ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ اَمَا اِنِّي عَلَيَّ لَا اُوتٰى بِاَحَدٍ مِنْهُمْ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ قَالَ: فَلَمْ يَسُبَّهُ وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8079 – على شرط النسائی ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: مجھ سے زنا سرزد ہوگیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کئی مرتبہ واپس بھیجا، پھران کے قبیلے سے ان کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کو کوئی ذہنی بیماری ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس کو کسی قسم کی کوئی بیماری نہیں ہے، بات صرف اتنی ہے کہ اس سے عمل ایسا سرزد ہوگیا ہے کہ یہ سمجھتا ہے کہ جب تک اس پر حد قائم نہیں ہوگی تب تک یہ اس کے گناہ سے نکل نہیں پائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا، ہم ان کو بقیع غرقد میں لے گئے، آپ فرماتے ہیں: ہم نے نہ تو ان کے لئے گڑھا کھودا اور نہ ان کو باندھا، ہم نے ان کو ہڈیاں اور لکڑیاں، اینٹیں وغیرہ مارنا شروع کیں، وہ کچھ دیر تو برداشت کرتے رہے پھر آپ دوڑ پڑے، ہم بھی ان کے پیچھے دوڑے، آپ حرہ میں پہنچ کر ہمارے سامنے کھڑے ہوگئے۔ ہم نے ان کو بڑے بڑے پتھر مارے جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہوگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کے وقت خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد آپ نے فرمایا: اس قوم کا کیا حال ہوگا جب ہم جہاد میں گئے، ایک شخص کو اپنے عیال میں چھوڑ گئے، وہ اس طرح بول رہا تھا جیسے شہوت کے وقت بکرا بولتا ہے، خبردار! میرے پاس ایسا کوئی بھی شخص لایا جائے گا تو میں اس کو ایسی ہی عبرتناک سزا دوں گا۔ راوی فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برا بھلا نہیں کہا، اور نہ ہی ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

(نوٹ۔ اس حدیث میں لفظ ''حلامیذ ہا'' آیا ہے، جب کہ دیگر کتب احادیث میں ''جلامید'' آیا ہے، صحیح ''جلامید'' ہی ہے، المستدرک کے اس نسخہ میں شاید کاتب کی غلطی کی وجہ سے یہ لفظ چھپ گیا ہے۔ شفیق)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8080 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ ابْنِ الْهَزَّالِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا هَزَّالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ شُعْبَةُ: قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ بِمَجْلِسٍ فِيهِ يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ، فَقَالَ يَزِيدُ: هٰذَا الْحَقُّ حَقٌّ وَهُوَ حَدِيثُ جَدِّي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ اَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8080 – صحيح

✧✧ ابن ہزال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ہزال اگر تم اپنے کپڑے کے ساتھ اپنی ستر پوشی کرو تو یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: یحییٰ نے مجھے بتایا کہ میں نے یہ حدیث ایسی مجلس میں بیان کی جس میں یزید بن نعیم بن ہزال موجود تھے، انہوں نے کہا: اے یزید! یہ بے شک حق ہے، حق ہے، یہ میرے دادا کی حدیث ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس زیادتی کے ہمراہ صرف ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8078 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

8081 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مَاعِزًا حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَالْمَوْتِ فَرَّ، فَقَالَ: هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ

"هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8081 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے عرض کی گئی: جب پتھروں کے زخم جب حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کی برداشت سے باہر ہو گئے اور ان کو موت کے آثار دکھائی دینے لگے تو آپ بھاگ کھڑے ہوئے، حضور ﷺ نے فرمایا: جب وہ بھاگ گئے تھے تو تم نے ان کو چھوڑ کیوں نہیں دیا؟

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8082 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى جَاءَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ فَلَمَّا مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ جَزِعَ فَاشْتَدَّ، قَالَ: فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ مِنْ بَادِيَتِهِ فَرَمَاهُ بِوَظِيفِ حِمَارٍ فَصَرَعَهُ، وَرَمَاهُ النَّاسُ حَتّٰى قَتَلُوهُ، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارَهُ، فَقَالَ: هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ يَتُوبُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8082 – صحيح

✧✧ یزید بن نعیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے زنا سرزد ہو گیا ہے، آپ میرے بارے میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض فرما لیا، وہ چار مرتبہ آئے اور یہی عرض کی: تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو لے جاؤ اور رجم کر دو۔ پتھروں کے زخموں کی تاب نہ لا کر آپ بھاگ کھڑے ہوئے، حضرت عبداللہ بن انیس ان کے پیچھے بھاگے، اور ان کو گدھے کی ایک بڑی ماری جس کی وجہ سے وہ گر گئے، لوگوں نے ان کو مارنا شروع کیا حتیٰ کہ آپ ہلاک ہو گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کے بھاگنے کا ذکر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا، شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8083 – حَدَّثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ مِنْ غَامِدٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَدْ فَجَرْتُ، فَقَالَ: اذْهَبِيْ فَذَهَبَتْ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَتْ: لَعَلَّكَ تُرِيدُ اَنْ تَصْنَعَ بِيْ كَمَا صَنَعْتَ بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ وَاللّٰهِ اِنِّي لَحُبْلَى، فَقَالَ: اذْهَبِيْ حَتَّى تَلِدِينَ ثُمَّ جَاءَتْ بِهِ فِي خِرْقَةٍ، فَقَالَتْ: قَدْ وَلَدْتُ فَطَهِّرْنِي، قَالَ: اذْهَبِيْ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَذَهَبَتْ ثُمَّ جَاءَتْ بِهِ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ، فَقَالَتْ: قَدْ فَطَمْتُهُ فَاَمَرَ بِرَجْمِهَا وَقَدْ رَوَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ الصَّائِغُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8083 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ قبیلہ غامد کی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی، اور کہنے لگی کہ میں گناہ کی مرتکب ہوئی ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس بھیج دیا، وہ چلی گئی، اور (کچھ دنوں بعد) دوبارہ آئی اور کہنے لگی: آپ کو میرے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیے جو آپ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا، اللہ کی قسم! میں حاملہ ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو واپس چلی جا اور بچہ پیدا ہونے کے بعد آنا، (وہ چلی گئی اور بچہ پیدا ہونے کے بعد) دوبارہ آئی، اور ایک کپڑے میں بچے کو بھی لپیٹ کر ساتھ لائی اور کہنے لگی: میرا بچہ پیدا ہو گیا ہے اب آپ مجھے پاک فرما دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی واپس چلی جاؤ، اس کو دودھ پلاؤ، وہ چلی گئی، اور پھر آئی تو اس بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس کو دودھ پلا دیا ہے، تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رجم کا حکم دیا۔

✿✿ اس حدیث کو ابراہیم بن میمون الصائغ نے ابوالزبیر کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8084 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّنِّيِّ بِمَرْوَ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ اَبُوْ حَمْزَةَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ فِيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: انْطَلِقِي فَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ فَلَمَّا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا اَتَتْهُ فَقَالَتْ: اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقِمْ فِيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: انْطَلِقِي حَتَّى تَفْطِمِي وَلَدَكِ فَلَمَّا فَطَمَتْ وَلَدَهَا جَاءَ تْ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقِمْ فِيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: هَاتِي مَنْ يَكْفُلُ وَلَدَكِ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَنَا اَكْفُلُ وَلَدَهَا، فَرَجَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِي الْمُوَطَّاَ حَدِيْثَ الْمَرْجُوْمَةِ بِاِسْنَادٍ اَخْشَى عَلَيْهِ الْاِرْسَالَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8084 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابراہیم الصائغ سے مروی ہے کہ ابوالزبیر نے حضرت جابر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئی اور کہنے لگی: میں نے زنا کروایا ہے، آپ میرے اوپر حد قائم فرمادیجئے، حضور ﷺ نے فرمایا: تو واپس چلی جا اور جو کچھ تیرے پیٹ میں ہے اس کو پیدا کر، جب اس کا بچہ پیدا ہو گیا تو وہ دوبارہ آئی اور کہنے لگی: میں نے زنا کروایا ہے، آپ مجھ پر حد نافذ فرمادیجئے، حضور ﷺ نے فرمایا: تو واپس جا اور اس کو دودھ پلا، وہ واپس چلی گئی، جب بچے کے دودھ پینے کا زمانہ گزر گیا تو وہ پھر آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے زنا کروایا ہے، آپ میرے اوپر حد نافذ فرمادیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا آدمی پیش کرو جو اس بچے کی ذمہ داری اٹھائے، ایک آدمی نے کہا: اس کے بچے کی ذمہ داری میں اٹھاتا ہوں۔ تب حضور ﷺ نے اس کو رجم کروادیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8085 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حُبْلٰى، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبِي حَتَّى تَضَعِي فَذَهَبَتْ فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ تْهُ، فَقَالَ: اذْهَبِي حَتَّى تُرْضِعِيهِ فَلَمَّا اَرْضَعَتْهُ جَاءَ تْهُ، فَقَالَ: اذْهَبِي حَتَّى تَسْتَوْدِعِيهِ فَلَمَّا اسْتَوْدَعَتْهُ جَاءَ تْهُ فَاَقَامَ عَلَيْهَا الْحَدَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ يَزِيْدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ الْحَكَمُ فِي حَدِيْثِ الْمَدَنِيِّيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8085 – على شرط البخاری ومسلم إن كان يزيد التيمی أدرك النبی صلی الله عليه وسلم

✧✧ یعقوب بن یزید بن طلحہ تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی، اور کہنے لگی: میں نے زنا کروایا ہے، اور میں اس زنا کی وجہ سے حاملہ بھی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:

تو بچہ پیدا ہونے تک واپس چلی جا، وہ واپس چلی گئی، جب بچہ پیدا ہو گیا تو وہ دوبارہ آئی، حضور ﷺ نے اس کو یہ کہہ کر پھر واپس بھیج دیا کہ تم جا کر اس کو دودھ پلاؤ، جب وہ دودھ پلا چکی تو پھر آ گئی، حضور ﷺ نے اب کی بار اس کو یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ اس کو کسی کے سپرد کر کے آؤ، وہ گئی اور بچہ کسی کے سپرد کر کے پھر آ گئی۔ اب حضور ﷺ نے اس پر حد قائم فرما دی۔

❁❁ اگر یزید بن طلحہ تیمی نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت پائی ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ مالک بن انس مدنیین کی حدیث میں حکم ہوتے ہیں۔

8086 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: "مَا رَاَيْتُ رَجُلًا قَطُّ اَشَدَّ رَمْيَةً مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِامْرَاَةٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهَا شُرَاحَةُ، فَجَلَدَهَا مِائَةً ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَاَخَذَ عَلِيٌّ آجُرَّةً فَرَمَاهَا بِهَا فَمَا اَخْطَاَ اَصْلَ اُذُنِهَا مِنْهَا فَصَرَعَهَا فَرَجَمَهَا النَّاسُ حَتَّى قَتَلُوهَا ثُمَّ قَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى وَرَجَمْتُهَا بِالسُّنَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَذْكُرُ اَنَّهُ شَهِدَ رَجْمَ شُرَاحَةَ وَيَقُولُ اِنَّهُ لَا يَحْفَظُ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ ذٰلِكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8086 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے زیادہ نشانہ باز کسی کو نہیں دیکھا، آپ کے پاس ہمدان کی ایک شراحہ نامی عورت کو پیش کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے مارے، پھر اس کو رجم کرنے کا حکم دے دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اینٹ اس کو ماری، وہ اس کے کانوں کی جڑ میں جا کر لگی، جس کی وجہ سے وہ نیچے گر گئی، پھر لوگوں نے اس پر پتھروں کی برسات کر دی۔ حتیٰ کہ وہ مر گئی، پھر آپ نے فرمایا: میں نے اس کو کتاب اللہ کے حکم کے مطابق کوڑے مارے ہیں اور حدیث پاک کے مطابق اس کو رجم کیا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور شعبی بتاتے ہیں کہ شراحہ کے رجم میں مَیں بھی شریک تھا، اور فرماتے ہیں: امیر المومنین کی اس حدیث کے علاوہ (رجم کے بارے) کوئی حدیث یاد نہیں ہے۔

8087 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ وَسُئِلَ: هَلْ رَاَيْتَ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُهُ اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ، قِيلَ: فَهَلْ تَذْكُرُ عَنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ اَذْكُرُ اَنَّهُ جَلَدَ شُرَاحَةَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَاِنْ كَانَ فِي الْاِسْنَادِ الْاَوَّلِ الْخِلَافُ فِي سَمَاعِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ اَبِيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8087 – صحيح

✧✧ اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: شعبی سے پوچھا گیا: کیا آپ نے امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ان کی زیارت کی ہے، آپ کے سر اور داڑھی مبارک کے بال مبارک سفید تھے۔ آپ سے پوچھا گیا: کیا آپ کو ان کی کوئی بات یاد ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ مجھے یاد ہے، انہوں نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے مارے تھے اور جمعہ کے دن اس کو رجم کیا تھا۔ اور آپ نے اس موقع پر یہ فرمایا تھا کہ "میں نے اس کو کتاب اللہ کے موافق کوڑے مارے ہیں اور حدیث پاک کے مطابق اس کو رجم کیا ہے"۔

❀❀ یہ اسناد صحیح ہے اگرچہ اس اسناد کے شروع میں اس بارے میں اختلاف ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد سے سماع کیا ہے یا نہیں؟

8088 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيٍّ وَيَهُوْدِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا وَقَدْ اُحْصِنَا فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَحْكُمَ فِيهِمَا فَحَكَمَ فِيهِمَا بِالرَّجْمِ فَرَجَمَهُمَا فِي قُبُلِ الْمَسْجِدِ فِي بَنِي غَنْمٍ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ قَامَ اِلٰى صَاحِبَتِهِ فَحَنَى عَلَيْهَا لِيَقِيَهَا مَسَّ الْحِجَارَةِ وَكَانَ مِمَّا صَنَعَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامَهُ اِلَيْهَا لِيَقِيَهَا الْحِجَارَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَعَلَّ مُتَوَهِّمًا مِنْ غَيْرِ اَهْلِ الصَّنْعَةِ يَتَوَهَّمُ اَنَّ اِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيَّ هٰذَا مَجْهُولٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْاَثْرَمُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو زنا کے کیس میں پیش کیا گیا، یہ دونوں شادی شدہ بھی تھے، لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ ان کا فیصلہ فرمایئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے رجم کا حکم دیا، ان دونوں کو مسجد کے سامنے بنی غنم میں رجم کیا گیا، جب ان کو پتھروں کی تکلیف ہوئی تو وہ یہودی اپنی محبوبہ کے پاس آیا اور اس کو پتھروں کی بوچھاڑ سے بچانے کے لئے اس کے اوپر جھک گیا، اور یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر ان کا زانی ہونا ثابت کرنے کے لئے کیا تھا کہ وہ پتھروں سے بچانے کے لئے اپنی محبوبہ پر جھک گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔ شاید کہ کوئی فن حدیث کا ناواقف اس وہم میں مبتلا ہو جائے کہ یہ اسماعیل شیبانی مجہول ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ عمرو بن دینار الاثرم نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

8089 – كَمَا حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: بِعْتُ مَا فِي رُءُوسِ نَخْلِي مِائَةَ وَسْقٍ اِنْ زَادَ فَلَهُمْ

وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ، فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8089 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ اسماعیل شیبانی نے فرمایا: میں نے کھجوروں کے اوپر موجود ۴۰۰ وسق پھلوں کو بیچا شرط یہ رکھی کہ بیان کردہ مقدار سے کم یا زیادہ ہونے کی ذمہ داری ان کی اپنی ہے، میں نے اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں پر موجود پھل کسی کو ہبہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

8090 – اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ اَتٰى جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ قَالَ: اِنْ كَانَتْ حَلَّلَتْهَا لَهٗ جُلِدَ مِائَةً، وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8090 – صحيح

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا: اگر اس کی بیوی نے اس کو اس کے لئے حلال کیا تھا تو اس کو سو کوڑے مارے جائیں، اور اگر اس نے اس کو اس کے لئے حلال نہیں کیا تھا تو میں اس کو رجم کروں گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8091 – اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يُّخَالِفُ دِيْنَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاقْتُلُوْهُ، وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَلَا سَبِيْلَ لَنَا اِلَيْهِ اِلَّا بِحَقِّهٖ اِذَا اَصَابَ اَنْ يُّقَامَ عَلَيْهِ مَا هُوَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8091 – العدني هالك

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اپنے دین کی مخالفت کرے، اس کو قتل کر دو، اور جب بندہ کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

توہم اس کو کچھ نہیں کہہ سکتے، البتہ اگر کوئی ایسا جرم کرے گا کہ جس کی بناء پر وہ حد کا مستحق ہوا (تو اس صورت میں اس کی مجوزہ حد اس پر نافذ کی جا سکتی ہے)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8092 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، ثَنَا اَبِي عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْكِ ثُمَّ نَدِمَ فَاَرْسَلَ اِلٰى قَوْمِهِ اَنْ سَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ (كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ اِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا اَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَّجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ) (آل عمران: 86)- اِلٰى قَوْلِهِ - (اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) (آل عمران: 89) قَالَ: فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ قَوْمُهُ فَاَسْلَمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8092 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک انصاری شخص اسلام لے آیا، پھر وہ مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا، اس کے بعد پھر نادم ہو گیا اور اس نے اپنی قوم کی جانب پیغام بھیجا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں دریافت کریں کہ میری توبہ کی کوئی گنجائش ہے یا نہیں؟ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ اِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا اَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَّجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ

"کیونکر اللہ اس قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8093 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، وَاَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ قَالَا: اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، ثَنَا اَبُو هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنِ الْفُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ، وَكَانَ عَيْنًا لِاَبِي سُفْيَانَ وَحَلِيفًا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَتْلِهِ فَمَرَّ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اِنِّي مُسْلِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ اِلٰى اِيمَانِهِمْ مِنْهُمُ الْفُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8093 - صحيح

✧✧ حارثہ بن مضرب سے مروی ہے کہ فرات بن حیان ابوسفیان کا گارڈ تھا اور حلیف تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

قتل کے احکام جاری فرمادیئے ہوئے تھے، یہ انصاریوں کے ایک حلقہ کے پاس سے گزرا، اس نے ان کو بتایا کہ میں مسلمان ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کو ہم نے ان کے ایمان کے سپرد کر دیا ہوا ہے، ان میں سے ''فرات بن حیان'' بھی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8094 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " كَانَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ مِنْ اَشْرَافِ قُرَيْظَةَ فَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ، وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ، قَالُوْا: ادْفَعُوهُ اِلَيْنَا نَقْتُلُهُ، فَقَالُوْا: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهُ فَنَزَلَتْ: (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (المائدة: 42) النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، ثُمَّ نَزَلَتْ (اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ) (المائدة: 50)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8094 - صحيح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریظہ اور نضیر دو قبیلے تھے، اور ایک شخص قریظہ کے امیر لوگوں میں سے تھا، قانون یہ تھا کہ جب قریظہ کا کوئی آدمی نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو بدلے میں قریظہ کے آدمی کو بھی قتل کیا جاتا۔ اور جب نضیر کا کوئی آدمی، قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو یہ لوگ کہتے: ہمارا بندہ ہمارے حوالے کر دو، ہم اس کو خود قتل کر دیں گے۔ ان لوگوں نے اس اختلاف میں رسول اللہ ﷺ کو اپنا ثالث مان لیا، پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ گئے، تب یہ آیت نازل ہوئی،

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

''اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) (اس کے بعد قصاص کے احکام بیان ہوئے، پھر) افحكم الجاهلية يبغون والی آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8095 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّقَّاقُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ: زَانٍ مِحْصَنٍ فَيُرْجَمُ، وَالرَّجُلُ يَقْتُلُ مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ بِهِ وَيُصْلَبُ، اَوْ يُنْفَى مِنَ الْاَرْضِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8095 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا خون جائز نہیں ہے سوائے تین جرموں کے۔

○ شادی شدہ شخص زنا کرے تو اس کو رجم کر دیا جائے۔

○ کوئی شخص جان بوجھ کر کسی کو قتل کر دے تو بدلے میں اس کو قتل کر کے سولی پر لٹکا دیا جائے، یا اسے شہر بدر کر دیا جائے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8096 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَمَلَ اَعْيُنَ الْعُرَنِيِّينَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عرینہ کے دہشت گردوں کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائیں تھیں کہ انہوں نے اونٹوں کے چرواہوں کے ساتھ یہ بہیمانہ سلوک کیا تھا۔

8097 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّضْرِ الْجَارُودِيُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8096 – ذا فی مسلم

مذکورہ اسناد کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث مروی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8098 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ،

حدیث: 8098

الجامع للترمذی ' ابواب الديات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الرجل يقتل عبده ' حديث:1372 'سنن ابی داود - كتاب الديات ' باب من قتل عبده او مثل به ايقاد منه - حديث:3935 'سنن ابن ماجه - كتاب الديات ' باب هل يقتل الحر بالعبد - حديث:2659 'سنن الدارمی - ومن كتاب الديات ' باب في القود بين العبد وسيده - حديث:2319 'السنن الصغرى - كتاب البيوع ' القود من السيد للمولى - حديث:4682 'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الديات ' الرجل يقتل عبده - حديث:26953 'السنن الكبرى للنسائی - كتاب القسامة ' القود من السيد للمولى - حديث:6729 'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين ' ومن حديث سمرة بن جندب - حديث:19659 'مسند الطيالسی - وما اسند عن سمرة بن جندب حديث:936 'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سمرة ' ما اسند سمرة بن جندب - باب ' حديث:6657

اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8098 – على شرط البخاری

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے غلام کو قتل کیا، ہم اس کو قتل کردیں گے، اور جس نے اپنے غلام کے جسم کا کوئی حصہ کاٹا، ہم اس کے جسم کا حصہ کاٹ دیں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سابقہ حدیث کی شاہد ہے جیسا کہ درج ذیل ہے۔

8099 – اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، بِبَغْدَادَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْمُنْذِرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ قَالَ الْحَاكِمُ: اَنَا اَخْشَى اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْهَيْثَمِ اَرَادَ الْإِسْنَادَ الْاَوَّلَ كَمَا رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے غلام کو قتل کیا، ہم اس کو قتل کردیں گے اور جس نے اپنے غلام کے جسم کا کوئی حصہ کاٹا ہم اس کے جسم کا وہی حصہ کاٹ دیں گے۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: مجھے خدشہ ہے کہ عثمان بن ہیثم نے پہلی اسناد کا ہی ارادہ کیا ہے، جیسا کہ اس کو یزید بن ہارون نے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

8100 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَخْصَى عَبْدَهُ اَخْصَيْنَاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8100 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے غلام کو خصی کیا، ہم اس کو خصی کردیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8101 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، الْفَقِيهُ وَاَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، قَالَا:

ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عِيسَى الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْاَسَدِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ تْ جَارِيَةٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: اِنَّ سَيِّدِي اتَّهَمَنِي فَاَقْعَدَنِي عَلَى النَّارِ حَتّٰى احْتَرَقَ فَرْجِي، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ رَاٰى ذٰلِكَ عَلَيْكِ؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَاعْتَرَفْتِ لَهُ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَلَيَّ بِهِ، فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الرَّجُلَ، قَالَ: اَتُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اتَّهَمْتُهَا فِي نَفْسِهَا، قَالَ: رَاَيْتَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا؟ قَالَ الرَّجُلُ: لَا، قَالَ: فَاعْتَرَفَتْ لَكَ بِذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ اَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُقَادُ مَمْلُوكٌ مِنْ مَالِكِهِ وَلَا وَلَدٌ مِنْ وَالِدِهِ لَاَقَدْتُهَا مِنْكَ، فَبَرَّزَهُ وَضَرَبَهُ مِائَةَ سَوْطٍ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبِي فَاَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ وَاَنْتِ مَوْلَاةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: قَالَ اللَّيْثُ: هٰذَا مَعْمُولٌ بِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدَانِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8101 – صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک لونڈی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میرے آقا نے مجھ پر تہمت لگائی ہے اور مجھے آگ پر بٹھا دیا، جس کی وجہ سے میری شرمگاہ جل گئی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس نے تیرا کوئی گناہ دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا تو نے اس کے سامنے خود کسی گناہ کا اقرار کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لے کر آؤ، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: کیا تم اللہ کے عذاب جیسا عذاب دیتے ہو؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! مجھے اس کی ذات پر شک ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو نے اس میں کوئی گناہ دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا اس نے خود اقرار کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ سن رکھا ہوتا کہ ''مملوک کو اس کے مالک سے اور اولاد کو اس کے والد سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا'' تو میں اس لونڈی کو قصاص ضرور دلواتا، پھر آپ نے اس کو ۱۰۰ کوڑے مارے، اور لونڈی سے فرمایا: تو جا، تو اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے، اور تو اللہ اور اس کے رسول کی باندی ہے۔

✿✿ ابو صالح کہتے ہیں: لیث نے کہا: یہ حدیث معمول بہا نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی درج ذیل دو شاہد حدیثیں موجود ہیں۔

8102 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ دُحَيْمٍ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، ثنا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثنا اَبُوْ شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ حَمْزَةَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَثَّلَ بِعَبْدِهٖ فَهُوَ حُرٌّ وَّهُوَ مَوْلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8102 – حمزة هو النصيبى يضع الحديث

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے غلام کا مثلہ کیا، اس کا غلام آزاد ہے، اور اس کے بعد وہ اللہ اور اس کے رسول کا غلام ہو جائے گا۔

8103 – وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ دُحَيْمٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ، ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ قَاسِمٍ، ثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، قَالَ: كُنَّا نُزُوْلًا فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، وَمَعَنَا شَيْخٌ حَدِيدٌ جَاهِلٌ فَلَا اَدْرِي مَا قَالَتْ وَلِيدَةُ سُوَيْدٍ فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ غَضَبًا مَا غَضِبَ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: عَجَزَ عَلَيْكَ اِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا، لَقَدْ رَاَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا اِلَّا خَادِمٌ وَّاحِدٌ فَلَطَمَهَا اَصْغَرُنَا فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُعْتِقَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8103 – صحيح

✧✧ ہلال بن یساف فرماتے ہیں: ہم سوید بن مقرن کے گھر میں موجود تھے، ہمارے ساتھ ایک گرم مزاج جاہل بوڑھا بھی تھا، سوید کی لونڈی نے اس بوڑھے کو کچھ کہا تو اس نے لونڈی کو تھپڑ مار دیا، سوید اس پر بہت سخت ناراض ہوئے، وہ اس سے پہلے کبھی کسی پر اتنے ناراض نہیں ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا: تمہیں مارنے کے لئے اس کے چہرے کے علاوہ کوئی جگہ نہیں ملی؟ بنی مقرن میں، مَیں ساتواں شخص تھا (یعنی ہم سات بھائی تھے)، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا۔ اس کو ہمارے سب سے چھوٹے نے تھپڑ مار دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس کو آزاد کر دیں۔

8104 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقَادُ وَلَدٌ مِنْ وَالِدِهِ، وَلَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8104 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد کو اس کے باپ سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا اور حدود مسجد میں قائم نہیں کی جائیں گی۔

8105 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، وَاَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ، قَالُوْا: اَنْبَاَ اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ، ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ، ضَرَبَ وَغَرَّبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8105 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوڑے مارنا اور جلاوطن کرنا ثابت ہے، اور حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی کوڑے مارنا اور جلاوطن کرنا ثابت ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8106 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اُحْصِنَ مِنْهُنَّ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ، فَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَجْلِدَهَا، فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا وَاَنْ تَمُوتَ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اَحْسَنْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8106 – على شرط مسلم

ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنے غلاموں پر حدود قائم کرو، جو شادی شدہ ہو، اس پر بھی اور جو شادی شدہ نہ ہو، اس پر بھی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی سے زنا سرزد ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو کوڑے ماروں، میں اس کے پاس آیا تو وہ حیض میں مبتلا تھی، مجھے خدشہ ہوا کہ اگر میں اس کو کوڑے ماروں گا تو وہ مرجائے گی، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو اس کی کیفیت بتائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اچھا کیا۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8107 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، حَدَّثَهُ قَالَ – بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اِذْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ –: فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ الْاَنْصَارِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8107 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت ابوبردہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (تعزیر کے طور پر) دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں، کیونکہ دس سے زیادہ صرف حدود اللہ میں مارے جاتے ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8108 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمِ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ زَارَ عَمَّةً لَهُ فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَابْطَاَتِ الْجَارِيَةُ فَقَاوقلت: اَلَا تَسْتَعْجِلِي يَا زَانِيَةُ، فَقَالَ عَمْرٌو: سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ قُلْتِ اَمْرًا عَظِيمًا هَلِ اطَّلَعْتِ عَنْهَا عَلٰى زِنًى؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ، فَقَالَ عَمْرٌو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا عَبْدٍ اَوِ امْرَاَةٍ قَالَ اَوْ قَالَتْ لِوَلِيدَتِهَا يَا زَانِيَةُ وَلَمْ تَطَّلِعْ مِنْهَا عَلٰى زِنَاءٍ جَلَدَتْهَا وَلِيدَتُهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاَنَّهُ لَا حَدَّ لَهُنَّ فِي الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " اِنَّمَا اتَّفَقَا فِي هٰذَا الْبَابِ عَلٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ نُعْمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا اُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8108 – بل عبد الملك بن هارون متروك باتفاق حتى قيل فيه دجال

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اپنی پھوپھی کی زیارت کے لئے گئے، انہوں نے ان کے لئے کھانا منگوایا، لونڈی نے کھانا لانے میں دیر کر دی، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی پھوپھی نے لونڈی کو کہا: اے زانیہ! تم جلدی نہیں کر سکتی؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ، تو نے بہت بڑی بات کہہ دی ہے، کیا تجھے پتا ہے کہ اس نے زنا کروایا ہے؟ پھوپھی جان نے کہا: نہیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس مرد یا عورت نے اپنی لونڈی کو ''زانیہ'' کہا اور اس کو معلوم نہیں ہے کہ اس نے زنا کروایا ہے، قیامت کے دن اس کی لونڈی اس کو کوڑے مارے گی، کیونکہ دنیا میں اس جرم کی حد (متعین سزا) نہیں ہے''۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم اس موضوع پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ''جس نے اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائی، قیامت کے دن اس پر حد لگائی جائے گی۔

8109 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ، حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ زَنٰى بِامْرَاَةٍ سَمَّاهَا وَاَنْكَرَتْ فَحَدَّهُ وَتَرَكَهَا

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8109 – صحيح

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، (اس عورت سے پوچھا گیا تو) اس نے انکار کر دیا، چنانچہ اُس

آدمی کو حد لگا دی گئی اور عورت کو چھوڑ دیا گیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی شاہد حدیث درج ذیل ہے۔

8110 – مَا حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْدِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ فَيَّاضٍ الْاَنْبَارِيُّ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا "اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ اَنَّهُ زَنَى بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مِرَارٍ فَجُلِدَ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8110 – القاسم بن فياض ضعيف

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بنی بکر بن لیث کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، اور چار مرتبہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا ہے، اس کو سو کوڑے مارے گئے، کیونکہ یہ شخص کنوارا تھا، پھر اس سے عورت کے خلاف گواہ مانگے گئے، (وہ گواہ پیش نہ کر سکا، پھر عورت سے پوچھا گیا تو) عورت نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کی قسم! یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے۔ چنانچہ اس کو کذب بیانی کی سزا کے طور پر ۸۰ کوڑے مارے گئے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8111 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَمْحَاءَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيِّنَةُ اَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حدیث: **8111**

صحیح البخاری - کتاب الشہادات' باب إذا ادعى او قذف - حدیث: 2547' صحیح البخاری - کتاب تفسیر القرآن' سورة البقرة - باب ویدرا عنها العذاب ان تشهد اربع شهادات بالله إنه لمن' حدیث: 4477' سنن ابی داود - کتاب الطلاق' ابواب تفریع ابواب الطلاق - باب فی اللعان' حدیث: 1934' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حدیث: 2493' سنن الدارقطنی - کتاب النکاح' باب المهر - حدیث: 3247' السنن الکبری للبیهقی - کتاب اللعان' باب الزوج یقذف امراته - حدیث: 14270' معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب اللعان' وقف الزوجین عند الخامسة وتذکیرهما الله عز وجل - حدیث: 4804

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8111 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی کہ اس کی بیوی کے ساتھ شریک بن سحماء نے زنا کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ پیش کرو، ورنہ تیری پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8112 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنّٰى، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْخَمْرِ: اِنْ شَرِبَهَا فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَشُرَحْبِيلَ بْنِ اَوْسٍ وَهٰؤُلَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8112 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق فرمایا: اگر کوئی شخص اسے پئے تو اس کو کوڑے مارو، اگر دوبارہ پئے، پھر کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پئے، تو پھر بھی کوڑے مارو، اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کو قتل کردو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس موضوع پر حضرت جریر بن عبداللہ البجلی، عبداللہ بن عمر، اور شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہم سے بھی احایث مروی ہیں اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔

اَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

8113 – فَاَخْبَرَنَاهُ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8113 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اسے پئے تو اس کو کوڑے مارو، اگر دوبارہ پئے، پھر کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پئے، تو پھر بھی کوڑے مارو، اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کو قتل کردو۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث درج ذیل ہے

8114 - فَحَدَّثَنَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ جَرِيْرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ نُعْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8114 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اسے پیئے تو اس کو کوڑے مارو، اگر دوبارہ پیئے، پھر کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پیئے، تو پھر بھی کوڑے مارو، اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کو قتل کردو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

8115 - فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيْدٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

وَهٰذَا الْاِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8115 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اسے پیئے تو اس کو کوڑے مارو، اگر دوبارہ پیئے، پھر کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پیئے، تو پھر بھی کوڑے مارو، اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کو قتل کردو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8116 - فَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ مَعْمَرٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ ذٰلِكَ بَعْدُ، اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَجَلَدَهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ

فَاَمَّا حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ:

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اسے پئے تو اس کو کوڑے مارو، اگر دوبارہ پئے، پھر کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پئے، تو پھر بھی کوڑے مارو، اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کو قتل کردو۔

❁❁ معمر کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث محمد بن المنکد رکو سنائی تو انہوں نے فرمایا: بعد میں اس حدیث پر عمل چھوڑ دیا گیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نعیمان کے بیٹے کو لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوڑے مروائے، اس نے پھر شراب پی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھر کوڑے لگوائے، اس نے پھر پی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کوڑے لگوائے، اس نے پھر پی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس کو کوڑے لگوائے۔ کوڑوں سے زائد کچھ نہیں کیا گیا۔

معاویہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

8117 – فَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، الْعَدْلُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيْدُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ اَبِىْ صَالِحٍ وَاَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنْ شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوْهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8117 – صحيح

✧✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ شراب پئیں تو ان کو کوڑے مارو، اگر پھر پئیں تو پھر کوڑے مارو، اگر پھر پئیں تو پھر کوڑے مارو، اگر چوتھی مرتبہ بھی پئیں تو ان کو قتل کردو۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ

شرید بن سوید کی روایت کردہ حدیث

8118 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمُ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَاِنْ عَادَ فِى الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8118 – على شرط مسلم

✧✧ عمرو بن شرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی شراب پئے تو اس کو کوڑے مارو، دوبارہ پئے تو پھر مارو، تیسری بار پئے تو پھر مارو، چوتھی بار پئے تو قتل کردو۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث

8119 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْخَمْرِ: اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْهَا فَاقْتُلُوْهُمْ عِنْدَ الرَّابِعَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8119 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے متعلق فرمایا: جب کوئی شراب پیے تو اس کو کوڑے مارو، دوبارہ پیے تو پھر مارو، تیسری بار پیے تو پھر مارو، چوتھی بار پیے تو قتل کر دو۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ شُرَحْبِيلَ بْنِ اَوْسٍ

حضرت شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

8120 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْعِرَاقِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ اَبِيْ كَبْشَةَ، يَخْطُبُ بِالشَّامِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فِي الْخَمْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْخَمْرِ: اِنْ شَرِبَهَا فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ فَسَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يُحَدِّثُنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ فِيْ آخِرِهِ: هٰذَا الصَّحَابِيُّ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ هُوَ شُرَحْبِيلُ بْنُ اَوْسٍ

✧✧ یزید ابن ابی کبشہ نے شام میں خطبہ دیتے ہوئے بتایا کہ میں نے کسی صحابی رسول کو عبدالملک بن مروان کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا شراب کے متعلق یہ ارشاد سنا ہے کہ ”جب کوئی شراب پیے تو اس کو کوڑے مارو، دوبارہ پیے تو پھر مارو، تیسری بار پیے تو پھر مارو، چوتھی بار پیے تو قتل کر دو“۔

۞۞ ابوعلی الحافظ نے ہمیں یہی حدیث سنائی اور اس کے آخر میں یہ بھی بتایا کہ اس صحابی کا تعلق شام سے ہے، اور وہ حضرت شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہ ہیں۔

8121 – فَحَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ اَبُوْ عَلِيٍّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ، ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ نِمْرَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ اَوْسٍ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا

شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ اِنْ شَرِبَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8121 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ شرحبیل بن اوس رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شراب پیئے تو اس کو کوڑے مارو، دوبارہ پیئے تو پھر مارو، تیسری بار پیئے تو پھر مارو، چوتھی بار پیئے تو قتل کر دو۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت نضر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث

8122 – وَاَمَّا حَدِيثُ النَّضْرِ، مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت نضر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شراب پیئے تو اس کو کوڑے مارو، دوبارہ پیئے تو پھر مارو، تیسری بار پیئے تو پھر مارو، چوتھی بار پیئے تو قتل کر دو۔

8123 – حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّعَيْمَانَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

✧✧ محمد بن المنکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ کا سابقہ فرمان جیسا فرمان بیان کیا ہے۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نعیمان کو چار مرتبہ کوڑے مارے۔

8124 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، بِهَا ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ، اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخَمْرِ حَدًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَتَمِلَ فِي الْفَجِّ فَانْطَلَقْنَا بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَاذَى بِدَارِ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ: اَفَعَلَهَا؟ وَلَمْ يَاْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8124 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شراب کی حد نافذ کرنے کی کوئی کیفیت مقرر نہیں فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے شراب پی، اور اس کو نشہ چڑھ گیا، اور وہ گلیوں میں جھومتا پھر رہا تھا، ہم اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑے، جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے برابر پہنچا تو بھاگ کر نکلا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر گھس کر آپ کے پاس بیٹھ گیا، اس بات کی خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی گئی، یہ سن کر حضور ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: کیا اس نے واقعی ایسا کیا؟ حضور ﷺ نے اس آدمی پر کوئی حد نافذ نہیں فرمائی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8125 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَضْرِبَهُ قَالَ: وَكُنْتُ اَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ تَابَعَ عَبْدَ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَلٰى وَصْلِهِ بِذِكْرِ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8125 – صحيح

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نعیمان یا اس کے بیٹے نے شراب پی تھی، اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، جو لوگ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو ماریں۔ آپ فرماتے ہیں: اس کو مارنے والوں میں مَیں بھی شامل تھا۔ ہم نے اس کو جوتیوں اور کھجور کی شاخوں کے ساتھ مارا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور عبدالوارث بن سعید نے، عبدالوہاب ثقفی نے سند کو متصل کرنے میں عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی متابعت کی ہے۔

8126 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثَنَا اَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْبَيْتِ فَضَرَبُوْهُ بِالْاَيْدِي وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8126 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نعیمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب گھر والوں کو حکم دیا کہ اس کو ماریں، تو ان لوگوں نے ہاتھوں کے ساتھ اور جوتوں کے ساتھ ان کو مارا۔ ان کو مارنے والوں میں، مَیں بھی شامل تھا۔

8127 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كَانَ يُؤْتٰى بِالشَّارِبِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي اِمْرَةِ اَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ اِمْرَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَنَقُوْمُ اِلَيْهِ فَنَضْرِبُهُ بِاَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِيَتِنَا، حَتّٰى كَانَ صَدْرًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ فِيهَا اَرْبَعِينَ، حَتّٰى اِذَا عَاتَوْا فِيهَا وَفَسَقُوا جَلَدَ فِيهَا ثَمَانِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8127 – ذا فی البخاری

✧✧ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں کسی شراب خور کو لایا جاتا تو ہم اس کو ہاتھوں، جوتوں اور چادروں کے ساتھ مارتے، حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اوائل میں اس کی سزا چالیس کوڑے مقرر کر دی گئی۔ اور جب ان میں شراب نوشی عام ہوگئی اور فسق بڑھ گیا تو آپ نے اس کی سزا ۸۰ کوڑے کر دی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8128 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِی، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، ثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، وَیَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَزْهَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ فَقَالَ: قُوْمُوا اِلَیْهِ فَاضْرِبُوْهُ فَقَامُوا اِلَیْهِ فَخَفَقُوْهُ بِنِعَالِهِمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8128 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شراب خور کو لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو مارو۔ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے جوتوں کے ساتھ اس کو مارنے لگے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8129 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ، عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَا اَشْرَبُ نَبِیذَ الْجَرِّ بَعْدَ اِذْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَشْوَانَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا شَرِبْتُ خَمْرًا لٰکِنِّی شَرِبْتُ نَبِیذَ زَبِیبٍ وَتَمْرٍ فِی دُبَّاءَ، فَاَمَرَ بِهٖ فَنُهِزَ بِالْاَیْدِی وَخُفِقَ بِالنِّعَالِ، وَنَهَی عَنِ الزَّبِیبِ وَالتَّمْرِ وَعَنِ الدُّبَّاءِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8129 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نشئی کو لایا گیا، اس نے کہا: یارسول اللہ میں نے شراب نہیں پی بلکہ میں نے دباء (شراب پینے کے لئے استعمال ہونے والا برتن) میں زبیب اور کھجور کا جوس پیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، اس کو ہاتھوں کے ساتھ مارا گیا، اس پر جوتے برسائے گئے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیب اور کھجور کے جوس سے بھی منع کر دیا اور دباء نامی برتن کے استعمال پر بھی پابندی لگا دی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8130 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا بَکَّارُ بْنُ قُتَیْبَةَ الْقَاضِی، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِیسَی الْقَاضِی، اَنْبَاَ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَزْهَرَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَیْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَهُوَ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَأُتِيَ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ أَنْ يَضْرِبُوْهُ بِمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ قَالَ: وَحَثَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ فِي وَجْهِهِ قَالَ: ثُمَّ أُتِيَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسَكْرَانَ قَالَ: فَتَوَخَّى الَّذِينَ كَانَ مَنْ ضَرَبَهُمْ يَوْمَئِذٍ فَضَرَبَ أَرْبَعِينَ وَضَرَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْبَعِينَ "

✧✧ عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ لوگوں کے درمیان موجود تھے، اور خالد بن ولید کا ٹھکانہ پوچھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو کہ نشے میں دھت تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ اس کے آس پاس ہیں، ان کے ہاتھ میں جو بھی ہے، اس کے ساتھ اس کی پٹائی کر دیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے منہ پر مٹی ڈال دی، راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھی ایک شرابی شخص کو لایا گیا، راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے مشورہ لیا جنہوں نے اس دن شرابی کی پٹائی لگائی تھی (ان سے مشورہ کے بعد) آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چالیس کوڑے لگوائے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی شرابی کو چالیس کوڑے لگائے۔

8131 - قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ وَبَرَةَ الْكَلْبِيِّ، قَالَ: أَرْسَلَنِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّكِءٌ مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ: " إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ انْهَمَكُوْا فِي الْخَمْرِ وَتَحَاقَرُوا الْعُقُوْبَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: هُمْ هٰؤُلَاءِ عِنْدَكَ فَسَلْهُمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَرَاهُ إِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرَى وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانُوْنَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَبْلِغْ صَاحِبَكَ مَا قَالَ: فَجَلَدَ خَالِدٌ ثَمَانِينَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِالرَّجُلِ الْقَوِيِّ الْمُنْهَمِكِ فِي الشَّرَابِ جَلَدَهُ ثَمَانِينَ وَإِذَا أُتِيَ بِالرَّجُلِ الضَّعِيفِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ الزَّلَّةُ جَلَدَ أَرْبَعِينَ ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8131 – صحيح

✧✧ وبرہ کلبی بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا، میں آپ کے پاس آیا، آپ اس وقت مسجد میں تھے اور آپ کے ہمراہ حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، سب مسجد میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے کہا: مجھے حضرت خالد بن ولید نے آپ کی جانب بھیجا ہے، وہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے، اور فرما رہے تھے، لوگ شراب میں بہت ڈوب چکے ہیں، اور ان لوگوں نے سزاؤں کو بہت حقیر سمجھا ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سب لوگ یہاں موجود ہیں، آپ اس بابت ان سے پوچھ لیجئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ جب آدمی کو نشہ چڑھتا ہے، تو وہ بکواسات کرتا ہے، اور جب بکواسات کرتا ہے

تو جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے والے کی سزا ۸۰ کوڑے ہیں، اس لئے اس کے ۸۰ کوڑے ہونے چاہئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے ساتھی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ بات پہنچا دو، چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ۸۰ کوڑے لگوائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ۸۰ کوڑے لگوائے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اگر کوئی صحتمند نشئی لایا جاتا تو آپ اس کو ۸۰ کوڑے لگواتے اور اگر کوئی کمزور لاغر نشئی لایا جاتا تو آپ اس کو ۴۰ کوڑے لگواتے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح ۸۰ اور ۴۰ کوڑوں کی سزا کو جاری رکھا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8132 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ فُلَيْحٍ اَبُو الْمُغِيرَةِ الْخُزَاعِيُّ، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ الشُّرَّابَ كَانُوا يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَيْدِي وَالنِّعَالِ وَالْعَصَا حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانُوا فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ مِنْهُمْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْ فَرَضْنَا لَهُمْ حَدًّا فَتَوَخّٰى نَحْوًا مِمَّا كَانُوا يُضْرَبُوْنَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجْلِدُهُمْ اَرْبَعِينَ حَتّٰى تُوُفِّيَ، ثُمَّ قَامَ مِنْ بَعْدِهِ عُمَرُ فَجَلَدَهُمْ كَذٰلِكَ اَرْبَعِينَ، حَتّٰى اُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ وَقَدْ كَانَ شَرِبَ فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُجْلَدَ، فَقَالَ: لِمَ تَجْلِدُنِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي اَيِّ كِتَابِ اللّٰهِ تَجِدُ اَنِّي لَا اَجْلِدُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِي كِتَابِهِ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا) (المائدة: 93) الْاٰيَةَ فَاَنَا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ، ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا، ثُمَّ اتَّقَوْا وَاَحْسَنُوا، شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا تَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ مَا يَقُوْلُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اُنْزِلَتْ عُذْرًا لِلْمَاضِينَ وَحُجَّةً عَلَى الْبَاقِينَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، يَقُوْلُ: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ) (المائدة: 90) ثُمَّ قَرَاَ حَتّٰى اَنْفَذَ الْاٰيَةَ الْاُخْرٰى (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَاَحْسَنُوا) (المائدة: 93) فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَهٰى اَنْ يُشْرَبَ الْخَمْرُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: صَدَقْتَ فَمَاذَا تَرَوْنَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَرٰى اَنَّهُ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ، وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى، وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى، وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانُونَ جَلْدَةً فَاَمَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجُلِدَ ثَمَانِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8132 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شراب خوروں کو ہاتھوں، جوتوں اور ڈنڈوں سے مار پڑتی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے زیادہ لوگ اس فعل میں مبتلا ہونے لگے، حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اگران کے لئے کوئی حد مقرر کر دی جائے (تو شاید اس جرم میں کمی واقع ہوجائے) چنانچہ جولوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شراب نوشوں کو کوڑے مارا کرتے تھے، ان سے مشورہ کیا گیا (تو یہ بات سامنے آئی کہ) حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ ان کو ۴۰ کوڑے مارا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شراب خوروں کو ۴۰ کوڑے ہی مارا کرتے تھے، آپ کے دورخلافت میں مہاجرین اولین میں سے ایک شخص کو شراب نوشی کے الزام میں آپ کے پاس لایا گیا، آپ نے اس کو کوڑوں کی سزا سنادی، اس صحابی نے اعتراض کر دیا کہ تم نے مجھے کوڑے کیوں مارے؟ جب کہ فیصلہ کرنے کے لئے آپ کے اور میرے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کتاب اللہ کے کس حصہ میں یہ بات پاتے ہو کہ میں تجھے کوڑے نہ ماروں؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا (المائدہ:93)

''جوایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کوئی گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں، پھر ڈریں اور نیک رہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور میں انہی لوگوں میں سے ہوں جو ایمان لائے، نیک عمل کئے، پھر پرہیزگاری اختیار کی، اور ایمان لائے، پھر پرہیزگاری اختیار کی اور ایمان لائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر، حدیبیہ جنگ خندق اور دیگر کئی غزوات میں شرکت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے قریب دیگر صحابہ کرام سے) فرمایا: یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں تم لوگ اس کا جواب نہیں دے سکتے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے: یہ آیات تو سابقہ گناہوں کی معافی کے لئے نازل ہوئی ہیں، اور یہ آیات بعد والے گناہوں کے خلاف تو دلیل ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ (المائدۃ: 90)

''اے ایمان والو، شراب، جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

یہ آیت ختم کرنے کے بعد آپ نے دوسری آیت پڑھی

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا

''جوایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کوئی گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں

پھر ڈریں اور ایمان رکھیں، پھر ڈریں اور نیک رہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اللہ تعالیٰ نے شراب نوشی سے منع فرمایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ (پھر دوسرے لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمایا) تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا یہ خیال ہے کہ بندہ جب شراب پیتا ہے تو اسے نشہ آتا ہے، اور جب نشہ آتا ہے تو ہذیان بکتا ہے، اور جب ہذیان (اول فول) بکتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے والے کی سزا ۸۰ کوڑے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ۸۰ کوڑے لگوائے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8133 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ بَغِيًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَبَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا وَلَاعَبَهَا فَقَالَتْ: مَهْ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ذَهَبَ بِالشِّرْكِ وَجَاءَ بِالْاِسْلَامِ، فَتَرَكَهَا وَوَلَّى فَجَعَلَ يَلْتَفِتُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا حَتّٰى اَصَابَ وَجْهَهُ الْحَائِطُ، قَالَ: فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اَنْتَ عَبْدٌ اَرَادَ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا، اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ، وَاِذَا اَرَادَ شَرًّا اَمْسَكَ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةَ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ عَيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8133 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ایک طوائفہ تھی، اس کے پاس سے ایک مرد گزرا، اس مرد نے اپنا ہاتھ اس عورت کی جانب بڑھایا، عورت نے کہا: رک جا، اللہ تعالیٰ نے شرک کو ختم کردیا ہے اور اسلام لے آیا ہے، اس آدمی نے اس کو چھوڑ دیا اور واپس آ گیا، وہ اس عورت کی طرف دیکھتا ہوا جا رہا تھا کہ اس کا منہ دیوار سے ٹکرا گیا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور سارا ماجرا سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ آدمی ہو، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا جلد ہی دے دیتا ہے، اور جب بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی سزا میں تاخیر کرتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو اس گناہ کی سزا دے گا، اور اس وقت تک اس کا گناہ بہت بڑا ہو چکا ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8134 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ شَاذَانُ، ثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ، عَنْ بَيَانَ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي شَهْمٍ، قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فَاَخَذْتُ بِكَشْحِهَا، ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَايِعُ النَّاسَ، فَقَالَ لِي: اَلَسْتَ صَاحِبَ الْجُبَيْذَةِ بِالْاَمْسِ؟ قُلْتُ: لَا اَعُودُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَبَايَعَنِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8134 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوشہم فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں تھا، میرے پاس سے ایک لڑکی گزری، میں نے اس کو پہلو سے پکڑ لیا (لیکن فوراً اس کو چھوڑ دیا، اگلے دن) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت حضور ﷺ صحابہ کرام سے بیعت لے رہے تھے، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا کل تو نے ایک لڑکی کو نہیں چھیڑا تھا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آج کے بعد میں یہ گناہ کبھی نہیں کروں گا۔ حضور ﷺ نے ان کی بیعت لے لی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8135 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثنا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: اَتَى رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَلِحْيَتِهِ تَقْطُرُ خَمْرًا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ التَّجَسُّسِ اِنْ يَظْهَرْ لَنَا نَاْخُذْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8135 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا، اور کہنے لگا: آپ کو ولید بن عقبہ کی کوئی پرواہ ہے؟ اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہوتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جاسوسی کرنے سے منع فرمایا ہے، ہاں اگر کوئی گناہ ہمارے سامنے آجائے تو ہم اس کا مواخذہ ضرور کرتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8136 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّهُ حَرَسَ لَيْلَةً مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِينَةِ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَمْشُوْنَ شَبَّ لَهُمْ سِرَاجٌ فِي بَيْتٍ فَانْطَلَقُوا يَؤُمُّوْنَهُ حَتّٰى اِذَا دَنَوْا مِنْهُ اِذَا بَابٌ مُجَافٌ عَلٰى قَوْمٍ لَهُمْ فِيهِ اَصْوَاتٌ مُرْتَفِعَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَتَدْرِي بَيْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هٰذَا بَيْتُ رَبِيعَةَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَهُمُ الْاٰنَ شَرْبٌ فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: " اَرٰى قَدْ اَتَيْنَا مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ، نَهَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: (وَلَا تَجَسَّسُوا) (الحجرات: 12) فَقَدْ تَجَسَّسْنَا فَانْصَرَفَ عُمَرُ

عَنْهُمْ وَتَرَكَهُمْ

"هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8136 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے ایک رات مدینہ منورہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چوکیدار کے طور پر گزاری، (آپ فرماتے ہیں) ہم لوگ چل رہے تھے کہ ہمیں ایک گھر میں چراغ کی روشنی دکھائی دی، ہم لوگ اسی کی جانب چل دیئے، جب ہم اس گھر کے قریب پہنچے تو دروازہ کھلا ہوا تھا، گھر میں لوگ بھی موجود تھے، اور بہت آوازیں بلند ہو رہی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن کا ہاتھ تھاما اور بولے: تمہیں معلوم ہے کہ یہ گھر کس کا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ یہ گھر ربیعہ بن امیہ بن خلف کا ہے، اور یہ لوگ اس وقت شراب کے نشے میں بدمست ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

لَاتَجَسَّسُوْا (الحجرات: 12)

''جاسوسی مت کرو''

اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں جاسوسی کرنے سے منع فرمایا ہے، اور ہم نے جاسوسی کی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو اسی طرح چھوڑ کر واپس تشریف لے گئے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8137 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ، الْفَقِيهُ الْمَالِكِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ، وَاَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْاَمِيرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8137 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امیر جب لوگوں میں شک ڈھونڈتا ہے تو وہ لوگوں کو خراب کر لیتا ہے۔

8138 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَنْبَا زُهَيْرُ بْنُ هُنَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَنَاشَدُوا الْاَشْعَارَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِيهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8138 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں اشعار مت پڑھو اور مسجد میں حدود بھی قائم نہ کرو۔

8139 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّوَاسِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ مِجَنٍّ جَحْفَةٍ اَوْ تُرْسٍ وَكِلَاهُمَا يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8139 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جحفہ یا ترس نامی) ڈھال سے کم قیمت کی چوری میں کبھی ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا، حالانکہ ان دنوں یہ دونوں ہی قیمتی تھیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8140 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ اِنْ يَسْرِقْ بَيْضَةً قُطِعَتْ يَدُهُ، وَاِنْ يَسْرِقْ حَبْلًا قُطِعَتْ يَدُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8140 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے چور پر، اگر وہ ایک انڈہ بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ اگر ایک رسی بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8141 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي بَيْضَةٍ قِيمَتُهَا عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8141 – المختار قال النسائی وغيره ليس بثقة

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انڈے (جس کی قیمت ۲۰ درہم تھی) کی چوری کے بدلے میں چور کے ہاتھ کٹوا دیئے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8142 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوَّمُ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَيْمَنَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8142 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ڈھال کی قیمت ۱۰ درہموں کے برابر تھی

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ایمن کی روایت کردہ حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

8143 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى اللَّيْثِ، ثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَيْمَنَ، قَالَ: لَمْ يُقْطَعِ الْيَدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِىْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ، يَقُوْلُ: اَيْمَنُ هٰذَا هُوَ ابْنُ امْرَاَةِ كَعْبٍ وَلَيْسَ بِابْنِ اُمِّ اَيْمَنَ وَلَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَاكِمُ: وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِ الْاِمَامِ الشَّافِعِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ایمن فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ڈھال کی قیمت سے کم کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹے جاتے تھے، اور اس کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

✿✿ امام شافعی فرماتے ہیں: یہ ایمن، کعب کی بیوی کا بیٹا ہے، ام ایمن کا بیٹا نہیں ہے، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی نہیں کی۔ امام حاکم کہتے ہیں: امام شافعی کے قول کی صحت کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

8144 – مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَ جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنْ اَيْمَنَ – قَالَ: وَكَانَ اَيْمَنُ رَجُلًا يُذْكَرُ مِنْهُ خَيْرٌ – قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِىْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ، وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارًا فَاَيْمَنُ ابْنُ اُمِّ اَيْمَنَ الصَّحَابِيُّ اَخُوْ اُسَامَةَ لِاُمِّهِ اَجَلُّ وَاَنْبَلُ اَنْ يُنْسَبَ اِلَى الْجَهَالَةِ فَيُقَالُ كَانَ رَجُلٌ يُذْكَرُ مِنْهُ خَيْرٌ، اِنَّمَا يُقَالُ مِثْلُ هٰذِهِ اللَّفْظِ لِمَجْهُوْلٍ لَا يُعْرَفُ بِالصِّحَّةِ عَلٰى اَنَّ جَرِيْرًا قَدْ اَوْقَفَهُ عَلٰى اَيْمَنَ هٰذَا وَلَمْ يُسْنِدْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8144 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مجاہد نے ایمن سے روایت کیا ہے (اور ایمن ایسا آدمی ہے جس کے بارے میں محدثین اچھی رائے رکھتے ہیں) آپ فرماتے ہیں: ایک ڈھال کی قیمت سے کم کی چوری میں بھی چور کے ہاتھ کاٹے جائیں گے، ان دنوں ایک ڈھال کی

قیمت ایک دینار تھی۔

ام ایمن کے بیٹے جو ایمن ہیں، یہ صحابی رسول ہیں، حضرت اسامہ کے ماں شریکی بھائی ہیں، آپ اسامہ سے عمر میں بھی بڑے ہیں اور شرافت ونجابت میں بھی بڑے ہیں، ان کو جہالت کی طرف منسوب کرنا مناسب نہیں ہے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایسا آدمی ہے جس کے بارے میں اچھی گفتگو ہوتی ہے، اور اس طرح کے الفاظ ایسے مجہول کے لئے بولے جاتے ہیں جو صحت کے ساتھ معروف نہ ہو، علاوہ ازیں جریر نے اس حدیث کو ایمن پر موقوف کیا ہے اور اس کو مسند نہیں کیا۔

8145 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ قَدْ سَرَقَتْ فَعَاذَتْ بِرَبِيبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقَطَعَهَا

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت لائی گئی، اس نے چوری کی تھی، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردہ (حضرت سلمہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ) کی پناہ مانگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ پھر اس کے ہاتھ کٹوا دیئے۔

8146 – فَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفَرَائِينِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: كَانَ رَبِيبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَمَةَ بْنَ اَبِي سَلَمَةَ وَاِنَّمَا عَاذَتِ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ بِاَحَدِهِمَا قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى اِخْرَاجِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ الْمَخْزُومِيَّةَ اِنَّمَا عَاذَتْ بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ الصَّحِيحُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8145 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی بن المدینی فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب (لے پالک) حضرت سلمہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ تھے، اور جس مخزومیہ نے پناہ مانگی تھی، اس نے ان میں سے کسی ایک (سلمہ یا ابوسلمہ) کی چوری کی تھی۔

❁❁ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زہری سے، انہوں نے حضرت عروہ کے حوالے سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مخزومیہ خاتون نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی پناہ چاہی تھی، اور یہی صحیح ہے۔

8147 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ شَدَّادِ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ اُمِّهِ عَائِشَةَ بِنْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيهَا مَسْعُودٍ، قَالَ: لَمَّا سَرَقَتْ تِلْكَ الْمَرْاَةُ الْقَطِيفَةَ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمْنَا ذٰلِكَ وَكَانَتِ امْرَاَةً مِنْ قُرَيْشٍ، فَجِئْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْنَاهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَحْنُ نَفْدِيهَا بِاَرْبَعِينَ اُوقِيَّةً، قَالَ: تَطَهَّرُ خَيْرٌ لَهَا فَلَمَّا سَمِعْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْنَا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

فَقُلْنَا: اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ نَحْنُ نَفْدِيهَا بِاَرْبَعِينَ اُوقِيَّةً، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدَّ النَّاسِ فِي ذٰلِكَ قَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، مَا اِكْثَارُكُمْ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ وَقَعَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَاءِ اللّٰهِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ نَزَلَتْ بِالَّذِي بِهِ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا قَالَ: فَاَيِسَ النَّاسُ وَقَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَرْحَمُهَا وَيَصِلُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8147 – صحيح

✧✧ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کے گھر سے مخملی چادر چوری کی تو ہم نے اس معاملہ کو بہت سنگین جانا، وہ عورت قریشی تھی، ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم اس عورت کی طرف سے ۴۰ اوقیہ ہرجانہ پیش کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو سزا ہونے دو، یہی اس کے حق میں بہتر ہے، جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کی یہ بات سنی تو ہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اس عورت کے سلسلے میں ہماری سفارش فرمادیں، اس کی جانب سے ہم ۴۰ اوقیہ فدیہ پیش کردیتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اس معاملے میں صحابہ کرام کی گرمجوشیاں دیکھیں تو آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی ایک بندی پر لگنے والی حد کو روکنے کی بہت کوشش کررہے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر فاطمہ بنت محمد سے بھی اس عورت جیسا عمل سرزد ہوتا تو محمد اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا، راوی فرماتے ہیں: حضور ﷺ کی اس گفتگو کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی امیدیں ٹوٹ گئیں، حضور ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔

✿✿ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: مجھے عبداللہ ابن ابی بکر نے بتایا ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اس کا بہت خیال رکھا کرتے تھے اور اس کے ساتھ بہت حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8148 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ حُلَّةً لَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَبَهُ لِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْحَدِيثُ الْمُفَسَّرُ فِيهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8148 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ایسے آدمی کو لائے جس نے ان کا جبہ چوری کرلیا تھا، پھر انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ میری طرف سے اس کو ہبہ کردیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہی کام اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں کرلیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس موضوع پر تفصیلی حدیث درج ذیل ہے۔

8149 – مَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ اُخْتِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ خَمِيصَةٌ لِي ثَمَنُ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي، فَاُخِذَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُقْطَعَ، فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: اَتَقْطَعُهُ مِنْ اَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا؟ اَنَا اَبِيعُهُ وَاُنْسِيهِ ثَمَنَهَا، قَالَ: فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِي بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8149 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں سویا ہوا تھا، میں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی، اس کی قیمت ۳۰ درہم تھی، ایک آدمی آیا اور اس نے مجھ سے وہ چادر چھین لی، وہ آدمی پکڑا گیا، اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کردیا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا، (یہ حکم سن کر) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا صرف ۳۰ درہموں کے بدلے میں اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے؟ (مجھے یہ گوارا نہیں ہے) میں یہ چادر اس کو بیچتا ہوں اور اس کے ثمن اس کو معاف کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی کام تم نے اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں کرلیا۔

8150 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ شَمْلَةً، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اِخَالُهُ سَرَقَ فَقَالَ السَّارِقُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ ثُمَّ ايْتُونِي بِهِ فَقُطِعَ ثُمَّ اُتِيَ بِهِ، فَقَالَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ: تُبْتُ اِلَى اللّٰهِ، فَقَالَ: تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8150 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک چور لایا گیا، جس نے ایک چادر چوری کی تھی، لوگوں نے گواہی دی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی نے چوری کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں لگتا کہ اس نے چوری کی ہوگی، چور نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو لے جاؤ، اس کے ہاتھ کاٹ دو، پھر اس کو آگ سے داغ لگاؤ (یعنی اس کی مرہم پٹی بھی کردو تاکہ اس کے خون کا بہاؤ رک جائے) پھر اس کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ اس کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے، پھر اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کیا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو، اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری توبہ قبول فرمائے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8151 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَرَى فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ؟ قَالَ: هِيَ مِثْلُهَا وَالنَّكَالُ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا مَا آوَاهُ الْمَرَاحُ فَبَلَغَ فِي الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ، وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتٌ نَكَالٌ

قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ؟ قَالَ: هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا مَا آوَاهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ، وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلِهِ وَجَلَدَاتٌ نَكَالٌ هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِذَا كَانَ الرَّاوِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ثِقَةٌ فَهُوَ كَاَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مزینہ کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑوں پر اگائے گئے درختوں کی چوری کے بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چوری کے برابر تاوان دینا ہوگا اور عبرت کے لئے کچھ سزا بھی۔ اور پہاڑوں پر چرنے والے جانوروں کی چوری کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان جانوروں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، البتہ اگر وہ جانور گلے میں ہوں جہاں ان کی حفاظت کی جاتی ہے، وہاں سے چوری کیا گیا تو اگر اس کی قیمت ڈھال کے برابر پہنچتی ہے تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر اس کی قیمت ڈھال تک نہ پہنچتی ہو تو اس میں اس کا دگنا جرمانہ ہے اور عبرت کے طور پر کچھ کوڑے بھی مارے جائیں گے۔

اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لٹکے ہوئے پھل کو چوری کر لیا گیا اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اور اس جیسے دوسرے پھل جو لٹکے ہوئے ہوں، ان کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے البتہ وہ کہ جس کو کسی مقام پر حفاظت کے لئے رکھا گیا ہو اور اس کی قیمت ڈھال تک پہنچتی ہو تب ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ اور جس کی

قیمت ڈھال تک نہ پہنچے، اس میں اس کے برابر جرمانہ ہے اور چند کوڑے بطور عبرت مارے جائیں گے۔

❀❀ اس سنت میں عمرو بن شعیب، اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں، اور جب یہ روایت عمرو بن شعیب سے ہو تو اس سند کی طاقت اُس سند کے برابر ہوتی ہے جو ایوب کے ذریعے بواسطہ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچے۔

8152 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِیُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِیْ يَزِيدُ بْنُ اَبِیْ حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ فِيمَا دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8152 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حد نہ لگتی ہو تو سزا کے طور پر دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8153 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرْبِیِّ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ، اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ . فَقَالُوْا: اِنَّمَا سَرَقَ . قَالَ: فَاقْطَعُوهُ . ثُمَّ سَرَقَ اَيْضًا فَقُطِعَ، ثُمَّ سَرَقَ عَلٰی عَهْدِ اَبِیْ بَكْرٍ فَقُطِعَ، ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَ حَتّٰی قُطِعَتْ قَوَائِمُهُ ثُمَّ سَرَقَ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ بِهٰذَا حِينَ اَمَرَ بِقَتْلِهِ، اذْهَبُوا بِهٖ فَاقْتُلُوْهُ، فَدُفِعَ اِلٰی فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: اَمِّرُوْنِیْ عَلَيْكُمْ، فَاَمَّرُوْهُ فَكَانَ اِذَا ضَرَبَهُ ضَرَبُوْهُ حَتّٰی قَتَلُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8153 – بل منكر

✧✧ حارث بن حاطب فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے چوری کر لی، اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو قتل کر دو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے صرف

چوری کی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: تو اس کے ہاتھ کاٹ دو۔ اس نے پھر چوری کی، پھر اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی چوری کی، پھر اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا، وہ چوریاں کرنے سے باز نہ آیا، اور سزا پاتا رہا، حتیٰ کہ جب اس نے پانچویں مرتبہ چوری کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس بدبخت کو زیادہ جانتے تھے، تبھی تو آپ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا، (پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اس کو لے جاؤ اور قتل کردو، اس کو قریش کی ایک جماعت کے سپرد کردیا گیا، اس جماعت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت سے کہا: تم مجھے اپنا امیر بنالو، ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر بنالیا، پھر حضرت عبداللہ نے اس کو مارنا شروع کیا تو لوگ بھی مارنے لگ گئے، اس کو اتنا مارا کہ وہ مرگیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8154 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بِمِصْرَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ الْاٰبِقِ اِذَا سَرَقَ قَطْعٌ وَّلَا عَلَى الذِّمِّيِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِسَنَدِهٖ مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ وَهُوَ اَحَدُ الثِّقَاتِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8154 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھاگا ہوا غلام چوری کرے یا ذمی چوری کرے تو ان کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ سند بیان کرنے میں موسیٰ بن داؤد منفرد ہیں، اور یہ ثقہ راوی ہیں۔

8155 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى الْجَابِرَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَاجِدَةَ، يَقُوْلُ: كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَذْكُرُ اَوَّلَ رَجُلٍ قَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَارِقٍ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَكَاَنَّمَا اُسِفَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّكَ كَرِهْتَ قَطْعَهُ، قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ، لَا تَكُوْنُوْا اَعْوَانًا لِلشَّيْطَانِ عَلٰى اَخِيْكُمْ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اِذَا انْتَهٰى اِلَيْهِ حَدٌّ اِلَّا اَنْ يُقِيْمَهٗ، اِنَّ اللّٰهَ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8155 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابو ماجدہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: میں اس آدمی کا نام نہیں بتاؤں گا، رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے جس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھا، وہ ایک چور تھا، اس کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا لیکن حضور ﷺ کے چہرہ انور پر افسردگی کے آثار تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ لگتا ہے آپ کو اس کے ہاتھ کاٹنا، ناگوار گزر رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور کیا؟ مجھے اس سے کیا چیز منع کرے گی؟ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے بھائی مت بنو، امام کا تو فرض منصبی یہ ہے کہ جب کسی کے لئے حد ثابت ہو جائے تو وہ اس پر حد نافذ کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے، بخشنے کو ہی پسند کرتا ہے، اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ معاف کر دیا کریں اور درگزر سے کام لیں۔ کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کرے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8156 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَافَوُا الْحُدُودَ بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8156 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں حدود کو معاف کر دیا کرو، کیونکہ میرے پاس جس کا قصور حد تک ثابت ہو جائے گا تو اس کو حد لازمی لگے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8157 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْ اَمْرِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8157 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نفاذ حدود میں کوئی سفارش قبول کر لی، اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم میں اس کی مخالفت کی۔

8158 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ اَنْ رَجَمَ الْاَسْلَمِیَّ، فَقَالَ: اجْتَنِبُوا ہٰذِہِ الْقَاذُورَۃَ الَّتِی نَہَی اللّٰہُ عَنْہَا، فَمَنْ اَلَمَّ فَلْیَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰہِ وَلْیَتُبْ اِلَی اللّٰہِ، فَاِنَّہُ مَنْ یَبْدُ لَنَا صَفْحَتُہُ نُقِمْ عَلَیْہِ کِتَابَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ

(التعلیق – من تلخیص الذہبی)8158 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کو رجم کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اس گندگی سے بچو جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، اور جو اس میں مبتلا ہو جائے، اس کو چاہئے کہ وہ اس چیز کو چھپانے کی کوشش کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے چھپایا ہوا ہے، اور اس کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے، کیونکہ جس کا عمل ہمارے پاس ظاہر ہو جاتا ہے، اس پر کتاب اللہ کے مطابق حد لگانا ضروری ہو جاتا ہے۔

8159 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، ثَنَا سَعِیدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُوْنَ، اَنْبَاَ ہِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَتَرَ اَخَاہُ فِی الدُّنْیَا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، وَمَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِیہِ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، وَاللّٰہُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِیہِ

ہٰذَا الْاِسْنَادُ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ "

(التعلیق – من تلخیص الذہبی)8159 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے گناہوں کو چھپائے گا، اور جس نے اپنے بھائی سے دنیا کی کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکالیف دور فرمائے گا۔ اور جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مشغول رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں مشغول رہتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8160 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَکَرِیَّا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاہِیمَ، اَنْبَاَ حَیَّانُ بْنُ ہِلَالٍ، ثَنَا وُہَیْبٌ، ثَنَا سُہَیْلٌ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِی الدُّنْیَا اِلَّا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ " وَہٰذَا یُصَحِّحُ حَدِیثَ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا یَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِی الدُّنْیَا اِلَّا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَذَاکَ اَنَّ اَسْبَاطَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیَّ، رَوَاہُ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، وَرَوَاہُ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8160 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ، دنیا میں کسی بندے کا گناہ چھپائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہ چھپائے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو بندہ دنیا میں کسی کے گناہ کو چھپاتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کو چھپاتا ہے۔

اسباط بن محمد القرشی نے اس حدیث کو اعمش کے واسطے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے ابوصالح سے روایت کیا ہے۔

اور حماد بن زید نے محمد بن واسع کے ذریعے ایک آدمی کے واسطے سے ابوصالح سے روایت کیا ہے۔

8161 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِیُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ شَيْبَةُ الْخُضَرِیُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثٌ اَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ وَالرَّابِعُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهِ لَرَجَوْتُ اَنْ لَا آثَمَ: لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ عَبْدًا لَهُ سَهْمٌ فِى الْاِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ، وَلَا يَتَوَلَّى اللّٰهَ عَبْدٌ فِى الدُّنْيَا فَيُوَلِّيَهُ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا كَانَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ، وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا لَرَجَوْتُ اَنْ لَا آثَمَ، لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلَى عَبْدٍ فِى الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرَةِ " قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ عُمَرُ: اِذَا سَمِعْتُمْ مِثْلَ هٰذَا! الْحَدِيْثِ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْفَظُوْهُ وَاحْتَفِظُوْا بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8161 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں پر میں قسم کھا سکتا ہوں، اور ایک چوتھی چیز بھی ہے، وہ ایسی ہے کہ اگر میں اس پر قسم کھاؤں تو مجھے امید ہے کہ میں گنہ گار نہیں ہوں گا۔

○ جس آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس آدمی کے برابر نہیں رکھے گا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

○ ایسا نہیں ہو سکتا کہ بندہ دنیا میں اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کسی اور سے دوستی رکھے۔

○ جو بندہ جس قوم سے محبت رکھے گا، وہ ان کے ساتھ ہی ہو گا۔

○ چوتھی بات پر اگر میں قسم کھاؤں تو مجھے یقین ہے کہ اس میں مَیں گنہ گار نہیں ہوں گا، وہ چوتھی بات یہ ہے کہ جو بندہ دنیا میں لوگوں کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: جب تم عروہ کی بیان کردہ حدیث سنو جو انہوں نے ام

المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو تو اس کو یاد کر لیا کرو اور اس کو یاد رکھا بھی کرو۔

8162 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ، عَنْ كَعْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ كَثِيرٍ، مَوْلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنِ اسْتَحْيَى مَوْءُودَةً مِنْ قَبْرِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8162 – صحيح

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کا گناہ دیکھا اور اس کی پردہ پوشی کی، وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے کسی زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو قبر سے نکال کر اسے زندگی بخش دی ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8163 – اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنْ وَجَدْتُمْ لِمُسْلِمٍ مَخْرَجًا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُخْطِءَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُخْطِءَ بِالْعُقُوبَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جہاں تک ممکن ہو، مسلمان کو حد کے نفاذ سے بچاؤ، اگر تمہیں مسلمان کو بچانے کا کوئی راستہ ملے تو اس کو موقع ضرور دو، کیونکہ امام کا معافی دینے میں خطا کرنا، سزا دینے میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8163 – خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ نَتَحَدَّثُ لَوْ اَنَّ مَاعِزًا اَوْ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ لَمْ يَجِيئَا فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَطْلُبْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَحِيحٌ "

✧✧ حضرت ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں بات کیا کرتے ہیں کہ اگر ماعز اور یہ عورت چوتھی مرتبہ نہ آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو طلب نہ فرماتے (اور یہ لوگ حد سے بچ جاتے)

8164 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بَنُو اُبَيْرِقٍ رَهْطًا مِنْ بَنِي ظَفَرٍ وَكَانُوا ثَلَاثَةً بَشِيرٌ وَبِشْرٌ وَمُبَشِّرٌ، وَكَانَ بَشِيرٌ يُكْنَى اَبَا طُعْمَةَ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ مُنَافِقًا وَكَانَ يَقُولُ الشِّعْرَ يَهْجُو بِهِ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: قَالَهُ

فُلَانٌ، فَإِذَا بَلَغَهُمْ ذَلِكَ، قَالُوْا: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ مَا قَالَهُ إِلَّا هُوَ، فَقَالَ:

(البحر الكامل)

أَوَ كُلَّمَا قَالَ الرِّجَالُ قَصِيدَةً ضَمُّوا إِلَيَّ بِأَنْ أُبَيْرِقٍ قَالَهَا

مُتَخَطِّمِينَ كَأَنَّنِي أَخْشَاهُمْ جَدَعَ الْإِلَهُ أُنُوفَهُمْ فَأَبَانَهَا

وَكَانُوا أَهْلَ فَقْرٍ وَحَاجَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ رَجُلًا مُوْسِرًا أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَوَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى أَنَّ فِي إِسْلَامِهِ شَيْئًا، وَكَانَ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الضَّافِطَةُ مِنَ السَّدَمِ تَحْمِلُ الدَّرْمَكَ ابْتَاعَ لِنَفْسِهِ مَا يَحِلُّ بِهِ، فَأَمَّا الْعِيَالُ فَكَانَ يُقِيتُهُمُ الشَّعِيرَ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ - وَهُمُ الْأَنْبَاطُ - تَحْمِلُ دَرْمَكًا فَابْتَاعَ رِفَاعَةُ حِمْلَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ فَجَعَلَهُمَا فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ وَكَانَ فِي عُلِّيَّتِهِ دِرْعَانِ لَهُ وَمَا يُصْلِحُهُمَا مِنْ آلَتِهِمَا، فَطَرَقَهُ بَشِيرٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَرَقَ الْعُلِّيَّةَ مِنْ ظَهْرِهَا فَأَخَذَ الطَّعَامَ ثُمَّ أَخَذَ السِّلَاحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ عَمِّي بَعَثَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: أُغِيرَ عَلَيْنَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا، فَقَالَ بَشِيرٌ وَّإِخْوَتُهُ: وَاللّٰهِ مَا صَاحِبُ مَتَاعِكُمْ إِلَّا لَبِيدُ بْنُ سَهْلٍ - لِرَجُلٍ مِنَّا كَانَ ذَا حَسَبٍ وَصَلَاحٍ - فَلَمَّا بَلَغَهُ، قَالَ: أُصْلِتُ وَاللّٰهِ بِالسَّيْفِ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ بَنِي الْأُبَيْرِقِ وَأَنَا أَسْرِقُ، فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنُنَّ مَنْ صَاحِبُ هٰذِهِ السَّرِقَةِ، فَقَالُوْا: انْصَرِفْ عَنَّا فَوَاللّٰهِ إِنَّكَ لَبَرِيءٌ مِنْ هٰذِهِ السَّرِقَةِ، فَقَالَ: كَلَّا وَقَدْ زَعَمْتُمْ، ثُمَّ سَأَلْنَا فِي الدَّارِ وَتَجَسَّسْنَا حَتَّى قِيلَ لَنَا: وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَوْقَدَ بَنُو أُبَيْرِقٍ اللَّيْلَةَ وَمَا نَرَاهُ إِلَّا عَلٰى طَعَامِكُمْ، فَمَا زِلْنَا حَتَّى كِدْنَا نَسْتَيْقِنُ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهُ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فِيهِمْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلَ جَفَاءٍ وَسَفَهٍ غَدَوْا عَلٰى عَمِّي فَخَرَقُوا عُلِّيَّةً لَهُ مِنْ ظَهْرِهَا فَغَدَوْا عَلٰى طَعَامٍ وَسِلَاحٍ، فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ وَأَمَّا السِّلَاحُ فَلْيَرُدَّهُ عَلَيْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَنْظُرُ فِي ذَلِكَ وَكَانَ لَهُمُ ابْنُ عَمٍّ يُقَالُ لَهُ أُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَجَمَعَ رِجَالَ قَوْمِهِ ثُمَّ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ رِفَاعَةَ بْنَ زَيْدٍ وَابْنَ أَخِيهِ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ قَدْ عَمَدَا إِلٰى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلِ حَسَبٍ وَشَرَفٍ وَصَلَاحٍ يَأْبِنُونَهُمْ بِالْقَبِيحِ وَيَأْبِنُونَهُمْ بِالسَّرِقَةِ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا شَهَادَةٍ، فَوَضَعَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ، وَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمْتُهُ فَجَبَهَنِي جَبْهًا شَدِيدًا وَقَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعْتَ وَبِئْسَ مَا مَشَيْتَ فِيهِ، عَمَدْتَ إِلٰى أَهْلِ بَيْتٍ مِنْكُمْ أَهْلِ حَسَبٍ وَصَلَاحٍ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ وَتَأْبِنُهُمْ فِيهَا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا تَثَبُّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ، فَانْصَرَفْتُ عَنْهُ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَالِي وَلَمْ أُكَلِّمْهُ، فَلَمَّا أَنْ رَجَعْتُ إِلَى الدَّارِ أَرْسَلَ إِلَيَّ عَمِّي: يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ؟ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَالِي وَلَمْ أُكَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا، فَقَالَ: اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ، فَنَزَلَ الْقُرْآنُ (إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ

خَصِيمًا) (النساء: 105) اَىْ طُعْمَةَ بْنِ اُبَيْرِقٍ، فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ (ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا) (النساء: 112) اَىْ لَبِيْدَ بْنَ سَهْلٍ (وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ اَنْ يُضِلُّوكَ) (النساء: 113) يَعْنِىْ اَسِيْرَ بْنَ عُرْوَةَ وَاَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: (لَا خَيْرَ فِى كَثِيْرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ) (النساء: 114)— اِلٰى قَوْلِهٖ — (وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) (النساء: 48) اَىْ كَانَ ذَنْبُهُ دُوْنَ الشِّرْكِ، فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ هَرَبَ فَلَحِقَ بِمَكَّةَ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَىَّ الدِّرْعَيْنِ وَاَدَاتَهُمَا فَرَدَّهُمَا عَلٰى رِفَاعَةَ. قَالَ قَتَادَةُ: فَلَمَّا جِئْتُهُ بِهِمَا وَمَا مَعَهُمَا، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِى هُمَا فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَرَجَوْتُ اَنَّ عَمِّى حَسُنَ اِسْلَامُهُ وَكَانَ ظَنِّى بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ، وَخَرَجَ ابْنُ اُبَيْرِقٍ حَتّٰى نَزَلَ عَلٰى سَلَّامَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سَهْلٍ اُخْتِ بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَكَانَتْ عِنْدَ طَلْحَةَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ بِمَكَّةَ، فَوَقَعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ يَشْتُمُهُمْ فَرَمَاهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِاَبْيَاتٍ، فَقَالَ:

(البحر الطويل)

اَيَا سَارِقَ الدِّرْعَيْنِ اِنْ كُنْتَ ذَاكِرًا ... بِذِىْ كَرَمٍ بَيْنَ الرِّجَالِ اُوَادِعُهُ
وَقَدْ اَنْزَلَتْهُ بِنْتُ سَعْدٍ فَاَصْبَحَتْ ... يُنَازِعُهَا جِلْدَ اسْتِهٖ وَتُنَازِعُهُ
فَهَلَّا اَسِيْرًا جِئْتَ جَارَكَ رَاغِبًا ... اِلَيْهِ وَلَمْ تَعْمَدْ لَهُ فَتُدَافِعُهُ
ظَنَنْتُمْ بِاَنْ يَخْفَى الَّذِى قَدْ فَعَلْتُمْ ... وَفِيْكُمْ نَبِىٌّ عِنْدَهُ الْوَحْىُ وَاضِعُهُ
فَلَوْلَا رِجَالٌ مِنْكُمْ تَشْتُمُوْنَهُمْ ... بِذَاكَ لَقَدْ حَلَّتْ عَلَيْهِ طَوَالِعُهُ
فَاِنْ تَذْكُرُوْا كَعْبًا اِلٰى مَا نَسَبْتُمْ ... فَهَلْ مِنْ اَدِيْمٍ لَيْسَ فِيْهِ اَكَارِعُهُ
وَجَدْتُهُمْ يَرْجُوْنَكُمْ قَدْ عَلِمْتُمْ ... كَمَا الْغَيْثُ يُرْجِيْهِ السَّمِيْنُ وَتَابِعُهُ

فَلَمَّا بَلَغَهَا شِعْرُ حَسَّانَ اَخَذَتْ رَحْلَ اُبَيْرِقٍ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَاْسِهَا حَتّٰى قَذَفَتْهُ بِالْاَبْطَحِ، ثُمَّ حَلَقَتْ وَسَلَقَتْ وَخَرَقَتْ وَحَلَفَتْ اِنْ بِتَّ فِى بَيْتِى لَيْلَةً سَوْدَاءَ اَهْدَيْتَ لِى شِعْرَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مَا كُنْتَ لِتَنْزِلَ عَلَىَّ بِخَيْرٍ، فَلَمَّا اَخْرَجَتْهُ لَحِقَ بِالطَّائِفِ فَدَخَلَ بَيْتًا لَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ فَوَقَعَ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا يُفَارِقُ مُحَمَّدًا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِ خَيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8164 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنوابیرق، بنی ظفر کی ایک شاخ ہے، یہ تین بھائی تھے، بشیر بشر اور مبشر۔ بشیر کی کنیت ابوطعمہ تھی، وہ شاعر تھا، منافق تھا، یہ اپنی شاعری میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کیا کرتا تھا، اور یہ اشعار کسی اور کے نام منسوب کردیا کرتا تھا، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی حرکتوں کا پتا چلتا تو وہ سمجھ جاتے کہ یہ اشعار اس نے خود ہی

لکھے ہیں، یہ ہمیں جھوٹ بتا رہا ہے

پھر اس نے کہا:

جب کبھی بھی کوئی شخص قصیدہ کہتا ہے تو مجھے مغلوب کرنے کے لئے وہ میری طرف منسوب کر کے کہتا ہے کہ یہ قصیدہ ابن ابیرق نے کہا ہے۔ میں ان سے ڈرتا نہیں ہوں، اللہ کرے کہ ان کے ناک کان کٹ کر الگ ہو جائیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زمانہ جاہلیت میں اور اسلام میں بہت غریب ہوتے تھے، اور میرے چچا رفاعہ بن زید مالدار شخص تھے، انہوں نے اسلام کا زمانہ بھی پایا ہے، اللہ کی قسم! میں ان کے اسلام میں کوئی شک نہیں کرتا، ان کی عادت تھی کہ جب بھی ان کے پاس دولت آتی، ان کے پاس ضرورت مند مسافر آتے، وہ آٹا بیچ کر اپنی ضرورت کی اشیاء خریدتے، اور وہ بچوں کا گزارا جو پر کرواتے تھے۔ چنانچہ کچھ مسافر آٹا بیچنے کے لئے ان کے پاس آئے، رفاعہ نے جو کے دو بورے ان سے خرید لئے، اور وہ بالا خانے میں رکھوا دیئے، اس بالا خانے میں دو زر ہیں اور ان سے متعلقہ سامان موجود تھا، بشیر نے رات کے وقت مکان کی پشت کی جانب سے بالا خانے کی دیوار پھاڑی، اور غلہ اور اسلحہ لے گیا، صبح ہوئی تو میرے چچا نے میری جانب پیغام بھیج کر مجھے بلوایا، میں ان کے پاس گیا، انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات واردات ہوگئی اور ہمارا طعام اور ہتھیار چوری ہو گئے ہیں، بشیر اور اس کے ساتھیوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارا یہ سامان لبید بن سہل نے چرایا ہے، وہ شخص ہم میں حسب و نسب والا اور باعزت تھا، جب اس تک یہ بات پہنچی تو اس نے تلوار سونت کر کہا: اللہ کی قسم! اے بنی الابیرق کیا میں چوری کروں گا؟ اللہ کی قسم! میں تم پر یہ تلوار چلاؤں گا یا تم بتاؤ گے کہ یہ چوری کس نے کی ہے؟ انہوں نے کہا: ہماری جان چھوڑو، اللہ کی قسم! تو اس چوری سے بری ہے، اس نے کہا: ہرگز نہیں، تم تو مجھے چور سمجھتے ہو، پھر ہم نے اس گھر کا پوچھا اور تفتیش شروع کر دی، تفتیش کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ بنو ابیرق نے گزشتہ رات آگ روشن کی تھی، اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف تمہارا غلہ چوری کرنے کے لئے ہی جلائی گئی ہوگی۔، ہم نے تفتیش کا سلسلہ جاری رکھا، حتیٰ کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ یہی لوگ چور ہیں، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، اور آپ سے ان کے متعلق بات کی، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر والے مظلوم اور بھولے بھالے ہیں، کچھ لوگ میرے چچا پر چڑھ دوڑے، ان کا بالا خانہ پشت کی جانب سے پھاڑا، اور ان کا طعام اور ہتھیار وغیرہ چرا لئے، ہمیں طعام کی کوئی زیادہ ضرورت نہیں ہے، لیکن آپ ہمیں ہمارا اسلحہ واپس دلا دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس پر غور کرتا ہوں۔ ان کا ایک چچازاد بھائی تھا، اس کو اسیر بن عروہ کہا جاتا تھا، وہ اپنے قبیلے کے لوگوں کو جمع کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا، اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفاعہ بن یزید اور اس کے بھتیجے، قتادہ بن نعمان نے ہم باعزت شریف سادہ لوح لوگوں کو ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔ انہوں نے ہم پر بہت برے الزامات لگائے ہیں، انہوں نے ہم پر چوری کا بھی الزام لگایا ہے، حالانکہ ان کے پاس کوئی گواہ نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُن لوگوں کی بہت برائی کی، اور پھر واپس چلا گیا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور آپ سے اس موضوع پر بات چیت کی، آپ نے مجھے بہت سختی سے جھنجوڑا اور فرمایا: تم نے جو کچھ بھی کیا ہے، اچھا نہیں کیا، تو نے اپنے قبیلے کے عزت دار، شریف اور سادہ لوح لوگوں

پر چوری کا الزام لگایا ہے، اور بغیر ثبوت کے، بغیر گواہوں کے ان کو ذلیل کیا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو باتیں سنیں، وہ باتیں مجھے ذرا بھی اچھی نہیں لگیں، میں وہاں سے واپس آ گیا اور میرا ارادہ بن رہا تھا کہ میں اپنے مال کے قضیے سے ہی نکل جاؤں گا اور حضور ﷺ سے کلام نہیں کروں گا۔ جب میں اپنی حویلی میں واپس آیا تو میرے چچا نے میری جانب پیغام بھجوایا کہ اے بھتیجے! تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میں اپنے مال کے قضیے سے نکل جاؤں گا اور اس سلسلے میں اب رسول اللہ ﷺ سے کوئی کلام نہیں کروں گا، اور اللہ کی قسم! میں اس معاملے میں دوبارہ حضور ﷺ کی خدمت میں نہیں جاؤں گا، انہوں نے فرمایا: اللہ ہی سے مدد لی جاتی ہے۔ اس وقت قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّا اَنۡزَلۡنَا اِلَيۡكَ الۡكِتَابَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنۡ لِلۡخَائِنِيۡنَ خَصِيۡمًا (النساء: 105)

''اے محبوب بے شک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم لوگوں میں جس طرح تمہیں اللہ دکھائے اور دغا والوں کی طرف سے نہ جھگڑو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اس میں خائن سے مراد طعمہ بن ابیرق ہے۔ حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی حتیٰ کہ آپ

ثُمَّ يَرۡمِ بِهٖ بَرِيۡئًا

''پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تک پہنچے، اس میں بری سے مراد لبید بن سہل ہے۔ پھر فرمایا:

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَتُهٗ لَهَمَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّضِلُّوۡكَ

''اے محبوب اگر اللہ کا فضل ورحمت تم پر نہ ہوتا تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکا دے دیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اس سے مراد اسیر بن عروہ اور اس کے ساتھی ہیں، پھر فرمایا:

لَا خَيۡرَ فِيۡ كَثِيۡرٍ مِّنۡ نَّجۡوَاهُمۡ (النساء: 114) - اِلٰى قَوۡلِهٖ - (وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ

''ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی، اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی شرک سے کمتر کوئی بھی گناہ ہو، اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ جب قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں تو وہ بھاگ کر مکہ چلا گیا، اور رسول اللہ ﷺ نے دونوں زرہیں اور ان کا سامان میری جانب بھیج دیا، میں نے وہ رفاعہ کو واپس کر دیا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: جب میں ان کی دونوں زرہیں اور ان کا سامان لے کر ان کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے!

یہ دونوں میں نے اللہ کی راہ میں وقف کیں، مجھے امید ہوگئی کہ میرا چچا مشرف باسلام ہو جائے گا، اس سے پہلے ان کے بارے میں میرا گمان کچھ اور تھا۔ ابن ابیرق وہاں سے نکلا اور بنی عمرو بن عوف کی بہن سلامہ بنت سعد بن سہل کے پاس پہنچ گیا، سلامہ، طلحہ بن ابی طلحہ کے نکاح میں، مکہ میں تھیں، یہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بہت بکواس کرتا ہوا آیا اور صحابہ کرام کو بھی برا بھلا کہنے لگا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اشعار میں اس کی بکواسات کا جواب دیا۔

جب حضرت حسان کے اشعار سلامہ تک پہنچے تو اس نے ابیرق کا کجاوہ پکڑا، اس کو اپنے سر پر رکھا اور اٹھا کر نالے میں پھینک دیا، اس کا سر مونڈ دیا، اس کو برا بھلا کہا، اس کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور یہ قسم کھائی کہ تیری وجہ سے حسان نے میرے بارے میں یہ اشعار کہے ہیں تو نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا اگر تو نے میرے گھر میں رات گزاری تو تیری خیر نہیں ہوگی، جب سلامہ نے اس کو اپنے گھر سے نکال دیا تو وہ طائف میں چلا گیا، وہاں جا کر ایک خالی گھر میں گھس گیا، وہ مکان اس کے اوپر گر گیا اور وہ نیچے دب کر مر گیا، اس کے بعد قریش کہا کرتے تھے "اللہ کی قسم! محمد کے جس صحابی میں بھلائی ہوتی ہے وہ کبھی بھی محمد کو نہیں چھوڑتا۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8165 – اَخْبَرَنِی اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ الْفَقِیهُ بِالرِّیِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا یُونُسُ بْنُ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی جُحَیْفَةَ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فِی الدُّنْیَا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَرْجِعَ فِی شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَسَتَرَهُ، وَمَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فِی الدُّنْیَا فَعُوقِبَ عَلَیْهِ فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ یُثَنِّیَ عُقُوبَتَهُ عَلٰی عَبْدٍ مَرَّتَیْنِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِزِیَادَةِ اَلْفَاظٍ وَتِلَاوَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِیهِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8165 – علی شرط البخاری ومسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں کوئی گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمادی، اور اس کو معاف کر دیا، تو اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے یہ قوی امید ہے کہ جس گناہ کو ایک مرتبہ چھپا چکا ہے اور معاف کر چکا ہے، اس کو دوبارہ نہیں کھولے گا۔

اور جس نے دنیا میں کوئی گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں اس کو اس گناہ کی سزا دے دی تو اللہ تعالیٰ کی شان عدل سے یہ قوی امید ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایک گناہ کی دو مرتبہ سزا نہیں دے گا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے، اس میں چند الفاظ زائد ہیں، اور اس میں قرآن کریم کی آیات بھی موجود ہیں

8166 – حَدَّثَنَاهُ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ التَّمِیمِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِیُّ، ثَنَا جَدِّی، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ یَزِیدَ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِیَةَ، عَنْ اَزْهَرَ بْنِ رَاشِدٍ الْکَاهِلِیِّ، عَنْ اَبِی سُخَیْلَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی

طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلِ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، اَخْبَرَنِي نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَا اَصَابَكُمْ) (الشورى: 30) مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يُثَنِّيَ عَلَيْهِمُ الْعُقُوبَةَ وَمَا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَعُودَ فِي عَفْوِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8166 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوجحیفہ فرماتے ہیں: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی آیت نہ بتاؤں جو قرآن کریم میں سے سب سے افضل ہے؟ مجھے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا (وہ آیت یہ ہے)

مَا اَصَابَكُمْ) (الشورى: 30) مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ

''اورتمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرمادیتا ہے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

جب مصیت انسان کے اپنے ہاتھوں سے آتی ہے، تو اللہ تعالیٰ کی شان عدل سے یہی امید ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایک گناہ کی دومرتبہ سزا نہیں دے گا، اور جو گناہ اس نے دنیا میں معاف کردیا ہے، اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے یہی امید ہے کہ وہ دی ہوئی معافی واپس نہیں لے گا۔

8167 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا عَبْدٍ اَصَابَ شَيْئًا مِمَّا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ اُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّهُ كُفِّرَ عَنْهُ ذَلِكَ الذَّنْبُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8167 – صحيح

✧✧ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی جرم کی پاداش میں بندے پر جب حد نافذ کردی جاتی ہے تو وہ حد اس کے گناہ کے لئے کفارہ بن جاتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8168 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمُبْتَلَاةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَاَمَرَ بِرَجْمِهَا، فَمَرَّ بِهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَعَهَا الصِّبْيَانُ يَتْبَعُونَهَا، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قَالُوا: اَمَرَ بِهَا عُمَرُ اَنْ تُرْجَمَ، قَالَ: فَرَدَّهَا وَذَهَبَ مَعَهَا اِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ: اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ، وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8168 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک زانیہ عورت کو پیش کیا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کرنے کا حکم دیا، وہاں سے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا، وہاں پر اس عورت کے چھوٹے چھوٹے بچے رو رہے تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کا حکم دیا ہے، حضرت علی نے اس عورت کو واپس کیا، اور اس کے ہمراہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، اور فرمایا: کیا آپ جانتے نہیں کہ مجنون سے قلم اٹھالیا گیا ہے جب تک کہ اس کی عقل ٹھیک نہ ہو جائے پاگل سے بھی قلم اٹھالیا گیا ہے حتیٰ کہ اس کو افاقہ ہو جائے (اور اس کی عقل ٹھیک ہو جائے) اور سوئے ہوئے سے بھی قلم اٹھالیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے بھی قلم اٹھالیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو شعبہ نے اعمش سے روایت کیا ہے اور ان کی روایت میں کچھ الفاظ زائد ہیں۔

8169 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، قَالَا: ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِامْرَاَةٍ مَجْنُونَةٍ حُبْلٰى فَاَرَادَ اَنْ يَرْجُمَهَا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: " اَوَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْقَلَمَ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَعْقِلَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَخَلّٰى عَنْهَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنَدًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8169 – صحيح فيه إرسال

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنونہ عورت کو زنا کے کیس میں پیش کیا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو رجم کرنے کا ارادہ رکھتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں جانتے کہ تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے

○ مجنون سے، جب تک کہ اس کی عقل درست نہ ہو جائے۔

○ بچے سے، جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔ ○ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو جائے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8170 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَعْقِلَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ "

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔
○ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ بیدار نہ ہوجائے۔ ○ پاگل سے، جب تک کہ اس کی عقل ٹھیک نہ ہوجائے۔
○ بچے سے، جب تک کہ وہ بالغ نہ ہوجائے۔

8171 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ مَرْثَدٍ الطَّبَرَانِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَدْلَجَ فَتَقَطَّعَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّهُ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَصِحَّ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8171 – عكرمة ضعفوه

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہ لوگ ساری رات سفر کرتے رہے قافلے کے لوگ ادھر ادھر بکھر گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔
○ سوئے ہوئے سے، جب تک اٹھ نہ جائے۔ ○ فاتر العقل سے، جب تک تندرست نہ ہوجائے۔
○ بچے سے، جب تک بالغ نہ ہوجائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8172 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ وَهْبٍ، اَنْبَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّدُوهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَلَمْ يَرَوُا الْمَوَاسِيَ جَرَتْ عَلٰى شَعْرِهِ – يَعْنِي عَانَتَهُ – فَتَرَكُوهُ مِنَ الْقَتْلِ

حديث: 8170

الجامع للترمذی - ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فيمن لا يجب عليه الحد' حديث: 1381' سنن ابی داود - كتاب الحدود' باب في المجنون يسرق او يصيب حدا - حديث: 3845' صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب التكليف - ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه' حديث: 143' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها' جماع ابواب صلاة الفريضة عند العلة تحدث - باب ذكر الخبر الدال على ان امر الصبيان بالصلاة قبل البلوغ' حديث: 946' سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الإيلاء - باب المرأة تلد لستة اشهر' حديث: 1933' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الرجم' المجنونة تصيب الحد - حديث: 7105' شرح معاني الآثار للطحاوی - كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء - حديث: 2105' سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 2862' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة الإمام قاعدا بقيام - باب من تجب عليه الصلاة' حديث: 4730' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' - مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث: 924

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَإِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8172 – صحيح غريب

❖❖ عطیہ کہتے ہیں: بنی قریظہ کے ایک آدمی نے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قریظہ کے دن مجھے ننگا کر دیا، انہوں نے دیکھا کہ میری بغلوں کے بالوں پر ابھی استرا نہیں لگا تھا (یعنی میں ابھی نابالغ تھا) تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

۞۞ یہ حدیث غریب صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ حدیث عبدالملک بن عمیر کے واسطے سے عطیہ قرظی کی سند سے مشہور ہے۔

8173 – كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ، يَقُوْلُ: كُنْتُ غُلَامًا يَوْمَ حُكِمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ فَشَكُّوا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُونِي اَنْبَتَ الشَّعْرِ فَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ آخِرُ كِتَابِ الْحُدُوْدِ "

❖❖ عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں: عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سعد بن معاذ کو حکم ملا کہ بنی قریظہ کے جنگجوؤں کو قتل کردو، اور ان کے بچوں کو گرفتار کرلو، ان دنوں میں چھوٹا بچہ تھا، حضرت سعد کے ساتھیوں کو میرے بارے میں شک ہوا، انہوں نے (میرے کپڑے اتروا کر دیکھا تو) میرے زیرِ ناف بال نہیں اگے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ میں آج زندہ و جاوید تمہارے سامنے بیٹھا ہوں۔

حدیث: 8173

الجامع للترمذی ' ابواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی النزول علی الحكم' حديث:1551 'سنن ابی داود - كتاب الحدود' باب فی الغلام يصيب الحد - حديث:3847 'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من لا يجب عليه الحد - حديث:2538 'سنن الدارمی - ومن كتاب السير' باب : حد الصبی متى يقتل - حديث:2424 'صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب - ذكر الامر بقتل من انبت فی دار الحرب والإغضاء على من' حديث: 4854 'السنن الصغرى - كتاب قطع السارق' حد البلوغ - حديث:4919 'السنن الماثورة للشافعی - كتاب الزكاة' باب الجهاد - حديث:613 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب اللقطة' ذكر لا قطع على من لم يحتلم - حديث: 18071 'سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب جامع الشهادة - حديث:2774 'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الجهاد' من ينهى عن قتله فی دار الحرب - حديث: 32471 'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - عطية القرظی رضی الله عنه . حديث:1925 'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الطلاق' من يقع طلاقه من الازواج - حديث:5460 'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الحجر' باب البلوغ بالإنبات - حديث: 10582 'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث عطية القرظی - حديث: 18421 'مسند الطيالسی - عطية القرظی' حديث:1366 'مسند الحميدی - حديث عطية القرظی رضی الله عنه' حديث:858 'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:1352

كِتَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

خوابوں کی تعبیروں کا بیان

8174 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ. فَالرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا اَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ" قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8174 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں (بھی بعض) مومنوں کے خواب سچے ہوں گے، اور سب سے زیادہ سچا خواب اس کا ہوگا جو سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہوگا، اور خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ اچھا خواب، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لئے خوشخبری ہوتا ہے۔

۲۔ ایسا خواب کہ انسان خود اپنے آپ سے گفتگو کررہا ہوتا ہے (یعنی انسان کی سوچیں متشکل ہوکر دکھائی دیتی ہیں)

حديث: 8174

صحيح البخاری - كتاب التعبير' باب القيد فی المنام - حديث:6632' صحيح مسلم - كتاب الرؤيا' حديث:4296' صحيح ابن حبان - 'كتاب الرؤيا - ذكر البيان بان اصدق الناس رؤيا من كان اصدقه حديثا فی' حديث: 6132' سنن الدارمی - ومن كتاب الرؤيا' باب اصدق الناس رؤيا اصدقهم حديثا - حديث: 2117' سنن ابی داود - كتاب الادب' باب ما جاء فی الرؤيا - حديث: 4386' الجامع للترمذی' ابواب الرؤيا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ان رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة' حديث:2248' معرفة السنن والآثار للبيهقی - كتاب المكاتب' باب المكاتب - احاديث للشافعی لم يذكرها فی الكتاب' حديث: 6365' مسند احمد بن حنبل - مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث:7472' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:963

۳۔ایسا خواب جو شیطان کی جانب سے انسان کو پریشان کرنے کے لئے دکھایا جاتا ہے۔

جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے، وہ کسی کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہئے، اور بیدار ہو کر نماز پڑھ کر دعا مانگنی چاہئے۔ اور مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، خواب میں قید دیکھنے کو میں اچھا سمجھتا ہوں اور ہتھکڑی یا طوق کو اچھا نہیں سمجھتا، خواب میں خود کو قید دیکھنا دین میں ثابت قدمی کی نشانی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8175 – شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِينٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِالزِّيَادَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8175 – صحيح

حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، اور یہ بندے کے اوپر پرواز کرتا رہتا ہے جب تک کہ اس نے اپنا خواب کسی کے سامنے بیان نہ کیا ہو، اور جب بندہ اپنا خواب کسی کے سامنے بیان کر دیتا ہے تو وہ گر پڑتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اضافے کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8176 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ الْخَزَّازُ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُولُ: هَلْ رَاَى اَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟ اَلَا اِنَّهُ لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8176 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو پوچھتے: آج رات کسی نے خواب دیکھا ہے؟ خبردار! میرے بعد نبوت کے امور میں سے صرف اچھے خواب ہی باقی رہ گئے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8177 – حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَفْوَانَ الْبُخَارِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ الْبُخَارِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرُّؤْيَا تَقَعُ عَلٰى مَا تُعَبَّرُ، وَمَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ رَفَعَ رِجْلَهُ فَهُوَ يَنْتَظِرُ مَتٰى يَضَعُهَا، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا نَاصِحًا اَوْ عَالِمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8177 – صحيح

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواب اسی طرح وقوع پذیر ہوجاتا ہے، جیسے اس کی تعبیر بیان کی جائے، اور اس کی مثال ایسے دی، کہ ایک آدمی اپنا پاؤں اٹھاتا ہے، تو وہ اس انتظار میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے اس پاؤں کو کب رکھے گا۔ جب کوئی خواب دیکھے تو وہ اپنا خواب اپنے کسی خیر خواہ کو یا کسی عالم دین کو سنائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8178 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِی وَلَا نَبِیَّ قَالَ: فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: رُؤْيَا الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ هِیَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8178 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسالت اور نبوت ختم ہوچکی ہے، اب میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی آئے گا۔ راوی کہتے ہیں: لوگ یہ بات سن کر بہت پریشان ہوگئے، (ان کی کیفیت دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن مبشرات چلتے رہیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان جو خواب دیکھتا ہے، یہ نبوت کے اجزاء میں چھیالیسواں حصہ ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8179 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بَيَانَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، قَالَ: نُبِّئْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) (يونس: 64) قَالَ: هِیَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰى لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهٗ حَدِيْثُ اَبِی الدَّرْدَاءِ الَّذِی

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8179 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

''انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں'' (ترجمہ کنزالایمانا، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد وہ نیک خواب ہیں جو بندہ مومن دیکھتا ہے، یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

8180 – حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) (يونس: 64) فَقَالَ: مَا سَاَلَنِي اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا سَاَلَنِي عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ، هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرَى لَهُ

✧✧ عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس آیت کے بارے میں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے تب سے آج تک تیرے علاوہ اور کسی نے مجھ سے اس آیت کے بارے میں نہیں پوچھا، میں نے اس آیت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے، تیرے سوا کسی نے مجھ سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد وہ نیک خواب ہیں جو بندہ مومن دیکھتا ہے، یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔

8181 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا اَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَاَى، وَاِذَا رَاَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8181 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ ایسا خواب دیکھے جو اسے بہت اچھا لگے، تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور جو کچھ دیکھا ہے وہ (کسی اہل کے

سامنے) بیان کرنا چاہئے ، اور جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے ، یہ شیطان کی طرف سے ہے ، اس کو چاہئے کہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے ، اور وہ اپنا یہ خواب کسی کے سامنے بیان نہ کرے ، اس کا نقصان ہوگا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8182 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِیهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیدٍ الدَّارِمِیُّ، ثَنَا سَعِیدُ بْنُ عُفَیْرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَا: ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِی قُطِعَ وَاَنَا اَتْبَعُهُ، فَزَجَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِكَ فِی الْمَنَامِ

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8182 - علی شرط البخاری ومسلم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا: خواب میں شیطان جو تیرے ساتھ کھیلتا رہا ہے، وہ ہمیں مت بتا۔

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا رَاَی اَحَدُكُمُ الرُّؤْیَا یَكْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهِ وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِی كَانَ عَلَیْهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

اسی اسناد کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی منقول ہے کہ جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے بائیں جانب تھوک دے اور کروٹ بدل کر لیٹ جائے۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8183 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ السَّرْحِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ، عَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8183 - صحیح

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کے وقت جو خواب آئے وہ اکثر سچا ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8184 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا قَبِیصَةُ بْنُ

عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَذَبَ فِى حُلْمِهِ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيرَةٍ

✦✦ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے خواب کے بارے میں جھوٹ بولا، اس کو قیامت کے دن اس کو بال کی گرہ کھولنے پر مجبور کیا جائے گا۔

8185 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَذَبَ فِى حُلْمِهِ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے خواب بیان کرنے میں جھوٹ سے کام لیا اس کو قیامت کے دن اس بات کا مکلف کیا جائے گا کہ وہ دو بالوں کو گرہ لگائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8186 - اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَآنِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِىْ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِىْ قَالَ اَبِىْ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَقُلْتُ: قَدْ رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَشَبَّهْتُهُ بِهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّهُ كَانَ يُشْبِهُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا السِّيَاقَةِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8186 - صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ میرے والد کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی، اور کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، پھر میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا، میں نے کہا: حسن بن علی رضی اللہ عنہما، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل ملتے جلتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے: جی ہاں، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8187 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: اِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَلٰكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ وَّلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8187 – عثمان هو الوقاص متروك

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ سے ورقہ بن نوفل کے بارے پوچھا گیا، تو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ آپ کو سچا نبی مانتے تھے، لیکن وہ آپ کے اعلانِ نبوت سے پہلے وفات پا گئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان کو خواب میں دیکھا ہے، وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، اگر وہ دوزخی ہوتے تو ان پر یہ لباس نہ ہوتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8188 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: " اِنِّي رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عِنْدَ رَاْسِي وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، يَقُولُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اضْرِبْ لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ: اسْمَعْ سَمِعَ اُذُنُكَ وَاعْقِلْ عَقِلَ قَلْبُكَ، مَثَلُكَ وَمَثَلُ اُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَادُبَةً، ثُمَّ بَعَثَ رَسُولًا يَدْعُو النَّاسَ اِلٰى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَابَ الرَّسُولَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ، فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ، وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ، وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ، وَاَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُولٌ مَنْ اَجَابَكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَكَلَ مَا فِيهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8188 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ جبریل امین علیہ السلام میرے سر کی طرف کھڑے ہیں، حضرت میکائیل علیہ السلام میرے قدموں کی جانب کھڑے ہیں، ان میں سے ایک، دوسرے سے کہہ رہا ہے: اس کی کوئی مثال بیان کرو، اس نے کہا: غور سے سنو اور دل سے سمجھو، اس کی مثال اور اس کی امت کی مثال ایسے ہے، جیسے کسی بادشاہ نے ایک محل تعمیر کروایا، پھر اس میں ایک کمرہ بنایا، پھر اس میں دسترخوان تیار کروایا، پھر اس نے ایک قاصد بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے کر آئے، کچھ لوگوں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا اور کچھ لوگوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے، اور ''محل'' اسلام ہے، ''کمرہ'' جنت ہے، اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کی جانب سے قاصد ہیں، جس نے آپ کی بات مان لی وہ جنت میں جائے گا اور وہاں کی نعمتیں کھائے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8189 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْوَزِیرِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیسَ الرَّازِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ، ثَنَا الْاَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِی بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ: مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا رَاَیْتُ کَاَنَّ مِیزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِیْ بَکْرٍ، وَوَزَنَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَرَجَحَ اَبُوْ بَکْرٍ، وَوَزَنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِیزَانُ، فَرَاَیْتُ الْکَرَاهِیَةَ فِی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8189 – صحیح

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے پوچھا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا؟ ایک آدمی نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ جیسے کوئی ترازو آسمان سے نازل ہوا، اس میں آپ کا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا باہم وزن کیا گیا، آپ، ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھاری رہے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا باہم وزن کیا گیا، اس مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہم وزن کیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، اس کے بعد ترازو اٹھالیا گیا، (یہ خواب سنانے کے بعد) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غم کے آثار دیکھے

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8190 - حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ عِیسَی الْحِیرِیُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ، ثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِیَادُ بْنُ یَحْیَی الْجَیْشَانِیُّ، ثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْیَسَعِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ، عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: کُنْتُ جَالِسًا فِی حَلْقَةِ الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلّٰی فَخَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَقُلْتُ: اِنَّ الْقَوْمَ قَالُوا کَذَا وَکَذَا، فَقَالَ: مَا یَنْبَغِی لِاَحَدٍ اَنْ یَکْذِبَ اَوْ یَقُوْلَ مَا لَا یَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُکَ لِمَ ذَا، اِنِّی رَاَیْتُ رُؤْیَا فَقَصَصْتُهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، رَاَیْتُ کَاَنِّی فِی رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَذَکَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَفِی وَسَطِ الرَّوْضَةِ عَمُوْدٌ مِنْ حَدِیدٍ، فَاَتَانِی رَجُلٌ فَقَالَ لِی: اصْعَدْ، فَقُلْتُ: لَا اَسْتَطِیعُ اَنْ اَصْعَدَ، قَالَ: فَاَتَی بِی مُنْصَبًا مِنْ خَلْفِی، فَقَالَ: بِیْ اصْعَدْ، فَقُلْتُ: لَا اَسْتَطِیعُ اَنْ اَصْعَدَ، فَصَعَّدَنِی مَعَ ثِیَابِی فَلَمَّا انْتَهَیْتُ اِلٰی اَعْلَی الْعَمُوْدِ اِذَا فِیهِ عُرْوَةٌ فَاَدْخَلْتُ یَدِی فِی الْعُرْوَةِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ وَاِنَّ الْحَلْقَةَ لَفِی یَدِی، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا الرَّوْضَةُ فَرَوْضَةُ الْاِسْلَامِ، وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَعَمُوْدُ الْاِسْلَامِ، وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَاَخَذْتَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی فَلَا تَزَالُ ثَابِتًا عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَوْ کَانَ الرَّجُلُ مِنْهُ مُسَمًّی لَصَحَّ عَلٰی شَرْطِهِمَا "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8190 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا، ایک آدمی مسجد میں آیا، لوگ کہنے لگے: یہ جنتی شخص ہے، اس نے نماز پڑھی اور مسجد سے نکل گیا، میں اس کے پیچھے پیچھے گیا، میں نے اس سے کہا: لوگ آپ کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کر رہے ہیں، اس نے کہا: جھوٹ نہیں بولنا چاہئے اور ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس کے بارے میں یقین نہیں ہے، اس کی وجہ میں تجھے بتاتا ہوں، (بات دراصل یہ ہے کہ) میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا، اور وہ خواب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا، (خواب یہ تھا) میں نے دیکھا کہ میں ایک سرسبز باغ میں موجود ہوں، پھر اس کے سبزہ اور اس کی وسعت کا ذکر کیا، اور باغ کے درمیان لوہے کا ایک ستون ہے، میرے پاس ایک آدمی آیا، اور کہنے لگا: اس پر چڑھ جا، میں نے کہا: میں اس پر نہیں چڑھ سکتا، اس نے چڑھنے کے لئے میرے پیچھے کوئی چیز رکھ دی، پھر کہا: چڑھو، میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا، اس نے میرے کپڑوں سے پکڑ کر مجھے اوپر چڑھا دیا، جب میں اس ستون کی بلندی پر پہنچا تو وہاں ایک رسی تھی، میں نے اپنا ہاتھ اس رسی میں ڈال دیا، جب صبح ہوئی تو میرے ہاتھ پر رسی کے نشانات موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باغ سے مراد ''اسلام'' ہے۔ اور ستون ''اسلام کا ستون'' ہے۔ اور رسی سے مراد ''عروۃ الوثقی'' ہے۔ تو نے اس کو تھام لیا ہے، اس لئے تو ساری زندگی اسلام پر قائم رہے گا اور تیرا خاتمہ بھی اسلام پر ہی ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8191 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ، ثنا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: اجْتَمَعَ نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ عِنْدَ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: وَاللّٰهِ لَا يُعَذِّبُنِي اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّمَا بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ لَا اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا اَسْرِقَ وَلَا اَقْتُلَ وَلَدِي وَلَا آتِي بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِيهِ بَيْنَ يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ وَلَا اَعْصِيهِ فِي مَعْرُوفٍ وَقَدْ وَفَّيْتُ، قَالَ: فَرَجَعَتْ اِلٰى بَيْتِهَا فَاُتِيَتْ فِي مَنَامِهَا فَقِيلَ لَهَا: اَنْتِ الْمُتَاَلِّيَةُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ لَا يُعَذِّبَكِ، فَكَيْفَ بِقَوْلِكِ فِيمَا لَا يَعْنِيكِ وَمَنْعُكِ مَا لَا يُغْنِيكِ؟ قَالَ: فَرَجَعَتْ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لَهَا: اِنِّي اُتِيتُ فِي مَنَامِي فَقِيلَ لِي كَذَا وَكَذَا وَاِنِّي اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8191 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب فرماتے ہیں: مومنین کی عورتیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمع تھیں، ان میں سے ایک خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ مجھے کبھی بھی عذاب نہیں دے گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس چیز کی بیعت کی ہے کہ میں کبھی شرک نہیں کروں گی، کبھی چوری نہیں کروں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کروں گی، اور میں زنا کا ارتکاب نہیں کروں گی، اور نیکی کے کام میں نافرمانی نہیں کروں گی'' اور میں اپنے اس عہد پر قائم ہوں، وہ خاتون جب واپس اپنے گھر گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے اس کو کہا کہ ''تو نے اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دی ہے کہ وہ تجھے عذاب نہیں دے

گا۔تونے جو غیرضروری باتیں کی ہیں، اورایسی چیز روک کررکھی ہے جو تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گی، (اس کا حساب کون دے گا؟)راوی کہتے ہیں: وہ عورت دوبارہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اوراپنا خواب سنا کر بولی: میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی ہوں اوراس کی طرف رجوع لاتی ہوں۔

8192 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَحْبُوبِ بْنِ فُضَيْلٍ، التَّاجِرُ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثنا اَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سَوْرَةَ الْحَافِظُ بِتِرْمِذَ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْجَارُودِيُّ، ثنا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: " رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ ثَلَاثَةَ اَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِي حُجْرَتِي فَقَصَصْتُ رُؤْيَايَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دُفِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا اَحَدُ اَقْمَارِكِ وَهُوَ خَيْرُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8192 – صحیح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند آ کر میری گود میں گرے ہیں، میں نے اپنا خواب حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کوسنایا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کومیرے حجرے میں دفن کیا گیا تو حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تیرے تین چاندوں میں سے ایک یہ ہے، اور یہ تینوں میں سب سے اچھا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

8193 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ غَنَمًا سَوْدَاءَ يَتْبَعُهَا غَنَمٌ عُفْرٌ يَا اَبَا بَكْرٍ اعْبُرْهَا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هِيَ الْعَرَبُ تَتْبَعُكَ ثُمَّ تَتْبَعُهَا الْعَجَمُ حَتّٰى تَغْمُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا عَبَرَهَا الْمَلَكُ بِسَحَرَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8193 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی بھیڑ ہے، اس کے پیچھے ایک مٹیالے رنگ کی بھیڑ لگی ہوئی ہے، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اس خواب کی تعبیر بیان کرو، حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عرب ہیں جو کہ آپ کے پیچھے چل رہے ہیں، پھر اہل عجم ہیں جو اہل عرب کے پیچھے چل رہے ہیں، حتیٰ کہ یہ ان کومکمل طور پر ڈھانپ لے گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کے وقت فرشتے نے بھی یہی تعبیر بیان کی تھی۔

8194 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْبَزَّازُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ،

ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُ غَنَمًا كَثِيْرَةً سَوْدَاءَ دَخَلَتْ فِيهَا غَنَمٌ كَثِيْرَةٌ بِيضٌ قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعَجَمُ يَشْرَكُوْنَكُمْ فِي دِينِكُمْ وَاَنْسَابِكُمْ قَالُوْا: الْعَجَمُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَوْ كَانَ الْاِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنَ الْعَجَمِ وَاَسْعَدَهُمْ بِهِ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8194 – على شرط البخاری

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے بہت ساری کالی بھیڑیں دیکھی ہیں، جن میں بہت ساری سفید بھیڑیں داخل ہوگئی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کی کیا تعبیر سمجھی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل عجم تمہارے ساتھ تمہارے دین اور تمہارے نسبوں میں شریک ہو جائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجم کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ایمان ثریا کے ساتھ لٹک رہا ہوتو کچھ عجمی لوگ وہاں سے بھی ایمان اتار لائیں گے، اور یہ لوگوں کی خوش بختی ہوگی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8195 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْخَطْمِيُّ، ثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: " الْفَتَيَانِ اللَّذَانِ اَتَيَا يُوسُفَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي الرُّؤْيَا اِنَّمَا كَانَا تَكَاذَبَا فَلَمَّا اَوَّلَ رُؤْيَاهُمَا قَالَ: اِنَّا كُنَّا نَلْعَبُ، قَالَ يُوسُفُ: قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8195 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونو جوان حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس خوابوں کی تعبیر پوچھنے آئے، دونوں ہی جھوٹ بول رہے تھے، جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے بیان کردہ خوابوں کی تعبیر بیان کردی تو وہ کہنے لگے: ہم تو مزاق کررہے تھے، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تم نے جس جس خواب کی تعبیر پوچھی ہے ان کے بارے میں تعبیر کے موافق فیصلہ ہو چکا ہے (اگر چہ تم نے وہ جھوٹ ہی بیان کیا تھا)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8196 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ طَلْحَةَ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ شَيْبَانُ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَعْرِفُ النُّجُومَ الَّتِي

رَآهَا يُوسُفُ يَسْجُدُونَ لَهُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا سَاَلَهُ الْيَهُوْدِيُّ، فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّ فَقَالَ: يَا يَهُوْدِيُّ لِلّٰهِ عَلَيْكَ اِنْ اَنَا اَخْبَرْتُكَ لَتُسْلِمَنَّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " النُّجُومُ حَدَثَانُ وَالطَّارِقُ وَالذَّبَّالُ وَقَابِسُ وَالْعُودَانِ وَالْفَلِيقُ وَالنُّصْحُ وَالْقَرُوحُ وَذُو الْكَنَفَانِ وَذُو الْفَرْعِ وَالْوَثَّابُ رَآهَا يُوسُفُ مُحِيطَةً بِاَكْنَافِ السَّمَاءِ سَاجِدَةً لَهُ فَقَصَّهَا عَلٰى اَبِيْهِ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْهُ: اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ فَلْيُشَتَّتْ وَسَيَجْمَعُهُ اللّٰهُ اِنْ شَاءَ بَعْدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8196 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک یہودی نوجوان، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! کیا آپ کو ان ستاروں کا پتا ہے جن کو حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں اپنی جانب سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، (وہ یہودی چلا گیا اس کے بعد) حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودی کے سوال کا جواب بتایا، اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس یہودی سے ملے اور فرمایا: اے یہودی تجھے اللہ کی قسم ہے! اگر میں تیرے سوال کا جواب دے دوں تو کیا تو مسلمان ہو جائے گا؟ اس نے کہا: جی بالکل۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ستاروں کے نام یہ ہیں۔

حدثان، طارق، ذبان، قابس، عودان، فلیق، نصح، قروح، ذولکنفان، ذوالفرع، وثاب۔

یوسف علیہ السلام نے ان کو دیکھا کہ یہ آسمان کے کناروں کو گھیرے ہوئے ہیں اور ان کی جانب سجدہ ریز ہیں، یوسف علیہ السلام نے اپنا یہ خواب اپنے والد کو سنایا، ان کے والد محترم نے فرمایا: یہ ایک امر واقعی ہے، یہ لوگ بکھر جائیں گے، لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ اکٹھے کر دے گا۔

✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8197 – فَحَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثنا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا، قَالَ: كَانَتْ رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8197 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سورہ یوسف کی اس آیت

اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

کے بارے میں فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔

✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8198 - اَخبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عِيسَى التِّرْمِذِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رُؤْيَا يُوسُفَ وَتَاْوِيلِهَا اَرْبَعُونَ سَنَةً

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8198 – علی شرط البخاری ومسلم

❖❖ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یوسف علیہ السلام کے خواب اور اس کی تعبیر کے پورا ہونے میں چالیس سال کا دورانیہ تھا۔

8199 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، بِهَمْدَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَاهَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ الدَّوْسِيُّ، ثَنَا الْاَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا اَبَا الْحَسَنِ، الرَّجُلُ يَرَى الرُّؤْيَا فَمِنْهَا مَا تَصْدُقُ وَمِنْهَا مَا تَكْذِبُ، قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا اَمَةٍ يَنَامُ فَيَمْتَلِءُ نَوْمًا اِلَّا عُرِجَ بِرُوحِهِ اِلَى الْعَرْشِ فَالَّذِي لَا يَسْتَيقِظُ دُونَ الْعَرْشِ فَتِلْكَ الرُّؤْيَا الَّتِي تَصْدُقُ وَالَّذِي يَسْتَيقِظُ دُونَ الْعَرْشِ فَتِلْكَ الرُّؤْيَا الَّتِي تَكْذِبُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8199 – حديث منكر

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ملے اور کہا: اے ابوالحسن! انسان خواب دیکھتا ہے، ان میں کچھ سچے ہوتے اور کچھ جھوٹے ہوتے ہیں، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی بھی مرد یا عورت جب نیند میں پوری طرح مستغرق ہو جاتا ہے، تو اس کی روح کو آسمانوں کی طرف لے جایا جاتا ہے، جو روح عرش تک پہنچنے سے پہلے بیدار نہیں ہوتیں، وہ خواب سچے ہوتے ہیں، اور جو روح عرش تک پہنچنے سے پہلے ہی بیدار ہو جاتی ہے وہ خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

8200 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ، ثَنَا اَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هَلْ رَاَى اَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا؟ قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ، وَاِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ: " اِنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اثْنَانِ مَلَكَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَاْسِي: اضْرِبْ مَثَلَ هٰذَا وَمَثَلَ اُمَّتِهِ، فَقَالَ: اِنَّ مَثَلَهُ وَمَثَلَ اُمَّتِهِ كَمَثَلِ قَوْمٍ سَفْرٍ انْتَهَوْا اِلَى رَاْسِ مَفَازَةٍ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ مِنَ الزَّادِ مَا يَقْطَعُونَ بِهِ الْمَفَازَةَ وَلَا مَا يَرْجِعُونَ بِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَاهُمْ رَجُلٌ مُرَجَّلٌ فِي حُلَّةٍ حِبَرَةٍ، فَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ وَرَدْتُ بِكُمْ رِيَاضًا مُعْشِبَةً وَحِيَاضًا رُوَاءً اَتَتَّبِعُونِي؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ بِهِمْ فَاَوْرَدَهُمْ رِيَاضًا مُعْشِبَةً وَحِيَاضًا رُوَاءً فَاَكَلُوا وَشَرِبُوا وَسَمِنُوا، فَقَالَ لَهُمْ: اَلَمْ اَلْقَكُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقُلْتُ لَكُمْ: اِنْ

وَرَدْتُ بِكُمْ رِيَاضًا مُعْشِبَةً وَحِيَاضًا رُوَاءً أَتَتَّبِعُونِي، فَقَالُوا: بَلَى، فَقَالَ: إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ رِيَاضًا أَعْشَبَ مِنْ هٰذَا وَحِيَاضًا أَرْوَى مِنْ هٰذِهِ فَاتَّبِعُونِي، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ: صَدَقَ وَاللّٰهِ لَنَتَّبِعَنَّ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: قَدْ رَضِينَا بِهٰذَا نُقِيمُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8200 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کرتے تھے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے، جس نے کوئی خواب دیکھا ہوتا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خواب سناتا۔ ایک دفعہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خواب صحابہ کرام کو سنایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے، ایک میرے سر کی جانب اور دوسرا قدموں کی جانب کھڑا ہو گیا، ایک نے دوسرے سے کہا: اس کی اور اس کی امت کی کوئی مثال بیان کریں، اس نے کہا: اس کی اور اس کی امت کی مثال یوں ہے جیسے کچھ مسافر اپنی منزل کے بالکل قریب ایک جنگل کے آغاز میں ہوں۔ ان کے پاس اتنا زادِ راہ نہ ہو، جس سے وہ اس جنگل کو عبور کر سکیں، اور نہ ہی وہ وہاں سے واپس جا سکتے ہوں، وہ ابھی اسی مخمصے میں ہوں کہ ان کے پاس ایک آدمی آئے، وہ قیمتی جبہ زیب تن کئے ہوئے، بالوں میں کنگھی کئے ہوئے ہو، وہ ان سے کہے: اگر میں تمہیں، پھلدار باغ، اور بھرے ہوئے چشموں تک پہنچا دوں، کیا تم میرے پیچھے چلو گے؟ وہ لوگ کہیں: جی بالکل۔ وہ ان کو ساتھ لے کر چل پڑے، اور ان کو پھلدار باغات اور پانی سے بھرے حوضوں تک پہنچا دے، وہ وہاں سے خوب سیر ہو کر کھائیں اور پئیں، وہ آدمی ان سے کہے: کیا تم سے میری ملاقات تمہاری کسمپرسی کے عالم میں نہیں ہوئی؟ اور میں نے تمہیں کہا تھا: اگر میں تمہیں پھلدار باغات تک اور پانی سے بھرے چشموں تک لے جاؤں تو کیا تم میرے ساتھ چلو گے؟ تم نے کہا تھا: جی بالکل چلیں گے۔ اس نے کہا: تمہارے اگلے زمانے میں اس سے بھی زیادہ پھلدار باغات ہیں، اور اس سے بھی زیادہ پانی سے بھرے ہوئے چشمے ہیں، اس لئے تم میرے پیچھے چلو، تب ایک جماعت نے کہا: اللہ کی قسم! یہ سچ کہہ رہا ہے، ہم ضرور ضرور اس کے پیچھے چلیں گے، اور ایک جماعت نے کہا: ہم تو انہیں باغات پر راضی ہیں، ہم تو یہیں رہیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8201 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْأَسَدِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ

حدیث: 8201

مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2106' مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث: 711' المعجم الكبير للطبراني - باب الحاء' حسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنه' وما اسند الحسن بن علي رضي الله عنهما - الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث: 2754' فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل - فضائل الحسن' حديث:1332' دلائل النبوة للبيهقي - جماع ابواب غزوة تبوك' جماع ابواب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم بالكوائن بعده - باب ما روي في إخباره بقتل ابن ابنته ابي عبد الله' حديث:2801

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ نِصْفَ النَّهَارِ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهِ، لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ "، قَالَ: فَاُحْصِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8201 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، دوپہر کا وقت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلف عنبریں غبار آلود ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی ہے، اس میں خون ہے۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں سارا دن اس خواب کی وجہ سے بہت پریشان رہا، میں نے جب معلومات جمع کیں تو پتہ چلا کہ ایک دن قبل حضرت حسین اور ان کے ساتھیوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8202 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، اَخْبَرَنِي هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِي اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِلنَّوْمِ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ حَائِرٌ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَرَقَدَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ حَائِرٌ، دُونَ مَا رَاَيْتُ بِهِ الْمَرَّةَ الْاُولٰى، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَاسْتَيْقَظَ وَفِي يَدِهِ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ يُقَبِّلُهَا، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ التُّرْبَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: " اَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنَّ هٰذَا يُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ – لِلْحُسَيْنِ – فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ: اَرِنِي تُرْبَةَ الْاَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا فَهٰذِهِ تُرْبَتُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8202 – مر هذا علی شرط البخاری ومسلم

حدیث: 8202

مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حدیث ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم' حدیث:25976' مسند اسحاق بن راهویه - ما یروی عن اهل الكوفة الشعبی' حدیث: 1701' مسند عبد بن حمید - حدیث ام سلمة رضی الله عنها' حدیث:1537' المعجم الكبیر للطبرانی - باب الحاء' حسن بن علی بن ابی طالب رضی الله عنه' وما اسند الحسن بن علی رضی الله عنهما - الحسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنه' حدیث: 2753' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذكر الحسین بن علی رضی الله عنهما' حدیث: 404' مصنف ابن ابی شیبة - كتاب الفتن' من كره الخروج فی الفتنة وتعوذ عنها - حدیث:36680

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے لئے لیٹے، کچھ دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت پریشان تھے، پھر آپ لیٹ کر سو گئے، کچھ دیر بعد پھر اٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی پریشان تھے، لیکن اب کی بار پہلے سے کچھ کم پریشان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر لیٹ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی تھی، آپ اس کو بار بار چوم رہے تھے، میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مٹی کہاں سے آئی؟ (اور آپ اس کو یوں بار بار کیوں چوم رہے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبریل امین علیہ السلام نے بتایا ہے کہ یہ عراق کا وہ مقام ہے جہاں پر حسین کو شہید کیا جائے گا، میں نے جبریل امین علیہ السلام سے کہا: جس جگہ حسین کو شہید کیا جائے گا، مجھے اس زمین کی مٹی دکھاؤ، یہ مٹی اسی کربلا کی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8203 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ، اَنْبَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ الدَّيْرَعَاقُوْلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ، اَنْبَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا، فَاُوحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَتَطَايَرَا، فَاَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي، فَقَالَ: لَاَحَدُهُمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَالْعَدَنِيُّ صَاحِبُ عَنْسَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8203 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے جیسے میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہوں، مجھے یہ بات بہت عجیب لگ رہی تھی، پھر میری طرف وحی کی گئی کہ میں ان کو پھونک ماروں، میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی ہے کہ یہ دو کذاب ہوں گے جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے ایک مسیلمہ ہے "یمامہ والا"۔ اور دوسرا عدنی ہے "عنساء والا"۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8204 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنَّ اَعْظَمَ الْفِرْيَةِ اَنْ يَفْتَرِيَ الرَّجُلُ عَلٰى عَيْنَيْهِ، يَقُوْلُ: رَاَيْتُ وَلَمْ يَرَ، اَوْ يَفْتَرِي عَلٰى

حديث: 8204

صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب نسبة اليمن إلى إسماعيل - حديث:3338'صحيح ابن حبان - ذكر البيان بان الكذب على المصطفى صلى الله عليه وسلم من' حديث:32'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث واثلة بن الاسقع من الشاميين - حديث:15720'المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' باب الواو - ربيعة بن يزيد' حديث:18031

وَالِدَيْهِ، اَوْ يَقُوْلُ: سَمِعَنِيْ وَلَمْ يَسْمَعْنِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8204 – علی شرط البخاری ومسلم

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ انسان اپنی آنکھوں کے بارے میں جھوٹ بولے، وہ ایسا خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا ہی نہیں۔ یا اپنے ماں باپ کے خلاف جھوٹ بولے۔ یا وہ (کوئی بات یا حدیث بیان کرتے ہوئے) کہے کہ یہ میں نے سنی ہے، حالانکہ اس نے وہ بات (اس آدمی سے خود) نہ سنی ہو (جس کے حوالے سے وہ بیان کر رہا ہے)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الطِّبِّ

طب کا بیان

8205 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَادِ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا وَاَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مِنْ جَهِلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَالْاَصْلُ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ الَّذِي عَلَّلَاهُ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بِاَنَّهُمَا لَمْ يَجِدَا لَهُ رَاوِيًا عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ غَيْرَ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8205 – صحيح

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے، اس کا علاج بھی پیدا فرمایا ہے، جس نے علاج جان لیا وہ جانتا ہے اور جو اس سے انجان رہا، وہ اس کے علاج سے جاہل ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس باب میں اصل اسامہ بن شریک کی وہ حدیث ہے جسے شیخین نے معلل قرار دیا ہے، دلیل یہ کہ اسامہ بن شریک سے یہ حدیث زیاد بن علاقہ کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کی۔

8206 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا مِسْعَرٌ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

حديث: 8205

مسند احمد بن حنبل - مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث:3472 مسند الحميدي - احاديث عبد الله بن مسعود رضي الله عنه حديث:88 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الضحايا جماع ابواب كسب الحجام - باب ما جاء في إباحة التداوي حديث:18192 مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود حديث: 5058 المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف باب من اسمه إبراهيم - حديث:2583 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله - باب حديث:10135

اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا مِسْعَرٌ، وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْقُرَشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟، عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟، لِاَشْيَاءَ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ، فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ اقْتَرَفَ مِنْ عِرْضِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ ظُلْمًا، فَذٰلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ، فَقَالُوْا: نَتَدَاوَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُوَ؟ قَالَ: الْهَرَمُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْاِنْسَانُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَقَدْ رَوَاهُ عَشَرَةٌ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَثِقَاتِهِمْ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، فَمِنْهُمْ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ كَمَا تَقَدَّمَ ذِكْرِى لَهُ، وَمِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ الْبَجَلِيُّ " (ص:442):

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8206 – صحيح

✧✧ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں کہ اسامہ بن شریک فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں موجود ہوتا تھا، دیہاتی لوگ حضور ﷺ سے مسائل پوچھا کرتے تھے، اور ایسی ایسی چیزیں جن میں کوئی حرج نہیں، ان کے بارے میں کہتے تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں فلاں حکم پر عمل کرنے میں دشواری ہے، فلاں عمل کرنے میں دشواری ہے، حضور ﷺ فرماتے: اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے دشواری والے کام معاف کردیئے ہیں، سوائے اس کے کہ جس نے کسی مسلمان کی عزت کو اچھالا ہو، یہ حرج ہے اور یہ باعث ہلاکت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم دوا لے لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی بالکل، اللہ کے بندو! دوالیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج رکھا ہے، سوائے ایک بیماری کے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بڑھاپا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ انسان کو جو کچھ بھی ملا ہے، اس میں سب سے اچھی چیز کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اس حدیث کو تقریباً ۱۰ ثقہ ائمہ مسلمین نے زیاد بن علاقہ سے روایت کیا ہے، ان میں مسعر بن کدام، ہے (ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) اور ان میں مالک بن مغول بجلی بھی ہیں۔

8207 – حَدَّثَنِي اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْخَنَاجِرِ، بِطَرَابُلُسَ وَكَانَ ثِقَةً مَاْمُونًا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقُسَانِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ:

✧✧ محمد بن مصعب قرقسائی نے مالک بن مغول کے واسطے سے زیاد بن علاقہ سے روایت کیا ہے۔

عمرو بن قیس الملائی نے بھی زیاد سے روایت کیا ہے

8208 - اَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ وَمِنْهُمْ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

8209 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الزَّاهِدُ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَخْتَرِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ الْاِيَادِيُّ (ص:443):

✧✧ مختلف اسناد کے ہمراہ شعبہ نے بھی زیادہ بن علاقہ سے وہ حدیث نقل کی ہے۔

محمد بن جحادہ ایادی نے بھی اس حدیث کو زیاد بن علاقہ سے روایت کیا ہے

8210 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ سَهْلُ بْنُ اَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَبِيْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَجَابِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، وَمِنْهُمْ اَبُوْ حَمْزَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ السُّكَّرِيُّ:

✧✧ محمد بن جحادہ نے بھی زیاد بن علاقہ کے واسطے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

ابوحمزہ محمد بن میمون سکری نے بھی روایت کی ہے

8211 - اَنْبَاَ اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّنِّيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ. وَمِنْهُمْ اَبُوْ عَوَانَةَ الْوَضَّاحُ:

✧✧ ابوحمزہ نے زیادہ بن علاقہ سے مذکورہ حدیث نقل کی ہے۔

ابوعوانہ الوضاح سے بھی یہ حدیث مروی ہے

8212 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَاَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْهِلَالِيُّ:

✧✧ ابوعوانہ نے زیاد بن علاقہ کے واسطے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

سفیان بن عیینہ ہلالی نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

8213 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، وَاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ. قَالُوْا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى

ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ:

✧✧ سفیان نے زیادہ بن علاقہ سے اسی حدیث کو روایت کیا ہے۔

عثمان بن حکیم اودی کی روایت کردہ حدیث

8214 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الْمُذَكِّرُ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الْإِمَامُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ شَرِيكٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، لَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ اِذْ جَاءَهُ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا فِي كَذَا، اَفْتِنَا فِي كَذَا، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ مِنَ الْاَعْرَابِ وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ لِاَخِيهِ عِرْضًا فَذَلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ قَالُوْا: اَفَنَتَدَاوَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ قَالُوْا: وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْهَرَمُ قَالُوْا: فَمَنْ اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَمِنْهُمْ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ

✧✧ عثمان بن حکیم نے زیاد بن علاقہ سے روایت کیا ہے کہ اسامہ بن شریک فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں یوں بیٹھے ہوتے تھے جیسا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، سب خاموش بیٹھے رہتے، کوئی بھی بات نہ کرتا، جب کوئی دیہاتی آپ ﷺ کے پاس آتا، اپنی مشکلات اور پریشانیاں بیان کرتا اور آپ ﷺ سے مختلف معاملات میں شرعی راہنمائی لیتا تو حضور ﷺ فرماتے: اللہ تعالیٰ نے دشوار کام معاف فرمادیے ہیں سوائے اس شخص کے، کہ جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی عزت اچھالی ہو، ایسا شخص حرج میں پڑا اور ہلاک ہوگیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم دوائی لے لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی، جس کا علاج نہ ہو، سوائے ایک بیماری کے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ وہ بیماری کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بڑھاپا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

زہیر بن معاویہ جعفی کی روایت کردہ مذکورہ حدیث

8215 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، وَمِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ الرَّازِيُّ (ص 448):

✧✧ زہیر بن معاویہ نے زیاد بن علاقہ کے واسطے سے اسامہ بن شریک سے حدیث روایت کی ہے۔

حضرت عمرو بن ابی قیس رازی رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث

8216 – اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ الْقَزْوِينِيُّ،

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیدِ بْنِ سَابِقٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ اَبِی قَیْسٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ... مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ بَشِیرٍ الْاَسْلَمِیُّ وَهُوَ مِنْ اَعَزِّ الثِّقَاتِ: حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّصْ... ، ثنا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الدُّورِیُّ، ثنا اَبُو یَعْلَی الْبَصْرِیُّ، ثنا اَبُو عَاصِمٍ

✦✦ عمرو بن ابی قیس نے سماک بن حرب سے یہی حدیث روایت کی ہے

محمد بن بشر بن بشیر کی روایت کردہ حدیث

8217 – قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَی: وَقَدْ اُخْبِرْتُ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ سَیْفٍ الْحَرَّانِیِّ، عَنْ اَبِی عَاصِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ بَشِیرٍ الْاَسْلَمِیُّ، عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ اِسْرَائِیلُ بْنُ یُونُسَ السَّبِیعِیُّ:

✦✦ محمد بن بشر بن بشیر اسلمی نے زیاد بن علاقہ کے واسطے سے مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔

اسرائیل بن یونس سبیعی کی روایت کردہ حدیث

8218 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِیُّ، حَدَّثَنِی اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِیُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا اِسْرَائِیلُ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، فَذَكَرَ الْحَدِیثَ،

اسرائیل نے ابواسحاق سے روایت کی ہے، اس کے بعد سابقہ حدیث بیان کی۔

قَالَ الْحَاكِمُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ طُرُقِ هٰذَا الْحَدِیثِ اَقَلَّ مِنَ النِّصْفِ، فَاِنِّی تَتَبَّعْتُ مَنِ اتَّفَقَ الشَّیْخَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَی الْحُجَّةِ بِهِ فِی الصَّحِیحَیْنِ، وَبَقِیَ فِی كِتَابِی اَكْثَرُ مِنَ النِّصْفِ لِیَتَاَمَّلَ طَالِبُ هٰذَا الْعِلْمِ وَیَتْرُكُ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِیثِ عَلٰی اِشْهَادِهِ وَكَثْرَةِ رُوَاتِهِ، بِاَنْ لَا یُوجَدَ لَهُ عَنِ الصَّحَابِیِّ اِلَّا تَابِعِیٌّ وَاحِدٌ مَقْبُولٌ ثِقَةٌ قَالَ لِی اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: لِمَ اَسْقَطَا حَدِیثَ اُسَامَةَ بْنِ شَرِیكٍ مِنَ الْكِتَابَیْنِ؟ قُلْتُ: لِاَنَّهُمَا لَمْ یَجِدَا لِاُسَامَةَ بْنِ شَرِیكٍ رَاوِیًا غَیْرَ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ " فَحَدَّثَنِی اَبُو الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَتَبَهُ لِی بِخَطِّهِ، قَالَ: قَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ یَحْیَی بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ اَبِی عَوَانَةَ، عَنْ بَیَانِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِی حَازِمٍ، عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: یَذْهَبُ الصَّالِحُونَ اَسْلَافًا الْحَدِیثَ وَلَیْسَ لِمِرْدَاسٍ رَاوٍ غَیْرُ قَیْسٍ، وَقَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ حَدِیثَیْنِ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَلَیْسَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَاوٍ غَیْرُ زُهْرَةَ، وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِیعًا عَلٰی اِخْرَاجِ حَدِیثِ قَیْسِ بْنِ اَبِی حَازِمٍ، عَنْ عَدِیِّ بْنِ عُمَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰی عَمَلٍ وَلَیْسَ لِعَدِیِّ بْنِ عُمَیْرَةَ رَاوٍ غَیْرُ قَیْسٍ، وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِیعًا عَلٰی حَدِیثِ مَجْزَاةَ بْنِ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِیِّ، عَنْ اَبِیهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّهْیِ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ، وَلَیْسَ لِزَاهِرٍ رَاوٍ غَیْرُ مَجْزَاةَ، وَاَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ حَدِیثَ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَلَیْسَ لِعَمْرٍو رَاوٍ غَیْرُ الْحَسَنِ، وَاَخْرَجَ اَیْضًا حَدِیثَ الزُّهْرِیِّ وَاَخْرَجَا جَمِیعًا حَدِیثَ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَلَیْسَ لَهُ رَاوٍ

غیر الحسن ، وحدیث زیاد بن علاقة، عن اسامة بن شریك اصح واشهر واکثر رواة من هذه الاحادیث ، قال ابو الحسن: وقد روی عمرو بن الارقم، ومجاهد، عن اسامة بن شریك، وقد روی هذا الحدیث، عن جابر بن عبد الله وابی سعید الخدری رضی الله عنهم، عن رسول الله صلی الله علیه وسلم " اما حدیث جابر (ص. 445):

امام حاکم کہتے ہیں: میں نے اسناد کے جو طرق بیان کئے ہیں ، یہ نصف سے بھی کم ہیں، کیونکہ میں نے صرف ان راویوں کی روایات جمع کی ہیں جن کی روایات سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتابوں میں دلیل لاتے ہیں، اور آدھی سے زیادہ اسانید لکھنے سے رہ گئی ہیں، اس فن کے طالب علم کو غور کرنا چاہئے کہ کیا ایسی حدیث جس کے شواہد بھی موجود ہوں ، جس کے راوی بکثرت موجود ہوں ایسی حدیث کو یہ کہہ کر ترک کیا جا سکتا ہے؟ کہ ''اس میں صحابی سے روایت کرنے والا صرف ایک تابعی ہے'' وہ مقبول ہے، ثقہ ہے۔ ابو الحسن علی بن عمر الحافظ نے مجھ سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسامہ بن شریک کی یہ حدیث اپنی اپنی کتاب میں درج نہیں کی؟ میں نے کہا: اس لئے کہ ان کو اسامہ بن شریک سے روایت لینے والا تابعی زیاد بن علاقہ کے سوا کوئی نہیں ملا۔

جبکہ ابو الحسن نے مجھے بتایا انہوں نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یحیٰی بن حماد سے ، انہوں نے ابو عوانہ سے ، انہوں نے بیان بن بشر سے ، انہوں نے قیس بن ابی حازم سے ، اور انہوں نے مرداس اسلمی سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صالحین ، گزشتہ بزرگوں سے آگے نکل جائیں گے۔ (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی) اس حدیث میں مرداس سے روایت لینے والا تابعی ، قیس کے علاوہ دوسرا کوئی بھی نہیں ہے۔

یونہی امام بخاری نے زہرہ بن معبد کے واسطے سے ، ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام بن زہرہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو حدیثیں روایت کی ہیں ، اس میں عبد اللہ سے روایت لینے والا ، تابعی زہرہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قیس بن ابی حازم کے واسطے سے عدی بن عمیرہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ''من استعملناه علی عمل'' (ہم جس کے سپرد کوئی کام کر دیں) روایت کی ہے ، اس میں عدی بن عمیرہ سے روایت کرنے والا تابعی قیس کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مجزاۃ بن زاہر اسلمی کے واسطے سے ، ان کے والد کے حوالے سے وہ حدیث بیان کی ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے'' اس حدیث میں زاہر سے روایت کرنے والا ، ان کے بیٹے مجزاۃ کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسن کے واسطے سے عمرو بن تغلب سے حدیث روایت کی ہے ، اس میں عمرو سے روایت لینے والا ، حسن کے علاوہ دوسرا کوئی راوی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے حسن کے واسطے سے عمرو بن تغلب کی روایت نقل کی ہے ، اس میں بھی حسن

کے علاوہ عمرو سے روایت لینے والا دوسرا کوئی راوی نہیں ہے۔

جب کہ زیادہ بن علاقہ کی اسامہ بن شریک سے روایت کردہ حدیث تو اصح ہے، اشہر ہے، اور ان مذکورہ احادیث سے زیادہ اُس کے راوی ہیں۔

ابوالحسن کہتے ہیں: عمرو بن الارقم اور مجاہد نے بھی اسامہ بن شریک سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اور یہ حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

8219 – فَحَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَاِذَا اُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بیماری کا علاج ہے، جب کسی بھی بیماری کو اس کی دوامل جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ بیماری دو ہو جاتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

8220 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا شَبِيْبُ بْنُ شَيْبَةَ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ، ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً – اَوْ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً – اِلَّا اَنْزَلَ – اَوْ خَلَقَ – لَهُ دَوَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ اِلَّا السَّامَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: الْمَوْتُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8220 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ''سام'' کے علاوہ جس بیماری کو پیدا کیا ہے، اس کا علاج بھی پیدا کیا ہے، جو جانتا ہے، اسی کو پتا ہے، جو نہیں جانتا، اس کو کیا پتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''سام'' کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت۔

8221 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِىْ يَشْتَكِىْ بَطْنَهُ، فَقَالَ: اسْقِهِ الْعَسَلَ فَقَالَ: قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ: صَدَقَ اللّٰهُ

وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ فَذَهَبَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8221 – علی شرط مسلم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھائی کے پیٹ میں مروڑ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ، اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس کو شہد پلایا ہے اس سے اس کی بیماری اور بڑھ گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین یا چار مرتبہ شہد پلانے کا ہی کہا، تیسری یا چوتھی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ کہا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، اس کے بعد اس کے بھائی کا پیٹ ٹھیک ہو گیا۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8222 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ مُوْسَى بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَانَ سُلَيْمَانُ نَبِيُّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ رَاَى شَجَرَةً نَابِتَةً بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيَقُولُ: مَا اسْمُكِ؟ فَتَقُولُ: كَذَا، فَيَقُولُ: لِاَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ؟ فَتَقُولُ: لِكَذَا وَكَذَا، فَاِنْ كَانَتْ لِدَوَاءٍ كُتِبَ، وَاِنْ كَانَتْ لِغَرْسٍ غُرِسَتْ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي يَوْمًا اِذْ رَاَى شَجَرَةً نَابِتَةً بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: مَا اسْمُكِ؟ قَالَتْ: الْخَرْنُوبُ، قَالَ: لِاَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ؟ قَالَتْ: لِخَرَابِ هٰذَا الْبَيْتِ، قَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اللّٰهُمَّ عَمِّ عَلَى الْجِنِّ مَوْتِي حَتّٰى يَعْلَمَ الْاِنْسُ اَنَّ الْجِنَّ لَا تَعْلَمُ الْغَيْبَ، قَالَ: فَنَحَتَهَا عَصًا فَتَوَكَّاَ عَلَيْهَا، قَالَ: فَاَكَلَتْهَا الْاَرَضَةُ فَسَقَطَ فَخَرَّ فَوَجَدُوهُ مَيِّتًا حَوْلًا، فَتَبَيَّنَتِ الْاِنْسُ اَنَّ الْجِنَّ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا حَوْلًا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَؤُهَا هٰكَذَا، فَشَكَرَتِ الْجِنُّ الْاَرَضَةَ فَكَانَتْ تَاْتِيهَا بِالْمَاءِ حَيْثُ كَانَتْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8222 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کوئی ایک بُوٹی آپ کے سامنے اُگتی، آپ اس سے اس کا نام پوچھتے، وہ اپنا نام بتاتی، آپ اس سے پوچھتے کہ تو کس کام آتی ہے؟ وہ اپنے فوائد بتاتی، اگر وہ کسی دوا میں کام آنے کی ہوتی تو آپ اس کا نسخہ لکھ لیتے اور اگر وہ کاشت کرنے کی ہوتی تو اس کو کاشت کر دیتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے اپنے سامنے ایک بوٹی اُگتی ہوئی دیکھی، آپ نے اس سے نام پوچھا، اس نے بتایا کہ میرا نام ''خرنوب'' ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تو کس لئے بنائی گئی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے گھر اجاڑنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا مانگی کہ یا اللہ! جنات سے میری موت کو پوشیدہ رکھنا، تاکہ انسانوں کو یقین ہو جائے کہ جنات غیب نہیں جانتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے

ایک عصا تیار کروایا اور اس کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے ، (اسی کیفیت میں آپ کی روح پرواز کر گئی ،اور آپ برابر ٹیک لگا کر کھڑے رہے)زمین نے اس عصا کو کھالیا، تب وہ عصا گر گیا، اور سلیمان علیہ السلام گر گئے، تب جنات کو پتا چلا کہ آپ تو گزشتہ ایک سال سے وفات پا چکے ہیں، اس سے انسانوں کو یقین ہو گیا کہ اگر جنات غیب جانتے ہوتے تو یہ پورا سال اس قدر مشقت میں نہ رہتے ۔ حضرت عبداللہ بن عباس اسی طرح سنایا کرتے تھے، جنات نے زمین کا شکریہ اس انداز میں ادا کیا کہ زمین میں ہر جگہ پر انہوں پانی پہنچا دیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8223 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رُقًى كُنَّا نَسْتَرْقِي بِهَا وَاَدْوِيَةٌ كُنَّا نَتَدَاوَى بِهَا، هَلْ تُرَدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8223 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جو دم کرواتے ہیں اور جو دوائیں لیتے ہیں، کیا ان کی وجہ سے تقدیر بدل جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ بھی تقدیر ہی میں لکھا ہوتا ہے۔

8224 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ، وَهُوَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8224 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گائے کا دودھ پیا کرو، کیونکہ یہ ہر طرح کے درخت سے چر لیتی ہے اور یہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8225 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8225 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں باعث شفاء ہیں ان کو لازمی استعمال کیا کرو، شہد اور قرآن کریم۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8226 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَسَارٍ الْخَيَّاطُ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا حُمَّ اَحَدُكُمْ فَلْيُشِنَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ الْبَارِدَ مِنَ السَّحَرِ ثَلَاثَ لَيَالٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8226 – علی شرط مسلم

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو بخار ہو تو اس کو چاہئے کہ تین دن سحری کے وقت اس کے جسم پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

سابقہ حدیث کی شاہد حدیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو بخار چڑھے تو اس پر تین دن سحری کے وقت ٹھنڈا پانی ڈالا جائے۔

اس کی ایک شاہد حدیث یہ بھی ہے۔

8227 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيُّ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اُمِّهِ امْرَاَةِ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُمَّ الزُّبَيْرُ يَاْمُرُنَا اَنْ نُبَرِّدَ الْمَاءَ، ثُمَّ نُحْدِرَهُ عَلَيْهِ

✦✦ کریب بن سلیم کی والدہ، حضرت زبیر کی زوجہ بیان کرتی ہیں کہ جب کبھی زبیر کو بخار ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے کہ ہم اس کو پانی کے ساتھ ٹھنڈا کریں، اور پھر اس کو کوئی چادر اوڑھا دیتے۔

8228 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، قَالَ: كُنْتُ اَدْفَعُ الزِّحَامَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَاحْتَبَسْتُ عَنْهُ اَيَّامًا. فَقَالَ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: الْحُمَّى، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8228 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوحمزہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے لوگوں کی بھیڑ ختم کیا کرتا تھا، پھر کئی دن میں آپ کی خدمت میں نہ جاسکا، جب کئی دنوں کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے اتنے دن غیر حاضر رہنے کی وجہ پوچھی، میں نے بتایا کہ مجھے بخار تھا، آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی گرمی ہوتی ہے، اس کو پانی کے ساتھ ٹھنڈا کر دیا کرو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8229 – اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْوَزِيرِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَاَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8229 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار دوزخ کا ٹکڑا ہے، اس کو پانی کے ساتھ ٹھنڈا کر دیا کرو۔

قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُمَّ دَعَا بِقِرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ فَاَفْرَغَهَا عَلٰى قَرْنِهِ فَاغْتَسَلَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بخار ہوتا تو آپ پانی کا مشکیزہ منگواتے اور اپنے سر پر بہا لیتے اور غسل کر لیتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس زیادتی کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8230 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَمَةَ الرَّازِیُّ، ثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ اُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْهِلِيلَجِ الْاَسْوَدِ فَاشْرَبُوهُ، فَاِنَّهُ شَجَرَةٌ مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ، طَعْمُهُ مُرٌّ وَّهُوَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8230 – قال أحمد وغيره سيف كذاب

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیاہ ہلیلج (ایک کانٹے دار درخت ہے) استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ جنتی درخت ہے، اس کا ذائقہ کڑوا ہے لیکن ہر بیماری کا علاج ہے۔

8231 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ حُذَيْفَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَمَّتِهِ فَاطِمَةَ، قَالَتْ: عُدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی نِسْوَةٍ، فَاِذَا سِقَاءٌ مُعَلَّقٌ، وَمَاؤُهُ يَقْطُرُ عَلَيْهِ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنْ حَرِّ الْحُمّٰى، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ لَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ فَاَذْهَبَهُ عَنْكَ، فَقَالَ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8231 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوعبیدہ بن حذیفہ کی پھوپھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کچھ عورتوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے گئی، آپ کے قریب ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا، اور اس کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹپک رہا تھا، بخار کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سخت گرمائش محسوس ہو رہی تھی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سختی کو آپ سے ختم فرمادے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کرام علیہم السلام کی ہوتی ہے، اس سے کم آزمائش ان لوگوں کی ہوتی ہے جو ان کے قریب ہوتے ہیں۔

8232 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا سَيْفُ بْنُ مِسْكِيْنٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ وَسُمْنَانِهَا، وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْمَهَا فَاِنَّ اَلْبَانَهَا وَسُمْنَانَهَا دَوَاءٌ وَّشِفَاءٌ وَّلُحُوْمُهَا دَاءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8232 – سيف وهاه ابن حبان

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گائے کا دودھ پیا کرو، ان کا گھی بھی کھایا کرو، اور اس کا گوشت کھانے سے بچو، کیونکہ اس کے دودھ اور گھی میں شفاء ہے، اور اس کے گوشت میں بیماری ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8233 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَفْصِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَاَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَاذَا تَسْتَمْشِينَ؟ قُلْتُ: بِالشُّبْرُمِ، قَالَ: حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَاءِ، قَالَ: لَوْ كَانَ فِي شَيْءٍ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8233 – صحيح

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: تم کس چیز سے جلاب لیتی ہو؟ میں نے کہا: شبرم (چنے کی طرح دانے) سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ تو بہت) گرم (بہت) گرم (ہوتا ہے)۔ انہوں نے کہا: اس کے بعد میں نے سناء سے جلاب لینا شروع کر دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی چیز میں موت سے شفاء ہوتی تو وہ سناء

میں ہوتی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8234 - اَخْبَرَنِی عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ الْحُسَیْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِی اِیَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ مَیْمُونٍ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: تَدَاوَوْا مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ، وَالزَّیْتِ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8234 - صحیح

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذات الجنب بیماری کے لئے قسط بحری (سمندری عود ہندی) اور زیتون سے علاج کرو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8235 - اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَیْلِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حِینَ قَالُوا: خَشِینَا اَنَّ الَّذِی بِرَسُولِ اللّٰهِ ذَا الْجَنْبِ، قَالَ: اِنَّهَا مِنَ الشَّیْطَانِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُسَلِّطَهُ عَلَیَّ

هٰذَا حَدِیثٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ، وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ضِدُّ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ بِاِسْنَادٍ وَاهٍ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8235 - علی شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب لوگ یہ باتیں کرنے لگے کہ ہمیں خدشہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذات الجنب کی بیماری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیماری تو شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر شیطان مسلط نہیں فرمائے گا۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کی متضاد حدیث مروی ہے اور اس کی اسناد ''واہی'' ہے۔

8236 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْاَسَدِیُّ، ثَنَا اَبُو زَكَرِیَّا یَحْیَى بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ لَهِیعَةَ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8236 - لم یصح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ذات الجنب کی وجہ سے ہوا۔

8237 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْخَاصِرَةَ عِرْقُ الْكُلْيَةِ، اِذَا تَحَرَّكَ آذَى صَاحِبَهَا، فَدَاوُوهَا بِالْمَاءِ الْمُحْرَقِ وَالْعَسَلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8237 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خاصرہ (کے درد کی اصل یہ ہے کہ) یہ گردے کی ایک رگ ہے، جب یہ حرکت کرتی ہے تو انسان کو تکلیف دیتی ہے، ابلے ہوئے پانی اور شہد کے ساتھ اس کا علاج کریں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8238 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ هَانِءٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ، وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8238 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے، اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت بھی دی، اور ناک میں دواڈلوائی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8239 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا بِهِ الْعُذْرَةُ، قَالَ: لَا تَحْرِقْنَ حُلُوْقَ اَوْلَادِكُنَّ، عَلَيْكُنَّ بِقُسْطٍ هِنْدِيٍّ وَوَرْسٍ فَاَسْعِطْنَهُ اِيَّاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8239 – حماد ويحيى ضعيفان

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اس

کو حلق میں درد ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولادوں کے حلق کو مت جلاؤ، تم قسط ہندی اور ورس کو استعمال کرو اور اسی کی دوا ناک میں ڈلواؤ۔

8240 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَحْرَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ: يُلَدُّ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِیْ يَشْتَكِيهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ عَالِی الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8240 - صحيح

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ذات الجنب کی بیماری کے لئے زیتون اور ورس کی بہت تعریف فرمائی۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: جس جانب درد ہو، اسی جانب "لد" کرو۔ (منہ کے ایک کنارے سے دوا پلانے کو لد کہتے ہیں)۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8241 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ الْحَرَشِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ، وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ مَعَهَا صَبِیٌّ لَهَا يَسِيلُ مَنْخِرَاهُ دَمًا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُ هٰذَا؟ قَالُوْا: بِهِ الْعُذْرَةُ، قَالَ: وَيْلَكُنَّ لَا تَقْتُلْنَ اَوْلَادَكُنَّ، اَيَّةُ امْرَاَةٍ يَاْتِی وَلَدَهَا الْعُذْرَةُ فَلْتَاْخُذْ قِسْطًا هِنْدِيًّا فَلْتَحُكَّهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تُسْعِطُهُ اِيَّاهُ ثُمَّ اَمَرَ عَائِشَةَ فَفَعَلَتْهُ بِالصَّبِیِّ فَبَرَاَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8241 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اس وقت ام المومنین کے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی، اس کے پاس ایک بچہ تھا، اس کے ناک سے خون بہہ رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: اس بچے کو کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا کہ اس بچے کے حلق میں درد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہلاک ہو جاؤ، تم اپنے بچوں کو قتل مت کرو، کسی بھی عورت کے بچے کے حلق میں درد ہو، اس کو چاہیے کہ قسط ہندی لے کر پانی میں بھگولیں، اس کے ڈراپ ناک میں ڈالیں، پھر آپ ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ سب کرنے کا حکم دیا، ام المومنین نے ایسا کیا، تو وہ بچہ تندرست ہو گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8242 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا الْمُشْمَعِلُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ الْمُزَنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَصِيفٌ، يَقُوْلُ: الشَّجَرَةُ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت رافع بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں غلام تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”شجرہ اور عجوہ کھجور جنتی ہیں“۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8243 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجُعْفِيُّ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ، حَدَّثَنِي هُوْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهِ مَزِيدَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْرَجُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرًا مِنْ تَمَرَاتِهِمْ، فَجَعَلُوا يَاْكُلُوْنَهُ فَسَمَّى تِلْكَ التَّمَرَاتِ بِاَسْمَائِهِمْ، فَقَالُوْا: مَا نَحْنُ بِاَعْلَمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَسْمَائِهَا مِنْكَ، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ: اَطْعَمَنَا مِنْ بَقِيَّةِ الْمُقَرَّبِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا الْبَرْنِيُّ وَهُوَ خَيْرُ تُمُوْرِكُمْ، وَهُوَ دَوَاءٌ لَا دَاءَ فِيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8243 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت مزیدہ فرماتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تو لوگوں نے اپنی کھجوروں میں کچھ کھجوریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پیش کیں، یہ لوگ وہاں کھجوریں کھانے لگ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجوروں کے نام بھی بتائے۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے زیادہ ان کھجوروں کے نام نہیں جانتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے کہا: اس نے ہمیں مقربین کی بچی ہوئی کھجوریں کھلائی ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کھجور برنی ہے، اور یہ کھجور تمہارے ہاں بہت اچھی ہے۔ اور یہ اس بیماری سے بھی شفاء دے دیتی ہے جس کا کوئی علاج نہ ہو۔

8244 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَطَّارُ بِبَغْدَادَ، قَالَا: ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَبِي يَعْقُوْبَ، عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ الْعَدَوِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَهُوَ نَاقِهٌ، قَالَتْ: وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ، قَالَتْ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ، وَقَامَ عَلِيٌّ فَاَكَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ فَجَلَسَ عَلِيٌّ، ثُمَّ صَنَعْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ هٰذَا اَصِبِ الْآنَ يَا عَلِيُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8244 – صحيح

✧✧ ام منذر عدویہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے) بہت کمزور ہو چکے تھے، آپ فرماتی ہیں: ہمارے ڈول لٹکے ہوئے تھے۔ آپ فرماتی ہیں: حضور ﷺ اٹھ کر کھڑے ہوئے، اور (ان میں سے کچھ) کھالیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے کھانے کے ارادے سے اٹھ کر کھڑے ہونے لگے تو، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم اس کو رہنے دو، کیونکہ تم ابھی کمزور ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے، پھر میں نے ان کے لئے چقندر اور جو کا کھانا تیار کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! اس میں سے کھالو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8245 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ: التَّلْبِينَةُ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّهَا لَتَغْسِلُ بَطْنَ اَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهِ بِالْمَاءِ " قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكَى اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتّٰى يَاْتِيَ عَلٰى اَحَدِ طَرَفَيْهِ اِمَّا مَوْتٌ اَوْ حَيَاةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8245 – على شرط البخاری

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وہ چیز استعمال کیا کرو جو کھانے میں بہت بری ہے لیکن اس کا فائدہ بہت زیادہ ہے، وہ ہے "تلبینہ" (یعنی بھوسی)۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یہ پیٹ کو اس طرح صاف کر دیتی ہے جیسے پانی کے ساتھ چہرے کی میل ختم کی جاتی ہے، آپ فرماتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے گھر والوں میں کوئی بیمار ہوتا، تو ہنڈیا مسلسل چولہے پر رہتی (بھوسی پکتی رہتی)، جب تک کہ وہ بیمار آر یا پار نہ ہو جاتا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8246 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَ غَسَّانُ بْنُ مَالِكٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ، حَدَّثَنِي اَيُّوبُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى خَادِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: مَا كَانَ رَجُلٌ يَشْتَكِي اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَاْسِهِ اِلَّا قَالَ: احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ اِلَّا قَالَ: اخْضِبْهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ رسول اللہ ﷺ کی خادمہ حضرت سلمی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس جو بھی سر درد کی شکایت لے کر آتا، آپ ﷺ اس کو پچھنے لگوانے کا مشورہ دیتے، اور جو پاؤں کے درد کی شکایت لے کر آتا، آپ اس کو پاؤں میں مہندی لگانے کا مشورہ دیتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8247 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ، ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْقَاضِی، ثَنَا اَبُوْ الرَّبِیعِ الزَّهْرَانِیُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، ثَنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِینَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ لَهُمْ فِی عِرْقِ النَّسَاءِ اَنْ یَاْخُذُوا اَلْیَةَ كَبْشٍ لَیْسَ بِعَظِیمٍ وَلَا صَغِیرٍ فَیُذَابُ، ثُمَّ یُجَزَّاُ عَلٰی ثَلَاثَةِ اَجْزَاءٍ فَیَشْرَبُ كُلَّ یَوْمٍ جُزْءًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8247 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عرق النساء کے لئے یہ نسخہ بتایا کہ ایک درمیانے سائز کے دنبے کی چکتی لے کر اس کو پگھلا لیا جائے، اس کے تین حصے کر لئے جائیں، روزانہ ایک حصہ پیا جائے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8248 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَی الْقَاضِی، ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ، وَابْنُ كَثِیْرٍ، قَالَا: ثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ ابْنِ خُثَیْمٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ خَیْرَ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8248 - صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین سرمہ اثمد ہے۔ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو بھی اگاتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8249 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْجَزَّارُ بِمَكَّةَ عَلَی الصَّفَاءِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ، ثَنَا اِسْرَائِیلُ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَكْتَحِلُ بِالْاِثْمِدِ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ یَنَامَ كُلَّ لَیْلَةٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ. وَعَبَّادٌ لَمْ یُتَكَلَّمْ فِیْهِ بِحُجَّةٍ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزانہ رات کو سونے سے پہلے اثمد سرمے کی تین تین

سلائیاں لگایا کرتے تھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8250 - حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارٰى، اَنْبَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا عَمْرُو بْنُ النُّعْمَانِ، ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: خَرَجَ فِي عُنُقِي خُرَّاجٌ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: افْتَحِيهِ فَلَا تَدَعِيهِ يَاْكُلُ اللَّحْمَ وَيَمُصُّ الدَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8250 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: میری گردن میں ایک پھوڑا نکل آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میرا یہ مسئلہ بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کھول دو، اور اس کو چھوڑنا نہیں ہے، یہ گوشت کھالیتا ہے اور خون چوس لیتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8250 - عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، مَرْفُوعًا: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8250 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ بن نعمان مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جیسے تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8251 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرِضْتُ فَحَمَانِي اَهْلِي كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى الْمَاءَ فَعَطِشْتُ لَيْلَةً وَلَيْسَ عِنْدِي اَحَدٌ، فَدَنَوْتُ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَشَرِبْتُ مِنْهَا شَرْبَةً، وَقُمْتُ وَاَنَا صَحِيحَةٌ، فَجَعَلْتُ اَعْرِفُ صِحَّةَ تِلْكَ الشَّرْبَةِ فِي جَسَدِي قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ: لَا تَحْمُوا الْمَرِيضَ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8251 - صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں بیمار ہوگئی، میرے گھر والوں نے ہر چیز سے میرا پرہیز کروادیا، حتیٰ کہ میرا پانی بھی بند کردیا، ایک رات مجھے بہت سخت پیاس لگی، اس وقت میرے پاس بھی کوئی نہیں تھا، میں لٹکے ہوئے

مشکیزے کے قریب ہوئی اور اس سے پانی پی لیا، پانی پی کر میں کھڑی ہوئی تو میں بالکل تندرست تھی، میں یہی سمجھتی ہوں کہ اسی پانی نے میرے جسم کو ٹھیک کر دیا۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں، اپنے مریض سے کسی چیز کا پرہیز مت کروایا کرو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8252 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، وَاَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ، ثُمَّ قَالَ: لَا اَخْرُجُ حَتّٰى يَحْتَجِمَ، فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ فِيْهِ شِفَاءً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8252 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ عاصم بن عمر بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مقنع کی عیادت کی پھر فرمایا: میں اس وقت تک یہاں سے جاؤں گا نہیں جب تک کہ وہ پچھنے نہیں لگوائیں گے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں شفاء ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8253 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مَرَرْتُ بِمَلَاٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْنِىْ بِالْحِجَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8253 – غير صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ملائکہ کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرا، انہوں نے مجھے پچھنے لگوانے کا کہا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8254 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاِحْدَى وَعِشْرِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷، ۱۹ اور ۲۱ تاریخ کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8255 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ الطَّائِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: يَا نَافِعُ اِنَّهُ قَدْ تَبَيَّغَ بِي الدَّمُ فَالْتَمِسْ لِي حَجَّامًا وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا اِنِ اسْتَطَعْتَ، وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا، وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ اَمْثَلُ، وَفِيْهِ بَرَكَةٌ وَّشِفَاءٌ يَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَيَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا، وَاحْتَجِمُوا عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَاجْتَنِبُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ، وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَى اللّٰهُ فِيْهِ اَيُّوْبَ مِنَ الْبَلَاءِ، وَلَيْسَ يَبْدُو بَرَصٌ وَّلَا جُذَامٌ اِلَّا يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَلَيْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ، وَاِنَّمَا ابْتُلِيَ اَيُّوْبُ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، غَيْرَ عُثْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا فَاِنِّي لَا اَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8255 – هو واه

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے نافع! میرا بلڈ پریشر ہائی ہو رہا ہے، تم کوئی پچھنے لگانے والا ڈھونڈ کر لاؤ، اپنے جاننے والوں میں مل جائے تو بہتر ہے، بہت زیادہ بوڑھا آدمی بھی نہ ہو اور بالکل بچہ بھی نہ ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہار منہ پچھنے لگوانا زیادہ بہتر ہے، اور اس میں برکت بھی ہے، شفاء بھی ہے، اس سے عقل بھی بڑھتی ہے، حافظہ تیز ہوتا ہے۔ جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے دن پچھنے مت لگواؤ، سوموار اور منگل کے دن لگواؤ، انہیں دنوں میں اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفا دی تھی، برص اور جزام بدھ کے دن اور بدھ کی رات میں پیدا ہوتے ہیں حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری بھی بدھ کے دن ہی شروع ہوئی تھی۔

❀❀ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، سوائے عثمان بن جعفر کے۔ اس کی عدالت اور جرح کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔

8256 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَيَوْمَ السَّبْتِ فَرَاَى وَضَحًا فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8256 – سليمان بن أرقم متروك

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ یا ہفتے کو پچھنے لگوائے، پھر برص کے آثار دیکھے تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

8257 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اَبَا هِنْدٍ، حَجَمَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجٍّ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ، وَقَالَ: اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ مِنْ خَيْرٍ فَالْحِجَامَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8257 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو ہند نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے درد کے لئے ''وج'' نامی دوا کے ساتھ پچھنے لگوائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے طریقہ علاج میں کوئی بہترین طریقہ ہے تو وہ پچھنے لگانا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8258 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِیُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الدَّوَاءُ الْحِجَامَةُ تُذْهِبُ الدَّمَ وَتَجْلُو الْبَصَرَ، وَتُخِفُّ الصُّلْبَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8258 – غير صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانا بہترین علاج ہے، یہ گندہ خون نکال دیتا ہے، بینائی تیز کرتا ہے اور پشت کو ہلکا پھلکا کر دیتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8259 - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ الْاِسْفَرَايِنِیُّ، قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنِیْ خَالِی الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ مَدَنِيُّوْنَ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَعِنْدَنَا فِيْهِ حَدِيْثُ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ الَّذِیْ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْيَشْكُرِیُّ عَنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8259 – صحيح

✧✧ ولید بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیماروں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کرو، کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس کے تمام راوی مدنی ہیں،اس سلسلے میں ہمارے پاس مالک کی نافع سے روایت کردہ وہ حدیث ہے،جس کو محمد بن محمد بن الولید الیشکری روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

8260 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا يُونُسُ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخرِجَاهُ، الدَّوَاءُ الْخَبِيثُ هُوَ الْخَمْرُ بِعَيْنِهِ بِلَا شَكٍّ فِيْهِ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ، وَشُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِى وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَّحْدَهٗ حَدِيْثَ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8260 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام دوا سے منع فرمایا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حرام دوا سے مراد شراب ہے،جس میں کوئی شک نہ ہو۔امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ثوری اور شعبہ کی منصور کے واسطے سے ابو وائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز تم پر حرام کی ہے اس میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی۔اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ کے واسطے سے سماک بن حرب کے ذریعے علقمہ بن وائل کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:حرام چیز دوا نہیں ہے بلکہ وہ تو خود بیماری ہوتی ہے۔

8261 - اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا ابْنُ اَبِى ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ طَبِيبٌ الدَّوَاءَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الضِّفْدَعَ يَكُوْنُ فِى الدَّوَاءِ ، فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخرِجَاهُ قَدْ اَدَّتِ الضَّرُوْرَةُ اِلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ اَبِى سُلَيْمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَلَمْ يَمْضِ فِيمَا تَقَدَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8261 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان التیمی فرماتے ہیں: ایک طبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی دوا کا ذکر کیا،اس میں اس نے یہ بھی بتایا کہ دوا میں مینڈک بھی استعمال ہوتا ہے،نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک مارنے سے منع فرمادیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ہم لیث بن ابی سلیم کی حدیث یہاں ذکر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس سے پہلے ان کی کوئی حدیث نہیں گزری۔

8262 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ حُجْرٍ السَّامِيُّ، ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَفِي رَاْسِهِ عِرْقٌ مِنَ الْجُذَامِ تَنْعُرُ، فَاِذَا هَاجَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الزُّكَامَ فَلَا تَدَاوَوْا لَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8262 – كأنه موضوع

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کے سر میں جزام کی ایک رگ ہے جس میں خون جوش مارتا رہتا ہے، جب اس کا جوش حد سے زیادہ بڑھنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام مسلط فرما دیتا ہے، اس لئے زکام کی دوامت لیا کرو۔

8263 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ صَيْفِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ صُهَيْبًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرٌ وَّخُبْزٌ، فَقَالَ: اُدْنُ فَكُلْ فَاَخَذْتُ آكُلُ مِنَ التَّمْرِ، فَقَالَ: تَاْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَمْضُغُ مِنَ النَّاحِيَةِ الْاُخْرٰى، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8263 – صحيح

✧✧ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ کے سامنے روٹی اور کھجور رکھی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آؤ، کھاؤ، میں کھجوریں کھانے لگ گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری آنکھیں آئی ہوئی ہیں اور تم کھجوریں کھا رہے ہو؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دوسری جانب سے چبا رہا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرا دیئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8264 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ عَمَّارُ بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الطَّحَّانُ، ثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الشَّمْسِ فَاِنَّهَا تُبْلِي الثَّوْبَ، وَتُنْتِنُ الرِّيحَ، وَتُظْهِرُ الدَّاءَ الدَّفِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8264 – ذا من وضع الطحان

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھوپ میں بیٹھنے سے گریز کرو، کیونکہ یہ کپڑے پرانے کر دیتی ہے، بدبو پیدا کرتی ہے، اور دفین کی بیماری (یہ ایک پوشیدہ بیماری ہے جس کے ظاہر ہونے سے

تکلیف بڑھ جاتی ہے) پیدا کرتی ہے۔

8265 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ سَفَرْجَلَةٌ فَاَلْقَاهَا اِلَيَّ، وَقَالَ: دُوْنَكَهَا اَبَا مُحَمَّدٍ فَاِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8265 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے ہاتھ میں بہی دانہ تھا، آپ نے وہ میری طرف پھینکا اور فرمایا: اس کو استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ دل کو فرحت بخشتا ہے۔

کِتَابُ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمِ

دم اور تعویذات کے احکام

8266 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَالشَّيْخُ اَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ قَالَا: اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْاَسَدِيُّ، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا – وَوَضَعَ سَبَّابَتَهُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8266 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کسی شخص کو کوئی تکلیف ہوتی، یا کوئی زخم لگ جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی زمین پر رکھتے، پھر اس کو اٹھا کر درج ذیل دعا پڑھ کر دم کرتے

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

"اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کی قوت سے، ہمارے بیمار کو اللہ کے حکم سے شفاء ملے گی"

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 8266

صحيح البخاری - كتاب الطب' باب رقية النبی صلى الله عليه وسلم - حديث: 5421'صحيح مسلم - كتاب السلام' باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة - حديث:4164'صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' باب المريض وما يتعلق به - ذكر البيان بان المصطفى صلى الله عليه وسلم ' حديث: 3025'سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب ما عوذ به النبی صلى الله عليه وسلم - حديث:3519'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطب' فی المريض ما يرقى به وما يعوذ به ! - حديث:23064'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الطب' النفث فی الرقية - حديث:7306'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضی الله عنها' حديث: 24092''مسند الحميدی - احاديث عائشة ام المؤمنين رضی الله عنها عن رسول الله صلى ' حديث: 247'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند عائشة' حديث:4409

8267 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8267 – على شرط البخاری ومسلم

✧ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر بد کا دم کرنے کی مجھے اجازت عطا فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین ؒ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8268 - أَخْبَرَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، قَالَا: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ الْكِنْدِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَتَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ كُلِّ حَسَدٍ وَحَاسِدٍ وَكُلِّ غَمٍّ، وَاسْمُ اللّٰهِ يَشْفِيكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

حديث: 8267

صحيح البخاری - كتاب الطب' باب رقية العين - حديث:5414'صحيح مسلم - كتاب السلام' باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة - حديث:4165'صحيح ابن حبان - 'كتاب الطب - ذكر الامر بالاسترقاء من العين لمن اصابته' حديث:6195'سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب من استرقى من العين - حديث:3510'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطب' رقية العين - حديث:7292'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الكراهة' باب الكي هل هو مكروه ام لا ! - حديث: 4761'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2434'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الضحايا' جماع ابواب كسب الحجام - باب إباحة الرقية بكتاب الله عز وجل وبما يعرف من ذكر' حديث:18215'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:23819'مسند اسحاق بن راهويه - ما يروى ' حديث:1415

حديث: 8268

صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الادعية - ذكر الإخبار عما يستعمله' حديث: 957'سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب ما يعوذ به من الحمى - حديث:3525'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الطب' في المريض ما يرقى به وما يعوذ به ! - حديث:23068'السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ذكر ما كان جبريل يعوذ به النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:10418'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار حديث عبادة بن الصامت - حديث:22168'مسند عبد بن حميد - مسند عبادة بن الصامت رضي الله عنه' حديث:188'البحر الزخار مسند البزار - حديث عبادة بن الصامت' حديث:2328

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8268 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے، حضرت جبریل امین علیہ السلام ان کے پاس آئے اور انہوں نے درج ذیل دعا پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ كُلِّ حَسَدٍ وَحَاسِدٍ وَكُلِّ غَمٍّ، وَاسْمُ اللّٰهِ يَشْفِيكَ

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8269 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ اَبِي جَنَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، حَدَّثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ لِي اَخًا وَبِهِ وَجَعٌ، قَالَ: وَمَا وَجَعُهُ؟ قَالَ: بِهِ لَمَمٌ، قَالَ: فَاْتِنِي بِهِ فَاَتَاهُ بِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ "فَعَوَّذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَاَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: (وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ) (البقرة: 163) ، وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ، وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ: (شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ) (آل عمران: 18) ، وَآيَةٍ مِنَ الْاَعْرَافِ: (اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ) ، وَآخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ: (فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ) (المؤمنون: 116) ، وَآيَةٍ مِنْ سُورَةِ الْجِنِّ: (وَاَنَّهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا) (الجن: 3) ، وَعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الصَّافَّاتِ، وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ ، فَقَامَ الرَّجُلُ كَاَنَّهُ لَمْ يَشْكُ شَيْئًا قَطُّ

قَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِرُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيثِ كُلِّهِمْ عَنْ آخِرِهِمْ غَيْرَ اَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ، وَالْحَدِيثُ مَحْفُوظٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8269 – الحديث منكر

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا، ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! میرے بھائی کو بہت شدید درد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کس چیز کا درد ہے؟ اس نے بتایا کہ اس کو تھوڑی سی دیوانگی ہے ،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میرے پاس لے کر آؤ، میں اپنے بھائی کو لے کر آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لٹا دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورہ فاتحہ، سورہ بقرہ کی آخری ۴ آیتیں، اور درج ذیل دو آیتیں

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ)

آیت الکرسی، اور سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۸ جو کہ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

سے شروع ہوتی ہے، اور سورہ اعراف کی یہ آیت

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض

اورسورہ مومنون کی آخری آیات

فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَق

سورہ جن کی آیت نمبر ۳

وَاَنَّهُ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

سورہ صافات کی شروع کی ۱۰ آیات، سورہ حشر کی آخری تین آیات، سورہ اخلاص، سورۃ الناس اور سورۃ الفلق ۔ پڑھ کر دم کیا۔ وہ شخص فوراً ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور وہ اس طرح ٹھیک ہو گیا جیسے اس کو کوئی تکلیف آئی ہی نہیں تھی۔

❀❀ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں۔ سوائے ابوجناب کلبی کے اور یہ حدیث محفوظ ہے، صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8270 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِي الرَّبَابُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، يَقُوْلُ: مَرَرْنَا بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ، فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا، فَنُمِيَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرُوا اَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذَ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِی وَالرُّقٰی صَالِحَةٌ؟ فَقَالَ: لَا رُقٰی اِلَّا فِي نَفْسٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ لَدْغَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8270 – صحيح

✧✧ حضرت سہل بن حنیف فرماتے ہیں: ہم سیلاب کے پانی کے پاس سے گزرے، میں نے اس میں گھس کر نہا لیا، جب میں نہا کر نکلا تو مجھے بخار ہو چکا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوثابت کو کہو کہ تعویذ لے لے، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم نہ کروالوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ دم تو سانس کی بیماری یا بخار یا کاٹے کا ہوتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8271 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، اَنْبَاَ شَرِيكٌ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ، رَفَعَهُ، قَالَ: لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ، اَوْ حُمَّى، اَوْ دَمٍ لَا يَرْقَاُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8271 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عامر بن انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ دم نظر بد کا ہوتا ہے، یا بخار کا، یا ایسے خون کا جو تھمتا نہ ہو۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8272 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلَى يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَصَابَهُ رَمَدٌ، اَوْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِهِ وَاَصْحَابِهِ، دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي، وَاَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَارِي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8272 – فيه ضعيفان

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا آپ کے گھروالوں میں سے کسی کی آنکھ آتی تو آپ ان لفظوں کے ساتھ دعا مانگتے،

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي، وَاَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَارِي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي

''اے اللہ مجھے میری بصارت کا نفع دے، اور اس کو میرا وارث بنا، اور میرے دشمن میں میرا انتقام دکھا، اور جو مجھ پر ظلم کرے، اس کے خلاف میری مدد فرما''

8273 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيُّ، ثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَبَّةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "مَنْ قَالَ عِنْدَ عَطْسَةٍ يَسْمَعُهَا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الضِّرْسِ، وَلَا وَجَعَ الْاُذُنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8273 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے چھینک آنے پر ''الحمدللہ علی کل حال'' کہا۔ وہ کبھی بھی داڑھوں اور کان کے درد میں مبتلا نہیں ہوگا۔

8274 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْاَوْجَاعِ وَمِنَ الْحُمَّى اَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درد اور بخار کے لئے ہمیں یہ دم سکھایا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

''اس اللہ کے نام سے شروع جو کبیر ہے، ہم عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، ہر اس زخم سے جس سے خون پھوٹ پھوٹ کر نکلتا ہے، عرق سے اور دوزخ کی آگ کے شر سے''

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8275 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ، عَنْ حَفْصَةَ، اَنَّ امْرَاَةً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهَا: الشِّفَاءُ، كَانَتْ تَرْقِي مِنَ النَّمْلَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمِيهَا حَفْصَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8275 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قریش کی ایک شفاء نامی خاتون، چیونٹی کے کاٹے کا دم کرتی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا: یہ دم حفصہ کو بھی سکھا دو۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8276 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيَةً بِوَجْهِهَا سَفْعَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8276 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی اس کے چہرے پر چھائیاں اور مہاسے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو نظر لگی ہے، اس کو دم کرواؤ۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8277 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ، وَكَانَ يَرْقِي مِنَ الْحَيَّةِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى، وَاَنَا اَرْقِي مِنَ الْحَيَّةِ، قَالَ: قُصَّهَا عَلَيَّ فَقَصَّهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٰذِهِ هٰذِهِ مَوَاثِيقُ قَالَ: وَجَاءَ خَالِي مِنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَاَنَا اَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، قَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8277 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انصار کا عمرو بن حزم نامی شخص سانپ کے کاٹے کا دم کیا کرتا تھا، اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو دم کرنے سے منع فرمایا ہے، جبکہ میں سانپ کے کاٹے کا دم کرتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ دم مجھے سناؤ، اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دم سنایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ تو عہد ہے۔

انصار میں سے میرے ماموں آئے، وہ بچھو کے کاٹے کا دم کرتے تھے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے دم کرنے سے منع فرمایا ہے جب کہ میں تو بچھو کے کاٹے کا دم کرتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو جس قدر فائدہ پہنچا سکتا ہو، وہ پہنچائے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8278 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، ثنا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا عَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ بِالْمَوْسِمِ فَرَاَيْتُ جَمِيْعَهُمْ فَاَعْجَبَنِيْ كَثْرَتُهُمْ وَهَيْبَتُهُمْ قَدْ مَلَاُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ، فَقِيلَ: اَیْ مُحَمَّدُ رَضِيتَ؟ فَاَقُوْلُ: نَعَمْ اَیْ رَبِّ، فَقَالَ: اِنَّ لَكَ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَهُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ " فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهُ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ اِلَيْهَا عُكَّاشَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ مِنْ اَوْجُهٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَلَيْسَ فِيْهِ نَهْيٌ عَنِ الرُّقٰى، لَمْ يُؤْثِرِ التَّوَكُّلُ عَلَيْهِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8278 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کے مقام پر ساری امتیں میرے سامنے پیش کی گئیں، میں نے سب کو دیکھا، ان کی کثرت اور ہیبت مجھے اچھی لگی، ان سے میدان اور پہاڑ سب بھرے ہوئے تھے، مجھ سے کہا گیا: اے محمد! کیا تم راضی ہو؟ میں نے کہا: جی اے میرے رب میں راضی ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان تمام کے ساتھ ساتھ مزید ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ تو (جادو والا) دم کرواتے ہیں، اور نہ (زخم ٹھیک کروانے کے لئے آگ سے) داغ لگواتے ہیں، اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ بن محصن نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کردے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے

دعا فرمادی۔ پھر ایک اور آدمی اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے بھی دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے آگے نکل گیا ہے۔

❀❀ یہ حدیث متعدد وجوہ سے صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث میں دم کروانے سے ممانعت نہیں ہے، بلکہ اس میں یہ ہے کہ "اور نہ ہی یہ ہے کہ توکل، دم کے منافی ہے" اور اس پر دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

8279 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنْبَاَ، وَقَالَ عَلِيٌّ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْعَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمْ يَتَوَكَّلْ مَنِ اسْتَرْقَى اَوِ اكْتَوَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8279 – صحيح

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دم کروایا یا، داغ لگوایا، اس نے توکل نہیں کیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8280 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ شَيْبَانُ الْاَيْلِيُّ، ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِي: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تَضُرَّهُ حَيَّةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةِ " قَالَ: وَكَانَ اِذَا لُدِغَ مِنْ اَهْلِهِ اِنْسَانٌ قَالَ مَا قَالَ الْكَلِمَاتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8280 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھی

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

اس کو اس رات سانپ کچھ نقصان نہیں دے گا، آپ فرماتے ہیں: جب حضور ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو سانپ کاٹتا تو آپ یہی دعا پڑھ کر دم کرتے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8281 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ

حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ بِيَدِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8281 – صحيح

✧✧ قیس بن طلق اپنے والد کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے، ان کو ایک بچھو نے کاٹ لیا، نبی اکرم ﷺ نے دم کر کے ان پر اپنا دست مبارک پھیرا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8282 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا اَبُو خَالِدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّالَانِيُّ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ، فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ وَيُعَافِيَكَ، اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بَعْدَ اَنِ اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو بِاِسْنَادِهِ، كَانَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8282 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کو جائے، وہ اس مریض کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کر دے۔

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ وَيُعَافِيَكَ

اگر اس کی موت نہ لکھی ہوئی ہوگی تو اس کو اس مرض سے شفاء مل جائے گی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے منہال بن عمرو کی اسناد کے ہمراہ یہ بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت حسن اور حسین کو تعویذ پہنایا کرتے تھے۔

8283 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: اِنَّ صَاحِبًا لَنَا مَرِيضٌ فَوُصِفَ لَنَا الْكَيُّ اَفَنَكْوِيهِ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ عَادَ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: اكْوُوهُ اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8283 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، اور کہنے لگے: ہمارا ایک ساتھی بیمار ہوگیا ہے، ان کے علاج کے لئے داغ لگانا تجویز ہوا ہے، کیا ہم اس کو داغ لگالیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے، اس نے پھر سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، اس نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تمہاری مرضی ہے) اگر تم داغ لگانا چاہو تو لگالو اور نہ لگانا چاہو تو رہنے دو۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8284 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا، فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8284 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں داغ لگوانے سے منع فرمایا تھا، لیکن اس کے باوجود کئی لوگوں نے داغ لگوایا، لیکن نہ ان کو شفاء ملی نہ ان کو اس کا کوئی فائدہ ہوا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8285 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رُمِيَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي اَكْحَلِهِ فَبَعَثَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيبًا فَكَوَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8285 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بازو پر تیر لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک طبیب بھیجا، اس نے حضرت ابی بن کعب کو داغ لگایا۔

8286 – حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8286 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو ایک کانٹا لگنے کی وجہ سے داغ

لگایا۔

8287 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا اَبُوْ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: " رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي اَكْحَلِهٖ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بِمِشْقَصٍ، قَالَ: ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8287 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو میں تیر لگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ تیز دھار تیر کے ہمراہ ان کی وہ رگ کاٹ دی لیکن اس پر ورم آ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ پھر وہ رگ کاٹی۔ (اس کے بعد ان کو آرام آ گیا)

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8288 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْقَاضِي، ثَنَا عُمَرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَوَانِي اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَمَا نُهِيتُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8288 - صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوطلحہ نے مجھے داغ لگایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8289 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَمْرٍو اِسْمَاعِيْلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ، وَاَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، قَالَا: اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهُ، وَمَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَلَا تَمَّمَ اللّٰهُ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8289 - صحيح

✧✧ حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گلے میں کوڑی ڈالی، اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور نہ کرے اور جس نے (کفریہ یا شرکیہ اعمال پر مشتمل، یا بتوں کی مورتیوں والا) تمیمہ لٹکایا، اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری نہ کرے۔

8290 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ، ثَنَا جَدِّي اَحْمَدُ بْنُ اَبِي

شُعَيْبٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْكُوفِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْنَبَ، امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهَا اَصَابَهَا حُمْرَةٌ فِي وَجْهِهَا، فَدَخَلَتْ عَلَيْهَا عَجُوزٌ فَرَقَتْهَا فِي خَيْطٍ فَعَلَّقَتْهُ عَلَيْهَا، فَدَخَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَآهُ عَلَيْهَا، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: اسْتَرْقَيْتُ مِنَ الْحُمْرَةِ، فَمَدَّ يَدَهُ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ آلَ عَبْدِ اللّٰهِ لَاَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا: اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا التِّوَلَةُ؟ قَالَ: التِّوَلَةُ هُوَ الَّذِي يُهَيِّجُ الرِّجَالَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8290 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت عبداللہ کی زوجہ حضرت زینب کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ان کے چہرے پر خسرے کے دانے تھے۔ ایک بوڑھی عورت ان کے پاس آئی، اس نے ایک دھاگہ دم کر کے ان کو پہنا دیا، حضرت عبداللہ بن مسعود گھر تشریف لائے اور اس کو دھاگا بندھا ہوا دیکھا، تو ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے خسرے کا دم کروایا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ان کی جانب بڑھایا اور اسے پکڑ کر توڑ ڈالا، پھر فرمایا: عبداللہ کی آل کو شرک کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی زوجہ فرماتی ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیں سنایا "(جاہلیت کی رسومات کے مطابق) دم کروانا، تمیمہ لٹکانا اور تولیہ، سب شرک ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تولیہ کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ذریعے لوگوں کو (لڑائی یا برائی پر) برانگیختہ کیا جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8291 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: التَّمَائِمُ مَا عُلِّقَ قَبْلَ نُزُولِ الْبَلَاءِ، وَمَا عُلِّقَ بَعْدَهُ فَلَيْسَ بِتَمِيمَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8291 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تمیمہ اس کو کہتے ہیں جو مصیبت نازل ہونے سے پہلے احتیاطاً پہنا جاتا ہے (اور یہ امید رکھی جائے کہ اگر اللہ کی طرف سے کوئی آزمائش آئی بھی سہی تو یہ تمیمہ اس کو روک لے گا) اور جو اس کے بعد پہنا جائے وہ تمیمہ نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8292 - حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اَبُوْ مُسْلِمِ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ الْحَرَّانِیُّ، ثَنَا مِسْکِیْنُ بْنُ بُکَیْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النُّشْرَةِ، فَقَالَ: ذَکَرُوا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَّاَبُوْ رَجَاءٍ هُوَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8292 – صحیح

✧✧ حضرت حسن فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس کا ذکر ہوا تھا کہ یہ شیطان کا عمل ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ابورجاء، مطر الوراق ہے۔

كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَاحِمِ

فتنوں آزمائشوں کا بیان

8293 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ، ثنا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ ذِي عَصْوَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ السَّكْسَكِيِّ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقُوفٌ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مُدَّةُ رَجَاءِ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى سَاَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَاَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِي، رَجَاءُ اُمَّتِي مِائَةُ سَنَةٍ قَالَ: فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَهَلْ لِتِلْكَ مِنْ اَمَارَةٍ اَوْ آيَةٍ اَوْ عَلَامَةٍ، قَالَ: نَعَمْ الْقَذْفُ وَالْخَسْفُ وَالرَّجْفُ، وَاِرْسَالُ الشَّيَاطِينِ الْمُلْجَمَةِ عَنِ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8293 – إسناده مظلم

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وقوف کئے ہوئے تھے، ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت کی امید کتنی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی، اس نے تین مرتبہ پوچھا، آپ ہر مرتبہ خاموش رہے، پھر وہ آدمی چلا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے کہ میرے کسی امتی نے یہ سوال مجھ سے نہیں پوچھا، میری امت کی امید سو سال ہے۔ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کوئی علامت، کوئی نشانی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، قذف (پتھر پھینکنا) خسف (گہن لگنا)، اور رجف (پہلا نفخہ)۔ اور شیاطین کو لگام میں ڈال کر انسانوں سے ہٹایا جائے گا۔

❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8294 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، اَنْبَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، اَنْبَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: " اِنِّي لَاَعْلَمُ اَهْلَ دِينَيْنِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّارِ: قَوْمٌ يَقُولُونَ: اِنْ كَانَ اَوَّلُنَا ضُلَّالًا مَا بَالُ خَمْسِ صَلَوَاتٍ

فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، اِنَّمَا هُوَ صَلَاتَانِ الْعَصْرُ وَالْفَجْرُ، وَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّمَا الْاِيمَانُ كَلَامٌ وَّاِنْ زَنٰى وَاِنْ قَتَلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8294 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ بن الیمان ؓ فرماتے ہیں: امت محمدیہ کی ۲ دوزخی جماعتوں کو میں جانتا ہوں۔

○ایک وہ قوم جو کہتے ہیں: ہم سے پہلے لوگ گمراہ تھے، دن میں پانچ نمازوں کی کیا ضرورت ہے۔ نمازیں صرف دو ہی ہیں، نماز عصر اور نماز فجر۔

○دوسری وہ قوم جو کہتے ہیں: زبان سے کلمہ پڑھ لیا تو بندہ صاحب ایمان ہے اگر چہ وہ زنا کرے اور اگر چہ وہ قتل کرے

❀❀ یہ حدیث امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین ؒ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8295 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ الرَّبَعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيَّ يُحَدِّثُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ، يَقُوْلُ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَقَالَ لِي: "يَا عَوْفُ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مَوْتَانٌ يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَعُقَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ فِيْكُمْ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا " قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: فَذَاكَرْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ شَيْخًا مِنْ شُيُوْخِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ . قَوْلُهُ: ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ الشَّيْخُ: اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ بِهٰذِهِ السِّتَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ: بَدَلَ فَتْحِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ عِمْرَانُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8295 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی فرماتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت چمڑے کے ایک خیمے میں موجود تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عوف، قیامت سے پہلے ۶ چیزیں شمار کر لینا۔

(۱) میری وفات۔

(۲) بیت المقدس کی فتح۔

(۳) کثیر اموات ہوں گی جیسا کہ بھیڑ بکریوں میں کوئی وباء آ جائے، جس سے وہ موت سے بچ نہ سکیں۔

(۴) تم میں مال بہت عام ہو جائے گا، حتیٰ کہ کسی کو ۱۰۰ دینار ملیں گے تو وہ اس پر بھی راضی نہیں ہوگا۔

(۵) پھر ایک ایسا فتنہ اٹھے گا جو عرب کے ہر گھر میں پہنچ جائے گا۔
(٦) تمہارے اور بنی الاصفر کے درمیان مصالحت ہوگی ،لیکن وہ لوگ غداری کریں گے یہ ۸۰ جھنڈوں کے نیچے (ہر جھنڈے کے نیچے) بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے۔ ولید بن مسلم کہتے ہیں: ہم نے اہل مدینہ کے ایک بزرگ کے پاس یہ حدیث سنائی ،توانہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ ہمیں اسی سے ملتا جلتا حضور ﷺ کا فرمان سنایا تاہم اس میں بیت المقدس کے فتح ہونے کی بجائے اس کے تعمیر ہونے کا ذکر تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8296 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَرْوَزِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ اَبِى الْمُسَاوِرِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ مِنَ الشَّامِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ، فَسَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الشُّهَدَاءُ فَاَقَمْتُ مَعَهُ فَذَكَرْتُ لَهُ الشَّامَ وَاَهْلَهَا وَاَشْعَارَهَا، فَتَجَهَّزَ اِلَى الشَّامِ فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ اَضَلُّ مِنْ حِمَارِ اَهْلِهِ، فَاَصَابَ ابْنَهُ الطَّاعُوْنُ وَامْرَاَتَهُ فَمَاتَا جَمِيْعًا، فَحَفَرَ لَهُمَا قَبْرًا وَاحِدًا فَدُفِنَا، ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مُعَاذٍ وَهُوَ ثَقِيْلٌ فَبَكَيْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: " اِنْ كُنْتُمْ تَبْكُوْنَ عَلَى الْعِلْمِ فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَاتَّبِعُوْهُ، فَاِنْ اَشْكَلَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ مِنْ تَفْسِيْرِهِ فَعَلَيْكُمْ بِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ: عُوَيْمِرٍ اَبِى الدَّرْدَاءِ ، وَابْنِ اُمِّ عَبْدٍ، وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَاِيَّاكُمْ وَزَلَّةَ الْعَالِمِ، وَجِدَالَ الْمُنَافِقِ "فَاَقَمْتُ شَهْرًا ثُمَّ خَرَجْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَاَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: نِعْمَ الْحَيُّ اَهْلُ الشَّامِ لَوْلَا اَنَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالنَّجَاةِ ، قُلْتُ: صَدَقَ مُعَاذٌ، قَالَ: وَمَا قَالَ؟ قُلْتُ: اَوْصَانِيْ بِكَ وَبِعُوَيْمِرٍ، اَبِى الدَّرْدَاءِ ، وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَقَالَ: وَاِيَّاكُمْ وَزَلَّةَ الْعَالِمِ وَجِدَالَ الْمُنَافِقِ، ثُمَّ تَنَحَّيْتُ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ اَخِي اِنَّمَا كَانَتْ زَلَّةً مِنِّي، فَاَقَمْتُ عِنْدَهُ شَهْرًا ثُمَّ اَتَيْتُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَرْوَاحَ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ فَاَقَمْتُ عِنْدَهُ شَهْرًا يُقَسِّمُ اللَّيْلَ وَيُقَسِّمُ النَّهَارَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَادِمِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حارث بن عمیرہ فرماتے ہیں: میں طلب علم کے لئے شام سے مدینہ شریف آیا، میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا کہ ''جولوگ اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے نور کے منبر بچھائے جائیں گے ،ان پر شہید بھی رشک کریں گے۔

میں حضرت معاذ کے پاس ٹھہرا، ان کو ملک شام، وہاں کے باشندوں اوران کی تہذیب وتمدن کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے ملک شام جانے کی تیاری کرلی، اور میں بھی ان کے ہمراہ چل دیا، وہ حضرت عمرو بن العاص کو یہ کہہ رہے تھے: تو نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے اور تو گدھے سے زیادہ گمراہ ہے، ان کے بیٹے اور بیوی کو طاعون کی شکایت ہوگئی، وہ دونوں اسی بیماری میں فوت ہوئے۔ انہوں نے دونوں کے لئے ایک ہی قبر کھودی اوران دونوں کو وہاں دفنا دیا، پھر ہم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹ کر آ گئے، وہ بہت بوجھل بدن بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگ آپ کے اردگرد جمع ہوکر رونے لگے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس بات پر روتے ہو کہ کوئی صاحب علم چلا گیا ہے، تو کوئی بات نہیں، آج بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب تمہارے پاس موجود ہے اس کی اتباع کرلو کامیاب ہوجاؤ گے۔ اور اگر تمہیں اس کی تشریحات پر عمل کرنا مشکل لگے، تو تم اس کے ماہرین کے پاس جانا۔ ابوالدرداء، بن ام معبد اور سلمان فارسی۔

عالم کے پھسلنے سے خود کو بچاؤ، اور منافق کے ساتھ بحث وتکرار سے بچو۔ پھر میں تھوڑا سا ہٹ گیا، آپ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! عالم کے پھسلنے سے مراد خود میرا پھسلنا تھا۔ پھر میں پورا مہینہ ان کے پاس رہا۔ پھر میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا، میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا'' تمام روحیں گروہ درگروہ اکٹھی رہا کرتی تھیں، جو ایک دوسرے کو (عالم ارواح میں) جانتی تھیں، وہ ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں، جو نہیں جانتی تھیں، وہ اختلاف کرتی ہیں''۔ میں ان کے پاس بھی پورا مہینہ رہا، انہوں نے دن اور رات کو اپنے اور اپنے خادم کے درمیان تقسیم کر رکھا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8297 - فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، كَانَ يَقُولُ: عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ، حُضُورُ الْمَلْحَمَةِ، وَحُضُورُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، خُرُوجُ الدَّجَّالِ قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ مُعَاذٌ عَلٰى مَنْكِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ كَمَا اَنَّكَ جَالِسٌ

هٰذَا الْحَدِيثُ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا فَاِنَّ اِسْنَادَهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الرِّجَالِ، وَهُوَ اللَّائِقُ بِالْمُسْنَدِ الَّذِي تَقَدَّمَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8297 – صحيح موقوف

✧✧ حضرت معاذ بن جبل فرمایا کرتے تھے کہ بیت المقدس کی تعمیر، یثرب کی بربادی ہے، اور یثرب کی بربادی، جنگوں کے وقت ہے، اور جنگوں کا رونما ہونا قسطنطنیہ کی فتح کے وقت ہوگا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے ظہور کے وقت ہے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا کندھا تھپکایا اور فرمایا: اللہ کی قسم! جیسے تم میرے سامنے واقعتاً بیٹھے ہوئے ہو، اسی طرح ان امور کے رونما ہونے میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث، اگرچہ موقوف ہے، لیکن اس کی اسناد رجال کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ اور یہ اس مسند حدیث کے موافق ہے جس کا ذکر ابھی گزرا ہے۔

8298 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ ذِي مِخْمَرٍ – رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَخِي النَّجَاشِيِّ – اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " تُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا حَتَّى تَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ، فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُونَ وَتَنْصَرِفُونَ، حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَقُوْلُ قَائِلٌ مِنَ الرُّومِ: غَلَبَ الصَّلِيبُ، وَيَقُوْلُ قَائِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: بَلِ اللّٰهُ غَلَبَ فَيَتَدَاوَلَانِهَا بَيْنَهُمْ، فَيَثُورُ الْمُسْلِمُ اِلٰى صَلِيبِهِمْ وَهُمْ مِنْهُمْ غَيْرُ بَعِيدٍ فَيَدُقُّهُ، وَيَثُورُ الرُّومُ اِلٰى كَاسِرِ صَلِيبِهِمْ فَيَقْتُلُوْنَهُ، وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الْعِصَابَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِالشَّهَادَةِ، فَيَقُوْلُ الرُّومُ لِصَاحِبِ الرُّومِ: كَفَيْنَاكَ جَدَّ الْعَرَبِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَاْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8298 – صحيح

✧✧ نجاشی کے بھتیجے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ روم سے امن کی صلح کرو گے، اور تم ان کے ساتھ مل کر دشمن سے جنگ لڑو گے، تم فتحیاب ہو جاؤ گے، مال غنیمت جمع کرو گے، اور واپس لوٹو گے، راستے میں ٹیلوں والے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالو گے، اس دوران ایک رومی شخص بآواز بلند کہے گا: صلیب غالب آ گئی، اس کے جواب میں ایک مسلمان کہے گا: (صلیب غالب نہیں آئی) بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات غالب آئی ہے، ان کے درمیان تکرار شروع ہو جائے گی، مسلمان صلیب کے بالکل قریب ہوں گے، وہ ان کی صلیب پر حملہ کر کے اس کو توڑ دیں گے، رومی لوگ اس صلیب کے توڑنے والے پر حملہ کریں گے اور اس کو قتل کر دیں گے، مسلمان اپنے اسلحہ کو سنبھال لیں گے، ان کی جنگ چھڑ جائے گی، اس جنگ میں للہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت عطا فرمائے گا۔ رومی لوگ روم کے بادشاہ سے کہیں گے: تیرے لئے جدالعرب (قیذار بن اسماعیل) کافی ہے پھر یہ لوگ غداری کریں گے، جنگ کے لئے جمع ہو جائیں گے، اور یہ لوگ ۸۰ جھنڈوں کے سائے میں تم پر حملہ آور ہوں گے، ہر جھنڈے کے نیچے، بارہ ہزار کا لشکر جرار ہو گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری علیہ الرحمۃ اور امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8299 – وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: قَامَ مَكْحُولٌ وَّابْنُ اَبِي زَكَرِيَّا اِلٰى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَقُمْتُ مَعَهُمَا، فَقَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى ذِي مِخْمَرٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: سَتُصَالِحُكُمُ الرُّومُ صُلْحًا آمِنًا، ثُمَّ تَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا، فَتُنْصَرُونَ وَتَسْلَمُونَ وَتَفْتَحُونَ، ثُمَّ تُنْصَرُونَ بِمَرْجٍ فَيَرْفَعُ لَهُمْ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ، فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِمْ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْضَبُ الرُّومُ فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَهُوَ أَوْلَى مِنَ الْأَوَّلِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8299 – صحيح

✧✧ حسان بن عطیہ فرماتے ہیں: مکحول اور ابن ابی زکریا، خالد بن معدان کے پاس گئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، انہوں نے بتایا کہ خالد نے جبیر بن نفیر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ذی مخمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عنقریب روم سے امن کے لئے صلح کرلو گے، پھر تم مل کر دشمن سے جنگ کرو گے تمہاری مدد کی جائے گی، تم فتحیاب ہوجاؤ گے، پھر تم مرج میں پڑاؤ ڈالو گے، ایک نصرانی شخص صلیب بلند کرے گا، اس کو دیکھ کر ایک مسلمان غصے میں بھڑک اٹھے گا، اور اس کی صلیب پکڑ کر توڑ دے گا، صلیب ٹوٹنے پر روم غصے میں آجائیں گے، پھر یہ سب تمہارے خلاف جنگ کے لئے جمع ہوجائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ اسناد، پہلی اسناد سے بہتر ہے۔

8300 – أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْإِمَامُ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بِشْرٍ الْغَنَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ، وَلَنِعْمَ الْأَمِيرُ أَمِيرُهَا، وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَدَعَانِي مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فَسَأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثْتُهُ فَغَزَا الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حدیث: 8299

سنن ابی داود - کتاب الجهاد' باب فی صلح العدو - حدیث: 2401'سنن ابن ماجه - کتاب الفتن' باب الملاحم - حدیث: 4087'مصنف ابن ابی شیبة - کتاب فضل الجهاد' ما ذکر فی فضل الجهاد والحث علیه - حدیث: 19054'صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر الإخبار عن وصف مصالحة المسلمین الروم - حدیث: 6816'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ذو مخمر رضی الله عنه' حدیث: 2339'مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث ذی مخمر الحبشی - حدیث: 16528'السنن الکبری للبیهقی - کتاب الجزیة' جماع ابواب الشرائط التی یاخذها الإمام علی اهل الذمة , وما - باب مهادنة الأئمة بعد رسول رب العزة إذا نزلت بالمسلمین نازلة' حدیث: 17500'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الذال' ذو مخمر ویقال مخبر بن اخی النجاشی - حدیث: 4110

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8300 – صحيح

✧✧ عبداللہ بن بشر الغنوی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قسطنطنیہ کو فتح کرلو گے، اس کا امیر کیا ہی اچھا امیر ہوگا اور وہ لشکر کیا ہی اچھا لشکر ہوگا۔ عبید اللہ کہتے ہیں: مسلمہ بن عبدالملک نے مجھے بلوایا اور اس حدیث کے بارے میں مجھ سے پوچھا، تو میں نے ان کو یہ حدیث سنائی، تب اس نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8301 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنَا هَاشِمُ بْنُ مَرْثَدٍ، ثنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قَبِيلٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: تَذَاكَرْنَا فَتْحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَالرُّومِيَّةِ، فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بِصُنْدُوقٍ فَفَتَحَهُ، فَقَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ قَبْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَدِينَةُ هِرَقْلَ يُرِيدُ مَدِينَةَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8301 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان قسطنطنیہ اور روم کی فتح کی باتیں ہو رہی تھیں، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنا صندوق منگوایا، اس کو کھولا، پھر فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے تھے، اور آپ ﷺ کی باتیں لکھ لیا کرتے تھے، ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ دونوں میں سے پہلے کون سا شہر فتح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرقل کا شہر۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8302 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اَعَاذَكَ اللّٰهُ يَا كَعْبُ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ: وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: " اُمَرَاءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي، لَا يَهْدُونَ بِهَدْيِي، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ، فَاُولَئِكَ لَيْسُوا مِنِّي، وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرِدُوْنَ عَلٰى حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولَئِكَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ، وَسَيَرِدُونَ عَلَيَّ حَوْضِي. يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيئَةَ، وَالصَّلَاةُ قُرْبَانٌ – اَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ – . يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اَبَدًا، النَّارُ اَوْلٰى بِهِ. يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، النَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا – اَوْ قَالَ: فَمُوبِقُهَا –

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8302 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے کعب! اللہ تعالیٰ تجھے بے وقوفوں کی امارت سے بچائے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے وقوفوں کی امارت کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میری ہدایت کو قبول نہیں کریں گے، میری سنت پر عمل پیرا نہیں ہوں گے، جس نے ان کے جھوٹ کو سچ کہا اور ان کے ظالمانہ رویے پر ان کی مدد کی، وہ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں، یہ لوگ میرے حوض پر نہیں آسکیں گے، اور جس نے ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہا، جس نے ان کے ظالمانہ رویے پر ان کی مدد نہ کی، وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، یہ لوگ میرے حوض کوثر پر آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ، روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہوں کو مٹاتا ہے، اور نماز قربان ہے، یا (شاید فرمایا) نماز برہان ہے۔ لوگ صبح کرتے ہیں، کوئی اپنے نفس کو بیچ دیتا ہے اور آزاد کر لیتا ہے اور کوئی اس کو ہلاکت میں ڈال لیتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8303 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، اِذْ مَرَرْتُ فَسَمِعَ صَوْتِي، فَقَالَ: يَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، ادْخُلْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَكُلِّي اَمْ بَعْضِي؟ فَقَالَ: بَلْ كُلُّكَ قَالَ: فَدَخَلْتُ، فَقَالَ: يَا عَوْفُ، اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فَقُلْتُ: مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَوْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَبَكَى عَوْفٌ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُلْ: اِحْدَى " قُلْتُ: اِحْدَى، ثُمَّ قَالَ: " وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قُلِ: اثْنَيْنِ " قُلْتُ: اثْنَيْنِ، قَالَ: " وَمَوْتٌ يَكُوْنُ فِي اُمَّتِي كَعُقَاصِ الْغَنَمِ، قُلْ: ثَلَاثٌ " قُلْتُ: ثَلَاثٌ، قَالَ: " وَتُفْتَحُ لَهُمُ الدُّنْيَا حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ الْمِائَةَ فَيَسْخَطَهَا، قُلْ: اَرْبَعٌ "، قُلْتُ: اَرْبَعٌ، " وَفِتْنَةٌ لَا يَبْقَى اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ بَيْتَهُ، قُلْ: خَمْسٌ " قُلْتُ: خَمْسٌ، وَهُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ يَاْتُوْنَكُمْ عَلٰى ثَمَانِينَ غَايَةً، كُلُّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا، ثُمَّ يَغْدِرُوْنَ بِكُمْ حَتَّى حَمْلِ امْرَاَةٍ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ عَامَ عَمْوَاسَ زَعَمُوا اَنَّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِي: اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فَقَدْ كَانَ مِنْهُنَّ الثَّلَاثُ وَبَقِيَ الثَّلَاثُ، فَقَالَ مُعَاذٌ: اِنَّ لِهٰذَا مُدَّةً وَلٰكِنْ خَمْسٌ اَظْلَلْنَكُمْ مَنْ اَدْرَكَ مِنْهُنَّ شَيْئًا ثُمَّ اسْتَطَاعَ اَنْ يَمُوتَ فَلْيَمُتْ: اَنْ يَظْهَرَ التَّلَاعُنُ عَلَى الْمَنَابِرِ، وَيُعْطٰى مَالُ اللّٰهِ عَلَى الْكَذِبِ وَالْبُهْتَانِ وَسَفْكِ الدِّمَاءِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَتُقْطَعُ الْاَرْحَامُ، وَيُصْبِحُ الْعَبْدُ لَا يَدْرِي اَضَالٌّ هُوَ اَمْ مُهْتَدٍ "

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8303 – على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے بنے ہوئے، ایک خیمے میں تھے، جب میں وہاں سے گزرا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سن کر فرمایا: اے عوف بن مالک، اندر آ جاؤ، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مکمل طور پر اندر آ جاؤں، یا تھوڑا سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکمل طور پر اندر آ جاؤ۔ آپ فرماتے ہیں: میں خیمے میں داخل ہو گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عوف! قیامت سے پہلے چھ واقعات رونما ہوں گے، میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ کون کون سے واقعات ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) اللہ کے رسول کی وفات۔

یہ سن کر حضرت عوف رضی اللہ عنہ رو پڑے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو "ایک"۔ میں نے کہا "ایک"۔

(۲) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت المقدس فتح ہوگا۔ کہو: دو، میں نے کہا "دو"۔

(۳) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں اموات اتنی کثیر ہوں گی جیسے بھیڑ بکریوں میں وباء پھیلنے سے جانور مرتے ہیں، پھر فرمایا: کہو "تین"، میں نے کہا "تین"۔

(۴) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی دولت کھول دی جائے گی، حتیٰ کہ کسی کو سو درہم بھی ملیں گے تو ان ۱۰۰ پر بھی راضی نہیں ہوگا۔ کہو "چار"، میں نے کہا "چار"

(۵) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا جو ہر مسلمان کے گھر میں پہنچ جائے گا۔ کہو "پانچ"، میں نے کہا "پانچ"۔

(٦) پھر فرمایا: تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان مصالحت ہوگی، وہ ۸۰ جھنڈوں کے ساتھ تمہاری حمایت میں آئیں گے، ہر جھنڈے کے تحت ۱۲ ہزار کا لشکر ہوگا، پھر وہ تمہارے ساتھ غداری کریں گے حتیٰ کہ عورت کے حمل میں بھی غدار ہی پیدا ہوگا، راوی کہتے ہیں: جب عمواس کا طاعون آیا، تو لوگ یہ سمجھے کہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا تھا کہ قیامت سے پہلے چھ واقعات گن لینا، ان میں سے تین تو رونما ہو چکے ہیں اور تین باقی رہتے ہیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ایک مدت ہے۔ لیکن ان میں سے پانچ تو تم پر سایہ فگن ہیں، جو ان میں سے ایک بھی پائے، وہ اگر مر سکے تو مر جائے، منبروں پر ایک دوسرے پر لعن طعن عام ہو جائے گا، اور اللہ کا مال جھوٹ اور بہتان لگا کر حاصل کیا جائے گا، ناحق قتل ہوں گے، رشتہ داریاں مٹ جائیں گی، بندہ صبح کرے گا تو اس کو پتا نہیں ہوگا کہ وہ ہدایت یافتہ ہے یا گمراہ ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8304 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ الدِّهْقَانُ، بِمَرْوَ، اَنْبَاَ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ السَّدُوسِي، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا جَاعَ النَّاسُ حَتّٰى لَا تَسْتَطِيعَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَسْجِدِكَ اِلٰى فِرَاشِكَ، وَلَا مِنْ فِرَاشِكَ اِلٰى مَسْجِدِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَعِفُّ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا مَاتَ النَّاسُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيفِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا اَقْبَلَ النَّاسُ حَتّٰى يَغْزُوَ اَصْحَابُ الرُّتَبِ بِالدِّمَاءِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَاْتِي مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قُلْتُ: فَاِنْ اُتِيَ عَلَيَّ؟ قَالَ: اِنْ خِفْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ طَائِفَةً مِنْ رِدَائِكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهِ، فَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ قُلْتُ: اَفَلَا اَحْمِلُ السِّلَاحَ؟ قَالَ: اِذًا تُشَارِكُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ، وَقَدْ زَادَ فِي اِسْنَادِهِ بَيْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ الْمُشَعَّثَ بْنَ طَرِيفٍ بِزِيَادَةٍ فِي الْمَتْنِ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اَثْبَتُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8304 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب لوگ اس قدر بھوک میں مبتلا ہوں گے کہ تم جائے نماز سے اٹھ کر اپنی چارپائی تک نہیں پہنچ سکو گے اور نہ چارپائی سے جائے نماز تک نہیں پہنچ سکو گے، میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچ کر رہنا، پھر فرمایا: تم اس وقت کیا کرو گے جب لوگ مر جائیں گے اور قبریں بھی غلام آباد کریں گے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس وقت کیا کرو گے جب بڑے بڑے رتبے والے لوگ آگ خون کی ہولی کھیلیں گے، میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنوں کے پاس چلے جانا، میں نے کہا: اگر مجھ پر کوئی حملہ آور ہو جائے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں خوف ہو، کہ تلوار کی شعاع تیرا خون بہادے گی، تو اپنے چہرے پر کافی ساری چادریں ڈال لینا، (پھر بھی اگر وہ تجھے قتل کرے گا تو) تیرے اور اپنے گناہ کا ذمہ دار وہ خود ہوگا، وہ دوزخی ہو جائے گا۔ میں نے کہا: کیا میں ہتھیار نہ اٹھاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر تم نے بھی ہتھیار اٹھالیا) تب تم میں اور اس میں فرق کیا رہ جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ہمام کے واسطے سے ابوعمران سے روایت کیا ہے، اور اس کی سند میں ابوعمران الجونی اور عبداللہ بن صامت کے درمیان مشعث بن طریف کا اضافہ کیا ہے اور اس کے متن میں بھی کچھ الفاظ زائد ہیں۔ اور حماد بن زید، حماد بن سلمہ سے زیادہ معتبر ہیں۔

8305 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، تَاْتِي مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى فِرَاشِكَ، وَتَاْتِي فِرَاشَكَ فَلَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تَنْهَضَ اِلٰى مَسْجِدِكَ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ - اَوْ مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتَ اِذَا رَاَيْتَ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غُرِّقَتْ بِالدَّمِ؟ قُلْتُ: مَا خَارَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: "تَلْحَقُ بِمَنْ اَنْتَ مِنْهُ - اَوْ قَالَ: عَلَيْكَ بِمَنْ اَنْتَ مِنْهُ - " قُلْتُ: اَفَلَا آخُذُ سَيْفِي فَاَضَعُهُ عَلٰى عَاتِقِي؟ قَالَ: شَارَكْتَ اِذًا قُلْتُ: فَمَا تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: تَلْزَمُ بَيْتَكَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي؟ قَالَ: فَاِنْ خَشِيتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ رِدَاءَكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس وقت کیا کروگے جب لوگ بھوکے ہوں گے؟ تم نماز پڑھوگے لیکن (کمزوری کی وجہ سے) واپس اپنے بستر پر جانے کی ہمت نہ ہوگی، اورتم بستر پر ہوگے تو نماز کی جگہ تک آنے کی طاقت نہ ہوگی۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، یا جو اللہ اور اس کا رسول میرے لئے منتخب فرمادیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خودکو بچا کر رکھنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس وقت کیا کروگے، جب تم احجار الزیت (مدینہ منورہ میں ایک مقام) میں خون ہی خون دیکھوگے؟ میں نے کہا: جو اللہ اور اس کا رسول حکم دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان سے جاملنا، جن سے تم تعلق رکھتے ہو۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنی تلوار پکڑ کر اپنے کندھے پر نہ رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تب تو تم ان جیسے ہوجاؤگے۔ اوراگر تمہیں خدشہ ہو کہ تلوار کی دھار تمہارا خون بہادے گی، تو اپنی چادر اپنے منہ پر ڈال لینا اور تیرے قتل کا ذمہ دار وہی ہوگا جو تجھے قتل کرے گا۔

8306 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَنْ يُعْجِزَ اللّٰهَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8306 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن سے زیادہ دیر عاجز نہیں کرے گا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

8307 – مَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنْبَاَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى مَرْيَمَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَنْ يُعْجِزَنِى عِنْدَ رَبِّى اَنْ يُؤَخِّلَ اُمَّتِى نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ: وَمَا نِصْفُ يَوْمٍ؟ قَالَ: خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب کی بارگاہ میں ایسا عاجز ہرگز نہیں کیا جائے گا کہ میری امت آدھا دن تک پریشان رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم آدھا دن کی مقدار کتنی ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ سو سال۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8308 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَاْتِى عَلَيْكُمْ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ اِلَّا مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْغَرَقِ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8308 – علی شرط البخاری ومسلم

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر ایک زمانہ آئے گا کہ وہی نجات یافتہ ہوگا، جو اس طرح دعا مانگے گا جیسے کوئی غرق ہونے والا دعا مانگتا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8309 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، اَنَّ ابْنَ زُغْبٍ الْاِيَادِيَّ حَدَّثَهُ، قَالَ: نَزَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ الْاَزْدِيِّ، فَقَالَ لِى وَاِنَّهُ لَنَازِلٌ عَلَيَّ فِى بَيْتِى: لَا اُمَّ لَكَ اَمَا يَكْفِى ابْنَ حَوَالَةَ مِائَةٌ يَجْرِى عَلَيْهِ فِى كُلِّ عَامٍ، ثُمَّ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ عَلٰى اَقْدَامِنَا لِنَغْنَمَ، فَرَجَعْنَا وَلَمْ نَغْنَمْ، وَعُرِفَ الْجَهْدُ فِى وُجُوهِنَا، فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوا عَلَيْهِمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8309 – صحيح

✧✧ ابن زغب ایادی فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن حوالہ الازدی کے پاس گیا، انہوں نے مجھے کہا: میں آپ کے پاس آنا ہی چاہتا تھا، تیری ماں نہ رہے، کیا ابن حوالہ کو وہ ۱۰۰ (دراہم) کافی نہیں ہیں جو ہر سال ان کو جاری کئے جاتے ہیں، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدینہ کے اردگرد بھیجا تا کہ ہم کوئی غنیمت لے کر آئیں، ہم بغیر کوئی غنیمت لیے واپس آ گئے، اور ہمارے چہروں سے تھکاوٹ کے آثار واضح دکھائی دے رہے تھے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور اس میں یوں دعا مانگی

اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِم

''اے اللہ! ان کو میرے آسرے پر نہ چھوڑنا کہ میں ان کا بوجھ نہ اٹھا سکوں، اور ان کو ان کے آسرے پر بھی نہ چھوڑنا کہ یہ اس سے بھی عاجز آ جائیں گے، اور ان کو لوگوں کے آسرے پر بھی نہ چھوڑنا کہ لوگ ان پر غالب آ جائیں گے۔

ثُمَّ قَالَ: لَتَفْتَحُنَّ الشَّامَ وَفَارِسَ – اَوِ الرُّومَ وَفَارِسَ – حَتّٰى يَكُونَ لِاَحَدِكُمْ مِنَ الْاِبِلِ كَذَا وَكَذَا وَمِنَ الْبَقَرِ كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى يُعْطَى اَحَدُكُمْ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطَهَاثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِي – اَوْ عَلٰى هَامَتِي –، فَقَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ، اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَايَا وَالْاُمُورُ الْعِظَامُ، السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ لِلنَّاسِ مِنْ يَدِي هٰذِهِ مِنْ رَاْسِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زُغْبٍ الْاِيَادِيُّ مَعْرُوفٌ فِي تَابِعِي اَهْلِ مِصْرَ "

✧✧ پھر فرمایا: تم ضرور ضرور شام اور فارس کو یا (شاید فرمایا) روم اور فارس کو فتح کر لو گے، حتیٰ کہ تم میں سے ہر ایک کے پاس اتنے اتنے اونٹ اور اتنی اتنی گائیں ہوں گی، حتیٰ کہ کسی کو ایک سو دینار دیئے جائیں گے تو وہ اس (کے کم ہونے پر) ناراض ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر فرمایا: اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت اس پاک سرزمین سے جا چکی ہے، تو سمجھ لینا کہ زلزلے، مصیبتیں اور بڑے بڑے واقعات عنقریب ہونے والے ہیں، اس وقت قیامت لوگوں کے اس سے بھی زیادہ قریب ہوگی جتنا یہ ہاتھ اس سر کے قریب ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ عبدالرحمٰن بن زغب الایادی معروف تابعی ہیں، اہل مصر میں سے ہیں۔

8310 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثنا اَبُو قِلَابَةَ، ثنا اَبُو عَاصِمٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي عَرِيبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَاَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ، وَقِنْوٌ مِنْهَا حَشَفٌ، وَمَعَهُ عَصًا فَطَعَنَ

بِالْعَصَا فِي الْقِنْوِ، وَقَالَ: لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِاَطْيَبَ مِنْهَا، اِنَّ صَاحِبَ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَاْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ لَتَدَعُنَّهَا مُذَلَّلَةً اَرْبَعِينَ عَامًا لِلْعَوَافِي قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْعَوَافِي؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8310 – صحيح

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، کھجوروں کے گچھے، لٹک رہے تھے، ان میں سے ایک گچھہ ردی کھجوروں کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عصا مبارک تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گچھے میں اپنا عصا مارا، اور فرمایا: یہ گچھہ جس نے صدقہ دیا ہے، وہ اگر چاہتا تو اس سے اچھا بھی دے سکتا تھا، اس کا مالک قیامت کے دن ردی کھجوریں ہی کھائے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے مدینے والو! تو اس کو چالیس سال تک عوافی کے لئے کھلا چھوڑ دو گے۔ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں پتا ہے کہ عوافی کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ کرام نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پرندوں اور درندوں کو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8311 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرْتِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ حِمَاسٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَتُتْرَكَنَّ الْمَدِينَةُ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ تَاْكُلُهَا الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، فَلْيَعْلَمْ طَالِبُ هٰذَا الْعِلْمِ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يَقُوْلُ: كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ اَقَعَ فِيْهِ، وَقَدْ يَخْفٰى عَلَيَّ اِلَّا عَلِمَ مَجْلِسٍ مِنَ الْعِلْمِ لِبَعْضِ عِلَّةٍ ذٰلِكَ الْجِنْسِ، وَقَدْ خَفِيَ عَلٰى حُذَيْفَةَ الَّذِي يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَعَلِمَهُ غَيْرُهُ " وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى حَدِيْثِ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا وَقَدْ سَاَلْتُهُ عَنْهُ، اِلَّا اَنِّي لَمْ اَسْاَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8311 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ جس حالت پر پہلے تھا اس سے بھی اچھی حالت میں چھوڑا جائے گا، اس کو پرندے اور درندے کھائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس علم کے طلبگار کو جان لینا چاہیے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدان تھے، آپ فرمایا کرتے تھے: لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، تاکہ مجھے اس کا پتا چل جائے اور میں اس میں مبتلا ہونے سے بچ جاؤں، بعض اوقات علم کی کسی مجلس میں ہونے والی علم کی باتیں بعض وجوہات کی بناء پر رہ بھی جاتی تھیں اور حضرت حذیفہ کو وہ خبر نہ ملی جس میں یہ تھا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے نکال دیا جائے گا۔ لیکن دوسرے بہت سارے لوگوں کو یہ حدیث معلوم تھی۔

✿✿ امام بخاری رضی اللہ عنہ اور امام مسلم رضی اللہ عنہ نے شعبہ سے، انہوں نے عدی بن ثابت سے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے، انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ سب کچھ بتادیا تھا جو قیامت تک ہونے والا ہے، اور یہ سب کچھ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا، صرف ایک بات نہیں پوچھی تھی کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کیوں نکالا جائے گا؟

8312 - حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تُقَاتِلُوْنَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ تُقَاتِلُوْنَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ تُقَاتِلُوْنَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ تُقَاتِلُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8312 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جزیرہ عرب سے جنگ کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا کرے گا پھر تمہاری روم سے جنگ ہوگی، اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر بھی فتح عطا کرے گا، پھر فارس سے تمہاری جنگ ہوگی، اللہ تعالیٰ ان پر بھی تمہیں فتح دے گا، پھر تم دجال سے لڑو گے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر بھی فتح دے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8313 - حَدَّثَنِي الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ، عَنْ

حديث: 8313

الجامع للترمذي - ابواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في علامات خروج الدجال' حديث:2216'سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب الملاحم - حديث:4090'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث معاذ بن جبل - حديث:21501'المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه معاذ - ابو بحرية' حديث:17004'السنن للنسائي - ما روى معاذ بن جبل ابو عبد الرحمن الانصاري عن رسول' عبد الرحمن بن عائذ الازدي عنه - حديث:1320

اَبِیْ بَحْرِیَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰی، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِیْنِیَّةِ، وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8313 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگِ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور دجال کا خروج ۷ مہینوں میں ہوگا۔

8314 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الصَّنْعَانِیُّ بِمَکَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَابِصَةَ الْاَسَدِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: اِنِّیْ لَبِالْکُوْفَةِ فِیْ دَارِیْ، اِذْ سَمِعْتُ عَلٰی بَابِ الدَّارِ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلِجُ؟ فَقُلْتُ: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ فَلَجَّ، فَلَمَّا دَخَلَ اِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَیَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ لِلزِّیَارَةِ – وَذٰلِكَ فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ – قَالَ: طَالَ عَلَیَّ النَّهَارُ، فَتَذَکَّرْتُ مَنْ اَتَحَدَّثُ اِلَیْهِ فَجَعَلَ یُحَدِّثُنِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُحَدِّثُهٗ، قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ یُحَدِّثُنِیْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: تَکُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ الْمُضْطَجِعِ، وَالْمُضْطَجِعُ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَیْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ، وَالْمَاشِیْ خَیْرٌ مِنَ الرَّاکِبِ، وَالرَّاکِبُ خَیْرٌ مِنَ الْمُجْرِیْ، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰی ذٰلِكَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَیَّامَ الْهَرْجِ حِیْنَ لَا یَاْمَنُ الرَّجُلُ جَلِیْسَهٗ قُلْتُ: فَبِمَ تَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ: اکْفُفْ نَفْسَكَ وَیَدَكَ وَادْخُلْ دَارَكَ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَیَّ دَارِیْ؟ قَالَ: فَادْخُلْ بَیْتَكَ قَالَ: قُلْتُ: اَفَرَاَیْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَیَّ بَیْتِیْ؟ قَالَ: فَادْخُلْ مَسْجِدَكَ وَاصْنَعْ هٰکَذَا – وَقَبَضَ بِیَمِیْنِهٖ عَلَی الْکُوْعِ – وَقُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ حَتّٰی تَمُوْتَ عَلٰی ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8314 – صحیح

✧✧ حضرت وابصہ اسدی فرماتے ہیں: میں کوفے میں اپنے گھر میں موجود تھا، دروازے پر کسی نے سلام کہہ کر اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے اندر آنے کی اجازت دے دی، جب وہ اندر آئے تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے، میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ملاقات کے لئے آنے کا یہ کونسا وقت ہے؟ (وہ سخت دوپہر کے وقت تشریف لائے تھے) انہوں نے کہا: دن ہی نہیں گزر رہا تھا، میں نے سوچا کہ میں کس سے بات چیت کروں، جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنائے اور میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سناؤں۔ حضرت وابصہ فرماتے ہیں: پھر انہوں نے یہ حدیث سنانا شروع کی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قربِ قیامت فتنے اٹھیں گے) ان میں سونے والے کی آزمائش لیٹے ہوئے سے زیادہ ہوگی، اور لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور بیٹھا ہوا، کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہوا، پیدل چلنے

والے سے بہتر ہوگا، اور پیدل چلنے والا ،سوار سے بہتر ہوگا،اور سوار کرایہ لینے والے سے بہتر ہوگا،میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ وہ وقت کب آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جنگ کا زمانہ ہوگا، یہ اس وقت ہوگا جب دوست بھی قابل اعتماد نہیں ہوں گیں، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ایسے حالات میں آپ کا میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو سنبھالنا اور اپنے گھر میں گھس کر بیٹھ جانا، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اگر وہ دہشت گرد میرے گھر میں بھی گھس آئے تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر کے کسی کمرے میں چھپ جانا، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اگر وہ بھی میرے کمرے میں آنے میں کامیاب ہوجائے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے جائے نماز پر بیٹھ کر (حضور ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر فرمایا) یوں کر لینا، اور ''ربی اللہ، ربی اللہ'' پکارتے رہنا حتیٰ کہ تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8315 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْاَدْرَعِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، ثُمَّ عَارَضَنِيْ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ صَعِدَ عَلٰى اُحُدٍ وَصَعِدْتُ مَعَهُ، فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهَا قَوْلًا، ثُمَّ قَالَ: وَيْلَ اُمِّكِ - اَوْ وَيْحَ اُمِّهَا - قَرْيَةً يَدَعُهَا اَهْلُهَا اَيْنَعَ مَا يَكُوْنُ، يَاْكُلُهَا عَافِيَةُ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ، يَاْكُلُ ثَمَرَهَا وَلَا يَدْخُلُهَا الدَّجَّالُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، كُلَّمَا اَرَادَ دُخُولَهَا تَلَقَّاهُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهَا مَلَكٌ مُصْلِتٌ يَمْنَعُهُ عَنْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8315 – صحيح

✧✧ محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا، پھر مدینے کے کسی راستے میں ہی حضور ﷺ مجھ سے آملے، پھر حضور ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے، میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ احد پر گیا، حضور ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب متوجہ ہوکر کچھ کہا، پھر فرمایا: تیری ماں کے لئے ہلاکت ہو (یہ لفظ اہل عرب پیار سے بولا کرتے تھے) یہ ایسی بستی ہے کہ اس کے رہنے والے اس کو چھوڑ جائیں گے، پکے پکائے پھل اُسی طرح درختوں پر چھوڑ جائیں گے ان کو درندے اور پرندے کھائیں گے اور اس شہر میں دجال داخل نہیں ہوسکے گا ان شاء اللہ۔ وہ جس جانب سے بھی مدینہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا ایک فرشتہ اس پر مسلط کیا جائے گا اور وہ اس پر تلوار سونت لے گا اور اس کو مدینہ میں داخل ہونے سے روک دے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8316 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا شَاذَانُ الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: (وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ) (السجدة: 21) قَالَ: مُصِيبَاتُ الدُّنْيَا الرُّومُ وَالْبَطْشَةُ أَوِ الدُّخَانُ، قَالَ: ثُمَّ انْقَطَعَ شَيْءٌ، فَقَالَ: هُوَ الدَّجَّالُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، سَأَلْتُ أَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، عَنْ عَزْرَةَ هٰذَا فَقَالَ: عَزْرَةُ بْنُ يَحْيَى، وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ تَمِيمٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8316 – صحيح

✧✧ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں:

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ

اس آیت میں دنیا کی مصیبتیں ، روم (کا مغلوب ہونا) اور بطشہ (جنگ ، یعنی جنگ بدر) اور دخان (دھواں جو قرب قیامت نمودار ہوگا) مراد ہیں، آپ فرماتے ہیں: پھر کچھ دیر خاموشی کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد ''دجال'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے ابوعلی الحافظ سے پوچھا کہ یہ عزرہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ عزرہ بن یحیٰی ہیں۔ اسی حدیث کو شعبہ نے قتادہ سے، انہوں نے عزرہ بن تمیم سے روایت کیا ہے۔

8317 – أَخْبَرَنِي أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الصُّوفِيُّ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيِّ، حَدَّثَنِي وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَالدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَنُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَالدَّابَّةُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ، تَحْشُرُ الذَّرَّ وَالنَّمْلَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8317 – صحيح

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دس نشانیاں پوری نہ ہو جائیں، مشرق کی جانب زمین میں دھنسنا، مغرب کی جانب زمین میں دھنسنا، جزیرہ عرب میں زمین میں دھنسنا، دجال، دخان (یعنی دھواں)، نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، یاجوج وماجوج، دابہ (زمین سے نمودار ہونے والا جانور)، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور عدن کی گہرائی سے ایک آگ نکلے گی، جو کہ لوگوں کو محشر کے میدان کی طرف ہانک کر لے جائے گی، چیونٹیوں اور حشرات الارض کو بھی جمع کر لے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8318 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ شَبِيْبٍ، عَنْ غَرْقَدَةَ، عَنِ الْمُسْتَظِلِّ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: " قَدْ عَلِمْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَتٰى تَهْلِكُ الْعَرَبُ: اِذَا وَلِيَ اَمْرَهُمْ مَنْ لَمْ يَصْحَبِ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُعَالِجْ اَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8318 – صحيح

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رب کعبہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ عرب والے کب ہلاک ہوں گے، اس وقت جب ان کے امور کا والی ایسا شخص بن جائے گا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسر نہیں آئی ہوگی اور وہ جاہلیت کے امور سے بچے گا نہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8319 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ، ثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى، عَنْ جَدِّهِ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِاتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8319 – أحسبه موضوعا

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کی بعض) نشانیاں دو سالوں کے بعد (ہی رونما ہونا شروع) ہو جائیں گی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8320 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الشَّذُوْرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: كَيْفَ اَنْتَ وَفِتْنَةٌ خَيْرُ اَهْلِهَا فِيْهَا كُلُّ غَنِيٍّ خَفِيٍّ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا عَطَاءُ اَحَدٍ نَائِمٍ نَطْرَحُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَنَرْمِيْ كُلَّ مَرْمًى، قَالَ: اَفَلَا تَكُوْنُ كَابْنِ اللَّبُوْنِ لَا رَكُوْبَةٌ فَتُرْكَبَ، وَلَا حَلُوْبَةٌ فَتُحْلَبَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8320 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیسے ہو گے جب وہ فتنہ اٹھے گا، جس میں ہر مالدار اور غریب شخص مبتلا ہو جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ فتنہ یہ ہوگا کہ کسی سوئے ہوئے کی عطا ہم ادھر اُدھر پھینک دیتے ہیں، بلکہ

جہاں دل چاہے پھینک دیتے ہیں، انہوں نے فرمایا: کیا وہ اونٹ کے ایک سالہ بچے جیسا نہیں ہوتا کہ نہ تو وہ سواری ہے کہ اس پر سوار ہو سکیں اور نہ وہ دودھ والی ہوتی ہے کہ اس کو دوہا جا سکے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8321 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ الْقُشَيْرِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ، قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْحَرَمِ، فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَخْرُجُ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ، وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ عَلَى نِيَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8321 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ عبیداللہ بن قبطیہ فرماتے ہیں: حارث بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان اور میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، اور ان سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یہ واقعہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانے کا ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی پناہ لینے والا حرم شریف کی پناہ لے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ ہموار زمین تک پہنچیں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس کو زبردستی اس لشکر میں شامل کر کے لایا جائے گا اس کا کیا حال ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیا جائے گا، البتہ قیامت کے دن اس کو اس کی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا، پھر ام المومنین نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص بیت اللہ شریف کی پناہ لے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8322 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ، يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ، فَيُنَادُوا أَوَّلُهُمْ آخِرُهُمْ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ خَسْفًا لَا يَنْجُو إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ مَا كَذَبْتَ عَلَى جَدِّكَ، وَأَشْهَدُ عَلَى جَدِّكَ أَنَّهُ مَا كَذَبَ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَشْهَدُ عَلَى

حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8322 – صحيح

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیت اللہ محفوظ رکھا جائے گا، ایک لشکر اس پر چڑھائی کے لئے آئے گا، جب وہ ہموار زمین پر ہوگا تو اس کا درمیان والا حصہ زمین دھنسا دیا جائے گا، وہ اپنے اگلوں اور پچھلوں کو آوازیں دیں گے، لیکن ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، سوائے ایک آدمی کے، کہ وہ ان کے بارے میں باقی لشکر والوں کو بتائے گا۔ ایک آدمی اس سے کہے گا: میں تجھ پر گواہی دیتا ہوں، کہ تو نے اپنے دادا پر جھوٹ نہیں بولا، میں تیرے دادا کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے حضرت حفصہ کے بارے میں جھوٹ نہیں بولا، میں حضرت حفصہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھوٹ نہیں بولا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8323 – حَدَّثَنِي اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ وَاَنَا سَاَلْتُهُ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ، ثَنَا اَبِيْ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَنْتَهِي الْبُعُوثُ عَنْ غَزْوِ بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِنْهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، لَا اَعْلَمُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهِ غَيْرَ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ يَرْوِيهِ عَنْهُ الْاِمَامُ اَبُوْ حَاتِمٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8323 – قال الذهبى صحيح غريب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیت اللہ کے جہاد سے لشکر ختم نہیں ہوں گے حتیٰ کہ ان میں سے ایک لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

یہ حدیث غریب ہے، صحیح ہے، اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔ امام حاکم کہتے ہیں: مجھے نہیں پتا کہ اس حدیث کو عمر بن حفص بن غیاث کے علاوہ کسی نے روایت کیا ہو، ان سے امام ابوحاتم روایت کرتے ہیں۔

8324 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ مِنْ بَيْتِ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيزٍ، اَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ، يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا، اَوْ يُذِلُّهُمْ فَلَا يَدِينُوا لَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8324 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت مقداد بن اسود الکندی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر کوئی کچا اور کوئی پکا مکان ایسا نہیں بچے گا، جس میں اللہ تعالیٰ اسلام کو داخل نہیں کر دے گا، عزت والے کو عزت کے ساتھ اسلام ملے گا اور ذلیل کو ذلت کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو عزت دے گا، اور ان کو عزت والا بنا دے گا، یا ان کو ذلیل کرے گا، تو وہ اس دین کو نہیں اپنائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8325 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ حَرِيْزِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِىْ عَلٰى بِضْعٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، اَعْظَمُهَا فِرْقَةُ قَوْمٍ يَقِيْسُوْنَ الْاُمُوْرَ بِرَاْيِهِمْ فَيُحَرِّمُوْنَ الْحَلَالَ وَيُحَلِّلُوْنَ الْحَرَامَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت عنقریب ستر سے کچھ زائد فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سب سے گمراہ تر فرقہ وہ ہوگا جو کہ بہت سارے امور کو اپنی رائے پر قیاس کریں گے، حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیں گے۔ (حالانکہ قرآن حدیث میں ان کو حرام قرار نہیں دیا گیا ہوگا)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8326 – اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِىُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ، ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِىِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْاَمْرُ مَبْلَغَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَلَا يَتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ هٰذَا الدِّيْنَ بِعِزِّ عَزِيْزٍ، اَوْ بِذُلِّ ذَلِيْلٍ، يُعِزُّ بِعِزِّ اللّٰهِ فِى الْاِسْلَامِ، وَيُذِلُّ بِهٖ فِى الْكُفْرِ وَكَانَ تَمِيْمٌ الدَّارِىُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَدْ عَرَفْتُ ذٰلِكَ فِىْ اَهْلِ بَيْتِىْ لَقَدْ اَصَابَ مَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمُ الْخَيْرَ وَالشَّرَفَ وَالْعِزَّ، وَلَقَدْ اَصَابَ مَنْ كَانَ كَافِرًا الذُّلَّ وَالصَّغَارَ وَالْجِزْيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8326 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت تمیم الداری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دین کا معاملہ رات اور دن کے مقام تک جا پہنچے گا، اور اللہ تعالیٰ ہر کچے اور پکے مکان میں اسلام داخل فرمائے گا، عزت والے کی عزت کے ساتھ اور ذلیل کی ذلت کے

ساتھ، اس کو اللہ تعالیٰ کی عزت کے ساتھ اسلام میں عزت ملے گی، اور کفر میں اس کو ذلت ملے گی۔

اور تمیم الداری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں نے اس بات کو اپنے گھر والوں میں پہچانا ہے، میرے گھر والوں میں سے جو مسلمان ہو گیا، اس کو بھلائی ملی، اس کو مرتبہ ملا، اس کو عزت بھی ملی، اور جو کافر ہوا، وہ ذلیل ہوا، رسوا ہوا، اور ٹیکس ادا کرنے والا بنا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8327 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانِ الْقَائِلُ فِيْهِ بِالْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ الصَّامِتِ، وَالْقَائِمُ فِيْهِ خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ، وَاِنَّ بَعْدَكُمْ زَمَانًا الصَّامِتُ فِيْهِ خَيْرٌ مِنَ النَّاطِقِ، وَالْقَاعِدُ فِيْهِ خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، كَيْفَ يَكُوْنُ اَمْرٌ مَنْ اَخَذَ بِهِ الْيَوْمَ كَانَ هُدًى، وَمَنْ اَخَذَ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ كَانَ ضَلَالَةً؟ قَالَ: " قَدْ فَعَلْتُمُوْهُ اعْتَبِرُوْا ذٰلِكَ بِرَجُلَيْنِ مَرَّا بِقَوْمٍ يَعْمَلُوْنَ بِالْمَعَاصِي فَاَنْكَرَا كِلَاهُمَا، وَصَمَتَ اَحَدُكُمَا فَسَلِمَ وَتَكَلَّمَ الْاٰخَرُ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ وَتَفْعَلُوْنَ، فَاَخَذُوْهُ وَذَهَبُوْا بِهِ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانِهِمْ، فَلَمْ يَزَلْ - اَوْ لَمْ يَزَالُوْا - بِهِ حَتّٰى اَخَذَ بِاَخْذِهِ، وَعَمِلَ بِعَمَلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8327 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ایسے زمانے میں ہو کہ اس میں حق بات کرنے والا خاموش رہنے والے سے بہتر ہے، اور اس زمانے میں کھڑا ہوا، بیٹھے ہوئے سے بہتر ہے، اور تمہارے بعد ایک زمانہ آئے گا، جس میں خاموش رہنے والا، بولنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا، کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ (طارق بن شہاب) کہتے ہیں: ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ آج کے دن لوگ جس پر عمل پیرا ہیں، کیا یہ لوگ ہدایت پر ہیں یا بعد میں آنے والے لوگ گمراہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: تم نے جو کچھ کیا ہے، اس حوالے سے دو آدمیوں سے عبرت حاصل کرو، جو ایک قوم کے پاس سے گزرے، وہ لوگ گناہوں میں مبتلا تھے، ان گناہوں کو ناپسند دونوں نے ہی کیا لیکن ان میں سے ایک نے خاموشی اختیار کی اور دوسرا اس برائی کے خلاف بول پڑا، وہ لوگ اس بولنے والے کو پکڑ کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے، انہوں نے اس آدمی کو اس وقت تک قید رکھا حتیٰ کہ وہ بھی ان کی طرح کے عمل میں مبتلا ہو گیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8328 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبَايَعُ لِرَجُلٍ مِنْ اُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، كَعِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ، فَيَاْتِيهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ، وَاَبْدَالُ الشَّامِ، فَيَاْتِيهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ، ثُمَّ يَسِيرُ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ قَالَ: " وَكَانَ يُقَالُ: اِنَّ الْخَائِبَ يَوْمَئِذٍ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كَلْبٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8328 – أبو العوام عمران ضعفه غير واحد وكان خارجيا

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان میرے ایک امتی کی بیعت کی جائے گی اور بیعت کرنے والوں کی تعداد بدری صحابہ کرام کے برابر ہوگی، اس کے پاس عراق کے چیدہ چیدہ لوگ اور شام کے ابدال آئیں گے، اور ان کے پاس شام کا ایک لشکر آئے گا، جب یہ لشکر مکہ کی ہموار زمین میں ہوگا تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر ایک قریشی آدمی ان کی جانب آئے گا، اس کے ننھیال قبیلہ کلب سے ہوں گے، اللہ اس کے ہاتھ پر ان کو شکست دے گا۔ اور کہا جائے گا: اس موقع پر وہ شخص خسارہ اٹھانے والا ہوگا جو قبیلہ کلب کے مال غنیمت سے محروم رہا ہوگا۔

8329 – حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَرْفُوعًا: الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ غَنِيمَةَ كَلْبٍ وَلَوْ عِقَالًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُبَاعَنَّ نِسَاءُهُمْ عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ، حَتّٰى تُرَدَّ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْرٍ يُوجَدُ بِسَاقِهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8329 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ محروم وہ شخص ہے جو کلب کے مال غنیمت سے محروم رہا، اگرچہ ایک رسی ہی ہو، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دمشق کے راستے میں ان کی عورتوں کی بیعت لی جائے گی، حتیٰ کہ ان کی پنڈلی پر لگے ہوئے زخم کی بناء پر بعض عورتوں کو واپس بھیج دیا جائے گا۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8330 – حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَارِثِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا اَبُو عَامِرٍ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا حَلْقَةٌ كَاَنَّمَا قُطِعَتْ رُءُوسُهُمْ، وَاِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ يُحَدِّثُ، فَاِذَا حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانُوا يَسْاَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ كَيْمَا اَعْرِفَهُ فَاَتَّقِيَهُ، وَعَلِمْتُ اَنَّ الْخَيْرَ لَا يَفُوتُنِي، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاعْمَلْ بِمَا فِيهِ فَاَعَدْتُ قَوْلِي عَلَيْهِ، فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: فِتْنَةٌ وَاخْتِلَافٌ

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاعْمَلْ بِمَا فِيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: فِتَنٌ عَلٰى اَبْوَابِهَا دُعَاةٌ اِلَى النَّارِ، فَلَاَنْ تَمُوتَ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8330 - صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن قرط فرماتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا، مسجد میں حلقہ لگا ہوا تھا اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ وہاں پر درس حدیث دے رہے تھے (اور لوگوں کے انہماک کا عالم یہ تھا ،لگتا تھا) گویا کہ ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں، حضرت حذیفہ فرما رہے تھے: لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، تاکہ میں اس کو پہچان لوں اور اس میں مبتلا ہونے سے بچ سکوں، اور مجھے اس بات کا یقین تھا کہ خیر تو مجھ سے فوت ہو ہی نہیں سکتا، آپ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جس خیر میں ہیں ،کیا اس کے بعد کوئی شر آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ تم کتاب اللہ کو پڑھو اور جو کچھ اس میں ہے ،اس پر عمل کرو، میں نے اپنی بات پھر دہرائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا، میں نے تیسری مرتبہ وہی بات کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنہ ہوگا اور اختلافات ہوں گے، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس فتنہ کے بعد پھر کوئی خیر بھی آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ تم کتاب اللہ پڑھو اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرو، میں نے دوبارہ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس شر کے بعد کوئی خیر بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنے اٹھیں گے ان کے دروازوں پر دوزخ کی طرف بلانے والے کھڑے ہوں گے ، ان حالات میں اگر تم کسی درخت کے تنے کو کاٹتے ہوئے مرجاؤ، یہ کسی کی پیروی کرنے سے بہتر ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8331 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ غِيَاثٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " اَيُّهَا النَّاسُ، اَظَلَّتْكُمْ فِتَنٌ كَاَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، اَيُّهَا النَّاسُ فِيْهَا - اَوْ قَالَ: مِنْهَا - صَاحِبُ شَاءٍ يَاْكُلُ مِنْ رَاْسِ غَنَمِهِ، وَرَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ الدَّرْبِ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَاْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ

مَوْقُوفٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8331 - صحيح موقوف

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے اوپر فتنے سایہ فگن ہیں، جیسا کہ اندھیری رات کا کوئی لمحہ، اے لوگو! اس وقت بکریوں والا، اپنی بکری کے سر سے کھائے گا اور ایک آدمی دروازے کے پیچھے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہوگا اور اپنی تلوار سے کھائے گا۔

یہ حدیث موقوف ہے، صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8332 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الْكُوفَةِ زَمَنَ فُتِحَتْ تُسْتَرُ لِأَجْلِبَ مِنْهَا بِغَالًا، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُمْ أَنَّهُمْ مِنْ رِجَالِ الْحِجَازِ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، وَقَالُوا: مَا تَعْرِفُ هَذَا؟ هَذَا حُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللَّهُ يَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: السَّيْفُ قُلْتُ: وَهَلْ لِلسَّيْفِ مِنْ بَقِيَّةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ قَالَ: جَمَاعَةٌ عَلَى فِرْقَةٍ، فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ وَإِلَّا فَمُتْ عَاضًّا بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ وَمَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ أَجْرُهُ وَحَطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ إِنَّمَا هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8332 – صحيح

سبیع بن خالد فرماتے ہیں: تستر فتح ہونے کے زمانے میں، مَیں کوفہ کی جانب روانہ ہوا، مقصد تھا کہ وہاں سے کچھ خچر لے کر آؤں، میں مسجد میں داخل ہوا، وہاں ہلکا پھلکا (چھریرے بدن والا) شخص موجود تھا، دیکھنے میں حجازی معلوم ہوتا تھا، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے آنکھوں کے اشاروں سے مجھ سے پوچھا کہ تم اس آدمی پہچانتے نہیں ہو؟ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدان حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، آپ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے اس وقت ہمیں جو خیر عطا فرمائی ہے، کیا اس کے بعد کوئی شر بھی آئے گا؟ جیسا کہ اس خیر سے پہلے شر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شر سے بچاؤ کا طریقہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلوار۔ میں نے کہا: تلوار کے بعد بھی کچھ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر مصالحت ہوگی، اس کے بعد دھواں ہوگا، میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال ظاہر ہوگا، اس کے ساتھ ایک نہر اور ایک آگ ہوگی، جو اس کی آگ میں جائے گا، وہ اجر کا مستحق ہوگا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اور جو اس کی نہر میں جائے گا، وہ گناہ کا مستحق ہو جائے گا اور اس کی نیکیاں ضائع ہو جائیں گی۔ میں نے پوچھا: پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد قیامت قائم ہو جائے گی۔

﷽ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8333 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ لِلْفِتْنَةِ وَقَفَاتٍ وَتَعَبَاتٍ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَمُوْتَ فِي وَقَفَاتِهَا فَلْيَفْعَلْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8333 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتنے میں وقفہ ہوگا، اور ٹھہراؤ ہوگا، جو کوئی اس کے وقفے میں مر سکے، اس کو مرجانا چاہیے۔

﷽ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8334 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَكِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الشَّذُوْرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُفْتَحُ عَلَى الْاَرْضِ فِت كَصَيَاصِيِّ الْبَقَرِ فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ، فَقَالَ: هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذْتُ بِمَجَامِعِ ثَوْبِهِ، فَقُلْتُ: هٰذَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذَا ، قَالَ: فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8334 – سعيد بن هبيرة اتهمه ابن حبان

✧✧ حضرت مرہ بہزی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین پر گائے کے سینگ کی مانند فتنے برپا ہوں گے، ایک آدمی سر چھپائے ہوئے وہاں سے گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: یہ شخص اس دن حق پر ہوگا، میں اٹھ کر اس کی جانب بڑھا، میں نے اس کی چادر پکڑ لی، اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ فرماتے ہیں: وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

﷽ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8335 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السَّكَنِ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، اَخْبَرَنِي جَدِّي اَبُوْ اُمِّي اَبُوْ حَبِيْبَةَ، اَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَحْصُوْرٌ فِيْهَا، وَاَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ فَاَذِنَ لَهُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا – اَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً – " فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَمِيْرِ وَاَصْحَابِهِ وَهُوَ يُشِيْرُ بِذٰلِكَ اِلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذہبی)8335 – صحیح

✧✧ ابوحبیبہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حویلی میں گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اس وقت محاصرہ ہو چکا تھا، انہوں نے سنا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی اجازت مانگی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت عطا فرمائی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میرے بعد فتنے اور اختلافات دیکھو گے۔ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حالات میں آپ کا ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے امیر اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رہنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اشارہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8336 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ الْجُذَامِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ سُحَيْمًا حَدَّثَهُ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ وَّرُطَبٌ، فَاَكَلُوا مِنْهُ حَتّٰى لَمْ يُبْقُوا شَيْئًا اِلَّا نَوَاةً وَمَا لَا خَيْرَ فِيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟ تَذْهَبُوْنَ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ، حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْكُمْ اِلَّا مِثْلُ هٰذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذہبی)8336 – صحیح

وَشَاهِدُهُ الصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الطَّائِيِّ الَّذِيْ:

✧✧ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں خشک اور تر کھجوریں پیش کی گئیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھا کر وہ سب ختم کر دیں، سوائے ایک گٹھلی کے اور سوائے اس چیز کے جو کسی کام کی نہیں تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہے؟ تم میں اچھے لوگ ایک ایک کر کے جاتے رہیں گے حتیٰ کہ تم میں سے صرف اس گٹھلی کی مانند لوگ رہ جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ابوحمید الطائی کی روایت کردہ درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے

8337 – حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، قَالُوْا: ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُنْتَقَيُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنَ الْجَفْنَةِ فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ، فَمُوْتُوا اِنِ

اسْتَطَعْتُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَلَهٗ رِوَايَةٌ أُخْرَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8337 – صحيح

✧✧ ابوحمید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے "تمہاری صفائی ہوگی جیسا کہ کھجور کو شراب کشید کرنے والے برتن سے بچایا جاتا ہے، تم میں سے اچھے لوگ چلے جائیں گے اور شریر لوگ رہ جائیں گے۔ اس وقت اگر تم مر سکو، تو مر جانا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8338 – أَخْبَرَنَاهُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيُّ، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الزُّرَقِيُّ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ، مَوْلٰى مُسَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَتُنْتَقَيُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنَ الْجَفْنَةِ، فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ، حَتّٰى لَا يَبْقَى إِلَّا مَنْ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِمْ، فَمُوْتُوْا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ مسافع کے آزاد کردہ غلام ابوحمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری صفائی ہوگی، کھجور کو شراب کشید کرنے والے برتن سے بچایا جاتا ہے، تم میں سے اچھے لوگ چلے جائیں گے اور شریر لوگ بچ جائیں گے حتیٰ کہ صرف وہی لوگ بچیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوگی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8339 – وَلَهٗ رِوَايَةٌ أُخْرَى عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ، أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُنْتَقَيُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنَ الْجَفْنَةِ فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ، حَتّٰى لَا يَبْقَى إِلَّا مَنْ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِمْ فَمُوْتُوْا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ

✧✧ ابوحمید روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری صفائی ہوگی جیسا کہ کھجور کو شراب کشید کرنے والے برتن سے بچا کر رکھا جاتا ہے، تم میں سے اچھے لوگ چلے جائیں گے اور شریر لوگ باقی بچ جائیں گے، حتیٰ کہ صرف ایسے لوگ بچ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرے گا۔ اس وقت مر سکو تو مر جانا۔

8340 – حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْجَزَّارُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الصَّفَا إِمْلَاءً، ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ الْمَكِّيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً، وَيَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، قَالُوا: فَكَيْفَ تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُونَ مَا تَعْرِفُونَ وَتَدَعُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقْبِلُونَ عَلَى أَمْرِ خَاصَّتِكُمْ، وَتَدَعُونَ أَمْرَ عَامَّتِكُمْ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: " حُثَالَةُ النَّاسِ. رَدَاءَتُهُمْ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ: مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ إِذْ لَمْ يَفُوا بِهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8340 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا، اس میں لوگ قتل کر دیئے جائیں گے، اور تلچھٹی سے لوگ باقی بچیں گے، ان کے وعدے اور امانتیں نا قابل اعتماد ہوں گی اور ان کا آپس میں اختلاف شروع ہو جائے گا اور وہ اس طرح ہو جائیں گے۔ یہ فرماتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حالات کے لئے آپ ہمیں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو لینا جس کو تم اچھی طرح پہچانتے ہو اور جس کو نہیں جانتے، اس کو چھوڑ دینا، اور تم اپنے خاص لوگوں کی بات کو قبول کرو گے، اور عوام الناس کے امور کو چھوڑ دو گے، سعید بن منصور فرماتے ہیں: حثالۃ الناس، حقیر و رذیل لوگوں کو کہتے ہیں۔ اور (مرجت عہودہم) کا مطلب یہ ہے کہ وہ وعدہ نہیں نبھائیں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8341 – أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، ثنا أَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا هَمَّامٌ، ثنا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَأْخُذَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ شَرِيطَتَهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَبْقَى عَجَاجٌ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، إِنْ كَانَ الْحَسَنُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو."

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8341 – على شرط البخاری ومسلم إن كان الحسن عن عبد الله متصلا

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک اللہ تعالیٰ زمین والوں سے اپنی شرط پوری نہ کروالے گا، چیخنے، چلانے والے لوگ باقی بچ جائیں گے، یہ نیکی نہیں جانتے ہوں گے، اور گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے ہوں گے۔

۞۞ اگر حسن نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق

صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8342 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَصْفَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَكُوْنُ اُمَرَاءُ يُعَذِّبُوْنَكُمْ وَيُعَذِّبُهُمُ اللّٰهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8342 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے حکمران ایسے ہوں گے جو تمہیں تکلیف دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا۔

8343 - وَعَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ لَا يَرَوْنَ لَكُمْ حَقًّا اِلَّا اِذَا شَاءُوا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8343 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اس وقت تک بھلائی پر قائم رہو گے جب تک تم پر ایسے حکمران نہیں آئیں گے جو اپنی مرضی سے، جب دل میں آئے تمہارا حق تمہیں دیں گے۔ (اور جب چاہیں روک لیں)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8344 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ، شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ قُبَاءَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ، مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ يُوْشِكُ اَنْ تَرٰى قَوْمًا يَغْدُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ، وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ لَعْنَتِهِ فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8344 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو عنقریب تو ایسی قوم دیکھے گا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں صبح کرے گی اور اللہ کی لعنت میں شام کرے گی، ان کے ہاتھوں میں گائے کی دموں کی مثل (کوڑے) ہوں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8345 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ،

اَنْبَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ، تُوشِكُونَ اَنْ تَعْرِفُوا اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ - اَوْ قَالَ: خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ - " فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ: بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّءِ، اَنْتُمْ شُهُودُ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8345 - صحيح

✧✧ ابوزہیر ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبے میں ارشادفرمایا: اے لوگو! قریب ہے کہ تم جنتی اوردوزخی لوگوں کو پہچان لوگے ، یا (شاید یہ فرمایا کہ) تم اچھے اور برے میں تمیز کرلوگے۔ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تعریف اور مذمت سے ،تم خودایک دوسرے پر گواہ ہو۔(یعنی جس کے بارے میں لوگ اچھا کہیں وہ اچھا ہوگا اور جس کو لوگ برا کہیں وہ برا ہوگا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

8346 - حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ الْقِتْبَانِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رِجَالٌ يَرْكَبُونَ عَلَى الْمَيَاثِرِ حَتّٰى يَاْتُوا اَبْوَابَ مَسَاجِدِهِمْ، نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ عَلٰى رُءُوسِهِمْ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ، الْعَنُوهُنَّ فَاِنَّهُنَّ مَلْعُونَاتٌ، لَوْ كَانَتْ وَرَاءَكُمْ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَخَدَمَهُمْ كَمَا خَدَمَكُمْ نِسَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ فَقُلْتُ لِاَبِي: وَمَا الْمَيَاثِرُ؟ قَالَ: سُرُوجًا عِظَامًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس امت کے آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بڑی بڑی زین (والے گھوڑوں) پر سوار ہوکر ،مسجدوں کے دروازوں پر آئیں گے ،ان کی عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔ ان کے سربختی اونٹوں کی کوہانوں کی مثل اٹھے ہوئے ہوں گے ،ان پر لعنت کرو، کیونکہ وہ ملعونہ عورتیں ہوں گی ، اگر تمہارے بعد کوئی امت ہوئی تو وہ ان کی ایسے ہی خدمت کریں گے جیسے تم سے پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری خدمت کرتی ہیں۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''میاثر'' کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑی بڑی زینیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

8347 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُجَيْرٍ، ثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ مَعَهُمْ اَسْيَاطٌ، كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْبَقَرِ، يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ، وَيَرُوحُونَ فِي غَضَبِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8347 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں اس امت میں کچھ لوگ ہوں گے، ان کے پاس گائے کی دم کی مثل کوڑے ہوں گے، وہ اللہ کی ناراضگی میں صبح کریں گے اور اس کے غضب میں شام کریں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8348 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ، فَقَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ وَمَعَهُ دِينُهُ فَيَرْجِعُ وَمَا مَعَهُ شَيْءٌ مِنْهُ يَاْتِي الرَّجُلَ لَا يَمْلِكُ لَهُ وَلَا لِنَفْسِهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، فَيُقْسِمُ لَهُ بِاللّٰهِ اِنَّكَ لَذَيْتَ وَذَيْتَ فَيَرْجِعُ مَا خَلَّى مِنْ حَاجَتِهِ بِشَيْءٍ، وَقَدْ اَسْخَطَ اللّٰهَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8348 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا: آدمی اپنے گھر سے نکلے گا، اس وقت اس کے ساتھ اس کا دین ہوگا، لیکن جب وہ لوٹ کر آئے گا تو اس کے پاس کچھ بھی دین نہیں ہوگا، وہ ایک ایسے آدمی کے پاس جائے گا جو اس کے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوگا، وہ اس کے پاس جا کر قسمیں کھا کھا کر اس کی تعریفیں کرے گا، اور وہ وہاں سے اپنی ضرورت کی چیز لے کر لوٹے گا، اور اس کے اس طرزِ عمل پر اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8349 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَا تَنْقَضِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَقَعَ بِهِمُ الْخَسْفُ وَالْمَسْخُ وَالْقَذْفُ قَالُوا: وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي؟ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ النِّسَاءَ قَدْ رَكِبْنَ السُّرُوجَ، وَكَثُرَتِ الْقَيْنَاتُ، وَشُهِدَ شَهَادَاتُ الزُّورِ، وَشَرِبَ الْمُسْلِمُونَ فِي آنِيَةِ اَهْلِ الشِّرْكِ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ، وَاسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ فَاسْتَذْفِرُوا وَاسْتَعِدُّوا وَقَالَ: هٰكَذَا بِيَدِهِ وَسَتَرَ وَجْهَهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8349 - سليمان هو اليمامى ضعفوه والخبر منكر

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ،جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، یہ دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ان میں دھنسنا اور شکلیں تبدیل ہونا اور تہمتیں لگانے جیسے واقعات رونما ہوں گے ،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا نبی اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں !یہ کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ عورتیں سواریاں چلا رہی ہیں، اور گانے والیوں کی کثرت ہوگی ، جھوٹی گواہیاں عام ہوں گی ،مسلمان مشرکوں کے برتنوں یعنی سونے اور چاندی کے برتنوں میں مشروبات پئیں گے ، مرد، مردوں سے اپنی لذت پوری کریں گے اور عورت ،عورت سے اپنا کام چلائے گی ،ان کو خود سے دور رکھنا ،اور ان سے بچنے کے لئے تیار رہنا ،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرا چھپاتے ہوئے فرمایا: یوں۔

8350 - اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " جُعِلَتْ فِى هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسُ فِتَنٍ: فِتْنَةٌ عَامَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ عَامَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ تَاْتِي الْفِتْنَةُ الْعَمْيَاءُ الصَّمَّاءُ الْمُطْبِقَةُ الَّتِي تَصِيرُ النَّاسُ فِيهَا كَالْاَنْعَامِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8350 - صحيح

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس امت میں پانچ فتنے آئیں گے ایک فتنہ عام ہوگا ، پھر ایک فتنہ خاص ہوگا ، پھر ایک فتنہ عام ہوگا ، پھر ایک فتنہ خاص ہوگا پھر ایک اندھا ، بہرا اور گونگا فتنہ آئے گا اور اس فتنے میں لوگ جانوروں جیسے ہو جائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8351 - حَدَّثَنِى اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ اَبِي ثَوْرٍ، قَالَ: دَفَعْتُ اِلَى حُذَيْفَةَ، وَابْنِ مَسْعُودٍ وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرُوا الْفِتْنَةَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَا كُنْتُ اَرَى تَرْتَدَّ عَلَى عَقِبَيْهَا لَمْ يُهْرَاقْ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُصْبِحُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، يُقَاتِلُ فِي الْفِتْنَةِ الْيَوْمَ وَيَقْتُلُهُ اللّٰهُ غَدًا، يَنْكُسُ قَلْبَهُ فَتَعْلُوا اسْتُهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صَدَقْتَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَاَبُو ثَوْرٍ هٰذَا مِنْ كِبَارِ التَّابِعِينَ، وَاَبُو الْبَخْتَرِيِّ قَدْ اَدْرَكَ حُذَيْفَةَ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8351 - صحيح

✧✧ ابوثور کہتے ہیں: میں حذیفہ اور ابن مسعود کی جانب گیا ، وہ دونوں مسجد میں بیٹھے آپس میں احادیث سنا رہے تھے،

پھر انہوں نے فتنوں کا ذکر کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں دیکھتا کہ تو اپنی ایڑھیوں کے بل پلٹ جائے گا اس میں خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہے گا۔ آدمی صبح ایمان کی حالت میں کرے گا اور شام کو کافر ہو چکا ہوگا، یا صبح کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہو چکا ہوگا، وہ فتنے میں قتال کرے گا، کل اللہ تعالیٰ اسے قتل کر دے گا۔ اس کا دل الٹا ہو جائے گا، اس کی سرین بلند ہو جائے گی۔ حضرت حذیفہ نے کہا: تم نے سچ کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فتنوں کے بارے میں ایسے ہی بتایا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ ابوثور کبار تابعین میں سے ہیں، اور ابوالبختری نے حضرت حذیفہ کو پایا ہے۔

8352 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي شَيْخٌ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُخَيَّرُ فِيهِ الرَّجُلُ بَيْنَ الْعَجْزِ وَالْفُجُورِ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَخْتَرِ الْعَجْزَ عَلَى الْفُجُورِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَاِنَّ الشَّيْخَ الَّذِي لَمْ يُسَمِّ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ هُوَ سَعِيدُ بْنُ اَبِي خَيْرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8352 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کو عجز اور گناہ کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔ جو وہ زمانہ پائے اس کو چاہئے کہ گناہ پر عجز کو ترجیح دے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور سفیان ثوری نے اپنے جس استاد کا نام ذکر نہیں کیا اور داؤد ابن ابی ہند سے روایت کی ہے، وہ سعید بن ابی خیرہ ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث کی سند سے واضح ہے۔

8353 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي خَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُخَيَّرُ فِيهِ الرَّجُلُ بَيْنَ الْعَجْزِ وَالْفُجُورِ، فَمَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَخْتَرِ الْعَجْزَ عَلَى الْفُجُورِ

✧✧ داؤد ابن ابی ہند، سعید بن ابی خیرہ کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا، کہ آدمی کو عجز اور گناہ میں سے کوئی ایک چیز اختیار کرنے کو کہا جائے گا، جو شخص وہ زمانہ پائے، اس کو چاہئے کہ وہ گناہ پر عجز کو ترجیح دے۔

8354 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

صَالِحٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَغْشَيَنَّ اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ اَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ الْحَدِيثُ الَّذِي يُعَرَّفُ هٰذَا الْمَتْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8354 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد میری امت کو فتنے ایسے ڈھانپ لیں گے جیسے تاریک رات کا اندھیرا ہر کسی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے، اس فتنے میں بندہ صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو چکا ہوگا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو چکا ہوگا، لوگ دنیا کی تھوڑی سی دولت کے عوض اپنا دین بیچ دیں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے، اس کا متن یہی ہے۔

8355 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ اَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8355 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے تاریک رات کے اندھیرے کی مانند فتنے ہوں گے، ان میں بندہ صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو چکا ہوگا، اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ لوگ دنیا کی تھوڑی سی دولت کے بدلے اپنا دین بیچ دیں گے۔

8356 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، اَنْبَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَا سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي فِرَاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ اِذْ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذْ يَنْزِلُ الْوَحْيُ، وَاِذْ يُنَبِّئُنَا مِنْ اَخْبَارِكُمْ، اَلَا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ وَرُفِعَ الْوَحْيُ، وَاِنَّمَا نَعْرِفُكُمْ بِمَا اَقُولُ لَكُمْ، اَلَا وَمَنْ يُظْهِرْ مِنْكُمْ خَيْرًا ظَنَنَّا بِهِ خَيْرًا وَاَحْبَبْنَاهُ عَلَيْهِ، وَمَنْ يُظْهِرْ مِنْكُمْ شَرًّا ظَنَنَّا بِهِ شَرًّا وَاَبْغَضْنَاهُ عَلَيْهِ سَرَائِرُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ، اَلَا وَقَدْ اَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَّاَنَا اَحْسَبُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ يُرِيدُ بِهِ اللّٰهَ تَعَالَى وَمَا عِنْدَهُ، وَلَقَدْ خُيِّلَ اِلَيَّ بِآخِرِهِ اَنَّ قَوْمًا يَقْرَاُونَهُ يُرِيدُونَ مَا عِنْدَ النَّاسِ، اَلَا فَاَرِيدُوا مَا عِنْدَ اللّٰهِ بِقِرَاءَتِكُمْ وَبِعَمَلِكُمْ، اَلَا وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَبْعَثُ عُمَّالِي

لِيَضْرِبُوا اَبْشَارَكُمْ وَيَاْخُذُوا اَمْوَالَكُمْ، وَلٰكِنِّي اَبْعَثُهُمْ لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَسُنَنَكُمْ، وَيَعْدِلُوا بَيْنَكُمْ وَيَقْسِمُوا فِيكُمْ فَيْئَكُمْ، اَلَا مَنْ فُعِلَ بِهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُرَافِعْهُ اِلَيَّ، وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَاُقِصَّهُ مِنْهُ فَوَثَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانَ عَلٰى رَعِيَّةٍ، فَاَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ اِنَّكَ لَمُقِصُّهُ مِنْهُ، قَالَ: وَمَا لِي لَا اُقِصُّهُ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ مِنْ نَفْسِهِ، اَلَا لَا تَضْرِبُوهُمْ فَتُذِلُّوهُمْ، وَلَا تَمْنَعُوهُمْ حَقَّهُمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ، وَلَا تُجَبِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ، وَلَا تُنْزِلُوهُمُ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8356 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! ہم تمہیں پہچانتے تھے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے، جب وحی کا نزول ہوتا تھا، جب اچھے لوگ ہم میں موجود تھے، سن لو، خبردار! اللہ کے نبی جا چکے ہیں، وحی کا سلسلہ بند ہو چکا ہے، اب ہم تمہیں اسی بنیاد پر پہچانیں گے جو میں تمہیں کہوں گا۔ جس سے خیر ظاہر ہوگا، ہم اس کے بارے میں خیر کا گمان کریں گے، اور جس سے شر سرزد ہوگا، اس کو ہم شریر ہی سمجھیں گے، اور اس سے نفرت کریں گے۔ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان جو راز ہیں، وہ اللہ کے سپرد کریں گے۔ خبردار! مجھ پر ایسا زمانہ آ چکا ہے کہ جو قرآن کریم پڑھتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی نیت اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی ہے اور ثواب کی ہے۔ جب کہ مجھے یہ سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کچھ لوگ قرآن کریم پڑھتے ہیں اور اس سے دنیا چاہتے ہیں، اپنی قراءت اور اپنے علم سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی بارگاہ سے ثواب کی امید کرو۔ اللہ کی قسم! میں اپنے ملازمین کو اس لئے نہیں بھیجتا کہ وہ تمہیں مار پیٹ کر تمہارا مال لیں، بلکہ میں ان کو اس لئے بھیجتا ہوں تاکہ وہ تمہیں تمہارا دین اور سنتیں سکھائیں اور تمہارے درمیان انصاف کریں، اور تمہاری غنیمتیں تمہارے درمیان تقسیم کریں، خبردار! جس کے ساتھ کسی قسم کی بھی زیادتی ہو، وہ اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کی اطلاع مجھ تک پہنچائے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں عمر کی جان ہے، میں اس کو قصاص دلواؤں گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ نے قصاص کے لئے خود کو پیش فرما دیا تھا، خبردار! ان کو مار کر انہیں ذلیل مت کرنا، اور ان کا حق ان سے روک کر ان کو بدظن مت کرنا، اور ان پر جبر کر کے ان کو آزمائش میں مت ڈالنا، اور ان کا مرتبہ کم کر کے ان کو ضائع بھی مت کرنا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8357 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ مُوتُوا اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8357 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عرب کے لئے اس شر سے ہلاکت ہے جو بالکل قریب آن پہنچا ہے۔ اگر اس میں مرسکوتو مرجانا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8358 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: ثَارَتِ الْفِتْنَةُ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ، لَمْ يَخِفَّ فِيهَا مِنْهُمْ اِلَّا اَرْبَعُونَ رَجُلًا، وَقَفَ مَعَ عَلِيٍّ مِائَتَانِ وَبِضْعَةٌ وَّاَرْبَعُونَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ، فِيهِمْ اَبُو اَيُّوبَ، وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

✧✧ ابن سیرین فرماتے ہیں: فتنے پھیل چکے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی تعداد دس ہزار ہے، ان میں سے صرف چالیس آدمی ہیں جو اس وقت موجود نہیں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سو چالیس کے لگ بھگ بدری صحابہ کھڑے ہیں، ان میں ابوایوب، سہل بن حنیف اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم ہیں۔

8359 – حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ الدِّمَشْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَلَا الْمَالُ اِلَّا اِفَاضَةً، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارٍ مِنْ خَلْقِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8359 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر معاملہ سخت سے سخت ہی ہوتا جائے گا، اور مال بڑھتا ہی جائے گا، اور قیامت شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8360 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِي كَبْشَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي اِلَيْهَا قَالُوْا: فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كُوْنُوا اَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَهٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرَةَ الْاَنْصَارِيُّ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8360 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تاریک رات کے اندھیروں کی طرح فتنے برپا ہوں گے، ان میں بندہ صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو چکا ہوگا، اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا، ان میں بیٹھنے والا، کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہوا، پیدل چلنے والے سے بہتر ہوگا، پیدل چلنے والا، اس کی جانب بھاگنے والے سے بہتر ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حالات میں آپ کا ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھروں میں بیٹھ جانا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو اسی طرح ابوبکرہ انصاری اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

اَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرَةَ الْاَنْصَارِيُّ

ابوبکرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

8361 – فَاَخْبَرْنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثنا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا اَبُوْ دَاوُدَ، ثنا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، جَمِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي اِلَيْهَا، فَاِذَا نَزَلَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ؟ قَالَ: فَلْيَاْخُذْ حَجَرًا فَلْيَدُقَّ بِهٖ عَلٰى حَدِّ سَيْفِهِ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاةَ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ – اَوْ اِلٰى اَحَدِ الْفِئَتَيْنِ – فَيَرْمِيْنِيْ رَجُلٌ بِسَهْمٍ اَوْ يَضْرِبُنِيْ بِسَيْفٍ فَيَقْتُلُنِيْ. قَالَ: يَبُوْءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ فَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ قَالَهَا ثَلَاثًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8361 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! عنقریب تم فتنے میں مبتلا ہو جاؤ گے، پھر ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا کہ اس میں بیٹھا ہوا، کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہوا، پیدل چلنے والے سے بہتر ہوگا، پیدل چلنے والا اس کی طرف بھاگنے والے سے بہتر ہوگا، جب وہ فتنہ برپا ہو، تو جس کے پاس کوئی اونٹ ہو، وہ اپنے اونٹ کے پاس چلا جائے، جس کے پاس بکری ہو، وہ بکری کے پاس چلا جائے، جس کے پاس زمین ہو، وہ اپنی زمین کے ساتھ چپک جائے

ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اگر کسی کے پاس اونٹ، بکری اور زمین نہ ہوتو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے وہ ایک پتھر پکڑ کر اپنی تلوار کی دھار تیز کرے اور ہمت ہو تو اس فتنے سے نجات پا لے۔ پھر فرمایا: اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ یہ الفاظ تین مرتبہ فرمائے۔ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ، اگر مجھے کسی ایک صف میں شامل ہونے کے لئے مجبور کیا جائے، اور وہاں پر کوئی آدمی مجھے تیر یا تلوار مار کر قتل کر دے تب کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا اور اس کا گناہ اسی کے ذمہ ہے اور وہ شخص دوزخی ہوگا۔ یہ بات بھی آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی۔

اَمَا حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

8362 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَالسَّاعِي خَيْرٌ مِنَ الرَّاكِبِ، وَالرَّاكِبُ خَيْرٌ مِنَ الْمُوضِعِ

وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، قَدْ صَارَ هٰذَا بَابٌ كَبِيْرٌ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَاِنَّمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ اَحَدُ اَئِمَّةِ هٰذَا الْعِلْمِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8362 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک فتنہ ہوگا، جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہوا، پیدل چلنے والے سے بہتر ہوگا اور پیدل چلنے والا بھاگنے والے سے بہتر ہوگا اور بھاگنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار، تیز رفتار اونٹ چلانے والے سے بہتر ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

یہ باب بہت بڑا ہو گیا ہے، اس کو ابوداؤد جو کہ فن حدیث کے بہت بڑے امام ہیں انہوں نے روایت کیا ہے۔

8363 – حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ زَيْدِ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدِّيْنُ اِلَّا اِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا مَهْدِيَّ اِلَّا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ صَامِتُ بْنُ مُعَاذٍ: عَدَلْتُ اِلَى الْجَنَدِ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ مِنْ صَنْعَاءَ، فَدَخَلْتُ عَلٰى مُحَدِّثٍ لَهُمْ فَطَلَبْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَوَجَدْتُهُ عِنْدَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَقَدْ رُوِيَ بَعْضُ هٰذَا الْمَتْنِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ

صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ عنہ نے محمد بن خالد الجندی سے، انہوں نے ابان بن صالح سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنوں کا معاملہ بہت سخت ہو جائے گا اور دین پیچھے کی طرف جائے گا، لوگوں میں بخل بڑھے گا، اور قیامت سب سے شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی، اور مہدی سے مراد خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔

صامت بن معاذ فرماتے ہیں: میں نے صنعاء سے جند تک دو دن کی مسافت کر کے ان کے محدث کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان سے یہ حدیث طلب کی ان کی روایت کردہ حدیث سند یوں تھی۔ محمد بن خالد الجندی نے، ابابن ابن ابی عیاش سے، انہوں نے حسن سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث کا کچھ متن عبدالعزیز بن صہیب کے واسطے سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

قَالَ: اَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عبدالعزیز کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث

8364 - فَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا مُبَارَكٌ اَبُوْ سُحَيْمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَنْ يَزْدَادَ الزَّمَانُ اِلَّا شِدَّةً، وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ اِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ فَذَكَرْتُ مَا انْتَهٰى اِلَيَّ مِنْ عِلَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعَجُّبًا لَا مُحْتَجًّا بِهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَاِنَّ اَوْلٰى مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8364 - صحيح

✧✧ عبدالعزیز بن صہیب روایت کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانے میں شدت بڑھے گی، لوگوں میں بخل بڑھے گا، اور قیامت سب سے شریر لوگوں پر قائم ہوگی۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث کی جو علت مجھ تک پہنچی ہے وہ تعجب کرتے ہوئے میں نے یہاں ذکر کر دی ہے، دلیل کے طور پر نہیں کی۔ کیونکہ اس مقام پر اس کی بجائے درج ذیل حدیث ذکر ہونی چاہئے۔

حَدِيْثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَشُعْبَةَ، وَزَائِدَةَ، وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ، فَيَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا

✧✧ سفیان ثوری، شعبہ، زائدہ، اور دیگر ائمہ مسلمین نے عاصم بن بہدلہ سے، انہوں نے زر بن حبیش سے، انہوں نے

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دن اور رات ختم نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی ایسا حکمران بنے گا، اس کا نام، میرے نام جیسا ہوگا، اور اس کے باپ کا نام بھی وہی ہوگا جو میرے باپ کا نام ہے، وہ روئے زمین پر انصاف ہی انصاف کر دے گا، جیسا کہ اس کے آنے سے پہلے وہ ظلم وستم سے بھری تھی۔

8365 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ لَيْسَ فِيْهِمْ مُؤْمِنٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8365 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ مسجدوں میں جمع ہوں گے لیکن ان میں ایک بھی صاحب ایمان نہیں ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8366 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَامِرِيُّ، ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِيْ زَائِدَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ حِمَازٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا تَعَجَّلَ النَّاسُ فَدَخَلُوا الْمَدِيْنَةَ، فَسَاَلَ عَنْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَ اَنَّهُمْ تَعَجَّلُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: يُوْشِكُ اَنْ يَدَعُوْهَا اَحْسَنَ مَا كَانَتْ، لَيْتَ شِعْرِيْ مَتٰى تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ جَبَلِ الْوَرَّاقِ فَتُضِيْءُ لَهَا اَعْنَاقُ الْبُخْتِ بِالْبُصْرٰى سُرُوْجًا كَضَوْءِ النَّهَارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ رَافِعٍ السُّلَمِيِّ الَّذِيْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8366 – صحيح

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جب ہم سفر سے واپس آئے تو لوگوں نے جلد بازی کی اور مدینہ میں داخل ہو گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ وہ جلدی مدینے میں داخل ہو گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ اس کو وہ پکارے جو اس سے بہتر ہے، کاش کہ میں وہ حالات دیکھ سکوں جب جبل الوراق سے آگ نکلے گی، اور بصریٰ میں بختی اونٹوں کی کوہانیں اس طرح چمکیں گی جیسے دن کی روشنی میں کوئی چیز چمکتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8367 - اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ رَافِعِ بْنِ بِشْرٍ السُّلَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَبْسِ سَيْلٍ تَسِيْرُ بِسَيْرٍ بَطِيئَةٍ، تَكْمُنُ بِاللَّيْلِ وَتَسِيْرُ بِالنَّهَارِ، تَغْدُو وَتَرُوحُ، يُقَالُ: غَدَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاغْدُوا، قَالَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقِيلُوا، رَاحَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَرُوحُوا، مَنْ اَدْرَكَتْهُ اَكَلَتْهُ " وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ: خُرُوجَ النَّارِ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ، عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ وَاَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ. وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8367 – رافع بن بشر السلمی مجهول

✧✧ حضرت رافع بن بشر سلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مقام) حبس سیل سے آگ نکلے گی، یہ بہت تیزی سے چلے گی، رات کو چھپ جایا کرے گی اور دن میں چلے گی، صبح شام چلے گی، لوگ یوں باتیں کریں گے: آگ نے صبح کر لی ہے لوگو اب تم بھی صبح کر لو، آگ قیلولہ کر رہی ہے، اے لوگو، تم بھی قیلولہ کر لو، آگ نے شام کر لی ہے اے لوگو تم بھی شام کر لو، جس کو آگ پائے گی اس کو کھا لے گی، نبی اکرم ﷺ سے قیامت کی نشانیوں میں آگ کا ارض حجاز سے نکلنا بھی مروی ہے۔ اس کو عاصم بن عدی انصاری، ابو ہریرہ اور ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

اَمَّا حَدِيْثُ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ

عاصم بن عدی کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

8368 - فَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ بَكْرِ بْنِ اَبِي لَيْلَى الْمُزَنِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْبَدَّاحِ بْنُ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِدْثَانَ مَا قَدِمَ، فَقَالَ: اَيْنَ حَبْسُ سَيْلٍ؟ قُلْنَا: لَا نَدْرِي، فَمَرَّ بِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، فَقُلْتُ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ حَبْسِ سَيْلٍ، فَدَعَوْتُ بِنَعْلَيَّ، فَانْحَدَرْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَاَلْتَنَا عَنْ حَبْسِ سَيْلٍ، وَاِنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا بِهِ عِلْمٌ، وَاِنَّهُ مَرَّ بِي هٰذَا الرَّجُلُ فَسَاَلْتُهُ، فَزَعَمَ اَنَّ بِهِ اَهْلَهُ، فَسَاَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيْنَ اَهْلُكَ؟ قَالَ: بِحَبْسِ سَيْلٍ، فَقَالَ: اَخْرِجْ اَهْلَكَ فَاِنَّهُ يُوشِكُ اَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ نَارٌ تُضِيءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8368 – منكر

✧✧ ابوالبداح بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: دو واقعے کب رونما ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حبس سیل کہاں ہے؟ ہم نے کہا: ہم نہیں جانتے، اسی اثناء میں بنی سلیم کا ایک آدمی وہاں سے گزرا، میں نے اس سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: حبس سیل سے۔ میں نے اپنے جوتے منگوائے، اور (ان کو پہن کر) جلدی جلدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ہم سے ''حبس سیل'' کے بارے میں پوچھا تھا، ہمیں اس وقت اس کے بارے میں کچھ علم نہ تھا، ایک آدمی میرے پاس سے گزرا، میں نے اس سے پوچھ لیا ہے، شاید اس کے گھر والے وہیں رہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تیرے گھر والے کہاں رہتے ہیں؟ اس نے کہا: حبس سیل میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر والوں کو وہاں سے (کسی اور جگہ) منتقل کردے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہاں سے آگ نمودار ہو اور وہ آگ بصری میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

8369 - فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ بِاَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیءُ مِنْهَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8369 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ارض حجاز سے ایک آگ نمودار ہوگی، اس سے بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔

8370 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قِيلَ لِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ: اَلَا تُقَاتِلُ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الشُّوْرٰی، وَاَنْتَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ غَيْرِكَ، قَالَ: لَا اُقَاتِلُ حَتّٰى يَاْتُوْنِیْ بِسَيْفٍ لَهُ عَيْنَانِ وَلِسَانٌ وَّشَفَتَانِ يَعْرِفُ الْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ، قَدْ جَاهَدْتُ وَاَنَا اَعْرِفُ الْجِهَادَ، وَلَا اَنْجَعُ بِنَفْسِیْ اِنْ كَانَ رَجُلًا خَيْرًا مِنِّیْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8370 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابن سیرین فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: تم جنگ کیوں نہیں کرتے ہو، حالانکہ تم

تو رسول اللہ ﷺ کے مشیروں میں سے ہو؟ اور دوسروں سے زیادہ اس معاملے کے تم حقدار ہو، آپ نے فرمایا: میں اس وقت تک جنگ نہیں کروں گا، حتیٰ کہ میرے پاس وہ لوگ ایسی تلوار لائیں، جس کی دو آنکھیں ہو، ایک زبان ہو، دو ہونٹ ہوں، جو کافر اور مومن کی پہچان کرے، میں نے جہاد کئے ہیں، اور میں جہاد کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں، اور میں خود کو نہیں بچا سکوں گا اگر میرے مدمقابل مجھ سے اچھا انسان ہوا۔ (تو میں کیا کروں گا)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8371 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَزَالُ الْاُمَّةُ عَلٰى شَرِيعَةٍ مَا لَمْ تَظْهَرْ فِيهِمْ ثَلَاثٌ: مَا لَمْ يُقْبَضْ مِنْهُمُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهِمْ وَلَدُ الْخَبَثِ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّقَّارُوْنَ " قَالُوْا: وَمَا السَّقَّارُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَشَرٌ يَكُوْنُوْنَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ تَكُوْنُ تَحِيَّتُهُمْ بَيْنَهُمْ اِذَا تَلَاقَوْا التَّلَاعُنُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8371 – منكر

✦✦ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ امت اس وقت تک شریعت پر قائم رہے گی جب تک ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہو جائیں

○ جب تک ان سے علم نہ اٹھ جائے۔

○ جب تک ان میں خبیث لوگوں کی کثرت نہ ہو جائے۔

○ جب تک ان میں سقارون ظاہر نہ ہو جائیں۔

لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ سقارون کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ انسان ہی ہیں، یہ آخری زمانے میں ہوں گے، جب یہ ایک دوسرے سے ملیں گے تو سلام کی بجائے اپنے دشمن پر لعنت بھیجیں گے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8372 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِیُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمَّتِی اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَا عَذَابَ عَلَيْهَا فِی الْاٰخِرَةِ، جَعَلَ اللّٰهُ عَذَابَهَا فِی الدُّنْيَا الْقَتْلَ وَالزَّلَازِلَ وَالْفِتَنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8372 – صحيح

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت، امتِ مرحومہ ہے، اس پر آخرت میں عذاب نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ نے ان کا عذاب دنیا ہی میں رکھ دیا ہے، فتنے، زلزلے اور قتل وغارت گری، یہ سب ان کا عذاب ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8373 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، قَالَا: ثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقُسَائِيُّ، ثَنَا عُمَارَةُ الْمِعْوَلِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكْثُرُ الصَّوَاعِقُ عِنْدَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ، فَيُصْبِحُ الْقَوْمُ فَيَقُوْلُوْنَ مِنْ صُعِقَ الْبَارِحَةَ، فَيَقُوْلُوْنَ صُعِقَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب گرج چمک بہت بڑھ جائے گی، لوگ صبح کریں گے اور پوچھیں گے: گزشتہ رات کس پر بجلی گری؟ لوگ بتائیں گے کہ فلاں فلاں لوگوں پر گری ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8374 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، مَا تَاْمُرُنَا اِذَا اقْتَتَلَ الْمُصَلُّوْنَ؟ قَالَ: " آمُرُكَ اَنْ تَنْظُرَ اَقْصَى بَيْتٍ مِنْ دَارِكَ فَتَلِجُ فِيْهِ، فَاِنْ دَخَلَ عَلَيْكَ فَتَقُوْلُ: هَا بُؤْ بِاِثْمِي وَاِثْمِكَ، فَتَكُوْنُ كَابْنِ آدَمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8374 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے ابوعبداللہ! جب نمازیں پڑھنے والے آپس میں لڑ پڑیں تو اس وقت آپ کا ہمارے لئے کیا مشورہ ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر کے آخری کمرے میں گھس جانا، اگر وہ (دہشت گرد) وہاں بھی داخل ہو جائے تو تم کہنا: میرے اور اپنے گناہ کے تم ذمہ دار ہو جاؤ، اور تم آدم علیہ السلام کے (مقتول) بیٹے کی طرح ہو جاؤ۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8375 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، اَنْبَاَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صُحَارٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُخْسَفَ بِقَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ، فَيُقَالُ: مَنْ بَقِيَ مِنْ

بَنِيْ فُلَانٍ " قَالَ: فَعَرَفْتُ حِينَ قَالَ قَبَائِلَ أَنَّهَا الْعَرَبُ، لِأَنَّ الْعَجَمَ تُنْسَبُ إِلَى قُرَاهَا
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8375 – صحيح

✧✧ عبدالرحمٰن بن صحار العبدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے عرب کے کئی قبیلے زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ لوگ یوں باتیں کریں گے "بنی فلاں میں سے کون زندہ بچا ہے؟"۔ صحار العبدی فرماتے ہیں: جب آپ ﷺ نے قبائل کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ عرب ہی کے قبیلے ہوں گے۔ کیونکہ عجمی لوگ تو اپنے علاقوں کی طرف منسوب ہوتے ہیں، (یہ لوگ اپنی نسبت قبیلوں کی طرف نہیں کرتے)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8376 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ
إِنْ كَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَإِنَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8376 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں خسف (زمین میں دھنسنا) بھی ہوگا، مسخ (چہرے بگڑنا) بھی ہوگا اور قذف (پتھر برسنا) بھی ہوگا۔

✿✿ اگر ابوالزبیر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8377 – أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَأَبْجَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " كَأَنِّي بِرَاكِبٍ قَدْ نَزَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، حَالَ بَيْنَ الْيَتَامَى وَالْأَرَامِلِ، وَبَيْنَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى آبَائِهِمْ، فَقَالَ: الْمَالُ لَنَا
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8377 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میں نے خواب میں دیکھا) گویا کہ میں ایک سواری پر ہوں جو کہ تمہارے سامنے اتر چکی ہے، اور وہ یتیموں اور غریبوں کے درمیان اور جو اللہ تعالیٰ نے ان کے آباء کو غنیمتیں دی ہیں ان میں حائل ہو چکی ہے، پھر فرمایا: مال ہمارا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8378 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا بَشِيْرُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ اَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جُلُوْسًا، فَجَاءَ آذِنُهُ، فَقَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَرَاَى النَّاسَ رُكُوْعًا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَمَشَى، وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ، قَالَ: فَمَرَّ رَجُلٌ مُسْرِعٌ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا رَجَعَ فَوَلَجَ اَهْلَهُ، وَجَلَسْنَا فِي مَكَانِهِ نَنْتَظِرُهُ حَتّٰى يَخْرُجَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: اَيُّكُمْ يَسْاَلُهُ؟ قَالَ طَارِقٌ: اَنَا اَسْاَلُهُ، فَسَاَلَهُ طَارِقٌ، فَقَالَ: سَلَّمَ عَلَيْكَ الرَّجُلُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِينَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَحَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِمَالِهِ اِلٰى اَطْرَافِ الْاَرْضِ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: لَمْ اَرْبَحْ شَيْئًا"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8378 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

طارق بن شہاب فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ کا مؤذن آیا اور کہنے لگا: جماعت کھڑی ہو چکی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، ان کے ہمراہ ہم بھی کھڑے ہو گئے، ہم لوگ مسجد میں داخل ہوئے، آپ نے دیکھا کہ لوگ تو رکوع میں جا چکے ہیں، آپ نے مسجد میں داخل ہوتے ہی اللہ اکبر کہا، اور رکوع کیا اور چل پڑے، ہم نے ان کی پیروی میں اسی طرح کیا، ایک آدمی تیز چلتا ہوا، ان کے پاس سے گزرا اور اس نے آپ کا نام لے کر آپ کو سلام کیا، آپ نے کہا "اللہ تعالیٰ نے سچ کہا اور اس کے رسول نے لوگوں تک پہنچا دیا"۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو واپس آ گئے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لے گئے، ہم اپنی جگہوں پر بیٹھ کر آپ کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگ گئے، لوگ آپس میں کہنے لگے کہ تم میں سے کون شخص عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کرے گا؟ طارق فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں پوچھوں گا، (جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو) طارق نے ہی ان سے سوال کیا' ایک آدمی نے آپ کو سلام کیا، آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور کہا: اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسول نے پہنچا دیا ہے۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قیامت قریب ہو گی لوگ صرف جان پہچان والوں کو سلام کیا کریں گے، تجارت عام ہو جائے گی حتیٰ کہ تجارتی معاملات میں عورتیں اپنے شوہروں کی معاونت کریں گی، بندہ اپنا مال لے کر پوری دنیا گھومے گا، لوٹ کر واپس آئے گا تو کہے گا: (اس سفر میں) مجھے کوئی منافع نہیں ہوا۔

8379 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، اَنْبَاَ شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ الْحَكَمِ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبُرْجُمِيِّ، قَالَ:

دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمًا الْمَسْجِدَ، فَإِذَا الْقَوْمُ رُكُوعٌ، فَمَرَّ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَحَتّٰى يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْمَعْرِفَةِ، وَحَتّٰى تَتْجَرَ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا، وَحَتّٰى تَغْلُو الْخَيْلُ وَالنِّسَاءُ، ثُمَّ تَرْخُصَ فَلَا تَغْلُو إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَقَدْ أَسْنَدَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ بَشِيْرُ بْنُ سَلْمَانَ فِي رِوَايَتِهِ، ثُمَّ صَارَ الْحَدِيْثُ بِرِوَايَةِ شُعْبَةَ

هٰذِهِ صَحِيْحًا وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8379 – موقوف

✧✧ حضرت خارجہ بن صلت برجمی بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت عبداللہ کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا، اس وقت جماعت رکوع میں جاچکی تھی، ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا، اس نے سلام کیا، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کے سلام کا یوں جواب دیا "اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے، اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے" بعد میں مَیں نے ان سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: قیامت سے پہلے مسجدوں کو راستہ بنالیا جائے گا، اور لوگ صرف جان پہچان والوں کو سلام کریں گے، میاں بیوی دونوں تجارت کریں گے، عورتیں اور گھوڑے مہنگے ہو جائیں گے۔ پھر اتنے سستے ہو جائیں گے کہ قیامت تک مہنگے نہیں ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ بشیر بن سلیمان نے اپنی روایت میں ان کلمات کو مسند کیا ہے۔ اس طرح یہ حدیث شعبہ کی روایت سے صحیح قرار پاتی ہے

8380 – أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، أَنبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنبَأَ مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَيْرُ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ – أَوْ قَالَ: بِرَسَنِ فَرَسِهِ – خَلْفَ أَعْدَاءِ اللّٰهِ يُخِيْفُهُمْ وَيُخِيْفُوْنَهُ، أَوْ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي بَادِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ تَعَالَى الَّذِي عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8380 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنے کے زمانے میں سب سے بہترین شخص وہ ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کے دشمنوں کے پیچھے ہوگا، وہ ان کو ڈرا رہا ہوگا اور وہ اس کو ڈرا رہے ہوں گے۔ یا وہ آدمی جو الگ تھلگ ہو کر جنگل میں اپنے اللہ کا حق ادا کر رہا ہوگا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8381 – أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا أَبُوْ قِلَابَةَ، ثنا أَبُوْ عَاصِمٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ

جَعْفَرٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّى كُنْتُ اَظُنُّ حِينَ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (هُوَ الَّذِى اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ) (التوبة: 33) اَنَّ ذٰلِكَ يَكُوْنُ تَامًّا، فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبًا، فَيُتَوَفّٰى مَنْ كَانَ فِى قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ، فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8381 – على شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دن اور راتیں ختم نہیں ہوں گی حتیٰ کہ لات اور عزیٰ کی عبادت کی جائے گی۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی

هُوَ الَّذِى اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

''وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کردے، پڑے برا مانیں مشرک''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں تو سمجھی تھی کہ دین مکمل ہو چکا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد جو اللہ چاہے گا وہ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہوا بھیجے گا، وہ سونگھتے ہی وہ تمام لوگ مرجائیں گے، جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، پھر صرف وہی لوگ باقی بچیں گے جن میں کوئی خیر نہیں ہوگی، یہ لوگ اپنے آباء کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8382 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَصْفَهَانِىُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ اَهْلِى حِينَ تَعَشَّوْا عَشَاءَهُمْ، وَاغْتَبَقُوْا غَبُوْقَهُمْ اَصْبَحُوْا مَوْتٰى عَلٰى فُرُشِهِمْ . قِيلَ: يَا اَبَا فُلَانٍ، اَلَسْتَ عَلٰى غِنًى؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنِّى سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ، يَقُوْلُ: "يُوشِكُ يَا ابْنَ اَخِى اِنْ عِشْتَ اِلٰى قَرِيبٍ اَنْ تَرَى الرَّجُلَ يُغْبَطُ بِخِفَّةِ الْحَالِ كَمَا يُغْبَطُ الْيَوْمَ اَبُو الْعَشَرَةِ الرِّجَالِ، وَيُوشِكُ اِنْ عِشْتَ اِلٰى قَرِيبٍ اَنْ تَرَى الرَّجُلَ الَّذِى لَا يَعْرِفُهُ السُّلْطَانُ وَلَا يُدْنِيهِ، وَلَا يُكْرِمُهُ يُغْبَطُ كَمَا يُغْبَطُ الْيَوْمَ الَّذِى يَعْرِفُهُ السُّلْطَانُ وَيُدْنِيهِ وَيُكْرِمُهُ، وَيُوشِكُ يَا ابْنَ اَخِى اِنْ عِشْتَ اِلٰى قَرِيبٍ اَنْ يَمُرَّ بِالْجَنَازَةِ فِى السُّوقِ فَيَرْفَعُ الرَّجُلُ رَاْسَهُ فَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِى عَلٰى اَعْوَادِهَا ." قَالَ: قُلْتُ: تَدْرِى مَا بِهِمْ؟ قَالَ: عَلٰى مَا كَانَ، قُلْتُ: اِنَّ ذٰلِكَ بَيْنَ يَدَىْ اَمْرٍ عَظِيمٍ، قَالَ: اَجَلْ عَظِيمٌ عَظِيمٌ

عَظِيمٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8382 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں جب میرے گھر والے ،رات کا کھانا کھا چکیں، اوررات کے مشروبات پی کر اپنے بستروں پر مردہ ہو جائیں، آپ سے کہا گیا: اے ابوفلاں! کیا تم مالدار نہیں ہو؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، لیکن میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اے میرے بھتیجے !اگر تو زندہ رہا تو بہت جلد دیکھے گا کہ آدمی خفتِ حال پر بھی حسد کیا جائے گا جیسا کہ آج ایسے آدمی پر حسد ہوتا ہے جو ۱۰ آدمیوں کا باپ ہو، اور اگر تو زندہ رہا تو بہت جلد دیکھے گا کہ ایک ایسا آدمی ،جس کو بادشاہ جانتا پہچانتا نہیں تھا اور نہ وہ بادشاہ کے قریب تھا، اور نہ بادشاہ اس کی عزت کرتا ہے، اس پر بھی ایسے ہی حسد ہوگا جیسے آج اس شخص پر حسد کیا جاتا ہے جس کو بادشاہ پہچانتا ہے، اس کو اپنے قریب رکھتا ہے اوراس کی عزت کرتا ہے۔ راے میرے بھتیجے اگر تو زندہ رہا تو بہت جلد دیکھے گا کہ بازار میں کوئی جنازہ گزرے گا، ایک آدمی اپنا سراٹھا کر کہے گا: کاش کہ اس کی چارپائی پر میں ہوتا۔عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ ان کی حالت کیا ہوگی؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اپنی سابقہ حالت پر ہوں گے۔ میں نے کہا: یہ تو بہت بڑا واقعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں بہت بڑا، بہت بڑا، بہت بڑا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8383 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا اَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ ضَمْرَةَ بْنَ حَبِيبٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ نُفَيْلٍ السَّكُونِيَّ، يَقُولُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، هَلْ اُتِيتَ بِطَعَامٍ مِنَ السَّمَاءِ؟ فَقَالَ: اُتِيتُ بِطَعَامٍ مُسْخِنَةٍ ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ عَنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَمَا فُعِلَ بِهِ؟ قَالَ: رُفِعَ حَتّٰى اِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يُوحِي اِلَيَّ اَنِّي غَيْرُ لَابِثٍ فِيكُمْ اِلَّا قَلِيلًا، وَلَسْتُمْ لَابِثِينَ بَعْدِي اِلَّا قَلِيلًا، بَلْ تَلْبَثُونَ حَتّٰى تَقُولُوا حَتّٰى مَتٰى، ثُمَّ تَاْتُونَ اَفْنَادًا، وَيُفْنِي بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَبَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتَانٌ شَدِيدٌ وَّبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8383 – الخبر من غرائب الصحاح

✧✧ سلمہ بن نفیل سکونی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہے ، آپ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ کے پاس آسمانوں سے کھانا آتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: میرے پاس گرم کھانا ہے، اس نے کہا: اس میں سے آپ کے پاس کچھ بچا ہوا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: اس کا کیا بنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو آسمان کی جانب اٹھالیا گیا ہے، اور میری طرف وحی کی گئی ہے کہ میں تمہارے اندر زیادہ عرصہ نہیں ٹھہروں گا، اور میرے بعد تم بھی زیادہ عرصہ نہیں رہو گے، بلکہ تم رہو گے اور کہو گے: ہم کب تک اسی طرح زندہ ہی رہیں گے، پھر تم گروہ در گروہ آؤ گے۔ اور تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے، اور قیامت سے پہلے مہلک وبائی امراض پھیلیں گی اور اس کے بعد کئی سال زلزلے آئیں گے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8384 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ عَلٰى اُمَّتِي حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْهَا بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْهَا الْاَوْثَانَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8384 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ اس کے کئی قبیلے مشرکین سے جاملیں گے، اور کئی قبیلے بتوں کی عبادت بھی کریں گے۔

8385 -- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: اِيَّاكَ وَالْفِتَنَ لَا يَشْخَصُ لَهَا اَحَدٌ، فَوَاللّٰهِ مَا شَخَصَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا نَسَفَتْهُ كَمَا يَنْسِفُ السَّيْلُ الدِّمَنَ، اِنَّهَا مُشْبِهَةٌ مُقْبِلَةً، حَتّٰى يَقُوْلَ الْجَاهِلُ هٰذِهِ تُشْبِهُ مُقْبِلَةً، وَتَتَبَيَّنَ مُدْبِرَةً، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا، فَاجْتَمِعُوْا فِي بُيُوْتِكُمْ وَاكْسِرُوْا سُيُوْفَكُمْ، وَقَطِّعُوْا اَوْتَارَكُمْ، وَغَطُّوْا وُجُوْهَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8385 – صحيح

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان فتنوں سے بچو، جن کو کوئی بھی پہچان نہیں سکے گا، اللہ کی قسم، جو بھی ان کو پہچانے گا، یہ اس کو یوں گرادے گا جیسے سیلاب، کھڑے ہوئے پانی پر آئی ہوئی سبزی کو بہا کر لے جاتا ہے، بے شک وہ آتے ہوئے واضح نہیں ہوگا اور واپس جاتے ہوئے بالکل واضح ہوگا، حتیٰ کہ جو شخص اس کو نہیں جانتا، وہ بھی کہے گا کہ "وہ آتے ہوئے غیر واضح ہے اور جاتے ہوئے بالکل واضح ہے جب تم اس کو دیکھو، تو اپنے گھروں میں جمع ہو جاؤ، اور اپنی تلواروں کو توڑ دو، اور اپنے کمان کے چلے کو کاٹ ڈالو، اور اپنے چہروں کو ڈھانپ لو"

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8386 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِیُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: ثَارَتِ الْفِتْنَةُ الْاُولٰى فَلَمْ يَبْقَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا اَحَدٌ، ثُمَّ كَانَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ فَلَمْ يَبْقَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ اَحَدٌ، وَاَظُنُّ لَوْ كَانَتْ فِتْنَةٌ ثَالِثَةٌ لَمْ تُرْفَعْ وَفِي النَّاسِ طَبَاخٌ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8386 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن میّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلا فتنہ آئے گا اور بدری صحابہ میں سے ایک بھی باقی نہیں بچے گا، پھر دوسرا فتنہ آئے گا، اور حدیبیہ کے شرکاء میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا، اور میرا گمان ہے کہ اگر تیسرا فتنہ برپا ہوا تو لوگوں میں کسی قسم کی طاقت اور قوت نہیں رہنے دے گا۔

8387 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي اَبُو شُرَيْحٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: " سَتَكُونُ فِتْنَةٌ اَسْلَمُ النَّاسِ فِيهَا - اَوْ قَالَ: لَخَيْرُ النَّاسِ فِيهَا - الْجُنْدُ الْغَرْبِيُّ فَلِذٰلِكَ قَدِمْتُ مِصْرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8387 - صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک فتنہ آئے گا، اس میں سب سے زیادہ سلامتی والا ''الجند الغربی'' (مغرب کی جانب سے آنے والا لشکر) ہوگا۔ میں اسی لئے مصر میں چلا گیا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8388 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8388 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین مسلسل قائم رہے گا۔ مسلمان اس پر جہاد کرتے رہیں گے حتیٰ کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8389 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخرِجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ ثَوْبَانُ، وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8389 – صحيح

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت تک میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس حدیث کو ثوبان اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

اَمَّا حَدِيْثُ ثَوْبَانَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث

8390 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْقَزَّازُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيسَ، ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، اَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " اِنَّ رَبِّي زَوَى لِيَ الْاَرْضَ حَتَّى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَاَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ، وَاِنَّ اُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا، وَاِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي اَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ فَاَعْطَانِيهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً لَمْ يُرَدَّ اِنِّي اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَلَا اُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ بِعَامَّةٍ، وَلَوِ اجْتَمَعَ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ هُوَ يُهْلِكُ بَعْضًا هُوَ يَسْبِيْ بَعْضًا، وَاِنِّي لَا اَخَافُ عَلَى اُمَّتِي اِلَّا الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ، وَلَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي الْاَوْثَانَ، وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي اُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ "، وَاَنَّهُ قَالَ: كُلَّ مَا يُوجَدُ فِي مِائَةِ سَنَةٍ، وَسَيَخْرُجُ فِي اُمَّتِي كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، وَاَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلٰكِنْ لَا تَزَالُ فِي اُمَّتِي طَائِفَةٌ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ ،قَالَ: وَزَعَمَ اَنَّهُ لَا يَنْزِعُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ ثَمَرِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِثْلَهَا ، وَاَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ رَجُلٌ بِاَعْظَمَ اَجْرًا مِنْ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ، ثُمَّ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى اَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، قَالَ: وَزَعَمَ " اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَظَّمَ شَاْنَ الْمَسْاَلَةِ، وَاَنَّهُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَاءَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَحْمِلُوْنَ اَوْثَانَهُمْ عَلَى ظُهُوْرِهِمْ، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا لَمْ تُرْسِلْ اِلَيْنَا رَسُوْلًا، وَلَمْ يَاْتِنَا اَمْرٌ وَلَوْ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا لَكُنَّا اَطْوَعَ عِبَادِكَ لَكَ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ رَبُّهُمْ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ اَتُطِيعُوْنِي؟

قَالَ: فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. قَالَ: فَيَأْخُذُ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ، فَيَأْمُرُهُمْ اَنْ يَعْمِدُوا لِجَهَنَّمَ فَيَدْخُلُونَهَا، قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ حَتَّى اِذَا جَاءُ وهَا رَاَوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا، فَهَابُوا فَرَجَعُوا اِلَى رَبِّهِمْ، فَقَالُوا: رَبَّنَا فَرِقْنَا مِنْهَا، فَيَقُولُ: اَلَمْ تُعْطُونِي مَوَاثِيقَكُمْ لَتُطِيعُونِي، اعْمِدُوا لَهَا فَادْخُلُوا، فَيَنْطَلِقُونَ حَتَّى اِذَا رَاَوْهَا فَرِقُوا فَرَجَعُوا، فَقَالُوا: رَبَّنَا لَا نَسْتَطِيعُ اَنْ نَدْخُلَهَا، قَالَ: فَيَقُولُ: ادْخُلُوهَا دَاخِرِينَ " قَالَ: فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ دَخَلُوهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَاِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيثَ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مُخْتَصَرًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8390 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اللہ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا، میں نے اس کے مشرق اور مغرب کو بہم دیکھا، اللہ تعالیٰ نے سرخ اور سفید دوخزانے عطا فرمائے ہیں، اور جہاں جہاں تک میرے لئے زمین سمیٹی گئی، وہاں وہاں تک میری امت کی حکومت پہنچے گی۔ میں نے اپنے رب سے دعا مانگی ''میری امت کو قحط سے ہلاک نہ فرمائے'' میری اس دعا کو قبول کرلیا گیا، میں نے دعا مانگی ''میری امت پر ان کا دشمن غالب نہ آئے'' اللہ تعالیٰ نے یہ بھی عطا فرمادیا، میں نے دعا مانگی ''یہ ایک دوسرے کو قتل نہ کریں'' مجھے اس سے منع فرمادیا گیا، اور فرمایا: اے محمد! میں جب کوئی فیصلہ کرلیتا ہوں پھر اس کو لوٹایا نہیں جاسکتا، میں نے آپ کو یہ دے دیا کہ میں قحط کے ساتھ آپ کی امت کو ہلاک نہیں کروں گا، اور یہ بھی دے دیا کہ ان کے دشمن کو ان پر غالب نہیں ہونے دوں گا، تا کہ وہ ان کا قتل عام نہ کرے، اور اگر ساری دنیا کے لوگ جمع ہو جائیں اور سب ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگ جائیں، اور ایک دوسرے کو گرفتار کرنے لگ جائیں، اور مجھے اپنی امت پر یہ فکر ہے کہ ان کو گمراہ حکمران ملیں گے، اور قیامت قائم ہونے سے پہلے میری امت کے کچھ قبیلے مشرکوں سے جاملیں گے، اور میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی پوجا کریں گے، اور میری امت جب تلوار رکھ دے گی تو قیامت تک ان سے تلوار اٹھائی نہیں جائے گی، اور آپ نے آنے والے سو سال تک کی تمام باتیں بیان کردیں۔ پھر فرمایا: میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے، سب خود کو نبی سمجھیں گے، حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ لیکن میری امت میں مسلسل ایک گروہ رہے گا جو کہ حق پر جہاد کرے گا اور غالب رہے گا، ان کو برا بھلا کہنے والا ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے، اور فرمایا: کوئی جنتی شخص جنت سے کوئی پھل کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی جیسا پھل وہاں پر دوبارہ اگا دے گا۔ اور فرمایا: بندے کو اپنے عیال پر خرچ کرنے کا ثواب ہر صدقے سے زیادہ ملے گا، پھر وہ دینار جو جہاد کے لئے پالے گئے گھوڑے پر خرچ کیا، پھر وہ دینار جو مجاہدین پر خرچ کیا گیا، آپ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اس مسئلہ کو بہت عظیم جانا، اور قیامت کے دن بتوں کے پجاری اپنے بتوں کو اپنی پشت پر لاد کر لائیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تم ان کی عبادت کیوں کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہماری جانب کوئی رسول بھیجا ہی نہیں، اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی امر

آیا۔ اورتو ہماری جانب کوئی رسول بھیجتا تو ہم سب سے بڑے تیرے عبادت گزار ہوتے ، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تمہارا کیا خیال ہے ،اگر میں تمہیں حکم دیتا تو تم میری بات مان لیتے ؟ وہ کہیں گے :جی ہاں ۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر ان سے پکا وعدہ لے گا، پھر ان کو دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا، وہ دوزخ کی جانب چل پڑیں گے ،جب وہ دوزخ کے قریب آئیں گے اور اس میں بھڑکتا ہوا عذاب دیکھیں گے تو واپس آجائیں گے اور کہیں گے : یا اللہ! اس میں داخل ہونے کی ہم میں ہمت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس میں ذلیل ورسوا ہو کر داخل ہو جاؤ، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ لوگ پہلی مرتبہ ہی داخل ہو جاتے تو وہ آگ ان پر سلامتی والی ہو جاتی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام مسلم معاذ بن ہشام کی مختصر روایت نقل کی ہے جو کہ معاذ نے قتادہ سے ،انہوں نے ابوقلابہ سے، انہوں نے اسماء الرجبی سے اور انہوں نے حضرت ثوبان سے روایت کی ہے

وَاَمَّا حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث

8391 – فَحَدَّثْنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ، حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الدَّجَّالَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8391 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں ہمیشہ ایک ایسا گروہ رہے گا جو حق پر جہاد کرتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، حتیٰ کہ اس گروہ کی آخری جماعت دجال سے لڑے گی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8392 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْحَنْظَلِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي اَنْ يُؤْخَذَ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَرِيءُ فَيُؤْشَرَ كَمَا تُؤْشَرُ الْجَزُورُ، وَيُشَاطُ لَحْمُهُ كَمَا يُشَاطُ لَحْمُهَا، وَيُقَالُ عَاصٍ وَلَيْسَ بِعَاصٍ قَالَ: فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ تَحْتَ الْمِنْبَرِ: وَمَتَى ذٰلِكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ وَبِمَا تَشْتَدُّ الْبَلِيَّةُ وَتَظْهَرُ الْحَمِيَّةُ وَتُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَتَدُقُّهُمُ الْفِتَنُ كَمَا تَدُقُّ الرَّحَا ثِفْلَهَا، وَكَمَا تَدُقُّ النَّارُ الْحَطَبَ؟ قَالَ: وَمَتَى ذٰلِكَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: اِذَا تَفَقَّهَ الْمُتَفَقِّهُ لِغَيْرِ

الدِّينِ، وَتَعَلَّمَ الْمُتَعَلِّمُ لِغَيْرِ الْعَمَلِ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8392 – أبان قال أحمد تركوا حديثه

✦✦ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد سب سے زیادہ جس چیز کی فکر کرتا ہوں، وہ یہ ہے کہ کسی بے قصور شخص کو پکڑ لیا جائے گا اور اس کو اونٹ کی طرح ذبح کیا جائے گا۔ اور اونٹ کی طرح اس کا گوشت پکایا جائے گا اس کو مجرم قرار دیا جائے گا حالانکہ وہ مجرم نہیں ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ سن رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے امیر المومنین! یہ حالات کب ہوں گے؟ اور آزمائشیں سخت کیوں ہوں گی؟ غیرت غالب کیوں ہوگی؟ اور بچوں کو قیدی کیوں بنایا جائے گا؟ اور فتنے ان کو یوں پیس کر رکھ دیں گے جیسے چکی اپنے نچلے پاٹ کو کچل دیتی ہے۔ اور جیسے آگ لکڑیوں کو بھسم کردیتی ہے۔ امیر المومنین نے کہا: اے علی! یہ واقعات کب ہوں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب علمائے دین، کے تحصیل علم کا مقصد دین نہیں ہوگا، اور طالب علم کے تحصیل علم کا مقصد عمل نہیں ہوگا، اور آخرت والے عمل کے ذریعے دنیا کمائی جائے گی۔

قَالَ اَبَانُ: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْهَرْجَ قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْقَتْلُ قَالُوْا: وَاَكْثَرُ مِمَّا يُقْتَلُ الْيَوْمَ اِنَّا لَنَقْتُلُ فِي الْيَوْمِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ قَتْلَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَلٰكِنْ قَتْلَ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَالُوْا: وَفِيْنَا كِتَابُ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَفِيكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوْا: وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا؟ قَالَ: اِنَّهُ يُنْتَزَعُ عُقُوْلُ عَامَّةِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، وَيُخَلَّفُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَلَيْسُوْا عَلٰى شَيْءٍ

✦✦ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر ہرج کا فکر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج ہم اتنے مشرکوں کو روزانہ قتل کرتے ہیں، کیا اس وقت اس سے بھی زیادہ قتل ہوگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مشرکین کے قتل کی بات نہیں کر رہا، تم خود ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کتاب اللہ موجود ہے، (پھر ہم ایک دوسرے کو قتل کیوں کریں گے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم میں کتاب اللہ موجود ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اور ہمارے اندر عقل بھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے میں عام لوگوں کی عقلیں سلب کر لی جائیں گی، اور ناسمجھ لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھیں گے لیکن حقیقت میں وہ کچھ بھی نہیں ہوں گے۔

8393 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيْرٍ، عَنْ حَيَّةَ بِنْتِ اَبِي حَيَّةَ، قَالَتْ: " دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ بِالظَّهِيرَةِ قُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: اَقْبَلْتُ وَصَاحِبٌ لِي فِي بُغَاءِ اِبِلٍ لَنَا، فَدَخَلْتُ اَسْتَظِلُّ بِالظِّلِّ، وَاَشْرَبُ مِنَ الشَّرَابِ . فَقُمْتُ اِلٰى ضَيْحَةٍ حَامِضَةٍ وَلَبِينَةٍ حَامِضَةٍ

فَسَقَيْتُهُ، وَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا اَبُوْ بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي سَمِعْتِ بِهِ، قَالَ: فَذَكَرْتُ خَثْعَمًا، وَغَزْوَ بَعْضِنَا بَعْضًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا جَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْاِلْفَةِ وَاَطْنَابِ الْفَسَاطِيطِ - هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ - قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، حَتّٰى مَتٰى اَمْرُ النَّاسِ هٰكَذَا؟ قَالَ: مَا اسْتَقَامَتِ الْاَئِمَّةُ، قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَا الْاَئِمَّةُ؟ قَالَ: اَلَمْ تَرَيْ اِلَى الْحُوَى يَكُوْنُ فِيهِ السَّيِّدُ يَتَّبِعُوْنَهُ وَيُطِيعُوْنَهُ مَا اسْتَقَامَ اُولٰئِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8393 - صحيح

✧✧ حیہ بنت ابی حیہ بیان کرتی ہیں: دوپہر کے وقت ایک آدمی میرے پاس آیا، میں نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! تجھے کیا کام ہے؟ اس نے کہا: میں اور میرا ساتھی، ہم اپنے اونٹ ڈھونڈنے نکلے ہیں، میں کچھ دیر سایہ میں بیٹھنے اور پانی پینے کے لئے آیا ہوں، میں نے دودھ کی بنی ہوئی پکی لسی اور لذیذ دودھ ان کو پلایا پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تم کون ہو؟ اس نے کہا: تم نے جس رسول کے بارے میں سن رکھا ہے، میں اس کا ساتھی ابوبکر ہوں، آپ فرماتے: پھر میں نے زمانہ جاہلیت کی آپس کی جنگوں اور خاک وخون کے واقعات کا تذکرہ کیا، اور پھر اللہ تعالیٰ نے جو آپس میں محبت ڈال دی ہے اس کا ذکر کیا اور خیمے گاڑنے کے واقعات دہرائے، پھر انہوں نے اس طرح اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں، حضرت حیہ فرماتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! لوگ اس طرح کب رہیں گے؟ انہوں نے فرمایا: جب تک ائمہ میں استقامت رہے گی، آپ فرماتی ہیں: میں نے کہا: ائمہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم گھاس پھوس کے ان مکانوں کو نہیں دیکھتے، ان میں ان کا سردار بھی ہوتا ہے اور جب تک ان کا امام قائم ہوتا ہے وہ اسی کی پیروی کرتے ہیں اور اسی کے پیچھے چلتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8394 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَلِيمِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُوْنٍ الصَّائِغُ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الشَّذُوْرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَارِجَةَ، قَالَ: لَمَّا كَانَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى اَشْكَلَتْ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اَرِنِي اَمْرًا مِنْ اَمْرِ الْحَقِّ اَتَمَسَّكُ بِهِ، قَالَ: فَاُرِيتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَبَيْنَهُمَا حَائِطٌ غَيْرُ طَوِيلٍ، وَاِذَا اَنَا بِجَائِزٍ، فَقُلْتُ: لَوْ تَشَبَّثْتُ بِهٰذَا الْجَائِزِ لَعَلِّي اَهْبِطُ اِلٰى قَتْلٰى اَشْجَعَ لِيُخْبِرُوْنِي، قَالَ: فَهَبَطْتُ بِاَرْضٍ ذَاتِ شَجَرٍ، وَاِذَا اَنَا بِنَفَرٍ جُلُوسٌ، فَقُلْتُ: اَنْتُمُ الشُّهَدَاءُ؟ قَالُوْا: لَا، نَحْنُ الْمَلَائِكَةُ، قُلْتُ: فَاَيْنَ الشُّهَدَاءُ؟ قَالُوْا: تَقَدَّمْ اِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَقَدَّمْتُ فَاِذَا اَنَا بِدَرَجَةٍ اللّٰهُ اَعْلَمُ مَا هِيَ فِي السَّعَةِ وَالْحُسْنِ، فَاِذَا اَنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُوْلُ لِاِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ:

اسْتَغْفِرْ لِأُمَّتِي، فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، أَرَاقُوا دِمَاءَ هُمْ، وَقَتَلُوا إِمَامَهُمْ، أَلَا فَعَلُوا كَمَا فَعَلَ خَلِيلِي سَعْدٌ، قُلْتُ: أُرَانِي قَدْ أُرِيتُ أَذْهَبُ إِلَى سَعْدٍ فَأَنْظُرُ مَعَ مَنْ هُوَ فَأَكُونُ مَعَهُ، فَأَتَيْتُهُ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الرُّؤْيَا فَمَا أَكْثَرَ بِهَا فَرَحًا، وَقَالَ: قَدْ شَقِيَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلًا، قُلْتُ: فِي أَيِّ الطَّائِفَتَيْنِ أَنْتَ؟ قَالَ: لَسْتُ مَعَ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، قُلْتُ: فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: أَلَكَ مَاشِيَةٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاشْتَرِ مَاشِيَةً وَاعْتَزِلْ فِيهَا حَتَّى تَنْجَلِيَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8394 – صحيح

✧✧ حسین بن خارجہ بیان کرتے ہیں کہ جب پہلا فتنہ ہوا تو مجھ پر بہت مشکل بنی، میں نے دعا مانگی ''یا اللہ! مجھے حق راستہ دکھادے، تاکہ میں اس پر مضبوطی سے گامزن ہو جاؤں، آپ فرماتے ہیں: مجھے دنیا اور آخرت دکھائی گئی، ان دونوں کے درمیان ایک دیوار تھی، یہ دیوار کوئی زیادہ لمبی نہیں تھی، وہاں مجھے ایک سیڑھی دکھائی دی۔ میں نے سوچا: اگر میں اس سیڑھی کے ذریعے اوپر چڑھ جاؤں تو اشجع کے مقتولوں کے پاس پہنچ سکتا ہوں اور ان کے بارے میں کوئی خبر لی جاسکتی ہے، چنانچہ میں ایک درختوں والی زمین پر پہنچا، میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے پوچھا: کیا تم شہداء ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، ہم فرشتے ہیں، میں نے پوچھا: تو شہداء کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: تم ان درجات کی طرف چلے جاؤ، جو محمد ﷺ کی طرف چڑھ رہے ہیں، میں ادھر چلا گیا، میں ایک درجے میں پہنچا، اس کے حسن اور اس کی وسعت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، وہاں پر حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے، محمد ﷺ، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہہ رہے تھے: آپ میری امت کے لئے بخشش کی دعا فرمادیجئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور ﷺ سے کہا: آپ کو معلوم نہیں، انہوں نے آپ کے بعد کون کون سے کارنامے کئے ہیں، انہوں نے خونریزیاں کیں، اپنے اماموں کو شہید کیا، انہوں نے میرے دوست سعد کی طرح کیوں نہیں کیا؟ (میری آنکھ کھل گئی) میں نے سوچا کہ مجھے حق دکھادیا گیا ہے، اب میں سعد کے پاس جاؤں گا اور دیکھوں گا کہ وہ کون ہے، پھر اس کے ساتھ ہو جاؤں گا، پھر میں سعد کے پاس گیا، ان کو اپنا خواب سنایا، خواب سن کر وہ بہت خوش ہوئے، اور فرمایا: وہ شخص بدبخت ہے، ابراہیم علیہ السلام جس کے دوست نہیں ہیں، میں نے پوچھا: آپ کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں کسی بھی جماعت میں سے نہیں ہوں، میں نے کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تیرے پاس کوئی سواری ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: ایک سواری خرید لے، اس پر سوار ہو کر کہیں دور چلا جا، جب تک کہ یہ فتنہ ختم نہیں ہو جاتا (تب تک واپس نہ آنا)۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8395 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ وَاللَّفْظُ لَهُ، ثنا حَامِدُ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، ثنا إِسْحَاقُ

بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي ذِئْبٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَبَا قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُبَايَعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ هٰذَا الْبَيْتَ اِلَّا اَهْلُهُ، فَاِذَا اسْتَحَلُّوهُ فَلَا تَسْاَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَجِيءُ الْحَبَشَةُ فَتُخَرِّبُهُ خَرَابًا لَا يَعْمُرُ بَعْدَهُ اَبَدًا، وَهُمُ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8395 – ما خرجا لابن سمعان شيئا

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک آدمی کی بیعت لی جائے گی ، اور اسی کے گھر والے اس بیت اللہ میں فساد کریں گے ، اور جب وہ فساد کریں گے تو اس وقت عرب کی ہلاکت کا مت پوچھ، پھر حبشی لوگ آئیں گے اور اس کو اس طرح برباد کریں گے کہ پھر یہ کبھی بھی تعمیر نہیں ہوگا، یہ وہ لوگ ہوں گے جو وہاں کا خزانہ نکالیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8396 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيِّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، ثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ، فَاِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8396 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک حبشی تم کو چھوڑے رکھیں ،تم بھی ان کو چھوڑے رکھو کیونکہ کعبے کا خزانہ ایک حبشی نکالے گا جو کہ انتہائی باریک پنڈلیوں والا ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيعًا عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيثِ سُفْيَانَ، عَنْ وَثَّابِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

✧✧ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان سے ،انہوں نے وثاب بن سعد سے ،انہوں نے زہری سے ، انہوں نے سعید بن میسّب سے ،انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کعبہ کو ایک حبشی برباد کرے گا ،اس کی پنڈلیاں بہت باریک ہوں گی۔

8397 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا

شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ عُتْبَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَقَدْ اَوْقَفَهُ اَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8397 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت سے پہلے بیت اللہ کا حج ختم ہوجائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8398 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ قَدْ صَحَّ وَثَبَتَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الْبَيْتَ يُحَجُّ وَيُعْتَمَرُ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاجوج وماجوج کے نکلنے کے بعد بھی بیت اللہ کا حج ہوگا۔

8399 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ، فَاِنَّهُ يُمْكِنُ اَنْ يُحَجَّ وَيُعْتَمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَنْقَطِعُ الْحَجُّ بِمَرَّةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8399 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یاجوج وماجوج کے خروج کے بعد بھی بیت اللہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کے بعد حج وعمرہ ہو، اور پھر کسی موقع پر حج ختم ہوجائے۔

8400 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يُوْشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَا يَجِیْءَ اِلَيْهِمْ دِرْهَمٌ وَّلَا قَفِيزٌ، قَالُوْا: مِمَّ ذَاكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ، ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ: يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَا يَجِیْءَ اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ، وَلَا مُدٌّ، قَالُوْا: مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ يَمْنَعُوْنَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِی الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8400 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيَعُودَنَّ الْاَمْرُ كَمَا بَدَا لَيَعُودَنَّ كُلُّ اِيمَانٍ اِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا بَدَا مِنْهَا حَتَّى يَكُونَ كُلُّ اِيمَانٍ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَهَا اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ، وَلَيَسْمَعَنَّ نَاسٌ بِرُخْصٍ مِنْ اَسْعَارٍ وَرِيفٍ فَيَتَّبِعُونَهُ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيثَ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يُعْطِي الْمَالَ لَا يَعُدُّهُ عَدًّا وَهٰذَا لَهُ عِلَّةٌ فَقَدْ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریب ہے کہ اہل عراق کے پاس کوئی ایک درہم بھی نہ آئے اور ایک قفیز گندم تک نہ آئے، لوگوں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل عجم کی جانب سے، کہ وہ اس کو روک سکتے ہیں، پھر کچھ دیر آپ خاموش رہے، پھر بولے: قریب ہے کہ اہل شام کی جانب کوئی ایک دینار نہ آئے اور ایک مدگندم نہ آئے، لوگوں نے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روم کی جانب سے، ہوسکتا ہے کہ وہ اس میں رکاوٹ ڈال دیں۔ پھر کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "میری امت میں ایک ایسا خلیفہ آئے گا جو اتنا مال اکٹھا کرے گا جس کو کوئی گن نہیں سکے گا"

پھر فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، حالات دوبارہ اسی طور پر لوٹ آئیں گے جیسے شروع شروع میں تھے، ایمان مکمل طور پر مدینہ میں سمٹ آئے گا، جیسا کہ مدینہ سے شروع ہوا تھا، حتیٰ کہ ایمان صرف مدینے ہی میں ہوگا۔

پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "کوئی بندہ مدینے سے نکلے، اور اس کے دل میں مدینے کی محبت موجود ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اچھا نعم البدل عطا فرمائے گا، اور لوگ سبزیوں وغیرہ کے نرخوں میں بہت کمی کی خبریں سنیں گے۔ اور اس کی پیروی کریں گے۔ اور مدینہ سب کے لئے بہتر ہے، کاش کہ لوگ اس بات کو سمجھ لیں"۔

✿✿ امام مسلم نے داؤد بن ابی ہند کے واسطے سے ابی نضرہ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں ایک بادشاہ آئے گا، جو ان گنت مال دے گا۔ اور یہ اس کی علت ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8401 - حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اَبُو مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، اَوْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ لَا يَعُدُّهُ عَدًّا

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8401 – رواه مسلم

✧✧ حضرت جابر یا ابوسعید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کے آخری زمانے میں ایک بادشاہ ہوگا، جو اتنا مال تقسیم کرے گا کہ شمار سے باہر ہوگا۔

8402 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَاْتِي الرَّجُلُ الْقَبْرَ فَيَضْطَجِعُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَ صَاحِبِهِ، مَا بِهٖ حُبُّ لِقَاءِ اللّٰهِ اِلَّا لِمَا يَرَى مِنْ شِدَّةِ الْبَلَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8402 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا، ایک آدمی قبرستان میں جا کر قبر پر لیٹ جائے گا اور کہے گا: کاش اپنے اس ساتھی کی بجائے اس قبر میں مَیں ہوتا۔ اس کو اللہ تعالیٰ ملاقات کی محبت نہیں ہوگی، بلکہ وہ مصیبتوں سے گھبرا کر ایسا کر رہا ہوگا۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے مر کے بھی نہ چین آیا تو کدھر جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8403 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: قَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لِلْاِسْلَامِ مِنْ مُنْتَهَى؟ قَالَ: نَعَمْ، اَيُّمَا اَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ خَيْرًا اَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامَ قَالُوْا: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ يَقَعُ فِتَنٌ كَاَنَّهَا الظُّلَلُ قَالَ: فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: كَلَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

✧✧ حضرت علقمہ خزاعی بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اسلام کی کوئی انتہاء بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ عرب و عجم میں جس گھرانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمائے گا، اس میں اسلام داخل فرما دے گا، لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کالی گھٹاؤں کی مانند فتنے آئیں گے، اس دیہاتی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا واقعی ایسا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم دوبارہ الگ الگ جماعتوں میں بٹ جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8404 - حَدَّثَنَا اَبُو اُوَيْسٍ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، وَمُوسَى بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ دَخَلَ حُجْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ، وَحَتَّى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ جَامَعَ امْرَاَتَهُ بِالطَّرِيقِ لَفَعَلْتُمُوهُ صَحِيحٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8404 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مکمل طور پر اپنے سے سابقہ قوموں کے نقش قدم پر چلو گے، بالشت در بالشت اور ہاتھ در ہاتھ، حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں گھسے تھے تو تم بھی گھسو گے، اور حتیٰ کہ اگرانہوں نے گزرگاہ میں عورتوں سے زنا کیا تھا تو تم بھی ایسا کرو گے۔

8405 - حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَجِيءُ رِيحٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يُقْبَضُ فِيهَا رُوحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ صَحِيحٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8405 – فيه انقطاع

✧✧ حضرت عیاش ابن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جس کی وجہ سے ہر مومن کی روح نکل جائے گی۔

8406 - اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ قَالَا: ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ، فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَلَهُ شَاهِدٌ مَوْقُوفٌ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8406 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: اللہ تعالیٰ یمن کی جانب سے ایک ہوا بھیجے گا جو کہ ریشم سے زیادہ نرم ہوگی، جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، وہ اس کی روح کو قبض کر لے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی شاہد حدیث درج ذیل ہے، یہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

8407 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ رِيحًا لَا تَدَعُ اَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ تُقًى اَوْ نُهًى اِلَّا قَبَضَتْهُ، وَيَلْحَقُ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيَبْقٰى عَجَاجٌ مِنَ النَّاسِ لَا يَاْمُرُونَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ، يَتَنَاكَحُونَ فِي الطُّرُقِ

كَمَا تَتَنَاكَحُ الْبَهَائِمُ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَقَامَ السَّاعَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8407 – موقوف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا، جو ایسے کسی آدمی کو زندہ نہیں چھوڑے گی جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ اور ہر قبیلہ اسی عقیدے کی طرف لوٹ جائے گا، جو ان کے آباؤ اجداد زمانہ جاہلیت میں رکھتے تھے، ٹیڑھے قسم کے لوگ باقی بچ جائیں گے، نہ یہ نیکی کا حکم دیں گے اور نہ برائی سے روکیں گے، جانوروں کی طرح گلیوں بازاروں میں زنا کریں گے، جب یہ حالات پیدا ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کا غضب زمین والوں پر بہت شدید ہو جائے گا، تب قیامت قائم ہو جائے گی۔

8408 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْحَسَنُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةً اِذْ مَدَّ يَدَهُ، ثُمَّ اَخَّرَهَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ صَنَعْتَ فِي هٰذِهِ الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ فِيمَا قَبْلَهُ، قَالَ: اَجَلْ اِنَّهُ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ فَرَاَيْتُ فِيهَا دَالِيَةً قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْهَا شَيْئًا، فَاُوحِيَ اِلَيَّ اَنِ اسْتَاْخِرْ فَاسْتَاْخَرْتُ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ حَتّٰى رَاَيْتُ ظِلِّي وَظِلَّكُمْ فِيهَا فَاَوْمَاْتُ اِلَيْكُمْ اَنِ اسْتَاْخِرُوا، فَاُوحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَقِرَّهُمْ فَاِنَّكَ اَسْلَمْتَ وَاَسْلَمُوا، وَهَاجَرْتَ وَهَاجَرُوا، وَجَاهَدْتَ وَجَاهَدُوا، فَلَمْ اَرَ لَكَ فَضْلًا عَلَيْهِمْ اِلَّا بِالنُّبُوَّةِ، فَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ مَا يَلْقَى اُمَّتِي بَعْدِي مِنَ الْفِتَنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8408 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز پڑھائی، پھر اپنا ہاتھ پھیلایا، پھر ہٹا لیا، (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آج ہم نے آپ کو نماز میں ایک عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس سے پہلے آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا، اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ میرے سامنے جنت پیش کی گئی، میں نے اس میں گچھے لٹکتے ہوئے پائے، میں نے اس میں سے کچھ لینے کا ارادہ کیا، لیکن میری جانب وحی کی گئی کہ اس کو رہنے دیں، تب میں نے ہاتھ پیچھے ہٹا لیا، اور مجھ پر دوزخ بھی پیش کی گئی، وہ اتنی قریب تھی کہ میں نے اپنا اور تمہارا سایہ اس میں دیکھا، میں نے تمہیں پیچھے رہنے کا اشارہ کیا، میری طرف وحی کی گئی کہ میں ان کو ان کے مقام پر روک کر رکھوں کیونکہ آپ اسلام لائے تو وہ بھی اسلام لائے، آپ نے ہجرت کی، انہوں نے بھی ہجرت کی، آپ نے جہاد کیا، انہوں نے بھی جہاد کیا، ہم آپ کی ان پر یہ فضیلت دیکھتے ہیں کہ آپ کو نبوت ملی ہے۔ میں نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ میری امت میرے بعد فتنوں میں مبتلا ہو جائے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8409 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شِمَاسَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ، وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ اِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ مَسْلَمَةُ: يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ عُقْبَةُ: هُوَ اَعْلَمُ

اَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِينَ عَلَى الْعَدُوِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَجَلْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا رِيحُهَا رِيحُ الْمِسْكِ وَمَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الْاِيمَانِ اِلَّا قَبَضَتْهُ، ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8409 – صحيح

✦✦ عبدالرحمٰن بن شماسہ فرماتے ہیں: وہ حضرت مسلمہ بن مخلد کے پاس موجود تھے، ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ موجود تھے، حضرت عبداللہ نے کہا: قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو مخلوق میں سب سے برے ہوں گے، وہ لوگ زمانہ جاہلیت کے لوگوں سے بھی زیادہ برے ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگیں گے، اللہ تعالیٰ ان کی دعا کورد کردے گا، ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، حضرت مسلمہ نے کہا: اے عقبہ! دیکھو، عبداللہ کیا کہہ رہا ہے؟ حضرت عقبہ نے کہا: وہ زیادہ علم رکھتا ہے، (اس لئے اس نے جو بھی کہا ٹھیک ہی کہا ہوگا)

اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت ایسی رہے گی، جو اللہ تعالیٰ کے نام پر جہاد کرتے رہیں گے، دشمنوں پر غالب رہیں گے، ان کے مخالفین ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے، حتیٰ کہ قیامت آجائے گی، اور وہ اپنے نظریے پر قائم رہیں گے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ ہوا بھیجے گا جو مشک کی طرح خوشبودار ہوگی، جو ریشم کی طرح نرم ہوگی، وہ ایسے تمام لوگوں کی روح قبض کرلے گی جن کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ پھر روئے زمین پر برے لوگ رہ جائیں گے، ان پر قیامت قائم ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8410 - حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، وَحَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: اِنَّ مِنْ آخِرِ اَمْرِ الْكَعْبَةِ اَنَّ الْحَبَشَ يَغْزُونَ الْبَيْتَ فَيَتَوَجَّهُ الْمُسْلِمُونَ نَحْوَهُمْ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا اَثَرُهَا

شَرْقِيَّةٌ، فَلَا يَدَعُ اللّٰهُ عَبْدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ تُقًى اِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتّٰى اِذَا فَرَغُوا مِنْ خِيَارِهِمْ بَقِيَ عَجَاجٌ مِنَ النَّاسِ، لَا يَأْمُرُوْنَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ، وَعَمَدَ كُلُّ حَيٍّ اِلٰى مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ مِنَ الْاَوْثَانِ فَيَعْبُدُهُ، حَتّٰى يَتَسَافَدُوا فِي الطُّرُقِ كَمَا تَتَسَافَدُ الْبَهَائِمُ، فَتَقُوْمُ عَلَيْهِمُ السَّاعَةُ، فَمَنْ اَنْبَاَكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هٰذَا فَلَا عِلْمَ لَهُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِهِمَا مَوْقُوْفٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8410 – علی شرط البخاری ومسلم موقوف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کعبہ کا آخری واقعہ یہ ہوگا کہ ایک لشکر بیت اللہ پر چڑھائی کرے گا، مسلمان ان کے مقابلے کے لئے نکلیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے مشرق سے چلنے والی ہوا بھیجے گا، وہ ان تمام لوگوں کی روح قبض کرلے گی جن کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، حتیٰ کہ دنیا نیک لوگوں سے خالی ہوجائے گی، کمینے لوگ رہ جائیں گے، وہ نہ نیکی کا حکم دیں گے اور نہ برائی سے منع کریں گے، اور تمام لوگ اپنے آباؤ اجداد کی طرح بتوں کے پجاری بن جائیں گے، جانوروں کی طرح گلیوں، بازاروں میں بدکاریاں کریں گے، ان لوگوں پر قیامت قائم ہوجائے گی۔ اتنی تفصیلی گفتگو کے بعد اگر تمہیں کوئی اس سے مختلف بات سنائے تو وہ علم سے خالی ہوگا۔

8411 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ بَشِيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ رِيحًا يَبْعَثُهَا عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ تَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8411 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سو سال کے بعد ایک ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح کو قبض کرلے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8412 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَيَاْتِيْ عَلٰى اُمَّتِيْ زَمَانٌ تَكْثُرُ فِيْهِ الْقُرَّاءُ، وَتَقِلُّ الْفُقَهَاءُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ يَاْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ زَمَانٌ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ رِجَالٌ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ زَمَانٌ يُجَادِلُ الْمُنَافِقُ الْكَافِرُ الْمُشْرِكُ بِاللّٰهِ الْمُؤْمِنَ بِمِثْلِ مَا يَقُوْلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8412 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ قرآن کے قاریوں کی بہتات ہوگی، لیکن فقہاء بہت کم ہوں گے، علم اٹھالیا جائے گا، ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''ہرج'' کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان قتل و غارت گری ہوگی، پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا، لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا، منافق، کافر اور مشرک لوگ مومن سے بحث کریں گے، اور خود کو مومن باور کرائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8413 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى فِيهِ مُؤْمِنٌ اِلَّا لَحِقَ بِالشَّامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8413 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جو بھی مومن ہوگا وہ شام میں چلا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8414 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السِّيرَافِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْعِرَاقِيُّ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِي صُفْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تُبْعَثُ نَارٌ تَسُوقُ النَّاسَ مِنْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ اِلٰى مَغَارِبِهَا كَمَا يُسَاقُ الْجَمَلُ الْكَسِيرُ لَهَا، مَا تَتَخَلَّفُ مِنْهُمْ، اِذَا قَالُوا قَالَتْ، وَاِذَا بَاتُوا بَاتَتْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8414 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آگ بھیج جائے گی، یہ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانکے گی، جیسا کہ ست و کاہل اونٹ کو ہانکا جاتا ہے، کوئی بندہ پیچھے نہیں رہے گا، جب لوگ قیلولہ کریں گے وہ آگ بھی اسی وقت قیلولہ کرے گی اور جب لوگ رات گزاریں گے، وہ آگ بھی رات گزارے گی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8415 - اَخْبَرَنَا غَيْلَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمَدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ اَبِي غَطَفَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ:

تَخْرُجُ مَعَادِنُ مُخْتَلِفَةٌ مَعْدِنٌ مِنهَا قَرِيبٌ مِنَ الْحِجَازِ يَأْتِيهِ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ، يُقَالُ لَهُ فِرْعَوْنُ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَعْمَلُوْنَ فِيْهِ إِذْ حَسَرَ عَنِ الذَّهَبِ فَأَعْجَبَهُمْ مُعْتَمَلُهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ وَبِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8415 – صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: زمین سے بہت خزانے نکلیں گے، ان میں سے ایک خزانہ حجاز کے قریب ہوگا، وہاں مخلوق کا سب سے برا آدمی آئے گا، اس کو فرعون کہا جاتا ہے، خزانے کی کھدائی کا کام کرنے والوں کو سونا ملے گا یہ لوگ ابھی اس پر خوش ہو رہے ہوں گے کہ ان تمام لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

😘😘 یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8416 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الشَّذُوْرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، اَنْبَاَ اَبُوْ التَّيَّاحِ، قَالَ: صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ فَانْضَمَّ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى كَانُوا كَالرَّحَاءِ حَوْلَ اَبِیْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْفِتْنَةِ، فَقَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ اِلٰى مَجْلِسِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَا: يَا ابْنَ الصَّامِتِ تُعِيدُ الْحَدِيْثَ الَّذِی حَدَّثْتَنَاهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يُوشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرُ الْمَالِ شَاتَيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّمَدَنِيَّةٌ تَرْعَى فَوْقَ رُءُوسِ الضِّرَابِ، تَاْكُلُ مِنْ وَرَقِ الْقَتَادِ وَالْبَشَامِ، وَيَاْكُلُ اَهْلُهُ مِنْ لُحْمَانِهِ، وَيَشْرَبُوْنَ مِنْ اَلْبَانِهِ، وَجَرَاثِيمُ الْعَرَبِ تَرْتَهِشُ فِيْهَا الْفِتَنُ -- يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ -- وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَاَنْ يَكُوْنَ لِاَحَدِكُمْ ثَلَاثُ مِائَةِ شَاةٍ يَاْكُلُ مِنْ لُحْمَانِهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ اَلْبَانِهَا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ سَوَارِيكُمْ هٰذِهِ ذَهَبًا وَفِضَّةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8416 – صحیح

✧✧ ابوالتیاح فرماتے ہیں: ہم نے جمعہ کی نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر لوگ ایک دوسرے سے مل کر بیٹھ گئے اور ابو رجاء عطاردی کے اردگرد چکی کی طرح حلقہ بنا کر بیٹھ گئے، لوگ ان سے فتنہ کے بارے میں دریافت کرنے لگے، ابو رجاء عطاردی نے بتایا کہ دو آدمی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آئے، اور کہنے لگے: اے صامت کے بیٹے، کیا تم ہمیں وہ حدیث دوبارہ سنا سکتے ہو، جو تم نے ہمیں پہلے سنائی تھی، حضرت عبادہ نے کہا: جی ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "قریب ہے کہ بہترین مال دو بکریاں ہوں ایک مکی اور دوسری مدنی، سبزہ چرتی ہوں گی، قتاد (ایک کانٹے دار درخت) اور بشام (ایک خوشبودار درخت) کے پتے کھائیں گی، اور اس کے مالک اس کا گوشت کھائیں گے اور اس کا دودھ پئیں گے، اور عرب کے جراثیم میں فتنے برپا ہو جائیں گے" یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تمہارے پاس تین سو بکریاں ہوں، اور تم ان کا گوشت کھاؤ، دودھ پیو، یہ مجھے

زیادہ عزیز ہے بہ نسبت اس کے کہ تم سونے یا چاندی کے کنگن پہنو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8417 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا انْفَرَجْتُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ انْفِرَاجَ الْمَرْاَةِ عَنْ قُبُلِهَا

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8417 - صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم دین کے معاملات اس طرح کھول دو گے جیسے کوئی (بدکار) عورت اپنی شرمگاہ کو (ہر آنے والے کے لئے) کھول کر رکھتی ہے۔

8418 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ هَوْذَةَ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: " كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا انْفَرَجْتُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ انْفِرَاجَ الْمَرْاَةِ عَنْ قُبُلِهَا لَا تَمْنَعُ مَنْ يَاْتِيهَا؟ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: قَبَّحَ اللّٰهُ الْعَاجِزَ، قَالَ: بَلْ قُبِّحْتَ اَنْتَ

هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ صَحِيْحَا الْاِسْنَادَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8418 - صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم دین کے معاملہ میں اس قدر نرم ہو جاؤ گے جیسے کوئی (بدکار) عورت اپنی شرمگاہ کے بارے میں نرم ہوتی ہے، وہ کسی کو بھی اپنی شرمگاہ استعمال کرنے سے منع نہیں کرتی۔ ایک آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے جو اس سے بھی عاجز ہو، آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا برا کیا جائے۔

✿✿ یہ دونوں حدیثیں صحیح الاسناد ہیں، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8419 - اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: غَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: مَا نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: " قَالُوْا: طَلَعَ الْكَوْكَبُ ذُو الذَّنَبِ، فَخَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالُ قَدْ طَرَقَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. غَيْرَ اَنَّهُ عَلٰى خِلَافِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَاَنَّ آيَةَ الدَّجَّالِ قَدْ مَضٰى

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8419 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: میں ایک دن صبح سویرے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ میں گزشتہ تمام رات جاگتا رہا، میں نے وجہ پوچھی، آپ نے فرمایا: دُمدار ستارہ طلوع ہو چکا ہے،

مجھے یہ ڈر تھا کہ کہیں دجال نازل نہ ہوجائے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8420 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيءٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ قَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " لِلدَّجَّالِ آيَاتٌ مَعْلُومَاتٌ: اِذَا غَارَتِ الْعُيُونُ، وَنَزَفَتِ الْاَنْهَارُ، وَاصْفَرَّ الرَّيْحَانُ، وَانْتَقَلَتْ مَذْحِجُ وَهَمْدَانُ مِنَ الْعِرَاقِ، فَنَزَلَتْ قِنَّسْرِينَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ غَادِيًا اَوْ رَائِحًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8420 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دجال کی کچھ مشہور نشانیاں ہیں، جب چشمے برباد ہوجائیں، دریا خشک ہوجائیں، پھول مرجھاجائیں، مذحج اور ہمدان عراق سے نکل جائیں، اور قنسرین میں چلے جائیں، تو تم دجال کا انتظار کرو، وہ کسی بھی صبح یا شام میں ظاہر ہوجائے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8421 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا اَبُوْ الْجُمَاهِرِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ السَّدُوسِيِّ، قَالَ: " اَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ قِطْرِيَّانِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ سِرْبَالٌ – يَعْنِي الْقَمِيصَ – فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّكَ قَدْ رَوَيْتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَيْتَ الْكُتُبَ، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتُمْ؟ قَالَ: فَقُلْنَا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَكْذِبُوْنَ وَتُكَذِّبُوْنَ، وَتَسْخَرُوْنَ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ، لَا نُكَذِّبُكَ، وَلَا نَكْذِبُ عَلَيْكَ، وَلَا نَسْخَرُ مِنْكَ، قَالَ: " فَاِنَّ بَنِيْ قَنْطُورَاءَ وَكُرْكِيٍّ لَا يَخْرُجُونَ حَتّٰى يَرْبِطُوا خُيُولَهُمْ بِنَخْلِ الْاَيْلَةِ، كَمْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْبَصْرَةِ؟ قَالَ: فَقُلْنَا: اَرْبَعُ فَرَاسِخَ، قَالَ: فَيَبْعَثُونَ اَنْ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا "، قَالَ: فَيَلْحَقُ ثُلُثٌ بِهِمْ، وَثُلُثٌ بِالْكُوفَةِ، وَثُلُثٌ بِالْاَعْرَابِ، ثُمَّ يَبْعَثُونَ اِلٰى اَهْلِ الْكُوفَةِ اَنْ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا، فَيَلْحَقُ ثُلُثٌ بِهِمْ وَثُلُثٌ بِالْاَعْرَابِ وَثُلُثٌ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقُلْنَا: مَا اَمَارَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِذَا طَبَّقَتِ الْاَرْضَ اِمَارَةُ الصِّبْيَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8421 – صحيح

✦✦ عمرو بن اوس سدوسی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، انہوں نے دو قطری چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں، سر پر عمامہ سجایا ہوا تھا، قمیص نہیں پہنی ہوئی تھی، ہم نے ان سے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ دیگر کتابیں بھی روایت کرتے ہیں۔ آپ نے کہا: تم کون ہو؟ عمرو بن اوس سدوسی کہتے

ہیں: ہم نے بتایا کہ ہم عراق سے آئے ہیں، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عراقیو! تم لوگ جھوٹ بولتے ہو، اور دوسروں کو جھٹلاتے بھی ہو، اور تم ہنسی مذاق کرتے ہو، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم، نہ ہم نے آپ کے سامنے کوئی جھوٹ بولا اور نہ ہم آپ کو جھٹلاتے ہیں اور نہ ہم آپ سے مذاق کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بنی قنطوراء اور کرکی اس وقت تک نہیں نکلیں گے جب تک ان کے گھوڑے ایلہ کے درختوں کے ساتھ نہیں باندھے جائیں گے، ایلہ اور بصرہ کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ ہم نے کہا: ۴ فرسخ، آپ نے فرمایا: ان کو پیغام بھیج دو کہ وہ وہاں تک ہمارا راستہ خالی کردیں، آپ نے فرمایا: ان کی ایک تہائی قوم ان سے مل جائے گی، ایک تہائی کوفہ میں چلے جائیں گے اور ایک تہائی دیہاتوں میں چلے جائیں گے۔ پھر اہل کوفہ کی جانب پیغام بھیجیں گے، تو وہاں کے ایک تہائی لوگ ان سے مل جائیں گے، ایک تہائی دیہاتوں میں چلے جائیں گے اور ایک تہائی شام میں چلے جائیں گے۔ ہم نے کہا: اس کی نشانی کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب زمین پر بچوں کی حکومتیں آجائیں گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8422 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: اَدْرَكْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَاَدْرَكْتُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَفَاتَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عُمَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ يُجْلِسُهُ: " اللّٰهُ حَكَمٌ قِسْطٌ تَبَارَكَ اسْمُهُ، هَلَكَ الْمُرْتَابُوْنَ، اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتّٰى يَاْخُذَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحُرُّ وَالْعَبْدُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ فَيَقُوْلُ: قَرَاْتُ الْقُرْآنَ فَمَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُوْنِي وَقَدْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ؟ ثُمَّ يَقُوْلُ: مَا هُمْ مُتَّبِعِيَّ حَتّٰى اَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَاِيَّاكُمْ، وَمَا ابْتَدَعَ فَاِنَّ مَا ابْتَدَعَ ضَلَالَةٌ، اتَّقُوا زَلَّةَ الْحَكِيمِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلٰى فِي الْحَكِيمِ الضَّلَالَةَ، وَيُلْقِي لِلْمُنَافِقِ كَلِمَةَ الْحَقِّ "، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا يُدْرِيكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَنَّ الْمُنَافِقَ يُلَقِّي كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاَنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلٰى فِي الْحَكِيمِ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ؟ قَالَ: " اجْتَنِبُوا مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ كُلَّ مُتَشَابِهٍ، الَّذِي اِذَا سَمِعْتَهُ قُلْتَ: مَا هٰذَا؟ وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ فَاِنَّهُ لَعَلَّهُ اَنْ يُرَاجِعَ وَيُلْقِي الْحَقَّ فَاسْمَعْهُ فَاِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُوْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8422 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ابوادریس خولانی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوالدرداء کو پایا ہے، ان سے احادیث بھی لی ہیں، میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو پایا ہے، اور ان سے احادیث لی ہیں، اور میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں مل سکا، مجھے یزید بن عمیرہ نے بتایا ہے کہ وہ جس مجلس میں بھی بیٹھتے وہاں یہ بات ضرور کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انصاف پر مبنی فیصلہ کرنے والا ہے، اس کا نام برکت والا ہے، شک میں ڈالنے والے ہلاک ہو چکے ہیں، تمہارے پیچھے فتنے ہی فتنے ہوں گے، مال کی بہتات ہوگی

،قرآن کھل جائے گا حتیٰ کہ ہر مرد، عورت، آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے کے پاس قرآن ہوگا، ایک آدمی قرآن پڑھے گا اور کہے گا: میں نے قرآن پڑھا ہے، لوگ میری اتباع کیوں نہیں کرتے؟ حالانکہ میں قرآن پڑھتا ہوں، پھر یہ لوگ میری اتباع اس وقت تک نہیں کریں گے جب تک میں قرآن سے ہٹ کر ان کے لئے کوئی نئی چیز ایجاد نہ کردوں۔ تم اس سے بھی بچنا اوراس کی بدعت سے بھی بچنا، اس لئے اس نے جو چیز اپنی طرف سے گھڑی ہوگی وہ گمراہی ہوگی، اور حکیم کی غلطی سے بھی بچو، کیونکہ کئی مرتبہ شیطان حکیم کی زبان پر گمراہی ڈال دیتا ہے، اور منافق کی زبان پر کلمہ حق کا القاء کردیتا ہے، ہم نے کہا: آپ کو کیسے پتا (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے) کہ منافق کلمہ حق کی تلقین کرے گا اور شیطان حکیم کی زبان پر گمراہی جاری کردیگا، آپ نے فرمایا: حکیم کی غیر واضح مبہم باتوں سے بچنا جن کو سن کر تم یہ پوچھنے پر مجبور ہو جاؤ کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اور وہ تمہیں اس بات پر خبردار بھی نہیں کرے گا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی بات سے رجوع کرلے اور حق بات کی طرف لوٹ آئے، تب اس کی بات سن لینا کیونکہ حق بات کا اپنا ایک نور ہوتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8423 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ بُسْرُ بْنُ سَهْلٍ اللَّبَّادُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ قَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، " اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَعْدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْاَنْدَلُسِ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْعُرْفِ يَجْمَعُ مِنْ قَبَائِلِ الشِّرْكِ جَمْعًا عَظِيمًا، يَعْرِفُ مَنْ بِالْاَنْدَلُسِ اَنْ لَا طَاقَةَ لَهُمْ، فَيَهْرُبُ اَهْلُ الْقُوَّةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي السُّفُنِ، فَيُجِيزُوْنَ اِلٰى طَنْجَةَ وَيَبْقَى ضَعَفَةُ النَّاسِ وَجَمَاعَتُهُمْ، لَيْسَ لَهُمْ سُفُنٌ يُجِيزُوْنَ عَلَيْهَا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا وَيَعْبُرُ لَهُمْ فِي الْبَحْرِ، فَيُجِزِ الْوَعْلُ لَا يُغَطِّي الْمَاءُ اَظْلَافَهُ، فَيَرَاهُ النَّاسُ فَيَقُوْلُوْنَ: الْوَعْلُ الْوَعْلُ اتَّبِعُوْهُ، فَيُجِيزُ النَّاسُ عَلٰى اَثَرِهِ كُلُّهُمْ، ثُمَّ يَصِيرُ الْبَحْرُ عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ وَيُجِيزُ الْعَدُوُّ فِي الْمَرَاكِبِ، فَاِذَا حَسَّ بِهِمْ اَهْلُ الْاِفْرِيقِيَّةِ هَرَبُوا كُلُّهُمْ مِنْ اِفْرِيقِيَّةَ وَمَعَهُمْ مَنْ كَانَ بِالْاَنْدَلُسِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، حَتّٰى يَدْخُلُوا الْفُسْطَاطَ، وَيُقْبِلُ ذٰلِكَ الْعَدُوُّ حَتّٰى يَنْزِلُوا فِيمَا بَيْنَ مَرْيُوطَ اِلَى الْاَهْرَامِ مَسِيرَةَ خَمْسَةِ بُرُدٍ، فَيَمْلَاوْنَ مَا هُنَالِكَ شَرًّا، فَتَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رَايَةُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْجِسْرِ، فَيَنْصُرُهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَيَهْزِمُوْنَهُمْ وَيَقْتُلُوْنَهُمْ اِلَى الْوَلَبَةِ مَسِيرَةَ عَشْرِ لَيَالٍ، وَيَسْتَوْقِدُ اَهْلُ الْفُسْطَاطِ بِعَجَلِهِمْ وَاَدَاتِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ، وَيَنْفَلِتُ ذُو الْعُرْفِ مِنَ الْقَتْلِ وَمَعَهُ كِتَابٌ لَا يَنْظُرُ فِيهِ اِلَّا وَهُوَ مُنْهَزِمٌ، فَيَجِدُ فِيهِ ذِكْرَ الْاِسْلَامِ، وَاَنَّهُ يُؤْمَرُ فِيهِ بِالدُّخُولِ فِي السَّلْمِ، فَيَسْاَلُ الْاَمَانَ عَلٰى نَفْسِهِ وَعَلٰى مَنْ اَجَابَهُ اِلَى الْاِسْلَامِ مِنْ اَصْحَابِهِ الَّذِينَ اَقْبَلُوا مَعَهُ، فَيُسْلِمُ فَيَصِيرُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يَاْتِي الْعَامُ الثَّانِيْ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهُ اَسِيسُ، وَقَدْ جَمَعَ جَمْعًا عَظِيمًا فَيَهْرُبُ الْمُسْلِمُونَ مِنْهُمْ مِنْ اَسْوَانَ، حَتّٰى لَا يَبْقَى بِهَا وَلَا فِيهَا دُونَهَا اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا دَخَلَ الْفُسْطَاطَ، فَيَنْزِلُ اَسِيسُ بِجَيْشِهِ مَنْفَ، وَهُوَ عَلٰى رَاْسِ بَرِيْدٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ، فَتَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رَايَةُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْجِسْرِ فَيَنْصُرُهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُوْنَهُمْ وَيَاْسِرُوْنَهُمْ، حَتّٰى

يُبَاعَ الْاَسْوَدُ بِعَبَاءَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مَوْقُوْفُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَهُوَ اَصْلٌ فِي مَعْرِفَةِ وُقُوْعِ الْفِتَنِ بِمِصْرَ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَمَنْفُ: هُوَ الَّذِي يَقُوْلُ مَنْصُوْرٌ الْفَقِيْهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْهِ:

(البحر المجتث)

سَاَلْتُ اَمْسِ قُصُوْرًا بِعَيْنِ شَمْسٍ وَمَنْف

عَنْ اَهْلِهَا اَيْنَ حَلُّوا فَلَمْ يُجِبْنِي بِحَرْف

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8423 – ليس علی شرطهما

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اندلس میں مسلمانوں کا ''ذوالعرف'' نامی ایک دشمن ہوگا، وہ مشرکوں کے قبیلوں کو جمع کر کے ایک بہت بڑا لشکر جرار تیار کرلے گا، اندلس کے لوگ سمجھیں گے کہ ان میں کوئی طاقت نہیں ہے، مسلمان طاقتور لوگ کشتیوں میں بھاگ جائیں گے اور (بحر) طنجہ (عرب کی آبادی جہاں ختم ہوتی ہے وہاں سے مشرق کی جانب کا علاقہ ہے) کی طرف نکل جائیں گے۔ اور کمزور و ناتواں لوگ اور ان کی جماعت باقی رہ جائے گی، ان کے پاس کشتیاں بھی نہیں ہوں گی جن پر سوار ہو کر وہ چلے جائیں، اللہ تعالیٰ ان کے لئے ایک پہاڑی بکرا بھیجے گا، وہ دریا پر اس طرح چلے گا کہ اس کے کھر بھی پانی میں نہیں ڈوبیں گے، لوگ کہیں گے، بکرا ہے بکرا، اس کے پیچھے چلو، چنانچہ لوگ اس کے پیچھے چل پڑیں گے، پھر سمندر اپنی سابقہ کیفیت پر آجائے گا، دشمن اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر ان کے تعاقب میں نکلیں گے، جب اہل افریقہ محسوس کریں گے تو یہ سب لوگ بھی افریقہ سے بھاگ نکلیں گے اور ان کے ساتھ اندلس میں بچے ہوئے مسلمان بھی ہوں گے۔ حتیٰ کہ یہ لوگ مصر میں داخل ہوں گے، اور یہ دشمن کے مقابلے میں ہوں گے۔ حتیٰ کہ یہ لوگ مربوط سے اہرام کی جانب پانچ برید کی مسافت پر پڑاؤ ڈالیں گے، وہاں پر بہت شر پھیلائیں گے، وہاں پر ان کی جانب ایک مسلمان لشکر پل پر حملہ آور ہوگا، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے خلاف فتح دیگا، دشمنوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑے گا، یہ لوگ ان کو مارتے مارتے، ولبہ کی جانب دس راتوں کی مسافت تک دھکیل کرلے جائیں گے، خیموں والے لوگ ان کے بچھڑوں اور ان کی ہانڈیوں کو سات سال تک استعمال کریں گے۔ اور ذوالعرف قتل سے بھاگ جائے گا۔ اور جان بچانے میں کامیاب ہو جائے گا، اس کے ساتھ کتاب ہوگی۔ لیکن وہ اس کو دیکھ نہیں سکے گا۔ اور وہ شکست خوردہ ہوگا۔ وہ اس کتاب میں اسلام کا ذکر پائے گا، اور اس میں اس کے لئے مشورہ ہوگا کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائے، وہ اپنی جان پر امان طلب کرے گا، اور اپنے ساتھ آنے والے لوگوں کے لئے بھی امان طلب کرے گا، پھر وہ مسلمان ہو جائے گا پھر اگلے سال حبشہ کا ایک اسیس نام آدمی آئے گا، وہ بہت بڑا لشکر جمع کرے گا، مسلمان اس کی کثرت دیکھ کر غمزدہ ہو کر بھاگ جائیں گے، حتیٰ کہ وہاں پر ایک بھی مسلمان باقی نہیں بچے گا، سب خیموں میں چھپ چکے ہوں گے، اسیس اپنے لشکر کے ساتھ منف میں اترے گا، وہ ابھی خیموں سے ایک برید کی مسافت دور ہوگا، ان کی جانب بھی پل پر مسلمانوں کا ایک لشکر نکلے گا، اللہ تعالیٰ ان کو فتح و نصرت سے نوازے گا، یہ لوگ ان کو قتل کریں

گے، ان کو قیدی بنائیں گے حتیٰ کہ حبشی کو اس کے جبے سمیت بیچا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح موقوف الاسناد ہے، اور یہ فتنوں کے وقوع پذیر ہونے کے سلسلے میں اصل ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث میں جو منف کا لفظ آیا اس کے بارے میں منصور الفقیہ فرماتے ہیں:

گزشتہ کل میں نے محلات سے پوچھا، سورج کی دھوپ میں اور منف میں رہنے والوں کے بارے میں کہ وہ کہاں کوچ کر گئے ہیں، لیکن اس نے مجھے ایک حرف بھی جواب نہیں دیا۔

8424 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ فَنَادَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَتٰى اَضِلُّ، وَاَنَا اَعْلَمُ؟ قَالَ: اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ اِذَا اَطَعْتَهُمْ اَدْخَلُوكَ النَّارَ، وَاِذَا عَصَيْتَهُمْ قَتَلُوكَ

وَهٰذَا مَوْقُوْفٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ ." قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذِهِ اَحَادِيْثُ ذَكَرَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ فِي الْمَلَاحِمِ، وَعَلَوْتُ فِيْهَا فَاَخْرَجْتُهَا، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ مَسَانِيْدَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8424 – صحيح

✦✦ حضرت عبدالرحمٰن بن بشیر الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی آیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو آواز دے کر ان کے اوپر جھک گیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں جان بوجھ کر کب گمراہ ہوں گا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تیرے اوپر ایسے حکمران آجائیں گے کہ اگر تو ان کی اطاعت کرے تو دوزخ میں جائے، اور اگر تو ان کی نافرمانی کرے تو وہ تجھے قتل کر دیں۔

✿✿ یہ حدیث موقوف ہے صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امام حاکم کہتے ہیں: ان احادیث کو عبداللہ بن وہب نے ملاحم میں ذکر کیا ہے، ان احادیث میں میری سند عالی ہے، اس لئے میں نے ان کو یہیں نقل کر دیا، اگرچہ یہ مسند نہیں ہیں۔

8425 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الشَّامَ مَائِدَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، وَاَهْلِ بَيْتِهِ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8425 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم ملک شام کو ایک آدمی اور اس کے خاندان کا دسترخوان دیکھے تو اس وقت قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا۔

8426 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا بَحْرٌ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ، وَاَبِی الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " اِنَّ الْمَعَاقِلَ ثَلَاثَةٌ: فَمَعْقِلُ النَّاسِ يَوْمَ الْمَلَاحِمِ بِدِمَشْقَ، وَمَعْقِلُ النَّاسِ يَوْمَ الدَّجَّالِ نَهْرُ اَبِی قَطْرَسٍ، يَمْرُقُ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُوْلُ: بَيْتُ الْمَقْدِسِ، وَمَعْقِلُهُمْ يَوْمَ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ بِطُوْرِ سَيْنَاءَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8426 – منقطع

✧✧ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جائے پناہ تین ہیں، جنگوں کے زمانے میں لوگوں کی پناہ گاہ ''دمشق'' ہوگی، اور دجال کے خروج کے وقت لوگوں کی پناہ گاہ ''ابوقطرس'' کی نہر ہے، لوگ وہاں سے گزریں گے، اور کہیں گے بیت المقدس۔ اور یاجوج وماجوج کے خروج کے وقت ''طورسیناء'' لوگوں کی جائے پناہ ہوگی۔

8427 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا بَحْرٌ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِی الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِذَا خُيِّرْتُمْ بَيْنَ الْاَرَضِينَ، فَلَا تَخْتَارُوا اَرْمِينِيَةَ، فَاِنَّ فِيهَا قِطْعَةً مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8427 – صحيح

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہیں دو میں سے ایک ملک اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے تو ارمینیہ کو منتخب مت کرنا، کیونکہ وہاں پر ایک قطعہ زمین ایسا ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔

8428 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا بَحْرٌ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: الْجَزِيرَةُ آمِنَةٌ مِنَ الْخَرَابِ حَتّٰی تَخْرَبَ اَرْمِينِيَةُ، وَمِصْرُ آمِنَةٌ مِنَ الْخَرَابِ حَتّٰی تَخْرَبَ الْجَزِيرَةُ، وَالْكُوفَةُ آمِنَةٌ مِنَ الْخَرَابِ حَتّٰی تَخْرَبَ مِصْرُ، وَلَا تَكُوْنُ الْمَلْحَمَةُ حَتّٰی تَخْرَبَ الْكُوفَةُ، وَلَا تُفْتَحُ مَدِينَةُ الْكُفْرِ حَتّٰی تَكُوْنَ الْمَلْحَمَةُ، وَلَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتّٰی تُفْتَحَ مَدِينَةُ الْكُفْرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8428 – منقطع واه

✧✧ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جزیرہ خرابی سے امن میں ہے جب تک کہ ارمینیہ برباد نہیں ہوتا، مصر محفوظ رہے گا جب تک جزیرہ برباد نہیں ہوتا۔ اور کوفہ محفوظ ہے، جب تک مصر برباد نہیں ہوتا۔ اور جنگیں نہیں ہوں گی جب تک کوفہ برباد نہیں ہوگا۔ کفر کا شہر فتح نہیں ہوگا جب تک جنگیں نہیں ہوں گی، اور اس وقت تک دجال ظاہر نہیں ہوگا جب تک کفر کا شہر فتح نہیں ہوگا۔

8429 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا بَحْرٌ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: وَلَدَ نُوحٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ثَلَاثَةً سَامَ، وَحَامَ، وَيَافِثَ، فَوَلَدَ سَامُ الْعَرَبَ وَفَارِسَ وَالرُّومَ وَفِی كُلِّ هٰؤُلَاءِ خَيْرٌ، وَوَلَدَ حَامُ السُّودَانَ وَالْبَرْبَرَ وَالْقِبْطَ، وَوَلَدَ يَافِثُ التُّرْكَ وَالصَّقَالِبَةَ وَيَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8429 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نوح علیہ السلام کے تین بیٹے، سام، حام اور یافث تھے، سام نے عرب، فارس اور روم کو جنا، ان تینوں میں خیر ہی خیر ہے۔ حام نے سوڈان، بربر اور قبط جنا، اور یافث کے ہاں ترک، صقالیہ اور یاجوج وماجوج پیدا ہوئے۔

8430 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: لَا تَكُوْنُ الْمَلَاحِمُ اِلَّا عَلٰى يَدَىْ رَجُلٍ مِنْ آلِ هِرَقْلَ الرَّابِعِ – اَوِ الْخَامِسِ – يُقَالُ لَهُ طَيَّارَةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8430 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوتھے یا پانچویں ہرقل کی حکومت میں جنگیں ہوں گی، اس کو طیارہ کہا جائے گا۔

8431 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا بَحْرٌ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مَرْيَمَ، مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: مَرَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بِمَرْوَانَ وَهُوَ يَبْنِيْ دَارَهُ الَّتِي وَسَطَ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ وَالْعُمَّالُ يَعْمَلُوْنَ، قَالَ: ابْنُوا شَدِيدًا، وَآمِلُوا بَعِيدًا، وَمُوتُوا قَرِيبًا، فَقَالَ مَرْوَانُ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ الْعُمَّالَ، فَمَاذَا تَقُوْلُ لَهُمْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: ابْنُوا شَدِيدًا وَآمِلُوا بَعِيدًا وَمُوتُوا قَرِيبًا يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ – ثَلَاثَ مَرَّاتٍ – اذْكُرُوا كَيْفَ كُنْتُمْ اَمْسِ وَكَيْفَ اَصْبَحْتُمُ الْيَوْمَ تُخْدِمُوْنَ اَرِقَّاءَ كُمْ فَارِسَ وَالرُّومَ، كُلُوا خُبْزَ السَّمِيذِ، وَاللَّحْمَ السَّمِينَ لَا يَاْكُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا تَكَادَمُوا تَكَادُمَ الْبَرَاذِينِ، وَكُوْنُوا الْيَوْمَ صِغَارًا تَكُوْنُوا غَدًا كِبَارًا، وَاللّٰهِ لَا يَرْتَفِعُ مِنْكُمْ رَجُلٌ دَرَجَةً اِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8431 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ کے غلام ابومریم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروان کے پاس سے گزرے، وہ مدینہ کے درمیان میں اپنا محل بنوا رہا تھا، آپ فرماتے ہیں: میں اس کے پاس بیٹھ گیا، مزدور کام کر رہے تھے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: مضبوط عمارت بناؤ، دور کی امید رکھو، اور بہت جلد مر جاؤ، مروان نے کہا: ابوہریرہ مزدوروں کو حدیثیں سنا رہا ہے، اے ابوہریرہ تم ان کو کیا کہہ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں ان کو کہہ رہا ہوں: اے معشر قریش محل مضبوط بناؤ، امیدیں دور دور کی رکھو، اور مرجلدی جاؤ۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی، پھر فرمایا: تم یاد کرو، تم کل کیسے تھے اور تم آج کیسے ہو چکے ہو؟ تم اپنے غلاموں فارس اور روم کی خدمتیں کر رہے ہو، میدے کی روٹی کھاؤ، چربی والا گوشت کھاؤ، تم ایک دوسرے کو نہیں کھاؤ گے۔ اور ترکی گھوڑے کی طرح بھاگتے مت پھرو، تم آج چھوٹے رہو، کل بڑے ہو جاؤ گے، اللہ کی قسم! تم دنیا میں جتنے درجے بلند ہوتے ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں اتنا ہی گرا دے گا۔

8432 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيُقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ - ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ - إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8432 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین آدمی لڑیں گے، تینوں ہی خلیفہ کے بیٹے ہوں گے، لیکن وہ خزانہ کسی ایک کے بھی ہاتھ نہیں آئے گا، پھر مشرق کی جانب سے کالے جھنڈے نمودار ہوں گے، وہ تمہارے ساتھ ایسی جنگ کریں گے کبھی کسی قوم نے ایسی جنگ نہیں کی ہوگی، پھر کچھ چیزوں کا مزید ذکر کیا پھر فرمایا: جب تم اس کو دیکھو تو اس کی بیعت کرلو، اگرچہ تمہیں برف پر چوتڑوں کے بل گھسٹ کر ہی جانا پڑے، کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8433 – أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، أَنْبَأَ أَبُو هَارُونَ سَهْلُ بْنُ شَاذَوَيْهِ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَيْرُ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ – أَوْ قَالَ: بِرَسَنِ فَرَسِهِ – خَلْفَ أَعْدَاءِ اللّٰهِ يُخِيفُهُمْ وَيُخِيفُونَهُ، أَوْ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي بَادِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ الَّذِي عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8433 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنوں کے زمانے میں سب سے اچھا وہ شخص ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کے دشمنوں کے پیچھے ہوگا، وہ ان کو ڈرا رہا ہوگا اور وہ اس کو ڈرا رہے ہوں گے، یا وہ شخص جو جنگل میں الگ تھلگ ہو کر اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے حقوق پورا کرنے میں مصروف ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8434 – أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ، ثنا حَنَانُ بْنُ سُدَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، وَعَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا مُسْتَبْشِرًا يُعْرَفُ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ، فَمَا سَأَلْنَاهُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ، وَلَا سَكَتْنَا إِلَّا ابْتَدَأَنَا، حَتَّى مَرَّتْ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فِيهِمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، فَلَمَّا رَآهُمُ الْتَزَمَهُمْ وَانْهَمَلَتْ عَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَزَالُ نَرٰى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ، فَقَالَ: اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللّٰهُ لَنَا الْاٰخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَاِنَّهُ سَيَلْقٰى اَهْلُ بَيْتِي مِنْ بَعْدِي تَطْرِيدًا وَتَشْرِيدًا فِي الْبِلَادِ، حَتّٰى تَرْتَفِعَ رَايَاتٌ سُودٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيَسْاَلُوْنَ الْحَقَّ فَلَا يُعْطَوْنَهُ، ثُمَّ يَسْاَلُوْنَهُ فَلَا يُعْطَوْنَهُ، ثُمَّ يَسْاَلُوْنَهُ فَلَا يُعْطَوْنَهُ، فَيُقَاتِلُوْنَ فَيُنْصَرُوْنَ، فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ اَوْ مِنْ اَعْقَابِكُمْ فَلْيَاْتِ اِمَامَ اَهْلِ بَيْتِي وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَاِنَّهَا رَايَاتُ هُدًى، يَدْفَعُوْنَهَا اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِءُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ اَبِيهِ اسْمَ اَبِي، فَيَمْلِكُ الْاَرْضَ فَيَمْلَاُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8434 – هذا موضوع

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس پر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش خوش ہماری طرف تشریف لائے، آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار بالکل نمایاں تھے، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی نہیں پوچھا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہم سے بات کرنا شروع فرمادی، اسی اثناء میں بنی ہاشم کے کچھ نوجوان وہاں سے گزرے، ان میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ان کو اپنے ساتھ لپٹا لیا اور آپ کی آنکھیں نم ہوگئیں، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اہل بیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے، میرے بعد میرے اہل بیت کو شہروں سے جلاوطنی اور تفریق کا سامنا ہوگا، حتیٰ کہ مشرق کی جانب سے کالے جھنڈوں والی جماعت نمودار ہوگی، وہ حق مانگیں گے لیکن ان کو حق نہیں دیا جائے گا، وہ پھر اپنا حق مانگیں گے لیکن پھر بھی نہیں دیا جائے گا، وہ پھر مانگیں گے لیکن پھر بھی نہیں دیا جائے گا، پھر وہ جہاد شروع کردیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو فتح سے ہمکنار کرے گا، تم میں سے جو بھی ان کو پائے، یا تمہاری نسلوں میں کوئی ان کو پائے تو اس کو چاہئے کہ وہ میرے اہل بیت کے سامنے آئے، اگرچہ اس کو برف پر چوتڑوں کے بل گھسٹ کر ہی آنا پڑے، کیونکہ وہ ہدایت کے جھنڈے ہوں گے، وہ سب میرے اہل بیت کے ایک آدمی کو دیئے جائیں گے جس کا نام (وہی ہوگا جو) میرا نام ہے، جس کے والد کا نام (بھی وہی ہوگا) جو میرے والد کا نام ہے۔ وہ زمین کا مالک ہوگا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح کہ اس کے آنے سے پہلے زمین ظلم وستم سے بھری ہوگی۔

8435 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَتْكُمُ الْفِتْنَةُ تَرْمِي بِالرَّضْفِ، اَتَتْكُمُ الْفِتْنَةُ السَّوْدَاءُ الْمُظْلِمَةُ، اِنَّ لِلْفِتْنَةِ وَقَفَاتٍ وَّنَقَفَاتٍ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَمُوتَ فِي وَقَفَاتِهَا فَلْيَفْعَلْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8435 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے پاس ایک فتنہ آئے گا، جس میں سنگ باری ہوگی، پھر تمہارے پاس ایک کالا سیاہ فتنہ آئے گا، فتنوں میں اتار چڑھاؤ ہوتے رہیں گے، ان کے وقفوں میں جو مرسکتا ہو، وہ مرجائے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8436 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ يَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهَا عَلٰى دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ، قَتْلَاهَا فِي النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8436 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا فتنہ ہوگا، لوگ اس میں زمانہ جاہلیت کے دعوں کی طرح دعوی پر قتال کریں گے، اس کے مقتولین سب دوزخی ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8437 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " اَيُّهَا النَّاسُ، اَظَلَّتْكُمْ فِتْنَةٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، اِنَّمَا خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا – اَوْ قَالَ: مِنْهَا – صَاحِبُ شَاءٍ يَاْكُلُ مِنْ رَسَلِ غَنَمِهِ، اَوْ رَجُلٌ وَّرَاءَ الدَّرْبِ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَاْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر تاریک رات کے اندھیروں کی مثل فتنے آئیں گے، ان میں اچھا بکری کا وہ مالک ہوگا، جو اپنی بکری کے دودھ وغیرہ پر گزارا کرتا ہوگا، یا وہ شخص جو دور دراز سے پیچھے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہوگا، اپنی تلوار پر گزارا کرتا ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8438 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَيْدَرَ الْحِمْيَرِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ خَلِيْفَةَ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمَّانِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ بِاُمَّتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيْدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ اَشَدُّ مِنْهُ، حَتّٰى تَضِيْقَ عَنْهُمُ الْاَرْضُ الرَّحْبَةُ، وَحَتّٰى يُمْلَاَ الْاَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا، لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَاً يَلْتَجِئُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِيْ، فَيَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ، لَا تَدَّخِرُ الْاَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ، وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا اِلَّا صَبَّهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، يَعِيْشُ فِيْهَا سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانٍ اَوْ تِسْعٍ، تَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ

مِمَّا صَنَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8438 – سنده مظلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: آخری زمانے میں میری امت پر ان کے بادشاہوں کی جانب سے اتنی بڑی بڑی مصیبتیں نازل ہوں گی، کہ اس سے بڑی مصیبت کبھی کسی نے نہیں سنی ہوگی، حتیٰ کہ زمین باوجود کشادہ ہونے کے ان پر تنگ ہوجائے گی، حتیٰ کہ روئے زمین ظلم وستم سے بھرجائے گی، ظلم سے بچنے کے لئے مومن کو کوئی پناہ گاہ نہیں ملے گی، ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی بھیجے گا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسا کہ اس سے پہلے ظلم وستم سے بھری ہوگی، اُس پر آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین والے بھی، زمین اپنے تمام خزانے اگل دے گی، آسمان بھی اُن پر رحمتوں کی بارشیں برسائے گا، وہ آدمی ان میں سات، یا آٹھ یا نو سال رہے گا، اس وقت اللہ تعالیٰ اہل زمین پر جو خیر نازل فرمائے گا اس کو دیکھ کر زندہ لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ان کے فوت شدہ لوگ آج زندہ ہوتے۔ (اور ان حالات کا نظارہ کرتے)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8439 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، اَنْبَاَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ بَكْرِ بْنِ الْفُرَاتِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ جَدِعَاتٌ يُصَدَّقُ فِيْهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيْهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيْهَا الْاَمِيْنُ، وَيَنْطِقُ فِيْهِمُ الرُّوَيْبِضَةُ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ التَّافِهُ يَتَكَلَّمُ فِيْ اَمْرِ الْعَامَّةِ
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8439 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: لوگوں پر کچھ سال ایسے آئیں گے کہ اس میں جھوٹے کو سچا قرار دیا جائے گا، اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا، خائن لوگوں کے پاس امانتیں رکھی جائیں گی، اور امانتداروں کو خائن قرار دیا جائے گا، اور ان میں رویبضہ باتیں کرے گا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ ''رویبضہ'' کس کو کہتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: خسیس قسم کے لوگ عوام الناس کے معاملات میں گفتگو کریں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8440 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الشَّذُوْرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: " تَكُوْنُ فِتْنَةٌ يَكْثُرُ فِيْهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيْهَا الْقُرْآنُ حَتّٰى يَقْرَاَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ، يَقْرَاُهُ الرَّجُلُ سِرًّا فَلَا يُتَّبَعُ عَلَيْهَا، فَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَاَقْرَاَنَّهُ عَلَانِيَةً، ثُمَّ يَقْرَاُهُ عَلَانِيَةً فَلَا يُتَّبَعُ عَلَيْهَا، فَيَتَّخِذُ مَسْجِدًا وَيَبْتَدِعُ كَلَامًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُ فَاِنَّ كُلَّ مَا ابْتَدَعَ ضَلَالَةٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8440 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

قَالَ: وَلَمَّا مَرِضَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَرَضَهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ كَانَ يُغْشَى عَلَيْهِ اَحْيَانًا، وَيُفِيقُ اَحْيَانًا، حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهِ غَشْيَةً ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ قُبِضَ، ثُمَّ اَفَاقَ وَاَنَا مُقَابِلَهُ اَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَبْكِي عَلٰى دُنْيَا كُنْتُ اَنَالُهَا مِنْكَ، وَلَا عَلٰى نَسَبٍ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، وَلٰكِنْ اَبْكِي عَلَى الْعِلْمِ وَالْحُكْمِ الَّذِي اَسْمَعُ مِنْكَ يَذْهَبُ، قَالَ: " فَلَا تَبْكِ فَاِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيمَانَ مَكَانَهُمَا، مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا فَابْتَغِهِ حَيْثُ ابْتَغَاهُ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَاِنَّهُ سَاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ لَا يَعْلَمُ وَتَلَا: (اِنِّي ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّي سَيَهْدِينِ) (الصافات: 99) وَابْتَغِهِ بَعْدِي عِنْدَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ، وَاِنْ لَمْ تَجِدْهُ عِنْدَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَسَلْ عَنِ النَّاسِ اَعْيَانَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، وَسَلْمَانُ، وَعُوَيْمِرٌ اَبُو الدَّرْدَاءِ ، وَاِيَّاكَ وَزَيْغَةَ الْحَكِيمِ وَحُكْمَ الْمُنَافِقِ " قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْفَ لِي اَنْ اَعْلَمَ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ؟ قَالَ: كَلِمَةُ ضَلَالَةٍ يُلْقِيهَا الشَّيْطَانُ عَلٰى لِسَانِ الرَّجُلِ فَلَا يَحْمِلُهَا وَلَا يَتَاَمَّلُ مِنْهُ، فَاِنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ الْحَقَّ، فَخُذِ الْعِلْمَ اَنّٰى جَاءَكَ فَاِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا، وَاِيَّاكَ وَمُعْضِلَاتِ الْاُمُورِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک ایسا فتنہ آئے گا جس میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا، قرآن بہت کھولا جائے گا، حتیٰ کہ مومن، منافق، چھوٹا، بڑا، مرد اور عورت سب قرآن پڑھیں گے، ایک آدمی پوشیدہ طور قرآن پڑھے گا، اس پر اس کی پیروی نہیں کی جائے گی، وہ کہے گا: اللہ کی قسم! اب میں اس کو اعلانیہ پڑھوں گا، پھر وہ اس کو اعلانیہ پڑھے گا، لیکن اب بھی اس کی کوئی پیروی نہیں کی جائے گی، وہ ایک مسجد بنائے گا، اور ایسی باتیں گھڑے گا جو نہ کتاب اللہ میں ہوں گی اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہوں گی، ان سے بچ کر رہنا، کیونکہ ہر وہ چیز جو نئی گھڑی جائے (جس کی اصل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں موجود نہ ہو) وہ گمراہی ہے۔

جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو ان پر وقفے وقفے سے غشی طاری ہوتی تھی، پھر ان پر غشی کا ایسا دورہ پڑا کہ ہم سمجھے کہ ان کی روح پرواز کر گئی ہے، لیکن ان کو ایک بار پھر افاقہ ہوا، اس وقت میں ان کے سامنے رو رہا تھا، آپ نے فرمایا: روؤ مت۔ کیونکہ علم اور ایمان ایک ہی جگہ ہوتے ہیں، جو ان کو تلاش کرتا ہے وہ ان کو پالیتا ہے، اس لئے اس کو وہاں تلاش کرو جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تلاش کیا تھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا، اور آپ نہیں جانتے تھے، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی

اِنِّی ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّی سَیَهْدِیْن

اور میرے بعد چار لوگوں کے پاس علم تلاش کرنا وہ چار افراد یہ ہیں۔

- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔
- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔
- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ۔
- حضرت عویمر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔

حکیم کی خطا سے اور منافق کے فیصلے سے بچنا۔ میں نے کہا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ حکیم بھی خطا کر گیا ہے، آپ نے فرمایا: گمراہی کی بات شیطان کسی آدمی کی زبان پر جاری کر دیتا ہے، بندہ نہ اس بات کو سنبھالتا ہے اور نہ ہی وہ اس میں کوئی غور و فکر کرتا ہے، کیونکہ منافق کبھی سچی بات کہہ دیتا ہے، اس لئے تم علم لے لو، جہاں سے بھی ملے، کیونکہ حق کا اپنا ایک نور ہوتا ہے، اور تم پیچیدہ امور سے بچ کر رہنا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8441 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ بِحِمْصَ، ثَنَا اَبُوْ الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِيُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عُتْبَةَ الْيَحْصِبِيِّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِءٍ الْعَنْسِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ وَاَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ؟ قَالَ: " هِيَ فِتْنَةُ هَرَبٍ وَحَرَبٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّى - اَوِ السَّرَّاءِ - ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدَّهْمَاءِ لَا تَدَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَاِذَا قِيلَ انْقَطَعَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتّٰى يَصِيرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ اِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيمَانَ فِيهِ، فَاِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنَ الْيَوْمِ اَوْ غَدٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8441 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا، اور ان کے ضمن میں فتنہ احلاس کا بھی تذکرہ کیا، کسی نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ احلاس کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ فتنہ جنگ کا اور بھاگنے کا فتنہ ہوگا، پھر گرفتاریوں کا فتنہ ہوگا، پھر لوگ ایک آدمی کی بیعت کر لیں گے۔ لیکن ان میں کوئی نظام اور استقامت نہیں ہوگی پھر انتہائی سیاہ فتنہ ہوگا، اس کا اثر اس امت کے ہر شخص کو پہنچے گا جب کہا جائے گا کہ وہ ختم ہوگئی تو وہ انتہاء کو پہنچ جائے گی، اس فتنے میں بندہ حالتِ ایمان میں صبح کرے گا اور شام کو کافر ہو چکا ہوگا۔ حتیٰ کہ لوگ دو جماعتوں میں

بٹ جائیں گے، ایک جماعت اہل ایمان کی ہوگی ان میں نفاق نہیں ہوگا، اور ایک جماعت اہل نفاق کی ہوگی، ان میں ایمان نہیں ہوگا، جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو بس ایک دو دن میں دجال کے آنے کا انتظار کرنا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8442 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَانَ، وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ، وَشِرَاكُ نَعْلِهِ، وَتُخْبِرُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8442 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، قیامت سے پہلے درندے، انسان سے باتیں کریں گے، بلکہ انسان کے کوڑے کا ایک کنارہ انسان سے باتیں کرے گا۔ اس کے جوتے کا تسمہ اس سے باتیں کرے گا، اور وہ اس کو بتائے گا کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والے کیا کرتے رہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8443 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَعْلَمَ اَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ اَمْ لَا، فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ كَانَ رَاَى حَلَالًا كَانَ يَرَاهُ حَرَامًا فَقَدْ اَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ، وَاِنْ كَانَ يَرَى حَرَامًا كَانَ يَرَاهُ حَلَالًا فَقَدْ اَصَابَتْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8443 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی یہ جاننا چاہتا ہے کہ وہ فتنے میں مبتلا ہوگا یا نہیں، تو اس کو چاہئے کہ انتظار کرے، اگر وہ ایک چیز کو پہلے حرام سمجھتا تھا اب حلال سمجھنے لگ گیا، سمجھ لو وہ فتنے میں مبتلا ہو گیا، اور اگر وہ کسی چیز کو پہلے حلال سمجھتا تھا، اب حرام سمجھنے لگ گیا، وہ بھی فتنے میں مبتلا ہو گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8444 - حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى.

اَنْبَا وَكِيعٌ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَاعٍ يَرْعَى بِالْحَرَّةِ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِنَ الشِّيَاهِ، فَحَالَ الرَّاعِي بَيْنَ الذِّئْبِ وَبَيْنَ الشَّاةِ، فَاَقْعَى الذِّئْبُ عَلٰى ذَنَبِهِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، تَحُولُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رِزْقٍ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيَّ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا عَجَبَاهُ ذِئْبٌ يُكَلِّمُنِيْ بِكَلَامِ الْاِنْسَانِ فَقَالَ الذِّئْبُ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَعْجَبَ مِنِّي، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُ النَّاسَ بِاَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ، فَزَوَى الرَّاعِي شِيَاهَهُ اِلٰى زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا الْمَدِينَةِ، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8444 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ ایک چرواہا، حرہ میں بکریاں چرا رہا تھا، ایک بھیڑیے نے اس کی بکریوں پر حملہ کر دیا اور ایک بکری دبوچ لی، راعی نے اس سے بکری چھین لی، وہ بھیڑیا اپنی سرین پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ نے میرے لئے جو رزق رکھا تھا تو نے میرا وہ رزق مجھ سے چھین لیا ہے، اس آدمی نے کہا: بڑے تعجب کی بات ہے، ایک بھیڑیا انسانوں کی طرح باتیں کر رہا ہے، بھیڑیے نے کہا: میں تجھے اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات نہ بتاؤں؟ ان دو پہاڑوں کے درمیان اللہ کا رسول پیدا ہوا ہے، وہ لوگوں کو گزرے ہوئے زمانے کی باتیں بتاتا ہے۔ اس چرواہے نے شہر کے ایک کونے میں اپنی بکریوں کو سمیٹا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ بتایا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف نکلے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس نے سچ کہا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8445 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَقْتَتِلُ فِئَتَانِ عَلٰى دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ عِنْدَ خُرُوجِ اَمِيرٍ اَوْ قَبِيلَةٍ، فَتَظْهَرُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَظْهَرُ وَهِيَ ذَلِيلَةٌ، فَيَرْغَبُ فِيهَا مَنْ يَلِيهَا مِنْ عَدُوِّهَا، فَيَتَقَحَّمُ فِي النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8445 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: امیر یا قبیلہ کے خروج پر دو گروہ زمانہ جاہلیت کی طرح دعوے کر کے لڑائی کریں گے، ان میں سے ذلیل جماعت غالب آ جائے گی، پھر وہ اپنے ساتھ متصل دشمن کی جماعت کی حمایت کرے گی

اور دوزخ کا ایندھن بن جائے گی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8446 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الْمُذَكِّرُ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِى، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيْطٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تُعْرَضُ فِتْنَةٌ عَلَى الْقُلُوْبِ، فَاَىُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِىْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، وَاَىُّ قَلْبٍ لَمْ يُنْكِرْهَا نُكِتَتْ فِىْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، ثُمَّ تُعْرَضُ فِتْنَةٌ اُخْرَى عَلَى الْقُلُوْبِ، فَاِنْ اَنْكَرَهَا الْقَلْبُ الَّذِىْ اَنْكَرَهَا فِى الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى نُكِتَتْ فِىْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، وَاِنْ لَمْ يُنْكِرْهَا نُكِتَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، ثُمَّ تُعْرَضُ فِتْنَةٌ اُخْرَى عَلَى الْقُلُوْبِ، فَاِنْ اَنْكَرَهَا الَّذِىْ اَنْكَرَهَا فِى الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ اشْتَدَّ وَابْيَضَّ وَصَفَا وَلَمْ تَضُرَّهُ فِتْنَةٌ اَبَدًا، وَاِنْ لَمْ يُنْكِرْهَا فِى الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ اسْوَدَّ وَارْتَدَّ وَنُكِسَ فَلَا يَعْرِفُ حَقًّا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8446 – على شرط البخارى ومسلم

✦✦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دلوں پر فتنے ڈالیں جائیں گے، جو دل اس کا انکار کرے گا، اس کے دل پر ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، جو دل اس کا انکار نہیں کرے گا اس پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، اس کے بعد ایک اور فتنہ دلوں پر آئے گا، اگر دل اس کا انکار کرے گا تو پہلی مرتبہ کی طرح اب بھی اس پر ایک سفید نشان لگا دیا جائے گا اور اگر اسے ناپسند نہیں کرے گا تو اس پر پہلی مرتبہ کی طرح سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، اس کے بعد ایک اور فتنہ آئے گا، اگر دل اس کو برا جانے گا تو اس پر پہلے سے زیادہ گہرا سفید نشان لگا دیا جائے گا اور اس کو صاف ستھرا کر دیا جائے گا، اور اس کے بعد کوئی فتنہ اس کو نقصان نہیں دے گا، اور اگر اس کو سابقہ دو موقعوں کی مانند ناپسند نہیں کرے گا، اس پر پہلی دو مرتبہ سے بھی زیادہ سخت کالا دھبہ لگا دیا جائے گا، یہ دل بالکل اوندھا ہو جائے گا، اس کے بعد وہ نہ حق کو پہچان سکے گا اور نہ برائی کو برا سمجھے گا۔ (العیاذ باللہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8447 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ، اَخُوْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اُحَذِّرُكُمْ سَبْعَ فِتَنٍ تَكُوْنُ بَعْدِىْ: فِتْنَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، وَفِتْنَةٌ بِمَكَّةَ، وَفِتْنَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الْيَمَنِ، وَفِتْنَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الشَّامِ، وَفِتْنَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الْمَشْرِقِ، وَفِتْنَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الْمَغْرِبِ، وَفِتْنَةٌ مِنْ بَطْنِ الشَّامِ وَهِىَ السُّفْيَانِىُّ " قَالَ: فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مِنْكُمْ مَنْ يُدْرِكُ اَوَّلَهَا، وَمِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَنْ يُدْرِكُ آخِرَهَا، قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ: فَكَانَتْ فِتْنَةُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ قِبَلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ، وَفِتْنَةُ مَكَّةَ فِتْنَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَفِتْنَةُ الشَّامِ مِنْ قِبَلِ بَنِىْ اُمَيَّةَ، وَفِتْنَةُ الْمَشْرِقِ مِنْ قِبَلِ هٰؤُلَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8447 – هذا من أبوابد نعيم بن مهدى

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد آنے والے سات فتنوں سے پرحذر کرتا ہوں، ایک فتنہ مدینہ کی جانب سے آئے گا، ایک فتنہ مکہ میں آئے گا، ایک فتنہ یمن کی جانب سے اٹھے گا، ایک فتنہ شام کی طرف سے اٹھے گا، ایک فتنہ مشرق کی طرف سے اور ایک فتنہ مغرب کی طرف سے اٹھے گا، ایک سفیانی فتنہ بطن شام سے اٹھے گا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ان میں سے پہلے فتنے کو پائے گا، اور اسی امت کا ایک فرد ہوگا جو ان میں سے آخری فتنے کو پائے گا، ولید بن عیاش کہتے ہیں: مدینہ کا فتنہ طلحہ اور زبیر کی جانب سے تھا، مکہ کا فتنہ عبداللہ بن زبیر کا فتنہ تھا، شام کا فتنہ بنوامیہ کی طرف سے تھا مشرق کا فتنہ اِن لوگوں کی طرف سے تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8448 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْفِلَسْطِيْنِيِّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَخِيْ حُذَيْفَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " اَوَّلُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِيْنِكُمُ الْخُشُوْعُ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِيْنِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَتُنْقَضَنَّ عُرَى الْاِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً، وَلَيُصَلِّيَنَّ النِّسَاءُ وَهُنَّ حُيَّضٌ، وَلَتَسْلُكُنَّ طَرِيْقَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ، وَحَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، لَا تُخْطِئُوْنَ طَرِيْقَهُمْ، وَلَا يُخْطِئَنَّكُمْ حَتّٰى تَبْقٰى فِرْقَتَانِ مِنْ فِرَقٍ كَثِيْرَةٍ فَتَقُوْلُ اِحْدَاهُمَا: مَا بَالُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، لَقَدْ ضَلَّ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ) (هود: 114) لَا تُصَلُّوْا اِلَّا ثَلَاثًا، وَتَقُوْلُ الْاُخْرٰى: اِيْمَانُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاللّٰهِ كَاِيْمَانِ الْمَلَائِكَةِ مَا فِيْنَا كَافِرٌ وَّلَا مُنَافِقٌ، حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَحْشُرَهُمَا مَعَ الدَّجَّالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8448 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے دینی معاملات میں سب سے پہلے جو چیز ختم ہوگی وہ خشوع وخضوع ہے۔ سب سے آخر میں جو چیز ختم ہوگی وہ نماز ہے، اسلام کی رسی ایک ایک کر کے ٹوٹتی جائے گی، عورتیں حالتِ حیض میں نمازیں پڑھیں گی، تم ہُو بہ ہُو اپنی سابقہ قوموں کے نقش قدم پر چلو گے، جیسے جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے، تم ان کا کوئی طریقہ بھی اپنانے سے چھوڑو گے نہیں، اور نہ ہی وہ طریقہ تمہیں چھوڑے گا۔ حتیٰ کہ بہت ساری جماعتوں میں سے صرف دو جماعتیں رہ جائیں گی، ان میں سے ایک کہے گی: پانچ نمازیں کہاں سے ثابت ہوگئیں؟ ہم سے پچھلے لوگ تو گمراہ تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے

اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ

اس لئے صرف تین نمازیں فرض ہیں۔ دوسری جماعت کہے گی: مومنوں کا اللہ پر ایمان ایسا ہی ہے جیسے فرشتوں کا ایمان، ہم میں نہ کوئی کافر ہے نہ منافق۔ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان دونوں جماعتوں کا حشر دجال کے ساتھ کرے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8449 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَعُمَرُ، وَابْنُ ضَلِيعٍ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعِنْدَهُ سِمَاطَانِ مِنَ النَّاسِ، فَقُلْنَا: يَا حُذَيْفَةُ، أَدْرَكْتَ مَا لَمْ نُدْرِكْ، وَعَلِمْتَ مَا لَمْ نَعْلَمْ، وَسَمِعْتَ مَا لَمْ نَسْمَعْ، فَحَدِّثْنَا بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنَا بِهِ، فَقَالَ: لَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِكُلِّ مَا سَمِعْتُ مَا انْتَظَرْتُمْ بِيَ اللَّيْلَ الْقَرِيبَ، قَالَ: قُلْنَا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، وَلٰكِنْ حَدِّثْنَا بِأَمْرٍ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنَا بِهِ، قَالَ: لَوْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ أُمَّ أَحَدِكُمْ تَغْزُو فِي كَتِيبَةٍ حَتَّى تَضْرِبَ بِالسَّيْفِ مَا صَدَّقْتُمُونِي، قُلْنَا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ وَلٰكِنْ حَدِّثْنَا بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنَا بِهِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ مُضَرَ لَا يَزَالُ بِكُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ يَقْتُلُهُ، وَيُهْلِكُهُ وَيُفْنِيهِ حَتَّى يُدْرِكَهُمُ اللّٰهُ بِجُنُودٍ مِنْ عِنْدِهِ فَتَقْتُلَهُمْ حَتَّى لَا يَمْنَعَ ذَنَبَ تَلْعَةٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ ضَلِيعٍ: وَاثُكْلَ أُمِّهِ أَلْهَوْتَ النَّاسَ إِلَّا عَنْ مُضَرَ، قَالَ: أَلَسْتَ مِنْ مُحَارِبِ خَصَفَةَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَإِذَا رَأَيْتَ قَيْسًا قَدْ تَوَالَتِ الشَّامَ فَخُذْ حِذْرَكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8449 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں اور عمر اور ابن ضلیع' حضرت حذیفہ بن یمان کے پاس گئے، اس وقت ان کے پاس دو قطاروں میں لوگ موجود تھے، ہم نے کہا: اے حذیفہ! آپ نے وہ زمانہ پایا ہے جو ہم نے نہیں پایا، اور آپ وہ کچھ جانتے ہیں جو ہم نہیں جانتے، اور آپ نے وہ کچھ سنا ہے جو ہم نے نہیں سنا، اس لئے آپ ہمیں کوئی حدیث سنائیے، شاید کہ اللہ تعالیٰ، ہمیں اس سے کوئی فائدہ دے، آپ نے فرمایا: اگر میں تمہیں وہ تمام باتیں سناؤں جو میں نے سنی ہوئی ہیں، تو تم آنے والی رات کا بھی میرے لئے انتظار نہیں کرو گے، ہم نے کہا: ہم نے اس بارے میں آپ سے نہیں پوچھا بلکہ ہم یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ ہمیں کوئی ایسی بات سنا دیجئے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی نفع دے۔ تب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مضر کا یہ قبیلہ مسلسل ایک نیک آدمی کو قتل کرتا رہے گا، اس کو ہلاک کرتا رہے گا، اس کو فنا کرتا رہے گا۔ حتیٰ کہ ان پر اپنا ایک لشکر مسلط فرمائے گا، وہ ان کو قتل کرے گا، حتیٰ کہ یہ قتل بہت کثیر ہو جائے گا، حضرت عمرو بن ضلیع نے کہا: اس کی ماں نہ رہے، تو نے لوگوں کے ساتھ مضر کے ذریعے مذاق کیا ہے، آپ نے فرمایا: کیا تم غزوہ ذات الرقاع کے مجاہد نہیں ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: جب تو قیس کو دیکھے' شام نے اس سے دوستی کر لی ہے۔ تو تم اپنے ہتھیار سنبھال لینا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8450 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ ظَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: اَخْبَرَنِي حِبِّي اَبُو الْقَاسِمِ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ فَسَادَ اُمَّتِي عَلٰى يَدِي غِلْمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ شَهِدَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ بِصِحَّةِ هٰذَا الْحَدِيثِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8450 – صحيح

✧✧ مالک بن ظالم کہتے ہیں؛ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم سے کہا: مجھے میرے محبوب ابوالقاسم صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے بے وقوف لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور حذیفہ بن یمان نے اس حدیث کی صحت کی گواہی دی ہے۔

8451 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَخَلْنَا عَلٰى حُذَيْفَةَ فَاِذَا الْقَوْمُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا تَدَعُ ظَلَمَةُ مُضَرَ عَبْدًا لِلّٰهِ مُؤْمِنًا اِلَّا قَتَلُوْهُ اَوْ فَتَنُوْهُ حَتّٰى يَضْرِبَهُمُ اللّٰهُ، وَالْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى لَا يَمْنَعُوا ذَنَبَ تَلْعَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ: اَتَقُولُ هٰذَا وَاَنْتَ رَجُلٌ مِنْ مُضَرَ، قَالَ: لَا اَقُولُ اِلَّا مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8451 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عمرو بن حنظلہ فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا، تو ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، کچھ لوگ پہلے سے ہی ان کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مضر کی ظلمت اللہ کے ہر مومن بندے کو قتل کر دے گی، یا اس کو فتنے میں ڈالیں گے حتیٰ کہ ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو نقصان دے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8452 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَا عَوْفٌ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ الَّذِي بِالشَّامِ – يَعْنِي مَرْوَانَ – وَاللّٰهِ اِنْ يُقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَاَنَّ ذٰلِكَ الَّذِي بِمَكَّةَ – يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ – اِنْ يُقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَاَنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَهُمْ قُرَّاءَكُمْ وَاللّٰهِ اِنْ يُقَاتِلُونَ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ اَبِي: فَمَا تَاْمُرُنَا اِذًا؟ قَالَ: لَا اَرَى خَيْرَ النَّاسِ اِلَّا

عِصَابَةً مُلَبَّدَةً – وَقَالَ بِيَدِهِ – خِمَاصَ الْبُطُونِ مِنْ اَمْوَالِ النَّاسِ، خِفَافَ الظُّهُوْرِ مِنْ دِمَائِهِمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8452 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ شخص جو شام میں ہے، یعنی مروان، اللہ کی قسم! یہ شخص محض حصول دنیا کی خاطر جنگ کرتا ہے، اور وہ جو مکہ میں ہے یعنی ابن زبیر۔ یہ بھی محض دنیا کی خاطر جنگ کرتا ہے، اور جن لوگوں کو تم قراء کہتے ہو یہ لوگ بھی دنیا کی خاطر لڑتے ہیں، میرے والد نے ان سے کہا: ان حالات میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں تمام لوگوں میں صرف ایک جماعت کو خیر پر سمجھتا ہوں، جنہوں نے خود کو کمزور بنالیا ہوگا، انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: لوگوں کے مال سے ان کے پیٹ خالی ہوں گے اور ان کے بوجھ سے ان کی پیٹھیں ہلکی ہوں گی۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ يَسْاَلُهُ عَنِ الْقِتَالِ مَعَ الْحَجَّاجِ، اَوْ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَعَ اَيِّ الْفَرِيقَيْنِ قَاتَلْتَ فَقُتِلْتَ فَفِي لَظًى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✦✦ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے پوچھا: میں حجاج کے ساتھ شامل ہو کر لڑوں یا ابن زبیر کے ساتھ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو جس جماعت کے ساتھ بھی مل کر لڑے گا اگر تو اس دوران مارا گیا تو دوزخ میں جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8453 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: بَعْضُنَا: حَدِّثْنَا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ فَعَلْتُ لَرَجَمْتُمُونِي، قَالَ: قُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ اَنَحْنُ نَفْعَلُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ اَنَّ بَعْضَ اُمَّهَاتِكُمْ تَاْتِيكُمْ فِي كَتِيبَةٍ كَثِيرٍ عَدَدُهَا، شَدِيدٍ بَاْسُهَا صَدَّقْتُمْ بِهِ؟ قَالُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَنْ يُصَدِّقُ بِهٰذَا؟ ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ: اَتَتْكُمُ الْحُمَيْرَاءُ فِي كَتِيبَةٍ يَسُوقُهَا اَعْلَاجُهَا حَيْثُ تَسُوءُ وُجُوهَكُمْ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ مَخْدَعًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8453 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت خیثمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، کسی نے کہا: اے ابو عبداللہ آپ ہمیں کوئی ایسی بات سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، آپ نے فرمایا: اگر میں نے ایسا کیا تو تم لوگ مجھے رجم کردو گے، ہم نے کہا: سبحان اللہ! کیا ہم ایسا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ تمہاری

کوئی ماں، تمہارے خلاف ایک بہت بڑا لشکر جرار لے کر آئے گی، وہ بہت طاقتور لشکر ہوگا، کیا تم میری یہ بات مان لو گے؟ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ، اس بات کو کون مانے گا؟ پھر حضرت حذیفہ نے فرمایا: حمیراء تمہارے پاس ایک لشکر لے کر آئے گی، وہ لشکر گدھوں پر سوار ہو کر آئے گا اور تمہارے چہروں کو پریشان کر دے گا۔ یہ کہہ کر آپ اٹھے اور اپنے حجرے میں تشریف لے گئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8454 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: " وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ، وَمَا ذَاكَ أَنْ يَكُونَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا غَيْرِي، وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ، وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ فِيهِنَّ ثَلَاثٌ لَا تَذَرْنَ شَيْئًا مِنْهُنَّ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ، فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8454 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ عائذ اللہ خولانی سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! آج سے لے کر قیامت تک آنے والے فتنوں کے بارے میں سب سے زیادہ علم میں رکھتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو باتیں مجھے بتاتے تھے وہ کسی اور کو نہیں بتاتے تھے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کے بارے میں گفتگو فرمائی، اس مجلس میں، میں بھی موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین قسم کے فتنے شمار کروائے، اور ان میں کوئی بھی چھوڑا نہیں، مثلاً گرم ہوا کا چلنا، چھوٹے فتنوں کا بھی ذکر کیا اور بڑے فتنوں کا بھی۔ اس مجلس میں جتنے بھی لوگ موجود تھے، وہ سب فوت ہو گئے ہیں، صرف میں زندہ ہوں۔ (اس لئے میں نے کہا ہے کہ فتنوں کے بارے میں آج مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8455 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ فِتْنَةً يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ الَّذِي قَبْلَهَا مَعَهَا كَنَفْحَةِ أَرْنَبٍ، وَإِنِّي لَأَعْلَمُ الْمَخْرَجَ مِنْهَا قُلْنَا: وَمَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا؟ قَالَ: أُمْسِكُ يَدِي حَتَّى يَجِيءَ مَنْ يَقْتُلُنِي

قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي شَيْخٌ لَنَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ لَهَا: ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ لِي يَدِي، قَالَتْ: وَمَا شَأْنُ يَدِكِ؟ قَالَتْ: " كَانَ لِي أَبَوَانِ فَكَانَ أَبِي كَثِيرَ الْمَالِ كَثِيرَ

الْمَعْرُوفِ كَثِيْرَ الْفَضْلِ كَثِيْرَ الصَّدَقَةِ، وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ أُمِّي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ، لَمْ اَرَهَا تَصَدَّقَتْ بِشَيْءٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّا نَحَرْنَا بَقَرَةً فَاَعْطَتْ مِسْكِيْنًا شَحْمَةً فِي يَدِهِ، وَاَلْبَسَتْهُ خِرْقَةً، فَمَاتَتْ أُمِّي وَمَاتَ اَبِي فَرَاَيْتُ اَبِي عَلٰى نَهْرٍ يَسْقِي النَّاسَ، فَقُلْتُ: يَا اَبَتَاهُ هَلْ رَاَيْتَ اُمِّي؟ قَالَ: لَا اَوَمَاتَتْ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: فَذَهَبْتُ اَلْتَمِسُهَا فَوَجَدْتُهَا قَائِمَةً عُرْيَانَةً لَيْسَ عَلَيْهَا اِلَّا تِلْكَ الْخِرْقَةِ وَتِلْكَ الشَّحْمَةِ فِي يَدِهَا، وَهِيَ تَضْرِبُ بِهَا فِي يَدِهَا الْاُخْرٰى، ثُمَّ تَعَضُّ اَثَرَهَا، وَتَقُوْلُ: وَاعَطَشَاهُ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّهْ اَلَا اَسْقِيكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى، فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِي فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَاَخَذْتُ مِنْ عِنْدِهِ اِنَاءً فَسَقَيْتُهَا فَنَبَهَ بِي بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهَا قَائِمًا، فَقَالَ: مَنْ سَقَاهَا اَشَلَّ اللّٰهُ يَدَهُ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَقَدْ شُلَّتْ يَدِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8455 – خبر أبی هريرة علی شرط البخاری ومسلم وأما المنام فسنده واه

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس فتنے کو جانتا ہوں، ہوسکتا ہے کہ پہلے کے بعد دوسرا فتنہ اتنی تیزی سے آئے جیسے خرگوش تیزی سے نکل جاتا ہے، اور میں اس سے بچنے کا طریقہ بھی جانتا ہوں۔ ہم نے کہا: جی بتائیے کہ اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: میں اپنے ہاتھ کو روک کر رکھوں گا حتیٰ کہ میرے پاس میرا قاتل آجائے۔

معمر کہتے ہیں: ہمارے ایک استاذ نے مجھے بتایا کہ ایک خاتون، ایک ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور کہا: آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میرا ہاتھ کھل جائے، ام المومنین نے کہا: تیرے ہاتھ کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: میرے ماں باپ تھے، میرا باپ بہت مالدار تھا، مشہور ومعروف تھا، بہت فضل والا تھا، بہت صدقہ کرتا تھا، اور میری والدہ کے پاس کچھ بھی نہیں تھا، میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے کبھی صدقہ کیا ہو، ایک مرتبہ ہم نے گائے ذبح کی تھی، اس میں سے انہوں نے تھوڑی سی چربی اپنے ہاتھ سے صدقہ کی تھی، اور اس کو کپڑوں کا ایک جوڑا بھی دیا۔ پھر میری والدہ فوت ہوگئی، اور میرے والد بھی فوت ہو گئے، میں نے اپنے والد کو دیکھا، وہ ایک نہر پر ہیں اور لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں، میں نے پوچھا: ابا جان! کیا آپ نے میری والدہ کو دیکھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، کیا وہ فوت ہوگئی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ خاتون کہتی ہیں: میں اس کو ڈھونڈنے نکلی، میں نے اس کو ایک جگہ کھڑی دیکھا، وہ وہی کپڑے پہنے ہوئے تھی جو اس نے صدقہ میں دیے تھے، اور اس کے ہاتھ میں وہی چربی کا ٹکڑا تھا، وہ اس کو اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر مار رہی تھی، پھر اس کے اثر کو چاٹ لیتی تھی، اور کہتی تھی، ہائے پیاس، ہائے پیاس، میں نے کہا: امی جان، کیا میں آپ کو پانی پلاؤں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، میں اپنے باپ کے پاس گئی اور اپنی والدہ کا حال ان کو سنایا، اور ان سے ایک پیالہ بھر کر لائی اور اپنی والدہ کو پلایا، میری والدہ کے پاس کوئی شخص کھڑا ہوا تھا، وہ میرے اس عمل پر مطلع ہوا تو اس نے کہا: اس کو پانی کس نے پلایا ہے؟ اللہ اس کے ہاتھ شل کردے، جب میں اٹھی تو میرے ہاتھ شل ہو چکے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8456 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَا: اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، ثَنَا جَدِّي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، اَخْبَرَنَا بِمَا يَكُوْنُ فِيْهِ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ عَقِلَهُ فِينَا مَنْ عَقِلَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ . وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ عَوَانَةَ، وَاَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، عَنْ عَاصِمٍ، وَعَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ اِمَامٌ مُتَّفَقٌ عَلٰى اِمَامَتِهِ فِي الْقُرْآنِ وَسَائِرِ الْعُلُوْمِ اِذَا انْفَرَدَ بِالْحَدِيْثِ لَزِمَنَا قَبُوْلُهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8456 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام حالات بیان کردیئے، جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھ لیا اور جو یاد نہ رکھ سکا وہ بھول گیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اسی حدیث کو ابوعوانہ، اورابان بن یزید عطار نے عاصم سے روایت کیا ہے، اور عاصم بن ابی نجود امام ہیں اور قرآن کے معاملہ میں اور دیگر تمام علوم میں ان کی امامت مسلم ہے۔ جب یہ کسی حدیث میں منفرد ہوں، تو اس کو قبول کرنا ہمارے ذمہ لازم ہے۔

اَمَّا حَدِيْثُ اَبِي عَوَانَةَ

حضرت ابوعوانہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

8457 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيْدُ، ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا اِلَّا ذَكَرَهُ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ عَقِلَهُ مَنْ عَقِلَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

✧✧ ابوعوانہ نے عاصم سے، انہوں نے زر سے، انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ پر کھڑے ہوئے، آپ نے قیامت تک ہونے والی ہر چیز کا ذکر کیا۔ جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھ لیا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

8458 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَرَعَةِ، قَالَ جُنْدُبٌ: وَاللّٰهِ لَيُهْرَاقَنَّ دِمَاءٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: كَلَّا وَاللّٰهِ. قَالَ: قُلْتُ: اَرَاكَ الْيَوْمَ جَلِيْسَ سُوْءٍ، تَسْمَعُنِي اُحَدِّثُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَانِي، فَقَالَ: مَا لَكَ وَمَا لِلْغَضَبِ؟ قَالَ: فَاَقْبَلْتُ اَسْاَلُهُ فَاِذَا هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8458 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ محمد بن سیرین کہتے ہیں: جرعہ (کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سعید بن العاص کو وہاں پر والی مقرر کیا تو اہل کوفہ نے مقام جرعہ میں آکر اس کے خلاف احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کا والی مقرر کیا جائے) کے موقعہ پر جندب نے کہا: اللہ کی قسم، خون ضرور بہیں گے، ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں آج تمہیں برا دوست سمجھتا ہوں، تم تو سن رہے ہو کہ میں یہ بات کر رہا ہوں، (میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ) میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، لہٰذا وہ مجھے منع نہ فرمائے، انہوں نے کہا: تمہیں غصہ کیوں آرہا ہے؟ انہوں نے کہا: میں اس کے بارے میں پوچھنے لگ گیا، پتا چلا کہ وہ تو حضرت حذیفہ بن یمان ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8459 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الشَّذُورِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ بَدَاَ هٰذَا الْاَمْرَ حِينَ بَدَاَ بِنُبُوَّةٍ وَرَحْمَةٍ، ثُمَّ يَعُودُ اِلٰى خِلَافَةٍ، ثُمَّ يَعُودُ اِلٰى سُلْطَانٍ وَرَحْمَةٍ، ثُمَّ يَعُودُ مُلْكًا وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَعُودُ جَبْرِيَّةً تَكَادَمُونَ تَكَادُمَ الْحَمِيرِ، اَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالْغَزْوِ وَالْجِهَادِ مَا كَانَ حُلْوًا خَضِرًا قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ مُرًّا عَسِرًا، وَيَكُوْنُ تَمَامًا قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ رِمَامًا – اَوْ يَكُوْنَ حُطَامًا –، فَاِذَا اَشَاطَتِ الْمَغَازِي وَاُكِلَتِ الْغَنَائِمُ وَاسْتُحِلَّ الْحَرَامُ، فَعَلَيْكُمْ بِالرِّبَاطِ فَاِنَّهُ خَيْرُ جِهَادِكُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8459 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ نے امور سلطنت کو نبوت اور رحمت کے طور پر شروع فرمایا پھر یہ خلافت کی طرف لوٹے گا، پھر سلطنت اور رحمت کی طرف۔ پھر ملک اور رحمت کی طرف۔ پھر جبریت کی طرف لوٹے گا، حکمرانی کے لئے لوگ ایک دوسرے کو گدھوں کی طرح کاٹیں گے اے لوگو! غزوہ اور جہاد کو لازم پکڑو، یہ سرسبز اور میٹھا نہیں تھا کہ اب یہ تمہیں کڑوا اور شور محسوس ہوتا ہے، اور یہ بوسیدہ ہونے سے پہلے ختم نہیں ہوسکتا، جب جہاد چھوڑ دیا جائے اور غنیمتیں کھائی جائیں، حرام کو حلال سمجھا جائے، تو تم پر دفاع لازم ہے کیونکہ اس وقت تمہارے لئے یہی جہاد ہوگا۔

8460 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَفِيدُ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: "يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا نُسُكٌ، وَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَيَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ الْكَبِيرَةُ، يَقُولُونَ: اَدْرَكْنَا آبَاءَ نَا عَلَى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَنَحْنُ نَقُولُهَا " قَالَ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ لِحُذَيْفَةَ: فَمَا تُغْنِي عَنْهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا نُسُكٌ؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، فَرَدَّدَهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: يَا صِلَةُ تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8460 -- سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے نشانات مٹتے رہیں گے جیسے کسی کپڑے کے نقش ونگار مٹ جاتے ہیں، حتیٰ کہ پتا نہیں چلے گا کہ روزہ کیا ہے، زکوٰۃ کیا ہے اور قربانی کیا ہے؟ ایک ہی رات میں کتاب اللہ کی تمام آیات مٹادی جائیں گی، پوری روئے زمین پر ایک آیت تک نہ بچے گی، کچھ بوڑھے مرد اور کچھ بوڑھی عورتیں ہونگی وہ بتایا کریں گی کہ ہم نے اپنے آباءواجداد کو یہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" پڑھتے ہوئے سنا ہے، ہم بھی یہی کلمہ پڑھا کرتے تھے۔ حضرت صلہ بن زفر نے حضرت حذیفہ سے کہا: ان لوگوں کو کلمہ کیا فائدہ دے گا جب کہ ان کو روزہ، صدقہ اور قربانی کا تو کچھ پتا نہیں ہوگا؟ حضرت حذیفہ نے ان سے اس بات سے اعراض کرلیا، صلہ بن زفر نے تین مرتبہ یہی بات کہی اور حضرت حذیفہ نے تینوں بار اعراض کیا، پھر تیسری مرتبہ ان کی جانب متوجہ ہوکر بولے: اے صلہ! وہ کلمہ ان لوگوں کو دوزخ سے نجات دلائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8461 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْآيَاتُ خَرَزَاتٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْكٍ، يُقْطَعُ السِّلْكُ فَيَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ خَالِدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ: كُنَّا نَادِينَ بِالصَّبَاحِ، وَهُنَاكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، وَكَانَ هُنَاكَ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي الْمُغِيرَةِ يُقَالُ لَهَا: فَاطِمَةُ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: ذَاكَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَتْ: اَكَذَاكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو تَجِدُهُ مَكْتُوبًا فِي الْكِتَابِ؟ قَالَ: لَا اَجِدُهُ بِاسْمِهِ وَلٰكِنْ اَجِدُ رَجُلًا مِنْ شَجَرَةِ مُعَاوِيَةَ يَسْفِكُ الدِّمَاءَ، وَيُسْتَحَلُّ الْاَمْوَالَ، وَيَنْقُضُ هٰذَا الْبَيْتَ حَجَرًا حَجَرًا، فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ وَاَنَا حَيٌّ وَّاِلَّا فَاذْكُرِينِي، قَالَ: " وَكَانَ مَنْزِلُهَا عَلٰى اَبِي قُبَيْسٍ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَجَّاجِ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَرَاَتِ الْبَيْتَ يُنْقَضُ، قَالَتْ: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَدْ كَانَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8461 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیات ایک دھاگے میں پروئے ہوئے

نگینے ہیں، ان میں سے ایک ٹوٹ جائے تو سب ایک دوسرے کے پیچھے چلے آتے ہیں۔ حضرت خالد بن حویرث فرماتے ہیں: ہم صبح کے وقت ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی تھے، وہاں پر بنی مغیرہ کی ایک عورت بھی تھی، اس کو فاطمہ کہا جاتا تھا، میں نے عبداللہ بن عمرو کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ یزید بن معاویہ ہے۔ اس عورت نے کہا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا تم کتاب اللہ میں اسی طرح لکھا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں کتاب اللہ میں اس کو اس نام کے ساتھ تو نہیں پاتا ہوں، تاہم معاویہ کی نسل میں ایک ایسا آدمی پاتا ہوں، جو قتل و غارت گری کرے گا، جو لوگوں کے مال حلال سمجھے گا، اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا، اگر اُس کی حکومت کے وقت تک میں زندہ رہا تو فبہا، ورنہ تو مجھے یاد کر لینا، آپ فرماتے ہیں: ان کی رہائش، ابوقبیس پر تھی، جب حجاج اور ابن زبیر کا زمانہ آیا اور اس عورت نے دیکھا کہ بیت اللہ کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے تو بولی: اللہ تعالیٰ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے، اس نے یہ حالات ہمیں پہلے ہی بتا دیئے تھے۔

8462 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَصْفَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَيْفَ بِكُمْ اِذَا سُئِلْتُمُ الْحَقَّ فَاَعْطَيْتُمُوْهُ، وَاِذَا سَاَلْتُمْ حَقَّكُمْ فَمُنِعْتُمُوْهُ قَالُوْا: نَصْبِرُ، قَالَ: دَخَلْتُمُوْهَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8462 – علی شرط البخاری ومسلم

✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اس وقت کیا کرو گے، جب تم سے حق مانگا جائے گا اور تم دے دو گے، لیکن جب تم اپنا حق مانگو گے تو تمہیں نہیں ملے گا؟ لوگوں نے کہا: ہم صبر کریں گے، آپ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم ہے تب تم جنت میں جاؤ گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8463 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا بَشِيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَجِيْءُ قَوْمٌ صِغَارُ الْعُيُوْنِ، عِرَاضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْحَجَفُ، فَيُلْحِقُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ بِمَنَابِتِ الشِّيْحِ، كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَقَدْ رَبَطُوْا خُيُوْلَهُمْ بِسَوَارِى الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: التُّرْكُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى حَدِيْثِ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ صِغَارَ الْعُيُوْنِ، ذُلْفَ الْاُنُوْفِ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8463 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: ایک قوم پیدا ہوگی ، جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی ، چہرے چوڑے ہوں گے ، ان کے چہرے چمڑے کی بنی ہوئی ڈھال کی مانند ہوں گے اوراہل اسلام کو شیخ (نامی گھاس) اگنے کے مقام (یعنی عرب) سے ملیں گے ،گویا کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں ، انہوں نے اپنے گھوڑے ، مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھے ہیں۔آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ترکی لوگ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔تاہم شیخین نے ابوالزناد کے ذریعے ،اعرج کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: قیامت سے پہلے تم ترکیوں سے جہاد کروگے ، ان کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی ، ان کے ناک چپٹے ہوں گے۔ ان کے چہرے ڈھال کی مانند ہوں گے۔

8464 – سَمِعْتُ الْفَقِيهَ الْأَدِيبَ الْأَوْحَدَ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْقَفَّالَ غَيْرَ مَرَّةٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى الصُّولِيَّ النَّحْوِيَّ، يَقُولُ: " أَوَّلُ مَنْ مَدَحَ التُّرْكَ مِنْ شُعَرَاءِ الْعَرَبِ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الرُّومِيُّ حَيْثُ يَقُولُ:

(البحر الوافر)

إِذَا ثَبَتُوا فَسَدٌّ مِنْ حَدِيدٍ ... تَخَالُ عُيُونَنَا فِيهِ تَحَارُ

وَإِنْ بَرَزُوا فَنِيرَانٌ تَلَظَّى ... عَلَى الْأَعْدَاءِ يَصْرِفُهَا اسْتِعَارُ

مُلُوكُ الْأَرْضِ أَعْيُنُهُمْ صِغَارٌ ... إِذَا بَرَزُوا وَأَنْفُسُهُمْ كِبَارُ"

✧✧ محمد بن یحییٰ الصولی النحوی کہتے ہیں: عرب کے شعراء میں ،سب سے پہلا شخص جس نے ترک کی تعریف کی ہے، وہ علی بن عباس رومی ہے اس نے کہا:

○ جب وہ ثابت ہوتے ہیں تو لوہے کی دیوار کی طرح ہوتے ہیں، ان کی آنکھوں کی سیاہی اور سفیدی بہت گہری معلوم ہوتی ہیں۔

○ اور اگر وہ ظاہر ہوں تو دشمنوں پر شعلے بھڑکاتی ہوئی آگ کی طرح ہیں، جس کا دفاع ادھار لیا جاتا ہے۔

○ وہ زمین کے بادشاہ ہیں، جب وہ ظاہر ہوتے ہیں، ان کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہیں، اور وہ خود بڑے بڑے ہیں۔

8465 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَأَنِّي بِالتُّرْكِ قَدْ أَتَتْكُمْ عَلَى بَرَاذِينَ مُجَذَّمَةِ الْآذَانِ حَتَّى تَرْبِطَهَا بِشَطِّ الْفُرَاتِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8465 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گویا کہ میں ترکوں میں ہوں، وہ تمہارے پاس کٹے ہوئے کانوں والے ترکی گھوڑوں پر آئیں گے، وہ ان کو دریائے فرات کے کنارے باندھیں گے۔

8465 – اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدُّئِلِیِّ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: يُوْشِكُ اَنْ لَا يَبْقَى فِي اَرْضِ الْعَجَمِ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا قَتِيلٌ، اَوْ اَسِيرٌ يَحْكُمُ فِي دَمِهِ . فَقَالَ زُرْعَةُ بْنُ ضَمْرَةَ: اَتَظْهَرُ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَى الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَدَافَعَ مَنَاكِبُ نِسَاءِ بَنِیْ عَامِرٍ عَلٰى ذِی الْخَلَصَةِ ، قَالَ: فَذَكَرَ قَوْلَهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،

عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریب ہے کہ عجم کی سرزمین میں عرب کا صرف ایک مقتول یا قیدی بچے، اس کے بھی خون کا فیصلہ ہوجائے گا۔ حضرت زرعہ بن ضمرہ نے کہا: کیا مشرکین، اسلام پر غالب آجائیں گے؟ انہوں نے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ انہوں نے کہا: بنی عامر بن صعصعہ سے۔ انہوں نے کہا: قیامت سے پہلے بنی عامر کی عورتوں کے کندھے ذی الخلصہ میں ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے۔ انہوں نے اِن کی یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بتائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبداللہ جو کچھ کہہ رہا ہے، اس بارے میں وہ بہتر جانتا ہے، یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8466 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّمَّاكِ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِیُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يُوْشِكُ بَنُو قَنْطُورَاءَ بْنِ كَرْكَرَ اَنْ يُخْرِجُوا اَهْلَ الْعِرَاقِ مِنْ اَرْضِهِمْ قُلْتُ: ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَتَشْتَهِی ذٰلِكَ؟ قَالَ: وَيَكُوْنُ لَهُمْ سَلْوَةٌ مِنْ عَيْشٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8466 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریب ہے کہ "بنی قنطوراء بن کرکر" اہل عراق کو ان کی زمینوں سے نکال دیں گے، میں نے کہا: کیا وہ دوبارہ اپنے وطن واپس آسکیں گے؟ انہوں نے کہا: کیا تم اس کی خواہش رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ ان کی آسودہ حالی ہوگی۔

8467 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّنْعَانِیُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: اَوْشَكَ بَنُو قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يُخْرِجُوْكُمْ مِنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ؟ قَالَ: وَذَاكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ

وَيَكُوْنُ لَهُمْ بِهَا سَلْوَةٌ مِنْ عَيْشٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَبَنُو قَنْطُورَاءَ هُمُ التُّرْكُ "

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریب ہے کہ ''بنی قنطوراء'' تمہیں سرزمین عراق سے نکال دیں۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: کیا وہ دوبارہ کبھی واپس اپنے وطن آئیں گے؟ انہوں نے فرمایا: یہ بات تمہیں بہت پسند ہے؟ پھر وہ لوٹ کر بھی آئیں گے اور وہاں ان کی زندگی بہت اچھی گزرے گی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور بنو قنطوراء ''ترکوں'' کو کہا جاتا ہے۔

8468 - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غِيَاثٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَكْرِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَا فِيْهِ: حُمْرَ الْوُجُوهِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8468 - على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، قیامت سے پہلے تم ترکوں سے جہاد کرو گے، اُن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چپٹے ہوں گے۔ ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس میں ''حمر الوجوہ'' کا ذکر نہیں کیا۔

8469 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ، حَتّٰى إِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا، فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالَ: " فَيَقُوْلُوْنَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا " - قَالَ ثَوْرٌ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: - " جَانِبُهَا الَّذِي يَلِي الْبَرَّ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ إِذَا جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ: أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ يُقَالُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَدِينَةُ هِيَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ قَدْ

صَحَّتِ الرِّوَايَةُ اَنَّ فَتْحَهَا مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8469 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے سنا ہے کہ ایک شہر ایسا ہے، جس کا ایک کنارہ خشکی میں اور ایک کنارہ سمندر میں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے ان لوگوں سے تم جہاد کرو گے، بنی اسحاق میں سے ستر ہزار کا ایک لشکر جرار آئے گا، جب یہ اس شہر کے قریب جا کر پڑاؤ ڈالیں گے تو یہ کوئی ہتھیار نہیں چلائیں گے، اور کوئی تیر نہیں برسائیں گے، وہ لوگ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھیں گے، یہ پڑھتے ہی اس شہر کا ایک کنارہ گر پڑے گا، ثور کہتے ہیں: مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس کنارے کے بارے میں کہی تھی جو کنارہ خشکی کے ساتھ ملا ہوا ہے، وہ دوبارہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھیں گے، اس کی دوسری جانب بھی گر جائے گی، تو وہ تیسری مرتبہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھیں گے، تو ان کے لئے شہر میں داخل ہونے کا راستہ بن جائے گا۔ پھر یہ لوگ شہر میں داخل ہوں گے، وہاں سے مال غنیمت جمع کریں گے، یہ لوگ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ کوئی چیخ چیخ کر کہہ رہا ہوگا ''دجال پیدا ہو گیا ہے'' یہ لوگ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر لوٹ جائیں گے۔

کہتے ہیں کہ یہ شہر قسطنطنیہ ہے۔ اس بارے میں صحیح روایات موجود ہیں کہ وہ قیامت قائم ہونے کے وقت فتح ہوگا۔

8470 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكَرْمَانَ، قَوْمٌ مِنَ الْاَعَاجِمِ، حُمْرُ الْوُجُوهِ، فُطْسُ الْاُنُوفِ، صِغَارُ الْاَعْيُنِ، كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8470 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے تم خوز اور کرمان سے جہاد کرو گے، یہ عجمیوں کی ایک قوم ہے، ان کے چہرے سرخ ہوں گے، ان کے ناک چپٹے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی، ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔ وہ بالوں والے جوتے پہنتے ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8471 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا اِمَامُ الْمُسْلِمِينَ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِی قَتَادَةَ، عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ، وَلَيْسَ لَهُ هِجِيرٌ: أَلَا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ مُتَّكِئًا فَقَعَدَ، فَقَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسَّمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يَفْرَحُ بِغَنِيمَةٍ عَدُوٌّ، يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ - وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ - قُلْتُ: الرُّومَ تَعْنِي؟ قَالَ: " نَعَمْ، وَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالُ رِدَّةً شَدِيدَةً، فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيُقَاتِلُونَ حَتَّى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيُقَاتِلُونَ حَتَّى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيُقَاتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ الرَّابِعُ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَجَعَلَ اللَّهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً - إِمَّا قَالَ: لَمْ يُرَ مِثْلُهَا، وَإِمَّا قَالَ: لَنْ نَرَ مِثْلَهَا - حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ وَكَانُوا مِائَةً، فَلَا يَجِدُونَ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يَفْرَحُ أَوْ مِيرَاثٍ يُقَسَّمُ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِنَاسٍ هُمْ أَكْثَرُ مِنْ ذَاكَ جَاءَ هُمُ الصَّرِيخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَ فِي ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً "، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ: هُمْ خَيْرٌ مَنْ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8471 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ اسیر بن جابر فرماتے ہیں: کوفہ میں سرخ آندھی چلی، ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس کے پاس سواری کے لئے اونٹ نہیں تھا، اس نے کہا: اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خبردار! قیامت آ گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے، اور کہنے لگے: قیامت سے پہلے میراث تقسیم ہوگی، اور دشمن کے مال غنیمت پر آدمی خوش نہیں ہوگا، دشمن اہل اسلام کے لئے مال غنیمت جمع کرے گا اور اہل اسلام اُن کے لئے جمع کریں گے۔ اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے شام کی جانب اشارہ کیا، میں نے کہا: آپ کی مراد "روم" ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، ان کے ساتھ تمہاری سخت جنگ ہوگی، مسلمان اپنے اوپر موت کی شرط رکھ لیں گے، اور یہ عہد کریں گے کہ ہم فتح حاصل کئے بغیر واپس نہیں لوٹیں گے، پھر وہ جنگ کریں گے، پھر رات ہو جائے گی، دونوں جماعتیں فتح یاب ہوئے بغیر غنیمت حاصل کریں گی، اور وہ شرط ختم ہو جائے گی، مسلمان دوبارہ عہد کریں گے کہ فتح حاصل کئے بغیر ہم واپس نہیں پلٹیں گے، پھر ان میں جنگ چھڑے گی، پھر رات ہو جائے گی، پھر دونوں جماعتیں فتح حاصل کئے بغیر مال غنیمت حاصل کریں گی، اور وہ شرط پھر ختم ہو جائے گی، تیسرے دن پھر اسی طرح موت پر عہد کریں گے، اور فتحیاب ہوئے بغیر واپس نہ لوٹنے کا وعدہ کریں گے، شام تک جنگ کرتے

رہیں گے، رات ہو جائے گی تو یہ دونوں جماعتیں پھر بھی برابر رہیں گی، کسی کو فتح نہیں ملے گی، چوتھے دن مسلمانوں کے ساتھ اور بھی مسلمان شامل ہو جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان پر آزمائش نازل فرمائے گا، ان کے درمیان بہت گھمسان کی جنگ ہوگی، اس جیسی جنگ نہ پہلے کبھی ہوئی نہ کبھی بعد میں ہوگی، حتیٰ کہ کوئی پرندہ بھی میدان جنگ سے سلامت نہیں گزر پائے گا، ایک باپ کے سو بیٹے بھی ہوں گے تو ان میں سے صرف ایک باقی بچے گا، وہ کس غنیمت پر خوش ہوں گے، یا کون سی میراث ان کے درمیان تقسیم ہوگی، آپ فرماتے ہیں: وہ اسی کشمکش میں ہوں گے، کہ وہ کچھ لوگوں کی آوازیں سنیں گے، وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے ہوں گے: دجال، ان کی اولادوں میں آچکا ہے، یہ سنتے ہی وہ اپنے ہاتھوں میں موجود سب کچھ پھینک دیں گے، اور ان کی طرف آجائیں گے، اور یہ لوگ دس گھڑ سواروں کی ایک جماعت بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان کے نام اور ان کے آباء کے ناموں کو جانتا ہوں، ان کے گھوڑوں کے رنگ کو جانتا ہوں، اُس وقت روئے زمین کے شہسواروں میں سب سے افضل وہ لوگ ہوں گے۔ اور فرمایا: وہ لوگ اُس وقت کے تمام انسانوں سے افضل ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما السلام نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8472 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا قَدْ رَفَعَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَاَنْهَارًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8472 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے عرب کی زمینوں میں سبزہ آئے گا اور دریا جاری ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8473 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الشَّذُورِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، قَالَ: اَتَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِنُعَارِضَ مُصْحَفَنَا بِمُصْحَفِهِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْجُمُعَةُ اَمَرَنَا فَاغْتَسَلْنَا وَتَطَيَّبْنَا، وَرُحْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَجَلَسْنَا اِلٰى رَجُلٍ يُحَدِّثُ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ فَتَحَوَّلْنَا اِلَيْهِ، فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " يَكُوْنُ لِلْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةُ اَمْصَارٍ: مِصْرٌ بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ، وَمِصْرٌ بِالْجَزِيرَةِ، وَمِصْرٌ بِالشَّامِ، فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي عِرَاضِ جَيْشٍ فَيَهْزِمُ مَنْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، فَاَوَّلُ مِصْرٍ يَرِدُهُ الْمِصْرُ الَّذِي بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ، فَتَصِيرُ اَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ: فِرْقَةٌ تُقِيمُ وَتَقُوْلُ نُشَامُّهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْاَعْرَابِ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ، ثُمَّ يَاْتِي الْمِصْرَ الَّذِي يَلِيهِمْ

فَيَصِيرُ اَهْلُهُ ثَلَاثَ فِرَقٍ: فِرْقَةٌ تَقُولُ نُشَامُّهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْاَعْرَابِ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ، ثُمَّ يَأْتِي الشَّامَ فَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُونَ اِلَى عَقَبَةِ اَفِيقَ فَيَبْعَثُونَ بِسَرْحٍ لَهُمْ، فَيُصَابُ سَرْحُهُمْ فَيَشْتَدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، وَتُصِيبُهُمْ مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ وَّجَهْدٌ، حَتّٰى اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيُحْرِقُ وِتْرَ قَوْسِهِ فَيَاْكُلُهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّحَرِ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اَتَاكُمُ الْغَوْثُ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اِنَّ هٰذَا لَصَوْتُ رَجُلٍ شَبْعَانَ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيَقُولُ لَهُ اِمَامُ النَّاسِ: تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللّٰهِ فَصَلِّ بِنَا، فَيَقُولُ: اِنَّكُمْ مَعْشَرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اُمَرَاءُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ، تَقَدَّمْ اَنْتَ فَصَلِّ بِنَا، فَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي بِهِمْ فَاِذَا انْصَرَفَ اَخَذَ عِيسٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَرْبَتَهُ نَحْوَ الدَّجَّالِ فَاِذَا رَآهُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ، فَتَقَعُ حَرْبَتُهُ بَيْنَ تَنْدُوَتِهِ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَنْهَزِمُ اَصْحَابُهُ فَلَيْسَ شَيْءٌ يَوْمَئِذٍ يُجْبِسُ مِنْهُمْ اَحَدًا، حَتّٰى اِنَّ الْحَجَرَ يَقُولُ: يَا مُؤْمِنُ هٰذَا كَافِرٌ فَاقْتُلْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ بِذِكْرِ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8473 – أبو هبيرة واه

✧✧ حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں: ہم جمعہ کے دن حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے مصحف کا ان کے مصحف کے ساتھ موازنہ کرنے کے لئے ان کے پاس جایا کرتے تھے، جب جمعہ کا دن آیا، آپ نے ہمیں حکم دیا، ہم غسل کر کے، خوشبو لگا کر، مسجد کی جانب روانہ ہو گئے، وہاں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہا تھا، ہم اس کے پاس بیٹھ کر احادیث سننے لگ گئے، پھر حضرت عثمان بن ابی العاص تشریف لے آئے، ہم ان کے پاس بیٹھ گئے، حضرت عثمان نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمانوں کے تین شہر ہیں، ایک شہر دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر ہے، ایک شہر جزیرہ میں ہے اور ایک شہر شام میں ہے۔ لوگوں پر تین مرتبہ گھبراہٹ طاری ہوگی، پھر ایک لشکر میں دجال ظاہر ہوگا، وہ مشرق والوں کو شکست دے دے گا، سب سے پہلا شہر جس میں وہ آئے گا، وہ، وہ شہر ہے جو دو دریاوں کے ملنے کی جگہ پر ہے، وہاں کے باشندے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایک جماعت وہاں رہے گی، وہ کہیں گے: ہم اس کو برا سمجھتے ہیں، اور ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ دجال چیز کیا ہے؟ ایک گروہ دیہاتوں میں چلا جائے گا اور ایک گروہ اپنے قریبی شہر میں چلا جائے گا، پھر وہ اس قریبی شہر میں آئے گا، اِس شہر والے بھی تین جماعتوں میں بٹ جائیں گے، ایک جماعت کہے گی: ہم اس کو برا جانتے ہیں، اور ہم دیکھیں گے کہ یہ دجال چیز کیا ہے؟ ایک جماعت دیہاتوں میں چلی جائے گی اور ایک جماعت اپنے قریبی شہر میں چلی جائے گی، پھر مسلمان اُفیق کے پہاڑی سلسلوں کی طرف نکل جائیں گے پھر یہ اپنے جانور بھیجیں گے لیکن ان کے جانور بھی مار دیئے جائیں گے۔ یہ بات ان پر بہت گراں گزرے گی، اور یہ لوگ بہت شدید بھوک میں مبتلا ہو جائیں گے، حتیٰ کہ کئی لوگ اپنی کمان کے چلّے کو جلا کر کھائیں گے، وہ اسی کیفیت میں ہوں گے کہ سحری کے وقت کوئی منادی آواز دے گا: اے لوگو! تمہارے پاس غوث آ گیا ہے، لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: یہ کسی شکم سیر کی آواز لگ رہی ہے، پھر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت نازل ہوں گے، لوگوں کا امام ان سے کہے گا: اے روح اللہ! آگے تشریف لایئے اور ہمیں نماز پڑھایئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: اے اس امت کے گروہ، تم تو خود ایک دوسرے کے امیر ہو، لیکن امام صاحب کے اصرار پر آپ آگے تشریف لائیں گے، اور لوگوں کو نماز پڑھائیں گے، جب آپ نماز سے فارغ ہوں گے تو دجال کے خلاف جہاد کا اعلان کردیں گے، جب عیسیٰ علیہ السلام دجال کو دیکھیں گے تو وہ پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے صیصہ پگھلتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام اس کے سینے پر ایک کاری ضرب لگائیں گے اور اسے قتل کردیں گے۔ پھر اس کے ساتھیوں کو شکست دیں گے، اس دن کوئی چیز بھی ان کو پناہ نہیں دے گی، حتیٰ کہ اگر کافر کسی پتھر کے پیچھے چھپا ہوگا تو پتھر بول کر مسلمان کو بتائے گا کہ: اے مومن! یہاں کافر چھپا ہوا ہے، اس کو قتل کر۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق ایوب سختیانی کے نام کے ذکر کے ساتھ صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8474 – وَقَدْ حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ، قَالُوْا: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، قَالَ: اَمَّنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَهُ سَوَاءً، وَلَمْ يَذْكُرْ اَيُّوْبَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8474 – هذا محفوظ

اس اسناد کے ہمراہ بھی مذکورہ حدیث منقول ہے، اس میں ابونضرہ کا یہ بیان ہے کہ حضرت عثمان ابن ابی العاص نے ہمیں نماز پڑھائی، اس کے بعد سابقہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی۔ اس کی اسناد میں ایوب کا ذکر نہیں ہے۔

8475 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِجَازِيُّ بِحِمْصَ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا بَلَغَتْ بَنُو اُمَيَّةَ اَرْبَعِينَ، اتَّخَذُوا عِبَادَ اللّٰهِ خَوَلًا، وَمَالَ اللّٰهِ نِحَلًا، وَكِتَابَ اللّٰهِ دَغَلًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8475 – منقطع

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنوامیہ (کے بادشاہوں) کی تعداد ۴۰ تک پہنچ جائے تو یہ لوگ اللہ کے بندوں کو "غلام" اور اللہ کے مال کو "عطیہ" سمجھیں گے اور کتاب اللہ کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دیں گے۔

8476 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسَى، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ

سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا بَلَغَتْ بَنُو اُمَيَّةَ اَرْبَعِينَ اتَّخَذُوا عِبَادَ اللّٰهِ خَوَلًا، وَمَالَ اللّٰهِ نِحَلًا، وَكِتَابَ اللّٰهِ دَغَلًا

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنوامیہ (کے بادشاہوں) کی تعداد ۴۰ تک پہنچ جائے تو یہ لوگ اللہ کے بندوں کو "غلام" اور اللہ کے مال کو "عطیہ" سمجھیں گے اور کتاب اللہ کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دیں گے۔

قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ: وَحَدَّثَنِیْ عَمَّارُ بْنُ اَبِیْ عَمَّارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هَلَاكُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی يَدَیْ اُغَيْلِمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ تَوَابِعُ وَشَوَاهِدُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَحَابَتِهِ الطَّاهِرِينَ، وَالْاَئِمَّةِ مِنَ التَّابِعِينَ، لَمْ يَسَعْنِیْ اِلَّا ذِكْرُهَا فَذَكَرْتُ بَعْضَ مَا حَضَرَنِیْ مِنْهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کی تباہی قریش کے ایک بچے کے ہاتھوں ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے کئی شواہد اور کئی متابعات موجود ہیں، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، صحابہ کرام سے، تابعین ائمہ سے مروی ہیں، جن کو یہاں ذکر کرنا چاہئے تھا، میں نے ان میں سے کچھ بیان کر دی ہیں۔

8477 – فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِیُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰی بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِیُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْقُشَيْرِیُّ، وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ الْمُسْتَمْلِی، قَالُوْا: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ الْاِمَامُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ مِينَاءَ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لَا يُوْلَدُ لِاَحَدٍ مَوْلُوْدٌ اِلَّا اُتِیَ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا لَهٗ فَاُدْخِلَ عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَقَالَ: هُوَ الْوَزَغُ بْنُ الْوَزَغِ الْمَلْعُوْنُ ابْنُ الْمَلْعُوْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کسی کے ہاں بھی بچہ پیدا ہوتا، وہ اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لاتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے دعا فرماتے، اسی طرح مروان بن حکم کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، آپ نے اس کے بارے میں فرمایا: یہ وزغ بن وزغ (بزدل باپ کا بزدل بیٹا) ہے، ملعون ابن ملعون (لعنتی باپ کا لعنتی بیٹا) ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8478 – وَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِیُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ

اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ الْاَزْرَقِ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَلَّامِ بْنِ جِذْلِ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ جُنْدُبَ بْنَ جُنَادَةَ الْغِفَارِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِذَا بَلَغَ بَنُو اَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِينَ رَجُلًا اتَّخَذُوا مَالَ اللّٰهِ دُوَلًا، وَعِبَادَ اللّٰهِ خَوَلًا، وَدِينَ اللّٰهِ دَغَلًا قَالَ حَلَّامٌ: فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلٰى اَبِي ذَرٍّ، فَشَهِدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ عَلٰى ذِي لَهْجَةٍ اَصْدَقَ مِنْ اَبِي ذَرٍّ وَاَشْهَدُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8478 – على شرط مسلم

✧✧ جندب بن جنادہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابوالعاص کی نسل میں ۳۰ آدمی ہو جائیں گے تو یہ اللہ کے مال کو "عطیہ" اللہ کے بندوں کو "غلام" اور اللہ کے دین کو "دھوکے" کا ذریعہ بنالیں گے۔ حلام کہتے ہیں: حضرت ابوذر کے اس بیان کا کئی لوگوں نے انکار کیا، تو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے گواہی دیتے ہوئے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابوذر سے زیادہ سچے لہجے والا چشم فلک نے کبھی کوئی انسان نہیں دیکھا۔ اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کہی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

8479 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاِمَامُ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَمُّويَهْ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا بَلَغَ بَنُو اَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِينَ رَجُلًا اتَّخَذُوا دِينَ اللّٰهِ دَغَلًا، وَعِبَادَ اللّٰهِ خَوَلًا، وَمَالَ اللّٰهِ دُوَلًا هٰكَذَا رَوَاهُ الْاَعْمَشُ، عَنْ عَطِيَّةَ

✧✧ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابوالعاص کے بیٹے ۳۰ تک پہنچیں گے تو وہ اللہ کے دین کو دھوکے کا ذریعہ، اللہ کے بندوں کو "غلام" اور اللہ کے مال کو "عطیہ" سمجھیں گے۔

8480 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا بَلَغَ بَنُو اَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِينَ رَجُلًا اتَّخَذُوا مَالَ اللّٰهِ دُوَلًا، وَدِينَ اللّٰهِ دَغَلًا، وَعِبَادَ اللّٰهِ خَوَلًا

✧✧ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابوالعاص کے بیٹے ۳۰ تک پہنچیں گے تو وہ

اللہ کے دین کو "دھوکے کا ذریعہ" اللہ کے بندوں کو "غلام" اور اللہ کے مال کو "عطیہ" سمجھیں گے۔

8481 - وَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْرَقِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ بِمَكَّةَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْاَزْرَقِيُّ، مُؤَذِّنُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنِّي اُرِيتُ فِي مَنَامِي كَاَنَّ بَنِي الْحَكَمِ بْنِ اَبِي الْعَاصِ يَنْزُوْنَ عَلٰى مِنْبَرِي كَمَا تَنْزُو الْقِرَدَةُ قَالَ: فَمَا رُئِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى تُوُفِّيَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8481 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے جیسے حکم بن ابی العاص کی اولادیں، میرے منبر پر بندروں کی طرح پھدک رہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: وفات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8482 - وَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ: كَانَ اَبْغَضَ الْاَحْيَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُو اُمَيَّةَ، وَبَنُو حَنِيفَةَ، وَثَقِيفٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8482 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوبرزہ اسلمی فرماتے ہیں: زندہ لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بنوامیہ، بنوحنیفہ اور ثقیف پر ناراض تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8483 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ الْحَافِظُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: لَمَّا بَايَعَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِهِ يَزِيدَ، قَالَ مَرْوَانُ: سُنَّةُ اَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ: سُنَّةُ هِرَقْلَ، وَقَيْصَرَ، فَقَالَ: اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكَ: (وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَكُمَا) (الأحقاف: 17) الْآيَةَ، قَالَ: فَبَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِهِ، وَلَكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اَبَا مَرْوَانَ وَمَرْوَانُ فِي صُلْبِهِ فَمَرْوَانُ

قَصَصٌ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8483 – فيه انقطاع

✧✧ محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ جب معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کے لئے بیعت لی، تو مروان نے کہا: یہ ابوبکر اور عمر کا طریقہ ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ ہرقل اور قیصر کا طریقہ ہے، اور فرمایا: یہ آیت تیرے بارے میں ہی نازل ہوئی ہے

وَالَّذِیْ قَالَ لِوٰلِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِیْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ وَ هُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ☆ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ

اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف تم سے دل پک گیا، کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اس بات کی خبر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی آپ نے فرمایا: اُس نے جھوٹ کہا۔ واللہ! ایسا نہیں ہے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کے باپ پر اُس وقت لعنت فرمائی جب مروان ابھی اپنے باپ کی پشت میں تھا۔ چنانچہ مروان، اللہ تعالیٰ کی لعنت کا ایک حصہ ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8484 – حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیْءٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِیُّ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَكَمِ الْبُنَانِیُّ، عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الْجَزَرِیِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِیِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، اَنَّ الْحَكَمَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ وَكَلَامَهُ، فَقَالَ: ائْذَنُوا لَهُ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَعَلٰى مَنْ يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ، اِلَّا الْمُؤْمِنُ مِنْهُمْ وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ، يُشْرِفُوْنَ فِی الدُّنْيَا وَيَضَعُوْنَ فِی الْاٰخِرَةِ، ذَوُو مَكْرٍ وَخَدِيْعَةٍ، يُعْطَوْنَ فِی الدُّنْيَا وَمَا لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الَّذِی

✧✧ عمرو بن مرہ صحابی رسول ہیں، آپ بیان کرتے ہیں کہ حکم بن ابی العاص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آنے کی اجازت مانگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کلام اور اس کی آواز کو پہچان لیا، آپ نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو، اس پر اللہ کی لعنت اور جو اس کی پشت سے نکلے گا، اس پر بھی اللہ کی لعنت، سوائے مومنوں کے اور اس کی پشت میں مومن کم ہی ہوں گے، وہ دنیا کو ترجیح دیں گے اور آخرت کو ہلکا جانیں گے۔ یہ مکار اور دھوکے باز ہوں گے، ان کو دنیا کی بہت دولت دی جائے گی لیکن

آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث، سابقہ حدیث کی شاہد ہے۔

8485 – حَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُصَيْرٍ الْخَلَدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ الْمِصْرِيُّ بِمِصْرَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَنْصُورٍ الْخُرَاسَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْحَكَمَ وَوَلَدَهُ هٰذَا الْحَدِيثُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: لِيَعْلَمَ طَالِبُ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا بَابٌ لَمْ اَذْكُرْ فِيهِ ثُلُثَ مَا رُوِيَ، وَاَنَّ اَوَّلَ الْفِتَنِ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِتْنَتُهُمْ، وَلَمْ يَسَعْنِي فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ اَنْ اُخَلِّيَ الْكِتَابَ مِنْ ذِكْرِهِمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8485 – الرشدينی ضعفه ابن عدی

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اور اس کے بچے پر لعنت فرمائی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔امام حاکم کہتے ہیں: طالبِ علم کو جان لینا چاہئے کہ اس باب میں جتنی احادیث مروی ہیں، میں نے ان میں سے ایک تہائی بھی بیان نہیں کیں، اور اس امت کے فتنوں میں سب سے پہلا فتنہ انہیں لوگوں کا ہوگا، اس لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا جو تعلق ہے وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ میں اپنی کتاب کو ان کے ذکر سے خالی رکھوں۔

8486 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي اَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْاَعْمَاقِ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَلَبٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَاِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا وَاللَّهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثٌ هُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَيُصْبِحُ ثُلُثٌ لَا يُفْتَنُونَ اَبَدًا، فَيَبْلُغُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ فَيَفْتَحُونَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُونَ غَنَائِمَهُمْ، وَقَدْ عَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ بِالزَّيْتُونِ اِذْ صَاحَ الشَّيْطَانُ: اِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَّفَكُمْ فِي اَهْلِيكُمْ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَعُدُّونَ لِلْقِتَالِ وَيُسَوُّونَ الصُّفُوفَ اِذْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَاَمَّهُمْ، فَاِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8486 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے رومی لوگ اعماق پر چڑھائی کریں گے، ان کی جانب مدینہ سے ایک جماعت نکلے گی، یہ جماعت اس وقت کے تمام انسانوں سے بہتر ہوگی، جب یہ لوگ جنگ کے لئے صف بندی کر چکیں گے تو رومی کہیں گے: تم ہمارے اور ہمارے قیدیوں کے درمیان راستہ چھوڑ دو، ہم ان سے لڑیں گے، مسلمان کہیں گے: نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہیں ان تک راستہ نہیں دیں گے، ان کے درمیان جنگ ہوگی، ان میں سے ایک تہائی لشکر بھاگ جائے گا، اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا، ایک تہائی لشکر شہید ہوجائے گا، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام شہداء سے افضل ہوں گے، اور تیسرا تہائی حصہ کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوگا، پھر یہ لوگ قسطنطنیہ میں پہنچیں گے، اس کو بھی فتح کرلیں گے، یہ لوگ وہاں کی غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں پر زیتوں مل چکے ہوں گے، کہ شیطان چیخ کر کہے گا: دجال نے تمہارے گھر والوں پر حملہ کردیا ہے، (یہ بات جھوٹ ہوگی) جب یہ لوگ شام میں آئیں گے، تب وہ ظاہر ہوگا، ابھی اس کے ساتھ جہاد کے لئے صف بندی ہورہی ہوگی کہ نماز فجر کی اقامت ہوجائے گی، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، اور لوگوں کی امامت کرائیں گے، جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو نمک کی طرح پگھلنا شروع ہوجائے گا، اگر وہ اس کو اُسی طرح چھوڑ دیں گے تب بھی وہ پگھل پگھل کر ختم ہوجائے گا، لیکن اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں اس کو قتل کروائے گا، اور اس کا خون اُن کے نیزے پر دکھائی دے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8487 - أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَرُومَةَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ كَثِيرٍ عُلَمَاؤُهُ قَلِيلٍ خُطَبَاؤُهُ، كَثِيرٍ مُعْطُوهُ، الصَّلَاةُ فِيهَا قَصِيرَةٌ، وَالْخُطْبَةُ فِيهَا طَوِيلَةٌ، فَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا، وَمَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا أَضَرَّ بِالْآخِرَةِ، يَا قَوْمُ فَاضِرُّوا بِالْفَانِيَةِ لِلْبَاقِيَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8487 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ایسا زمانہ بھی دیکھو گے کہ علماء بہت زیادہ ہوں گے، لیکن خطیب کم ہوں گے، ان کی خدمت کرنے والے بہت ہوں گے، اس زمانے میں نماز چھوٹی اور خطبہ لمبا ہوگا، خطبہ چھوٹا کرنا اور نماز لمبی کرنا، اور بیان میں بھی جادوئی کشش ہوتی ہے، اور جو آخرت چاہتا ہے، اس کی دنیا کم ہوتی ہے اور جو دنیا چاہتا ہے اس کی آخرت کم ہوتی ہے۔ اے لوگو! باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان برداشت کرلو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8488 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ نَصْرٍ الْمُزَكِّی، بِمَرْوَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِی، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیُّ، وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ، وَلَهُ اللَّفْظُ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا يَا عَلِیُّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ عَلِیٌّ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: " اعْلَمْ اَنَّكُمْ سَتُقَاتِلُوْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ اَوْ يُقَاتِلُهُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَتَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رُوقَةُ الْمُؤْمِنِينَ اَهْلِ الْحِجَازِ الَّذِينَ يُجَاهِدُونَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ، لَا تَاْخُذُهُمْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَرُومِيَّةَ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ فَيَنْهَدِمُ حِصْنُهَا فَيُصِيبُوْنَ نَيْلًا عَظِيمًا لَمْ يُصِيبُوا مِثْلَهُ قَطُّ، حَتّٰى اِنَّهُمْ يَقْتَسِمُونَ بِالتُّرْسِ، ثُمَّ يَصْرُخُ صَارِخٌ: يَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ قَدْ خَرَجَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ فِی بِلَادِكُمْ وَذَرَارِيِّكُمْ، فَيَنْفَضُّ النَّاسُ عَنِ الْمَالِ، فَمِنْهُمُ الْاٰخِذُ، وَمِنْهُمُ التَّارِكُ، فَالْاٰخِذُ نَادِمٌ، وَالتَّارِكُ نَادِمٌ، يَقُوْلُوْنَ: مَنْ هٰذَا الصَّائِحُ؟ فَلَا يَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ، فَيَقُوْلُوْنَ: ابْعَثُوا طَلِيعَةً اِلٰى لُدٍّ، فَاِنْ يَكُنِ الْمَسِيحُ قَدْ خَرَجَ فَيَاْتُونَكُمْ بِعِلْمِهِ، فَيَاْتُونَ فَيَنْظُرُوْنَ فَلَا يَرَوْنَ شَيْئًا، وَيَرَوْنَ النَّاسَ سَاكِتِينَ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا صَرَخَ الصَّارِخُ اِلَّا لِنَبَاٍ فَاعْتَزِمُوا، ثُمَّ ارْشُدُوا فَيَعْتَزِمُونَ اَنْ نَخْرُجَ بِاَجْمَعِنَا اِلٰى لُدٍّ، فَاِنْ يَكُنْ بِهَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ نُقَاتِلْهُ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ، وَاِنْ يَكُنِ الْاُخْرٰى فَاِنَّهَا بِلَادُكُمْ وَعَشَائِرُكُمْ وَعَسَاكِرُكُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْهَا "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8488 - كثير واه

✧✧ کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی بن ابی طالب! دنیا مت لے جانا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: لبیک یارسول اللہ ﷺ، آپ نے فرمایا: جان لو، عنقریب تم بنی الاصفر سے جنگ کرو گے، یا تمہارے بعد کوئی مومن جماعت ان سے جنگ کرے گی، اوران کی مدد کے لئے اہل حجاز کے مجاہدین کی ایک جماعت نکلے گی، اللہ کے دین کے معاملے میں ان کو کسی ملامت گر کی ملات کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی، انہی کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور سلطنت رومی فتح کرے گا، یہ لوگ صرف سبحان اللہ اور اللہ اکبر کی سدائیں لگائیں گے، اوران کا قلعہ ٹوٹ جائے گا، بہت بڑا مال غنیمت ان کے ہاتھ لگے گا، اس جیسا مال کبھی بھی ان کو نہیں ملا ہوگا۔ یہ لوگ وہ مال اپنی ڈھالیں بھر بھر کے تقسیم کررہے ہوں گے، پھر ایک چیخنے والا چیخ کر کہے گا: اے مسلمانو! مسیح دجال تمہارے شہر اور تمہاری اولادوں میں ظاہر ہو چکا ہے، لوگ اس مال سے بے نیاز ہو جائیں گے، کچھ لوگوں نے مال رکھا اور کچھ نے وہیں چھوڑ دیا، لیکن مال رکھنے والا بعد میں بہت پچھتائے گا، اور مال چھوڑنے والا بھی پچھتائے گا۔ لوگ کہیں گے: یہ چیخ کر آواز دینے والا کون ہے؟ لیکن کسی کو پتا نہیں چلے گا کہ آواز کس نے دی ہے، لوگ کہیں گے: ایک جماعت کو معلومات لینے کے لئے (مقام) ''لد'' کی جانب بھیج دو، اگر واقعی دجال ظاہر ہو چکا ہوگا تو وہ آ کر ہمیں بتادیں گے، یہ جماعت وہاں پر آئے گی، ان کو دجال کے بارے کوئی اطلاع

نہ ملے گی، اور وہ لوگوں کو بھی شک وشبہ میں مبتلا دیکھیں گے۔ وہ مشورہ کریں گے کہ آواز دینے والے نے ہمیں ایک خبر ہی دی ہے، ہمیں اپنے علاقے کی طرف کوچ کرنا چاہئے، پھر ہمیں اصل حقیقتِ حال کا علم ہوگا۔ ہم سب کو (مقام) ''لد'' کی جانب جانا چاہئے، اگر وہاں مسیح دجال ہوا، تو ہم اس کے ساتھ اس وقت تک لڑیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمادے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے، اور اگر دجال کے ظاہر ہونے کی بات جھوٹی نکلی، تب بھی کوئی بات نہیں، وہ ہمارا علاقہ ہے، ہمارے خاندان وہیں آباد ہیں، اور ہماری فوجیں وہاں ہیں، ہم ان کی طرف ہی لوٹ کر گئے ہوں گے۔

8489 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْوِيهِ، قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ عَلٰى رَاْسِ السِّتِّينَ تَصِيرُ الْاَمَانَةُ غَنِيمَةً، وَالصَّدَقَةُ غَرَامَةً، وَالشَّهَادَةُ بِالْمَعْرِفَةِ وَالْحُكْمُ بِالْهَوٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَاتِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8489 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر سے جو بہت قریب آچکا ہے، جو ٦٠ سال تک رونما ہو جائے گا، جب امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا، زکوٰۃ کو چٹی سمجھا جائے گا، گواہی صرف جان پہچان کی بناء پر دی جائے گی اور فیصلہ نفسانی خواہشات کے مطابق ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8490 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، ثنا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَكُونُ لِلدَّابَّةِ ثَلَاثُ خَرَجَاتٍ مِنَ الدَّهْرِ، تَخْرُجُ اَوَّلَ خَرْجَةٍ بِاَقْصَى الْيَمَنِ فَيَفْشُو ذِكْرُهَا بِالْبَادِيَةِ وَلَا يَدْخُلُ ذِكْرُهَا الْقَرْيَةَ – يَعْنِي مَكَّةَ – ثُمَّ يَمْكُثُ زَمَانًا طَوِيلًا بَعْدَ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَخْرُجُ خَرْجَةً اُخْرَى قَرِيبًا مِنْ مَكَّةَ فَيَنْتَشِرُ ذِكْرُهَا فِي اَهْلِ الْبَادِيَةِ، وَيُنْشَرُ ذِكْرُهَا بِمَكَّةَ، ثُمَّ تَكْمُنُ زَمَانًا طَوِيلًا، ثُمَّ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي اَعْظَمِ الْمَسَاجِدِ حُرْمَةً وَاَحَبِّهَا اِلَى اللّٰهِ وَاَكْرَمِهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ لَمْ يَرُعْهُمْ اِلَّا وَهِيَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، تَدْنُو وَتَرْبُو بَيْنَ الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ، وَبَيْنَ بَابِ بَنِي مَخْزُومٍ عَنْ يَمِينِ الْخَارِجِ فِي وَسَطٍ مِنْ ذٰلِكَ، فَيَرْفَضُّ النَّاسُ عَنْهَا شَتَّى وَمَعًا، وَيَثْبُتُ لَهَا عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَرَفُوا اَنَّهُمْ لَنْ يُعْجِزُوا اللّٰهَ، فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ تَنْفُضُ عَنْ رَاْسِهَا التُّرَابَ، فَبَدَتْ بِهِمْ فَجَلَتْ عَنْ وُجُوهِهِمْ حَتّٰى تَرَكَتْهَا كَاَنَّهَا الْكَوَاكِبُ الدُّرِّيَّةُ، ثُمَّ وَلَّتْ فِي الْاَرْضِ لَا يُدْرِكُهَا طَالِبٌ وَلَا يُعْجِزُهَا هَارِبٌ

حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَعَوَّذُ مِنْهَا بِالصَّلَاةِ فَتَأْتِيهِ مِنْ خَلْفِهِ فَتَقُولُ: أَيْ فُلَانُ الْآنَ تُصَلِّي؟ فَيَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَتَسِمُهُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ تَذْهَبُ، فَيُجَاوِرُ النَّاسُ فِي دِيَارِهِمْ وَيَصْطَحِبُونَ فِي أَسْفَارِهِمْ وَيَشْتَرِكُونَ فِي الْأَمْوَالِ، يَعْرِفُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ حَتَّى إِنَّ الْكَافِرَ يَقُولُ: يَا مُؤْمِنُ اقْضِنِي حَقِّي، وَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: يَا كَافِرُ اقْضِنِي حَقِّي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَهُوَ أَبْيَنُ حَدِيثٍ فِي ذِكْرِ دَابَّةِ الْأَرْضِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8490 – طلحة بن عمرو الحضرمي ضعفوه وتركه أحمد

✧✧ حضرت سریحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دابہ تین زمانوں میں نکلے گا، پہلی مرتبہ وہ یمن کے دور کے علاقے سے نکلے گا، اس کا تذکرہ صرف دیہاتوں میں رہے گا، مکہ مکرمہ میں اس کی خبر نہیں پہنچے گی، اس کے بعد ایک طویل زمانہ گزرے گا، پھر یہ مکہ کے قریب ایک جگہ سے نکلے گا، اس کا تذکرہ دیہاتوں میں بھی پھیلے گا اور مکہ مکرمہ میں بھی، پھر ایک طویل زمانہ گزرے گا، پھر لوگ مسجد حرام (لوگ سب سے زیادہ جس کی عزت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ اسی مسجد سے محبت ہے اور اس کی بارگاہ میں اس کی عزت سب مسجدوں سے زیادہ ہے) میں موجود ہوں گے، وہ لوگوں کو ڈرائے گا نہیں، وہ مسجد کے ایک کونے میں ہوگا، وہ رکن اسود اور باب بنی مخزوم کے درمیان آجائے گا، باہر کے ہاتھ کی طرف اس کے درمیان میں۔ لوگ وہاں سے گروہ در گروہ اور اکیلے اکیلے بھاگ پڑیں گے، لیکن ایک مسلمان جماعت وہاں ثابت قدم رہے گی، ان کو یقین ہوگا کہ وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ تب وہ اپنے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے ان کی جانب نکلے گا، وہ لوگوں میں ظاہر ہوگا، پھر وہ آسمانوں کی جانب چڑھے گا اور لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو جائے گا حتیٰ کہ چمکتے ہوئے ستارے کی طرح محسوس ہوگا۔ پھر وہ زمین کی جانب واپس آئے گا، اس کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگنے والا اس کو پکڑ نہیں سکے گا، اور اس سے بھاگنے والا اس سے بھاگ نہیں سکے گا حتیٰ کہ ایک آدمی نماز میں اس سے پناہ مانگ رہا ہوگا تو وہ اس آدمی کے پیچھے سے آکر کہے گا: اے آدمی تو اب نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ آدمی اس کی طرف دیکھے گا تو وہ اس کے چہرے پر زخم کر دے گا۔ پھر چلا جائے گا، لوگ اس کو اپنے ساتھ اپنے شہروں میں رکھیں گے، اپنے سفروں میں اپنے ساتھ رکھیں گے، اپنے مالوں میں اس کو شریک کریں گے۔ مومن اس کو کافر سمجھے گا اور کافر اسے مومن جانے گا، حتیٰ کہ کافر کہے گا: اے مومن تو میرا حق ادا کر۔ اور مومن کہے گا: اے کافر تو میرا حق ادا کر۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے دابۃ الارض کے متعلق یہ حدیث بہت واضح ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8491 – حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَنْبَأَ عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَذُكِرَتِ الدَّابَّةُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "إِنَّهَا تَخْرُجُ ثَلَاثَ خَرَجَاتٍ فِي بَعْضِ الْبَوَادِي، ثُمَّ تَكْمُنُ، ثُمَّ تَخْرُجُ فِي بَعْضِ الْقُرَى حَتَّى يُذْعَرُوا وَحَتَّى تُهَرِيقَ فِيهَا الْأُمَرَاءُ الدِّمَاءَ، ثُمَّ تَكْمُنُ، قَالَ: فَبَيْنَمَا النَّاسُ عِنْدَ

اَعْظَمِ الْمَسَاجِدِ وَاَفْضَلِهَا وَاَشْرَفِهَا - حَتّٰى قُلْنَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَمَا سَمَّاهُ - اِذِ ارْتَفَعَتِ الْاَرْضُ وَيَهْرُبُ النَّاسُ، وَيَبْقٰى عَامَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقُولُونَ: اِنَّهُ لَنْ يُنْجِيَنَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ شَيْءٌ، فَتَخْرُجُ فَتَجْلُو وُجُوهَهُمْ حَتّٰى تَجْعَلَهَا كَالْكَوَاكِبِ الدُّرِّيَّةِ، وَتَتْبَعُ النَّاسَ، جِيرَانٌ فِي الرِّبَاعِ شُرَكَاءُ فِي الْاَمْوَالِ وَاَصْحَابٌ فِي الْاِسْلَامِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8491 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہاں دابہ کا ذکر چل نکلا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تین مرتبہ نکلے گا، ایک دفعہ وہ کسی دیہاتی علاقے میں نکلے گا، پھر چھپ جائے گا، پھر وہ کسی شہری علاقے میں ظاہر ہوگا، لوگ اس سے خوف زدہ ہو جائیں گے، اس میں حکمران بہت خون بہائیں گے۔ پھر یہ چھپ جائے گا، پھر ایک موقع پر لوگ سب سے اعلیٰ، سب سے افضل، سب سے اشرف (مسجد حرام) میں ہوں گے، زمین اونچی ہونا شروع ہو جائے گی، لوگ یہ دیکھ کر بھاگ جائیں گے، اور کچھ مسلمان وہاں ثابت قدم رہیں گے، کہیں گے: ہمیں اللہ کے فیصلے سے کوئی عمل نکال نہیں سکتا۔ دابہ باہر نکلے گا، وہ لوگوں کے چہروں کو ستاروں کی مانند چمکا دے گا، وہ لوگوں کے ساتھ رہے گا، لوگ محلے میں اس کے پڑوسی ہوں گے، لوگ اپنے مال میں اس کو شریک کریں گے، اور اسلام میں اس کے ساتھی بنیں گے۔

۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8492 – حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يَبِيتُ النَّاسُ يَسِيرُونَ اِلٰى جَمْعٍ، وَتَبِيتُ دَابَّةُ الْاَرْضِ تَسْرِي اِلَيْهِمْ، فَيُصْبِحُونَ وَقَدْ جَعَلَتْهُمْ بَيْنَ رَاْسِهَا وَذَنَبِهَا فَمَا مُؤْمِنٌ اِلَّا تَمْسَحُهُ، وَلَا مُنَافِقٌ وَلَا كَافِرٌ اِلَّا تَخْطِمُهُ، وَاِنَّ التَّوْبَةَ لَمَفْتُوحَةٌ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ، فَيَاْخُذَ الْمُؤْمِنَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكْمَةِ، وَتَدْخُلَ فِي مَسَامِعِ الْكَافِرِ وَالْمُنَافِقِ حَتّٰى يَكُونَ كَالشَّيْءِ الْحَنِيذِ، وَاِنَّ التَّوْبَةَ لَمَفْتُوحَةٌ، ثُمَّ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8492 – ابن البيلمانی ضعيف وكذا الوليد

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگ مزدلفہ کی جانب چل رہے ہوں گے، اور دابہ بھی لوگوں کے ہمراہ چلے گا، مزدلفہ میں جائے گا۔ جب صبح ہوگی تو (وہ اتنا بڑا ہو چکا ہوگا کہ) سب لوگ اس کے سر اور دم کے درمیان ہوں گے، ہر مومن سے وہ مصافحہ کرے گا اور منافق اور کافر کے ناک پر مارے گا۔ لیکن توبہ کا دروازہ اس وقت بھی کھلا ہوگا، حتیٰ کہ دجال ظاہر ہوگا، وہ مومن کو ایک اکھڑ آدمی کی طرح پکڑے گا اور وہ کافر اور منافق کے کانوں میں داخل ہو جائے گا حتیٰ کہ ایسا ہو جائے گا جیسے بھنا ہوا گوشت ہوتا ہے، اس وقت تک بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوگا، پھر سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا۔ (تب توبہ

کا دروازہ بند ہو جائے گا۔)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8493 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي حَاتِمٍ، ثنا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اِدْرِيسَ بْنِ يَزِيدَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْاَرْضِ) (النمل: 82) قَالَ: اِذَا لَمْ يَاْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8493 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ارشاد

"وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ (النمل:82)

"اور جب بات ان پر آ پڑے گی ہم زمین سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا، اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے (ترجمہ کنز الایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب لوگ بھلائی کا حکم نہیں کریں گے اور برائی سے منع نہیں کریں گے۔

8494 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنبَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا عَصَى مُوْسَى، وَخَاتَمُ سُلَيْمَانَ، فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَى، وَتَخْطِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ، حَتَّى اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ يَجْتَمِعُونَ فَيَقُوْلُوْنَ لِهٰذَا: يَا مُؤْمِنُ، وَيَقُوْلُوْنَ لِهٰذَا: يَا كَافِرُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8494 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دابہ نکلے گا، اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا، سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی، وہ مومن کے چہرے کو عصا کے ساتھ چمکا دے گا، اور انگوٹھی کے ساتھ کافر کی ناک پر زخم لگائے گا حتیٰ کہ کچھ لوگ دسترخوان پر جمع ہوں گے تو کچھ اس کو "یا مومن" کہہ کر پکاریں گے اور کچھ اس کو "یا کافر" کہہ کر پکاریں گے۔

8495 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ فِيهِ الرَّجُلُ بِخِفَّةِ حَالِهِ كَمَا يُغْبَطُ الرَّجُلُ الْيَوْمَ بِالْمَالِ وَالْوَلَدِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَيُّ الْمَالِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ؟ قَالَ: سِلَاحٌ صَالِحٌ، وَفَرَسٌ صَالِحٌ يَزُولُ مَعَهُ اَيْنَمَا زَالَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8495 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا، جب آدمی اپنی خفت حال پر ایسے فخر کرے گا جیسے آج لوگ اپنے مال اور اولاد پر فخر کرتے ہیں۔ ایک آدمی نے کہا: اس وقت کون سا مال سب سے بہتر ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درست اسلحہ، اور ایسا زبردست گھوڑا جو اپنے سوار کے ساتھ وفاداری کرے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8496 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْطَاةَ الْفَزَارِيَّ، يَقُوْلُ: اِنَّهُ سَمِعَ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: اِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْكُبْرٰى فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ، بِاَرْضٍ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ، فِيْهَا مَدِينَةٌ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ، خَيْرُ مَنَازِلِ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8496 – صحيح

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملحمہ کبریٰ (بڑی جنگ کے دن) مسلمانوں کے خیمے ایسی جگہ ہوں گے جس کو ''غوطہ'' کہا جاتا ہے، اس میں ایک شہر ہے، جس کو دمشق کہا جاتا ہے، وہ شہر اس دن مسلمانوں کی تمام منازل سے بہتر ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8497 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَتْ بَيْعَةُ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قُلْتُ: لَوْ خَرَجْتُ اِلَى الشَّامِ فَتَنَحَّيْتُ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْبَيْعَةِ، فَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الشَّامَ، فَاُخْبِرْتُ بِمَقَامٍ يَقُوْمُهُ نَوْفٌ، فَجِئْتُهُ فَاِذَا رَجُلٌ فَاسِدُ الْعَيْنَيْنِ، عَلَيْهِ خَمِيصَةٌ وَاِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا رَآهُ نَوْفٌ اَمْسَكَ عَنِ الْحَدِيْثِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: حَدِّثْ بِمَا كُنْتَ تُحَدِّثُ بِهِ، قَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِالْحَدِيْثِ مِنِّي اَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ مَنَعُوْنَا عَنِ الْحَدِيْثِ – يَعْنِي الْاُمَرَاءَ – قَالَ: اَعْزِمُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا حَدَّثْتَنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ يَجْتَازُ النَّاسُ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ، لَا يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ اِلَّا شِرَارُ اَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ اَرْضُهُمْ، وَتَقْذَرُهُمْ اَنْفُسُهُمْ، وَاللّٰهُ يَحْشُرُهُمْ اِلَى النَّارِ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ، تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا، وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا، وَتَاْكُلُ مَنْ تَخَلَّفَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8497 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ فِي بَقِيَّتِهِمْ

✧✧ حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں: جب یزید کی بیعت ہو رہی تھی تو میں نے سوچا کہ میں شام کی طرف نکل جاؤں اور اس بیعت کے شر سے بچوں، چنانچہ میں ملک شام چلا گیا، وہاں مجھے ایک مقام بتایا گیا جہاں پر ''نوف'' رہتا تھا، میں وہاں آیا، میں نے دیکھا کہ ایک کمزور بینائی والا شخص موجود ہے، اس نے ایک چادر اوڑھ رکھی ہے، وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما تھے، جب نوف نے ان کو دیکھا تو حدیث پاک بیان کرنے سے رک گیا، حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم حدیث بیان کرتے رہو، انہوں نے کہا: حدیث بیان کرنے کا آپ زیادہ حق رکھتے ہیں، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، وہ کہنے لگے: مجھے ان لوگوں (یعنی امراء) نے حدیث بیان کرنے سے روک دیا ہے، انہوں نے کہا: میں آپ کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث ضرور سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہو، انہوں نے فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ، ہجرت کے بعد عنقریب ایک اور ہجرت ہوگی، لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام ہجرت سے بھی آگے گزر جائیں گے۔ روئے زمین پر شریر لوگ باقی بچیں گے، ان کو ان کی زمین باہر پھینک دے گی، وہ خود اپنے آپ سے نفرت کریں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ ایک آگ کی طرف لے جائے گا، جب یہ لوگ رات گزاریں گے تو وہ آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی، اور جب یہ لوگ قیلولہ کریں گے تو وہ آگ بھی قیلولہ کرے گی، اور جو پیچھے رہ جائے گا اس کو کھا لے گی۔ اور آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''عنقریب مشرق کی جانب سے میری امت میں سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے، وہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اتر رہا ہوگا، جب بھی ان میں سے کوئی جماعت نکلے گی، اس کو ختم کر دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ انہی کے باقی ماندہ لوگوں میں دجال نکلے گا''۔

8498 – حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْكَشِّيُّ بِنَيْسَابُورَ مِنْ كِتَابِهِ، ثنا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْكَشِّيُّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، ثنا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، ثنا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ، ثنا أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، فَخَطَبَنَا إِلَى الظُّهْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ خَطَبَنَا إِلَى الْعَصْرِ، فَنَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ صَعِدَ فَخَطَبَنَا إِلَى الْمَغْرِبِ، وَحَدَّثَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8498 – صحيح

✧✧ ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، پھر ظہر تک خطبہ دیا، پھر منبر سے نیچے تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر نماز عصر تک پھر خطبہ دیا، پھر عصر کے لئے نیچے تشریف لائے، نماز

پڑھا کر، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور مغرب تک آپ خطبہ دیتے رہے، اس دن حضور ﷺ نے ہمیں بعد میں آنے والے تمام واقعات بیان کر دیئے، چنانچہ جس نے اس دن کی باتیں جتنی زیادہ یاد رکھیں، وہ اتنا ہی بڑا عالم ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8499 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِیْ هٰؤُلَاءِ فَاِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّیْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ غَابَ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8499 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور قیامت تک ہونے والے معاملات ہمیں بتا دیئے، جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھ لیا اور جو بھول گیا، وہ بھول گیا۔ میرے اکثر ساتھی ان احادیث کو یاد کرتے تھے، اور ان میں سے کوئی بات بھی وقوع پذیر ہوتی جس کو میں بھول چکا ہوتا، پھر جب میں اس کو دیکھتا تو مجھے اس طرح ذہن میں آجاتی، جیسے کوئی آدمی عرصے بعد ملے تو اس کو انسان پہچان لیتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8500 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ الْخُدْرِیُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَهْلَ بَيْتِی سَيَلْقَوْنَ مِنْ بَعْدِی مِنْ اُمَّتِی قَتْلًا وَتَشْرِيدًا، وَاِنَّ اَشَدَّ قَوْمِنَا لَنَا بُغْضًا بَنُو اُمَيَّةَ، وَبَنُو الْمُغِيرَةِ، وَبَنُو مَخْزُوْمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد میری امت کی جانب سے میرے اہل بیت کو قتل اور بھاگنے کا سامنا ہوگا اور میری قوم کے ساتھ سب سے زیادہ بغض رکھنے والے لوگ بنوامیہ، بنوالمغیرہ اور بنومخزوم ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8501 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِیُّ، ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِیُّ، ثَنَا

اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّدِّ، قَالَ: " يَحْفِرُوْنَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰی اِذَا كَادُوْا يَخْرِقُوْنَهُ، قَالَ الَّذِیْ عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا "، قَالَ: " فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَاَشَدِّ مَا كَانَ، حَتّٰی اِذَا بَلَغُوْا مُدَّتَهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ الَّذِیْ عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاسْتَثْنٰی "، قَالَ: " فَيَرْجِعُوْنَ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ تَرَكُوْهُ، فَيَخْرِقُوْنَهُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَی النَّاسِ، فَيَسْتَقُوْنَ الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ، فَيَرْمُوْنَ سِهَامَهُمْ فِی السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ، فَيَقُوْلُوْنَ: قَهَرْنَا اَهْلَ الْاَرْضِ، وَغَلَبْنَا مَنْ فِی السَّمَاءِ قُوَّةً وَعُلُوًّا "، قَالَ: فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِیْ اَقْفَائِهِمْ، قَالَ: فَيُهْلِكُهُمْ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَسْمُنُ وَتَبْطُرُ، وَتَشْكُرُ شُكْرًا، وَتَسْكَرُ سُكْرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 8501 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیوار کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے ''وہ (یاجوج وماجوج) روزانہ اس کو کھودیں گے، جب وہ بالکل گرنے والی ہوگی تو ان کا نگران ان سے کہے گا کہ اب واپس چلو اور جو بچ گئی ہے وہ کل کھودیں گے، اگلے دن اللہ تعالیٰ اس کو پوری کر دے گا اور وہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہوگی، ان کا سلسلہ یونہی چلتا رہے گا، جب ان کے نکلنے کا وہ وقت آ جائے گا جو اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے تو شام کے وقت واپس لوٹتے ہوئے ان کا نگران کہے گا: اب جو بچ گئی ہے وہ ہم ''ان شاء اللہ تعالیٰ'' کل کھودیں گے، یہ لوگ واپس آ جائیں گے، اگلے دن جب اس دیوار کے پاس جائیں گے تو وہ اتنی ہی ہوگی جتنی کل شام چھوڑ کر گئے تھے، وہ دیوار توڑیں گے، اور لوگوں پر حملہ آور ہوں گے، یہ سب پانی پی جائیں گے، لوگ ان سے بھاگیں گے، یہ اپنے تیر آسمان کی جانب پھینکیں گے، وہ تیر خون آلود ہو کر واپس آئیں گے، یہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں پر بھی غلبہ پا لیا ہے اور آسمان والوں پر بھی ہمیں غلبہ اور طاقت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی گردن کی پچھلی جانب ایک کیڑا پیدا فرمائے گا جس کی وجہ سے یہ سب ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، زمین کے جانور موٹے ہو جائیں گے، تروتازہ ہو جائیں گے، وہ اللہ کا شکر ادا کریں گے، اور ان کے گوشت کھانے سے نشہ آئے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8502 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنِیْ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عَفَازَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَقِیَ اِبْرَاهِيْمَ، وَمُوْسٰی، وَعِيْسٰی عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ مَتٰی هِیَ، فَبَدَءُوْا بِاِبْرَاهِيْمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَسَاَلُوْا مُوْسٰی

فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عَلْمٌ، فَرَدُّوا الْحَدِيثَ إِلَى عِيسَى، فَقَالَ: عَهْدُ اللّٰهِ إِلَيَّ فِيهَا دُونَ وَجْبَتِهَا، فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ وَقَالَ: فَأَهْبِطُ فَأَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ، فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، لَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ فَيَجْأَرُونَ إِلَيَّ فَأَدْعُو اللّٰهَ فَيُمِيتُهُمْ فَتَجْوَى الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ، فَيَجْأَرُونَ إِلَيَّ فَأَدْعُوا اللّٰهَ فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ، فَيَقْذِفُ بِأَجْسَامِهِمْ فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ، فَعَهْدُ اللّٰهِ إِلَيَّ أَنَّهُ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ أَنَّ السَّاعَةَ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ، لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَأُهُمْ بِوِلَادَتِهَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا " قَالَ الْعَوَّامُ: " فَوَجَدْتُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَرَأَ: (حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ) (الأنبياء: 97)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8502 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی، ان کے درمیان قیامت کے بارے میں مذاکرہ ہوا، سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا تو ان کے پاس قیامت کے بارے میں کوئی علم نہ تھا، پھر موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے بھی کوئی جواب نہ دیا، پھر عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقوع قیامت کے معین دن سے پہلے تک کا علم ہے۔ اس کے واقع ہونے کے معین وقت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس کے بعد دجال کے خروج کا ذکر ہوا، پھر عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: پھر میں نازل ہوں گا اور اس کو قتل کروں گا۔ پھر لوگ اپنے وطنوں کی جانب لوٹ جائیں گے، پھر ان کو یاجوج وماجوج کا سامنا ہوگا، اور وہ ہر جانب سے نکل پڑیں گے، وہ جس پانی کے پاس سے گزریں گے اس کو پی جائیں گے، اور جس چیز کے پاس سے گزریں گے، اسے تباہ کر دیں گے، پھر لوگ مجھ سے مدد مانگیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگوں گا، اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک فرما دے گا، پھر پوری زمین ان کی وجہ سے بدبودار ہو جائے گی، لوگ پھر مجھ سے مدد مانگیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگوں گا، اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائے گا، برسات کا پانی ان کے جسموں کو بہا کر سمندر میں ڈال دے گا پھر پہاڑ چلیں گے اور زمین دسترخوان کی مانند بچھا دی جائے گی، اللہ تعالیٰ کا میرے ساتھ یہ عہد ہے کہ جب یہ معاملات رونما ہو چکیں گے تب قیامت اتنی قریب ہوگی جیسے کسی حاملہ عورت کے دن پورے ہو جائیں تو اس کے ہاں ولادت بالکل قریب ہوتی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی

حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ (الانبياء: 97)

''یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے اور قریب آیا سچا وعدہ''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8503 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ الصَّنْعَانِیُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، اَنْبَاَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِیُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلٰی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِيعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَجِیءُ الرِّيحُ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8503 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عیاش ابن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے ایک ہوا آئے گی جو ہر مومن کی روح کو قبض کر لے گی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8504 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیُّ ثُمَّ الظَّفَرِیُّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيْدٍ، اَخُو بَنِی عَبْدِ الْاَشْهَلِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " تُفْتَحُ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ، يَخْرُجُونَ عَلَی النَّاسِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: (مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ) (الأنبياء: 96) ، فَيَعِيْثُوْنَ فِی الْاَرْضِ، وَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ، وَيَضُمُّوْنَ اِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، وَيَشْرَبُوْنَ مِيَاهَ الْاَرْضِ حَتّٰی اِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَمُرُّ بِالنَّهَرِ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهِ حَتّٰی يَتْرُكُوْهُ يَابِسًا، حَتّٰی اِنَّ مَنْ بَعْدَهُمْ لَيَمُرُّ بِذٰلِكَ النَّهَرِ فَيَقُوْلُ: لَقَدْ كَانَ هَاهُنَا مَاءٌ مَرَّةً، حَتّٰی اِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَ فِیْ حِصْنٍ اَوْ مَدِيْنَةٍ، قَالَ قَائِلُهُمْ: هٰؤُلَاءِ اَهْلُ الْاَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ بَقِیَ اَهْلُ السَّمَاءِ ، قَالَ: ثُمَّ يَهُزُّ اَحَدُهُمْ حَرْبَتَهُ، ثُمَّ يَرْمِیْ بِهَا اِلَی السَّمَاءِ ، فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً دَمًا لِلْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰی ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ دُوْدًا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ كَالنَّغَفِ، فَيَخْرُجُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ مَوْتٰی، لَا يُسْمَعُ لَهُمْ حِسٌّ، فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: اَلَا رَجُلٌ يَشْرِیْ لَنَا بِنَفْسِهِ فَيَنْظُرُ مَا فَعَلَ هٰذَا الْعَدُوُّ، قَالَ: ثُمَّ يَتَجَرَّدُ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ مُحْتَسِبًا بِنَفْسِهِ قَدْ وَطَّنَهَا بِنَفْسِهِ عَلٰی اَنَّهُ مَقْتُوْلٌ، فَيَنْزِلُ فَيَجِدُهُمْ مَوْتٰی بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ، فَيُنَادِیْ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْشِرُوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفَاكُمْ عَدُوَّكُمْ، فَيَخْرُجُوْنَ مِنْ مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ، وَيُسَرِّحُوْنَ مَوَاشِيَهُمْ فَمَا يَكُوْنُ لَهَا رَعْیٌ اِلَّا لُحُوْمُهُمْ، فَتَشْكُرُ عَنْهُ كَاَحْسَنِ مَا شَكَرَتْ عَنْ شَیْءٍ مِنْ نَبَاتٍ اَصَابَتْهُ قَطُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8504 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا، یہ لوگوں پر حملہ آور ہوں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ (الانبياء:96)

''یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

یہ زمین میں فساد کریں گے اور مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں سے ہٹ جائیں گے اور لوگوں کے مال اور مویشی اپنے ساتھ ملالیں گے، اور زمین کے تمام پانی پی جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے ایک شخص کسی نہر سے گزرے گا، تو اس کا سارا پانی پی جائے گا، اور وہ نہر خشک ہو جائے گی، اس کے بعد کوئی آدمی وہاں سے گزرتا ہوا اس نہر کو دیکھ کر کہے گا: کبھی اس نہر میں بہت پانی ہوا کرتا تھا۔ جب کوئی بھی انسان باقی نہیں بچے گا، سوائے ان کے جو کسی قلعے میں یا شہر میں پناہ گزیں ہوں گے، تو ان میں سے ایک کہے گا: ہم زمین والوں سے تو فارغ ہو گئے ہیں، اب آسمان والے باقی رہتے ہیں، پھر ایک شخص اپنا نیزہ آسمان کی جانب پھینکے گا، وہ خون آلود ہو کر اور آزمائش بن کر واپس آئے گا، اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ ان کی گردن میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا، اور وہ ان کی گردنوں سے نکلے گا، اور صبح کے وقت سب مر چکے ہوں گے، ان کی کوئی آواز سنائی نہیں دے گی، مسلمان کہیں گے؟ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو ہمارے لئے اپنی جان کو بیچ دے، وہ ان دشمنوں کی یہ حالت دیکھے گا، پھر ان میں سے ایک آدمی اپنی قربانی دینے کی نیت سے ان سے الگ ہوگا اور وہ اپنے قتل ہونے کا مکمل یقین کرتے ہوئے نیچے اترے گا، وہ دیکھے گا کہ سب ایک دوسرے کے اوپر مرے پڑے ہیں، وہ آواز دے کر کہے گا: اے مسلمانو تمہیں مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہارے دشمن کا صفایا کر دیا ہے، پھر مسلمان اپنی بستیوں اور قلعوں سے باہر آجائیں گے، اور وہ اپنے مویشیوں کو ڈھونڈیں گے، لیکن ان کو صرف ان کا گوشت ملے گا، وہ اس کا شکرادا کریں گے، جیسے کہ کوئی جڑی بوٹی کو جب بارش مل جائے تو وہ شکرادا کرتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8505 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ جَابِرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ يَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِنَهَرٍ مِثْلِ دِجْلَةَ، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ: قَدْ كَانَ فِيْ هٰذَا النَّهَرِ مَرَّةً مَاءٌ"، وَلَا يَمُوْتُ رَجُلٌ اِلَّا تَرَكَ اَلْفًا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ فَصَاعِدًا، وَمَنْ بَعْدَهُمْ ثَلَاثَةُ اُمَمٍ: تَاوِيسَ وَتَاوِيلَ وَنَاسِكٌ وَّمَنْسَكٌ شَكَّ شُعْبَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8505 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یاجوج و ماجوج کا پہلا فرد دریائے دجلہ جیسے دریا سے گزرے گا، جب

اس لشکر کا آخری شخص وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا: کبھی اس دریا میں پانی ہوتا تھا۔ ان کا جو بھی آدمی مرے گا وہ ہزار سے زیادہ اپنی اولادیں چھوڑ کر مرے گا، ان کے بعد تین امتیں آئیں گی، تاویس، تاویل اور ناسک یا منسک۔ شعبہ کو شک ہے کہ یہاں پر لفظ ناسک بیان کیا یا منسک۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8506 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمْرٍو الْبِكَالِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَزَّاَ الْخَلْقَ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ ، فَجَعَلَ تِسْعَةَ اَجْزَاءٍ الْمَلَائِكَةَ، وَجُزْءًا سَائِرَ الْخَلْقِ، وَجَزَّاَ الْمَلَائِكَةَ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ ، فَجَعَلَ تِسْعَةَ اَجْزَاءٍ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ وَجُزْءًا لِرِسَالَتِهِ، وَجَزَّاَ الْخَلْقَ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ فَجَعَلَ تِسْعَةَ اَجْزَاءٍ الْجِنَّ، وَجُزْءًا بَنِيْ آدَمَ، وَجَزَّاَ بَنِيْ آدَمَ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ ، فَجَعَلَ تِسْعَةَ اَجْزَاءٍ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ، وَجُزْءًا سَائِرَ النَّاسِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ، قَالَ: السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْحَرَمِ بِحِيَالِهِ الْعَرْشُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8506 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو ۱۰ اجزاء پر تقسیم کیا، ان میں سے ۹ اجزاء فرشتے بنائے اور ایک جزء باقی تمام مخلوقات۔ پھر فرشتوں کے ۱۰ اجزء کئے، ان میں ۹ اجزاء دن رات ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل کرتے ہیں، اور ایک جزء کو رسالت کے لئے رکھا۔ مخلوق کے دس حصے بنائے، ان میں سے ۹ حصے جنات بنائے، اور ایک حصہ انسان۔ اور انسانوں کے دس حصے بنائے، ان میں سے ۹ حصے یاجوج وماجوج ہیں، اور ایک حصہ تمام انسان اور ذات الحبک آسمان سے مراد، ساتواں آسمان ہے اور حرم کے سامنے عرش ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8507 - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْاَشْجَعِيُّ، ثنا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، نَهْرَانِ: اَحَدُهُمَا نَارٌ تَاَجَّجُ فِي عَيْنِ مَنْ رَآهُ، وَالْاٰخَرُ مَاءٌ اَبْيَضُ فَاِنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَلْيُغْمِضْ، وَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا، فَاِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَاِيَّاكُمْ وَالْاٰخَرَ فَاِنَّهُ الْفِتْنَةُ، وَاعْلَمُوا اَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَاُهُ مَنْ يَكْتُبُ وَمَنْ لَا يَكْتُبُ، وَاَنَّ اِحْدَى عَيْنَيْهِ مَمْسُوحَةٌ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ، اَنَّهُ يَطْلُعُ مِنْ آخِرِ اَمْرِهِ عَلَى بَطْنِ الْاُرْدُنِّ، عَلَى بَيْتِهِ اَفِيقُ، وَكُلُّ وَاحِدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ بِبَطْنِ الْاُرْدُنِّ، وَاَنَّهُ يَقْتُلُ مِنَ

الْمُسْلِمِينَ ثُلُثًا، وَيَهْزِمُ ثُلُثًا، وَيُبْقِي ثُلُثًا، وَيَجِنُّ عَلَيْهِمُ اللَّيْلُ، فَيَقُولُ بَعْضُ الْمُؤْمِنِينَ لِبَعْضٍ: مَا تَنْتَظِرُونَ اَنْ تَلْحَقُوا بِاِخْوَانِكُمْ فِي مَرْضَاةِ رَبِّكُمْ، مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ طَعَامٍ فَلْيَغْدُ بِهِ عَلٰى اَخِيهِ، وَصَلُّوا حِينَ يَنْفَجِرُ الْفَجْرُ، وَعَجِّلُوا الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَقْبِلُوا عَلٰى عَدُوِّكُمْ، فَلَمَّا قَامُوا يُصَلُّونَ نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِمَامُهُمْ، فَصَلّٰى بِهِمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: هٰكَذَا افْرِجُوا بَيْنِي وَبَيْنَ عَدُوِّ اللّٰهِ " قَالَ اَبُو حَازِمٍ: قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: فَيَذُوبُ كَمَا تَذُوبُ الْإِهَالَةُ فِي الشَّمْسِ . وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: " كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَسَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُونَهُمْ حَتّٰى اِنَّ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ لَيُنَادِي: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ فَاقْتُلْهُ، فَيُفْنِيهِمُ اللّٰهُ وَيَظْهَرُ الْمُسْلِمُونَ، فَيَكْسِرُونَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُونَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُونَ الْجِزْيَةَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، اَخْرَجَ اللّٰهُ اَهْلَ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ فَيَشْرَبُ اَوَّلُهُمُ الْبُحَيْرَةَ، وَيَجِيءُ آخِرُهُمْ وَقَدِ اسْتَقَوْهُ، فَمَا يَدَعُونَ فِيهِ قَطْرَةً، فَيَقُولُونَ: ظَهَرْنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا قَدْ كَانَ هَاهُنَا اَثَرُ مَاءٍ، فَيَجِيءُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وَرَاءَهُ، حَتّٰى يَدْخُلُوا مَدِينَةً مِنْ مَدَائِنِ فِلَسْطِينَ، يُقَالُ لَهَا: لُدٌّ، فَيَقُولُونَ: ظَهَرْنَا عَلٰى مَنْ فِي الْاَرْضِ، فَتَعَالَوْا نُقَاتِلُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، فَيَدْعُو اللّٰهَ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قُرْحَةً فِي حُلُوقِهِمْ، فَلَا يَبْقٰى مِنْهُمْ بَشَرٌ، فَتُؤْذِي رِيحُهُمُ الْمُسْلِمِينَ، فَيَدْعُو عِيسٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِمْ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا فَتَقْذِفُهُمْ فِي الْبَحْرِ اَجْمَعِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8507 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے حالات کو سب سے زیادہ میں جانتا ہوں، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی، ان میں سے ایک کے اندر دیکھنے والوں کو آگ دکھائی دے گی، اور دوسری میں سفید پانی دکھائی دے گا، جو شخص اس کو پائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس آگ والی نہر میں غوطہ لگائے اور اسی سے پیئے کیونکہ حقیقت میں وہ ٹھنڈا پانی ہوگا، اور دوسری نہر سے بچ کر رہنا، کیونکہ وہ فتنہ ہے۔ اور جان لو کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا، ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ اس کو پڑھ لے گا، آنکھ کی بیماری کی وجہ سے اس کی ایک آنکھ ضائع ہو چکی ہوگی، اس کے احوال میں آخری واقعہ یہ ہوگا کہ وہ سرزمین اردن پر آئے گا، اپنے گھر پر صبح کرے گا، اردن میں ہر شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھنے والا ہوگا، وہ مسلمانوں کی ایک تہائی جماعت کو قتل کر دے گا، ایک تہائی بھاگ جائیں گے، اور ایک تہائی باقی بچیں گے۔ جب رات ہوگی تو مومنین ایک دوسرے سے کہیں گے: ہمیں اپنے رب کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کرنی چاہئے، جس کے پاس کوئی کھانے پینے کی کوئی چیز ہو، وہ اپنے مسلمان بھائی تک پہنچائے، اور جیسے ہی صبح صادق کا وقت شروع ہو، نماز فجر ادا کر کے اپنے دشمن پر حملہ آور ہو جائیں، جب یہ نماز کے لئے کھڑے ہوں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے، جب نماز سے فارغ ہو جائیں گے، ہاتھ سے اشارہ کر کے کہیں گے:

میرے اور اللہ کے دشمن کے درمیان راستہ چھوڑ دو، ابوحازم کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر) وہ یوں پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے دھوپ میں چربی پگھلتی ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمرو نے اس موقع پر فرمایا: وہ ایسے پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے، اللہ تعالیٰ ان پر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا، وہ ان لوگوں کو قتل کریں گے حتیٰ کہ درخت اور پتھر آواز دے دے کر کہیں گے: اے عبداللہ، اے عبدالرحمٰن، اے مسلمان، یہ دیکھو، یہاں پر یہودی چھپا ہوا ہے، اس کو قتل کرو، اس طرح اللہ تعالیٰ یہودیوں کا صفایا کر دے گا اور مسلمانوں کو غلبہ دے گا، مسلمان صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ ختم ہو جائے گا۔ لوگ اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو نکالے گا، ان کا پہلا لشکر سمندر کا پانی پی جائے گا، جب آخری فرد وہاں پہنچے گا تو پانی ختم ہو چکا ہوگا، وہ اس میں ایک قطرہ تک نہیں چھوڑیں گے، وہ کہیں گے: یہاں پر کبھی پانی کا اثر ہوتا تھا۔ پھر اللہ کا نبی اور اس کے صحابی اس کا تعاقب کریں گے فلسطین کے ایک شہر میں داخل ہوں گے، اس کا نام "لد" ہے۔ یہ کہیں گے: ہم زمین والوں پر غالب آ گئے ہیں، اب چلو ہم آسمان والوں سے بھی لڑتے ہیں، یہ لوگ اس وقت اللہ کے نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے، (نبی کی دعا کی برکت سے) اللہ تعالیٰ ان کے حلق میں کیڑے پیدا کر دے گا، جس کی وجہ سے ان کا کوئی ایک فرد بھی زندہ نہیں بچے گا، پھر ان کی بدبو مسلمانوں کو تکلیف دے رہی ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا مانگیں گے، اللہ تعالیٰ تیز ہوا بھیجے گا، وہ ان سب کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8508 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ – اِمْلَاءً فِي الْجَامِعِ قَبْلَ بِنَاءِ الدَّارِ لِلشَّيْخِ الْإِمَامِ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ – ثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ كَامِلٍ الرَّمَادِيُّ – سَنَةَ سِتٍّ وَسِتِّينَ – ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الْحِمْصِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، اَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ، يَقُولُ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا، وَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ؟ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضْتَ وَرَفَعْتَ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّخْلِ، قَالَ: اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَكُلُّ امْرِءٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ لِحْيَتُهُ، قَائِمَةٌ كَاَنَّهُ شَبِيهُ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ رَاٰهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ ثُمَّ قَالَ: اُرَاهُ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ اثْبُتُوا قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: اَرْبَعِينَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الَّذِي كَسَنَةٍ يَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ:

كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ قَالَ: " فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، وَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ دَرًّا، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَتَتْبَعُهُ أَمْوَالُهُمْ وَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ مَا بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ، ثُمَّ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَيَنْطَلِقُ وَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُسْلِمًا شَابًّا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ، قَطْعَ رَمْيَةِ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فِي مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، وَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ عَنْ دَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: يَا عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يُدَانُ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، حَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ، وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَيَمُرُّ أَوَّلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ، فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ فِي هَذَا مَاءٌ مَرَّةً فَيَحْصُرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، فَيَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا وَقَدْ مَلَأَهُ اللَّهُ بِزَهَمِهِمْ وَنَتْنِهِمْ وَدِمَائِهِمْ، وَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ، فَيُرْسِلُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ، وَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ قَالَ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقَحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي الْفَخِذَ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً تَأْخُذُ تَحْتَ آبَاطِهِمْ وَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا تَهَارَجُ الْحُمُرُ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8508 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت نواس بن سمعان کلابی فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا، اس دوران آپ ﷺ کچھ زمین کی جانب جھکے اور پھر اوپر اٹھے، یوں لگتا تھا جیسے آپ کھجوروں کے کسی باغ میں ہوں، جب ہم شام کے وقت رسول

اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہماری جانب دیکھا اور پوچھا: تم کہاں تھے؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے صبح دجال کا ذکر کیا تھا، پھر آپ جھک گئے اور پھر آپ اوپر کی طرف اٹھے، ہم سمجھے کہ آپ کھجوروں کے کسی باغ میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میری موجودگی میں دجال ظاہر ہو گیا تو تمہاری طرف سے اس کا مقابلہ میں کروں گا اور اگر اس کے ظاہر ہونے کے وقت میں موجود نہ ہوا، تو تم خود اس کا مقابلہ کرنا، اور میری غیر موجودگی میں اللہ تعالیٰ ہی ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا، وہ (دجال) گھنگریالے بالوں والا نوجوان ہوگا،، عزیٰ بن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوگا۔ جو اس کو دیکھے وہ سورت کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ شام اور عراق کے درمیان کسی علاقے میں ظاہر ہوگا۔ اپنے دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو، ثابت قدم رہو۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ وہ کتنا عرصہ زمین میں رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دن۔ ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، اور ایک دن ایک مہینے کے برابر ہوگا، ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا، اور ہفتے کے دن تمہارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ جو ایک دن پورے ایک سال کے برابر ہوگا، اس (سال کے برابر) دن میں صرف ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، عام دن کے برابر وقت کا تعین کر کے مناسب وقتوں پر نمازیں ادا کی جائیں، (اور ایک دن میں پورے سال کے برابر نمازیں پڑھی جائیں) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ زمین میں کون سی نشانیاں جلدی رونما ہوں گی؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بارش آئے گی، اس کے بعد تیز ہوا چلے گی، وہ شخص ایک قوم کے پاس آئے گا، ان کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دے گا، وہ اس پر ایمان لے آئیں گے، وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو آسمان بارش برسائے گا، وہ زمین کو حکم دے گا، زمین سبزہ اگائے گی، ان کے مویشی چر کر واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں لمبی ہو چکی ہوں گی، ان کے تھن دودھ سے بھر چکے ہوں گے اور ان کے پیٹ موٹے ہو چکے ہوں گے، پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، ان کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دے گا، لیکن وہ لوگ اس پر ایمان نہیں لائیں گے، وہ ان کو چھوڑ کر واپس چلا جائے گا، ان لوگوں کے مال ان کے پیچھے چلیں گے، جب وہ لوگ صبح کریں گے تو ان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہوگا (کیونکہ ان کے مال تو دجال کے ساتھ جا چکے ہوں گے)، پھر وہ بنجر زمین سے گزرے گا، اس سے کہے گا: اپنے خزانے نکال دے، وہ وہاں سے آگے روانہ ہوگا تو زمین کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے جیسا کہ شہد کی مکھیاں اکٹھی ہو کر آتی ہیں۔ پھر وہ ایک مسلمان نوجوان کو بلائے گا، تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جیسے تیر اپنے شکار کے دو ٹکڑے کر دے۔ پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ (مقتول) نوجوان ہنستا مسکراتا ہوا اٹھ کر آ جائے گا، وہ اپنے جادو اسی طرح جگا رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا، آپ جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی منارے پر نازل ہوں گے جو کہ زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے، دو فرشتوں کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے، جب آپ سر جھکائیں گے تو سر سے قطرے ٹپکیں گے، جب سر اوپر اٹھائیں گے تو وہ قطرے موتیوں کی طرح چمکیں گے، جو بھی کافر ان کی خوشبو سونگھے گا، مر جائے گا، یہ خوشبو حد نگاہ تک پھیل جائے گی، آپ دجال کا پیچھا کریں گے اور ''لد'' کے دروازے پر اس کو پکڑ لیں گے، اللہ تعالیٰ اس کو قتل فرما دے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس قوم کے پاس تشریف لائیں گے جس کو

اللہ تعالیٰ نے دجال سے بچادیا ہوگا، آپ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے، جنت میں ان کے درجات ان کو بتائیں گے، وہ ابھی اسی کیفیت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی فرمائیں گے کہ اے عیسیٰ! میں نے اپنے بندوں کو نکالا ہے، ان میں سے کسی سے بھی ان کے قتال کی وجہ سے بدلہ نہیں لینا۔ میرے بندوں کو کوہ طور پر جمع کرلیں، پھر اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا، یہ ہر گھاٹی سے اتریں گے، ان کا پہلا دستہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، اور جب آخری دستہ گزرے گا تو وہ کہے گا: یہاں پر کسی زمانے میں پانی ہوتا تھا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور ان کے ساتھیوں کا محاصرہ کرلیں گے، حتیٰ کہ اس وقت بیل کا سر آج کے سو دیناروں سے بھی افضل ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں مانگیں گے، اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرمادے گا، اگلے دن یہ سب لوگ مرچکے ہوں گے، تب اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی نیچے اتریں گے، ایک بالشت بھر جگہ بھی ان کے لاشوں، ان کے خون اور بدبو سے خالی نہیں ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی پھر اللہ تعالیٰ سے دعامانگیں گے تو اللہ بختی اونٹوں کی گردنوں جیسے پرندے بھیجے گا، وہ ان کو اٹھا کر جہاں چاہیں گے پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ برسات نازل فرمائے گا، وہ ہر کچے اور پکے مکان کو دھودے گی، اور ساری زمین دھل کر آئینے کی طرح ہوجائے گی، پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اگا، اور اپنی برکتیں دوبارہ دے، اس وقت ایک انار کو پوری پوری جماعت کھائے گی، اور اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھیں گے، اور پیداوار میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگا۔ اور گائے کا ایک وقت کا دودھ پورے قبیلے کے لئے کافی ہوگا۔ اور بکری کا ایک وقت کا دودھ پورے خاندان کے لئے کافی ہوگا۔ حالات اسی طرح چل رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا، جو کہ ان کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی اور ہر مسلمان کی روح قبض کرلے گی اور ایسے لوگ باقی بچیں گے جو جانوروں کی طرح سرعام زنا کریں گے۔ ان لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8509 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا الْوَلِیدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وُلِدَ لِاَخِیْ اُمِّ سَلَمَةَ غُلَامٌ فَسَمَّوْهُ الْوَلِیدُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمَّیْتُمُوْهُ بَاَسَامِیِ فَرَاعِنَتِكُمْ، لَیَكُوْنَنَّ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ الْوَلِیدُ، هُوَ شَرٌّ عَلٰی هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ فِرْعَوْنَ عَلٰی قَوْمِهٖ قَالَ الزُّهْرِیُّ: اِنِ اسْتُخْلِفَ الْوَلِیدُ بْنُ یَزِیدَ فَهُوَ هُوَ، وَاِلَّا فَالْوَلِیدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ " قَالَ الْحَاكِمُ: هُوَ الْوَلِیدُ بْنُ یَزِیدَ بِلَا شَكٍّ وَلَا مِرْیَةٍ

(التعلیق - من تلخیص الذهبی) 8509 - علی شرط البخاری ومسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے بھائی کے گھر ام سلمہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا، انہوں نے اس کا نام "ولید"

رکھا، رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے فرعونوں کے نام پر نام رکھا ہے۔ میری امت میں ایک ولید نامی شخص ہوگا، وہ میری امت پر اتنی سختی کرے گا، اتنی سختی تو فرعون نے بھی اپنی قوم پر نہیں کی ہوگی۔ زہری کہتے ہیں: اگر ولید بن یزید کو خلیفہ بنایا گیا تو اس سے مراد وہی ولید ہوگا اور اگر وہ خلیفہ نہ بنا تو اس سے مراد عبدالملک کا بیٹا ''ولید'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امام حاکم کہتے ہیں: بے شک وشبہ وہ ''ولید بن یزید'' ہی ہے۔

8510 - فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ الْاَصَمُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ يَزِيدَ، فَقَالَ لَهُ الْوَلِيدُ: مَاذَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَنْتُمْ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى اِخْرَاجِهِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ اَنَسٍ

✧✧ اسماعیل بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ولید بن یزید کے پاس آئے، ولید نے ان سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں کیا سن رکھا ہے؟ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اور قیامت اس طرح ہیں۔

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ کے واسطے سے قتادہ سے اور ابوالتیاح کے واسطے سے حضرت انس سے روایت کی ہے۔

8511 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصِّرَامِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهَ اللّٰهَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ اِنَّمَا تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِاِخْرَاجِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8511 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک روئے زمین پر اللہ کا نام لیا جا رہا ہے تب تک قیامت نہیں آئے گی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ سے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے حضرت عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سب سے برے لوگوں پر قائم ہوگی۔

8512 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، ثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ کے نام لیوا موجود ہیں تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8513 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللَّاحِقِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهَ اللّٰهَ، وَحَتّٰى تَمُرَّ الْمَرْاَةُ بِقِطْعَةِ النَّعْلِ، فَتَقُولُ: قَدْ كَانَ لِهٰذِهِ رَجُلٌ مَرَّةً، وَحَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ قَيِّمُ خَمْسِينَ امْرَاَةً، وَحَتّٰى تُمْطِرَ السَّمَاءُ وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ .

هٰذَا حَدِيثٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8513 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ تعالیٰ نام لیا جائے گا۔ کوئی عورت جوتا لے کر چلے گی اور کہے گی: کبھی اس کو بھی کوئی پہنا کرتا تھا۔ ایک مرد ۵۰ عورتوں کا ذمہ دار ہوگا، آسمان سے بارشیں نازل ہوں گی لیکن زمین فصل نہیں اگائے گی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8514 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَا: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى رَجُلٍ يَقُولُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيَاْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس آدمی پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو "لا الہ الا اللہ" پڑھتا ہوگا، بھلائی کا حکم دیتا ہوگا اور برائی سے روکتا

ہوگا۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8515 – حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ بِبُخَارَى، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهَ اللّٰهَ، وَحَتَّى اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَمُرُّ بِالنَّعْلِ فَتَرْفَعُهَا وَتَقُوْلُ: قَدْ كَانَتْ هٰذِهِ لِرَجُلٍ، وَحَتَّى يَكُوْنَ فِي خَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ، وَحَتَّى تُمْطِرَ السَّمَاءُ وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین پر اللہ کا نام لیا جائے گا، عورت ایک جوتا لے کر گزرے گی اور وہ کہے گی یہ جوتا کبھی فلاں شخص پہنتا تھا۔ ۵۰ عورتوں کا ذمہ دار صرف ایک مرد ہوگا، آسمان بارشیں برسائے گا، لیکن سبزیاں نہیں اگیں گی۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8516 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يَبْقَى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ لِلّٰهِ فِيْهِ حَاجَةٌ، وَحَتَّى تُوْجَدَ الْمَرْاَةُ نَهَارًا جِهَارًا تُنْكَحُ وَسَطَ الطَّرِيْقِ، لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ اَحَدٌ وَلَا يُغَيِّرُهُ، فَيَكُوْنُ اَمْثَلُهُمْ يَوْمَئِذٍ الَّذِي يَقُوْلُ: لَوْ نَحَّيْتَهَا عَنِ الطَّرِيْقِ قَلِيْلًا، فَذَاكَ فِيْهِمْ مِثْلُ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِيْكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8516 – الخبر شبه خرافة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک اللہ کی رضا چاہنے والا ایک بھی بندہ موجود ہے، عورت دن دیہاڑے بیچ چوراہے میں زنا کروائے گی، اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہوگا بلکہ اس کو کوئی برا جاننے والا بھی نہیں ہوگا۔ بلکہ جو بہت نیک ہوگا وہ ان کو صرف اتنا کہے گا: تمہیں سڑک سے ہٹ کر، ایک طرف ہوکر یہ کام کرنا چاہئے تھا، اور اُس زمانے میں اتنی بات کہنے کی جرات کرنے والا شخص ایسا ہی ہوگا جیسے آج تمہارے درمیان ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8517 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ

ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي اَبِی، عَنْ عِلْبَاءَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى حُثَالَةِ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8517 – صحيح

✧✧ حضرت علباء سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سب سے گھٹیا لوگوں پر قائم ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8518 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ شُرَيْحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ، مَوْلٰى اَبِيْ جَهْلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا) (النصر : 2) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَخْرِجَنَّ مِنْهُ اَفْوَاجًا كَمَا دَخَلُوا فِيْهِ اَفْوَاجًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8518 – صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النصر کی یہ آیات تلاوت کیں

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

''جب اللہ کی مدد اور فتح آئے، اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں''(ترجمہ کنزالایمان ،امام احمد رضا)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنی فوجیں اس میں داخل ہوں گی، اتنی ہی اس سے نکل جائیں گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8519 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذُكِرَ عِنْدَهُ الدَّجَّالُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: " تَفْتَرِقُوْنَ اَيُّهَا النَّاسُ لِخُرُوْجِهِ عَلٰى ثَلَاثِ فِرَقٍ: فِرْقَةٌ تَتْبَعُهُ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِاَرْضِ آبَائِهَا بِمَنَابِتِ الشِّيحِ، وَفِرْقَةٌ تَاْخُذُ شَطَّ الْفُرَاتِ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُ حَتّٰى يَجْتَمِعَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِقُرَى الشَّامِ، فَيَبْعَثُوْنَ اِلَيْهِمْ طَلِيْعَةً فِيْهِمْ فَارِسٌ عَلٰى فَرَسٍ اَشْقَرَ وَاَبْلَقَ "، قَالَ: فَيَقْتَتِلُوْنَ فَلَا يَرْجِعُ مِنْهُمْ بَشَرٌ – قَالَ سَلَمَةُ: فَحَدَّثَنِي اَبُوْ صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ – قَالَ: فَرَسٌ اَشْقَرُ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَيَزْعُمُ اَهْلُ الْكِتَابِ اَنَّ الْمَسِيْحَ يَنْزِلُ اِلَيْهِ – قَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ حَدِيْثًا غَيْرَ هٰذَا – ثُمَّ يَخْرُجُ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ فَيَمْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَيُفْسِدُوْنَ فِيْهَا، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ)

4

(الأنبياء: 96) قَالَ: ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ دَابَّةً مِثْلَ هٰذَا النَّغَفِ فَتَلِجُ فِي اَسْمَاعِهِمْ وَمَنَاخِرِهِمْ فَيَمُوتُونَ مِنْهَا فَتَنْتُنُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ، فَيُجَارُ اِلَى اللّٰهِ، فَيُرْسِلُ مَاءً يُطَهِّرُ الْاَرْضَ مِنْهُمْ، قَالَ: ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا فِيهَا زَمْهَرِيرٌ بَارِدَةٌ فَلَمْ تَدَعْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنًا اِلَّا كَفَتَهُ تِلْكَ الرِّيحُ، قَالَ: ثُمَّ تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ، ثُمَّ يَقُومُ الْمَلَكُ بِالصُّورِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَيَنْفُخُ فِيهِ - وَالصُّورُ قَرْنٌ - فَلَا يَبْقٰى خَلْقٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَاتَ، اِلَّا مَنْ شَاءَ رَبُّكَ، ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُونَ، فَلَيْسَ مِنْ بَنِي آدَمَ خَلْقٌ اِلَّا مِنْهُ شَيْءٌ، قَالَ: فَيُرْسِلُ اللّٰهُ مَاءً مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ كَمَنِيِّ الرِّجَالِ، فَتَنْبُتُ لُحْمَانُهُمْ وَجُثْمَانُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ، كَمَا يُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنَ الثَّرٰى، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (وَاللّٰهُ الَّذِي اَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ اِلٰى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُورُ) (فاطر: 9) قَالَ: ثُمَّ يَقُومُ مَلَكٌ بِالصُّورِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَيَنْفُخُ فِيهِ فَيَنْطَلِقُ كُلُّ نَفْسٍ اِلٰى جَسَدِهَا حَتّٰى يَدْخُلَ فِيهِ، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَحْيَوْنَ حَيَاةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ قِيَامًا لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ: ثُمَّ يَتَمَثَّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى الْخَلْقِ، فَيَلْقَاهُمْ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا وَهُوَ مَرْفُوعٌ لَهُ يَتْبَعُهُ، قَالَ: " فَيَلْقَى الْيَهُودُ فَيَقُولُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ " قَالَ: " فَيَقُولُونَ: نَعْبُدُ عُزَيْرًا، قَالَ: هَلْ يَسُرُّكُمُ الْمَاءُ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ اِذْ يُرِيهِمْ جَهَنَّمَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ "، قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا) (الكهف: 100) قَالَ: " ثُمَّ يَلْقَى النَّصَارٰى فَيَقُولُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: الْمَسِيحَ، قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ يَسُرُّكُمُ الْمَاءُ؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، قَالَ: فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ، ثُمَّ كَذٰلِكَ لِمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مِنْ دُونَ اللّٰهِ شَيْئًا "، قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ) (الصافات: 24) قَالَ: ثُمَّ يَتَمَثَّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْخَلْقِ حَتّٰى يَمُرَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: " فَيَقُولُ مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، فَيَنْتَهِرُهُمْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، فَيَقُولُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا "، قَالَ: " فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ؟ " قَالَ: " فَيَقُولُونَ: سُبْحَانَهُ اِذَا اعْتَرَفَ لَنَا عَرَفْنَاهُ " قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مُؤْمِنٌ اِلَّا خَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا، وَيَبْقَى الْمُنَافِقُونَ ظُهُورُهُمْ طَبَقًا وَاحِدًا كَاَنَّمَا فِيهَا السَّفَافِيدُ، قَالَ: " فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا، فَيَقُولُ: قَدْ كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُودِ وَاَنْتُمْ سَالِمُونَ ." قَالَ: ثُمَّ يَاْمُرُ بِالصِّرَاطِ فَيُضْرَبُ عَلٰى جَهَنَّمَ فَيَمُرُّ النَّاسُ كَقَدْرِ اَعْمَالِهِمْ زُمَرًا كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، ثُمَّ كَاَسْرَعِ الْبَهَائِمِ، ثُمَّ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ سَعْيًا ثُمَّ مَشْيًا، ثُمَّ يَكُونُ آخِرُهُمْ رَجُلًا يَتَلَبَّطُ عَلٰى بَطْنِهِ، قَالَ: فَيَقُولُ: " اَيْ رَبِّ لِمَاذَا اَبْطَاْتَ بِي؟ فَيَقُولُ: لَمْ اُبْطِءْ بِكَ اِنَّمَا اَبْطَاَ بِكَ عَمَلُكَ ." قَالَ: ثُمَّ يَاْذَنُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الشَّفَاعَةِ، فَيَكُونُ اَوَّلُ شَافِعٍ رُوحُ الْقُدُسِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، ثُمَّ اِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ ثُمَّ مُوسٰى، ثُمَّ عِيسٰى عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، قَالَ: " ثُمَّ يَقُومُ نَبِيُّكُمْ رَابِعًا لَا يَشْفَعُ اَحَدٌ بَعْدَهُ فِيمَا يَشْفَعُ فِيهِ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) (الإسراء: 79) " قَالَ: فَلَيْسَ مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَهِيَ

تَنْظُرُ اِلٰی بَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ اَوْ بَیْتٍ فِی النَّارِ ، قَالَ: وَهُوَ یَوْمُ الْحَسْرَةِ . قَالَ: " فَیَرَی اَهْلُ النَّارِ الْبَیْتَ الَّذِی فِی الْجَنَّةِ ثُمَّ یُقَالُ: لَوْ عَمِلْتُمْ "، قَالَ: فَتَاْخُذُهُمُ الْحَسْرَةُ ، قَالَ: " وَیَرَی اَهْلُ الْجَنَّةِ الْبَیْتَ فِی النَّارِ، فَیُقَالُ: لَوْلَا اَنْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ "، قَالَ: " ثُمَّ یَشْفَعُ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِیُّونَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ فَیُشَفِّعُهُمُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ یَقُولُ اللّٰهُ: اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِینَ فَیُخْرِجُ مِنَ النَّارِ اَكْثَرَ مِمَّا اَخْرَجَ مِنْ جَمِیعِ الْخَلْقِ بِرَحْمَتِهِ "، قَالَ: " ثُمَّ یَقُولُ: اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِینَ " قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (مَا سَلَكَكُمْ فِی سَقَرَ) (المدثر: 43) قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّینَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِینَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِینَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّینِ، قَالَ: فَعَقَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بِیَدِهِ اَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ فِی هٰؤُلَاءِ مِنْ خَیْرٍ، مَا یَنْزِلُ فِیهَا اَحَدٌ فِیهِ خَیْرٌ، فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا یَخْرُجَ مِنْهَا اَحَدٌ غَیَّرَ وُجُوهَهُمْ وَاَلْوَانَهُمْ ، قَالَ: " فَیَجِیءُ الرَّجُلُ فَیَنْظُرُ وَلَا یَعْرِفُ اَحَدًا فَیُنَادِیهِ الرَّجُلُ فَیَقُولُ: یَا فُلَانُ اَنَا فُلَانٌ، فَیَقُولُ: مَا اَعْرِفُكَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ یَقُولُ: (رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُونَ) (المؤمنون: 107) فَیَقُولُ عِنْدَ ذٰلِكَ: اخْسَاُوا فِیهَا وَلَا تُكَلِّمُونَ، فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ اُطْبِقَتْ عَلَیْهِمْ، فَلَا یَخْرُجُ مِنْهُمْ بَشَرٌ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 8519 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوالزعراء فرماتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، آپ کے ہاں دجال کا تذکرہ شروع ہوگیا، آپ نے فرمایا: دجال کے آنے پر اے لوگو تم تین حصوں میں بٹ جاؤ گے، ایک فرقہ اس کا پیروکار بن جائے گا، ایک فرقہ عرب میں (جہاں شیح نامی گھاس اگنے کے مقامات ہیں) اپنے آباء واجداد سے جا ملے گا، ایک فرقہ دریائے فرات کے کنارے چلا جائے گا، وہاں پر ان کی دجال کے ساتھ بہت سخت جنگ ہوگی، مسلمان شام کے ایک علاقے میں جمع ہوں گے، اور وہ لوگ ایک جماعت کو اس کی خبر لینے کے لئے بھیجیں گے، ان میں ایک گھڑ سوار ہوگا، جو کہ سرخ و زرد رنگ کے چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوگا، یہ لوگ بھی وہاں جنگ میں شریک ہوں گے اور ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آئے گا، حضرت سلمہ فرماتے ہیں: ابوصادق نے ربیعہ بن ناجد کے حوالے سے بتایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ''فرس اشقر'' کہا اور بتایا کہ اہل کتاب یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی جانب نازل ہوں گے، اور میں نے اہل کتاب کے حوالے سے اس سے مختلف موقف سنا ہے، پھر یاجوج وماجوج نکلیں گے، یہ جس زمین سے گزریں گے اس کو تباہ و برباد کر دیں گے۔ پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی۔

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُوْنَ

''اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر اللہ تعالیٰ ان پر دابہ بھیجے گا، وہ جانوروں میں پیدا ہونے والے کیڑے کی مانند ہوگا، وہ ان کے کانوں میں اور ناک

میں گھس جائے گا، جس سے وہ مر جائیں گے، ان کی وجہ سے زمین بدبودار ہو جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی جائیں گی، پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، یہ زمین پر کوئی مومن نہیں چھوڑے گی، پھر خبیث ترین لوگوں پر قیامت قائم ہو جائے گی، پھر فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا، اور صور ایک سینگ ہے۔ وہ سینگ میں پھونکے گا، اس کی آواز کی وجہ سے تمام اہل زمین مر جائیں گے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو رب زندہ رکھنا چاہے گا، پھر دوبارہ صور پھونکنے سے پہلے خدا جانے کتنا عرصہ ہوگا۔ بنی آدم میں سے کچھ مخلوق ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی بھیجے گا، یہ پانی مردوں کی منی کی مانند ہوگا، اس کی وجہ سے لوگوں کے جسموں پر گوشت پیدا ہو جائے گا، جیسے بارش کی وجہ سے زمین فصلیں اگتی ہے، اسی طرح انسانوں کے جسم نشو و نما پائیں گے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

وَاللّٰهُ الَّذِي اَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ

''اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں کہ بادل ابھارتی ہیں پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں، تو اس کے سبب ہم زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مرے پیچھے یونہی حشر میں اٹھنا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر فرمایا: پھر فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا، اس میں پھونکے گا، ہر روح اپنے جسم کی طرف چل پڑے گی اور اس میں داخل ہو جائے گی پھر یہ کھڑے ہو جائیں گے اور زندہ ہو کر اپنے رب العالمین کی بارگاہ میں یوں کھڑے ہو جائیں گے جیسے ایک آدمی کھڑا ہوتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ مخلوق سے ملاقات فرمائے گا، اور جو شخص اللہ کے علاوہ جس جس کی بھی عبادت کرتا رہا ہوگا اس کو کھڑا کر کے اس کے عبادت گزار کو اس کے پیچھے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے یہودی ملاقات کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے، وہ کہیں گے: ہم عزیر کی عبادت کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں پانی اچھا لگتا ہے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں۔ اس وقت ان کو سراب کی طرح دوزخ دکھائی جائے گی، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیات پڑھیں

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِيْنَ عَرْضًا (الکھف: 100)

''اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر عیسائی لوگوں کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی، اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں پانی اچھا لگتا ہے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں۔ ان کو سراب کی مانند دوزخ دکھائی جائے گی، اسی طرح ان تمام لوگوں کے ساتھ ہوگا جو غیر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیات پڑھیں

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ (الصافات: 24)

''اور انہیں ٹھہراؤ، ان سے پوچھنا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کے لئے اپنی شایان شان کوئی شکل اختیار کرے گا اور مسلمانوں کے پاس سے گزرے گا، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں

ٹھہراتے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: کیا تم اپنے رب کو پہچانتے ہو؟ مسلمان کہیں گے: سبحان اللہ، جب وہ ہمیں اپنا تعارف کروائے گا تو ہم پہچان جائیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق پنڈلی کو ظاہر فرمائے گا تو ہر مومن اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ ریز ہو جائیں گے، اور منافقین سجدہ نہیں کریں گے، ان سب کی پشت ایک (سلیٹ کی مانند) ہو گی گویا کہ اس میں سریا ڈال دیا گیا ہو، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم کو پہلے بھی سجدے کے لئے بلایا جاتا تھا، جب تم سلامت تھے۔ پھر پل صراط بچھایا جائے گا، لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس سے گزریں گے، کوئی جماعت بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گی، کوئی ہوا کی طرح، کوئی پرندوں کی طرح، کوئی تیز چوپائے کی طرح، کچھ لوگ تیز دوڑ کر گزریں گے، کچھ پیدل چل کر، اور سب سے آخری شخص اپنے پیٹ کے بل گھسٹ کر گزرے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے کیوں دیر کروا دی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے دیر نہیں کروائی، بلکہ تجھے تیرے اعمال نے دیر کروائی ہے، پھر اللہ تعالیٰ **شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا۔ سب سے پہلے حضرت جبریل امین علیہ السلام شفاعت کریں گے، پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شفاعت فرمائیں گے، پھر چوتھے مرحلے پر تمہارا نبی شفاعت کے لئے اٹھے گا، ان کے بعد کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہوگا۔** حضور صلی اللہ علیہ وسلم **جس جگہ کھڑے ہو کر شفاعت کریں گے**، وہ، وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

''قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

پھر ہر (جنتی) شخص اپنے جنتی گھر کو یا (جہنمی شخص اپنے) جہنمی گھر کو دیکھ لے گا، آپ فرماتے ہیں: وہ حسرت کا دن ہوگا۔ پھر دوزخیوں کو جنت کا ایک گھر دکھا کر کہا جائے گا: اگر تم نیک عمل کرتے (تو تمہیں یہ ملتا) ان کو بہت حسرت ہوگی۔ پھر جنتیوں کو دوزخ کا ایک گھر دکھا کر کہا جائے گا: اگر اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان نہ ہوتا (تو تم اس میں جاتے) پھر فرشتے شفاعت کریں گے، پھر انبیاء کرام شفاعت کریں گے، پھر اولیاء عظام شفاعت کریں گے، پھر مومنین شفاعت کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہوں، پھر (اب تک) جتنے لوگ تمام کی شفاعت کے ساتھ دوزخ سے نکالے گئے ہوں گے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ خود دوزخ سے نکالے گا، پھر فرمائے گا: میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہوں، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ☆ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ☆وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ☆وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ☆ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ (المدثر 43.44.45)

''تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے، اور بے ہودہ فکر والوں کے ساتھ بے ہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

پھر حضرت عبداللہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ چار کا عقد بنایا پھر فرمایا: کیا تم ان میں کہیں بھلائی دیکھتے ہو، جس میں کچھ بھی

بھلائی ہوگی وہ ان میں نہیں اترے گا، جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرمائے گا کہ ان میں سے کوئی بھی باہر نہ نکلے تو ان کے چہرے اوران کے رنگ بدل دے گا، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: پھر وہ ایک آدمی کے پاس آئے گا، اور مسلسل اس کو دیکھے جائے گا، لیکن وہ اس کو نہیں پہچانے گا، بلکہ اس کو کوئی بھی نہیں پہچانے گا، وہ اس آدمی کو اس کا نام مع ولدیت پکارے گا، لیکن وہ آگے سے کہے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا، اس وقت وہ پکار پکار کر کہے گا:

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ (المومنون:107)

''اے رب ہمارے ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

لیکن اللہ تعالیٰ ان کو جواب دے گا

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ (المومنون:108)

''رب فرمائے گا دُتکارے پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

جب اللہ تعالیٰ ان سے یہ فرمائے گا تو ان پر دوزخ مقفل کر دی جائے گی، پھر وہاں سے کوئی شخص باہر نہیں آسکے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8520 - حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، وَاَبُوْ مُسْلِمٍ الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دَجَاجَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَاءَهُ عُقْبَةُ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا فَرُّوْخُ اَنْتَ الْقَائِلُ اَوْ مَا اَنَّكَ الْمُفْتِي تُفْتِي النَّاسَ . قَالَ: اَمَا اِنِّي لَاُخْبِرُهُمُ الْاٰخِرُ وَالْاٰخِرُ شَرٌّ، قَالَ: فَحَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ فِي الْمِائَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَكُوْنُ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ عَيْنٌ تَطْرِفُ فَقَالَ: اِنَّكَ قَدْ اَخْطَاْتَ وَاَخْطَاْتَ فِي اَوَّلِ فَتْوَاكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ لِمَنْ هُوَ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ، وَهَلِ الرَّخَاءُ وَالْفَرَجُ اِلَّا بَعْدَ الْمِائَةِ؟

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8520 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ نعیم بن دجاجہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس عقبہ بن مسعود آیا، حضرت علی نے اس سے کہا: اے فروخ! تم کس چیز کے قائل ہو، کیا تم مفتی ہو جو لوگوں کو فتوے دیتے پھر رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں ان کو سب سے آخری شر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا: تو آپ ہمیں وہ بات سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، ۱۰۰ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ سو سال گزر جائیں اور زمین پر کوئی شخص زندہ ہو، (یعنی سو سال بعد سب لوگ مرجائیں گے) انہوں نے فرمایا: تجھ سے غلطی ہوئی ہے اور تو نے پہلے فتویٰ میں ہی غلطی کر ڈالی ہے، یہ اس کے لئے ہے جو اس

وقت (جب حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا) زندہ تھا، اور کشادگی اور آسانی سو سال کے بعد ہوگی۔

8521 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شُرَيْحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ اَبِيْ شِمْرٍ الشَّيْبَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَاْتِي الْمِائَةُ وَعَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ بَاقٍ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهَا ابْنَ حُجَيْرَةَ، قَالَ: فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ عَلٰى عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ فَحَمَلَ سُفْيَانَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَسَاَلَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَحَدَّثَهُ فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَلَعَلَّهُ يَعْنِيْ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ اِلٰى رَاْسِ الْمِائَةِ، فَقَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَالدَّلِيْلُ الْوَاضِحُ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَبِيْ مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ، وَقَوْلِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ لِسُفْيَانَ بْنِ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيِّ

✧✧ حضرت سفیان بن وہب خولانی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج سے سو سال بعد لوگوں میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔

آپ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن حجیرہ کو سنائی، وہ عبدالعزیز بن مروان کے پاس گئے، انہوں نے سفیان کو اٹھالیا، وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے، عبدالعزیز نے ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے ان کو یہ حدیث سنادی، عبدالعزیز نے کہا: شاید کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ جو لوگ اس وقت موجود ہیں سو سال کے بعد ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہوگا، حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابومسعود عقبہ بن عمرو سے جو کچھ کہا اور عبدالعزیز بن مروان نے سفیان بن وہب خولانی سے جو کچھ کہا اس پر واضح دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

8522 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجُرَشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، قَالَ: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، ثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ، اَوْ نَحْوٍ مِنْ ذٰلِكَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ يَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ عَامٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ

قَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي الصَّحِيْحِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8522 – رواه مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال سے تقریباً ایک مہینہ پہلے فرمادیا تھا ''جو لوگ آج

زندہ ہیں سوسال کے بعدان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہوگا"۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اسی اسناد کے ہمراہ یہ حدیث نقل کی ہے

8523 – وحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَقِيلٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا سَاَلْتُ عَنْهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ: يَسْاَلُوْنَ عَنِ السَّاعَةِ، وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ يَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ الْمَفْهُومِ الْمَعْقُوْلِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ مَا عَلَى الْاَرْضِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مَوْلُودٌ قَدْ وُلِدَ، يَاْتِي عَلَيْهِ مِائَةُ عَامٍ مِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ الَّذِي خَاطَبَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخَطَّابِ، لَا اَنَّ مَنْ يُولَدُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامَ لَا يَعِيشُ مِائَةَ سَنَةٍ، اَلَا تَرَى اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَغْلَظَ فِيْهِ الْقَوْلَ لِاَبِيْ مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا بَلْ مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8523 – صحيح

✧✧ وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا ،انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے وصال مبارک سے ایک مہینہ پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے"لوگ قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں، اس (کے وقوع کے معین وقت) کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے ، میں اللہ کی قسم کھا کر یہ بتا سکتا ہوں کہ آج جتنے لوگ موجود ہیں ، ایک سوسال کے بعدان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا جن سے یہ بات سمجھ آتی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ اس دن تک جو لوگ پیدا ہو چکے تھے وہ ایک سوسال تک زندہ نہیں رہیں گے ، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اس سلسلے میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابومسعود انصاری کو بہت سخت باتیں کہیں ،حالانکہ وہ صرف صحابی رسول ہی نہیں ہیں بلکہ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔

8524 – وَاَخْبَرَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَيْضًا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا جُنَادَةُ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ الْقَاسِمِيُّ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلَنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ بَيْنَ اَبِيْ وَاُمِّي فَهَيَّاْنَا لَهُ طَعَامًا، فَاَكَلَ وَدَعَا لَنَا بِدُعَاءٍ لَا اَحْفَظُهُ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى رَاْسِي، فَقَالَ: يَعِيشُ هٰذَا الْغُلَامُ قَرْنًا ، قَالَ: فَعَاشَ مِائَةَ سَنَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8524 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے ، میں اپنی والدہ اوروالد کی خدمت میں ہی مصروف رہتا تھا، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانا تناول فرمایا، پھر ہمارے لئے دعا فرمائی ،اس دعا کے الفاظ مجھے یاد نہیں ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا اور فرمایا: یہ بچہ سو سال کی عمر پائے گا، چنانچہ ان کی عمر سو سال ہوئی۔

8525 – وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: يَعِيْشُ هٰذَا الْغُلَامُ قَرْنًا ، قَالَ: فَعَاشَ مِائَةَ سَنَةٍ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ ثُؤْلُوْلٌ، فَقَالَ: لَا يَمُوْتُ هٰذَا حَتّٰى يَذْهَبَ الثُّؤْلُوْلُ مِنْ وَجْهِهِ فَلَمْ يَمُتْ حَتّٰى ذَهَبَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8525 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: یہ بچہ سو سال جئے گا۔ چنانچہ ان کی عمر سو سال ہی ہوئی ، ان کے چہرے پر ایک پھنسی تھی ،آپ نے فرمایا: یہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کے چہرے سے یہ پھنسی ختم نہ ہو جائے چنانچہ جب تک وہ پھنسی آپ کے چہرے سے ختم نہیں ہوئی تب تک آپ زندہ رہے۔

8526 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَدِمَ عَلَيْهِ قَهْرَمَانٌ مِنَ الشَّامِ، وَقَدْ بَقِيَتْ لَيْلَتَانِ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: هَلْ تَرَكْتَ عِنْدَ اَهْلِيْ مَا يَكْفِيْهِمْ؟ قَالَ: قَدْ تَرَكْتُ عِنْدَهُمْ نَفَقَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا رَجَعْتَ فَتَرَكْتَ لَهُمْ مَا يَكْفِيْهِمْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَعُوْلُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8526 – على شرط البخاري ومسلم

قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ اِذَا غَرَبَتْ سَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ قَالَ: فَيُؤْذَنُ لَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا غَرَبَتْ فَسَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا ، فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ اِنَّ الْمَشْرِقَ بَعِيْدٌ وَاِنِّيْ اِنْ لَا يُؤْذَنْ لِيْ لَا اَبْلُغُ قَالَ: فَتُحْبَسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُقَالُ لَهَا اطْلُعِيْ مِنْ حَيْثُ غَرَبْتِ قَالَ: فَمِنْ يَوْمِئِذٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ قَالَ: وَذَكَرَ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ ، قَالَ: " وَمَا يَمُوْتُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ حَتّٰى يُوْلَدَ لَهُ مِنْ صُلْبِهِ اَلْفٌ، وَاِنَّ مِنْ وَرَائِهِمْ لَثَلَاثُ اُمَمٍ مَا يَعْلَمُ عِدَّتَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْسَكُ، وَتَاوِيْلُ، وَتَارِيْسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر خیوانی فرماتے ہیں: میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس شام سے قہرمان (آمد و خرچ

کا منتظم) آیا، رمضان شریف کا مہینہ شروع ہونے میں دو راتیں باقی تھیں، حضرت عبداللہ نے اس سے کہا: کیا تو نے اپنے گھر والوں کی ضرورت کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں ان کے لئے نفقہ چھوڑ کر آیا ہوں، حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں تجھے اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ جب تو ان کے پاس لوٹ کر جائے تو ان کو اتنا کچھ دے کر آنا، جو ان کی ضروریات کے لئے کافی ہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے گنہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کا خرچہ پورا نہ کرے جو اس کی کفالت میں ہیں۔

پھر وہ مزید حدیثیں ہمیں سنانے لگ گیا، اس نے کہا: سورج جب غروب ہوتا ہے تو سلام کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور (غروب ہونے کی) اجازت مانگتا ہے۔ پھر اس کو اجازت دے دی جاتی ہے، ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ سلام کرے گا، پھر سجدہ کرے گا، پھر اجازت مانگے گا، لیکن اس کو اجازت نہیں دی جائے گی، وہ کہے گا: اے میرے رب! مشرق بہت دور ہے، اگر مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس مشرق میں نہیں پہنچ سکتا، راوی کہتے ہیں: اس کو وہیں پر روک لیا جائے گا، پھر اس کو کہا جائے گا: جہاں پر تو غروب ہوتا تھا، آج وہیں سے طلوع ہو، جو لوگ اس دن تک ایمان نہیں لائے ہوں گے، وہ اگر اس دن یا اس کے بعد ایمان لائیں گے تو ان کا ایمان لانا ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ پھر آپ نے یاجوج اور ماجوج کا ذکر کیا، فرمایا: یاجوج وماجوج کا کوئی بھی فرد اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کی نسل میں ۱۰۰۰ کا عدد پورا نہیں ہو جائے گا، ان کے بعد تین امتیں آئیں گی، ان کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان کے نام منسک، تاویل اور تاریس ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8527 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ لِلْفِتْنَةِ تَعَبَاتٌ وَّوَقَفَاتٌ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوْتَ فِيْ وَقَفَاتِهَا فَافْعَلْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: سُئِلَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا وَقَفَاتُهَا؟ قَالَ: اِذَا غُمِدَ السَّيْفُ، قَالَ: مَا تَعَبَاتُهَا؟ قَالَ: اِذَا سُلَّ السَّيْفُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8527 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتنے میں وقفے آئیں گے، اور تو ان وقفوں میں مر سکے تو مر جانا۔ عبدالرحمن کہتے ہیں: ہمیں سفیان نے حارث بن حصیرہ کے واسطے سے زید بن وہب سے روایت کر کے بتایا ہے کہ حضرت حذیفہ سے ان وقفوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب تلواریں ڈھانپ لی جائیں، انہوں نے پوچھا: اس کے تعبات کیا ہوں گے؟ فرمایا: جب تلواریں سونت لی جائیں گی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8528 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ، ثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْاُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عَمِلُوا فِيكُمْ بِثَلَاثٍ: مَا رَحِمُوا اِذَا اسْتُرْحِمُوا، وَاَقْسَطُوا اِذَا قَسَمُوا، وَعَدَلُوا اِذَا حَكَمُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8528 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امراء قریش میں سے ہوں گے، جب تک ان میں تین اعمال قائم رہیں گے۔

○جب ان سے رحم مانگا جائے تو یہ رحم کریں۔

○جب تقسیم کریں تو انصاف کریں۔

○جب فیصلہ کریں تو عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ کریں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8529 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ، فَسَاَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، هَلْ سَاَلْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ يَمْلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مِنْ خَلِيفَةٍ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا سَاَلَنِي عَنْ هٰذَا اَحَدٌ مُنْذُ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ قَبْلَكَ، قَالَ: سَاَلْنَاهُ، فَقَالَ: اثْنَا عَشَرَ عِدَّةَ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ لَا يَسَعُنِي التَّسَامُحُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنْ مُجَالِدٍ وَاَقْرَانِهِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8529 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ہمیں قرآن کریم پڑھا رہے تھے، ایک آدمی نے ان سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی تھی کہ اس امت میں کتنے خلیفے ہوں گے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں جب سے عراق آیا ہوں تب سے یہ سوال تمہارے علاوہ کسی نے مجھ سے نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق ۱۲ خلفاء ہوں گے۔

❀❀ اس کتاب میں مجالد اوران کے معاصرین سے روایت درج کرنے میں مجھ سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی ہے۔

8530 - وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ، وَرِشْدِينُ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي قَبِيلٍ، عَنْ اَبِي رُومَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

يَظْهَرُ السُّفْيَانِيُّ عَلَى الشَّامِ، ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَهُمْ وَقْعَةٌ بِقَرْقِيسَا حَتَّى تَشْبَعَ طَيْرُ السَّمَاءِ وَسِبَاعُ الْاَرْضِ مِنْ جِيَفِهِمْ، ثُمَّ يَنْفَتِقُ عَلَيْهِمْ فَتْقٌ مِنْ خَلْفِهِمْ، فَتُقْبِلُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ حَتَّى يَدْخُلُوا اَرْضَ خُرَاسَانَ، وَتُقْبِلُ خَيْلُ السُّفْيَانِيِّ فِي طَلَبِ اَهْلِ خُرَاسَانَ، وَيَقْتُلُوْنَ شِيعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكُوفَةِ، ثُمَّ يَخْرُجُ اَهْلُ خُرَاسَانَ فِي طَلَبِ الْمَهْدِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8530 – خبر واه

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سفیانی شام میں ظاہر ہوگا، پھر قرقیسا میں ان کے درمیان ایک جنگ ہوگی، پرندے اور درندے ان کے لاشوں کو کھا کھا کر اپنا پیٹ بھریں گے، پھران میں اختلافات رونما ہوں گے، ان میں سے ایک جماعت نکلے گی اور خراسان میں جائے گی، اور سفیانی کے گھڑسوار اہل خراسان کے تعاقب میں نکلیں گے، اور کوفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی جماعت سے جنگ کریں گے۔ پھراہل خراسان مہدی کی طلب میں نکل جائیں گے۔

8531 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ خَرَجَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوهَا وَلَوْ حَبْوًا، فَاِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم دیکھو کہ خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے والے لشکر نمودار ہو گئے ہیں، تو اس میں لازمی شریک ہونا کیونکہ اس لشکر میں اللہ کا خلیفہ حضرت مہدی علیہ السلام ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8532 – اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ، قَالَ: فَطَلَبْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَلَمْ نُوَافِقْهُ، فَاِذَا قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِ مِائَةِ رَاحِلٍ فَرَجَعْنَاهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَاِذَا شَيْخٌ عَلَيْهِ بُرْدَانِ قَطَرِيَّانِ وَعِمَامَةٌ لَيْسَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ، قَالَ: فَمَنْ اَنْتُمْ؟ قُلْنَا: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: اَنْتُمْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَكْذِبُوْنَ وَتُكَذِّبُوْنَ وَتَسْخَرُوْنَ، قُلْنَا: لَا نَكْذِبُ وَلَا نُكَذِّبُ وَلَا نَسْخَرُ، قَالَ: كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْاَيْلَةِ؟ قُلْنَا: اَرْبَعُ فَرَاسِخَ، قَالَ: يُوشِكُ اَنَّ بَنِي قَنْطُورَاءَ بْنِ كَرْكَرَ اَنْ يَسُوقَكُمْ مِنْ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ سَوْقًا عَنِيفًا، ثُمَّ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَرْبِطُوا خُيُولَهُمْ بِنَهْرِ دِجْلَةَ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ، خُنْسُ الْاُنُوفِ، كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ سلمان بن ربیعہ فرماتے ہیں: میں اپنے چند دوستوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں آیا، ہم نے وہاں حضرت عبداللہ بن

عمرو رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈا ،لیکن وہ ہمیں نہ ملے ، ہم نے تقریباً ۳۰۰ سواروں کو دیکھا لیکن ہمیں وہ نہ ملے ، پھر ہم مسجد میں آ گئے ، یہاں ہم نے ایک بزرگ کو دیکھا ، اس نے دوقطری چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں ، سر پر عمامہ تھا ، اور قمیص نہیں پہنا ہوا تھا ، انہوں نے ہم سے پوچھا: تم کون ہو؟ ہم نے کہا: ہم عراق سے آئے ہیں، انہوں نے فرمایا: اے عراقیو! تم جھوٹ بھی بولتے ہو، اور جھٹلاتے بھی ہو اور تم مزاق بھی کرتے ہو، ہم نے کہا: ہم نہ جھوٹ بولتے ہیں ، نہ کسی چیز کو جھٹلاتے ہیں ، اور نہ ہی ہم کسی چیز کا مزاق اڑاتے ہیں، انہوں نے کہا: تمہارے اور ایلہ کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ ہم نے بتایا کہ چار فرسخ ۔ انہوں نے فرمایا: قریب ہے کہ ''بنی قنطوراء بن کرکر'' تمہیں خراسان اور بجستان سے سختی کے ساتھ ہانکتے ہوئے لائیں گے ، پھر یہ نکلیں گے اور اپنے گھوڑے دریائے دجلہ کے کنارے پر باندھیں گے ، ان لوگوں کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی ، ناک چپٹے ہوں گے ۔ اوران کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے ۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8533 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا سُوَيْدٌ أَبُو حَاتِمٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ لَمَّا احْتُضِرَ أَتَاهُ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ، قَالُوا لَهُ: يَا حُذَيْفَةُ، مَا نَرَاكَ إِلَّا مَقْبُوضًا، فَقَالَ لَهُمْ: عَبٌّ مَسْرُورٌ، وَحَبِيبٌ جَاءَ عَلَى فَاقَةٍ لَا أَفْلَحَ مَنْ نَدِمَ، اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أُشَارِكْ غَادِرًا فِي غَدْرَتِهِ، فَأَعُوذُ بِكَ الْيَوْمَ مِنْ صَاحِبِ السُّوءِ . كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي شَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِالْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: كَيْفَ؟ " قَالَ: سَيَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدْيِي وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ رِجَالٍ فِي جُثْمَانِ إِنْسَانٍ فَقُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: تَسْمَعُ لِلْأَمِيرِ الْأَعْظَمِ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8533 – صحيح

✧✧ زید بن سلام اپنے والد سے ،وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے پاس کچھ دیہاتی لوگ آئے اور کہنے لگے: اے حذیفہ! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کی وفات ہونے والی ہے، حضرت حذیفہ نے ان سے فرمایا: میرے چہرے پر خوشی کے آثار ہیں اور حبیب فاقوں سے ہی ملتا ہے ،وہ کامیاب نہیں ہوتا جوان باتوں پر پریشان ہو جاتا ہے ، البتہ میں کسی باغی کی بغاوت میں شمولیت اختیار نہیں کروں گا ، آج میں برے ساتھی سے تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں

آپ ﷺ سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم شر میں ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ہم پر خیر لائے گا، کیا اس خیر کے بعد کوئی شر بھی آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: کیا اس خیر کے بعد پھر کوئی شر آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کچھ ائمہ ایسے ہوں گے جو میری ہدایت پر نہیں ہوں گے، نہ میری سنت پر عمل پیرا ہوں گے، اور عنقریب کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جن کے دل دیکھنے میں تو ایسے ہی ہوں گے جیسے کسی انسان کے جسم میں دل ہوتا ہے، میں نے کہا: اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم امیر اعظم کی پیروی کرنا، اگر چہ وہ تیری پیٹھ پر مارے، اگر چہ وہ تیرا مال کھا لے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8534 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيكُمْ وَاَنْتُمْ وُلَاتُهُ مَا لَمْ تُحْدِثُوا اَعْمَالًا تَنْزِعُهُ مِنْكُمْ، فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ فَالْتَحَوْكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8534 – صحيح

✧✧ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلافت ہمیشہ تم میں رہے گی اور تم امیر رہو گے جب تک کہ تم من گھڑت اعمال کو نہ اپنا لو گے، جب تم من گھڑت اعمال کو اپنا لو گے تو خلافت تم سے چھن جائے گی، اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تم پر دنیا کے خبیث ترین لوگوں کو تمہارا حکمران بنا دے گا، وہ تمہیں اس طرح چھیل کر رکھ دیں گے جیسے کاٹی ہوئی شاخ کو چھیلا جاتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8535 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ يَعْلَى الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ حُذَيْفَةَ، قَالَ: رُفِعَ اِلٰى حُذَيْفَةَ عُيُوبُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ: " مَا اَدْرِيْ اَيَّ الْاَمْرَيْنِ اَرَدْتُمْ تَنَاوُلَ سُلْطَانِ قَوْمٍ لَيْسَ لَكُمْ، اَوْ اَرَدْتُمْ رَدَّ هٰذِهِ الْفِتْنَةِ فَاِنَّهَا مُرْسَلَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَرْتَعِي فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَطَاَ خِطَامَهَا، لَيْسَ اَحَدٌ رَادَّهَا وَلَا اَحَدٌ مَانِعَهَا، وَلَيْسَ اَحَدٌ مَتْرُوكٌ يَقُوْلُ: اللّٰهَ اللّٰهَ اِلَّا قُتِلَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ قَوْمًا قُزُعًا كَقَزَعِ الْخَرِيفِ " قَالَ: الْقَزَعُ الْقِطْعَةُ مِنَ السَّحَابِ الرَّقِيقِ كَاَنَّهَا ظِلٌّ اِذَا مَرَّتْ تَحْتَ السَّحَابِ الْكَبِيرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذھبی)8535 – صحیح

✧✧ سعد بن حذیفہ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ کے پاس سعید بن العاص کے عیوب بیان کیے گئے، آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ دو کاموں میں سے تمہارا ارادہ کیا ہے؟ تم ایسی قوم کی بادشاہت چاہتے ہو جو سلطنت تمہاری ہے ہی نہیں۔ یا تم اس فتنہ کو ختم کرنا چاہتے ہو، یہ فتنہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھیجا جائے گا، یہ زمین کی تمام فصلیں کھا جائے گا، حتیٰ کہ اس کی لگام پاؤں کے نیچے روندی جائے گی۔ کوئی اس کو روکنے والا ہوگا نہ اس کو کوئی برا کہنے والا ہوگا، اور، جو بھی اللہ کا نام لے گا اس کو قتل کر دیا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم پیدا کرے گا۔ جو ساون کے بادلوں کی مانند یکجا ہوگی۔ آپ نے فرمایا: قزع سے مراد باریک بادلوں کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ بڑے بادل کے نیچے سے گزرتا ہے تو ایک سائبان کی طرح محسوس ہوتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8536 – حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ عِیسَی، ثنا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ، ثنا ابْنُ اَبِی عَمْرٍو، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ جَامِعٍ، عَنْ اَبِی وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِذَا بُخِسَ الْمِیزَانُ حُبِسَ الْقَطْرُ، وَاِذَا كَثُرَ الزِّنَا كَثُرَ الْقَتْلُ وَوَقَعَ الطَّاعُونُ، وَاِذَا كَثُرَ الْكَذِبُ كَثُرَ الْهَرَجُ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذھبی)8536 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابو وائل فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب ناپ تول میں کمی شروع ہو جائے گی تو بارشیں رک جائیں گی، اور جب زنا عام ہو جائے گا تو قتل بھی بڑھ جائے گا، اور طاعون پھیلے گا، اور جب جھوٹ عام ہو جائے گا تو موت زیادہ ہو جائے گی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8537 – اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا اَبُو یُوسُفَ الْمَقْدِسِیُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی سُلَیْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: " فِی ذِی الْقَعْدَةِ تُجَاذِبُ الْقَبَائِلُ وَتُغَادِرُ، فَیُنْهَبُ الْحَاجُّ، فَتَكُونُ مَلْحَمَةٌ بِمِنًی، یَكْثُرُ فِیهَا الْقَتْلٰی، وَیَسِیلُ فِیهَا الدِّمَاءُ، حَتّٰی تَسِیلَ دِمَاؤُهُمْ عَلٰی عَقَبَةِ الْجَمْرَةِ، وَحَتّٰی یَهْرُبَ صَاحِبُهُمْ فَیَاْتِی بَیْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَیُبَایَعُ وَهُوَ كَارِهٌ، یُقَالُ لَهُ: اِنْ اَبَیْتَ ضَرَبْنَا عُنُقَكَ، یُبَایِعُهُ مِثْلُ عِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ یَرْضٰی عَنْهُمْ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ " قَالَ اَبُو یُوسُفَ: فَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " یَحُجُّ النَّاسُ مَعًا وَیُعَرِّفُونَ مَعًا عَلٰی غَیْرِ اِمَامٍ، فَبَیْنَمَا هُمْ نُزُولٌ بِمِنًی اِذْ اَخَذَهُمْ كَالْكَلَبِ، فَثَارَتِ الْقَبَائِلُ بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ، وَاقْتَتَلُوا حَتّٰی تَسِیلَ الْعَقَبَةُ دَمًا، فَیَفْزَعُونَ اِلٰی خَیْرِهِمْ، فَیَاْتُونَهُ وَهُوَ مُلْصِقٌ وَجْهَهُ اِلَی الْكَعْبَةِ یَبْكِی كَاَنِّی اَنْظُرُ اِلٰی دُمُوعِهِ، فَیَقُولُونَ: هَلُمَّ فَلْنُبَایِعْكَ،

فَيَقُولُ: وَيحَكُمْ كَمْ عَهْدٍ قَدْ نَقَضْتُمُوهُ وَكَمْ دَمٍ قَدْ سَفَكْتُمُوهُ، فَيُبَايَعُ كَرْهًا فَإِذَا اَدْرَكْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ فَإِنَّهُ الْمَهْدِيُّ فِي الْاَرْضِ، وَالْمَهْدِيُّ فِي السَّمَاءِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8537 – سنده ساقط

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذی القعدہ میں قبائل کی آپس میں جنگ ہوگی، حاجیوں کو برا بھلا کہا جائے گا، پھر منیٰ میں جنگ ہوگی، اس میں بہت قتل عام ہوگا، سخت خونریزی ہوگی، حتیٰ کہ جمرہ عقبہ پر خون بہے گا، ان کا سپہ سالار بھاگ جائے گا، یہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان آئے گا، اس سے بیعت لی جائے گی لیکن یہ اس کو ناپسند کرے گا۔ اس کو کہا جائے گا: اگر تو نے انکار کیا تو ہم تیری گردن مار دیں گے، بدری صحابہ کی تعداد کے برابر لوگ اس کی بیعت کریں گے، آسمان والے اور زمین والے اس پر راضی ہوں گے، ابو یوسف نے کہا: محمد بن عبداللہ نے روایت کیا کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اکٹھے حج کریں گے، اور وقوف عرفات اکٹھے کریں گے۔ یہ لوگ منی میں رکے ہوں گے، ان کو کلبی باشندے کی طرح کوئی شخص پکڑے گا، سب قبائل ایک دوسرے کے ساتھ لڑ پڑیں گے، گویا کہ میں ان کے خون کو دیکھ رہا ہوں، وہ کہیں گے: آؤ ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں، وہ کہے گا: تمہارے وعدے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، تم نے پہلے کئی وعدے توڑے ہیں، اور تم نے اس سے پہلے کتنے خون بہائے ہیں، لیکن زبردستی اس کی بیعت کی جائے گی، اگر تم اس کو پاؤ تو اس کی بیعت لازمی کرنا، کیونکہ وہ زمین میں مہدی ہوگا، اور وہ آسمان میں بھی مہدی ہوگا۔

8538 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شَدَّادَ بْنَ مَعْقِلٍ، صَاحِبَ هٰذِهِ الدَّارِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْاَمَانَةُ، وَآخَرَ مَا يَبْقَى الصَّلَاةُ، وَاَنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ الَّذِي بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ يُوشِكُ اَنْ يُرْفَعَ، قَالُوا: وَكَيْفَ يُرْفَعُ وَقَدْ اَثْبَتَهُ اللّٰهُ فِي قُلُوبِنَا وَاَثْبَتْنَاهُ فِي مَصَاحِفِنَا؟ قَالَ: يُسْرَى عَلَيْهِ لَيْلَةً فَيَذْهَبُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَمَا فِي مَصَاحِفِكُمْ، ثُمَّ قَرَاَ: (وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ) (الإسراء: 86)

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8538 – صحيح

قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: يُوشِكُ اَنْ تَطْلُبُوا فِي قُرَاكُمْ هٰذِهِ طَسْتًا مِنْ مَاءٍ، فَلَا تَجِدُونَهُ يَنْزَوِي كُلُّ مَاءٍ اِلَى عُنْصُرِهِ، فَيَكُونُ فِي الشَّامِ بَقِيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَاءُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے دین میں سب سے پہلے جو چیز مفقود ہوگی وہ امانت ہے۔

اور سب سے آخر تک جو چیز قائم رہے گی وہ نماز ہے۔ اور یہ قرآن کریم تمہارے اندر موجود ہے، یہ بھی عنقریب اٹھالیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یہ کیسے اٹھالیا جائے گا حالانکہ یہ تو ہمارے دلوں میں نقش ہو چکا ہے، اور ہم نے اس کو مصاحف میں لکھ بھی لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک رات ایسی آئے گی کہ تمہارے دلوں اور مصاحف میں سے سب کچھ مٹا دیا جائے گا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی

وَ لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا (الاسراء:86)

''اور اگر ہم چاہتے تو یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی اسے لے جاتے پھر تم کوئی نہ پاتے کہ تمہارے لئے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

حضرت عبداللہ نے فرمایا: قریب ہے کہ تم اپنی بستیوں میں اس تھال بھر پانی ڈھونڈو لیکن تمہیں اتنا پانی بھی میسر نہ آئے، ہر پانی اپنے عنصر کی جانب سمت جاتا ہے، باقی ماندہ پانی بھی اور مومنین بھی شام میں ہوں گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8539 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُعَذِّبُوْنَكُمْ وَيُعَذِّبُهُمُ اللّٰهُ

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8539 – صحيح

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو تمہیں عذاب دیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8540 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "تَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسُ فِتَنٍ: فِتْنَةٌ عَامَّةٌ، وَفِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ عَامَّةٌ وَفِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ، يَكُوْنُ النَّاسُ فِيْهَا كَالْبَهَائِمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8540 – صحيح

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت میں پانچ فتنے ہوں گے، ایک فتنہ عام ہوگا، ایک فتنہ خاص ہوگا، پھر ایک فتنہ عام ہوگا، پھر ایک فتنہ خاص ہوگا، پھر انتہائی تاریک فتنہ ہوگا، لوگ اس فتنے میں جانوروں کی طرح ہو جائیں گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8541 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ، ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَعْلَمُنَّ أَنَّكُمْ بِحَيْثُ تَخْتَلِفُ الْإِنْسُ مِنْ بَيْنِ بَابِلَ وَالْحِيرَةِ، تَعْلَمُنَّ أَنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارٍ مِنَ الْخَيْرِ وَعُشْرًا مِنَ الشَّرِّ بِالشَّامِ، تَعْلَمُنَّ أَنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارٍ مِنَ الشَّرِّ وَعُشْرًا مِنَ الْخَيْرِ بِسِوَاهَا، وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ مَسْعُودٍ بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَكُونَ أَحَبُّ شَيْءٍ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ إِلَى أَحَدِكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ أَحْمِرَةٌ تَنْقُلُ أَهْلَهُ إِلَى الشَّامِ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8541 – صحيح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جان لو، تم بابل اور حیرہ کے درمیان ایسی جگہ پر ہوگے جہاں پر مختلف لوگ جاتے ہیں، یہ بھی جان لو کہ شام میں دس میں سے نو حصے بھلائی اور ایک حصہ برائی ہوگی، یہ بھی جان لو کہ باقی علاقوں میں دس میں سے ۹ حصے برائی ہوگی اور ایک حصہ بھلائی ہوگی، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابن مسعود کی جان ہے قریب ہے کہ روئے زمین پر تمہیں سب سے زیادہ یہی چیز محبوب ہوگی کہ تمہارے پاس کوئی ایسی سواری کا بندوبست ہو جائے جو تمہارے گھر والوں کو شام تک پہنچا دے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8542 – حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " يَنْدَرِسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَنْدَرِسُ الثَّوْبُ الْخَلَقُ حَتَّى يَصِيرَ مَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ غَيْرَ أَنَّ الرَّجُلَ وَالْعَجُوزَ يَقُولُونَ: قَدْ أَدْرَكْنَا النَّاسَ وَهُمْ يَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ " فَقَالَ لَهُ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ: وَمَا يُغْنِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا حُذَيْفَةُ وَهُمْ لَا يَدْرُونَ صَلَاةً وَلَا صِيَامًا وَلَا نُسُكًا؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: يَا صِلَةُ يَنْجُونَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنَ النَّارِ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام کی تعلیمات مٹتی رہیں گی جیسا کہ پرانا کپڑا بوسیدہ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ لوگوں کی حالت یہ ہوگی کہ کسی کو نماز، روزے اور قربانی کا کچھ پتہ نہیں ہوگا، کوئی بوڑھا مرد یا کوئی بوڑھی عورت ان کو بتایا کرے گی کہ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو لا الہ الا اللہ پڑھا کرتے تھے، حضرت صلہ بن زفر نے فرمایا: اے حذیفہ! جب ان کو نماز، روزہ اور قربانی تک کا کچھ پتا نہیں ہوگا تو ''لا الہ الا اللہ'' ان کو کیا فائدہ دیگا؟ حضرت حذیفہ نے فرمایا: اے صلہ وہ لوگ ''لا الہ الا

اللہ'' کی بناء پر دوزخ سے نجات پائیں گے۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8543 - اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَی الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللَّاحِقِيُّ، وَمُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبَانِ الشَّمْسِ حَفِظَهَا مَنْ حَفِظَهَا، وَنَسِيَهَا مَنْ نَسِيَهَا، وَاَخْبَرَ فِيْهَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، اَلَا اِنَّ بَنِيْ آدَمَ خُلِقُوا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا، وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا، وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، اَلَا اِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ تُوْقَدُ فِيْ جَوْفِ ابْنِ آدَمَ، اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهِ فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَلْزَقْ بِالْاَرْضِ، اَلَا اِنَّ خَيْرَ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ، وَشَرَّ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ، فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَاِنَّهَا بِهَا وَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ فَاِنَّهَا بِهَا، اَلَا اِنَّ خَيْرَ التُّجَّارِ مَنْ كَانَ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ، وَشَرَّ التُّجَّارِ مَنْ كَانَ سَيِّءَ الْقَضَاءِ سَيِّءَ الطَّلَبِ، فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَيِّءَ الطَّلَبِ فَاِنَّهَا بِهَا، وَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ سَيِّءَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ فَاِنَّهَا بِهَا، اَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا مَهَابَةُ النَّاسِ اَنْ يَقُوْلَ بِالْحَقِّ اِذَا عَلِمَهُ، اَلَا اِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ، اَلَا وَاِنَّ اَكْبَرَ الْغَدْرِ غَدْرُ اِمَامِ عَامَّةٍ، اَلَا وَاِنَّ الْغَادِرَ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ، اَلَا وَاِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ مَغْرِبَانِ الشَّمْسِ "، قَالَ: اِنَّ مَثَلَ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضٰى مِنْهَا كَمَثَلِ مَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ. وَالشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8543 - ابن جدعان صالح الحديث

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر عصر سے مغرب تک آپ نے ہمیں خطبہ دیا، کئی لوگوں نے اس کو یاد رکھا اور کئی لوگ بھول گئے، اس خطبے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے واقعات بیان کر دیئے، (خطبے کے آغاز میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی، پھر فرمایا: دنیا سرسبز اور میٹھی ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں کچھ عرصہ رکھے گا، وہ دیکھے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو، خبردار! دنیا سے بچتے رہنا، اور عورتوں سے بچتے رہنا، خبردار! بنی آدم کو مختلف طبقات میں پیدا کیا گیا ہے،

○ کچھ لوگ مومن پیدا ہوتے ہیں، مومن زندگی گزارتے ہیں اور حالتِ ایمان میں ہی وفات پاتے ہیں۔

○ کچھ کافر پیدا ہوتے ہیں، کفر میں ہی زندگی گزارتے ہیں اور کفر پر ہی مرتے ہیں۔

○ کچھ ایسے ہوتے ہیں جو مومن پیدا ہوتے ہیں، ایمان پر زندگی گزارتے ہیں لیکن کافر ہو کر مرتے ہیں۔

○ کچھ ایسے ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں، کفر میں ہی زندگی گزارتے ہیں اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔

خبردار! غصہ ایک انگارہ ہے جو ابن آدم کے پیٹ میں پیدا ہوتا ہے، کیا تم اس کی آنکھوں کی سرخی کو نہیں دیکھتے؟ اور اس کے نتھنے پھولتے ہوئے نہیں دیکھتے؟ جب کسی پر یہ کیفیت طاری ہو، اس کو چاہیے کہ وہ زمین کے ساتھ چپک جائے۔ خبردار! مردوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کو بہت دیر سے غصہ آئے، اور وہ معاف بہت جلدی کر دے۔ اور سب سے برا شخص وہ ہے جس کو بہت جلدی غصہ آجائے اور بہت دیر سے ختم ہو، اگر آدمی کو غصہ جلدی آتا ہو اور وہ معاف بھی جلدی کرتا ہو تب تو ٹھیک ہے، جس کو غصہ لیٹ آتا ہے اور ختم بھی دیر سے ہوتا ہے، یہ بھی ٹھیک ہے، خبردار! بہترین تاجر وہ ہے جو ادائیگی بھی اچھے انداز میں کرے اور تقاضا بھی اچھے انداز میں کرے، اور سب سے برا تاجر وہ ہے جو بداخلاقی سے تقاضا کرے اور برے انداز سے ادائیگی کرے۔ جس کی ادائیگی درست اور تقاضا برا ہوگا، یہ ٹھیک ہے اور جس کی ادائیگی درست اور تقاضا برا ہوگا وہ بھی ٹھیک ہے۔ خبردار! جس کو حق معلوم ہو لوگوں کی ہیبت اس کو حق بولنے سے روک نہ پائے، خبردار! ہر غدار کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، اس کی مقدار اس کی غداری کے مطابق ہوگی، خبردار! سب سے بڑی غداری حکمران سے غداری ہے۔ خبردار! غدار کا جھنڈا اس کی سرین پر ہوگا، خبردار! بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے۔ پھر جب سورج کے غروب ہونے کے بالکل قریب تھا تو فرمایا: اب دنیا جتنی باقی بچی ہے وہ اتنی ہی ہے جتنا آج کے دن کا وقت باقی بچا ہے۔

✿✿ علی بن زید بن جدعان قرشی یہ حدیث اس اسناد کے ہمراہ، ابونضرہ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے علی بن زید کی روایات نقل نہیں کیں۔

8544 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثنا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَيُرْفَعُ إِلَى السَّمَاءِ، فَلَا يُصْبِحُ فِي الْأَرْضِ آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَلَا مِنَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَلَا الزَّبُورِ، وَيُنْتَزَعُ مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ فَيُصْبِحُونَ وَلَا يَدْرُونَ مَا هُوَ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8544 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی کتاب پر ایک رات ایسی گزرے گی کہ اس کے بعد یہ آسمان کی جانب اٹھائی جائے گی، پھر روئے زمین پر قرآن کریم، تورات، انجیل اور زبور کی ایک آیت تک نہ رہے گی، اور لوگوں کے دلوں سے بھی نکال لی جائے گی، لوگ ایسے ہو جائیں گے کہ ان کو اِن چیزوں کا کچھ بھی علم نہیں رہے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8545 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثنا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا لَهُ: اعْهَدْ اِلَيْنَا. فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَلُزُوْمِ جَمَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَنْ يَجْمَعَ جَمَاعَةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَاِنَّ دِيْنَ اللّٰهِ وَاحِدٌ، وَاِيَّاكُمْ وَالتَّلَوُّنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ، وَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ وَّيُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ مُسْنَدًا مِنْ وَجْهٍ لَا يَصِحُّ عَلٰى هٰذَا الْكِتَابِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8545 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوالشعثاء بیان کرتے ہیں: ہم ابومسعود انصاری کے ہمراہ باہر نکلے، ہم نے ان سے کہا: آپ ہم سے عہد لیں، آپ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کی پیروی کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا، اور اللہ کا دین ایک ہی ہے، اللہ کے دین میں رنگسازی سے بچو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور صبر اختیار کرو، یہاں تک کہ نیک آدمی کو آرام مل جائے اور فاجروں سے سکون ہو جائے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ہم نے اس کو مسند کر کے اس طور پر لکھا ہے کہ یہ اس کتاب کے مطابق صحیح نہیں ہے۔

8546 - حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمُذَكِّرُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُعَاذٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثنا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَالْجَمَاعَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَجْمَعُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ حَتّٰى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ، وَيُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ لَمْ نَكْتُبْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا "

✧✧ حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار الکلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور جماعت کے ساتھ رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا، اور تم پر صبر لازم ہے حتیٰ کہ نیک لوگ آرام پائیں اور فاجر سے سکون مل جائے۔

❁❁ یہ حدیث ایسی ہے کہ میں اس اسناد کے ہمراہ صرف ایک ہی حدیث لکھی ہے۔

8547 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثنا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثنا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ، لَا ضَرْبَ، وَلَا طَرْدَ، وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَهُ طُرُقٌ، عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ، وَقَدِ احْتَجَّ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ بِاَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ فِي الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ "

✧✧ حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار الکلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے دن رمی جمار کرتے ہوئے دیکھا ہے، کسی کو مارا نہ جائے، جھڑکا نہ جائے، اور نہ ایک دوسرے کو آوازیں دی جائیں۔

❁❁ اس حدیث کے طرق ایمن بن نابل سے بھی ہیں۔ اور امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع صحیح میں ایمن بن نابل کی روایات نقل کی ہیں۔

8548 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا اَبُو الْمَهْدِيِّ سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ اَبِي شَجَرَةَ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَنْ تَنْفَكُّوا بِخَيْرٍ مَا اسْتَغْنَى اَهْلُ بَدْوِكُمْ عَنْ اَهْلِ حَضَرِكُمْ قَالَ: وَلَتَسُوْقَنَّهُمُ السِّنِيْنُ وَالسِّنَاتُ حَتَّى يَكُوْنُوا مَعَكُمْ فِي الدِّيَارِ، وَلَا تَمْنَعُوا مِنْهُمْ لِكَثْرَةِ مَنْ يُسْتَرُ عَلَيْكُمْ مِنْهُمْ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ طَالَمَا جُعْنَا وَشَبِعْتُمْ، وَطَالَمَا شَقِيْنَا وَنَعِمْتُمْ فَوَاسُوْنَا الْيَوْمَ وَلَتَسْتَصْعِبَنَّ بِكُمُ الْاَرْضُ حَتَّى يَغْبِطَ اَهْلُ حَضَرِكُمْ اَهْلَ بَدْوِكُمْ مِنِ اسْتِصْعَابِ الْاَرْضِ . قَالَ: وَلَتَمِيْلَنَّ بِكُمُ الْاَرْضُ مَيْلَةً يَهْلِكُ مِنْهَا مَنْ هَلَكَ وَيَبْقَى مَنْ بَقِيَ حَتَّى تُعْتَقَ الرِّقَابُ، ثُمَّ تَهْدَاُ بِكُمُ الْاَرْضُ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتَّى يَنْدَمَ الْمُعْتِقُوْنَ ، قَالَ: " ثُمَّ تَمِيْلُ بِكُمُ الْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ مَيْلَةً اُخْرَى فَيَهْلِكُ فِيْهَا مَنْ هَلَكَ وَيَبْقَى مَنْ بَقِيَ حَتَّى تُعْتَقَ الرِّقَابُ ثُمَّ تَهْدَاُ بِكُمُ الْاَرْضُ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا نُعْتِقُ رَبَّنَا نُعْتِقُ فَيُكَذِّبُهُمُ اللّٰهُ: كَذَبْتُمْ كَذَبْتُمْ اَنَا اُعْتِقُ "، قَالَ: وَلَيَبْتَلِيَنَّ اُخْرَيَاتُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالرَّجْفِ فَاِنْ تَابُوا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ: " وَاِنْ عَادُوا اَعَادَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بِالرَّجْفِ وَالْقَذْفِ وَالْخَذْفِ وَالْخَسْفِ وَالْمَسْخِ وَالصَّوَاعِقِ، فَاِذَا قِيْلَ: هَلَكَ النَّاسُ هَلَكَ النَّاسُ، فَقَدْ هَلَكُوا، وَلَنْ يُعَذِّبَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُمَّةً حَتَّى تَعْذِرَ "، قَالُوْا: وَمَا عَذْرُهَا؟ قَالَ: يَعْتَرِفُوْنَ بِالذُّنُوْبِ وَلَا يَتُوْبُوْنَ، وَلَتَطْمَئِنَّ بِالْقُلُوْبِ بِمَا فِيْهَا مِنْ بِرِّهَا وَفُجُوْرِهَا كَمَا تَطْمَئِنُّ الشَّجَرَةُ بِمَا فِيْهَا، حَتَّى لَا يَسْتَطِيْعَ مُحْسِنٌ اَنْ يَزْدَادَ اِحْسَانًا، وَلَا يَسْتَطِيْعَ مُسِيْءٌ اسْتِعْتَابًا ، وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ) (المطففين: 14)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8548 – سعيد متهم ساقط

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: تم بھلائی سے دور نہیں ہو گے جب تک تمہارے دیہاتی لوگ تمہارے شہریوں کے محتاج نہیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چند سال گزرنے کی بات ہے وہ لوگ تمہارے ساتھ شہروں میں آباد ہوں گے، اور تم ان کو منع نہ کرنا، وہ کہیں گے: ایک عرصہ گزر گیا ہے کہ ہم بھوکے ہیں اور تم لوگ

سیر ہوکر کھاتے ہو، ایک عرصے سے ہم پریشان ہیں اور تم لوگ نعمتوں میں ہو، آج تم ہماری مدد کرو اور ہم تم پر زمین میں رہنا مشکل کردیں گے۔ حتیٰ کہ زمین کی تنگی کی وجہ سے شہری لوگ دیہاتیوں پر رشک کریں گے اور تم سے زمین بھر جائے گی، ہلاک ہونے والے ہلاک ہوجائیں گے اور بچنے والے بچ جائیں گے، حتیٰ کہ غلام آزاد کئے جائیں گے، پھر تم پر زمین کشادہ کردی جائے گی، حتیٰ کہ غلاموں کو آزاد کرنے والے نادم ہوجائیں گے، آپ فرماتے ہیں: پھر دوسری مرتبہ زلزلہ آئے گا، اس میں بھی کئی لوگ ہلاک ہوجائیں گے اور کئی لوگ بچ جائیں گے، پھر غلام آزاد کئے جائیں گے، پھر زمین کشادہ ہوجائے گی، وہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب ہم نے غلام آزاد کئے ہیں، اے ہمارے رب ہم نے غلام آزاد کئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جھٹلائے گا اور فرمائے گا: تم جھوٹ بول رہے ہو، تم جھوٹ بول رہے ہو، میں نے آزاد کیا ہے، آپ فرماتے ہیں: اس امت کے آخری زمانے کے لوگوں کو زلزلے سے آزمایا جائے گا، اگر یہ لوگ توبہ کرلیں گے تو اللہ ان کی توبہ کو قبول فرمائے گا، لیکن اگر یہ دوبارہ اسی گناہ میں مبتلا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ دوبارہ ان پر زلزلہ بھیجے گا، ان پر پتھر برسیں گے، زمین پھٹے گی، زمین میں لوگ دھنسیں گے اور چہرے بدلیں گے اور کڑک نازل فرمائے گا، جب یہ آوازیں آنے لگ جائیں کہ لوگ ہلاک ہوگئے، لوگ ہلاک ہوگئے، تو جان لو کہ وہ واقعی ہلاک ہوگئے، اور اللہ اس امت کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا جب تک یہ غداری نہیں کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ان کی غداری کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اپنے گناہوں کا اعتراف تو کریں گے لیکن ان سے توبہ نہیں کریں گے، اور ان کے دلوں میں جو نیکی یا برائی ہوگی، اس پر وہ مطمئن ہوں گے، جیسا کہ درخت اپنے پھلوں پر مطمئن ہوتا ہے، حتیٰ کہ احسان کرنے والے میں مزید احسان کرنے کی ہمت نہیں ہوگی اور گنہ کرنے والا گناہوں سے نہیں تھکے گا، اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (المطففین: 14)

''کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8549 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَشْرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَاِنِّىْ لَاَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8549 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک ٹیلہ پر چڑھے اور فرمایا: کیا تم وہ سب دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں، لوگوں نے کہا: جی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے گھروں کے اندر فتنے دیکھ رہا ہوں جیسے

بارش برستی ہے۔

⚘⚘ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8550 – اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قَبِيلٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسُئِلَ اَىُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ اَوَّلًا؟ – يَعْنِي الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ اَوِ الرُّومِيَّةَ – فَقَالَ: مَدِينَةُ هِرَقْلَ اَوَّلًا يَعْنِي الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8550 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا شہر سب سے پہلے فتح ہوگا؟ قسطنطنیہ یا روم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے ہرقل کا شہر فتح ہوگا، یعنی قسطنطنیہ۔

⚘⚘ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8551 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ رَاْسَ الدَّجَّالِ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ، وَاِنَّهُ سَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَمَنْ قَالَ: اَنْتَ رَبِّي افْتُتِنَ، وَمَنْ قَالَ: كَذَبْتَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْهِ اُنِيبُ فَلَا يَضُرُّهُ – اَوْ قَالَ: فَلَا فِتْنَةَ عَلَيْهِ –

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8551 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے سر میں پچھلی جانب بالوں کی لٹیں ہوں گی، وہ دعویٰ کرے گا کہ میں رب ہوں، جو اس کی ربوبیت کا اقرار کرے گا وہ فتنے میں مبتلا ہو جائے گا، اور جو اس کو جھٹلائے گا اور کہے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، میرا رب تو اللہ ہے، میں اسی پر توکل کرتا ہوں، اور اسی سے میری امید ہے۔اس کو کچھ نہیں ہوگا، یا شاید یہ فرمایا: وہ فتنے میں مبتلا نہیں ہوگا۔

⚘⚘ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8552 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَاذَا نَزَلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ؟ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ اَيْقِظُوا صَوَاحِبَ

الْحُجُرَاتِ - نِسَاءَهُ - فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8552 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کتنے ہی فتنے نازل ہوئے اور کتنے ہی خزانے کھلے، اے گھروں میں سونے والو! (خود بھی بیدار ہو جاؤ اور) اپنے گھر والوں کو بھی اٹھاؤ، بہت ساری خواتین جو دنیا میں کپڑے پہنتی ہیں، وہ قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8553 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الشَّعِيرِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُعَاذٍ السُّلَمِيُّ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا وَنَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ: مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ مَسْجِدُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ فِيهِ، وَلَنِعْمَ الْمُصَلّٰى، وَلَيُوشِكَنَّ اَنْ لَا يَكُونَ لِلرَّجُلِ مِثْلُ شَطَنِ فَرَسِهِ مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ يَرٰى مِنْهُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا - اَوْ قَالَ: خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) غ8553 - صحيح

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، ہمارے درمیان یہ بحث چل نکلی کہ بیت المقدس اور مسجد نبوی میں سے افضل کون سی مسجد ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب، بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے چار گنا زیادہ ہے، اور یہ کتنی ہی اچھی نماز پڑھنے کی جگہ ہے، عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب لوگوں کے پاس اپنے گھوڑے کی رسی جتنی زمین بھی نہیں ہوگی کہ وہاں سے وہ بیت المقدس کی زیارت ہی کر سکے، اور اتنی جگہ مل جانا بھی ان کے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا، راوی کو شک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ ''خیر له من الدنيا جميعا'' فرمایا یا: ''خیر من الدنیا ومافیہا'' فرمایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8554 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى اللَّخْمِيُّ، بِتِنِّيسَ، ثنا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي رَاَيْتُ كَاَنَّ عَمُودَ الْكِتَابِ انْتُزِعَ مِنْ تَحْتِ

وِسَادَتِي، فَاتْبَعْتُهُ بَصَرِي فَإِذَا هُوَ نُورٌ سَاطِعٌ عُمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ، أَلَا وَإِنَّ الْإِيمَانَ إِذَا وَقَعَتِ الْفِتَنُ بِالشَّامِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8554 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرے تکیے کے نیچے سے کتاب کا عمود نکال لیا گیا، میری نگاہیں اس کے تعاقب میں گئیں، وہ ایک چمکتا ہوا نور تھا، جو کہ شام تک پھیل گیا، خبردار، جب فتنے واقع ہوں گے، اس وقت ایمان شام میں ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8555 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَيْشٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو عَائِذٍ عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ الْكَلَاعِيَّ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّامُ صَفْوَةُ اللّٰهِ مِنْ بِلَادِهِ، يَسُوقُ إِلَيْهَا صَفْوَةَ عِبَادِهِ، مَنْ خَرَجَ مِنَ الشَّامِ إِلٰى غَيْرِهَا فَبِسُخْطِهِ، وَمَنْ دَخَلَ مِنْ غَيْرِهَا فَبِرَحْمَتِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8555 – كلا وعفير هالك

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شام، اللہ کے ملکوں میں سے چنا ہوا ہے اور اس کی جانب اُس کے چنے ہوئے بندے آئیں گے۔ جو شخص شام سے کسی اور ملک کی طرف نکل جائے گا، وہ اس پر ناراض ہوگا، اور جو شخص کسی اور ملک سے آ کر اس میں داخل ہو جائے گا، وہ اس کی رحمت میں ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8556 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَتُجَنَّدُونَ أَجْنَادًا: جُنْدًا بِالشَّامِ، وَجُنْدًا بِالْعِرَاقِ، وَجُنْدًا بِالْيَمَنِ " قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ، فَمَنْ أَبَى فَلْيَلْحَقْ بِيَمَنِهِ، وَلْيَسْقِ مِنْ غُدُرِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَكَفَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8556 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے لشکر تیار ہوں گے، ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک عراق میں، اور ایک یمن میں۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے کیا منتخب فرماتے

ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم شام کو اختیار کرنا، جو اس تک نہ پہنچ سکے وہ یمن والے لشکر میں شامل ہو جائے۔ اور اس کے کنوؤں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کا ذمہ لیا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8556 – عُفَيْرٌ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، مَرْفُوعًا: " اُنْزِلَتْ عَلَيَّ النُّبُوَّةُ فِي ثَلَاثَةِ اَمْكِنَةٍ: بِمَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ، وَالشَّامِ " صَحِيْحٌ

حضرت ابوامامہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ میرے اوپر تین مقامات پر نبوت نازل کی گئی، مکہ، مدینہ اور شام۔

8557 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا يُدْرِكُنِيْ زَمَانٌ – اَوْ لَا اُدْرِكُ زَمَانَ – قَوْمٍ لَا يَتَّبِعُونَ الْعِلْمَ وَلَا يَسْتَحْيُونَ مِنَ الْحَلِيمِ، قُلُوبُهُمُ الْاَعَاجِمُ، وَاَلْسِنَتُهُمْ اَلْسِنَةُ الْعَرَبِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8557 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی "اے اللہ تو مجھے وہ زمانہ نہ دکھانا جس میں علم کی طلب نہ ہو، لوگ حلیم شخص سے حیاء نہیں کریں گے، ان کے دل عجمی ہوں گے، ان کی زبانیں عرب کی زبانوں جیسی ہوں گی"۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8558 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: خَرَجْتُ حَاجًّا، فَقَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَنَزٍ قَاضِي اَهْلِ مِصْرَ: اَبْلِغْ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنِّي السَّلَامَ، وَاَعْلِمْهُ اَنِّي قَدِ اسْتَغْفَرْتُ الْغَدَاةَ لَهُ وَلِاُمِّهِ، فَلَقِيتُهُ فَاَبْلَغْتُهُ، قَالَ: وَاَنَا قَدِ اسْتَغْفَرْتُ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ اُمَّ حَنْوٍ – يَعْنِيْ مِصْرَ –؟ قَالَ: فَذَكَرْتُ لَهُ مِنْ رَفَاهِيَتِهَا وَعَيْشِهَا، قَالَ: اَمَا اِنَّهَا اَوَّلُ الْاَرْضِ خَرَابًا، ثُمَّ اَرْمِينِيَةُ، قُلْتُ: سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّهَا تَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ اِلَى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيمَ، وَيَبْقَى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوهُمْ، وَتَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ فَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8558 – على شرط البخاري ومسلم

علی بن رباح فرماتے ہیں: میں حج کے لئے نکلا، مصر کے قاضی سلیمان بن عنز نے مجھے کہا: ابوہریرہ کو میرا اسلام کہنا، اور ان کو بتانا کہ میں نے کل ان کے لئے اور ان کی والدہ کے لئے مغفرت کی دعا کی تھی، میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے

پاس گیا، ان کو سلیمان بن عنز کا سلام پہنچایا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور میں نے بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کی تھی۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے ''ام حنو'' یعنی مصر کو کیسا چھوڑا؟ میں نے ان کو وہاں کے حالات اور بودوباش کے بارے میں بتایا، آپ نے فرمایا: وہ زمین سب سے پہلے برباد ہوگی، اس کے بعد ارمینیہ برباد ہوگا، میں نے کہا: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن مجھے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بتایا تھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''ہجرت کے بعد پھر ایک ہجرت ہوگی، روئے زمین کے تمام نیک لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے ہجرت کی جانب ہجرت کر جائیں گے، اور زمین پر سب خبیث لوگ رہ جائیں گے، ان کی زمینیں ان کو پھینک دیں گی، اللہ تعالیٰ ان سے نفرت کرے گا، اور آگ ان کا حشر بندروں اور خنزیروں کے ہمراہ کرے گی''

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَاُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا قُطِعَ قَرْنٌ نَشَاَ قَرْنٌ، حَتَّى يَخْرُجَ فِي بَقِيَّتِهِمُ الدَّجَّالُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلٰى اَحَادِيْثِ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مشرق کی جانب سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے، وہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، ایک صدی ختم ہوگی، تو اگلی شروع ہو جائے گی، (اور یہ لوگ ہر زمانے میں رہیں گے) حتیٰ کہ ان کی باقیات میں دجال نکلے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم ان دونوں نے موسیٰ بن علی بن رباح اللخمی کی روایت نقل کی ہے۔

8559 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ اَقْصَى مَسَالِحُ الْمُسْلِمِيْنَ سَلَاحُ، وَسَلَاحُ قَرِيْبٌ مِنْ خَيْبَرَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قریب ہے کہ مسلمانوں کی سب سے دور کی سرحد مقام ''سلاح'' میں ہوگی اور ''سلاح'' خیبر کے قریب واقع ایک جگہ کا نام ہے۔

8560 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، وَجَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ السَّامَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُحْصَرُوا بِالْمَدِيْنَةِ حَتَّى يَكُوْنَ اَبْعَدُ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ حَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ جَرِيْرٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ فِي كِتَابِهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى) 8560 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ لوگ مدینہ میں محصور کر دیئے جائیں، اوران کی سب سے دور کی سرحد مقام ''سلاح'' میں ہوگی۔

۞۞ ابن وہب نے جریر سے جو حدیث روایت کی ہے وہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ابوعبداللہ کی روایت نقل کی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8561 - اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ طَعَامِ الْمُؤْمِنِينَ فِي زَمَنِ الدَّجَّالِ، قَالَ: طَعَامُ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا: وَمَا طَعَامُ الْمَلَائِكَةِ؟ قَالَ: طَعَامُهُمْ مَنْطِقُهُمْ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ، فَمَنْ كَانَ مَنْطِقُهُ يَوْمَئِذٍ التَّسْبِيحَ وَالتَّقْدِيسَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجُوعَ، فَلَمْ يَخْشَ جُوعًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى) 8561 - كلا فسعيد متهم تالف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ دجال کے زمانے میں مومنوں کا طعام کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (مومنوں کا وہی طعام ہوگا جو) فرشتوں کا طعام ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ فرشتوں کا طعام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا طعام، اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل ہے، اس زمانے میں جو شخص تسبیح وتہلیل کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بھوک ختم فرمادے گا، اس کے بعد اس کو بھوک کا کوئی خوف نہیں رہے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8562 - وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ الْقَاضِي، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَمَا اُنْزِلَتْ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الدَّجَّالِ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ - اَوْ: لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سَبِيلٌ -

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبى) 8562 - صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے سورہ کہف اسی طرح پڑھی جیسے وہ نازل ہوئی ہے، پھر وہ دجال

کی طرف نکلے تو دجال اس پر غالب نہیں آسکے گا۔ راوی کو شک ہے کہ یہاں پر حضرت ابوسعید خدری نے ''لم یسلط علیہ'' کے الفاظ ارشاد فرمائے یا ''لم یکن لہ علیہ سبیل'' کے الفاظ بولے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8563 - اَخْبَرَنِي عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تُوشِكُونَ اَنْ يَمْلَاَ اللّٰهُ اَيْدِيَكُمْ مِنَ الْعَجَمِ، فَيَكُونُونَ اَشْبَالًا لَا يَفِرُّونَ، وَيَقْتُلُونَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَيَاْكُلُونَ فَيْئَكُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8563 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ عجم سے بھر دے گا، پھر وہ بہادر ہو جائیں گے، وہ میدان سے نہیں بھاگیں گے، وہ تمہارے ساتھ جنگیں کریں گے اور تمہارا مال غنیمت کھا جائیں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8564 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: سَيَاْتِي عَلَى النَّاسِ سِنُونَ يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْاَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: السَّفِيهُ يَتَكَلَّمُ فِي اَمْرِ الْعَامَّةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: وَتَشِيعُ فِيهَا الْفَاحِشَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَهُوَ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ غَرِيبٌ جِدًّا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8564 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آئے گا، جب جھوٹوں کو سچا کہا جائے گا اور سچے کو جھوٹا قرار دیا جائے گا، امین لوگوں کو خائن قرار دیا جائے گا اور خائن کو امانتیں سپرد کی جائیں گی، اور اس زمانے میں رویبضہ باتیں کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رویبضہ کس کو کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے وقوف آدمی عوام الناس کے امور کے بارے میں گفتگو کریں گے۔ ابن قدامہ نے یحییٰ بن سعید انصاری کے واسطے سے

مقبری سے روایت کیا ہے کہ اس زمانے میں فحاشی بہت عام ہو جائے گی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اور یہ حدیث یحیٰی بن سعید انصاری کے واسطے سے مقبری سے بہت ہی غریب ہے۔

8565 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْإِمَامُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّی شُعَيْبَ بْنَ عُمَرَ الْاَزْرَقَ، قَالَ: حَجَجْنَا فَمَرَرْنَا بِطَرِيقِ الْمُنْكَدِرِ، وَكَانَ النَّاسُ اِذْ ذَاكَ يَاْخُذُونَ فِيهِ فَضَلَلْنَا الطَّرِيقَ، قَالَ: فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ نَحْنُ بِاَعْرَابِيٍّ كَاَنَّمَا نَبَعَ عَلَيْنَا مِنَ الْاَرْضِ، فَقَالَ: يَا شَيْخُ تَدْرِی اَيْنَ اَنْتَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: اَنْتَ بِالرَّبَائِبِ، وَهٰذَا التَّلُّ الْاَبْيَضُ الَّذِی تَرَاهُ عِظَامُ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، وَتَغْلِبَ، وَهٰذَا قَبْرُ كُلَيْبٍ وَاَخِيهِ مُهَلْهِلٍ، قَالَ: فَدُلَّنَا عَلَى الطَّرِيقِ، ثُمَّ قَالَ: هَا هُنَا رَجُلٌ لَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُحْبَةٌ هَلْ لَكُمْ فِيهِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَذَهَبَ بِنَا اِلٰى شَيْخٍ مَعْصُوبِ الْحَاجِبَيْنِ بِعِصَابَةٍ فِی قُبَّةِ اَدَمٍ، فَقُلْنَا لَهُ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدٍ فَارِسُ الضُّحْيَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَامَ قَوْمَةً لَهُ كَاَنَّهُ مُفْزَعٌ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: اُحَذِّرُكُمُ الدَّجَّالِينَ الثَّلَاثَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ اَخْبَرْتَنَا، عَنِ الدَّجَّالِ الْاَعْوَرِ، وَعَنْ اَكْذَبِ الْكَذَّابِينَ، فَمَنِ الثَّالِثُ، فَقَالَ: رَجُلٌ يَخْرُجُ فِی قَوْمٍ اَوَّلُهُمْ مَثْبُورٌ، وَآخِرُهُمْ مَثْبُورٌ، عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ دَائِبَةً فِی فِتْنَةِ الْجَارِفَةِ، وَهُوَ الدَّجَّالُ الْاَلْيَسُ يَاْكُلُ عِبَادَ اللّٰهِ قَالَ مُحَمَّدٌ: " وَهُوَ اَبْعَدُ النَّاسِ مِنْ شَيْبَةٍ مِنْ شَرْطِ الْإِمَامِ اَبِی بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا رَوٰى حَدِيثًا لَا يُصَحِّحُهُ اَنْ يَقُولَ فِی رِوَايَتِهِ: قَدْ رُوِیَ عَنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ، وَاَنَا لَا اَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ كَذِی وَكَذِی، وَقَدْ اَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِيثَ ابْنُ خُزَيْمَةَ عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيحِ، وَهُوَ الْقُدْوَةُ فِی هٰذَا الْعِلْمِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8565 – الحديث منكر بمرة

حضرت شعیب بن عمر الازرق بیان کرتے ہیں: ہم سفر حج پر روانہ ہوئے، ہم منکدر کے راستے سے گزر رہے تھے، عموماً لوگ اس راستے سے سفر کیا کرتے تھے، ہم راستہ بھول گئے، آپ فرماتے ہیں: ہم ابھی اسی حیرانگی کے عالم میں تھے کہ اچانک ہمارے سامنے ایک دیہاتی شخص آیا یوں لگتا تھا کہ وہ زمین سے نکلا ہو، اس نے کہا: اے شیخ! آپ جانتے ہیں کہ آپ اس وقت کہاں ہیں؟ میں نے کہا: جی نہیں۔ اس نے کہا: آپ ربائب میں ہیں۔ اور یہ ٹیلہ جو آپ کو بہت بڑا دکھائی دے رہا ہے، یہ بکر بن وائل ہے، اور تغلب ہے، اور یہ قبر کلیب اور اس کے بھائی مہلہل کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: اس نے ہمیں راستہ بتایا، پھر اس نے کہا: یہاں پر ایک آدمی رہتا ہے جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی سعادت حاصل ہے، کیا آپ اس سے ملنا پسند کریں گے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ ہمیں ایک ایسے بزرگ آدمی کے پاس لے گیا جس کی بھنویں جھک کر آنکھوں پر

آئی ہوئی تھیں، وہ چمڑے کے ایک خیمے میں موجود تھے، ہم نے ان سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں بتایا کہ "میں عداء بن خالد" ہوں، زمانہ جاہلیت میں، میں سیاہی مائل سفید گھوڑے کی سواری کیا کرتا تھا، ہم نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں، انہوں نے بتایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے، آپ اچانک گھبرا کر اٹھ کر گئے اور کچھ دیر بعد واپس تشریف لے آئے، پھر فرمایا: میں تمہیں تین دجالوں سے خبردار کرتا ہوں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ نے ہمیں ایک کانے دجال اور ایک سب سے بڑے جھوٹے شخص کے بارے میں تو بتا دیا ہے، لیکن یارسول اللہ ﷺ تیسرا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی ہے، وہ ایسی قوم میں ظاہر ہوگا جن کا پہلا شخص بھی دھتکارا ہوا ہوگا اور آخری بھی دھتکارا ہوا ہوگا، ان پر لعنت ہے۔ وہ ہر طرف تباہی پھیلانے والی موت کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے، اور دجال بہادر ہوگا، وہ آدم خور ہوگا۔

امام محمد نے فرمایا: وہ دجال سب لوگوں سے زیادہ جوان ہوگا۔ امام ابوبکر محمد بن اسحاق کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ ایسی حدیث روایت کرتے ہیں جس کو وہ صحیح قرار نہیں دیتے، تو اس کو روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں، یہ حدیث فلاں بن فلاں سے مروی ہے۔ اور میں اس کی عدالت کو نہیں جانتا۔ اسی حدیث کو ابن خذیمہ نے صحیح کے معیار پر نقل کیا ہے، اور آپ اس علم کے امام ہیں۔

8566 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا هَمَّامٌ، ثنا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِي سَبْرَةَ الْهُذَلِيِّ، قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَحَدَّثَنِي حَدِيثًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَهِمْتُهُ وَكَتَبْتُهُ بِيَدِي: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا حَدَّثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ وَلَا الْمُتَفَحِّشَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8566 - صحيح

ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ، وَسُوءُ الْجِوَارِ، وَقَطِيعَةُ الْاَرْحَامِ، وَحَتّٰى يُخَوَّنَ الْاَمِينُ وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ

ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ وَقَعَتْ فَاَكَلَتْ طَيِّبًا، ثُمَّ سَقَطَتْ وَلَمْ تَفْسُدْ وَلَمْ تُكْسَرْ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ قِطْعَةِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ اُدْخِلَتِ النَّارَ فَنُفِخَ عَلَيْهَا فَلَمْ تَتَغَيَّرْ وَوُزِنَتْ فَلَمْ تَنْقُصْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ ابوسبرہ ہذلی فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ملا، انہوں نے مجھے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث سنائی، میں نے اس کو سمجھا اور اپنے ہاتھ سے اس کو یوں لکھا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ وہ حدیث ہے جو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھے سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بے حیاء کو پسند نہیں کرتا۔

پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، قیامت سے پہلے فحاشی عام ہو جائے گی، پڑوسی برے ہوں گے، قطع رحمی ہوگی، امین کو خائن اور خائن کو امین قرار دیا جائے گا۔

پھر فرمایا: مومن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے، جس سے کھجوریں گرتی ہیں، تو وہ صاف ستھری کھجوریں کھاتا ہے، وہ پھر گرتی ہیں، لیکن نہ وہ خراب ہوتی ہیں، نہ ٹوٹتی ہیں، اور مومن کی مثال اس سرخ سونے کی سی ہے، جس کو آگ میں ڈال کر پھونکیں ماری جائیں، لیکن اس میں کوئی تبدیلی نہ آئے اور نہ اس کا وزن کم ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8567 – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، قَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ: ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ: مُعَاذُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرًا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8567 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ بارشیں برسیں گی، لیکن زمین فصلیں نہیں اگائے گی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8568 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ اِمْلَاءً بِبَغْدَادَ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى يَحْيَى بْنِ حَفْصِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، وَاَنَا اَسْمَعُ، ثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ لَمْ اَسْمَعْ اَنَّكَ مِثْلُ اَهْلِ الْبَيْتِ مَا حَدَّثْتُكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: " فَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَاِنَّهُ فِي سِتْرٍ لَا اَذْكُرُهُ لِمَنْ تَكْرَهُ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ اَرْبَعَةٌ: مِنَّا السَّفَّاحُ، وَمِنَّا الْمُنْذِرُ، وَمِنَّا الْمَنْصُوْرُ، وَمِنَّا الْمَهْدِيُّ "، قَالَ: فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ: فَبَيِّنْ لِي هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةَ، فَقَالَ: " اَمَّا السَّفَّاحُ فَرُبَّمَا قَتَلَ اَنْصَارَهُ وَعَفَا عَنْ عَدُوِّهِ، وَاَمَّا الْمُنْذِرُ قَالَ: فَاِنَّهُ يُعْطِي الْمَالَ الْكَثِيْرَ لَا يَتَعَاظَمُ فِي نَفْسِهِ وَيُمْسِكُ الْقَلِيْلَ مِنْ حَقِّهِ، وَاَمَّا الْمَنْصُوْرُ: فَاِنَّهُ يُعْطَى النَّصْرَ عَلٰى عَدُوِّهِ الشَّطْرَ مِمَّا كَانَ يُعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْعَبُ مِنْهُ عَدُوُّهُ عَلٰى مَسِيْرَةِ شَهْرَيْنِ، وَالْمَنْصُوْرُ يُرْعَبُ عَدُوُّهُ مِنْهُ عَلٰى مَسِيْرَةِ شَهْرٍ، وَاَمَّا الْمَهْدِيُّ الَّذِي يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، وَتَاْمَنُ الْبَهَائِمُ وَالسِّبَاعُ وَتُلْقِي الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا "، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا اَفْلَاذُ كَبِدِهَا؟ قَالَ: اَمْثَالُ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8568 – أين منه الصحة وإسماعيل مجمع على ضعفه وأبوه ليس

43 بذاك

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر میں نے یہ نہ سن رکھا ہوتا کہ تم اہل بیت ہی کی طرح ہو تو میں یہ حدیث تمہیں نہ سناتا۔ مجاہد نے کہا: یہ بات صیغہ راز میں رہے گی، میں یہ بات ایسے کسی شخص کو نہیں بتاؤں گا، جس کو بتانا آپ کو پسند نہ ہو۔ تب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چار آدمی ایسے ہیں جو ہم اہل بیت میں ہی شمار ہوتے ہیں۔ سفاح، ہم میں سے ہے، منذر ہم میں سے ہے، منصور ہم میں سے ہے، اور مہدی ہم میں سے ہے۔ مجاہد نے کہا: آپ ان چاروں کی تفصیل بھی بیان فرما دیجئے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سفاح کو اس کے ساتھی قتل کریں گے، اور وہ اپنے دشمن کو معاف بھی کر دیں گے، اور منذر بہت مال و دولت والا ہوگا، لیکن وہ خود کو بڑا نہیں سمجھے گا اور اپنا چھوٹے سے چھوٹا حق بھی نہیں چھوڑے گا، اور منصور کا دشمن ایک مہینے کی مسافت سے ہی اس سے ڈر رہا ہوگا، اور مہدی وہ ہوگا جو روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جیسا کہ اس سے پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی، اور جانور اور درندے سبھی پر امن ہوں گے، اور زمین اپنے جگر کے ستون باہر پھینک دے گی، میں نے پوچھا: اس کے جگر ستونوں کا کیا مطلب؟ آپ نے فرمایا: سونے اور چاندی کے ستون اگل دے گی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8569 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَشِيَتْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، اَنْجَى النَّاسِ فِيهِ رَجُلٌ صَاحِبُ شَاهِقَةٍ يَاْكُلُ مِنْ رَسَلِ غَنَمِهِ، اَوْ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ مِنْ وَرَاءِ الدَّرْبِ يَاْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8569 - صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اندھیری تاریک رات کی مانند فتنے تمہیں ڈھانپ لیں گے، ان فتنوں میں نجات پانے والا، وہ بکریوں والا شخص ہوگا جو اپنی بکریوں کی کمائی کھاتا ہوگا، یا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر درب (کے علاقے) کے پیچھے چلا جائے اور اپنی تلوار کی کمائی کھائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8570 - حَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: " كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَبِسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ، وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ، وَيَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً فَاِذَا غُيِّرَتْ، قَالُوا: غُيِّرَتِ السُّنَّةُ؟ " قِيلَ: مَتَى ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: اِذَا كَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ، وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ، وَكَثُرَتْ اَمْوَالُكُمْ، وَقَلَّتْ اُمَنَاؤُكُمْ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ

الْآخِرَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8570 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم پر ایسا فتنہ آئے گا، جو بوڑھوں کو ہلاک کر دے گا اور اس میں بچے پرورش پائیں گے، اور لوگ اسی طریقے پر کاربند ہو جائیں گے، جب اس میں تبدیلی آئے گی تو لوگ کہیں گے: کیا طریقہ تبدیل ہو گیا ہے؟ ان سے پوچھا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن یہ وقت کب آئے گا؟ انہوں نے فرمایا: جب تمہارے ہاں قاری بہت ہو جائیں، فقہاء کی کمی ہو جائے، تمہارا مال بہت زیادہ ہو جائے اور امین لوگ کم رہ جائیں، اور آخرت کے عمل کے بدلے دنیا تلاش کی جائے۔

8571 – حَدَّثَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: أَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَأَخَذَ بِرَقَبَتِهِ وَقَالَ: أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ، وَلٰكِنِ ابْكُوْا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8571 – صحيح

✧✧ داؤد بن ابی صالح فرماتے ہیں: ایک دن مروان آیا، اس نے دیکھا کہ ایک آدمی قبر پر اپنی پیشانی رکھے ہوئے ہے، مروان نے اس کو گردن سے پکڑا اور بولا: تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا حرکت کر رہے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ جب انہوں نے مروان کی جانب چہرہ کیا تو وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دین پر اس وقت مت رونا جب اس کی ذمہ داری اس کے اہل لوگوں کے پاس ہو، بلکہ اس وقت رونا جب اس کی ذمہ داری نااہل لوگوں کے پاس چلی جائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8572 – حَدَّثَنَا أَبُوْ نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارَى، ثَنَا أَبُوْ عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَبِيْتُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَلَهْوٍ، فَيُصْبِحُوْنَ قَدْ مُسِخُوْا خَنَازِيْرَ، وَلَيُخْسَفَنَّ بِقَبَائِلَ فِيْهَا وَفِي دُوْرٍ فِيْهَا، حَتّٰى يُصْبِحُوْا فَيَقُوْلُوْا خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِبَنِي فُلَانٍ خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِدَارِ بَنِي فُلَانٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمْ حَصْبَاءُ حِجَارَةٌ كَمَا أُرْسِلَتْ عَلٰى قَوْمِ لُوْطٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الرِّيْحُ الْعَقِيْمُ فَتَنْسِفُهُمْ كَمَا نَسَفَتْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ، وَأَكْلِهِمُ الرِّبَا، وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيْرَ، وَاتِّخَاذِهِمُ

الْقَيْنَاتِ، وَقَطِيعَتِهِمُ الرَّحِمَ قَالَ: وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى فَنَسِيتُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ لِجَعْفَرٍ، فَأَمَّا فَرْقَدٌ فَإِنَّهُمَا لَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8572 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کے کچھ لوگ کھانے پینے اورلہولعب میں رات گزاریں گے اورصبح کے وقت ان کی شکلیں خنزیروں کی شکلوں میں بدل چکی ہوں گی، ان میں پورے پورے قبیلے زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، اوروہاں کی بستیاں تباہ کردی جائیں گی، صبح کے وقت لوگ آپس میں یوں باتیں کررہے ہوں گے کہ گزشتہ رات داربنی فلاں کا فلاں قبیلہ زمین میں دھنسا دیا گیا، اوران پر پتھروں والی سخت آندھی بھیجی گئی، جیسا کہ قوم لوط پر بھیجی گئی تھی، اوران پر سخت تیز آندھی بھیجی گئی ہے، اس نے ان کو تباہ کردیا ہے، جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کوشراب نوشی اورسود خوری، ریشم پہننے اورگانے والی لونڈیاں اختیار کرنے اورقطع رحمی کی وجہ سے تباہ کردیا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یہاں پر ان کی ایک اوربھی خصلت بیان کی گئی تھی، وہ میں بھول چکا ہوں۔

❀❀ جعفر کی روایت کے مطابق یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے اورفرقد کی روایات امام بخاری اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیں۔

8573 – أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، بِهَمْدَانَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَتَفْتَحَنَّ لَكُمْ كُنُوزَ كِسْرَى الْأَبْيَضَ – أَوِ الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ – عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8573 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت کسریٰ کے سفید خزانے کھولے گی۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8574 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، بِمِصْرَ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ، سِتًّا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8574 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٦ اعمال میں جلدی کرو

○ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے
○ دھواں نمودار ہونے سے پہلے
○ دجال کے خروج سے پہلے
○ دابۃ الارض کے ظہور سے پہلے
○ اور کسی کے امر خصوصی سے پہلے۔
○ اور امر عامہ سے پہلے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن رباح کی روایت نقل کی ہے۔

8575 – اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَهْمِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَرَجُلٌ مَعَهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثِينَا حَدِيثًا عَنِ الزَّلْزَلَةِ، فَاَعْرَضَتْ عَنْهُ بِوَجْهِهَا، قَالَ اَنَسٌ: فَقُلْتُ لَهَا: حَدِّثِينَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الزَّلْزَلَةِ، فَقَالَتْ: يَا اَنَسُ اِنْ حَدَّثْتُكَ عَنْهَا عِشْتَ حَزِينًا، وَبُعِثْتَ حِينَ تُبْعَثُ وَذٰلِكَ الْحُزْنُ فِي قَلْبِكَ فَقُلْتُ: يَا اُمَّاهُ حَدِّثِينَا، فَقَالَتْ: " اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا خَلَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ حِجَابٍ، وَاِنْ تَطَيَّبَتْ لِغَيْرِ زَوْجِهَا كَانَ عَلَيْهَا نَارًا وَشَنَارًا، فَاِذَا اسْتَحَلُّوا الزِّنَا وَشَرِبُوا الْخُمُورَ بَعْدَ هٰذَا وَضَرَبُوا الْمَعَازِفَ غَارَ اللّٰهُ فِي سَمَائِهِ، فَقَالَ لِلْاَرْضِ: تَزَلْزَلِي بِهِمْ، فَاِنْ تَابُوا وَنَزَعُوا وَاِلَّا هَدَمَهَا عَلَيْهِمْ " فَقَالَ اَنَسٌ: عُقُوبَةٌ لَهُمْ؟ قَالَتْ: رَحْمَةٌ وَبَرَكَةٌ وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَنَكَالًا وَسَخْطَةً وَعَذَابًا لِلْكَافِرِينَ قَالَ اَنَسٌ: " فَمَا سَمِعْتُ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا اَنَا اَشَدُّ بِهِ فَرَحًا مِنِّي بِهٰذَا الْحَدِيثِ، بَلْ اَعِيشُ فَرِحًا وَاُبْعَثُ حِينَ اُبْعَثُ وَذٰلِكَ الْفَرَحُ فِي قَلْبِي – اَوْ قَالَ: فِي نَفْسِي –

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8575 – بل أحسبه موضوعا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک آدمی کے ہمراہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس آدمی نے کہا: اے ام المومنین! آپ ہمیں زلزلہ کے بارے میں کوئی حدیث سنائیں، ام المومنین نے ان سے منہ پھیر لیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے کہا: اے ام المومنین! آپ ہمیں زلزلے کے بارے میں کوئی حدیث

سنائیں، آپ نے فرمایا: اے انس! اگر میں تجھے وہ حدیث سنادوں تو تم ساری زندگی پریشانی کے عالم میں گزارو گے، اور جب تم قیامت کے دن اٹھوگے، وہ پریشانی اس وقت بھی تمہارے دل میں موجود ہوگی۔ میں نے پھر کہا: اے میری ماں، آپ ہمیں وہ حدیث سنادیجئے، آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بے شک جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے باہر اپنے کپڑے اتارتی ہے تو وہ اپنے اور اللہ کے درمیان حجاب کو پھاڑ دیتی ہے، اور اگر عورت غیر مرد کے لئے خوشبو لگائے تو وہ اس کے لئے آگ اور شرم کا باعث ہوگی، اور اس کے بعد جب لوگ زنا کو اپنا حق سمجھ لیں، شراب نوشی میں مبتلا ہو جائیں، گانے باجے میں لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ آسمانوں سے ان کے لئے عذاب نازل فرمائے گا، اللہ تعالیٰ زمین سے فرمائے گا: ان پر زلزلے لا، اگر وہ توبہ کر کے گناہوں سے باز آجائیں گے تو ٹھیک ہے، ورنہ، ان کو تباہ کر دیا جائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ زلزلہ ان کے لئے سزا ہوگا، ام المومنین نے فرمایا: مومنوں کے لئے رحمت، برکت اور نصیحت اور کافروں کے لئے سزا اور عذاب ہوگا۔ حضرت انس فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس حدیث کو سن کی جتنی خوشی ہوئی، اس سے زیادہ کسی چیز پر خوشی نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا: بلکہ میں ساری زندگی خوشی خوشی گزاروں گا، اور جب میں قیامت میں اٹھوں گا تب بھی یہ خوشی میرے دل میں موجود ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8576 - حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بِنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ، مَوْلَى ابْنِ اَبِي ذُبَابٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَاَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَاَلْتُهُ: اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسِّنِينَ فَاَعْطَانِي، وَسَاَلْتُهُ: اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِي، وَسَاَلْتُهُ: اَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا، وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں، اس نے مجھے دو چیزیں عطا فرمادیں، اور ایک سے منع فرمادیا، میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمالی، میں نے دعا مانگی کہ ان کے اغیار میں سے کوئی دشمن ان پر غالب نہ آئے، اللہ تعالیٰ نے یہ بھی قبول فرمالی۔ میں نے دعا مانگی کہ یہ آپس میں نہ لڑیں، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے منع فرمادیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8577 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَيْهِ الْعَقَبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدْ رَاَيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَهُ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: يُقَالُ لِرِجَالٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اطْرَحُوا سِيَاطَكُمْ وَادْخُلُوا جَهَنَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8577 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی پیشین گوئی فرمائی تھی، ہم نے سب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے، سوائے ایک بات کے، اور وہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کچھ لوگوں سے کہا جائے گا، تم اپنے کوڑے رکھ دو اور دوزخ میں چلے جاؤ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8578 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيءٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ، إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أَحْدَاثٌ وَفِتَنٌ وَاخْتِلَافٌ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ عَبْدَ اللّٰهِ الْمَقْتُولَ لَا الْقَاتِلَ فَافْعَلْ تَفَرَّدَ بِهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، وَلَمْ يَحْتَجَّا بِعَلِيٍّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8578 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے خالد میرے بعد نئے نئے واقعات ہوں گے، فتنے ہوں گے، اختلافات ہوں گے، اے اللہ کے بندے اگر اس وقت تو قاتل کی بجائے مقتول بن سکے تو مقتول ہی بننا۔

✿✿ علی بن زید قرشی یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے علی کی روایات نقل نہیں کیں۔

8579 – أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْحَافِظُ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فِي بَنِي مُعَاوِيَةَ – وَهِيَ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى الْأَنْصَارِ – فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِكُمْ هٰذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنْهُ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الثَّلَاثُ الَّتِي دَعَا بِهِنَّ فِيهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِهِنَّ، فَقُلْتُ: دَعَا بِأَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، وَلَا يُهْلِكَهُمْ بِالسِّنِينَ فَأُعْطِيَهُمَا، وَدَعَا بِأَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8579 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو، بنی معاویہ (یہ انصار کی ایک بستی ہے) میں ہمارے پاس آئے، اور کہنے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری اس مسجد میں کس مقام پر نماز پڑھی تھی؟

میں نے کہا: جی ہاں، ساتھ ہی میں نے مسجد کے ایک کونے کی جانب اشارہ بھی کیا، انہوں نے پوچھا: تمہیں وہ تین دعائیں معلوم ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اس مسجد میں مانگی تھیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: وہ مجھے بھی بتاؤ، میں نے کہا: حضور ﷺ نے یہ دعا مانگی تھی کہ ان پر ان کے اغیار میں سے کوئی دشمن ان پر غالب نہ ہو، اور یہ لوگ قحط سے ہلاک نہ ہوں، یہ دونوں دعائیں قبول ہوگئی تھیں، پھر آپ ﷺ نے دعا مانگی کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نہ جھگڑیں، اس سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منع فرمادیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8580 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عُلَيٍّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَكُوْنُ هَدَّةٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ تُوقِظُ النَّائِمَ وَتُفْزِعُ الْيَقْظَانَ، ثُمَّ تَظْهَرُ عِصَابَةٌ فِي شَوَّالٍ، ثُمَّ مَعْمَعَةٌ فِي ذِي الْحِجَّةِ، ثُمَّ تُنْتَهَكُ الْمَحَارِمُ فِي الْمُحَرَّمِ، ثُمَّ يَكُوْنُ مَوْتٌ فِي صَفَرٍ، ثُمَّ تَتَنَازَعُ الْقَبَائِلُ فِي الرَّبِيعِ، ثُمَّ الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ بَيْنَ جُمَادَى وَرَجَبٍ، ثُمَّ نَاقَةٌ مُقَتَّبَةٌ خَيْرٌ مِنْ دَسْكَرَةٍ تُقِلُّ مِائَةَ اَلْفٍ

قَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِرُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ آخِرِهِمْ غَيْرَ مَسْلَمَةَ بْنِ عُلَيٍّ الْخُشَنِيِّ، وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيبُ الْمَتْنِ، وَمَسْلَمَةُ اَيْضًا مِمَّنْ لَا تَقُوْمُ الْحُجَّةُ بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8580 – ذا موضوع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے مہینے میں زوردار آواز لگائی جاتی ہے، وہ سوئے ہوئے کو بیدار کردیتی ہے جاگتے ہوؤں کو بیدار رکھتی ہے پھر شوال میں ایک جماعت ظاہر ہوگی، پھر ذی الحجہ میں لوگوں کے جلنے کی آوازیں آئیں گی، محرم میں قریبی رشتوں کی بے حرمتی ہوگی، صفر میں موت ہوگی، ربیع الاول میں قبائل کا جھگڑا ہوگا، پھر جمادی اور رجب میں بہت ہی عجیب واقعات ہوں گے پالان لگائی ہوئی اونٹنی بیش بہا محل سے بھی بہتر ہوگی۔

8581 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: عُدْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَنَدْتُهُ اِلٰى صَدْرِي، ثُمَّ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اشْفِ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تُرْجِعْهَا، ثُمَّ قَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ يَا اَبَا سَلَمَةَ اَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنَّا لَنُحِبُّ الْحَيَاةَ، فَقَالَ: " وَالَّذِي نَفْسُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى الْعُلَمَاءِ زَمَانٌ الْمَوْتُ اَحَبُّ اِلٰى اَحَدِهِمْ مِنَ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ، لَيَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ قَبْرَ اَخِيهِ فَيَقُوْلُ: لَيْتَنِي مَكَانَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8581 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گیا، میں نے اپنے سینے کے ساتھ

ان کی ٹیک لگوائی، پھر میں نے دعا مانگی ''اے اللہ ابو ہریرہ کو شفاعطا فرما''۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! اس کی دعا کو رد نہ فرما، پھر فرمایا: اے ابوسلمہ اگر تو مر سکے تو مر جا۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! ہم تو زندگی سے محبت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، علماء پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ سرخ سونے سے زیادہ موت کو پسند کریں گے۔ تم اپنے کسی فوت شدہ بھائی کی قبر پر آکر حسرت کرتے ہوئے کہو گے: کاش اس کی جگہ قبر میں ہمیں ہوتا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8582 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: كُنْتُ اَسْاَلُ النَّاسَ عَنْ حَدِيْثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ بِالْكُوفَةِ، فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: حَدِيْثٌ حَدَّثْتَهُ عَنْكَ فَحَدِّثْنِيْ بِهِ، قَالَ: لَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهْتُهُ اَشَدَّ مَا كَرِهْتُ شَيْئًا قَطُّ، فَاَتَيْتُ اَقْصَى اَرْضِ الْعَرَبِ فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ اَتَيْتُ اَرْضَ الرُّوْمِ وَكُنْتُ اَكْرَهُهُ مِنْ كَرَاهَتِي لِمَا قَبْلُ اَوْ اَشَدَّ، فَقُلْتُ: لَاٰتِيَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ فَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَاَسْمَعَنَّ مِنْهُ، وَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَمَا هُوَ بِضَارِّيْ، فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِنَّكَ لَتَسْاَلُ عَنْ شَيْءٍ لَا يَحِلُّ لَكَ فِيْ دِيْنِكَ فَكَاَنِّيْ رَاَيْتُ لَهُ عَلٰى غَضَاضَةٍ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ بْنَ حَاتِمٍ اَسْلِمْ تَسْلَمْ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: قَدْ اُرَانِيْ – اَوْ قَدْ اَظُنُّ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَعَلَّكَ اِنَّمَا يَمْنَعُكَ عَنِ الْاِسْلَامِ اَنَّكَ تَرَى مِنْ حَوْلِيْ خَصَاصَةً، اِنَّكَ تَرَى النَّاسَ عَلَيْنَا اَلْبًا ثُمَّ قَالَ: هَلْ رَاَيْتَ الْحِيرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ اَرَهَا وَقَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا، قَالَ: فَلَيُوْشِكَنَّ اَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جِوَارٍ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ، وَلَيُفْتَحَنَّ عَلَيْنَا كُنُوزُ كِسْرٰى قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَيُوْشِكُ اَنْ لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَالَهُ صَدَقَةً وَقَالَ: فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْحَلُ وَاَحْلِفُ لَيُفْتَحَنَّ الثَّانِيَةَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْحَقُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8582 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: میں لوگوں سے عدی بن حاتم کی حدیث کے بارے میں پوچھا کرتا تھا حالانکہ وہ وہ کوفہ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ میں ان کے پاس آیا اور کہا: ایک حدیث ہے جو میں آپ کے حوالے سے بیان کرتا ہوں، آپ وہ حدیث خود مجھے سنائیے، انہوں نے کہا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا، مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت نفرت تھی، میں عرب کے دور دراز کے علاقے میں نکل گیا اور نفرت اسی طرح برقرار تھی، پھر میں روم میں چلا گیا، لیکن ابھی بھی نفرت میں کمی نہیں آئی تھی، (ایک دفعہ بیٹھے بٹھائے) میں نے سوچا کہ مجھے اس آدمی کے پاس جانا چاہئے، اگر یہ سچ بولے گا تو میں ضرور اس کی بات سنوں گا اور اگر یہ جھوٹ بول رہا ہوگا تو اس سے وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنے کے لئے

آپ ﷺ کے پاس آ گیا، (میں نے ابھی کچھ بھی اظہار خیال نہیں کیا تھا اور نہ اپنی آمد کا مقصد بیان کیا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آئے ہو جو تمہارے دین میں حلال نہیں ہے۔ گویا کہ میں آپ کو ذلت میں دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم، تم اسلام قبول کرلو، سلامتی پاؤ گے۔ اور شاید کہ تمہیں اسلام قبول کرنے سے یہ چیز مانع ہے کہ میرے قریب غریب لوگ ہیں۔ تم میرے پاس لوگوں کا جمگھٹا دیکھتے ہو، پھر فرمایا: کیا تم نے حیرہ (ایک جگہ کا نام ہے) دیکھا ہے؟ میں نے کہا: میں نے نہیں دیکھا، البتہ میں اس جگہ کو جانتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: قریب ہے کہ ایک نوجوان لڑکی بغیر کسی ہمراہی کے، اکیلی وہاں سے بیت اللہ کے طواف کو آئے۔ اور ہم پر کسریٰ کے خزانے کھل جائیں گے۔ میں نے پوچھا: کسریٰ بن ہرمز؟ انہوں نے فرمایا: کسریٰ بن ہرمز، اور کوئی شخص صدقے کا مال نہیں لے گا۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں نے دیکھ بھی لیا ہے کہ ایک عورت اکیلی سفر کرتی ہے۔ اور دوسری بات پر میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے برحق ہونے کی قسم بھی کھا سکتا ہوں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8583 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، ثَنَا اَبِیْ، ثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ اللّٰهُ اَنْ يَمْلَاَ اَيْدِيَكُمْ مِنَ الْعَجَمِ وَيَجْعَلَهُمْ اُسُدًا لَا يَفِرُّوْنَ، فَيَضْرِبُوْنَ رِقَابَكُمْ وَيَاْكُلُوْنَ فَيْئَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8583 – بل محمد بن زيد بن سنان واه كأبيه

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ عجمیوں سے بھر دے اور ان کو شیر بنا دے، وہ میدان چھوڑ کر بھاگیں گے نہیں۔ وہ تمہاری گردنیں ماریں گے اور تمہارا مال غنیمت کھائیں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8584 – حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارٰى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدٍ، يَقُوْلُ: اَنْبَاَ الْاَعْمَشُ، اَنْبَاَ اَبُوْ عُمَارَةَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يَتْرُكُوْنَ مِنَ السُّنَّةِ مِثْلَ هٰذَا – وَاَشَارَ اِلٰى اَصْلِ اِصْبَعِهِ – وَاِنْ تَرَكْتُمُوْهُمْ جَاءُوْا بِالطَّامَّةِ الْكُبْرٰى، وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ اُمَّةٌ اِلَّا كَانَ اَوَّلُ مَا يَتْرُكُوْنَ مِنْ دِيْنِهِمُ السُّنَّةُ، وَآخِرُ مَا يَدَعُوْنَ الصَّلَاةُ، وَلَوْلَا اَنَّهُمْ يَسْتَحْيُوْنَ مَا صَلَّوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8584 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو اتنی سنت چھوڑیں گے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنی انگلی کی جڑ کی طرف اشارہ کیا۔ اور اگر تم ان کو چھوڑ دو گے تو بڑی عام مصیبت آئے گی۔ وہ امت سب سے پہلے سنتوں کو چھوڑے گی، اور ان کی انتہا، نماز چھوڑنے پر ہوگی۔ اور اگر ان کو حیاء کا معاملہ درپیش نہ ہو تو وہ نماز نہیں پڑھیں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8585 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ اَبِي الْمُخْتَارِ، عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا اِلٰى دُومَةِ الْجَنْدَلِ، فَقَالَ: انْطَلِقُوا فَاِنَّكُمْ تَجِدُونَ اُكَيْدِرَ دُومَةَ خَارِجًا يَقْتَنِصُ الصَّيْدَ فَخُذُوهُ اَخْذًا فَانْطَلَقُوا فَوَجَدُوهُ كَمَا قَالَ لَهُمْ، فَاَخَذُوهُ وَتَحَصَّنَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ وَاَشْرَفُوا عَلَى الْمُسْلِمِينَ يُكَلِّمُونَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لِبَعْضِ مَنْ اَشْرَفَ: اُذَكِّرُكَ اللّٰهَ هَلْ تَجِدُونَ مُحَمَّدًا فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ آخَرُ اِلٰى جَنْبِهِ: نَجِدُهُ فِي كِتَابِنَا يُشْبِهُ قُرَشِيَّانِ يَخْطُرُهُ قَلَمٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَيْسَ قَدْ كَفَرَ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: بَلٰى، وَاَنْتُمْ سَتَكْفُرُونَ، فَلَمَّا رَجَعَ الْجَيْشُ وَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ فَتَنَبَّاَ، قَالَ الرَّجُلُ لِاَبِي بَكْرٍ: اَمَا تَذْكُرُ قَوْلَكَ وَنَحْنُ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَاَنْتُمْ سَوْفَ تَكْفُرُونَ ذَاكَ اَمْرُ مُسَيْلِمَةَ؟ قَالَ: لَا، ذَاكَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8585 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر دومۃ الجندل (علاقے) کی جانب روانہ فرمایا، اور ان کو یہ کہتے ہوئے روانہ فرمایا کہ "تم جاؤ، تم دومہ کے ایک مٹیالے رنگ کے شخص کو باہر شکار کرتے ہوئے پاؤ گے۔ تم اس کو گرفتار کر لینا"۔ وہ لوگ روانہ ہو گئے، اور اس آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اسی مقام پر پایا، ان لوگوں نے اس کو گرفتار کر لیا۔ شہر والے لوگ محفوظ مقام پر ہوں گے اور وہ مسلمانوں سے بات چیت کرنے لگ جائیں گے، ایک مسلمان غلبہ پانے والے سے کہے گا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نے اپنی کتاب میں محمد کا ذکر پایا؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس کے پہلو میں ایک دوسرا آدمی موجود تھا، اس نے کہا: ہم نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر پایا ہے، وہ دو قریشی آدمیوں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوگا، اس کو شیطان کے قلم نے تراشا ہوگا۔ ایک آدمی نے کہا: اے ابوبکر! کیا ان لوگوں نے کفر نہیں کیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اور تم بھی عنقریب کفر کرو گے۔ جب لشکر واپس آیا اور مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا، تو اس آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہیں اپنی وہ بات یاد ہے جب ہم لوگ "دومۃ الجندل" میں تھے۔ (اس وقت آپ نے کہا تھا) تم عنقریب

کفر کرو گے، کیا اس سے آپ کی مراد مسیلمہ والا معاملہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، وہ آخری زمانے میں ہوگا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8586 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي سَمِينَةَ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: السُّفْيَانِيُّ فِي عُمْقِ دِمَشْقَ، وَعَامَّةُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ كَلْبٍ، فَيَقْتُلُ حَتَّى يَبْقَرَ بُطُونَ النِّسَاءِ، وَيَقْتُلُ الصِّبْيَانَ، فَتَجْمَعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يُمْنَعُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ، وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَّةِ فَيَبْلُغُ السُّفْيَانِيَّ، فَيَبْعَثُ اِلَيْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِهِ فَيَهْزِمُهُمْ، فَيَسِيرُ اِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى اِذَا صَارَ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ، فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ اِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ.

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8586 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفیانی نامی ایک شخص دمشق کے علاقے سے ظاہر ہوگا، اس کی پیروی کرنے والوں میں اکثریت قبیلہ کلب کی ہوگی، وہ لڑائی کرے گا، عورتوں کے پیٹ پھاڑ کر اس میں سے بچے نکالے گا اور بچوں کو قتل کردے گا۔ اس کے لئے قیس کا قبیلہ جمع ہوگا، وہ ان کو بھی قتل کرے گا۔ اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہوگا اور میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی حرہ میں نکلے گا۔ وہ سفیانی تک پہنچے گا، اللہ تعالیٰ اپنا ایک لشکر اس کی مدد کے لئے بھیجے گا، اور وہ ان کو شکست دے دے گا۔ پھر سفیانی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پیش قدمی کرے گا اور جب وہ ہموار زمین تک پہنچے گا تو اس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ان لوگوں میں سے صرف وہی نجات پائے گا جو انکے بارے میں خبر دے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8587 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، ثَنَا الْحَسَنُ، حَدَّثَنِي حِطَّانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، اَنَّهُمْ اَقْبَلُوا مَعَ اَبِي مُوسَى غُزَاةً فَلَمَّا نَزَلُوا مَنْزِلًا، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ هَرْجًا، قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ اَيُّهَا الْاَمِيرُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، قُلْنَا اَكْثَرُ مَا نَقْتُلُ اِنَّا نَقْتُلُ فِي السَّنَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ اَلْفٍ، قَالَ: لَيْسَ قَتْلُكُمُ الْمُشْرِكِيْنَ وَلٰكِنْ قَتْلُ بَعْضِكُمْ بَعْضًا، قَالَ: قُلْنَا وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا يَوْمَئِذٍ، قَالَ اَبُوْ مُوْسَى: تُنْزَعُ عُقُوْلُ اَكْثَرِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، وَيُخَلَّفُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ يَحْسَبُ اَكْثَرُهُمْ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَلَيْسُوا عَلٰى شَيْءٍ، وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِي وَلَكُمْ اِنْ هِيَ اَدْرَكَتْنِي وَاِيَّاكُمْ فِيمَا نَقْرَاُ مِنْ كِتَابِ رَبِّنَا وَفِيمَا عَهِدَ اِلَيْنَا نَبِيُّنَا اَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْنَا فِيهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8587 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں کہ وہ لوگ ابوموسیٰ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک تھے، جب ان لوگوں نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، تو ہم آپس میں یہ باتیں کرنے لگ گئے کہ قیامت سے پہلے ہرج ہوگا۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین، ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: قتل۔ ہم نے کہا: ہمارا زیادہ سے زیادہ قتل یہ ہے کہ ہم سال میں ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کو قتل کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم مشرکوں کو قتل نہیں کرو گے، بلکہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ ہم نے کہا: اس دن ہماری عقل ہمارے پاس ہوگی؟ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: اس زمانے میں اکثر لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی، اور بے وقوف قسم کے لوگ باقی بچیں گے، ان میں سے اکثر لوگ خود کو حق پر سمجھیں گے حالانکہ وہ حق پر نہیں ہوں گے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ تمہیں اور مجھے پائے تو قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ سے جو ہم نے عہد کیا ہے اس کے مطابق میرا اور تمہارا چھٹکا صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم جس طرح اس میں داخل ہوں گے، اسی طرح اس سے باہر نکلیں گے (نہ کوئی فائدہ ہوگا نہ نقصان)۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8588 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ اَبِى الْعَبَّاسِ وَكَانَ شِيعِيًّا، عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ قَرَاوِشٍ، سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِى وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ يَحْتَدِرُهُ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ، يُقَالُ لَهُ: الْاَشْهَبُ – اَوِ ابْنُ الْاَشْهَبِ – رَاعِى الْخَيْلِ وَرَاعِى الْخَيْلِ عَلَامَةٌ فِى الْقَوْمِ الظَّلَمَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8588 – ما أبعده من الصحة وأنكره

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وادیوں کے شیطان (مخدج) کو بجیلہ قبیلے کا ایک آدمی "اشہب" (یا) "ابن الاشہب" قتل کرے گا۔ وہ (شیطان) گھوڑوں کا چرواہا ہوگا، اور گھوڑوں کا چرواہا ہونا، ظالم قوم میں سے ہونے کی علامت ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8589 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِى، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ الْكَاهِلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَدُوْرُ رَحَا الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ، اَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ، فَاِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَاِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ بِمَا مَضَى اَوْ بِمَا بَقِيَ؟ قَالَ: بِمَا بَقِيَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، حَدِيْثُ اِسْنَادُهُ خَارِجٌ عَنِ الْكُتُبِ الثَّلَاثِ، اَخْرَجْتُهُ تَعَجُّبًا اِذْ هُوَ قَرِيبٌ مِمَّا نَحْنُ فِيهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8589 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی چکی ۳۵ سال تک گھومے گی، یا ۳۶ سال۔ اگر وہ ہلاک ہوگئے تو ہلاک ہونے والوں کی راہ چلے جائیں گے اور اگر ان کا دین قائم رہا تو ستر سال تک قائم رہے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس میں گزشتہ زمانہ بھی شامل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو باقی بچا ہے، وہ ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ایک حدیث ایسی ہے جس کی اسناد تینوں کتابوں سے خارج ہے لیکن وہ ہمارے موضوع کے بہت قریب ہے، اس لئے میں نے اس کو اپنی کتاب میں درج کرلیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8590 – اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خُرُوجُ الدَّابَّةِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَاِذَا خَرَجَتْ لَطَمَتْ اِبْلِيسَ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَيَتَمَتَّعُ الْمُؤْمِنُونَ فِي الْاَرْضِ بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعِينَ سَنَةً، لَا يَتَمَنَّوْنَ شَيْئًا اِلَّا اُعْطُوهُ وَوَجَدُوهُ، وَلَا جَوْرَ وَلَا ظُلْمَ، وَقَدْ اَسْلَمَ الْاَشْيَاءُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ طَوْعًا وَكَرْهًا، حَتّٰى اِنَّ السَّبُعَ لَا يُؤْذِي دَابَّةً وَلَا طَيْرًا، وَيَلِدُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَمُوتُ حَتّٰى يُتِمَّ اَرْبَعِينَ سَنَةً بَعْدَ خُرُوجِ دَابَّةِ الْاَرْضِ، ثُمَّ يَعُودُ فِيهِمُ الْمَوْتُ فَيَمْكُثُونَ كَذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُسْرِعُ الْمَوْتُ فِي الْمُؤْمِنِينَ فَلَا يَبْقَى مُؤْمِنٌ فَيَقُولُ الْكَافِرُ قَدْ كُنَّا مَرْعُوبِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ، وَلَيْسَ تُقْبَلُ مِنَّا تَوْبَةٌ فَيَتَهَارَجُونَ فِي الطُّرُقِ تَهَارُجَ الْبَهَائِمِ، ثُمَّ يَقُومُ اَحَدُهُمْ بِاُمِّهِ وَاُخْتِهِ وَابْنَتِهِ فَيَنْكِحُهَا وَسَطَ الطَّرِيقِ، يَقُومُ عَنْهَا وَاحِدٌ وَيَنْزُو عَلَيْهَا آخَرُ لَا يُنْكِرُ وَلَا يُغَيِّرُ، فَاَفْضَلُهُمْ يَوْمَئِذٍ مَنْ يَقُولُ: لَوْ تَنَحَّيْتُمْ عَنِ الطَّرِيقِ كَانَ اَحْسَنَ، فَيَكُونُونَ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَبْقَى اَحَدٌ مِنْ اَوْلَادِ النِّكَاحِ وَيَكُونُ اَهْلُ الْاَرْضِ اَوْلَادَ السِّفَاحِ، فَيَمْكُثُونَ كَذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُعْقِرُ اللّٰهُ اَرْحَامَ النِّسَاءِ ثَلَاثِينَ سَنَةً، لَا تَلِدُ امْرَاَةٌ وَلَا يَكُونُ فِي الْاَرْضِ طِفْلٌ، وَيَكُونُ كُلُّهُمْ اَوْلَادُ الزِّنَا شِرَارُ النَّاسِ، وَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ اَسْلَمَ الْبُنَانِيُّ مِنْ اَعَزِّ الْبَصْرِيِّينَ وَاَوْلَادِ التَّابِعِينَ، اِلَّا اَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ الْحُسَيْنِ مَجْهُولٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8590 – ذا موضوع والسلام

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دابہ الارض کا نکلنا، سورج کے مغرب کی جانب سے نکلنے کے بعد ہوگا، جب وہ نکلے گا تو ابلیس کو طمانچہ مارے گا، اس وقت وہ سجدے کی حالت میں ہوگا۔ اس کے بعد مسلمان، چالیس سال زمین میں سکون سے گزاریں گے۔ وہ جس چیز کی آرزو کریں گے، ان کو مل جائے گی، کوئی ظلم و ستم نہیں ہوگا۔ تمام چیزیں خوشی سے یا مجبوری سے، اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں سر جھکائیں گی حتیٰ کہ درندے بھی کسی جانور یا پرندے کو تکلیف نہیں دیں گے۔ اور جو مومن پیدا ہوگا، وہ دابۃ الارض کے نکلنے کے بعد چالیس سال پورے کرے گا، اس کے بعد ان میں دوبارہ موت آجائے گی، لیکن یہ لوگ پھر بھی کافی عرصہ زندہ رہیں گے، پھر مومنین میں موت بہت جلد جلد آئے گی، حتیٰ کہ روئے زمین پر کوئی بھی مسلمان باقی نہیں بچے گا، کافر کہیں گے: ہم مسلمانوں سے بہت مرعوب ہوتے تھے، لیکن ان میں سے تو کوئی ایک بھی نہیں رہا، اور ہماری توبہ تو قبول ہونی نہیں ہے، اس لئے وہ لوگ راستوں میں جانوروں کی طرح زنا کریں گے حتیٰ کہ یہ لوگ اپنی ماں اور بیٹی کے ساتھ سر عام بیچ چوراہے کے، زنا کریں گے، ایک مرد زنا کر کے ہٹے گا تو اسی عورت کے ساتھ دوسرا شروع ہو جائے گا، وہ لوگ اس عمل کو برا نہیں سمجھیں گے اور نہ ان کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس زمانے میں سب سے افضل شخص وہ ہوگا جو ان کو اتنا کہہ دے کہ اگر تم یہ کام سڑک سے تھوڑا ہٹ کر کرتے تو اچھا ہوتا۔ پھر حالات یہی رہیں گے حتیٰ کہ کوئی لالی نہیں بچے گا۔ پوری زمین پر حرامی لوگ ہوں گے، پھر یہ لوگ ایک عرصہ تک رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ تیس سال تک عورتوں کے رحم بند کر دے گا۔ کوئی عورت بچہ نہیں جنے گی اور زمین پر کوئی بچہ نہیں ہوگا۔ یہ سب حرامی لوگ ہوں گے، سب شریر ترین لوگ ہوں گے۔ انہی لوگوں پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

❀❀ محمد بن ثابت بن اسلم البنانی عزت دار بصریین میں سے ہیں اور تابعین کی اولاد میں سے ہیں۔ الا یہ کہ عبدالوہاب بن حسین مجہول ہے۔

8591 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْبَاهِلِيُّ، ثَنَا الْاَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ يَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُ حِينَ يَرَوْنَهُ، فَقُلْتُ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا اَبُوْ ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: لِمَا يَفِرُّ النَّاسُ مِنْكَ؟ قَالَ: اَنْهَاهُمْ عَنِ الْكُنُوزِ بِالَّذِي كَانَ يَنْهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: فَاِنَّ اُعْطِيَاتِنَا قَدِ ارْتَفَعَتِ الْيَوْمَ وَبَلَغَتْ هَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا شَيْئًا؟ قَالَ: اَمَّا الْيَوْمَ فَلَا، وَلٰكِنَّهَا يُوشِكُ اَنْ تَكُوْنَ اَثْمَانُ دِينِكُمْ، فَاِذَا كَانَتْ اَثْمَانَ دِينِكُمْ فَدَعُوهَا وَاِيَّاكُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8591 – صحيح

✧✧ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں موجود تھا، میں نے ایک آدمی کو دیکھا، لوگ اس کو دیکھ کر اس سے دور بھاگ رہے تھے، میں نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابوذر

ہو۔ میں نے کہا: لوگ تم سے بھاگ کیوں رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں ان کو ان خزانوں سے روک رہا ہوں، جس سے رسول اللہ ﷺ ان کو روکا کرتے تھے، میں نے کہا: بے شک آج ہمارے عطیات بہت زیادہ ہو چکے ہیں، کیا تمہیں ہم پر کسی چیز کا خوف ہے؟ انہوں نے کہا: آج تو نہیں ہے۔ لیکن قریب ہے کہ تمہارے دین کی سودے بازی ہوگی، اور جب تمہارے دین میں سودے بازی ہونے لگ جائے تو خود کو ان سے الگ کر لینا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8592 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ كَامِلٍ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ سَعِيدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِىْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ اِلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8592 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایک مجدد بھیجے گا جو اس امت کے لئے دین میں تجدید کرے گا۔

8593 – فَسَمِعْتُ الْاُسْتَاذَ اَبَا الْوَلِيدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: كُنْتُ فِى مَجْلِسِ اَبِى الْعَبَّاسِ بْنِ شُرَيْحٍ اِذْ قَامَ اِلَيْهِ شَيْخٌ يَمْدَحُهُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ الطَّاهِرِ الْخَوْلَانِىُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ سَعِيدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ، عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِىْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا فَاَبْشِرْ اَيُّهَا الْقَاضِى، فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ عَلٰى رَاْسِ الْمِائَةِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَبَعَثَ عَلٰى رَاْسِ الْمِائَتَيْنِ مُحَمَّدَ بْنَ اِدْرِيسَ الشَّافِعِىَّ، وَاَنْتَ عَلٰى رَاْسِ الثَّلَاثِ مِائَةٍ اَنْشَاَ يَقُوْلُ:

(البحر الكامل)

اثْنَانِ قَدْ مَضَيَا وَبُورِكَ فِيهِمَا ... عُمَرُ الْخَلِيفَةُ ثُمَّ خَلْفَ السُّؤْدَدِ

الشَّافِعِىُّ الْاَبْطَحِىُّ مُحَمَّدٌ ... اِرْثُ النُّبُوَّةِ وَابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ

اَبْشِرْ اَبَا الْعَبَّاسِ اِنَّكَ ثَالِثٌ ... مِنْ بَعْدِهِمْ سَقْيًا لِتُرْبَةِ اَحْمَدِ

قَالَ: فَصَاحَ الْقَاضِى اَبُوْ الْعَبَّاسِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْبُكَاءِ وَقَالَ: قَدْ نَعَى اِلَىَّ نَفْسِى هٰذَا الشَّيْخُ، فَحَدَّثَنِىْ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِىْ اَنَّهُمْ حَضَرُوا مَجْلِسَ الشَّيْخِ الْاِمَامِ اَبِى الطَّيِّبِ سَهْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَجَرَى ذِكْرُ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ فَحَكَوْهَا عَنِّىْ بِحَضْرَتِهِ، وَفِى الْمَجْلِسِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبِسْطَامِىُّ الْفَقِيهُ الْاَرْجَائِىُّ، فَاَنْشَاَ اَبُوْ عَمْرٍو فِى الْوَقْتِ:

(البحر الکامل)

وَالرَّابِعُ الْمَشْهُورُ سَهْلُ مُحَمَّدٌ ... اَضْحَى اِمَامًا عِنْدَ كُلِّ مُوَحِّدِ

يَأْوِي اِلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِاَسْرِهِمْ ... فِي الْعِلْمِ اِنْ خَرَجُوا فَنِعْمَ مُؤَيَّدِ

لَا زَالَ فِيمَا بَيْنَنَا شَيْخُ الْوَرَى ... لِلْمَذْهَبِ الْمُخْتَارِ خَيْرَ مُجَدِّدِ

فَسَأَلْتُ الْفَقِيهَ اَبَا عَمْرٍو فِي مَجْلِسِي فَاَنْشَدَنِيهَا"

✧✧ ابوالولید بیان کرتے ہیں کہ میں ابوالعباس بن شریح کی مجلس میں موجود تھا، ایک آدمی نے آپ کی تعریف کرتے ہوئے یہ حدیث سنائی ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے بعد ایک ایسا آدمی بھیجتا ہے، جو دین کو عصری تقاضوں کے مطابق کرتا ہے'' پھر اس شیخ نے کہا: اے قاضی خوش ہو جا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سو سال کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز کو بھیجا اور دو سو سال کے بعد محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا اور تم تین سو سال پورا ہونے پر آئے ہو پھر اس نے اشعار پڑھے۔

○ دو مجدد تو گزر گئے ہیں اور وہ بہت صاحب برکت لوگ تھے، خلیفہ مسلمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ

○ پھر ان کے بعد نبوت کے وارث، محمد کے نسب سے تعلق رکھنے والے محمد بن ادریس شافعی ہوئے۔

○ اے ابوالعباس خوش ہو جا، کہ ان کے بعد تم تیسرے ہو، جو کہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی آبیاری کرو گے۔

راوی کہتے ہیں: قاضی ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ چیخ چیخ کر رونے لگ گئے، اور کہنے لگے: اس شیخ نے مجھے میری موت کی خبر دے دی، پھر میرے دوستوں کی پوری ایک جماعت نے مجھے بتایا کہ وہ لوگ امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان کی مجلس میں موجود تھے، وہاں پر اس حکایت کا تذکرہ ہوا، تو انہوں نے میرے حوالے سے ان کی موجودگی میں یہ حکایت بیان کی، اس مجلس میں فقیہ ابوعمرو البسطامی ارجائی بھی موجود تھے، ابوعمرو نے فی البدیع یہ اشعار کہے۔

○ اور چوتھا مجدد سہل محمد ہے، یہ ہر موحد کا امام ہے۔

○ تمام مسلمان اگر نکلیں تو وہ علم کے حوالے سے انہی کی جانب رجوع کرتے ہیں، کتنا ہی اچھا ہے جس کی تائید کی گئی ہے۔

○ ہمیشہ ہی ہمارے درمیان مخلوق کا، مختار مذہب کا امام رہے، وہ کتنا ہی اچھا مجدد ہے۔

میں نے فقیہہ ابوعمرو سے اپنی مجلس میں پوچھا، تو انہوں نے یہ اشعار سنائے۔

8594 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ اَبِي يَعْلَى مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ – اَوْ عَلَى بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – وَاَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: اِذَا ظَهَرَ السُّوءُ فَلَمْ يَنْهَوْا عَنْهُ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهِمْ بَاْسَهُ فَقَالَ اِنْسَانٌ: يَا

نَبِيَّ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ فِيهِمُ الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ يُصِيبُهُمْ مَا أَصَابَهُمْ، ثُمَّ يَصِيرُونَ إِلَى مَغْفِرَةِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ - أَوْ إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهِ -

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8594 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ رسول اللہ ﷺ کی لونڈی بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ، ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس یا کسی دوسری زوجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اس وقت میں بھی وہاں موجود تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص ظاہراً گناہ کرے اور لوگ اس سے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل کرے گا، ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! اگرچہ ان میں نیک لوگ بھی موجود ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تو ان پر بھی وہ عذاب آئے گا، پھر بعد میں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کی طرف چلیں گے۔

8595 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَا: ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8595 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپ کے رخسارے مبارک سرخ ہو جاتے، اور آپ پر جلال غالب آ جاتا، آپ کی آواز بلند ہو جاتی، یوں لگتا جیسے آپ کسی لشکر کو درست کرتے ہوئے اونچی اونچی بول رہے ہوں، آپ فرماتے: وہ صبح کے وقت آ سکتی ہے، وہ شام کے وقت آ سکتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8596 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَيْفَ تَرَى النَّاسَ؟ قُلْتُ: بِخَيْرٍ إِنَّ دَعْوَتَهُمْ وَاحِدَةٌ وَإِمَامَهُمْ وَاحِدٌ، وَعَدُوَّهُمْ مَنْفِيٌّ، وَأُعْطِيَاتِهِمْ وَأَرْزَاقَهُمْ دَارَّةٌ، قَالَ: فَكَيْفَ إِذَا تَبَاغَضَتْ قُلُوبُهُمْ، وَتَلَاعَنَتْ أَلْسِنَتُهُمْ، وَظَهَرَتْ عَدَاوَتُهُمْ، وَفَسَدَتْ ذَاتُ بَيْنِهِمْ، وَضَرَبَ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8596 – صحيح

✧✧ عبدالرحمٰن بن غنم اشعری فرماتے ہیں: مجھے ابوالدرداء نے کہا: تم لوگوں کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے،

ان کی دعوت بھی ایک ہے، ان کا امام بھی ایک ہے، ان کا دشمن زیر ہے۔ ان کے عطیات اور ان کے رزق وافر ہیں، آپ نے فرمایا: وہ وقت کیسا ہوگا جب ان کے دلوں میں آپس میں بغض ہوگا، جب ان کی زبانوں پر لعن طعن ہوگی، جب ان کی آپس کی دشمنی ظاہر ہوگی، اور ان کے درمیان فساد برپا ہوگا، اور یہ لوگ ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8597 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ كَثِیْرِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ اَبِی الزَّاهِرِیَّةِ، عَنْ اَبِیْ شَجَرَةَ كَثِیْرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تُفْتَنَ اُمَّتِی حَتّٰی یَظْهَرَ فِیْهِمُ التَّمَایُزُ، وَالتَّمَایُلُ، وَالْمَقَامِعُ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا التَّمَایُزُ؟ قَالَ: " التَّمَایُزُ: عَصَبِیَّةٌ یُحْدِثُهَا النَّاسُ بَعْدِی فِی الْاِسْلَامِ " قُلْتُ: فَمَا التَّمَایُلُ؟ قَالَ: تَمِیلُ الْقَبِیلَةُ عَلَى الْقَبِیلَةِ فَتَسْتَحِلُّ حُرْمَتَهَا قُلْتُ: فَمَا الْمَقَامِعُ؟ قَالَ: سَیْرُ الْاَمْصَارِ بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ تَخْتَلِفُ اَعْنَاقُهُمْ فِی الْحَرْبِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8597 – بل سعید متهم به

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں اس وقت تک فتنہ نہیں ہوگا جب تک کہ ان میں تمایز، تمایل اور مقاطع ظاہر نہیں ہوگا۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمایز کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمایز، وہ عصبیت ہے جو لوگ میرے بعد اسلام میں پیدا کرلیں گے۔ میں نے پوچھا: تمایل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک قبیلہ، دوسرے قبیلہ پر مائل ہوگا اور اس کی حرمت کو حلال سمجھ لے گا۔ میں نے پوچھا: مقاطع کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہروں کی سیر ہے، جنگ میں ان کی ایک دوسرے کے ساتھ گردنیں پھنسیں گی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8598 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِی، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجَمَّالُ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَیْنٍ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبُرْجُمِیِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا الْقَوْمُ رُكُوعٌ فَرَكَعَ، فَمَرَّ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ وَصَلَ اِلَى الصَّفِّ، فَلَمَّا فَرَغَ سَاَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَحَتّٰی یُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْمَعْرِفَةِ، وَحَتّٰی تَتَّجِرَ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا، وَحَتّٰی تَغْلُو الْخَیْلُ وَالنِّسَاءُ، ثُمَّ تَرْخُصَ فَلَا تَغْلُو اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8598 – صحیح

✧✧ خارجہ بن صلت برجمی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا، اس وقت جماعت رکوع میں تھی، انہوں نے بھی رکوع کیا، پھر ایک آدمی وہاں سے گزرا، اس نے ان کو سلام کیا، حضرت عبداللہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، پھر آپ صف تک پہنچ گئے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کے ''صدق اللہ ورسولہ'' کہنے کی وجہ پوچھی، آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مساجد کو گزرگاہ نہ بنالیا جائے، اور لوگ صرف جان پہچان والوں کو ہی سلام کریں گے، عورتیں مردوں کے برابر تجارت کریں گی، گھوڑے اور عورتیں بہت مہنگی ہوجائیں گی، پھر یہ اتنے سستے ہوجائیں گے کہ قیامت تک دوبارہ مہنگے نہیں ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8599 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِى، بِمِصْرَ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى الْقَاضِى، ثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِى جَمِيلَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِى بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَمَلِ اَرَدْتُ اَنْ آتِيَهُمْ اُقَاتِلُ مَعَهُمْ، حَتّٰى ذَكَرْتُ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ كِسْرَى اَوْ بَعْضَ مُلُوْكِ الْاَعَاجِمِ مَاتَ فَوَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَاَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ جمل کے موقع پر میں نے ارادہ کیا کہ میں بھی جنگ میں شریک ہوکر جہاد کروں، پھر مجھے یہ حدیث یاد آگئی جو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ کسریٰ یا کوئی دوسرا عجمی بادشاہ مرگیا ہے اور لوگوں نے ایک عورت کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی، جس نے اپنا بادشاہ کسی عورت کو بنالیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8600 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ يُوْنُسُ بْنُ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ - اَوْ ذُكِرَتْ لَهُ - فَقَالَ: اِذَا النَّاسُ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَخَفَّتْ اَمَانَاتُهُمْ، وَصَارُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: كَيْفَ اَصْنَعُ عِنْدَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِى اللّٰهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَاجْلِسْ فِى بَيْتِكَ، وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ اَمْرَ الْعَامَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8600 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کیا، اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے وعدے خراب ہو جائیں گے، اور امانتیں ہلکی سمجھی جائیں گی، اور لوگ یوں ہو جائیں گے، یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالیں، میں اٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور عرض کی: یارسول اللہ، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، اس وقت میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبان سنبھال کر رکھنا، اپنے گھر میں بیٹھے رہنا، جو پہچانتا ہے، بھلائی کو اپنا لینا، برائی سے بچنا، تو اپنے آپ کو بچانا، لوگوں کا معاملہ ان کے سپرد کر دینا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8601 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُوْنُسَ الْعَصَّارُ بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنْبَاَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي حُرَّةَ، قَالَ: لَمَّا حُصِرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَتَحَصَّنَتْ اَبْوَابُ الْمَسْجِدِ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، سَمِعَ مَوْلَيَيْنِ لَهُ مِنْ خَلْفِهِ، وَتَكَلَّمَا بِكَلَامٍ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِمَا وَقَالَ: مَا تَتَبَّعَ اَحَدٌ مِنَ الْكُتُبِ مَا تَتَبَّعْتُهَا، لَقَدْ قَرَاْتُ الْكُتُبَ وَسَمِعْتُ الْاَحَادِيثَ فَوَجَدْتُ كُلَّ شَيْءٍ بَاطِلًا اِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، قَالَ: فَخَرَجَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى اُمِّهِ اَسْمَاءَ فَقَبَّلَهَا وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ الْخِمَارِ اِلَى الْوَجْهِ فَوْقَ الْجَبْهَةِ، فَقَالَتْ: مَا حِسٌّ اَسْمَعُهُ؟ فَقِيلَ لَهَا: اَهْلُ الشَّامِ، قَالَتْ: كُلُّهُمْ مُسْلِمُونَ؟ قِيلَ لَهَا: نَعَمْ كَذٰلِكَ يَزْعُمُونَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَاَيْتُ الْاِسْلَامَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلٰى شَاةٍ مَا اَكَلُوْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، مُتْ كَرِيمًا وَلَا تَسْتَسْلِمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَيْنَ اَهْلُ مِصْرَ؟ قَالُوا لَهُ: عَلَى الْبَابِ، بَابِ بَنِي جُمَعَ وَكَانَ اَكْثَرَ الْاَبْوَابِ نَاسًا، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَانْكَشَفُوا حَتَّى السُّوقِ، قَالَ: وَاِنَّ حُبَيْبًا يَضْرِبُهُمْ بِالسَّيْفِ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَيَقُوْلُ: احْمِلُوا وَمَا اَحَدٌ يَدْخُلُ عَلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ يَحْمِلُ فَيَنْكَشِفُونَ، قَالَ: فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ اَدْخَلُوا اَسْوَدَ، فَلَمَّا رَاَوْهُ حَوَّلُوا لِيَخْتِلَ لَهُ، قَالَ: فَدَخَلَ الْاَسْوَدُ حَتّٰى كَانَ بَيْنَ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَلَمَّا جَاءَهُ خَرَجَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَاَطَنَّ رِجْلَيْهِ كِلْتَيْهِمَا، قَالَ: فَطَفِقَ يَتَحَامَلُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَّ فَمَا الْتَفَتَ اِلَيْهِ حَتّٰى جَاءَهُ حَجَرٌ فَاَصَابَهُ عِنْدَ الْاُذُنِ فَخَرَّ فَقَتَلُوْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8601 – صحيح

✧✧ مسلم ابن ابی حرہ بیان کرتے ہیں: جب ابن زبیر کا محاصرہ ہو گیا، اور شامیوں نے مسجد کے دروازوں کو اپنے لئے قلعے بنالیا تھا، آپ نے اپنے پیچھے دو غلاموں کو باتیں کرتے ہوئے سنا، آپ ان کی جانب متوجہ ہوئے اور بولے: کتابوں کا جس قدر میں نے تتبع کیا ہے، اور کسی نے نہیں کیا، میں نے کتابیں بھی پڑھی ہیں، اور احادیث بھی سنی ہیں، میں نے کتاب اللہ کے علاوہ سب کتابیں باطل پائی ہیں۔ پھر آپ نکلے، رکن کا استلام کیا، پھر اپنی والدہ حضرت اسماء کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا بوسہ لیا، ان کے سر کا بوسہ لیا، آپ کی والدہ نے پوچھا: میں یہ کیا آواز سن رہی ہوں؟ آپ نے فرمایا: شامی لوگوں کی

آوازیں ہیں۔ آپ کی والدہ نے پوچھا: سب لوگ مسلمان ہیں؟ آپ کو بتایا گیا کہ جی ہاں سب خود کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں، آپ فرماتی ہیں: میں نے اسلام کو دیکھا ہے، اگر یہ سب ایک بکری پر جمع ہو جائیں تو اس کو نہیں کھا سکتے۔ پھر فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے، عزت کی موت مرنا، اور (باطل کے آگے) سر نہیں جھکانا، حضرت عبداللہ نے کہا: مصر والے کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ دروازے پر۔ بنی جمع کے دروازے پر۔ اکثر دروازوں پر لوگ موجود تھے، انہوں نے ان پر حملہ کر دیا، لوگ بازار تک پیچھے ہٹ گئے، حضرت خبیب پیچھے پیچھے سے تلوار کے ساتھ ان کو مار رہے تھے، اور فرما رہے تھے، حملہ کرو، اور ان پر کوئی بھی داخل نہیں ہو رہا تھا، آپ نے پھر حملہ کیا تو لوگ پھر منتشر ہو گئے، جب لوگوں نے یہ معاملہ دیکھا تو اسود کو داخل کیا، جب انہوں نے اس کو دیکھا تو اس کو دھوکہ دینے کے لئے پھر گئے، پھر اسود داخل ہوا، وہ کعبہ کے پردوں کے پیچھے تھا، جب وہ کعبہ کے قریب آیا تو ابن زبیر نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کے دونوں پاؤں کاٹ ڈالے، وہ اٹھنے کی کوشش کرتا لیکن گر جاتا، آپ اس کی جانب متوجہ نہ ہوئے، حتیٰ کہ ایک پتھر آ کر ان کے کان کے قریب لگا جس کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8602 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا عَوْفٌ، ثَنَا اَبُوْ الصِّدِّيقِ، قَالَ: لَمَّا ظَفَرَ الْحَجَّاجُ عَلٰى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَتَلَهُ وَمَثَّلَ بِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ وَهِيَ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَتْ: كَيْفَ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ وَقَدْ قَتَلْتَ ابْنِي؟ فَقَالَ: اِنَّ ابْنَكِ اَلْحَدَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ، فَقَتَلْتُهُ مُلْحِدًا عَاصِيًا حَتّٰى اَذَاقَهُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيمًا، وَفَعَلَ بِهِ وَفَعَلَ، فَقَالَتْ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّ الْمُسْلِمِينَ، وَاللّٰهِ لَقَدْ قَتَلْتَهُ صَوَّامًا قَوَّامًا بَرًّا بِوَالِدَيْهِ، حَافِظًا لِهٰذَا الدِّينِ، وَلَئِنْ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ لَقَدْ اَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ، وَلَقَدْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ثَقِيفٍ كَذَّابَانِ الْآخِرُ مِنْهُمَا اَشَرُّ مِنَ الْاَوَّلِ، وَهُوَ الْمُبِيرُ، وَمَا هُوَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَجَّاجُ

✧✧ ابو الصدیق بیان کرتے ہیں کہ جب حجاج نے ابن زبیر پر چڑھائی کر لی اور ان کو شہید کر کے ان کا مثلہ کر دیا، پھر وہ ام عبداللہ حضرت اسماء بنت ابی بکر کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: تو میرے بیٹے کو قتل کر کے، میرے پاس کیوں آیا ہے؟ اس نے کہا: تیرے بیٹے نے اللہ تعالیٰ کے حرم میں بد دینی کی ہے، میں نے اس کو بد دین اور گنہ گار (ہونے کی وجہ سے) قتل کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اسے دردناک عذاب دیا ہے، اور اس کا بہت برا حشر کیا ہے۔ حضرت اسماء نے فرمایا: اے اللہ کے اور مسلمانوں کے دشمن، تو جھوٹ بول رہا ہے، اللہ کی قسم! تو نے اس کو قتل کیا، وہ روزہ دار، شب زندہ دار، اور ماں باپ کا فرمانبردار تھا، اس دین کا محافظ تھا، تو نے اس کی صرف دنیا تباہ کی ہے، لیکن تو نے اپنی آخرت برباد کر لی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا تھا کہ قبیلہ ثقیف سے دو کذاب ظاہر ہوں گے، ان میں سے دوسرا پہلے سے زیادہ برا ہوگا، اور وہ ''مبیر'' (یعنی ہلاک کرنے والا) ہوگا۔ اے حجاج، وہ تو ہی ہے۔

8603 – اَخْبَرَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ

مَرْزُوقٍ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَزَادَ فِيهِ، فَقَالَ الْحَجَّاجُ: صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَقْتِ آنَا الْمُبِيرُ أُبِيرُ الْمُنَافِقِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8603 – صحیح

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث مروی ہے، اس میں یہ الفاظ زائد ہیں ''حجاج نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بالکل سچ فرمایا ہے اور آپ بھی سچ فرما رہی ہیں، میں مبیر (ہلاک کرنے والا) ہوں۔ میں واقعی مبیر (ہلاک کرنے والا ہوں) ہوں۔ میں منافقوں کو ہلاک کرتا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8604 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْمُؤَذِّنُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: كُنْتُ اَقْدَمُ الْمَدِينَةَ اَلْقَى اُنَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ فَكَانَ اَحَبَّهُمْ اِلَيَّ لِقَاءً اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: فَقَدِمْتُ زَمَنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَاَقَامُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ فَخَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَخَرَجَ مَعَهُ رِجَالٌ فَاِذَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَنْظُرُ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَعَرَفَهُمْ وَاَنْكَرَنِي، فَدَفَعَنِي فَقَامَ مَقَامِي فَصَلَّيْتُ وَمَا اَعْقِلُ صَلَاتِي، فَلَمَّا صَلَّى، قَالَ: يَا بُنَيَّ لَا يَسُوءُكَ اللّٰهُ، اِنِّي لَمْ اَفْعَلِ الَّذِي فَعَلْتُ لِجَهَالَةٍ؛ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَنَا: كُونُوا فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِينِي وَاِنِّي نَظَرْتُ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَعَرَفْتُهُمْ غَيْرَكَ، قَالَ: وَجَلَسَ فَمَا رَاَيْتُ الرِّجَالَ مَتَحَتْ اَعْنَاقَهَا اِلَى شَيْءٍ مُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ، فَاِذَا هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ فِيمَا قَالَ: هَلَكَ اَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هَلَكَ اَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، وَاللّٰهِ مَا آسَى عَلَيْهِمْ اِنَّمَا آسَى عَلَى مَنْ اَهْلَكُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8604 – صحیح

✧✧ حضرت قیس بن عبادہ فرماتے ہیں: میں مدینہ میں آیا، نماز فجر کی جماعت کھڑی ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کی ہمراہی میں تشریف لائے، ان میں ایک آدمی لوگوں کو دیکھ رہا تھا، اس نے سب کو پہچان لیا لیکن مجھے نہیں پہچانا، اس نے مجھے روک دیا اور خود میری جگہ پر کھڑا ہو گیا، میں نے نماز پڑھی، لیکن اس نماز کی مجھے کوئی ہوش نہ تھی۔ جب اس نے نماز پڑھ لی تو اس نے کہا: اے پیارے بیٹے، اللہ تعالیٰ تجھے تکلیف نہ دے، میں نے تیرے ساتھ جو کچھ کیا ہے، وہ لاعلمی میں نہیں کیا، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم اس صف میں کھڑے ہوا کرو جو صف میرے ساتھ متصل ہے، میں نے لوگوں پر ایک نظر ماری، میں نے تیرے سوا سب کو پہچان لیا، پھر وہ بیٹھ گیا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ان ہی کی جانب متوجہ تھے، اور وہ اپنی گردنیں کسی اور جانب پھیر ہی نہیں رہے تھے، وہ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ رب کعبہ

کی قسم اہل عقد ہلاک ہو گئے، رب کعبہ کی قسم! اہل عقد ہلاک ہو گئے، اللہ کی قسم، مجھے ان پر افسوس نہیں ہو رہا، مجھے افسوس ان لوگوں پر ہے جنہوں نے مسلمانوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8605 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ ظَالِمٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلَاكُ اُمَّتِي عَلٰى يَدَىْ اُغَيْلِمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ لِخِلَافٍ بَيْنَ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8605 صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ہلاکت قریش کے ایک چھوکرے کے ہاتھ سے ہو گی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ کیونکہ اس میں شعبہ کا اور سفیان ثوری کا اختلاف ہے۔

8606 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ظَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ فَسَادَ اُمَّتِي عَلٰى يَدَىْ اُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَلِيٍّ، يَقُوْلُ: الصَّحِيْحُ مَالِكُ بْنُ ظَالِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8606 – صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا فساد قریش کے ایک ناسمجھ لڑکے کے ہاتھ سے ہو گا۔

❁❁ اس حدیث کی سند میں سماک نے عبداللہ بن ظالم کا نام ذکر کیا ہے جبکہ عمرو بن علی کا بیان ہے کہ صحیح نام ''مالک بن ظالم'' ہے۔

8607 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ شِبْرٌ وَّشِبْرَيْنِ، وَثَلَاثَةٌ، وَهُمْ مِنْ وَلَدِ آدَمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8607 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یاجوج وماجوج ایک، دو یا تین بالشت کے ہوں گے اور یہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

8608 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8608 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال مشرقی علاقے خراسان سے نکلے گا، کچھ لوگ اس کی پیروی کریں گے، ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَوْذَبٍ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: مَرِضَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ كُشِفَ عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِنْ اَرْضٍ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ، مَعَهُ قَوْمٌ وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ

✧✧ اسی حدیث کو عبداللہ بن شوذب نے ابوالتیاح کے واسطے سے مغیرہ بن سبیع سے، انہوں نے عمرو بن حریث سے یوں روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، جب کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے نماز پڑھائی، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال مشرقی علاقے کی سرزمین خراسان سے نکلے گا، کچھ لوگ اس کی پیروی کریں گے، ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔

8609 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حَاتِمٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ ، مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ هَا هُنَا، اَوْ هَاهُنَا، اَوْ مِنْ هَاهُنَا بَلْ يَخْرُجُ هَاهُنَا يَعْنِي الْمَشْرِقَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8609 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال یہاں سے نکلے گا، یا یہاں سے نکلے گا، یا یہاں سے نکلے گا بلکہ یہاں (مشرق کی جانب سے) سے نکلے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8610 - اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ الْحُسَیْنُ بْنُ سُفْیَانَ، وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِیُّ، ثَنَا اَیُّوْبُ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: کَانَ النَّاسُ یَمُرُّوْنَ عَلٰی هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَیَاْتُوْنَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ، فَقَالَ هِشَامٌ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ یَجْتَازُوْنَ اِلٰی رَجُلٍ قَدْ کُنَّا اَکْثَرَ مُشَاهَدَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ وَاَحْفَظَ عَنْهُ، لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَا بَیْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ فِتْنَةٌ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الدَّجَّالِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8610 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: لوگ ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین کے پاس آتے تھے، ہشام نے کہا: یہ لوگ ایسے آدمی سے گزر جاتے ہیں جس نے سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا مشاہدہ کیا ہے اور سب سے زیادہ حافظے والے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قیامت تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہوسکتا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8611 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْیَمَامِیُّ، ثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَیْسِیُّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کُنْتُ فِی الْحَطِیْمِ مَعَ حُذَیْفَةَ فَذَکَرَ حَدِیْثًا، ثُمَّ قَالَ: لَتُنْقَضَنَّ عُرَی الْاِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً، وَلَیَکُوْنَنَّ اَئِمَّةٌ مُضِلُّوْنَ، وَلَیَخْرُجَنَّ عَلٰی اَثَرِ ذٰلِكَ الدَّجَّالُوْنَ الثَّلَاثَةُ، قُلْتُ: یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، قَدْ سَمِعْتَ هٰذَا الَّذِی تَقُوْلُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8611 – بل منکر

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت حذیفہ کے ہمراہ حطیم میں موجود تھا، انہوں نے ایک حدیث ذکر کی، پھر کہا: اسلام کی رسی ایک ایک دھاگہ کر کے ٹوٹتی رہے گی، ائمہ گمراہ کرنے والے ہوں گے، اس کے بعد تین دجال ظاہر ہوں گے۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ، آپ جو یہ بات کہہ رہے ہیں، کیا تم نے یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، میں نے خود سنی ہے۔

وَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ: یَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ یَهُوْدِیَّةِ اَصْبَهَانَ، عَیْنُهُ الْیُمْنٰی مَمْسُوْحَةٌ وَّالْاُخْرٰی کَاَنَّهَا زَهْرَةٌ تَشُقُّ

الشَّمْسَ شَقًّا، وَيَتَنَاوَلُ الطَّيْرَ مِنَ الْجَوْلَةِ ثَلاثَ صَيْحَاتٍ، يَسْمَعُهُنَّ اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَاَهْلُ الْمَغْرِبِ، وَمَعَهُ جَبَلانِ جَبَلٌ مِنْ دُخَانٍ وَنَارٍ، وَجَبَلٌ مِنْ شَجَرٍ وَاَنْهَارٍ، وَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْجَنَّةُ وَهٰذِهِ النَّارُ

میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال اصبہان کی ایک یہودی عورت کے ہاں پیدا ہوگا، وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اور دوسری آنکھ ایسی ہوگی گویا کہ سورج کا ایک ٹکڑا ہو، وہ اڑتے پرندوں کو پکڑ لے گا، وہ تین آوازیں دے گا، جس کو مشرق ومغرب میں برابر سنا جائے گا، اس کے ہمراہ دو پہاڑ ہوں گے، ایک دھوئیں اور آگ کا ہوگا اور دوسرا درختوں اور نہروں سے بھرا ہوا ہوگا، اور وہ کہے گا: یہ جنت ہے اور یہ دوزخ۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ مِنْ قَبْلِهِ كَذَّابٌ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الثَّالِثُ؟ قَالَ: اِنَّهُ اَكْذَبُ الْكَذَّابِينَ اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتْبَعُهُ حُشَارَةُ الْعَرَبِ وَسِفْلَةُ الْمَوَالِي، اَوَّلُهُمْ مَثْبُورٌ، وَآخِرُهُمْ مَثْبُورٌ هَلاكُهُمْ عَلٰى قَدْرِ سُلْطَانِهِمْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ مِنَ اللّٰهِ دَائِمَةً قَالَ: فَقُلْتُ: الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ، قَالَ: وَاَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ، فَاِذَا سَمِعْتَ بِهِ فَالْهَرَبَ الْهَرَبَ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَنْ خَلَّفْتُ؟ قَالَ: مُرْهُمْ فَلْيَلْحَقُوا بِرُءُوسِ الْجِبَالِ، قَالَ: قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يُتْرَكُوْا وَذَاكَ، قَالَ: مُرْهُمْ اَنْ يَكُوْنُوا اَحْلاسًا مِنْ اَحْلاسِ بُيُوتِهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يُتْرَكُوْا وَذَاكَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ زَمَانُ خَوْفٍ وَهَرْجٍ وَسَلْبٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا لِهٰذَا الْهَرْجُ مِنْ فَرَجٍ؟ قَالَ: بَلٰى اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ هَرْجٍ اِلَّا وَلَهُ فَرَجٌ، وَلٰكِنْ اَيْنَ مَا يَبْقَى لَهَا، اِنَّهَا فِتْنَةٌ يُقَالُ لَهَا الْجَارِفَةُ، تَاْتِي عَلٰى صَرِيحِ الْعَرَبِ، وَصَرِيحِ الْمَوَالِي، وَذَوِي الْكُنُوزِ، وَبَقِيَّةِ النَّاسِ، ثُمَّ تَنْجَلِي عَنْ اَقَلِّ مِنَ الْقَلِيلِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ اور میں نے حضور ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کی طرف سے ایک کذاب نکلے گا، میں نے پوچھا: تیسرا کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے وہ بھی ان جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہوگا، وہ مشرق کی جانب سے نمودار ہوگا، عرب کے معمولی درجے کے اور رذیل قسم کے کمینے لوگ اس کے پیروکار ہوں گے، ان میں سے پہلا بھی ملعون ہوگا اور آخری بھی ملعون ہوگا۔ ان کی ہلاکت ان کی سلطنت کے مطابق ہوگی، ان پر اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ لعنت رہے گی۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: یہ تو بہت ہی تعجب کی بات ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات عنقریب ہوگی، جب تم یہ بات سنو تو پھر جنگ ہی جنگ ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: جو لوگ اس وقت موجود ہوں گے، ان کے ساتھ میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو کہہ دینا کہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ جائیں، میں نے کہا: اگر لوگ اپنے گھروں کو نہ چھوڑیں، تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو کہنا کہ اپنے گھروں کے کمروں میں سے کسی کمرے میں چلے جائیں۔ میں نے کہا: اگر لوگ یہ بات بھی نہ مانیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عمرو زمانہ خوف، ہرج اور چھینا جھپٹی کا ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8612 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: كُنْتُ بِالْكُوفَةِ، فَقِيلَ: خَرَجَ الدَّجَّالُ، قَالَ: فَاَتَيْنَا عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ، فَقُلْتُ: هٰذَا الدَّجَّالُ قَدْ خَرَجَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ فَاَتَى عَلَيَّ الْعَرِيفُ، فَقَالَ: هٰذَا الدَّجَّالُ قَدْ خَرَجَ وَاَهْلُ الْكُوفَةِ يُطَاعِنُونَهُ، قَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ فَنُودِيَ اِنَّهَا كَذِبَةُ صَبَّاغٍ، قَالَ: فَقُلْنَا يَا اَبَا سَرِيحَةَ مَا اَجْلَسْتَنَا اِلَّا لِاَمْرٍ فَحَدِّثْنَا، قَالَ: " اِنَّ الدَّجَّالَ لَوْ خَرَجَ فِي زَمَانِكُمْ لَرَمَتْهُ الصِّبْيَانُ بِالْخَذْفِ، وَلٰكِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ فِي بُغْضٍ مِنَ النَّاسِ، وَخِفَّةٍ مِنَ الدِّينِ، وَسُوءِ ذَاتِ بَيْنٍ، فَيَرِدُ كُلَّ مَنْهَلٍ، فَتُطْوَى لَهُ الْاَرْضُ طَيَّ فَرْوَةِ الْكَبْشِ حَتَّى يَاْتِيَ الْمَدِينَةَ، فَيَغْلِبُ عَلَى خَارِجِهَا وَيَمْنَعُ دَاخِلَهَا، ثُمَّ جَبَلَ اِيلِيَاءَ فَيُحَاصِرُ عِصَابَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَقُولُ لَهُمُ الَّذِينَ عَلَيْهِمْ مَا تَنْتَظِرُونَ بِهٰذَا الطَّاغِيَةِ اَنْ تُقَاتِلُوهُ حَتَّى تَلْحَقُوا بِاللّٰهِ اَوْ يُفْتَحَ لَكُمْ، فَيَاْتَمِرُونَ اَنْ يُقَاتِلُوهُ اِذَا اَصْبَحُوا، فَيُصْبِحُونَ وَمَعَهُمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَهْزِمُ اَصْحَابَهُ، حَتَّى اِنَّ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ وَالْمَدَرَ، يَقُولُ: يَا مُؤْمِنُ هٰذَا يَهُودِيٌّ عِنْدِي فَاقْتُلْهُ "، قَالَ: " وَفِيهِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: هُوَ اَعْوَرُ وَرَبُّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ اُمِّيٌّ وَكَاتِبٌ، وَلَا يُسَخَّرُ لَهُ مِنَ الْمَطَايَا اِلَّا الْحِمَارُ، فَهُوَ رِجْسٌ عَلَى رِجْسٍ، ثُمَّ قَالَ: اَنَا لِغَيْرِ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ "، قَالَ: فَقُلْنَا: مَا هُوَ يَا اَبَا سَرِيحَةَ؟ قَالَ: فِتَنٌ كَاَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، قَالَ: فَقُلْنَا: اَيُّ النَّاسِ فِيهَا شَرٌّ؟ قَالَ: كُلُّ خَطِيبٍ مُصْقِعٍ، وَكُلُّ رَاكِبٍ مُوضِعٍ ، قَالَ: فَقُلْنَا: اَيُّ النَّاسِ فِيهَا خَيْرٌ؟ قَالَ: كُلُّ غَنِيٍّ خَفِيٍّ ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِالْغَنِيِّ وَلَا بِالْخَفِيِّ، قَالَ: فَكُنْ كَابْنِ اللَّبُونِ لَا ظَهْرَ فَيُرْكَبَ، وَلَا ضَرْعَ فَيُحْلَبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8612 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں: میں کوفہ میں تھا، یہ شور ہوا کہ دجال ظاہر ہوگیا ہے، ہم حضرت حذیفہ بن اسید کے پاس آئے ، اس وقت وہ حدیثیں بیان کررہے تھے، میں نے کہا: دجال تو ظاہر ہوگیا ہے، انہوں نے کہا: بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، ایک نجومی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: دجال ظاہر ہوگیا ہے اور کوفہ والوں نے اس کے خلاف جنگ شروع کردی ہے۔ انہوں نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں پھر بیٹھ گیا، پھر ندا دی گئی کہ وہ جھوٹا ہے۔ کذاب ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ہم نے کہا: اے ابوسریحہ آپ نے ہمیں جس کام سے بٹھایا ہوا ہے، آپ ہمیں اس بارے میں حدیث سنائیں۔ انہوں نے فرمایا: اگر تمہارے زمانے میں دجال ظاہر ہوجائے تو اس کو بچے ہی مار ڈالیں گے، دجال اس وقت نکلے گا جب لوگوں کا آپس میں بغض ہوگا اور دین کے معاملات بہت ہلکے سمجھے جائیں گے، آپس کے تعلقات درست نہیں ہوں گے، وہ ہر گھاٹ پر آئے گا، اس کے لئے زمین سمیٹ دی جائے گی، جیسا کہ مینڈھے کی کھال (اتار کر) تہہ کرلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ مدینہ میں آئے گا، وہ مدینہ کے باہر کے لوگوں پر غالب آجائے گا اور اس کے اندر والوں پر غالب نہیں آسکے گا۔ پھر وہ ایلیاء کی طرف جائے گا اور مسلمانوں کی ایک

جماعت کا محاصرہ کر لے گا، یہ لوگ آپس میں مشورہ کریں گے کہ تم لوگ اس سرکش کے ساتھ جہاد کرنے میں کس بات کا انتظار کر رہے ہو؟ تم جہاد کرو، اللہ تعالیٰ سے جاملو، یا فتح حاصل کرلو، وہ یہ فیصلہ کرلیں گے کہ صبح کے وقت جنگ شروع کر دی جائے گی، لیکن جب صبح ہوگی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے ہمراہ ہوں گے، وہ دجال کو قتل کریں گے، اس کے ساتھیوں کو شکست دیں گے، حتیٰ کہ درخت، پتھر اور جھاڑیاں پکار پکار کر کہیں گی کہ اے مومن! یہ میرے پاس یہودی ہے، اس کو قتل کردو، اس میں تین نشانیاں ہوں گی، وہ کانا ہوگا جبکہ تمہارا رب ایسا نہیں ہے، اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا، ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ اس کو پڑھے گا، وہ صرف گدھے پر سواری کرے گا۔ وہ پلید در پلید ہوگا، پھر فرمایا: مجھے اپنے اوپر اور تم پر دجال کے علاوہ بھی ایک بہت بڑا ڈر ہے، ہم نے پوچھا: اے ابوسریحہ، وہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: اندھیری رات کی طرح فتنے آئیں گے۔ ہم نے کہا: ان فتنوں میں سب سے برا شخص کون ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ہر فصیح و بلیغ خطیب اور تیز اونٹ پر سواری کرنے والا۔ ہم نے کہا: ان فتنوں کے زمانے میں سب سے افضل کون ہوگا؟ فرمایا: ہر پوشیدہ مالدار۔ میں نے کہا: میں تو نہ ہی مالدار ہوں اور نہ ہی پوشیدہ ہوں، فرمایا: تو اونٹ کے چھوٹے بچے کی طرح ہوجا، نہ تو اس کی پشت پر بوجھ لادا جاتا ہے اور نہ ہی اس میں دودھ ہوتا ہے کہ دوہا جائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8613 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّمْجَارِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُعَاذٍ السُّلَمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِصَامٍ، قَالَا: ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خِفَّةٍ مِنَ الدِّيْنِ، وَاِدْبَارٍ مِنَ الْعِلْمِ، وَلَهٗ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَسِيْحُهَا، الْيَوْمُ مِنْهَا كَالسَّنَةِ، وَالْيَوْمُ كَالشَّهْرِ، وَالْيَوْمُ كَالْجُمُعَةِ، ثُمَّ سَائِرُ اَيَّامِهٖ مِثْلُ اَيَّامِكُمْ، وَلَهٗ حِمَارٌ يَرْكَبُهٗ عَرْضُ مَا بَيْنَ اُذُنَيْهِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا، يَاْتِي النَّاسَ فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر يَقْرَاُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَّغَيْرُ كَاتِبٍ، يَمُرُّ بِكُلِّ مَاءٍ وَمَنْهَلٍ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ وَمَكَّةَ حَرَّمَهُمَا اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَقَامَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَبْوَابِهِمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8613 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال اس وقت ظاہر ہوگا جب دین کو ہلکا جانا جائے گا، علم دین سے لوگ منہ موڑ چکے ہوں گے، وہ چالیس دن رہے گا، ایک دن، پورے سال کے برابر ہوگا اور ایک دن، مہینے کے برابر ہوگا اور دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا، اس کے بعد تمام دن عام دنوں کی طرح ہوں گے، وہ گدھے پر سواری کرے گا، اس کے دو کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، وہ لوگوں کے پاس آئے گا، اور کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: ک ف ر۔ ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن اس کو

پڑھ سکے گا، وہ ہر پانی اور گھاٹ کے پاس سے گزرے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے، کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں شہر اس پر حرام کر دیئے ہیں، اور اس کے دروازوں پر فرشتے مقرر ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8614 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ، وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَكُلُّ امْرِءٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، اَلَا وَاِنَّهُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ كَاَنَّهَا عَيْنُ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ الْخُزَاعِيِّ، اَلَا فَاِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُ كُلُّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكَهْفِ، يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ اثْبُتُوا ثَلَاثًا، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا مُكْثُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: " اَرْبَعُونَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَالسَّنَةِ، وَيَوْمٌ كَالشَّهْرِ، وَيَوْمٌ كَالْجُمُعَةِ، وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَئِذٍ صَلَاةُ يَوْمٍ اَوْ نَقْدُرُ؟ قَالَ: بَلْ تَقْدُرُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8614 – صحيح

عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: اگر وہ میرے ہوتے ہوئے ظاہر ہو گیا تو اس کا مقابلہ میں کروں گا، اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر شخص اپنے آپ کا ذمہ دار ہوگا اور ہر مسلمان کا نگران اللہ تعالیٰ ہوگا۔ خبردار، اس کی ایک آنکھ پھولی ہوئی ہوگی، جیسا کہ عبدالعزیٰ بن قطن خزاعی کی آنکھ ہے۔ خبردار، اس کی آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا، ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن اس کو پڑھ سکے گا۔ جو شخص اس سے ملے، اس کو چاہئے کہ وہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا، پھر وہ دائیں اور بائیں جانب بہت فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو، ثابت قدم رہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کتنا عرصہ زمین میں رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس دن، ایک دن سال کے برابر ہوگا، اس کے بعد ایک دن ایک مہینے کے برابر ہوگا، اس کے بعد ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا، اس کے بعد تمام دن عام دنوں کی طرح ہوں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ایک سال کے برابر والے دن میں ہم نمازیں کس طرح پڑھیں گے؟ پورے سال میں صرف پانچ ہی نمازیں؟ یا وقت کا حساب لگا کر (۳۶۵ دنوں کی) نمازیں پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت کا حساب لگا کر پڑھنا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8615 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي الدَّهْمَاءِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ مِنْكُمْ بِخُرُوجِ الدَّجَّالِ فَلْيَنَا عَنْهُ، فَاِنَّ الرَّجُلَ يَاْتِيهِ فَيَحْسَبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَمَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ مِمَّا يَرَى مِنَ الشُّبُهَاتِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا ذُكِرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ فِي اِسْنَادِهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8615 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دجال کے خروج کے بارے میں سنے، اس کو چاہیے کہ اس سے دور رہے کیونکہ جو آدمی اس کے قریب جائے گا، وہ اس کو مومن سمجھے گا، اس طرح وہ مسلسل ان شبہات کی پیروی کرتا رہے گا جو وہ دیکھے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور میں یحییٰ بن حسان کے علاوہ اور کسی ایسے راوی کو نہیں جانتا جس نے یہ اسناد ہشام بن حسان کے واسطے سے بیان کی ہو۔

8616 – فَقَدْ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَيَنَا عَنْهُ – فَقَالَهَا ثَلَاثًا – فَاِنَّ الرَّجُلَ يَاْتِيهِ فَيَتْبَعُهُ فَيَحْسَبُ اَنَّهُ صَادِقٌ لِمَا بُعِثَ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے" جو دجال کے بارے میں سنے، اس کو چاہیے کہ وہ اس سے دور رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی، کیونکہ جو آدمی اس کے قریب آئے گا وہ اس کے بارے میں یہی سمجھے گا کہ یہ سچا ہے، کیونکہ وہ بہت شبہات والی چیزیں دکھائے گا۔

8617 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ، وَاَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، قَالَا: ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ اَبَا الْوَضِيءِ عَبَّادُ بْنُ نَسِيبٍ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ عَامِدِينَ اِلَى الْكُوفَةِ مَعَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا بَلَغْنَا مَسِيرَةَ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ مِنْ حَرُورَاءَ شَذَّ مِنَّا نَاسٌ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِعَلِيٍّ، فَقَالَ: لَا يَهُولَنَّكُمْ اَمْرُهُمْ فَاِنَّهُمْ سَيَرْجِعُونَ، فَنَزَلْنَا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ شَذَّ مِثْلَيْ مَنْ شَذَّ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِعَلِيٍّ، فَقَالَ: لَا يَهُولَنَّكُمْ اَمْرُهُمْ فَاِنَّ اَمْرَهُمْ يَسِيرٌ، وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا تَبْدَاُوهُمْ بِقِتَالٍ حَتّٰى يَكُونُوا هُمُ الَّذِينَ يَبْدَاُوكُمْ، فَجَثَوْا عَلٰى رُكَبِهِمْ وَاتَّقَيْنَا بِتُرُسِنَا فَجَعَلُوا يُنَاوِلُونَا بِالنُّشَّابِ وَالسِّهَامِ، ثُمَّ

اِنَّهُمْ دَنَوْا مِنَّا فَاَسْنَدُوا لَنَا الرِّمَاحَ، ثُمَّ تَنَاوَلُوْنَا بِالسُّيُوفِ حَتّٰى هَمُّوا اَنْ يَضَعُوا السُّيُوفَ فِينَا، فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ: صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ، فَنَادَى ثَلَاثًا فَقَالُوْا: مَا تَشَاءُ؟ فَقَالَ: اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ اَنْ تَخْرُجُوا بِاَرْضٍ تَكُوْنُ مَسَبَّةً عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ، وَاُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ اَنْ تَمْرُقُوا مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَلَمَّا رَاَيْنَاهُمْ قَدْ وَضَعُوا فِينَا السُّيُوفَ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: انْهَضُوا عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا كَانَ اِلَّا فُوَاقٌ مِنْ نَهَارٍ حَتّٰى ضَجَعْنَا مَنْ ضَجَعْنَا وَهَرَبَ مَنْ هَرَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنَّ خَلِيْلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنِي اَنَّ قَائِدَ هٰؤُلَاءِ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِهِ شُعَيْرَاتٌ كَاَنَّهُنَّ ذَنَبُ يَرْبُوعٍ فَالْتَمِسُوهُ، فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: اِنَّا لَمْ نَجِدْهُ، فَقَالَ: الْتَمِسُوهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ فَمَا زِلْنَا نَلْتَمِسُهُ حَتّٰى جَاءَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ اِلٰى آخِرِ الْمَعْرَكَةِ الَّتِي كَانَتْ لَهُمْ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ: اقْلِبُوا ذَا، اقْلِبُوا ذَا، حَتّٰى جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، فَقَالَ: هَا هُوَ ذَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيكُمْ اَحَدٌ يُخْبِرُكُمْ مَنْ اَبُوهُ مَلَكٌ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا مَلَكٌ هٰذَا مَلَكٌ، يَقُوْلُ عَلِيٌّ: ابْنُ مَنْ؟ يَقُوْلُوْنَ: لَا نَدْرِي فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، فَقَالَ: اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذَا، كُنْتُ اَرُوضُ مُهْرَةً لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ شَيْخٍ مِنْ بَنِي فُلَانٍ، وَاَضَعُ عَلٰى ظَهْرِهَا جَوَالِقَ سَهْلَةً اُقْبِلُ بِهَا وَاُدْبِرُ اِذْ نَفَرَتِ الْمُهْرَةُ فَنَادَانِي، فَقَالَ: يَا غُلَامُ انْظُرْ فَاِنَّ الْمُهْرَةَ قَدْ نَفَرَتْ، فَقُلْتُ: اِنِّي لَاَرَى خَيَالًا كَاَنَّهُ غَرَبٌ اَوْ شَاةٌ اِذْ اَشْرَفَ هٰذَا عَلَيْنَا، فَقَالَ: مَنِ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، قَالَ: وَمَا جَاءَ بِكَ شَعِثًا شَاحِبًا؟ قَالَ: جِئْتُ اَعْبُدُ اللّٰهَ فِي مُصَلَّى الْكُوفَةِ، فَاَخَذَ بِيَدِهِ مَا لَنَا رَابِعٌ اِلَّا اللّٰهُ حَتّٰى انْطَلَقَ بِهِ اِلَى الْبَيْتِ، فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَاقَ اِلَيْكِ خَيْرًا، قَالَتْ: وَاللّٰهِ اِنِّي اِلَيْهِ لَفَقِيرَةٌ فَمَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: هٰذَا الرَّجُلُ شَعِثٌ شَاحِبٌ كَمَا تَرَيْنَ جَاءَ مِنَ الْيَمَامَةِ لِيَعْبُدَ اللّٰهَ فِي مُصَلَّى الْكُوفَةِ، فَكَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فِيهِ وَيَدْعُو النَّاسَ حَتّٰى اجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَمَا اِنَّ خَلِيْلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنِي اَنَّهُمْ ثَلَاثَةُ اِخْوَةٍ مِنَ الْجِنِّ هٰذَا اَكْبَرُهُمْ، وَالثَّانِي لَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ، وَالثَّالِثُ فِيهِ ضَعْفٌ

وَقَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدِيثَ الْمُخْدَجِ عَلٰى سَبِيلِ الِاخْتِصَارِ فِي الْمُسْنَدِ الصَّحِيحِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَهُوَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ وضی بن عباد بن نسیب بیان کرتے ہیں کہ ہم امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفہ کی جانب سفر میں تھے، جب ہم حروراء سے دو یا تین دن کی مسافت پر تھے تو کچھ لوگ ہم سے الگ ہو گئے، ہم نے یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتائی، آپ نے فرمایا: ان کی وجہ سے تم پریشان مت ہونا، وہ لوگ لوٹ آئیں گے، ہم نے وہاں پر پڑاؤ ڈالا، اگلے دن اس سے دگنا لوگ الگ ہو گئے، ہم نے یہ بات بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتائی، آپ نے فرمایا: ان کی وجہ سے پریشان نہ ہونا، یہ بہت معمولی بات ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے ساتھ جنگ کا آغاز مت کرنا، جب تک کہ وہ خود پہل نہ کریں، وہ لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ ہم نے اپنی ڈھالوں کے ساتھ اپنا بچاؤ کیا، انہوں نے نیزہ بازی اور تیراندازی شروع کر دی،

پھر وہ لوگ ہمارے اور بھی قریب آ گئے، اپنے نیزے ہمارے ساتھ لگا دیئے، اپنی تلواریں ہمارے اوپر سونت لیں حتیٰ کہ انہوں نے ارادہ کر لیا کہ وہ اپنی تلواریں ہمارے سینوں میں گھونپ دیں گے۔ اسی اثناء میں قبیلہ عبدقیس میں سے ایک آدمی ان کی جانب نکلا، اس کا نام صعصعہ بن صوحان تھا، اس نے تین مرتبہ ندا دی، لوگوں نے کہا: تمہیں کیا چاہئے؟ اس نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، تم لوگ اس سرزمین کی جانب نکل جاؤ جو زمین اپنے رہنے والوں کے لئے نیزوں کا باعث ہے۔ اور میں تمہیں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، تم لوگ دین سے اس طرح نکل جاؤ گے، جیسے تیر اپنے سوفار سے نکل جاتا ہے، جب ہم نے ان کو دیکھا کہ وہ لوگ ہم میں اپنی تلواریں رکھ چکے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی برکت پر جھک جاؤ، دن کا ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا۔ جس نے رکنا تھا وہ رک گیا اور جس نے بھاگنا تھا وہ بھاگ گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی، پھر فرمایا: میرے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا ہے کہ ان لوگوں کا قائد ایسا شخص ہوگا، جس کا بازو کٹا ہوا ہوگا اور وہ عورت کے پستان کی مانند ہوگا اور اس کے سرپستان پر کچھ بال ہوں گے جیسا کہ خرگوش کی دم ہوتی ہے، اس کو ڈھونڈو۔ لوگوں نے اس کو ڈھونڈا، لیکن وہ نہ ملا، ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کی: وہ ہمیں نہیں ملا، آپ نے فرمایا: اس کو ڈھونڈو، اللہ کی قسم، نہ تو میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی میرے ساتھ جھوٹ بولا گیا ہے، ہم مسلسل اس شخص کو ڈھونڈتے رہے حتیٰ کہ جنگ کے آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بذات خود تشریف لے آئے، آپ ایک ایک لاش کو پلٹ پلٹ کر دیکھتے رہے حتیٰ کہ کوفہ کا ایک آدمی آیا اور بولا: وہ شخص یہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر، اللہ کی قسم! تمہارے پاس ایسا کوئی شخص نہیں آئے گا جو تمہیں اس کے باپ کے بارے میں بتائے۔ یہ ملک ہے، لوگ کہنے لگ گئے: یہ ملک ہے، یہ ملک ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کس کا بیٹا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمیں نہیں معلوم، پھر کوفہ کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اس کے بارے میں سب سے زیادہ میں جانتا ہوں، میں فلاں بن فلاں کے بچھیرے کو سدھایا کرتا تھا اور میں اس کی پشت پر اون کی ہلکی سی گون لاد کر لے جایا کرتا تھا، ایک دفعہ وہ بچھیرا بھاگ گیا تو اس نے مجھے آواز دی، اور کہا: اے غلام، دیکھو بچھیرا بھاگ گیا ہے، میں نے کہا: میں گھوڑوں کو دیکھ رہا ہوں، وہ تو کوئی تیز بھاگنے والا گھوڑا معلوم ہوتا ہے یا وہ کوئی بکری ہے، اچانک یہ ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: یمامہ کا ایک آدمی ہے، اس نے کہا: وہ پراگندہ حال کیوں ہے اور اس کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ اس نے کہا: میں کوفہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آیا ہوں، اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا ہم صرف تین افراد تھے، چوتھی ذات اللہ تعالیٰ کی تھی، وہ ان سب کو لے کر گھر تک پہنچ گیا، اپنی بیوی سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس بھلائی بھیجی ہے، اس نے کہا: اللہ کی قسم، میں تو اس کی ضرورت مند ہوں، اس نے کہا: جیسا کہ تم دیکھ رہی ہو کہ یہ شخص پراگندہ حال ہے، اس کا رنگ فق ہے، یہ یمامہ سے کوفہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آیا ہے، چنانچہ وہ مسجد میں عبادت کیا کرتے تھے، اور لوگ ان کے پاس جمع ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تین جنات بھائی ہیں، یہ ان سب سے بڑا ہے، اور دوسرا بہت طاقتور ہے اور تیسرا کمزور ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں مخرج والی حدیث مختصر ذکر کی ہے لیکن اس اسناد کے ہمراہ اس کو نقل نہیں کیا۔

حالانکہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

8618 – وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْمُقْرِءُ، وَبَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمُ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ حَجَّ مَرَّةً فِيْ اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَمَعَهُ الْمُنْتَصِرُ بْنُ الْحَارِثِ الضَّبِّيُّ فِيْ عِصَابَةٍ مِنْ قُرَّاءِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، قَالَ: فَلَمَّا قَضَوْا نُسُكَهُمْ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ لَا نَرْجِعُ اِلَى الْبَصْرَةِ حَتّٰى نَلْقٰى رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْضِيًّا، يُحَدِّثُنَا بِحَدِيْثٍ يُسْتَطْرَفُ نُحَدِّثُ بِهٖ اَصْحَابَنَا اِذَا رَجَعْنَا اِلَيْهِمْ، قَالَ: فَلَمْ نَزَلْ نَسْاَلُ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَازِلٌ بِاَسْفَلِ مَكَّةَ، فَعَمَدْنَا اِلَيْهِ، فَاِذَا نَحْنُ بِثِقَلٍ عَظِيْمٍ يَرْتَحِلُوْنَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاحِلَةٍ، مِنْهَا مِائَةُ رَاحِلَةٍ وَمِائَتَا زَامِلَةٍ، فَقُلْنَا: لِمَنْ هٰذَا الثَّقَلُ؟ قَالُوْا: لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقُلْنَا: اَكُلُّ هٰذَا لَهُ؟ وَكُنَّا نُحَدَّثُ اَنَّهُ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ تَوَاضُعًا، قَالَ: فَقَالُوْا: مِمَّنْ اَنْتُمْ؟ فَقُلْنَا: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: فَقَالُوْا: الْعَيْبُ مِنْكُمْ حَقٌّ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ، اَمَّا هٰذِهِ الْمِائَةُ رَاحِلَةٍ فَلِاِخْوَانِهٖ يَحْمِلُهُمْ عَلَيْهَا، وَاَمَّا الْمِائَتَا زَامِلَةٍ فَلِمَنْ نَزَلَ عَلَيْهِ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: فَقُلْنَا: دُلُّوْنَا عَلَيْهِ، فَقَالُوْا: اِنَّهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا نَطْلُبُهُ حَتّٰى وَجَدْنَاهُ فِيْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ جَالِسًا فَاِذَا هُوَ قَصِيْرٌ اَرْمَصُ اَصْلَعُ بَيْنَ بُرْدَيْنِ وَعِمَامَةٍ، لَيْسَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ، قَدْ عَلَّقَ نَعْلَيْهِ فِيْ شِمَالِهٖ، فَقُلْنَا: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنَّكَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدِّثْنَا حَدِيْثًا يَنْفَعُنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ، قَالَ: فَقَالَ لَنَا: وَمَنْ اَنْتُمْ؟ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: لَا تَسْاَلْ مَنْ نَحْنُ، حَدِّثْنَا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا اَنَا بِمُحَدِّثِكُمْ شَيْئًا حَتّٰى تُخْبِرُوْنِيْ مَنْ اَنْتُمْ، قُلْنَا: وَدِدْنَا اَنَّكَ لَمْ تَنْقُدْنَا وَاَعْفَيْتَنَا وَحَدَّثْتَنَا بَعْضَ الَّذِيْ نَسْاَلُكَ عَنْهُ، قَالَ: فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اُحَدِّثُكُمْ حَتّٰى تُخْبِرُوْنِيْ مِنْ اَيِّ الْاَمْصَارِ اَنْتُمْ؟ قَالَ: فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ حَلَفَ وَلَجَّ قُلْنَا: فَاِنَّا نَاسٌ مِنَ الْعِرَاقِ، قَالَ: فَقَالَ: اُفٍّ لَكُمْ كُلُّكُمْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ، اِنَّكُمْ تَكْذِبُوْنَ وَتُكَذِّبُوْنَ وَتَسْخَرُوْنَ، قَالَ: فَلَمَّا بَلَغَ اِلَى السُّخْرِيِّ وَجَدْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِيْدًا، قَالَ: فَقُلْنَا: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَسْخَرَ مِنْ مِثْلِكَ، اَمَّا قَوْلُكَ الْكَذِبَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ فَشَا فِي النَّاسِ الْكَذِبُ وَفِيْنَا، وَاَمَّا التَّكْذِيْبُ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَسْمَعُ الْحَدِيْثَ لَمْ نَسْمَعْ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ نَثِقُ بِهٖ فَاِذَا نَكَادُ نُكَذِّبُ بِهٖ، وَاَمَّا قَوْلُكَ السُّخْرِيَّ فَاِنَّ اَحَدًا لَا يَسْخَرُ بِمِثْلِكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَوَاللّٰهِ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَسَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْمَا نَعْلَمُ نَحْنُ، اِنَّكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ، وَلَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّكَ قَرَاْتَ الْقُرْآنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الْاَرْضِ قُرَشِيٌّ اَبَرُّ بِوَالِدَيْهِ مِنْكَ، وَاِنَّكَ كُنْتَ اَحْسَنَ النَّاسِ عَيْنًا، فَاَفْسَدَ عَيْنَيْكَ الْبُكَاءُ، ثُمَّ لَقَدْ قَرَاْتَ الْكُتُبَ كُلَّهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَحَدٌ اَفْضَلُ مِنْكَ عِلْمًا فِيْ اَنْفُسِنَا، وَمَا نَعْلَمُ بَقِيَ مِنَ الْعَرَبِ رَجُلٌ كَانَ يَرْغَبُ عَنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ مِصْرِهٖ حَتّٰى يَدْخُلَ اِلٰى مِصْرٍ آخَرَ يَبْتَغِي الْعِلْمَ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ غَيْرُكَ، فَحَدِّثْنَا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، فَقَالَ: مَا اَنَا بِمُحَدِّثِكُمْ حَتّٰى تُعْطُوْنِيْ مَوْثِقًا اَلَّا تُكَذِّبُوْنِيْ وَلَا تُكَذِّبُوْنَ عَلَيَّ وَلَا

تَسْخَرُوْنَ، قَالَ: فَقُلْنَا: خُذْ عَلَيْنَا مَا شِئْتَ مِنْ مَوَاثِيقَ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللّٰهِ وَمَوَاثِيقُهُ اَنْ لَا تُكَذِّبُوْنِي وَلَا تَكْذِبُوْنَ عَلَيَّ وَلَا تَسْخَرُوْنَ لِمَا اُحَدِّثُكُمْ، قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ عَلَيْنَا ذَاكَ، قَالَ: فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْكُمْ كَفِيلٌ وَّوَكِيلٌ، فَقُلْنَا: نَعَمْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَاكَ: اَمَا وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ، وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَالْيَوْمِ الْحَرَامِ، وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَلَقَدْ اسْتَسْمَنْتُ الْيَمِينَ اَلَيْسَ هَكَذَا؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَدِ اجْتَهَدْتَ، قَالَ: لَيُوشِكَنَّ بَنُو قَنْطُورَاءَ بْنِ كَرْكَرَيَّ خُنْسُ الْاُنُوفِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ، اَنْ يَسُوقُونَكُمْ مِنْ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ سِيَاقًا عَنِيفًا، قَوْمٌ يُوفُونَ اللِّمَمَ، وَيَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ، وَيَحْتَجِزُوْنَ السُّيُوفَ عَلٰى اَوْسَاطِهِمْ حَتّٰى يَنْزِلُوا الْاَيْلَةَ، ثُمَّ قَالَ: وَكَمِ الْاَيْلَةُ مِنَ الْبَصْرَةِ؟ قُلْنَا: اَرْبَعُ فَرَاسِخَ، قَالَ: ثُمَّ يَعْقِدُونَ بِكُلِّ نَخْلَةٍ مِنْ نَخْلِ دِجْلَةَ رَاْسَ فَرَسٍ، ثُمَّ يُرْسِلُوْنَ اِلٰى اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنِ اخْرُجُوا مِنْهَا قَبْلَ اَنْ نَنْزِلَ عَلَيْكُمْ، فَيَخْرُجُ اَهْلُ الْبَصْرَةِ مِنَ الْبَصْرَةِ، فَيَلْحَقُ لَاحِقٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَيَلْحَقُ آخَرُوْنَ بِالْمَدِينَةِ، وَيُلْحَقُ آخَرُوْنَ بِمَكَّةَ، وَيَلْحَقُ آخَرُوْنَ بِالْاَعْرَابِ، قَالَ: فَيَنْزِلُوْنَ بِالْبَصْرَةِ سَنَةً، ثُمَّ يُرْسِلُوْنَ اِلٰى اَهْلِ الْكُوفَةِ اَنِ اخْرُجُوا مِنْهَا قَبْلَ اَنْ نَنْزِلَ عَلَيْكُمْ، فَيَخْرُجُ اَهْلُ الْكُوفَةِ مِنْهَا فَيَلْحَقُ لَاحِقٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَلَاحِقٌ بِالْمَدِينَةِ، وَآخَرُوْنَ بِمَكَّةَ، وَآخَرُوْنَ بِالْاَعْرَابِ، فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِنَ الْمُصَلِّينَ اِلَّا قَتِيلًا اَوْ اَسِيرًا يَحْكُمُونَ فِي دَمِهِ مَا شَاءُوا، قَالَ: فَانْصَرَفْنَا عَنْهُ وَقَدْ سَاءَ نَا الَّذِي حَدَّثَنَا، فَمَشَيْنَا مِنْ عِنْدِهِ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ الْمُنْتَصِرُ بْنُ الْحَارِثِ الضَّبِّيُّ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَدْ حَدَّثْتَنَا فَطَعَنْتَنَا، فَاِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ يُدْرِكُهُ مِنَّا، فَحَدِّثْنَا هَلْ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ عَلَامَةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: لَا تَعْدَمْ عَقْلَكَ، نَعَمْ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ اَمَارَةٌ، قَالَ الْمُنْتَصِرُ بْنُ الْحَارِثِ: وَمَا الْاَمَارَةُ؟ قَالَ: الْاَمَارَةُ الْعَلَامَةُ، قَالَ: وَمَا تِلْكَ الْعَلَامَةُ؟ قَالَ: هِيَ اِمَارَةُ الصِّبْيَانِ، فَاِذَا رَاَيْتَ اِمَارَةَ الصِّبْيَانِ قَدْ طَبَقَتِ الْاَرْضَ اعْلَمْ اَنَّ الَّذِي اُحَدِّثُكَ قَدْ جَاءَ، قَالَ: فَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُنْتَصِرُ فَمَشٰى قَرِيبًا مِنْ غَلْوَةٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ، قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: عَلَامَ تُؤْذِي هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِي حَتّٰى يُبَيِّنَ لِي فَلَمَّا رَجَعَ اِلَيْهِ بَيَّنَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8618 – على شرط مسلم

✧✧ سلیمان بن ربیعہ العنزی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ کی امارت کے زمانے میں حج کیا، ان کے ہمراہ منتصر بن حارث الضبی بھی تھے اور ساتھ بصرہ کے قاریوں کی ایک جماعت تھی، جب یہ لوگ مناسک حج سے فارغ ہو چکے تو کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم اس وقت تک واپس بصرہ نہیں جائیں گے جب تک کسی ایسے صحابی رسول کی زیارت نہ کر لیں جو ہمیں کوئی دلچسپ حدیث سنائے تاکہ جب ہم واپس جائیں تو اپنے ساتھیوں کو اس صحابی کے حوالے سے وہ حدیث سنائیں، ہم پوچھتے رہے، حتیٰ کہ ہمیں پتہ چلا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی مکہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں، ہم نے ان کے پاس

جانے کا ارادہ کرلیا، ہم نے ایک بہت بڑا بوجھ دیکھا جس کو تین سو لوگ اٹھا کر لے جا رہے تھے، ان میں ایک سو سوار تھے اور دو سو ان کے پیچھے چل رہے تھے، ہم نے پوچھا: یہ سامان کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ہم نے کہا: یہ سارا ہی ان کا ہے؟ ہمیں تو یہ بتایا جاتا تھا کہ وہ بہت ہی عاجزی کرنے والے ہیں۔لوگوں نے ہم سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ ہم نے بتایا کہ ہم عراق کے رہنے والے ہیں، انہوں نے کہا: اے عراقیو! تمہاری جو برائی بیان کی جاتی ہے وہ درست ہی کی جاتی ہے، یہ ایک سو جو سوار ہیں، یہ اس کے بھائیوں کے ہیں، ان کو وہ سوار کراتے ہے۔ اور جو دو سو ان کے پیچھے چل رہے ہیں یہ ان مہمانوں کے ہیں، ہم نے کہا: ہمیں ان تک پہنچنے کا راستہ بتاؤ، انہوں نے کہا: وہ مسجد الحرام میں ہیں۔ ہم ان کو ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچ گئے، ہم نے ان کو کعبہ کے پیچھے بیٹھے ہوئے پایا، وہ چھوٹے قد والے تھے، آنکھیں کیچڑ والی تھیں، ان کے سر کے اگلے حصے کے بال جھڑے ہوئے تھے۔ دو چادریں اوڑھے ہوئے تھے، عمامہ پہنے ہوئے تھے قمیص نہیں پہنی ہوئی تھی، اور اپنے بائیں جانب اپنے جوتے لٹکائے ہوئے تھے، ہم نے کہا: اے عبداللہ! آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنا دیجئے جو ہمیں آج کے بعد نفع دے۔ آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ ہم نے کہا: آپ یہ مت پوچھیں کہ ہم کون ہیں؟ آپ بس ہمیں حدیث سنا دیجئے، اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، انہوں نے فرمایا: تم جب تک اپنے بارے میں بتاؤ گے نہیں، تب تک میں تمہیں کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا۔ ہم نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری تفصیل نہ پوچھیں، ہمیں معاف فرما دیں اور ہم نے جو گزارش کی ہے، آپ ہمیں کوئی حدیث سنا دیجئے، حضرت عبداللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم جب تک یہ نہیں بتاؤ گے کہ تم کہاں سے آئے ہو، میں تمہیں کوئی حدیث نہیں سناؤں گا۔ ہم نے جب دیکھا کہ انہوں نے تو قسم کھالی ہے اور ضد پر آگئے ہیں تو ہم نے کہا: ہم عراق کے رہنے والے ہیں، حضرت عبداللہ نے فرمایا: اے عراقیو! تم سب پر بہت افسوس ہے، تم جھوٹ بولتے ہو، جھٹلاتے ہو، اور مذاق اڑاتے ہو، جب حضرت عبداللہ نے مذاق کی بات کی تو ہمیں بہت برا لگا۔ ہم نے کہا: کیا ہم آپ جیسے بزرگ کے ساتھ مذاق کریں گے؟ اور جہاں تک جھوٹ کی بات ہے تو اللہ کی قسم! عام لوگوں میں جھوٹ پھیل چکا ہے اور وہ ہم میں بھی آ گیا، اور جہاں تک جھٹلانے کا تعلق ہے، تو اللہ کی قسم! جب ہم کوئی ایسی حدیث سنتے ہیں جو کسی معتبر محدث سے مروی نہیں ہوتی تو ہم اس کو جھٹلا دیتے ہیں، اور جہاں تک مذاق کا تعلق ہے تو کوئی بھی مسلمان آپ جیسے عظیم المرتبت شخصیت سے مذاق نہیں کرسکتا، اللہ کی قسم! ہمارے علم کے مطابق آپ آج سید المسلمین ہیں، آپ اولین مہاجرین میں سے ہیں، ہمیں پتا چلا ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن سیکھا ہے، اور یہ کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا روئے زمین پر آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے، اور یہ کہ آپ کی آنکھیں سب سے زیادہ خوبصورت تھیں، آپ نے رو رو کر اپنی آنکھوں کو ضائع کرلیا ہے، اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ نے تمام کتابوں کو پڑھا ہے، ہمارے خیال کے مطابق علم میں آپ سے افضل کوئی نہیں ہے، اور آپ کے علاوہ دوسرا کوئی عربی شخص ایسا نہیں ہے جو اپنے شہر کے فقہاء سے بیزار ہوکر دوسرے شہر میں علم حاصل کرنے کے لئے کسی عربی کے پاس گیا ہو، آپ ہمیں حدیث سنا دیجئے، اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ نے فرمایا: میں اس وقت تک تمہیں حدیث نہیں سناؤں گا جب تک تم مجھ سے اس بات کا وعدہ نہ کرلو کہ تم

مجھے جھٹلاؤ گے نہیں، میرے بارے میں جھوٹ نہیں بولو گے، اور مذاق نہیں اڑاؤ گے۔ ہم نے کہا: آپ جو چاہتے ہیں، ہم سے وعدہ لے لیں، انہوں نے فرمایا: میں تم سے اللہ کا وعدہ اور میثاق لیتا ہوں کہ تم مجھے جھٹلاؤ گے نہیں، اور نہ میرے بارے میں کوئی جھوٹ بولو گے، اور نہ میری بیان کردہ حدیث کا مذاق بناؤ گے، ہم نے کہا: ہمیں منظور ہے۔ تب انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کفیل اور وکیل ہے، ہم نے کہا: بالکل ٹھیک۔ انہوں نے کہا: اے اللہ! ان پر گواہ ہو جا، پھر فرمایا: اس مسجد کے رب کی قسم! اس حرمت والے شہر کی قسم! حرمت والے دن کی قسم! حرمت والے مہینے کی قسم! میں نے بہت بڑی قسم دی ہے، کیا ایسا نہیں ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں آپ نے قسم میں بہت محنت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: عنقریب ''بنو قنطوراء بن کرکر'' (یعنی ترکی)، جن کے ناک چپٹے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی، ان کے چہرے ڈھال کی مانند ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق ان کا حلیہ یہی ہوگا، وہ تمہیں خراسان اور سجستان سے سختی کے ساتھ ہانکیں گے، وہ ایسی قوم ہے جو اپنی خواہشات کو پورا کرتے ہیں۔ بالوں کے جوتے بنائیں گے، اور اپنی تلواروں کو اپنے پالان میں جمع کر کے رکھیں گے حتیٰ کہ وہ ایلہ میں ٹھہریں گے، پھر فرمایا: بصرہ سے ایلہ تک کتنی مسافت ہے؟ ہم نے کہا: چار فرسخ۔ انہوں نے فرمایا: پھر دریائے دجلہ کے کنارے کھجوروں کے ہر درخت کے ساتھ ایک ایک گھوڑا باندھیں گے، پھر وہ اہل بصرہ کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے تم لوگ بصرہ سے نکل جاؤ، چنانچہ اہل بصرہ، بصرہ سے نکل جائیں گے، کوئی بیت المقدس کی طرف چلا جائے گا، کوئی مدینہ چلا جائے گا، اور کچھ لوگ مکہ میں چلے جائیں گے، اور باقی لوگ دیہاتوں کی طرف چلے جائیں گے، نمازیں پڑھنے والے یا قتل ہو چکے ہوں گے یا قیدی ہو چکے ہوں گے، وہ ان کے خونوں میں جو چاہیں گے فیصلہ کریں گے۔ ہم وہاں سے واپس لوٹے اور ان کی بیان کردہ حدیث سن کر رنجیدہ ہو چکے تھے، ہم بہت جلد وہاں سے واپس آ گئے، پھر منتصر بن حارث الضبی لوٹ کر آیا اور کہنے لگا: اے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ آپ نے حدیث سنا کر ہمیں پریشان کر دیا ہے، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ہم میں سے کون اس کو پائے گا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی عقل ختم مت کر، اس سے پہلے امارتیں آ جائیں گی، منتصر بن حارث نے پوچھا: امارۃ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: لڑکوں کی امارت۔ جب تو دیکھے کہ روئے زمین پر لڑکوں کی امارتیں کثیر ہو چکی ہیں، تو جان لینا کہ میں نے جو بیان کیا ہے، اس کا وقت قریب آ گیا ہے، منتصر بن حارث واپس آ گئے، آپ کچھ دور تک گئے، پھر دوبارہ ان کے پاس گئے، ہم نے کہا: یہ بچہ صحابی رسول کو پریشان کر رہا ہے، اس نے کہا: میں ان کے پاس پہنچ کر ان کو تمہاری اس بات کی شکایت کروں گا۔ چنانچہ جب وہ ان کے پاس گئے تو ان لوگوں کی یہ بات ان کو بتائی۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8619 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَيَّاطِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اَتَتْكُمُ الْفِتَنُ تَرْمِي بِالْعَسْفِ، ثُمَّ الَّتِي بَعْدَهَا تَرْمِي بِالرَّضْخِ، ثُمَّ الَّتِي بَعْدَهَا الْمُظْلِمَةُ مَا فِيكُمْ رَجُلٌ حَتّٰى يَرٰى مَا تَرَوْنَ، لَمْ يَرَ فِتْنَةَ الْمَسِيحِ فَيَرَاهَا اَبَدًا، قَالَ: وَفِينَا اَعْرَابِيٌّ مِنْ

رَبِيعَةَ مَا فِينَا حَيٌّ غَيْرُهُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَيْفَ بِالْمَسِيحِ وَقَدْ وُصِفَ لَنَا عَرِيضُ الْجَبْهَةِ مُشْرِفُ الْجِيدِ، بَعِيدٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، فَاَنَا رَاَيْتُ حُذَيْفَةَ وَدَعَ مِنْهَا وَدْعَةً، قَالَ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَدْرِي كَيْفَ قُلْتُ؟ قَالَ: قُلْتَ: مَا فِيكُمْ رَجُلٌ حَتَّى يَرَى مَا تَرَوْنَ، لَمْ يَرَ فِتْنَةَ الدَّجَّالِ فَيَرَاهَا اَبَدًا، قَالَ: فَاَنَا رَاَيْتُ حُذَيْفَةَ يُنَازِعُ وَجْهَهُ، قَالَ: قُلْتُ: لِاَنَّهُ حَفِظَ الْحَدِيثَ عَلٰى وَجْهِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً ضَعِيفَةً: اَرَاَيْتُمْ يَوْمَ الدَّارِ اَمْسِ فَاِنَّهَا كَانَتْ فِتْنَةً عَامَّةً عَمَّتِ النَّاسَ، قَالَ: وَفِينَا اَعْرَابِيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ مَا فِينَا حَيٌّ غَيْرُهُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَاَيْنَ الَّذِينَ يَنْعَقُونَ لِقَاحَنَا، وَيَنْقُبُونَ بُيُوتَنَا؟ قَالَ: اُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ - مَرَّتَيْنِ - قَالَ: وَلَقَدْ خَرَجْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ وَلَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ لَمْ يُهَرَاقْ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ، وَمَا نَهَيْتُ عَنْهَا اِلَّا ابْنَ الْحِصْرَامَةِ وَفِينَا اَعْرَابِيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ مَا فِينَا حَيٌّ غَيْرُهُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ الْحِصْرَامَةِ دُونَ النَّاسِ، فَقَالَ: اِنَّهَا اِذَا اَقْبَلَتْ كَانَتْ لِلْقَائِمِ وَالْقَائِلِ، وَاِنَّ ابْنَ الْحِصْرَامَةِ رَجُلٌ قَوَّالَةٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدِ احْتَجَّا بِعِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8619 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ کے ہمراہ اس مسجد میں تھے، انہوں نے فرمایا: تم پر فتنے آئیں گے، جو تمہیں ظلم وستم میں دھکیل دیں گے پھر اس کے بعد والے فتنے میں تمہارے اندر ٹوٹ پھوٹ ہوگی، پھر اس کے بعد اندھیرا ہی اندھیرا ہوگا، تم میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو وہ کچھ دیکھ سکے جو وہ دیکھتے ہیں، جس نے مسیح کا فتنہ نہیں دیکھا ہوگا، وہ اس کو ہمیشہ دیکھے گا اور فرمایا: ہم میں ربیعہ کا ایک دیہاتی ہے، ہم میں اس کے علاوہ کوئی شخص زندہ نہیں ہے، کہا: سبحان اللہ !اے محمد ﷺ کے صحابیو، مسیح کا معاملہ کیسا ہوگا؟ جبکہ آپ ﷺ نے اس کی نشانیاں ہمیں بتائی ہیں، اس کی پیشانی چوڑی ہوگی، گردن لمبی ہوگی، دونوں کندھوں کے درمیاں چوڑائی زیادہ ہوگی، میں نے حذیفہ کو دیکھا ہے، اس سے جدا ہوا ہوں، اس نے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم سمجھ گئے ہو کہ میں نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا: تم نے کہا تھا کہ تمہارے اندر ایسا کوئی آدمی ہے ہی نہیں جو وہ دیکھے جو تم دیکھ رہے ہو، جس نے فتنہ دجال نہیں دیکھا، وہ اس کو ہمیشہ دیکھے گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حذیفہ کو دیکھا، وہ ان سے جھگڑ رہے تھے، آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اس لئے کہ انہوں نے ان کے سامنے حدیث یاد کی تھی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر اس کے بعد ایک ضعیف سا کلمہ بولا۔ وہ یہ تھا "کیا تم نے گزشتہ کل دار کے دن دیکھا تھا کہ وہ عام فتنہ تھا اور سب لوگوں تک پہنچ گیا تھا، انہوں نے کہا: اور ہم میں ربیعہ سے تعلق رکھنے والا ایک دیہاتی تھا، آج اس کے علاوہ اس وقت کے لوگوں میں سے اور کوئی شخص زندہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ اے محمد ﷺ کے ساتھیو! وہ لوگ کہاں ہیں جو ہماری حاملہ عورتوں پر الزام لگاتے تھے اور ہمارے گھروں کو نقب لگاتے تھے۔ وہی لوگ فاسق ہیں، یہ بات دو مرتبہ کہی۔ فرمایا: جرعہ کے دن میں نکلا، میں یہ جان چکا تھا کہ اس میں خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہے گا، اور میں نے اس سے

صرف حصرامہ کے بیٹے کو منع کیا تھا۔ اور ہم میں ربیعہ کا ایک دیہاتی شخص موجود ہے، اس کے علاوہ ہم میں کوئی شخص زندہ نہیں ہے۔ فرمایا: سبحان اللہ اے محمد ﷺ کے صحابیو، حصرامہ کا بیٹا لوگوں سے دور ہے۔ فرمایا: جب وہ آئے گا تو کھڑے ہوئے اور بولنے والے کے لئے ہوگا۔ اور ابن حصرامہ بہت شیریں کلام شخص ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حالانکہ دونوں بزرگوں نے عمران بن مسلم کی روایات نقل کی ہیں۔

8620 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثنا اَبِي، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا عَمِّي، اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَدِيثِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَكَانَ اَكْثَرَ خُطْبَتِهِ ذِكْرُ الدَّجَّالِ، يُحَدِّثُنَا عَنْهُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَنَا يَوْمَئِذٍ: " اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَاِنِّي آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ، فَاِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَاَنَا حَجِيجُ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَاِنْ يَخْرُجْ فِيكُمْ بَعْدِي فَكُلُّ امْرِءٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَالشَّامِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا فَاِنَّهُ يَبْدَاُ فَيَقُولُ: اَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي، ثُمَّ يُثْنِي حَتَّى يَقُولَ: اَنَا رَبُّكُمْ وَاِنَّكُمْ لَمْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا، وَاِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَتْفُلْ فِي وَجْهِهِ، وَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ سُورَةِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ، وَاِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلٰى نَفْسٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَيَقْتُلُهَا، ثُمَّ يُحْيِيهَا، وَاَنَّهُ لَا يَعْدُو ذٰلِكَ وَلَا يُسَلَّطُ عَلٰى نَفْسٍ غَيْرِهَا، وَاَنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ اَنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ، فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ فَلْيُغْمِضْ عَيْنَيْهِ وَلْيَسْتَغِثْ بِاللّٰهِ تَكُونُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتِ النَّارُ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَاَنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ اَنْ يَمُرَّ عَلَى الْحَيِّ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَدْعُو لَهُمْ فَتُمْطِرُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مِنْ يَوْمِهِمْ وَتُخْصِبُ لَهُمُ الْاَرْضُ مِنْ يَوْمِهَا، وَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ مَاشِيَتُهُمْ مِنْ يَوْمِهَا اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهُ وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ وَاَدَرَّهُ ضُرُوعًا، وَيَمُرُّ عَلَى الْحَيِّ فَيَكْفُرُونَ بِهِ وَيُكَذِّبُونَهُ فَيَدْعُو عَلَيْهِمْ فَلَا يُصْبِحُ لَهُمْ سَارِحٌ يَسْرَحُ، وَاَنَّ اَيَّامَهُ اَرْبَعُونَ فَيَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَيَوْمٌ كَالْاَيَّامِ، وَآخِرُ اَيَّامِهِ كَالسَّرَابِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ عِنْدَ بَابِ الْمَدِينَةِ فَيُمْسِي قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَ بَابَهَا الْآخِرَةَ " قَالُوا: كَيْفَ نُصَلِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ الْقِصَارِ؟ قَالَ: تَقْدُرُونَ فِيهَا ثُمَّ تُصَلُّونَ كَمَا تَقْدُرُونَ فِي الْاَيَّامِ الطِّوَالِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8620 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اس دن زیادہ گفتگو دجال

کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے اسی کے بارے میں باتیں کرتے کرتے خطبہ ختم فرما دیا۔ اس دن آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں جو کچھ بتایا اس میں سے یہ بھی تھا کہ ''اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا ہے، اس نے اپنی امت کو دجال کے خطرے سے آگاہ کیا، اور میں سب سے آخری نبی ہوں، اور تم آخری امت ہو۔ اور وہ تمہارے اندر لازمی ظاہر ہوگا، اگر وہ میری موجودگی میں تمہارے اندر ظاہر ہو گیا تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ میں کروں گا اور اگر وہ میرے بعد آیا تو ہر شخص اپنا ذمہ دار خود ہوگا۔ اور ہر مسلمان کا نگران خود اللہ رب العزت ہوگا، وہ عراق اور شام کے درمیان خلہ (کے مقام) سے نکلے گا، وہ دائیں اور بائیں بہت فساد پھیلائے گا، اے اللہ کے بندو، ثابت قدم رہنا، کیونکہ وہ شروع ہی میں نبوت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ آخری نبی میں ہوں، پھر وہ مزید آگے بڑھے گا اور خدائی کا دعویٰ کر دے گا، کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ زندگی میں تم رب کو دیکھ نہیں سکتے، اس کی آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا، ہر مومن اس کو پڑھ سکے گا، جو شخص اس کو ملے، وہ اس کی طرف تھوک دے اور سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ ایک آدمی کو پکڑ قتل کر دے گا پھر اس کو زندہ کر دے گا، اور وہ اس ایک آدمی کے علاوہ اور کسی پر مسلط نہیں ہو سکے گا اور نہ کسی پر زیادتی کر سکے گا۔ اس کے فتنہ میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی، اس کی دوزخ حقیقت میں جنت ہوگی اور اس کی جنت اصل میں آگ ہوگی، جو شخص اس کی آگ کی آزمائش کو قبول کر لے گا، اپنی آنکھوں کو بند کر کے اس میں داخل ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے گا تو وہ آگ اس کے لئے سلامتی والی ٹھنڈی ہو جائے گی، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اس کے فتنے میں سے یہ بھی ہوگا کہ وہ جس قبیلے میں سے گزرے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے۔ یہ ان کے لئے دعا کرے گا، تو اسی دن آسمان سے ان پر برسات نازل ہو جائے گی، اسی دن پوری زمین سرسبز کر دے گا۔ ایک ہی دن میں ان کے مویشی پہلے سے تندرست اور توانا اور زیادہ دودھ والے ہو جائیں گے، وہ ایک اور قبیلے سے گزرے گا تو وہاں کے باشندے اس کا انکار کریں گے، اس کو جھٹلائیں گے، وہ ان کے لئے بددعا کرے گا تو ان کے لئے کوئی چرواہا نہیں رہے گا جو ان کے مال مویشی چرائے، وہ چالیس دن رہے گا۔ پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا ایک مہینے کے برابر، تیسرا ایک ہفتے کے برابر، اور اس کے بعد کے دن ہمارے عام دنوں کی طرح ہوں گے، اور اس کا آخری دن سراب کی طرح ہوگا، ایک آدمی مدینہ کے دروازے کے پاس صبح کرے گا، وہ دوسرے دروازے تک نہیں پہنچا ہوگا کہ شام ہو جائے گی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ان چھوٹے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے لمبے دنوں میں وقت کا حساب لگا کر نمازیں پڑھی ہوں گی اسی طرح ان مختصر ایام میں نمازیں پڑھنا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8621 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْبَغَوِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " اَلَا كُلُّ نَبِيٍّ قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ

الدَّجَالَ، وَاَنَّهُ يَوْمَهُ هٰذَا قَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ، وَاِنِّي عَاهِدٌ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ نَبِيٌّ لِاُمَّتِهِ قَبْلِي، اَلَا اِنَّ عَيْنَهُ الْيُمْنَى مَمْسُوحَةُ الْحَدَقَةِ جَاحِظَةٌ، فَلَا تَخْفَى كَاَنَّهَا نُخَاعَةٌ فِي جَنْبِ حَائِطٍ، اَلَا وَاِنَّ عَيْنَهُ الْيُسْرَى كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَمِثْلُ النَّارِ، فَالنَّارُ رَوْضَةٌ خَضْرَاءُ، وَالْجَنَّةُ غَبْرَاءُ ذَاتُ دُخَانٍ، اَلَا وَاِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلَيْنِ يُنْذِرَانِ اَهْلَ الْقُرَى كُلَّمَا دَخَلَا قَرْيَةً اَنْذَرَا اَهْلَهَا، فَاِذَا خَرَجَا مِنْهَا دَخَلَهَا اَوَّلُ اَصْحَابِ الدَّجَّالِ، وَيَدْخُلُ الْقُرَى كُلَّهَا غَيْرَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ حُرِّمَا عَلَيْهِ، وَالْمُؤْمِنُونَ مُتَفَرِّقُونَ فِي الْاَرْضِ فَيَجْمَعُهُمُ اللّٰهُ لَهُ، فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِاَصْحَابِهِ: لَاَنْطَلِقَنَّ اِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فَلَاَنْظُرَنَّ اَهُوَ الَّذِي اَنْذَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ لَا، ثُمَّ وَلَّى، فَقَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ: وَاللّٰهِ لَا نَدَعُكَ تَاْتِيهِ وَلَوْ اَنَّا نَعْلَمُ اَنَّهُ يَقْتُلُكَ اِذَا اَتَيْتَهُ خَلَّيْنَا سَبِيلَكَ، وَلٰكِنَّا نَخَافُ اَنْ يَفْتِنَكَ فَاَبَى عَلَيْهِمُ الرَّجُلُ الْمُؤْمِنُ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَهُ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي حَتَّى اَتَى مَسْلَحَةً مِنْ مَسَالِحِهِ فَاَخَذُوهُ فَسَاَلُوهُ مَا شَاْنُكَ وَمَا تُرِيدُ؟ قَالَ لَهُمْ: اُرِيدُ الدَّجَّالَ الْكَذَّابَ، قَالُوا: اِنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاَرْسَلُوا اِلَى الدَّجَّالِ اَنَّا قَدْ اَخَذْنَا مَنْ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَنَقْتُلُهُ اَوْ نُرْسِلُهُ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَرْسِلُوهُ اِلَيَّ، فَانْطُلِقَ بِهِ حَتَّى اُتِيَ بِهِ الدَّجَّالُ فَلَمَّا رَآهُ عَرَفَهُ لِنَعْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الدَّجَّالُ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ: اَنْتَ الدَّجَّالُ الْكَذَّابُ الَّذِي اَنْذَرَنَاكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ الدَّجَّالُ: اَنْتَ تَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ لَهُ الدَّجَّالُ: لَتُطِيعَنِّي فِيمَا اَمَرْتُكَ وَاِلَّا شَقَقْتُكَ شِقَّتَيْنِ، فَنَادَى الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، هٰذَا الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ فَمَنْ عَصَاهُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ اَطَاعَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ، فَقَالَ لَهُ الدَّجَّالُ: وَالَّذِي اَحْلِفُ بِهِ لَتُطِيعُنِي اَوْ لَاَشُقَّنَّكَ شِقَّتَيْنِ، فَنَادَى الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ فَمَنْ عَصَاهُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ اَطَاعَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ، قَالَ: فَمَدَّ بِرِجْلِهِ فَوَضَعَ حَدِيدَتَهُ عَلَى عَجْبِ ذَنْبِهِ فَشَقَّهُ شِقَّتَيْنِ، فَلَمَّا فَعَلَ بِهِ ذٰلِكَ، قَالَ الدَّجَّالُ لِاَوْلِيَائِهِ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَحْيَيْتُ هٰذَا لَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنِّي رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى " - قَالَ عَطِيَّةُ: فَحَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: - " فَضَرَبَ اِحْدَى شِقَّيْهِ اَوِ الصَّعِيدَ عِنْدَهُ، فَاسْتَوَى قَائِمًا، فَلَمَّا رَآهُ اَوْلِيَاؤُهُ صَدَّقُوهُ وَاَيْقَنُوا اَنَّهُ رَبُّهُمْ وَاَجَابُوهُ وَاتَّبَعُوهُ، قَالَ الدَّجَّالُ لِلْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ: اَلَا تُؤْمِنُ بِي؟ قَالَ لَهُ الْمُؤْمِنُ: لَاَنَا الْاٰنَ اَشَدُّ فِيكَ بَصِيرَةً مِنْ قَبْلٍ، ثُمَّ نَادَى فِي النَّاسِ اَلَا اِنَّ هٰذَا الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ فَمَنْ اَطَاعَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَمَنْ عَصَاهُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ الدَّجَّالُ: وَالَّذِي اَحْلِفُ بِهِ لَتُطِيعُنِي اَوْ لَاَذْبَحَنَّكَ اَوْ لَاُلْقِيَنَّكَ فِي النَّارِ، فَقَالَ لَهُ الْمُؤْمِنُ: وَاللّٰهِ لَا اُطِيعُكَ اَبَدًا، فَاَمَرَ بِهِ فَاضْطُجِعَ " - قَالَ: فَقَالَ لِي اَبُو سَعِيدٍ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: - ثُمَّ جَعَلَ صَفِيحَتَيْنِ مِنْ نُحَاسٍ بَيْنَ تَرَاقِيهِ وَرَقَبَتِهِ - قَالَ: وَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: مَا كُنْتُ اَدْرِي مَا النُّحَاسُ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ - فَذَهَبَ لِيَذْبَحَهُ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ بَعْدَ قَتْلِهِ اِيَّاهُ - قَالَ: فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: - فَاَخَذَ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَاَلْقَاهُ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ غَبْرَاءُ ذَاتُ دُخَانٍ يَحْسَبُهَا النَّارَ فَذٰلِكَ الرَّجُلُ اَقْرَبُ اُمَّتِي مِنِّي دَرَجَةً -

قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: مَا كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْسَبُوْنَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى سَلَكَ عُمَرُ سَبِيلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: فَكَيْفَ يَهْلِكُ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَقُلْتُ: اُخْبِرْتُ اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ هُوَ يُهْلِكُهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ غَيْرَ اَنَّهُ يُهْلِكُهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَبِعَهُ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَنْ يَكُوْنُ بَعْدَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَنَّهُمْ يَغْرِسُوْنَ بَعْدَهُ الْغُرُوسَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْ بَعْدِهِ الْاَمْوَالَ ، قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَبَعْدَ الدَّجَّالِ يَغْرِسُوْنَ الْغُرُوسَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْ بَعْدِهِ الْاَمْوَالَ، قَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَعْجَبُ حَدِيْثٍ فِي ذِكْرِ الدَّجَّالِ تَفَرَّدَ بِهِ عَطِيَّةُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَلَمْ يَحْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِعَطِيَّةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8621 – عطية ضعيف

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار، ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، اور اس کے آنے کا وقت اب ہے، بے شک اس نے کھانا کھالیا ہے اور میں اپنی امت سے ایک عہد لے رہا ہوں یہ عہد مجھ سے پہلے کبھی کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں لیا، سن لو اس کی بائیں آنکھ ابھری ہوئی ہوگی، لہٰذا وہ چھپ نہیں سکے گا۔ جیسا کہ کسی دیوار پر ناک کی رینٹھ لگی ہو، اور اس کی دائیں آنکھ چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہوگی، اس کے ہمراہ جنت اور دوزخ جیسی چیزیں ہوں گی، جب کہ جو دوزخ ہوگی، وہ حقیقت میں سبز باغ ہوگی اور جو بظاہر جنت ہوگی وہ دھوئیں والی آگ ہوگی، خبردار، اس کے سامنے دو آدمی ہوں گے جو اپنی بستی والوں کو ڈرا رہے ہوں گے، وہ جب بھی اس بستی میں آئیں گے، ان کو ڈرسنائیں گے، جب وہ لوگ اس بستی سے نکلیں گے تو دجال کا ایک ساتھی اس میں داخل ہوجائے گا، اور وہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر بستی اور ہر شہر میں داخل ہوں گے، جبکہ ان دوشہروں میں داخل ہونا ان پر حرام کردیا گیا ہے، اور مومنین، روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سب کو دجال کے لئے ایک جگہ پر جمع کرلے گا، مومنین میں ایک آدمی اپنے ساتھیوں سے کہے گا: میں اس آدمی کے پاس جا کر دیکھ کر آتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جس شخص سے ڈرایا تھا، یہ وہی ہے یا کوئی اور ہے۔ اس کے ساتھی اس کو کہیں گے: اللہ کی قسم! ہم تجھے اس کے پاس جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اگر ہمیں یہ پتا ہو کہ اگر تو اس کے پاس جائے گا تو وہ تجھے قتل کردے گا، تب بھی ہم تجھے جانے کی اجازت دے دیں، لیکن ہمیں خوف یہ ہے کہ وہ تجھے فتنے میں مبتلا کردے گا، اس لئے ہم تجھے اس کے پاس کسی طور بھی نہیں جانے دیں گے۔ لیکن وہ مومن آدمی ضد کر کے اس کو دیکھنے کے لئے چل نکلے گا، وہ چلتا چلتا، اس کی ایک سرحد تک پہنچے گا۔ وہ اس کو پکڑ لیں گے اور اس سے اُدھر آنے کی وجہ پوچھیں گے، وہ کہے گا: میں دجال کذاب کو ڈھونڈ رہا ہوں، لوگ پوچھیں گے: یہ بات تم کہہ رہے ہو؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ وہ لوگ دجال کی طرف پیغام بھیجیں گے کہ ہم نے ایک ایسے آدمی کو گرفتار کیا ہوا ہے جو آپ کی شان میں نازیبا گفتگو کر رہا ہے، ہم اس کو مار ڈالیں یا آپ کی جانب بھیج دیں؟ وہ کہے گا: اس کو میری طرف بھیج دو، اس آدمی کو دجال تک پہنچایا جائے گا، جب وہ آدمی دجال کو دیکھے گا تو رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی نشانیوں کے مطابق اس کو پہچان لے گا۔ دجال اس سے کہے گا: تم کون

ہو اور کیا کرنے آئے ہو؟ وہ بندہ مومن کہے گا: تو دجال کذاب ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تجھ سے بچنے کا حکم دیا ہے، دجال کہے گا: تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ دجال کہے گا: میں جو حکم دوں، تو اس کی اطاعت کر، ورنہ میں تجھے چیر کر رکھ دوں گا، وہ بندہ مومن چیخ کر آواز دے گا اور کہے گا: اے لوگو! یہ مسیح کذاب ہے، جو اس کی نافرمانی کرے گا وہ جنتی ہے، اور جو اس کی اطاعت کرے گا وہ دوزخی ہے۔ دجال اس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹے گا اور تلوار کے ساتھ اس کے دو ٹکڑے کر دے گا۔ جب دجال یہ کام کر چکے گا تو اپنے ساتھیوں سے کہے گا: اگر میں اس کو زندہ کر دوں تو کیا تم یقین کر لو گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اس آدمی کے ایک پہلو کو یا اپنے قریب مٹی کو مارے گا، تو وہ آدمی اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جائے گا، جب اس کے ساتھی یہ کرتب دیکھیں گے تو اس کے رب ہونے کی تصدیق کر دیں گے، اور ان کو یقین ہو جائے گا کہ وہ واقعی ان کا رب ہے، سب اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کریں گے۔ دجال اس بندہ مومن سے کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا؟ بندہ مومن اس کو کہے گا: اب تو مجھے پہلے سے بھی زیادہ بصیرت حاصل ہو گئی ہے (کہ تم واقعی دجال ہو) پھر وہ بندہ پکار کر کہے گا: خبردار! یہ مسیح کذاب ہے، جو اس کی اطاعت کرے گا، وہ دوزخی ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے گا وہ جنتی ہے، دجال کہے گا: اس ذات کی قسم جس کی میں قسم کھاتا ہوں، تجھے میری اطاعت کرنی پڑے گی ورنہ میں تجھے ذبح کر دوں گا یا تجھے آگ میں زندہ جلا دوں گا، بندہ مومن کہے گا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی تیری اطاعت نہیں کروں گا، دجال حکم دے گا، اس آدمی کو لٹایا جائے گا، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر (نحاس) تانبے کی دو چوڑی تلواریں گردن اور حلقوم کے درمیان رکھی جائیں گی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دن سے پہلے میں نہیں جانتا تھا کہ نحاس کس کو کہتے ہیں، پھر اس کو ذبح کرنے کے لئے لے جایا جائے گا، لیکن ایک مرتبہ قتل کرنے کے بعد اب وہ اس پر مسلط نہیں ہو سکے گا اور نہ ہی وہ اس کو ذبح کر سکے گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال اس بندہ مومن کو ہاتھ اور پاؤں سے پکڑ کر جنت میں ڈال دے گا، اس میں دھواں ہی دھواں ہو گا، دیکھنے والا اس کو آگ سمجھ رہا ہو گا۔ میرا یہ امتی درجات کے لحاظ سے میرے سب سے زیادہ قریب ہو گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام وہ آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سمجھا کرتے تھے، کہ عمر ہی اس راستے کو اپنائے گا۔ میں نے پوچھا: وہ ہلاک کیسے ہو گا؟ انہوں نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے، میں نے کہا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اس کو ہلاک کریں گے، انہوں نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اللہ ہی اس کو اور اس کے پیروکاروں کو ہلاک فرمائے گا۔ میں نے پوچھا: ان کے بعد کون آئے گا؟ انہوں نے کہا: مجھے نبی اکرم ﷺ نے بتایا ہے کہ اس کے بعد فصلیں اگائی جائیں گی، باغات لگائے جائیں گے، اور اس کے بعد لوگ بہت مال حاصل کریں گے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ بھی بتایا تھا۔ دجال کے ذکر میں یہ حدیث بہت اچھی ہے اس کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں عطیہ بن سعد منفرد ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عطیہ کی روایات نقل نہیں کیں۔

8622 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ

آدَمَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَطْلُعُ عَلَيْكُمْ قَبْلَ السَّاعَةِ سَحَابَةٌ سَوْدَاءُ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ، مِثْلُ التُّرْسِ، فَمَا تَزَالُ تَرْتَفِعُ فِي السَّمَاءِ حَتَّى تَمْلَأَ السَّمَاءَ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ فَيُقْبِلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ هَلْ سَمِعْتُمْ؟ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: نَعَمْ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشُكُّ، ثُمَّ ○○○ يُنَادِي الثَّانِيَةَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، فَيَقُوْلُ النَّاسُ: هَلْ سَمِعْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، ثُمَّ يُنَادِي: اَيُّهَا النَّاسُ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ " - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنَّ الرَّجُلَيْنِ لَيَنْشُرَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَطْوِيَانِهِ اَوْ يَتَبَايَعَانِهِ اَبَدًا، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَمْدُرُ حَوْضَهُ فَمَا يَسْقِي فِيْهِ شَيْئًا، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِبُ نَاقَتَهُ فَمَا يَشْرَبُهُ اَبَدًا، وَيَشْتَغِلُ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8622 - علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے مغرب کی جانب سے ڈھال کی مانند سیاہ بادل نمودار ہوگا۔ وہ آسمان میں پھیلتا رہے گا حتیٰ کہ پورے آسمان کو گھیر لے گا، پھر ایک منادی آواز دے گا: اے لوگو! یہ سن کر لوگ ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ کیا تم نے آواز سنی؟ کوئی کہے گا: ہاں سنی ہے، اور کسی کو شک ہوگا۔ منادی دوبارہ آواز دے گا: اے لوگو! لوگ پھر ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ تم نے آواز سنی؟ سب کہیں گے: ہاں سنی ہے۔ منادی پھر کہے گا: اے لوگو! اللہ کا حکم آن پہنچا ہے، اب جلدی مت کرو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دو آدمی (خرید و فروخت کے لئے) کپڑا پھیلائیں گے لیکن وہ اس کو نہ لپیٹ سکیں گے اور نہ اس کو بیچ سکیں گے، کوئی شخص اپنا حوض پانی سے بھرے گا لیکن اس سے پی نہیں سکے گا، کوئی شخص اونٹنی کا دودھ دوہے گا لیکن اس کو پی نہیں سکے گا، لوگ (قیامت کے معاملے میں) مشغول ہو جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8623 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُو الْجُمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ مَعْبَدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَتًى يَسْاَلُهُ عَنْ اِسْدَالِ الْعِمَامَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ بِعِلْمٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، قَالَ: كُنْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةُ، وَابْنُ عَوْفٍ، وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قَالَ: فَاَيُّ

الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لَهُ اسْتِعْدَادًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ بِهِمْ أُولَئِكَ مِنَ الْأَكْيَاسِ ثُمَّ سَكَتَ الْفَتَى

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8623 – صحيح

✧✧ حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تھا، آپ کے پاس ایک نوجوان آیا، اس نے عمامے کا شملہ لٹکانے کے بارے میں مسئلہ پوچھا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تجھے اس کا علمی جواب دوں گا، آپ فرماتے ہیں: میں مسجد نبوی میں دسواں آدمی تھا، مزید حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت ابن عوف اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم تھے۔ ایک انصاری نوجوان آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور بیٹھ گیا، پھر پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ اس نے پوچھا: سب سے عقلمند کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے، اور موت آنے سے پہلے اس کی اچھی طرح تیاری کر کے رکھتا ہے، یہ شخص سمجھداروں میں سے ہے۔ اس کے بعد وہ نوجوان خاموش ہو گیا۔

وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ، خَمْسٌ إِنِ ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ وَنَزَلَ فِيكُمْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يَعْمَلُوا بِهَا إِلَّا ظَهَرَ فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمْ، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوُّهُمْ مَنْ غَيْرِهِمْ وَأَخَذُوا بَعْضَ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَا لَمْ يَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ " ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَتَجَهَّزُ لِسَرِيَّةٍ بَعَثَهُ عَلَيْهَا، وَأَصْبَحَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَدِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةٍ مَنْ كَرَابِيسَ سَوْدَاءَ، فَأَدْنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَقَضَهُ وَعَمَّمَهُ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ، وَأَرْسَلَ مِنْ خَلْفِهِ أَرْبَعَ أَصَابِعَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ وَقَالَ: هَكَذَا يَا ابْنَ عَوْفٍ اعْتَمَّ فَإِنَّهُ أَعْرَبُ وَأَحْسَنُ ثُمَّ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ اللِّوَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: خُذِ ابْنَ عَوْفٍ فَاغْزُوا جَمِيعًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، لَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تُمَثِّلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، فَهَذَا عَهْدُ اللّٰهِ وَسِيرَةُ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے مہاجرو! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم اس میں مبتلا ہو جاؤ اور وہ چیزیں تم میں نازل ہوں، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان پانچ چیزوں کو پاؤ

○ جب کسی قوم میں زنا عام ہو جائے گا تو ان میں طاعون پھیل جائے گا اور ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوں گی کہ تم سے پہلے

لوگوں میں ان کا نام نشان تک نہ تھا۔

○جب لوگ ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان کو قحط اور مشقت میں مبتلا کر دیا جائے گا، اور ظالم بادشاہ ان پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔

○جب لوگ زکوٰۃ دینا چھوڑ دیں گے، ان کی بارشیں روک لی جائیں گی، اگر روئے زمین پر جانور نہ ہوں تو ان کو بارش کا ایک قطرہ تک نہ ملے۔

○جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑیں گے تو ان پر ان کی اغیار اقوام میں سے ان کا دشمن ان پر مسلط کر دیا جائے گا اور وہ ان کے ہاتھوں کی اشیاء بھی غصب کر لیں گے۔

○جب ان کے ائمہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب ڈال دے گا۔

پھر آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ جہاد کی تیاری کریں، ان کو اس جنگی مہم کا سپہ سالار بنایا، اگلے دن صبح حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سیاہ رنگ کا عمامہ پہن کر تیار ہو گئے، نبی اکرم ﷺ نے ان کو اپنے قریب بلایا، ان کا کالا عمامہ اتارا اور ان کے سر پر سفید عمامہ باندھ دیا، اور پچھلی جانب چار انگلیوں کے برابر یا اس کے قریب قریب مقدار میں شملہ لٹکایا۔ پھر فرمایا: اے ابن عوف اس طرح عمامہ باندھتے ہیں، کیونکہ یہ اچھا لگتا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کو جھنڈا دیں، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھا، پھر فرمایا: اے ابن عوف یہ پکڑو اور سب لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرو، اللہ کے منکروں کے ساتھ جہاد کرو کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرنا، اپنے سپہ سالار کے ساتھ غداری نہ کرنا، لاشوں کا مثلہ نہ کرنا، بچوں کو قتل نہ کرنا، یہ اللہ تعالیٰ کا عہد ہے اور اس کے نبی ﷺ کی سیرت ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8624 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ، اَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، اَخِي زِيَادٍ لِاُمِّهِ، وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَخِي زِيَادٍ لِاُمِّهِ، قَالَ: اَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَاْنِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَكْثَرْتُمْ فِي شَاْنِ هٰذَا الرَّجُلِ، وَاِنَّهُ كَذَّابٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا يَخْرُجُونَ قَبْلَ الدَّجَّالِ، وَاِنَّهُ لَيْسَ بَلَدٌ اِلَّا يَدْخُلُهُ رُعْبُ الْمَسِيحِ اِلَّا الْمَدِينَةَ، عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ اَنْقَابِهَا يَوْمَئِذٍ مَلَكَانِ يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيحِ قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِطَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ وَقَدْ اَعْضَلَ مَعْمَرٌ

وَّشُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ هٰذَا الْإِسْنَادَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَإِنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَسْمَعْهُ مَنْ اَبِي بَكْرَةَ اِنَّمَا سَمِعَهُ مَنْ عِيَاضِ بْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ هٰكَذَا، رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، وَعُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8624 – لم يسمعه طلحة من أبى بكرة

✧✧ زیاد کے ماں شریک بھائی حضرت ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسیلمہ کذاب کے بارے میں رسول اللہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگ گئے ، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد فرمایا: تم اس آدمی کے بارے میں بہت زیادہ اظہار خیال کرنے لگ گئے ہو، وہ تیس کذابوں میں سے ایک کذاب ہے جو دجال سے پہلے ہوں گے ، ہر شہر میں مسیح دجال کا رعب داخل ہوجائے گا،سوائے مدینہ منورہ کے۔ اس دن مدینہ کی ہر گزر گاہ پر دو فرشتے ہوں گے ،وہ مدینے میں داخل ہونے سے مسیح دجال کو روکتے رہیں گے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے طلحہ بن عبداللہ بن عوف کی روایات نقل کی ہیں۔ اوراس اسناد کو معمراور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے روایت کرنے میں معضل رکھا ہے کیونکہ طلحہ بن عبداللہ نے یہ حدیث ابوبکرہ سے نہیں سنی ، انہوں نے اس حدیث کو عیاض بن مسافع کے واسطے سے ابوبکرہ سے روایت کیا ہے۔ اسی حدیث کو یونس بن یزید نے اور عقیل بن خالد نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

اَمَّا حَدِيثُ يُونُسَ

یونس کی روایت کردہ حدیث

8625 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، اَخِي زِيَادٍ لِاُمِّهِ، قَالَ: لَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَاْنِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا قَالَ، قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَكْثَرْتُمْ فِي شَاْنِ هٰذَا الرَّجُلِ، وَاِنَّهُ كَذَّابٌ مَنْ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا يَخْرُجُونَ قَبْلَ الدَّجَّالِ، وَاِنَّهُ لَيْسَ بَلَدٌ اِلَّا سَيَدْخُلُهُ رُعْبُ الْمَسِيحِ اِلَّا الْمَدِينَةَ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مَنْ اَنْقَابِهَا يَوْمَئِذٍ مَلَكَانِ يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيحِ

✧✧ یونس نے زہری کے واسطے سے طلحہ بن عبداللہ بن عوف کے حوالے سے عیاض بن مسافع سے روایت کیا ہے کہ زیاد کے ماں شریک بھائی حضرت ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسیلمہ کذاب کے بارے میں رسول اللہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگ گئے ، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد فرمایا: تم اس آدمی کے بارے میں بہت زیادہ اظہار خیال کرنے لگ گئے ہو، وہ تیس کذابوں میں سے ایک کذاب ہے جو دجال سے پہلے ہوں گے ، ہر شہر میں مسیح دجال کا رعب داخل ہوجائے گا سوائے مدینہ منورہ کے۔ اس دن مدینہ کی ہر گزر گاہ پر دو فرشتے ہوں گے ،وہ مدینے میں داخل

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ

8626 – فَحَدَّثْنَاهُ اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ عَقِيلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ عِيَاضَ بْنَ مُسَافِعٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ اَخَا زِيَادٍ لِاُمِّهِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَخَطَبَ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَكْثَرْتُمْ فِي شَاْنِ مُسَيْلِمَةَ، وَاِنَّهُ كَذَّابٌ مَنْ جُمْلَةِ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا يَخْرُجُونَ قَبْلَ الدَّجَّالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ مُخْتَصَرًا

✧✧ عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے طلحہ بن عبداللہ بن عوف کے حوالے سے عیاض بن مسافع سے روایت کیا ہے کہ زیاد کے ماں شریک بھائی حضرت ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسیلمہ کذاب کے بارے میں رسول اللہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد فرمایا: تم اس آدمی کے بارے میں بہت زیادہ اظہار خیال کرنے لگ گئے ہو، وہ تیس کذابوں میں سے ایک کذاب ہے جو دجال سے پہلے ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو سعد بن ابراہیم زہری نے اپنے والد کے واسطے سے ابوبکرہ سے مختصراً روایت کیا ہے

8627 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا مَلَكَانِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8627 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں مسیح دجال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا، اس دن مدینے کے سات دروازے ہوں گے، ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

8628 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ مُدِّهِمْ وَفِيْ صَاعِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَدِيْنَتِهِمْ، اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ، وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَاِنَّ اِبْرَاهِيْمَ سَاَلَكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَسْاَلُكَ لِلْمَدِيْنَةِ مِثْلَ مَا سَاَلَكَ اِبْرَاهِيْمُ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ مُشْتَبِكَةٌ

بِالْمَلَائِكَةِ، عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَالدَّجَّالُ، مَنْ اَرَادَ اَهْلَهَا بِسُوءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8628 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی ''اے اللہ اہل مدینہ کے ''مد'' اوران کے ''صاع'' میں برکت عطافرما، اوران کے شہر میں برکت عطافرما، اے اللہ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا مانگی تھی، اور میں اسی طرح کی دعا تجھ سے مدینہ کے لئے مانگتا ہوں''۔

خبردار! مدینہ منورہ فرشتوں سے بھرا ہوا ہے اس کے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہیں جو کہ اس کی حفاظت کرتے ہیں، اس شہر میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہوسکتا، جو شخص وہاں کے رہنے والوں کو نقصان دینا چاہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8629 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَحَلَّاهُ بِحِلْيَةٍ لَا اَحْفَظُهَا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ كَالْيَوْمِ؟ قَالَ: اَوْ خَيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، وَسَاقَهُ اَتَمَّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8629 – صحيح

✧✧ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا، اس کے تمام حالات بیان کردیئے، میں وہ تمام یاد نہیں رکھ سکا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن بھی ہمارے دل آج کی طرح ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اور حدیث کو حماد بن سلمہ نے خالد الحذاء سے روایت کیا ہے اور شعبہ کی حدیث سے زیادہ تام طریقے سے بیان کیا ہے۔

8630 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَاِنِّي اُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّكُمْ سَتُدْرِكُونَهُ، اَوْ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي وَسَمِعَ مِنِّي قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ كَمَا هِيَ الْيَوْمُ؟ قَالَ: اَوْ خَيْرٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8630 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے حالات بتائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم اس کو پاؤ گے یا جن لوگوں نے مجھے دیکھا ہے ان میں سے بعض لوگ اس کو پائیں گے ، ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے دل ایسے ہی ہوں گے جیسے آج ہیں؟ فرمایا: اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

8631 – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْاَدْرَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَوْمُ الْخَلَاصِ؟ فَقَالَ: يَجِيءُ الدَّجَّالُ فَيَصْعَدُ اُحُدًا فَيَطَّلِعُ فَيَنْظُرُ اِلَى الْمَدِينَةِ، فَيَقُولُ لِاَصْحَابِهِ اَلَا تَرَوْنَ اِلَى هٰذَا الْقَصْرِ الْاَبْيَضِ، هٰذَا مَسْجِدُ اَحْمَدَ، ثُمَّ يَاْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهَا مَلَكًا مُصْلِتًا، فَيَاْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ ثُمَّ تَرْتَجِفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ، وَلَا فَاسِقٌ وَلَا فَاسِقَةٌ اِلَّا خَرَجَ اِلَيْهِ، فَتَخْلُصُ الْمَدِينَةُ وَذٰلِكَ يَوْمُ الْخَلَاصِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8631 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلاص کا دن اور خلاص کا دن کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ کہی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاص کے دن سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال آئے گا اور وہ احد پہاڑ پر چڑھ جائے گا، پھر وہ مدینہ کی جانب جھانک کر دیکھے گا، پھر وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا: کیا تم اس سفید رنگ کے محل کو دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد (مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجد ہے، پھر وہ مدینہ میں آئے گا، اور مدینے کے ہر دروازے پر ایک فرشتہ پائے گا جو تلوار سونتے ہوئے ہوگا، پھر وہ پانی بہنے کی دلدلی زمین پر آئے گا، وہاں پر اپنے خیمے نصب کرلے گا، پھر مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے۔ اور اس میں کوئی منافق مرد اور کوئی منافق عورت باقی نہیں بچے گی، نہ کوئی فاسق مرد بچے گا، نہ کوئی فاسقہ عورت بچے گی، اس طرح کے سب لوگ مدینہ سے نکل جائیں گے، مدینہ منورہ ایسے لوگوں سے خالی ہو جائے گا، یہ خلاص کا دن ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8632 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ، ثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: وَاللّٰهِ لَوْلَا شَيْءٌ مَا حَدَّثْتُكُمْ حَدِيثًا، قَالُوا: اِنَّكَ قُلْتَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا، قَالَ: اِنَّمَا قُلْتُ: لَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى يَكُونَ اَمْرًا عَظِيمًا، فَقَدْ كَانَ ذَاكَ، فَقَدْ حُرِّقَ الْبَيْتُ وَكَانَ كَذَا، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَلْبَثُ فِي اُمَّتِي مَا شَاءَ اللّٰهُ يَلْبَثُ اَرْبَعِينَ وَلَا اَدْرِي لَيْلَةً اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُهْلِكَهُ قَالَ: ثُمَّ يَبْقَى النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ قَالَ: فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا بَارِدَةً تَجِيءُ مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْ رُوحَهُ، حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْ عَلَيْهِ سَمِعْتُ هٰذِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِدِ جَبَلٍ، قَالَ: ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ مَنْ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ قَالَ: " فَيَجِيئُهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: اَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ " قَالَ: " فَيَقُولُونَ: مَاذَا تَاْمُرُنَا؟ " قَالَ: فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ فَيَعْبُدُونَهَا وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، قَالَ: ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى، فَيَكُونُ اَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ اِبِلِهِ قَالَ: فَيَصْعَقُ ثُمَّ يَصْعَقُ النَّاسُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ قَالَ: فَتَنْبُتُ اَجْسَادُهُمْ قَالَ: " ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ، فَيُقَالُ: هَلُمُّوا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ " قَالَ: فَيُقَالُ: اَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ قَالَ: " فَيُقَالُ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمَائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8632 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر ایک چیز نہ ہوتی تو میں تمہیں کوئی بھی حدیث نہ سناتا، صحابہ کرام نے کہا: تم نے تو کہا ہے کہ فلاں فلاں واقعات رونما ہونے تک قیامت قائم نہیں ہوگی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے تو یہ کہا تھا کہ فلاں فلاں واقعات اس وقت تک رونما نہیں ہوں گے جب تک ایک امر عظیم واقع نہیں ہوگا، اور وہ ہو چکا ہے۔ بیت اللہ شریف کو جلا دیا گیا ہے، اور ایسا ہونا ہی تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال ظاہر ہوگا، وہ میری امت میں اتنا عرصہ رہے گا جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ چاہے گا، وہ چالیس رہے گا، مجھے یہ نہیں معلوم کہ چالیس دن، یا چالیس مہینے یا چالیس سال رہے گا۔ آپ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا، ان کی شباہت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی ہوگی، وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے، پھر لوگ ستر سال تک مزید رہیں گے، لوگوں کی آپس میں کسی قسم کی کوئی عداوت نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، وہ ہوا ہر صاحب ایمان کی روح کو قبض کر لے گی، حتیٰ کہ کوئی مومن شخص کسی پہاڑ کے اندر موجود ہوگا تو یہ ہوا اس تک بھی پہنچے گی، یہ ''کبد جبل'' کے الفاظ

میں نے خود رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنے ہیں،اس کے بعدروئے زمین پر سب خبیث لوگ رہ جائیں گے،جو پرندوں کی طرح کمزوراوردرندہ صفت ہوں گے وہ نہ کسی اچھائی کواچھا جانیں گے اورنہ برائی کو برا سمجھیں گے،ان کے پاس شیطان کسی شکل میں آئے گااور کہے گا: تم میری بات کیوں نہیں مانتے ہو؟لوگ پوچھیں گے کہ تم ہمیں کس چیز کا حکم دیتے ہو؟وہ ان کو بتوں کی عبادت کرنے کاحکم دے گا،وہ لوگ بتوں کی عبادت کرنے لگ جائیں گے،جولوگ بتوں کی عبادت میں مبتلا ہوں گے ،ان کے رزق میں اضافہ ہوجائے گااوران کی بودوباش بہت اچھی ہوجائے گی۔ پھرصور پھونکا جائے گا،اس کی آواز کو جو سنے گا وہ اپنی گردن جھکا کراٹھائے گا۔سب سے پہلے اس کوایک ایسا آدمی سنے گا جواپنے اونٹ کے حوض کو درست کر رہا ہوگا پھر وہ بے ہوش ہوکر گرجائے گا، پھر دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہوجائیں گے ،، پھراللہ تعالیٰ ان پر بارشیں نازل فرمائے گا جوکہ شبنم کے قطروں کی مانند ہوگی پھران کے جسم تروتازہ ہوجائیں گے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا،تو یہ لوگ کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے ،ان کو کہاجائے گا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری دو،وہاں پران سے سوال کئے جائیں گے ، پھر کہاجائے گا: دوزخ میں جانے والوں کو نکالا جائے ، پوچھا جائے گا: کتنے؟ جواب دیا جائے گا: ہزار میں سے ۹۹۹۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہےلیکن شیخین نے اس کونقل نہیں کیا۔

8633 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، اِنَّ السَّمَاءَ اَطَّتْ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا - اَوْ مَا مِنْهَا - مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجَارُونَ اِلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8633 – صحيح

✦✦ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جوتم نہیں دیکھ سکتے ،اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جوتم نہیں سن سکتے ،آسمان چرچراتا ہے ،اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور (اگراس کو دیکھا جائے تو)اس کے چرچرانے کا حق ہے ، چارانگلیوں کے برابر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پرفرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو،اوراللہ کی قسم!جوکچھ میں جانتا ہوں ،اگرتم یہ سب جان لوتو تم بہت کم ہنسواور بہت زیادہ روؤ، اور بستروں پرتم اپنی عورتوں کے ساتھ لذت حاصل کرنا بھول جاؤ، اورتم اللہ کی پناہ لینے کے لئے ٹیلوں ،اور پہاڑوں پر چڑھ جاؤ، اوراللہ کی قسم !کاش کہ میں کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8634 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَاَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ زِيَادٍ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: ثَنَا الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ، ثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيُدْرِكُ رِجَالٌ مَنْ اُمَّتِي عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَيَشْهَدُونَ قِتَالَ الدَّجَّالَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8634 – منكر

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو پائیں گے اور دجال کے قتل کا مشاہدہ بھی کریں گے۔

8635 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ اِسْمَاعِيلُ هٰذَا اَظُنُّهُ ابْنُ عَيَّاشٍ وَلَمْ يَحْتَجَّا بِهِ "

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں جس کی بھی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہو، وہ ان تک میرا اسلام پہنچادے۔

اس حدیث کی سند میں جو اسماعیل نامی راوی ہیں، میرا گمان ہے کہ وہ ابن عیاش ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل نہیں کیں۔

8636 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا نُسُكٌ، وَيُسْرَى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي الْاَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَيَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ: الشَّيْخُ الْكَبِيرُ، وَالْعَجُوْزُ الْكَبِيرَةُ، يَقُوْلُوْنَ: اَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَنَحْنُ نَقُوْلُهَا " فَقَالَ صِلَةُ: فَمَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا يَدْرُوْنَ مَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا نُسُكٌ؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَدَّدَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: يَا صِلَةُ، تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ، تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ، تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8636 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی تعلیمات کپڑے کی طرح میلی ہوتی

رہیں گی حتیٰ کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کو زکوٰۃ ، روزہ اور قربانی تک کے بارے میں علم نہیں ہوگا، اور ایک ہی رات میں پورا قرآن اٹھا لیا جائے گا اور روئے زمین پر اس کی ایک بھی آیت باقی نہیں بچے گی ، اور انسانوں میں بوڑھے مرد اور عورتیں یوں باتیں کیا کریں گے کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو یہ کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتے پایا تھا تو ہم بھی یہ کلمہ پڑھنے لگ گئے ، حضرت صلہ نے کہا: جب وہ لوگ روزہ ، زکوٰۃ اور قربانی سے واقف نہیں ہوں گے تو یہ کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' ان کو کیا فائدہ دے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو کوئی جواب نہیں دیا، حضرت صلہ نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا، لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہر بار پہلوتہی کرتے رہے ، تیسری مرتبہ سوال کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صلہ! یہ کلمہ ان کو دوزخ سے بچالے گا، یہ کلمہ ان کو دوزخ سے بچالے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8637 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ، ثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: " مَضَتِ الْاٰيَاتُ غَيْرَ اَرْبَعَةٍ: الدَّجَّالُ، وَالدَّابَّةُ، وَيَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالْاٰيَةُ الَّتِي يَخْتِمُ اللّٰهُ بِهَا الشَّمْسَ " ثُمَّ قَرَاَ: (هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ) (الأنعام: 158)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8637 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار نشانیوں کے علاوہ باقی سب پوری ہو چکی ہیں، وہ چار نشانیاں یہ ہیں۔

- دجال کا ظہور
- دابۃ الارض کا ظہور
- یاجوج وماجوج کا نکلنا
- مغرب کی جانب سے سورج کا طلوع ہونا۔
- اور وہ نشانی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سورج پر مہر لگا دے گا

پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی

هل ينظرون الا ان تاتيهم الملائكة (الانعام ـ158)

''کاہے کے انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8638 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عُفَازَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرِىَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَبَدَاُوا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَاَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَسَاَلُوا مُوْسٰى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَرَدُّوا الْحَدِيْثَ إِلٰى عِيْسٰى، فَقَالَ: عَهْدُ اللّٰهِ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا، فَاَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَذَكَرَ مِنْ خُرُوجِ الدَّجَّالِ، فَاَهْبِطُ فَاَقْتُلُهُ فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلٰى بِلَادِهِمْ، فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ، لَا يَمُرُّوْنَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوْهُ، وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا اَفْسَدُوْهُ، فَيَجَارُوْنَ إِلَيَّ فَادْعُوا اللّٰهَ فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيَقْذِفُ اَجْسَامَهُمْ فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِيمِ، وَعَهْدُ اللّٰهِ إِلَيَّ اَنَّهُ إِذَا كَانَ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ لَا يَدْرِي اَهْلُهَا مَتٰى تَفْجَاُهُمْ بِوِلَادَتِهَا اَلَيْلًا اَمْ نَهَارًا " قَالَ الْعَوَّامُ: " فَوَجَدْتُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَرَاَ: (حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ) (الأنبياء: 97) "

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: معراج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی، پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ان سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کر دیا، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا تو ان کے پاس بھی اس سلسلہ میں معلومات نہ تھیں، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وقوع قیامت کے معین وقت سے پہلے تک کی معلومات میرے پاس ہیں، کیونکہ قیامت کے واقع ہونے کا معین وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پتا ہے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظاہر ہونے کا ذکر کیا پھر فرمایا: میں نازل ہو کر اس کو قتل کروں گا، پھر لوگ اپنے اپنے وطنوں کو واپس لوٹ جائیں گے، پھر ان کا سامنا یاجوج و ماجوج سے ہوگا، اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکیں گے، وہ پانی کے جس مقام سے گزریں گے، اس کو ختم کرتے جائیں گے، اور جہاں جہاں سے گزریں گے، تباہی پھیلاتے جائیں گے، پھر لوگ مجھ سے مشکل کشائی چاہیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگوں گا، اللہ تعالیٰ برسات نازل فرمائے گا، وہ ان کے جسموں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی، پھر پہاڑ اپنی جگہ چھوڑنے لگ جائیں گے، اور زمین کو ایک دسترخوان کی مانند بچھا دیا جائے گا، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ علم دیا ہے کہ اس وقت قیامت اتنی قریب آ چکی ہوگی جیسے کوئی حاملہ عورت اپنے دن پورے کر چکی ہو تو دن میں یا رات میں کسی بھی وقت ولادت ہو سکتی ہے (اسی طرح اس وقت قیامت بھی یونہی کسی بھی وقت اچانک قائم ہو جائے گی) حضرت عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بات کی تصدیق مجھے قرآن کریم میں بھی مل گئی، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ) (الأنبياء: 97) "

"یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے، اور قریب آ گیا سچا وعدہ" (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

8639 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَنْبَلٍ،

ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْأَمَارَاتُ خَرَزَاتٌ مَنْظُومَاتٌ بِسِلْكٍ، فَإِذَا انْقَطَعَ السِّلْكُ تَبِعَ بَعْضُهُ بَعْضًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8639 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامات ایک دھاگے میں سلسلہ وار پروئی ہوئی ہیں، جب دھاگہ ٹوٹ جائے گا تو سب ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے آنا شروع ہو جائیں گے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8640 – أَخْبَرَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: خَرَجَ حُذَيْفَةُ بِظَهْرِ الْكُوفَةِ وَمَعَهُ رَجُلٌ فَالْتَفَتَ إِلَى جَانِبِ الْفُرَاتِ، فَقَالَ لِصَاحِبِهِ: كَيْفَ أَنْتُمْ يَوْمَ تَرَاهُمْ يَخْرُجُونَ – أَوْ يَخْرُجُونَ – مِنْهَا، لَا يَذُوقُونَ مِنْهَا قَطْرَةً ، قَالَ رَجُلٌ: وَتَظُنُّ ذَاكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا أَظُنُّهُ وَلَكِنْ أَعْلَمُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8640 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں تشریف لائے، ان کے ہمراہ ایک آدمی تھا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دریائے فرات کی جانب دیکھ کر فرمایا: وہ دن کیسا ہوگا، جب تم سب لوگ اس میں سے گزرو گے لیکن کوئی شخص بھی اس کا ایک قطرہ تک نہیں پی سکے گا، اس آدمی نے کہا: کیا آپ کو اس کا یقین ہے؟ انہوں نے فرمایا: یقین تو نہیں ہے تاہم میں یہ بات جانتا ہوں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8641 – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي ثَوْرٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ حَيْثُ ازْدَرَأَ أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ يَوْمَ الْجَرَعَةِ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يَرْجِعَ وَلَمْ يُهْرِقْ فِيهَا دَمًا، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَكِنِّي وَاللَّهِ عَلِمْتُ أَنَّا سَنَرْجِعُ عَلَى عَقِبِنَا وَلَمْ نُهْرِقْ فِيهَا مِحْجَمَةَ دَمٍ، وَمَا عَلِمْتُ مِنْ ذَاكَ شَيْئًا إِلَّا شَيْءٌ عَلِمْتُهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَنَّ الرَّجُلَ يُصْبِحُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا مَا مَعَهُ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَمَا مَعَهُ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ، يُقَاتِلُ فِي فِتْنَةِ الْيَوْمِ وَيَقْتُلُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا يَنْكُسُ قَلْبُهُ وَتَعْلُوهُ اسْتُهُ ، قُلْتُ: أَسْفَلُهُ؟ قَالَ: اسْتُهُ

✧✧ حضرت ابوثور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا

ہوا تھا، یہ ان دنوں کی بات ہے جب اہل کوفہ نے حضرت سعید بن العاص کے خلاف عدم اعتماد کیا۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ وہ خون ریزی کے بغیر وہاں سے واپس آئے گا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ ہم خون کا ایک قطرہ تک بہائے بغیر وہاں سے واپس آنے میں کامیاب ہو جائیں گے، اور یہ تمام باتیں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی جان چکا تھا، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ) ایک آدمی ایمان کی حالت میں صبح کرے گا اور شام کے وقت وہ ایسا کافر ہو چکا ہوگا کہ اس کے پاس دین نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہوگی، اور ایک بندہ شام کے وقت مومن ہوگا لیکن جب صبح ہوگی تو وہ ایسا کافر ہو چکا ہوگا کہ اس کے پاس دین نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی، وہ آج کے فتنہ میں قتال کرے گا، کل اسے اللہ تعالیٰ قتل کر دے گا، اس کا دل الٹ چکا ہوگا، اور اس کے چوتڑ اٹھے ہوں گے، میں نے کہا: چوتڑ سے مراد اس کا نچلا حصہ اٹھ چکا ہوگا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ اس کے چوتڑ اٹھ چکے ہوں گے۔

8642 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّبِيعِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ اَبِي غَرْزَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ) (النمل: 82) قَالَ: اِذَا لَمْ يَاْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آیت

(وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ) (النمل: 82)

''اور جب بات ان پر آپڑے گی ہم زمین سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے بارے میں فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب لوگ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا چھوڑ دیں گے۔

8643 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ اَبِي عَمْرٍو الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيبِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَكُونُ خَلْفٌ مِنْ بَعْدِ سِتِّينَ سَنَةً اَضَاعُوا الصَّلَاةَ، وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا، ثُمَّ يَكُونُ خَلْفٌ بَعْدَ سِتِّينَ سَنَةً يَقْرَاُونَ الْقُرْآنَ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، وَيَقْرَاُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ مُؤْمِنٌ وَمُنَافِقٌ وَفَاجِرٌ قَالَ بَشِيرٌ: فَقُلْتُ لِلْوَلِيدِ: مَا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ؟ قَالَ: الْمُنَافِقُ كَافِرٌ بِهِ، وَالْفَاجِرُ يَتَاَكَّلُ بِهِ، وَالْمُؤْمِنُ يُؤْمِنُ بِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8643 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ۶۰ سال بعد ایسے حکمران آئیں

گے جو نمازوں کو ضائع کریں گے، شہوات کی پیروی کریں گے، وہ عنقریب دوزخ میں ڈالے جائیں گے، پھر اس کے ۶۰ سال بعد ایسے حکمران آئیں گے جو قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی، تین قسم کے لوگ قرآن پڑھتے ہیں، مومن، منافق اور فاجر۔ حضرت بشیر کہتے ہیں: میں نے ولید سے کہا: یہ تینوں کیسے قرآن پڑھیں گے؟ انہوں نے کہا: منافق تو اس کو مانتا ہی نہیں ہے، اور فاجر کی تلاوت کھوکھلی ہے، اور مومن اس پر ایمان رکھتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8644 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّعْرَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي زُفَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَدْرَكَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ وَالِبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالْبُخْلُ، وَيُخَوَّنَ الْاَمِينُ وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، وَيَهْلِكَ الْوُعُولُ، وَيَظْهَرَ التُّحُوتُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوُعُولُ وَمَا التُّحُوتُ؟ قَالَ: الْوُعُولُ وُجُوهُ النَّاسِ وَاَشْرَافُهُمْ، وَالتُّحُوتُ الَّذِينَ كَانُوا تَحْتَ اَقْدَامِ النَّاسِ لَا يَعْلَمُ بِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ مَدَنِيُّونَ مِمَّنْ لَمْ يُنْسَبُوا اِلٰى نَوْعٍ مِنَ الْجَرْحِ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، قیامت سے پہلے فحاشی اور بخل عام ہو جائے گا، امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار قرار دیا جائے گا، وعول ہلاک ہو جائیں گے اور تحوت ظاہر ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعول کیا ہے؟ اور تحوت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعول سے مراد مالدار اور اشرافیہ ہیں، اور تحوت سے مراد وہ لوگ ہیں جو کبھی لوگوں کے پاؤں کے نیچے روندے جاتے تھے، جن کو کوئی جانتا تک نہ تھا۔

❁❁ اس حدیث کے تمام راوی مدنی ہیں اور ان پر کسی قسم کی جرح ثابت نہیں ہے۔

8645 - حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ الْعُمَرِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: جَلَسَ اِلٰى مَرْوَانَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ بِالْمَدِينَةِ، فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ عَنِ الْاٰيَاتِ اَوَّلُهَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ فَقَامَ النَّفَرُ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ، فَجَلَسُوا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثُوهُ بِمَا قَالَ مَرْوَانُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، اَوِ الدَّابَّةُ اَيُّهُمَا كَانَتْ اَوَّلًا فَالْاُخْرَى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيبًا ثُمَّ نَشَا يُحَدِّثُ قَالَ: وَذٰلِكَ اَنَّ الشَّمْسَ اِذَا غَرَبَتْ اَتَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ فِي الرُّجُوعِ فَلَمْ يُرَدَّ عَلَيْهَا شَيْءٌ" قَالَ: " ثُمَّ تَعُودُ تَسْتَاْذِنُ فِي الرُّجُوعِ فَلَمْ يُرَدَّ عَلَيْهَا شَيْءٌ"، قَالَ: يَا رَبِّ مَا اَبْعَدَ الْمَشْرِقَ مَنْ لِي بِالنَّاسِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ اللَّيْلُ اَتَتْ فَاسْتَاْذَنَتْ، فَقَالَ لَهَا: اطْلُعِي مِنْ

مَكَانِكِ " قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ الْكُتُبَ فَقَرَأَ: " وَذٰلِكَ يَوْمَ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيمَانِهَا خَيْرًا) (الأنعام: 158)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مروان کے پاس تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے مروان کو قیامت کی تین نشانیاں بیان کرتے ہوئے سنا، سب سے پہلی یہ کہ دجال نکلے گا، وہ لوگ مروان کے پاس سے اٹھے اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور مروان کی بیان کردہ حدیث ان کو سنائی، (حدیث سن کر) حضرت عبداللہ نے فرمایا: مروان کی بیان کردہ حدیث، اُس حدیث کے موافق نہیں ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہے (میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ) سب سے پہلے سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا یا دابۃ الارض نکلے گا، ان دونوں میں سے جونشانی بھی پہلے ظاہر ہوجائے گی، اس کے فوراً بعد دوسری وقوع پذیر ہوگی، پھر آپ نے مزید حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: اور یہ اس لئے ہے کہ جب سورج غروب ہوگا تو عرش کے نیچے آئے گا اور سجدہ کرے گا اور واپسی کی اجازت طلب کرے گا، لیکن اس کو اجازت نہیں ملے گی، وہ دوبارہ اجازت مانگے گا لیکن دوسری مرتبہ بھی اس کو اجازت نہیں ملے گی، پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! مشرق بہت دور ہے مجھے وہاں تک پہنچنا ہے۔ حتیٰ کہ جب رات ہوگی تو وہ پھر اجازت مانگے گا، تب اس کو اجازت مل جائے گی اور اس کو کہا جائے گا کہ تم جس جگہ پر ہو یہیں سے طلوع ہوجاؤ، اور حضرت عبداللہ کتاب اللہ پڑھا کرتے تھے، تب انہوں نے یہ آیت پڑھی

وَذٰلِكَ يَوْمَ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيمَانِهَا خَيْرًا) (الأنعام: 158

''جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8646 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، ثَنَا اَبُو حَفْصٍ الْقَاضِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِذَا وَقَعَتِ الْمَلَاحِمُ خَرَجَ بَعْثٌ مِنَ الْمَوَالِي مِنْ دِمَشْقَ، هُمْ اَكْرَمُ الْعَرَبِ فَرَسًا، وَاَجْوَدُهُ سِلَاحًا، يُؤَيِّدُ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8646 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فتنے برپا ہوں گے تو غلاموں کا ایک لشکر دمشق سے نکلے گا، ان کے گھوڑے عرب کے سادات کے گھوڑوں سے اچھے ہوں گے، جدید اسلحہ ان کے پاس ہوگا، اللہ تعالیٰ

ان کی بدولت دین کومضبوط کرے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8647 - اَخْبَرَنِی الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْخُزَاعِيُّ، ثَنَا اَبِی، عَنْ اَبِيهِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِی اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِی صُفْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُبْعَثُ نَارٌ عَلٰى اَهْلِ الْمَشْرِقِ فَتَحْشُرُهُمْ اِلَى الْمَغْرِبِ تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، يَكُونُ لَهَا مَا سَقَطَ مِنْهُمْ وَتَخَلَّفَ، تَسُوقُهُمْ سَوْقَ الْجَمَلِ الْكَسِيرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8647 - صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل مشرق پر آگ بھیجی جائے گی، وہ ان کو مغرب کی جانب ہانک کرلے جائے گی، یہ آگ لوگوں کے ہمراہ رات گزارے گی، لوگ جہاں رات گزاریں گے، یہ آگ بھی وہیں رات گزارے گی، لوگ جہاں قیلولہ کریں گے آگ بھی انکے ہمراہ قیلولہ کرے گی، جو کچھ لوگوں کے کھانے پینے اور سامان سے بچ جائے گا، وہ آگ کھایا کرے گی، اور یہ آگ لوگوں کو اس طرح ہانکے گی جیسے سست وکاہل اونٹ کو ہانکا جاتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8648 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ، عَنْ اَبِی حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ، حَدَّثَنِی طَلْحَةُ النَّضْرِيُّ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا اِذَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ الصُّفَّةَ، وَاِنْ كَانَ لَهُ بِهَا عَرِيفٌ نَزَلَ عَلٰى عَرِيفِهِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بِهَا عَرِيفٌ نَزَلَ الصُّفَّةَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَلَمْ يَكُنْ لِی بِهَا عَرِيفٌ، فَنَزَلْتُ الصُّفَّةَ، وَكَانَ يَجِيءُ عَلَيْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ مُدٌّ مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، وَيَكْسُونَا الْخُنُفَ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ صَلَوَاتِ النَّهَارِ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ اَهْلُ الصُّفَّةِ يَمِينًا وَشِمَالًا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَحْرَقَ بُطُونَنَا التَّمْرُ وَتَخَرَّقَتْ عَنَّا الْخُنُفُ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مِنْبَرِهِ فَصَعِدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ شِدَّةَ مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ حَتّٰى قَالَ: وَلَقَدْ اُتِيَ عَلَيَّ وَعَلٰى صَاحِبِی بِضْعَ عَشْرَةَ مَا لِی وَلَهُ طَعَامٌ اِلَّا الْبَرِيرُ - قَالَ: فَقُلْتُ لِاَبِی حَرْبٍ: وَاَيُّ شَيْءٍ الْبَرِيرُ؟ قَالَ: طَعَامُ سُوءٍ ثَمَرُ الْاَرَاكِ - فَقَدِمْنَا عَلٰى اِخْوَانِنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْاَنْصَارِ وَعَظِيمُ طَعَامِهِمُ التَّمْرُ فَوَاسُونَا فِيهِ، وَوَاللّٰهِ لَوْ اَجِدُ لَكُمُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ لَاَشْبَعْتُكُمْ مِنْهُ وَلٰكِنْ عَسٰى اَنْ تُدْرِكُوا زَمَانًا اَوْ مَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ يُغْدٰى وَيُرَاحُ عَلَيْكُمْ بِالْجِفَانِ، وَتَلْبَسُونَ مِثْلَ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ دَاوُدُ: قَالَ

لِي اَبُوْ حَرْبٍ: يَا دَاوُدُ وَهَلْ تَدْرِي مَا كَانَ اَسْتَارُ الْكَعْبَةِ يَوْمَئِذٍ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: ثِيَابٌ بِيضٌ كَانَ تُؤْتَى بِهَا مِنَ الْيَمَنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8648 – صحيح

✧✧ حضرت طلحہ نضری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے جو شخص مدینہ میں آتا تو اصحاب صفہ کے چبوترے میں آتا، اگر مدینے میں اس کی جان پہچان کا کوئی آدمی اس کو مل جاتا تو وہ اس کے پاس ٹھہرتا، ورنہ وہ صفہ میں آجاتا۔ میں مدینہ منورہ میں آیا، وہاں میرا جاننے والا کوئی نہیں تھا، میں بھی صفہ میں چلا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اصحاب صفہ کے لئے روزانہ دو آدمیوں کے لئے ایک مد کھجوریں آتی تھیں، آپ ہمیں پہننے کے لئے کاٹن کی موٹی چادریں عطا فرمایا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دن کی کوئی نماز پڑھائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو دائیں بائیں سے اصحاب صفہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلا ڈالے ہیں، اور ہماری کپڑے بھی پھٹ چکے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر جلوہ گر ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد ان تکالیف کا ذکر کیا جو آپ کی قوم کی جانب سے آپ کو دی گئی تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر اور میرے گھر والوں پر دس دس دن بلکہ اس سے بھی زائد دن ایسے گزر جاتے ہیں کہ ہمارے پاس بریر کے علاوہ کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ داؤد بن ابی ہند فرماتے ہیں: میں نے ابوحرب سے پوچھا کہ بریر کیا چیز ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا: بدذائقہ کھانا ہے پیلو کے درخت کا پھل۔ پھر ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس آئے، ان کا سب سے اچھا کھانا کھجور ہی تھا، انہوں نے ہمیں اس کھانے میں شریک کیا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ کی قسم! اگر میرے پاس تمہارے لئے روٹی اور گوشت ہوتا تو میں تمہیں اس سے سیر کر دیتا۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ عنقریب تم ایسا زمانہ پاؤ کہ صبح شام تمہارے سامنے بڑے بڑے پیالے پیش کئے جائیں گے اور تم غلاف کعبہ کی طرح قیمتی لباس پہنو گے۔ داؤد کہتے ہیں: ابوحرب نے مجھ سے کہا: اے داؤد! تمہیں معلوم ہے کہ ان دنوں غلاب کعبہ کیسا ہوتا تھا؟ میں نے کہا: جی نہیں۔ انہوں نے کہا: سفید رنگ کا کپڑا ہوتا تھا جو کہ یمن سے اسپیشل منگوایا جاتا تھا۔

قَالَ دَاوُدُ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْحَسَنَ بْنَ الْحَسَنِ، فَقَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ، اَنْتُمُ الْيَوْمَ اِخْوَانٌ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ، وَاَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ اَعْدَاءٌ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

داؤد کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث حسن بن حسن کو بیان کی تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس دن کی بہ نسبت آج تم زیادہ بہتر ہو، آج تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی ہو، لیکن اُس زمانے میں تمہارے درمیان دشمنی ہوگی، تم ایک دوسرے کی گردنیں مارو گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8649 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْاَصَمُّ بِقَنْطَرَةِ بُرْدَانَ، ثنا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثنا اَبُوْ

عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَقَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَقِيهُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اَبُوْ حَامِدِ بْنُ الشَّرْقِيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

✧✧ مذکورہ حدیث سوید بن علاء سے مروی ہے اور امام مسلم نے یہ حدیث اسود بن العلاء سے روایت کی ہے جبکہ مجھے محمد بن عبداللہ الفقیہ نے اپنے سند کے ہمراہ یہ حدیث اسود بن العلاء کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ سے روایت کی ہے، اس کے بعد انہوں نے سابقہ حدیث نقل کی ہے۔

8650 – وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَيُتَوَفّٰى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں گزرے گی جس میں لات اور عزیٰ کی عبادت نہ کی جائے، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا، اس کی وجہ سے ایسے تمام لوگ مرجائیں گے جن کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا، اور صرف بے ایمان لوگ زندہ بچیں گے، اور یہ لوگ اپنے آباء کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8651 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَثَلًا لِلْفِتْنَةِ، فَقَالَ: " اِنَّمَا مَثَلُ الْفِتْنَةِ مَثَلُ رَهْطٍ ثَلَاثَةٍ اصْطَحَبُوا فِي سَفَرٍ، فَسَارُوا لَيْلًا فَاجْتَمَعُوا اِلٰى مَفْرِقٍ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: يَمْنَةً فَاَخَذَ يَمْنَةً فَضَلَّ الطَّرِيقَ، وَقَالَ الْآخَرُ: يَسْرَةً فَاَخَذَ يَسْرَةً فَضَلَّ الطَّرِيقَ، وَقَالَ الثَّالِثُ: اَلْزَمُ مَكَانِي حَتّٰى اُصْبِحَ فَاٰخُذَ الطَّرِيقَ فَاَصْبَحَ فَاَخَذَ الطَّرِيقَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8651 – علی بن عاصم واه

قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ: وَحَدَّثَنِي عَوْفٌ، عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ، قَالَ: كُنَّا نُحَدَّثُ اَنَّهُ سَيَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ اَهْلِهِ مَنْ يَرَى الْحَقَّ قَرِيبًا فَيُجَانِبُ الْفِتَنَ

✧✧ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فتنوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا: فتنہ کی مثال تین آدمیوں کی طرح ہے، جنہوں نے سفر شروع کیا، سفر کے دوران رات ہوگئی اور رات کے اندھیرے میں یہ تینوں ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں سے تین جانب راستہ نکلتا تھا، ان میں سے ایک نے کہا: ہمیں دائیں جانب جانا چاہئے، وہ دائیں جانب چل پڑا اور بھٹک گیا، دوسرے نے کہا: ہمیں بائیں جانب جانا چاہئے، وہ بائیں جانب چلا تو وہ بھی بھٹک گیا، تیسرے نے کہا: میں یہیں کھڑا رہتا ہوں اور صبح ہونے کا انتظار کرتا ہوں، یہ کھڑا رہا اور جب صبح ہوئی تو اس کو درست راستہ مل گیا۔

✿✿ ابولعالیہ کہتے ہیں: ہم یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ پورے گھر والوں میں سے بہتر وہ ہوگا جو حق کو اپنے بہت قریب دیکھے گا اور فتنوں سے کنارہ کشی اختیار کرے گا۔

8652 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عُبَيْدٍ اَبِي الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: اَرَادَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ يَخْرُجَ نَحْوَ الشَّامِ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ فَوْقِ بَيْتٍ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ لَا تَفْجَعْنِي بِنَفْسِكَ فَلَيَاتِيَنَّ مِنَ الشَّامِ صَرِيخُ كُلِّ مُسْلِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8652 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام کے بیٹے شام کی جانب جارہے تھے، حضرت عبداللہ نے اپنے گھر کی چھت کے اوپر سے ان کو دیکھ لیا، اور بولے: اے بیٹے! خود کو آزمائش میں مت ڈالو، شام سے مسلمانوں کی چیخوں کی آوازیں آئیں گی۔

8653 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، اَنْبَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَزُرْعَةُ بْنُ ضَمْرَةَ الْاَشْعَرِيُّ، اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَقِينَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ: يُوشِكُ اَنْ لَا يَبْقَى فِي اَرْضِ الْعَجَمِ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا قَتِيلٌ اَوْ اَسِيرٌ يُحْكَمُ فِي دَمِهِ، فَقَالَ زُرْعَةُ: اَيَظْهَرُ الْمُشْرِكُونَ عَلَى الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، فَقَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَدَافَعَ نِسَاءُ بَنِي عَامِرٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ – وَثَنٌ كَانَ يُسَمّٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ – قَالَ: فَذَكَرْنَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُ، فَخَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُوْرِينَ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ قَالَ: فَذَكَرْنَا قَوْلَ عُمَرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ: صَدَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَالَّذِي قُلْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8653 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت ابوالاسود دیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور زرعہ بن ضمرہ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہماری ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا: قریب ہے کہ سرزمین عجم پر عربیوں میں سے صرف ایک مقتول یا ایک قیدی باقی بچے گا جس کے خون کا فیصلہ کر دیا جائے گا، حضرت زرعہ نے کہا: کیا مشرکین، مسلمانوں پر غالب آجائیں گے؟ انہوں نے پوچھا: تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں بنی عامر بن صعصعہ سے تعلق رکھتا ہوں، انہوں نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک بنی عامر کی عورتیں ذی الخلصہ کا دفاع نہیں کریں گی، جاہلیت میں اس کو وثن کہا جاتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا قول سنایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ کہا: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ اپنے قول کے بارے میں بہتر جانتے ہیں، پھر جمعہ کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی ان کی مدد کی جاتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے، آپ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: اگر بات وہی ہے جو تم نے کہی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام نے بالکل سچ فرمایا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8654 – اَخْبَرَنِی اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: اِنَّكَ تَقُولُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ، اِنَّمَا قُلْتُ لَكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ اَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ تَحْرِيقُ الْبَيْتِ. وَقَالَ شُعْبَةُ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي اُمَّتِي فَيَمْكُثُ فِيهِمْ اَرْبَعِينَ لَا اَدْرِي يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِينَ عَامًا اَوْ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعِينَ شَهْرًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ اُنَاسٌ بَعْدَهُ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيحًا مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ، اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ كَانَ اَحَدُكُمْ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ، وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِيبُوْنَ وَيَاْمُرُهُمْ بِالْاَوْثَانِ فَيَعْبُدُونَهَا وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ اَرْزَاقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، وَيُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغَى، وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَهُ فَيَصْعَقُ، ثُمَّ لَا يَبْقَى اَحَدٌ اِلَّا صَعِقَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ – اَوْ يُنْزِلُ اللّٰهُ – مَطَرًا كَاَنَّهُ الظِّلُّ – اَوِ الطَّلُّ النُّعْمَانُ الشَّاكُّ – فَتَنْبُتُ اَجْسَادُهُمْ، ثُمَّ

يُنفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ " ثُمَّ قَالَ: " هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ: كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٌ وَّتِسْعَةٌ وَّتِسْعِينَ، فَيَوْمَئِذٍ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَيَوْمَئِذٍ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ " قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ شُعْبَةُ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ مَرَّاتٍ،

حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ یعقوب بن عاصم بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا: تم وقوع قیامت کے بارے میں بیان کرتے ہو، انہوں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تمہیں کچھ بھی بیان نہ کروں، میں نے تو تمہیں کچھ باتیں بتائی ہیں کہ تم کچھ ہی عرصہ بعد بہت بڑا حادثہ دیکھو گے جس میں بیت اللہ کو جلانا بھی شامل ہوگا۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی کہ میری امت میں دجال نکلے گا، اور وہ ان میں چالیس تک رہے گا، مجھے یہ علم نہیں ہے کہ چالیس دن، یا چالیس راتیں ہوں گی یا چالیس مہینے یا چالیس سال ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا، وہ عروہ بن مسعود ثقفی سے ملتے جلتے ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو ڈھونڈ کر قتل کر ڈالیں گے، اس کے بعد کچھ عرصہ ایسا گزرے گا کہ لوگوں میں آپس کی عداوتیں بالکل ختم ہو جائیں گی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ایک ہوا چلائے گا، اس ہوا کی وجہ سے وہ تمام لوگ مر جائیں گے جن کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا حتیٰ کہ کوئی شخص اگر کسی غار میں موجود ہوگا تو یہ ہوا وہاں بھی پہنچ جائے گی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ سب بدکار اور بے حیاء لوگ رہ جائیں گے۔ جو پرندوں کی طرح ہلکے ہوں گے لیکن درندہ صفت ہوں گے، یہ لوگ نیکی کو نیکی نہیں سمجھیں گے، اور گناہ کو گناہ نہیں سمجھیں گے، شیطان انسانی شکل میں ان کے پاس آ کر کہے گا: تم میری بات کیوں نہیں مانتے؟ پھر وہ ان کو بتوں کی عبادت کا حکم دے گا، لوگ بتوں کی عبادت کرنے لگ جائیں گے، ان لوگوں کا رزق وسیع ہوگا اور پر تعیش زندگی گزار رہے ہوں گے، پھر صور پھونکا جائے گا، صور کی آواز کو جو بھی سنے گا وہ جھک کر دوبارہ اٹھے گا، سب سے پہلے جو شخص صور کی آواز سنے گا، وہ ایسا آدمی ہوگا جو اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا، وہ آواز سنتے ہی بے ہوش ہو جائے گا، اس کے بعد باقی لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ سائبان کی طرح ان پر بارش فرمائے گا، ان کے جسم دوبارہ تازہ ہو جائیں گے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو یہ لوگ کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے، پھر کہا جائے گا: ان کو اپنے رب کی جانب لاؤ، اور ان کو وہاں پر کھڑے کرو، کہ ان سے سوالات کئے جائیں، پھر کہا جائے گا کہ دوزخیوں کو الگ کیا جائے، فرشتہ پوچھے گا: کتنے لوگ؟ کہا جائے گا: ہر ایک ہزار میں سے ۹۹۹۔ اس دن بچے جوان ہو جائیں گے۔ اور اسی دن اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق کشف ساق فرمائے گا۔ محمد بن جعفر کہتے ہیں: یہ حدیث شعبہ نے کئی مرتبہ مجھے سنائی اور میں نے کئی مرتبہ ان کو سنائی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8655 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو الطَّاهِرِ، وَأَبُو الرَّبِيعِ

الْمِصْرِيَّانِ قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ، اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَتْحٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هَنِيئًا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ اَعَزَّ اللّٰهُ نَصْرَكَ وَاَظْهَرَ دِينَكَ وَوَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا بِجِرَانِهَا، قَالَ: وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَقَالَ: اُدْخُلْ يَا عَوْفُ فَقَالَ: اَدْخُلُ كُلِّي اَوْ بَعْضِي؟ فَقَالَ: اُدْخُلْ كُلُّكَ فَقَالَ: اِنَّ الْحَرْبَ لَنْ تَضَعَ اَوْزَارَهَا حَتّٰى تَكُوْنَ سِتٌّ اَوَّلُهُنَّ مَوْتِي فَبَكَى عَوْفٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُلْ: اِحْدٰى، وَالثَّانِيَةُ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَالثَّالِثَةُ: فِتْنَةٌ تَكُوْنُ فِي النَّاسِ كَعُقَاصِ الْغَنَمِ، وَالرَّابِعَةُ فِتْنَةٌ تَكُوْنُ فِي النَّاسِ لَا يَبْقٰى اَهْلُ بَيْتٍ اِلَّا دَخَلَ عَلَيْهِمْ نَصِيبُهُمْ مِنْهَا، وَالْخَامِسَةُ يُوْلَدُ فِي بَنِي الْاَصْفَرِ غُلَامٌ مِنْ اَوْلَادِ الْمُلُوكِ يَشِبُّ فِي الْيَوْمِ كَمَا يَشِبُّ الصَّبِيُّ فِي الْجُمُعَةِ، وَيَشِبُّ فِي الْجُمُعَةِ كَمَا يَشِبُّ الصَّبِيُّ فِي الشَّهْرِ، وَيَشِبُّ فِي الشَّهْرِ كَمَا يَشِبُّ الصَّبِيُّ فِي السَّنَةِ، فَمَا بَلَغَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً مَلَّكُوهُ عَلَيْهِمْ، فَقَامَ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ، فَقَالَ: اِلٰى مَتٰى يَغْلِبُنَا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ عَلٰى مَكَارِمِ اَرْضِنَا، اِنِّي رَاَيْتُ اَنْ اَسِيرَ اِلَيْهِمْ حَتّٰى اُخْرِجَهُمْ مِنْهَا، فَقَامَ الْخُطَبَاءُ فَحَسَّنُوا لَهُ رَاْيَهُ، فَبَعَثَ فِي الْجَزَائِرِ وَالْبَرِّيَّةِ بِصَنْعَةِ السُّفُنِ، ثُمَّ حَمَلَ فِيهَا الْمُقَاتِلَةَ حَتّٰى نَزَلَ بَيْنَ اَنْطَاكِيَّةَ وَالْعَرِيشِ - قَالَ ابْنُ شُرَيْحٍ: فَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: اِنَّهُمُ اثْنَا عَشَرَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا، فَيَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ اِلٰى صَاحِبِهِمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَاَجْمَعُوا فِي رَاْيِهِمْ اَنْ يَسِيرُوا اِلٰى مَدِينَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَسَالِحُهُمْ بِالسَّرْحِ وَخَيْبَرَ - قَالَ ابْنُ اَبِي جَعْفَرٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخْرِجُوا اُمَّتِي مِنْ مَنَابِتِ الشِّيحِ قَالَ: اَوْ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ: اِنَّهُمْ سَيُقِيمُوا فِيهَا هُنَالِكَ فَيَفِرُّ مِنْهُمُ الثُّلُثُ وَيُقْتَلُ مِنْهُمُ الثُّلُثُ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالثُّلُثِ الصَّابِرِ ، وَقَالَ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: يَوْمَئِذٍ يَضْرِبُ وَاللّٰهِ بِسَيْفِهِ وَيَطْعَنُ بِرُمْحِهِ وَيَتْبَعُهُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَبْلُغُوا الْمَضِيقَ الَّذِي عِنْدَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، فَيَجِدُونَهُ قَدْ يَبِسَ مَاؤُهُ فَيُجِيزُوْنَ اِلَى الْمَدِينَةِ حَتّٰى يَنْزِلُوا بِهَا، فَيَهْدِمُ اللّٰهُ جُدْرَانَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ، ثُمَّ يَدْخُلُوْنَهَا فَيَقْسِمُونَ اَمْوَالَهُمْ بِالْاَتْرِسَةِ ، وَقَالَ اَبُوْ قَبِيلٍ الْمَعَافِرِيُّ: " فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا جَاءَهُمْ رَاكِبٌ، فَقَالَ: اَنْتُمْ هَاهُنَا وَالدَّجَّالُ قَدْ خَالَفَكُمْ فِي اَهْلِيكُمْ، وَاِنَّمَا كَانَتْ كَذِبَةً، فَمَنْ سَمِعَ الْعُلَمَاءَ فِي ذٰلِكَ اَقَامَ عَلٰى مَا اَصَابَهُ، وَاَمَّا غَيْرُهُمْ فَانْفَضُّوا وَيَكُوْنُ الْمُسْلِمُونَ يَبْنُونَ الْمَسَاجِدَ فِي الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَيَغْزُوْنَ وَرَاءَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ السَّادِسَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8655 – فيه انقطاع

✧✧ اسحاق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ، سلام عرض کرنے کے بعد فتح کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ

کو فتح ونصرت عطا فرما کر آپ کی عزت افزائی فرمائی ہے اور آپ کے دین کو غالب کیا ہے، اور جنگ مکمل طور پر ختم ہوگئی ہے۔
راوی کہتے ہیں: اس وقت رسول اللہ ﷺ چمڑے کے خیمے میں موجود تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عوف، اندر آ جاؤ، حضرت عوف نے کہا: پورا اندر آ جاؤں یا تھوڑا سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پورے ہی اندر آ جاؤ، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: جنگ اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک ۶ امور وقوع پذیر نہیں ہو جائیں گے،

○ ان میں سب سے پہلے میری موت ہے۔ یہ سن کر حضرت عوف رضی اللہ عنہ رو پڑے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو: ایک۔
○ اور دوسرا واقعہ بیت المقدس کی فتح کا ہے۔
○ تیسرا لوگوں میں ایک فتنہ ہوگا۔ جو کہ بھیڑ بکریوں کی وبائی امراض میں موت کی مانند ہوگا۔
○ چوتھا، لوگوں میں ایک فتنہ ہوگا جسکا حصہ ہر گھر میں داخل ہوگا۔
○ پانچواں، بنی الاصفر میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو کہ بادشاہوں کی اولاد ہوگا، وہ ایک دن میں اتنا بڑا ہوگا جتنا عام بچے ایک ہفتے میں بڑھتے ہیں، اور وہ ایک ہفتے میں اتنا بڑھے گا جتنا عام بچے ایک مہینے میں بڑھتے ہیں، اور وہ ایک مہینے میں اتنا بڑھے گا جتنا عام بچے ایک سال میں بڑھتے ہیں، جب وہ ۱۲ سال کا ہو جائے گا تو اس کو اپنا حکمران بنالیں گے، وہ ان لوگوں کے درمیان کھڑا ہو کر کہے گا: یہ لوگ ہماری سرزمین پر کب تک ہم پر غالب رہیں گے؟ میرا خیال ہے کہ ہم ان پر چڑھائی کریں اور ان کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کریں، خطباء کھڑے ہو کر اس کی رائے کی تائید کریں گے، یہ خشکی میں اور جزیروں میں بحری بیڑے بھیجے گا، ان میں جنگ کرے گا، اور انطاکیہ اور عریش کے درمیان ایک ساحل پر وہ رکے گا، ابن شریح کہتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ان کے ۱۲ جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے ۱۲ ہزار کا لشکر ہوگا، مسلمان اپنے ساتھی کے پاس بیت المقدس میں جمع ہوں گے، اور سب متفقہ فیصلہ کریں گے کہ ہمیں مدینہ منورہ چلے جانا چاہئے، تاکہ ان کی سرحدیں مقام سرح اور خیبر تک پہنچ جائیں، ابن ابی جعفر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کو شیح (نامی گھاس) کے اگنے کے مقام (یعنی عرب) سے نکالا جائے گا، انہوں نے ہی یا حارث بن زید نے کہا: یہ لوگ وہاں پر قیام کریں گے، وہاں سے ایک تہائی لوگ بھاگ جائیں گے، ایک تہائی لوگ جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے تیسرے حصے کی وجہ سے ان کو شکست دے گا۔ خالد بن یزید کہتے ہیں: اللہ کی قسم! وہ شخص اس دن اپنی تلوار کے ساتھ جنگ کرے گا، اپنے نیزے استعمال کرے گا، مسلمان اس کا تعاقب کریں گے حتیٰ کہ قسطنطنیہ کے قریب مضیق کے مقام پر پہنچ جائیں گے، وہاں کا پانی خشک ہو چکا ہوگا، یہ لوگ شہر کا رخ کریں گے اور وہاں آ کر ٹھہر جائیں گے، تکبیر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کی دیواریں گرا دے گا، پھر یہ لوگ اس میں داخل ہو جائیں گے اور اپنا مال ڈھال سے تقسیم کریں گے۔ ابو قبیل معافری کہتے ہیں، اسی اثناء میں ان کے پاس ایک سوار آئے گا اور کہے گا: تم یہاں پر ہو اور ادھر دجال نے تمہارے گھر والوں میں تمہاری مخالفت شروع کر رکھی ہے، یہ سراسر جھوٹ ہوگا۔ جس شخص نے علماء سے اس بارے میں سن رکھا ہوگا وہ ثابت قدم رہے گا، جبکہ دیگر لوگ وہاں سے بھاگ نکلیں گے اور مسلمان قسطنطنیہ میں مساجد تعمیر کریں گے اور وہاں پر جہاد کریں گے، حتیٰ کہ دجال ظاہر ہوگا اور یہ چھٹی نشانی ہوگی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8656 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا اَبُوْ الطَّاهِرِ، وَاَبُوْ الرَّبِيعِ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ كَانَ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ نَفَرٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: مُوتُوا فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ الدِّينُ قَائِمٌ، وَالْجِهَادُ قَائِمٌ، وَالصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْحَجُّ وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنْ تَمُوتَ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ مَا لَا يَسْتَطِيعُ الْمُحْسِنُ اَنْ يَزِيدَ اِحْسَانًا وَلَا يَسْتَطِيعُ الْمُسِيءُ اَنْ يَنْزِعَ عَنْ اِسَاءَتِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8656 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے اور ان کے پاس حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ایک وفد کے ہمراہ موجود تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے، اور کہا: تم مرجاؤ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: دین قائم ہے، جہاد قائم ہے، نماز، زکاۃ، حج اور رمضان کے روزے قائم ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس وقت سے پہلے مرجاؤ، جب نیکوکار، نیکی میں اضافہ نہ کرسکے اور گنہگار اپنے گناہ سے نہ نکل سکے۔

8657 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي وَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا الْوَضَّاحُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ طَرَفَةَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: اِنَّهَا لَمْ تَكُنْ دَوْلَةُ حَقٍّ قَطُّ اِلَّا اُدِيلَ آدَمُ عَلٰى اِبْلِيسَ، وَلَا دَوْلَةُ بَاطِلٍ قَطُّ اِلَّا اُدِيلَ اِبْلِيسُ عَلٰى آدَمَ، اُمِرَ اِبْلِيسُ بِالسُّجُودِ فَعَصَى فَاُدِيلَ عَلَيْهِ آدَمُ حَتّٰى قَتَلَ الرَّجُلَانِ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَاُدِيلَ عَلَيْهِ اِبْلِيسُ، وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، وَفِتْنَةٌ عَامَّةٌ، وَفِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، وَفِتْنَةٌ عَامَّةٌ فَقِيلَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا الْفِتْنَةُ الْخَاصَّةُ وَالْفِتْنَةُ الْعَامَّةُ، وَفِتْنَةُ الْخَاصَّةِ وَفِتْنَةُ الْعَامَّةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَكُوْنُ الْاِمَامَانِ اِمَامُ حَقٍّ وَاِمَامُ بَاطِلٍ، فَيَفِيءُ مِنَ الْحَقِّ اِلَى الْبَاطِلِ، وَمِنَ الْبَاطِلِ اِلَى الْحَقِّ، فَهٰذِهِ فِتْنَةُ الْخَاصَّةِ، وَيَكُوْنُ الْاِمَامَانِ اِمَامُ حَقٍّ وَاِمَامُ بَاطِلٍ فَيَفِيءُ مِنَ الْحَقِّ اِلَى الْبَاطِلِ وَمِنَ الْبَاطِلِ اِلَى الْحَقِّ فَهٰذِهِ فِتْنَةُ الْعَامَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنَّ الْوَضَّاحَ هٰذَا هُوَ اَبُوْ عَوَانَةَ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ لِلسَّنَدِ لَا لِلْاِسْنَادِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8657 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت طرفہ سلمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب حق کی باری آتی ہے تو اللہ تعالیٰ انسان کو شیطان پر غلبہ عطا فرماتا ہے اور جب باطل کی باری آتی ہے تو شیطان کو انسان پر غلبہ دیا جاتا ہے۔ ابلیس کو سجدے کا حکم

دیا گیا، اس نے انکار کر دیا تو اس پر آدم علیہ السلام کو غلبہ دے دیا گیا پھر دو آدمیوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی کو قتل کیا تو اس پر ابلیس کو غلبہ دے دیا گیا۔ عنقریب بہت سارے فتنے ہوں گے، ایک فتنہ خاص ہوگا، پھر ایک فتنہ عام ہوگا، پھر ایک فتنہ خاص ہوگا، پھر ایک فتنہ عام ہوگا۔ آپ سے پوچھا گیا: اے امیر المومنین! خاص فتنہ کیا ہوگا؟ اور عام فتنہ کیا ہوگا؟ پھر خاص فتنہ کیا ہوگا؟ اور اس کے بعد پھر عام فتنہ کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: دو امام ہوں گے، ایک امام برحق ہوگا اور ایک امام باطل ہوگا، پھر حق سے باطل اور باطل سے حق کی جانب چلے گا۔ یہ فتنہ خاص ہوگا، اور دو امام مزید ہوں گے ایک امام برحق ہوگا اور ایک امام باطل ہوگا، پھر وہ حق سے باطل کی طرف اور باطل سے حق کی طرف پھر جائیں گے، یہ فتنہ عام ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی وضاحت کرنے والے ابوعوانہ ہیں۔

8658 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ، اَنْبَاَ نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ، حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ یَزِیْدَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زُرَیْرٍ الْغَافِقِیَّ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، یَقُوْلُ: سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ یُحَصَّلُ النَّاسُ مِنْهَا كَمَا یُحَصَّلُ الذَّهَبُ فِی الْمَعْدِنِ، فَلَا تَسُبُّوْا اَهْلَ الشَّامِ، وَسُبُّوْا ظَلَمَتَهُمْ، فَاِنَّ فِیْهِمُ الْاَبْدَالُ، وَسَیُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَیْهِمْ سَیْبًا مِنَ السَّمَاءِ فَیُغْرِقُهُمْ حَتّٰی لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ، ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ عِنْدَ ذٰلِكَ رَجُلًا مِنْ عِتْرَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا اِنْ قَلُّوْا، وَخَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفًا اِنْ كَثُرُوْا، اَمَارَتُهُمْ اَوْ عَلَامَتُهُمْ اَمِتْ اَمِتْ عَلٰی ثَلَاثِ رَایَاتٍ یُقَاتِلُهُمْ اَهْلُ سَبْعِ رَایَاتٍ لَیْسَ مِنْ صَاحِبِ رَایَةٍ اِلَّا وَهُوَ یَطْمَعُ بِالْمُلْكِ، فَیَقْتَتِلُوْنَ وَیُهْزَمُوْنَ، ثُمَّ یَظْهَرُ الْهَاشِمِیُّ فَیَرُدُّ اللّٰهُ اِلَی النَّاسِ اِلْفَتَهُمْ وَنِعْمَتَهُمْ، فَیَكُوْنُوْنَ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی یَخْرُجَ الدَّجَّالُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8658 – صحيح

✧✧ عبداللہ بن زریر غافقی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک فتنہ ایسا ہوگا جس سے لوگ اس طرح اکٹھے ہو جائیں گے جیسے کان میں سونا جمع ہوتا ہے۔ اہل شام کی گمراہی کو برا بھلا کہہ لینا لیکن وہاں کے لوگوں کی برائی نہ کرنا، کیونکہ ان لوگوں میں ابدال ہوں گے، عنقریب اللہ تعالیٰ آسمان سے ان پر بارش نازل فرمائے گا، وہ ان کو غرق کر دے گا، حتیٰ کہ اگر لومڑیاں بھی ان سے قتال کریں تو وہ بھی ان پر غالب آ جائیں گی، پھر ان میں اللہ تعالیٰ ایک سید زادے کو بھیجے گا جو کہ کم از کم ۱۲ ہزار اور زیادہ سے زیادہ ۱۵ ہزار افراد کے ہمراہ ہوگا، ان کی نشانی (کوڈورڈ) اَمِت اَمِت ہوگی، یہ تین جھنڈوں کے ساتھ ہوں گے، ان کے ساتھ جس لشکر کی جنگ ہوگی وہ سات جھنڈوں والا ہوگا، اور ہر علمبردار حکومت کا لالچی ہوگا، یہ لوگ ان سے جہاد کریں گے اور ان سب کو شکست فاش ہوگی۔ پھر ایک ہاشمی شخص ظاہر ہوگا، اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے گا، انہی حالات میں دجال ظاہر ہو جائے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8659 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنِي عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِيِّ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ سَبْعًا، فَقَالَ: " ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: اللّٰهَ اللّٰهَ قُتِلَ، فَيَجْمَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ قَوْمًا قُزَعًا كَقَزَعِ السَّحَابِ، يُؤَلِّفُ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ اِلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَفْرَحُونَ بِاَحَدٍ، يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلٰى عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ، لَمْ يَسْبِقْهُمُ الْاَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُمُ الْاٰخِرُونَ، وَعَلٰى عَدَدِ اَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، قَالَ اَبُو الطُّفَيْلِ: قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ: اَتُرِيدُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هٰذَيْنِ الْخَشَبَتَيْنِ، قُلْتُ: لَا جَرَمَ وَاللّٰهِ لَا اُرِيهِمَا حَتّٰى اَمُوتَ، فَمَاتَ بِهَا يَعْنِي مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8659 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، ایک آدمی نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھ سے دور ہو جاؤ، اس کے بعد اپنے ہاتھ سے سات کا عقد بنایا اور فرمایا: وہ آخری زمانے میں نکلے گا، یہ وہ زمانہ ہوگا جب اللہ کا نام لینے پر انسان کو قتل کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے بادلوں کے ایک ٹکڑے کی مانند لوگ جمع کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں الفت ڈال دے گا، یہ کسی سے نہیں ڈریں گے اور نہ کسی پر خوش ہوں گے ان میں بدری صحابہ کی تعداد کے برابر لوگ جمع ہو جائیں گے، سابقہ لوگ ان تک پہنچ نہیں پائیں گے اور بعد والے ان کو پا نہیں سکیں گے۔ ان کی تعداد طالوت کے ان ساتھیوں جتنی ہوگی جو طالوت کے ہمراہ نہر سے گزرے تھے۔ ابوالطفیل کہتے ہیں: ابن حنفیہ نے کہا: کیا تم اس کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: وہ ان دو لکڑیوں کے درمیان سے نکلے گا۔ میں نے کہا: یقیناً، اللہ کی قسم میں اپنی زندگی میں اس کو کبھی نہیں دیکھوں گا۔ پھر وہ مکہ میں انتقال کر گئے، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8660 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْخَازِنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِبُخَارَى، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الْهِسِنْجَانِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِي الْفَوَارِسِ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ، فَرَاَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلٰى رَجُلٍ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ تُرْفَعَ الْاَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْاَخْيَارُ، وَيُفْتَحَ الْقَوْلُ وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ، وَيُقْرَاَ بِالْقَوْمِ الْمُثَنَّاةُ لَيْسَ فِيهِمْ اَحَدٌ يُنْكِرُهَا قِيلَ: وَمَا

الْمُثَنَّاةُ؟ قَالَ: مَا اكْتُتِبَتْ سِوَى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ رَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ السَّكُوْنِيِّ

✧✧ عمرو بن قیس الکندی بیان کرتے ہیں: میں نوجوان تھا، اور ابوالفوارس کے ہمراہ تھا، میں نے دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے پاس جمع ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے سنا، وہ بیان کررہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربِ قیامت کی یہ نشانی ہے کہ خبیث لوگوں کو بلند مقام دیا جائے گا اور اچھے لوگوں کا مقام گھٹا دیا جائے گا۔ باتیں بہت ہوں گی، لیکن عمل کم ہوگا۔ قوم کو ''مثناۃ'' پڑھائی جائے گی لیکن کوئی شخص اس کا انکار نہیں کرے گا۔ پوچھا گیا: ''مثناۃ'' کس کو کہتے ہیں؟ جواب دیا: کتاب اللہ کے سوا جو کچھ بھی لکھا جائے سب مثناۃ ہیں۔ (یعنی وہ مواد جس میں کتاب اللہ کا حوالہ نہ ہو)

8661 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا اَبُوْ يُوسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ السَّكُوْنِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ اَبِيْ فِي الْوَفْدِ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ النَّاسَ، يَقُوْلُ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُرْفَعَ الْاَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْاَخْيَارُ، وَاَنْ يُخْزَنَ الْفِعْلُ وَالْعَمَلُ وَيَظْهَرَ الْقَوْلُ، وَاَنْ يُقْرَاَ بِالْمُثَنَّاةِ فِي الْقَوْمِ لَيْسَ فِيهِمْ مَنْ يُغَيِّرُهَا اَوْ يُنْكِرُهَا فَقِيلَ: وَمَا الْمُثَنَّاةُ؟ قَالَ: مَا اكْتُتِبَتْ سِوَى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْمًا وَفِيهِمْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَنَا مَعَكَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8661 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن قیس السکونی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ ایک وفد میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، میں نے ایک آدمی کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہا تھا، قربِ قیامت کی نشانی ہے کہ گندے لوگوں کو عزت دی جائے گی اور اچھے لوگوں کو ذلیل کیا جائے گا، عمل کم ہوگا اور باتیں زیادہ ہوں گی، اور قوم میں مثناۃ بیان ہوں گی لیکن ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہوگا یا اس کو برا جاننے والا کوئی نہیں ہوگا، پوچھا گیا: مثناۃ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: کتاب اللہ کے سوا جو کچھ بھی لکھا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث کچھ لوگوں کو سنائی، ان میں اسماعیل بن عبداللہ بھی تھے، انہوں نے کہا: اس مجلس میں تمہارے ساتھ میں بھی تھا، تمہیں معلوم ہے کہ وہ شخص کون تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: وہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تھے۔

8662 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا اَبُوْ الطَّاهِرِ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قَبِيلٍ الْمَعَافِرِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَسُئِلَ اَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ اَوَّلًا قُسْطَنْطِيْنِيَّةُ اَوْ رُوْمِيَّةُ؟ قَالَ: فَدَعَا بِصُنْدُوقٍ طُهُمٍ – وَالطُّهُمُ الْخَلَقُ – فَاَخْرَجَ مِنْهَا كِتَابًا فَنَظَرَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ مَا قَالَ: فَسُئِلَ اَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ اَوَّلًا

الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ اَوِ الرُّومِيَّةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَدِينَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ اَوَّلًا يَعْنِى الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8662 – صحيح

✧✧ ابوقبیلہ معافری بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس تھے، اُن سے پوچھا گیا: پہلے کون سا شہر فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا روم؟ انہوں نے ایک پرانا صندوق منگوایا اور اس میں سے ایک خط نکالا، اور کہنے لگے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے، ہم لکھ لیا کرتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا ملک پہلے فتح ہوگا قسطنطنیہ یا روم؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا یعنی قسطنطنیہ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8663 – حَدَّثَنِى اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنِى مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، ثَنَا اَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: الْزَمُوا هٰذِهِ الطَّاعَةَ وَالْجَمَاعَةَ فَاِنَّهُ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِى اَمَرَ بِهِ، وَاَنَّ مَا تَكْرَهُوْنَ فِى الْجَمَاعَةِ خَيْرٌ مِمَّا تُحِبُّوْنَ فِى الْفُرْقَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَخْلُقْ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا جَعَلَ لَهُ مُنْتَهٰى، وَاِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ قَدْ تَمَّ وَاِنَّهُ صَائِرٌ اِلٰى نُقْصَانَ، وَاِنَّ اَمَارَةَ ذٰلِكَ اَنْ تُقْطَعَ الْاَرْحَامُ، وَيُؤْخَذَ الْمَالُ بِغَيْرِ حَقِّهِ، وَيُسْفَكَ الدِّمَاءُ وَيَشْتَكِى ذُو الْقَرَابَةِ قَرَابَتَهُ، وَلَا يَعُوْدُ عَلَيْهِ بِشَىْءٍ، وَيَطُوْفُ السَّائِلُ بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ لَا يُوْضَعُ فِى يَدِهِ شَىْءٌ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ خَارَتْ خُوَارَ الْبَقَرِ يَحْسَبُ كُلُّ النَّاسِ اِنَّمَا خَارَتْ مِنْ قِبَلِهِمْ، فَبَيْنَمَا النَّاسُ كَذٰلِكَ اِذْ قَذَفَتِ الْاَرْضُ بِاَفْلَاذِ كَبِدِهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَا يَنْفَعُ بَعْدَ ذٰلِكَ شَىْءٌ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8663 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس اطاعت کو اور اس جماعت کو لازم پکڑو، کیونکہ یہی اللہ کی رسی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسی کو پکڑنے کا حکم دیا ہے، جماعت میں رہنے سے تمہیں جو چیز ناپسند ہے، وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں الگ رہنے میں اچھی لگتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی بنائی ہے اس کی انتہاء بھی بنائی ہے، اور یہ دین مکمل ہو چکا ہے اور اب یہ نقصان کی جانب جا رہا ہے، اس کے نقصان کی نشانی یہ ہے کہ صلہ رحمی ختم ہو جائے گی، ناحق مال لیا جائے گا، ناحق خون بہایا جائے گا، قریبی رشتہ دار، کو اپنی قرابت کی شکایت ہوگی، اور اس کی طرف کوئی چیز لوٹائی نہیں جائے گی۔ سوالی پورا پورا ہفتہ سوال کرتا پھرے گا لیکن کوئی شخص اس کو بھیک نہیں دے گا، انہی حالات میں گائے کی آواز کی سی آواز آئے گی، ہر شخص یہ سمجھے گا کہ یہ آواز ہماری طرف سے آ رہی ہے، اسی اثناء میں زمین اپنے اندر سے سونے اور چاندی کے خزانے اگل دے گی، لیکن اس وقت اس سونے اور چاندی کا کسی کو کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

ﷺﷺ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8664 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، اَنْبَاَ يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو، اَنَّهُ قَالَ لِاَبِي مَسْعُوْدٍ: اِنَّهُ كَانَ لِي صَاحِبَانِ كَانَ مَفْزَعِي اِلَيْهِمَا حُذَيْفَةُ، وَاَبُوْ مُوْسَى، وَاِنِّي اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِنْ كُنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فِي الْفِتَنِ اِلَّا حَدَّثْتَنِي وَاِلَّا اجْتَهَدْتَ لِي رَاْيَكَ، قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكَ بِعُظْمِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْمَعْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضَلَالَةٍ اَبَدًا، وَاصْبِرْ حَتّٰى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ، وَيُسْتَرَاحَ مِنْ فَاجِرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ بِاِسْنَادٍ عَجِيبٍ عَالٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8664 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ یسیر بن عمرو کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے ابومسعود سے کہا: میرے دو ساتھی حذیفہ اور ابوموسیٰ تھے، میں ہر تکلیف اور گھبراہٹ میں انہی سے رجوع کیا کرتا تھا، اور میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے فتنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی فرمان سن رکھا ہے تو وہ مجھے سناؤ، ورنہ تم مجھے اپنی رائے سے آگاہ کرو، چنانچہ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: تم پر لازم ہے کہ محمد ﷺ کی امت کے سب سے بڑے گروہ میں شامل ہو جاؤ، کیونکہ محمد ﷺ کی امت کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، اور صبر کرنا حتیٰ کہ نیکی عام ہو جائے اور فاجروں سے جان چھوٹ جائے۔

ﷺﷺ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8665 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الْوَاعِظُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُعَاذٍ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَجْمَعُ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضَلَالَةٍ اَبَدًا، وَعَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ حَتّٰى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ وَّيُسْتَرَاحَ مِنْ فَاجِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَمْ نَكْتُبْ مِنْ حَدِيْثِ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ الْمَكِّيِّ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ "

✧✧ قدامہ بن عبداللہ بن عمار کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو لازم پکڑو اور اس جماعت کو لازم پکڑو، کیونکہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی امت کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا، اور تم اس وقت تک صبر اختیار کرو جب تک کہ نیکی عام نہ ہو جائے یا فاجر سے جان چھوٹ جائے۔

ﷺﷺ یہ حدیث ہم نے ایمن بن نابل المکی کے حوالے سے صرف اسی اسناد کے ہمراہ لکھی ہے۔

8666 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

كَثِيرٍ، وَاَبُو نُعَيْمٍ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رِيحًا فِيهَا زَمْهَرِيرٌ بَارِدٌ، لَا تَدَعُ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنًا اِلَّا مَاتَ بِتِلْكَ الرِّيحِ، ثُمَّ تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "، وَكَذٰلِكَ رُوِيَ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8666 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ انتہائی ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، وہ روئے زمین پر ہر مسلمان کو مار ڈالے گی، اس کے بعد خبیث لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

یہ حدیث اسناد صحیح کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8667 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ رِيحًا لَا تَدَعُ اَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ تُقًى اَوْ نُهًى اِلَّا قَبَضَتْهُ، وَيُلْحَقُ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ ہوا بھیجے گا جو کہ ہر ایسے مومن کو مار ڈالے گی جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، اور ہر قوم ان عقائد کی طرف لوٹ جائے گی جن پر ان کے آباء واجداد زمانہ جاہلیت میں تھے۔

8668 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ الْاَسْوَدِ، قَالَ: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ اُمُّ حَرَامٍ، فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: اِنَّكِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ اُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: لَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8668 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ عمیر بن اسود بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ اپنے گھر میں تشریف

فرماتے، ان کے ہمراہ انکی بیوی ''ام حرام'' بھی موجود تھیں، حضرت ام حرام نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو کہ سمندر میں جہاد کرے گا، وہ جنتی ہے، آپ فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں بھی ان میں شریک ہوں گی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ان میں ہوگی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں جو لوگ قیصر کے شہر میں جنگ کریں گے، وہ بخش دیئے گئے ہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں ان میں ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8669 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، قَالُوْا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْاَسَدِيُّ، ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ، ثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِىْ جَمِيلَةَ، وَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيّ، عَنْ عَوْفٍ، ثَنَا اَبُوْ الصِّدِّيقِ النَّاجِيّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْخُدْرِيّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُمْلَاَ الْاَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعُدْوَانًا، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِىْ مَنْ يَمْلَاُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ، وَالْحَدِيْثُ الْمُفَسَّرُ بِذٰلِكَ الطَّرِيقِ وَطُرُقُ حَدِيْثِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ عَلٰى مَا اَصَّلْتُهُ فِى هٰذَا الْكِتَابِ بِالْاِحْتِجَاجِ بِاَخْبَارِ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُودِ اِذْ هُوَ اِمَامٌ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8669 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ روئے زمین ظلم، زیادتی اور دشمنی سے بھر جائے گی، پھر میری اولاد میں سے ایک آدمی آئے گا جو اسی طرح زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

یہ حدیث اس اسناد کے ہمراہ مفسر ہے، اور عاصم نے زر کے واسطے سے جو عبداللہ سے روایت کی ہے وہ میری اس کتاب میں بیان کئے گئے اس قانون (عاصم بن ابی نجود کیونکہ ائمہ مسلمین میں سے ایک ہیں اس لئے ان کی روایات نقل کی جائیں گی) کے مطابق صحیح ہے۔

8670 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَهْدِيُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ اَشَمُّ الْاَنْفِ اَقْنَى اَجْلٰى، يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ

جَوْرًا وَظُلْمًا، يَعِيشُ هٰكَذَا وَبَسَطَ يَسَارَهُ وَاِصْبَعَيْنِ مِنْ يَمِينِهِ الْمُسَبِّحَةَ، وَالْاِبْهَامَ وَعَقَدَ ثَلَاثَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8670 – عمران ضعيف ولم يخرج له مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا، اس کی ناک اونچی ہوگی، شرم وحیاء کا پیکر ہوگا، ماتھے سے اگلی جانب سے بال اڑے ہوئے ہوں گے، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے پہلے وہ ظلم وستم سے بھری گئی ہوگی، وہ یوں زندگی گزارے گا، یہ کہتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ پھیلایا اور شہادت والی انگلی کے ساتھ والی دو انگلیاں انگوٹھے کے ساتھ ملا کر تین کا عدد بنایا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8671 – اَخْبَرَنِیْ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، اَنْبَاَ اَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ بَيَانٍ، وَذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ نُفَيْلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ، فَقَالَ: نَعَمْ، هُوَ حَقٌّ وَّهُوَ مِنْ بَنِي فَاطِمَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8671 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جی ہاں، وہ برحق ہے اور وہ فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔

8672 – وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمَلِيحِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيَّ، فَقَالَ: هُوَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔

8673 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا اَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ اُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْاُمَّةُ، يَعِيشُ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَجًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8673 – صحيح

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے آخر میں مہدی نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ ان پر برسات نازل فرمائے گا، زمین اپنی جڑی بوٹیاں اور تمام پودے اگا دے گی، وہ پاک صاف مال (اللہ کی راہ میں) دے گا۔ مویشیوں کی کثرت ہوگی، امت کی عزت ہوگی، وہ سات یا آٹھ برس رہے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8674 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مَطَرٍ، وَاَبِي هَارُونَ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تُمْلَأُ الْاَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي الْحَدِيثَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8674 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی، پھر میری آل میں سے ایک آدمی نکلے گا، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8675 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَافِظُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَكُونُ فِي اُمَّتِي الْمَهْدِيُّ اِنْ قُصِّرَ فَسَبْعٌ وَّاِلَّا فَتِسْعٌ، تَنْعَمُ اُمَّتِي فِيهِ نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ، تُؤْتِي الْاَرْضُ اُكُلَهَا لَا تَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا، وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ يَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِي، فَيَقُولُ: خُذْ " قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: قَدْ رَوَيْتُ مَا انْتَهَى اِلَيْهِ عِلْمِي مِنْ فِتَنِ آخِرِ الزَّمَانِ عَلٰى لِسَانِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَسَانِيدِ اللَّائِقَةِ بِهٰذَا الْكِتَابِ، فَاَمَّا الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّهُمَا ذَكَرَا اَهْوَالَ الْقِيَامَةِ وَالْحَشْرِ مُدْرَجًا فِي الْفِتَنِ، وَجَرَيْتُ اَنَا فِي ذٰلِكَ عَلٰى اخْتِيَارِ الْاِمَامِ اَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي اِفْرَادِ ذٰلِكَ عَنِ الْفِتَنِ النَّائِبَةِ، وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا اخْتَرْتُهُ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مہدی ہوگا، کم از کم سات ہوں گے اور زیادہ ہوئے تو ۹ ہوں گے۔ اس وقت میری امت کو اس قدر نعمتیں ملیں گی جو اس سے پہلے کبھی نہیں ملی ہوں

حدیث: **8675**

سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب خروج المهدی - حديث: 4081'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفتن' ما ذكر فی فتنة الدجال - حديث: 36951'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5510

گی، زمین اپنا سب کچھ اگل دے گی اور کچھ بھی بچا کر نہیں رکھے گی، ان دنوں مال کے ڈھیر لگے ہوئے ہوں گے، ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہوگا اور کہے گا: اے مہدی مجھے کچھ عطا کرو، وہ کہے گا: یہ لو۔

امام حاکم کہتے ہیں: آخری زمانے میں برپا ہونے والے فتنوں کی بابت رسول اللہ ﷺ کی جس قدر احادیث میرے علم میں تھیں اور وہ اس کتاب کے معیار کی تھیں، میں نے بیان کر دی ہیں، تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قیامت اور حشر کے احوال فتنوں کے باب میں بیان کئے ہیں، اس بارے میں نے امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کا طریقہ اپنایا ہے، جس طرح انہوں نے فتن کے ابواب کو الگ بیان کیا ہے میں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ جو کچھ میں نے اختیار کیا ہے اس کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرنے والا ہے۔ وہی مجھے کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے۔

کِتَابُ الْاَھْوَالِ

(قیامت کی) ہولناکیوں کے بارے میں روایات

" قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دَاخِرِينَ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً) (النمل: 88) الْآيَةَ، وَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ: (وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ اُخْرَى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ) (الزمر: 68) "

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دَاخِرِينَ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً (النمل: 88)

''اور جس دن پھونکا جائے گا صور تو گھبرا جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے خدا چاہے اور سب اس کے حضور حاضر ہوئے عاجزی کرتے ہوئے اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

نیز ارشاد فرمایا:

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ اُخْرَى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ (الزمر: 68)

''اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

8676 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ مَلَّاسٍ النَّمَرِيُّ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ طَرْفَ صَاحِبِ الصُّورِ مُذْ وُكِّلَ بِهِ مُسْتَعِدٌّ يَنْظُرُ نَحْوَ الْعَرْشِ مَخَافَةَ اَنْ يُؤْمَرَ قَبْلَ اَنْ يَرْتَدَّ اِلَيْهِ طَرْفُهُ، كَاَنَّ عَيْنَيْهِ كَوْكَبَانِ دُرِّيَّانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8676 – صحیح علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صور اٹھانے والے فرشتے کو جب سے صور پھونکنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، وہ اسی وقت سے چاک وچوبند عرش کی جانب نظریں گاڑے ہوئے ہے، وہ اس خدشے سے (پلک بھی نہیں جھپکتا کہ) کہیں پلک جھپکنے سے پہلے اس کو صور پھونکنے کا حکم نہ دے دیا جائے، اس کی آنکھیں چمکتے ہوئے روشن ستاروں کی مانند ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8677 – اَخْبَرَنِی اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ، ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ الْحَارِثِیُّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِی قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ) (المؤمنون: 101)، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَحَنٰى جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰى بِسَمْعِهٖ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا مَدَارُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8677 – عطية ضعيف

✧✧ حضرت عطیہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ

کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے، کہ میں آسودہ حال کیسے رہ لوں؟ حالانکہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور ہاتھ میں لئے ہوئے ہے، اپنی پیشانی کو جھکائے ہوئے ہے اور اپنی سماعتوں کو متوجہ کئے ہوئے ہے کہ نہ جانے کب صور پھونکنے کا حکم دے دیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیا کہا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہا کرو "ہمیں اللہ کافی ہے، اور وہ بہتر کارساز ہے، ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا ہے۔

حدیث: 8677

صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الاذكار - ذكر الامر لمن انتظر النفخ في الصور ان يقول : حسبنا' حديث:823' الجامع للترمذي ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ما جاء في شان الصور' حديث: 2414'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:4656'مسند احمد بن حنبل - ' مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث: 10824' مسند عبد الله بن المبارك' حديث:92'مسند الحميدي - احاديث ابي سعيد الخدري رضي الله عنه' حديث:730'مسند عبد بن حميد - من مسند ابي سعيد الخدري' حديث:888'مسند ابي يعلى الموصلي - من مسند ابي سعيد الخدري' حديث: 1046' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه احمد' حديث:45

اس حدیث کا مدار حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر ہے۔

8678 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِى سَعِيدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَحَنَى جَبْهَتَهُ وَاَصْغَى بِسَمْعِهِ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ فَيَنْفُخَ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نَقُوْلُ؟ قَالَ: قُوْلُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ لَمْ نَكْتُبْهُ مَنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِى سَعِيدٍ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، وَلَوْلَا اَنَّ اَبَا يَحْيَى التَّيْمِىَّ عَلَى الطَّرِيقِ لَحَكَمْتُ لِلْحَدِيْثِ بِالصِّحَّةِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا "، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَصْلٌ مَنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِى سَعِيدٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8678 - أبو يحيى واه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش ہوں، جبکہ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں، اپنی پیشانی کو جھکائے ہوئے ہیں، اپنی سماعتوں کو متوجہ کئے ہوئے اس بات کے منتظر ہیں کہ کب حکم ملے اور وہ اس میں پھونکیں۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہم کیا کہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہا کرو ''ہمیں اللہ کافی ہے، اور وہ بہتر کارساز ہے، ہم نے اللہ پر توکل کیا''۔

امام حاکم کہتے ہیں: ہم نے اعمش کی وہ حدیث صرف اسی اسناد کے ہمراہ نقل کی ہے جو انہوں نے ابوصالح کے واسطے سے ابوسعید سے روایت کی ہے۔ اگر اس کی سند میں ابویحیٰ تیمی نہ ہوتے تو میں یہ فیصلہ کر دیتا کہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اس حدیث کی ایک اصل بھی ہے جو کہ زید بن اسلم نے عطاء بن یسار کے واسطے سے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے۔

8679 - حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ خَارِجَةُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَا مِنْ صَبَاحٍ اِلَّا وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ،

حديث: 8679

صحيح البخارى - كتاب الزكاة باب قول الله تعالى : فاما من اعطى واتقى - حديث:1385 صحيح مسلم - كتاب الزكاة باب فى المنفق والممسك - حديث:1740 صحيح ابن حبان - كتاب الزكاة باب صدقة التطوع - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من توقع الخلاف فيما قدم حديث:3388 السنن الكبرى للنسائى - كتاب عشرة النساء ' إثم من ضيع عياله - حديث:8899 تهذيب الآثار للطبرى - ذكر من وافقه فى روايته كراهية ادخار الذهب والفضة تلاثا ' حديث:2142 السنن الكبرى للبيهقى - كتاب الجنائز جماع ابواب صدقة التطوع . - باب كراهية البخل والشح ' حديث:7353 مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار حديث ابى الدرداء - حديث: 21188 مسند عبد بن حميد - مسند ابى الدرداء رضى الله عنه ' حديث:208

يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ: اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا، وَمَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِالصُّورِ يَنْتَظِرَانِ مَتٰى يُؤْمَرَانِ فَيَنْفُخَانِ، وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ: وَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ تَفَرَّدَ بِهٖ خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8679 – خارجة ضعيف

✧✧ زید بن اسلم عطاء بن یسار کے واسطے سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو دوفرشتے نداد یتے ہیں، ایک کہتا ہے: اے اللہ تیری راہ میں خرچ کرنے والے کو مزید عطا فرما، اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ تیری راہ میں خرچ نہ کرنے والے کے مال کو ضائع فرما، اور دوفرشتے صور پر مقرر ہیں، دونوں یہ انتظار کر رہے ہیں کہ کب ان کو حکم ملے اور وہ اس میں پھونکیں، اور دوفرشتے نداء دیتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے: مردوں کے لئے عورتوں کی وجہ سے ہلاکت ہے اور دوسرا کہتا ہے: عورتوں کے لئے مردوں کی وجہ سے ہلاکت ہے۔

❀❀ یہ حدیث زید بن اسلم سے روایت کرنے میں خارجہ بن مصعب منفرد ہیں۔

8680 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَا: ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ الصُّورِ، قَالَ: قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8680 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صور کے بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک سینگ ہے، اس میں پھونک ماری جائے گی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8681 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِي اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمُ الْجُمُعَةَ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ نَفْخَةُ الصُّورِ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَاَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا: وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8681 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل دن ، جمعہ ہے ، اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی ، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی ، اسی دن صور پھونکا جائے گا ، اسی دن محشر قائم ہوگا ، لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو ، کیونکہ تمہارا سلام مجھ پر پیش کیا جاتا ہے ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے وصال مبارک کے بعد ہمارا سلام آپ پر کس طرح پیش کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے ۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا ۔

8682 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ ، اَنْبَاَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَنْظُرُ اِلَى الْقَمَرِ مُخْلِيًا؟ فَقَالُوْا: بَلٰى ، قَالَ: فَاللّٰهُ اَعْظَمُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتَى ، وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِي اَهْلِكَ مَحْلًا؟ قَالَ: بَلٰى ، قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتَ بِهِ يَهْتَزُّ خَضِرًا؟ قَالَ: بَلٰى ، قَالَ: فَكَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَذٰلِكَ آيَتُهُ فِي خَلْقِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8682 – صحيح

حدیث: 8681

صحیح ابن خزیمة - کتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند علی الشرط الذی ذکرنا' جماع ابواب فضل الجمعة - باب فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم یوم الجمعة' حدیث:1628' صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق' باب الادعیة - ذکر البیان بان صلاة من صلی علی المصطفی صلی الله علیه' حدیث: 911' سنن ابی داود - کتاب الصلاة' تفریع ابواب الجمعة - باب فضل یوم الجمعه ولیلة الجمعة' حدیث: 896' سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب فی فضل الجمعة - حدیث: 1081' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' فی ثواب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم - حدیث: 8561' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - اوس بن اوس الثقفی رضی الله عنه' حدیث: 1400' السنن الکبری للنسائی - کتاب الجمعة' الامر باکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم - حدیث: 1647' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الجمعة' ومن جماع ابواب الهیئة للجمعة - باب ما یؤمر به فی لیلة الجمعة ویومها' حدیث: 5600' معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب الجمعة' ما یؤمر به فی لیلة الجمعة ویومها - حدیث: 1837' البحر الزخار مسند البزار - مسند شداد بن اوس عن النبی صلی الله علیه وسلم' حدیث: 2941' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه : عبد الرحمن - حدیث: 4882' المعجم الکبیر للطبرانی - باب من اسمه اوس' مما اسند اوس بن اوس الثقفی رضی الله عنه - باب فضل الجمعة' حدیث:588

✧✧ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم سب قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں اس کی نشانی کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب لوگ اکیلے اکیلے چاند کو نہیں دیکھتے ہو؟ سب نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، ابورزین کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کیسے کرے گا؟ اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں اس کی نشانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اپنے کسی رشتہ دار کی خشک زمین سے کبھی گزرے ہو؟ پھر کبھی گزرتے ہوئے اسی زمین کو سرسبز وشاداب دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مخلوق میں یہی اس کی نشانی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8683 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثنَا يَعْقُوبُ بْنُ عِيْسَى، ثنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ خَرَجَ وَافِدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ نَهِيكُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ، قَالَ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لِانْسِلَاخِ رَجَبٍ، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي قَدْ خَبَاْتُ لَكُمْ صَوْتِي مُنْذُ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ لِاُسْمِعَكُمْ، فَهَلْ مِنَ امْرِءٍ بَعَثَهُ قَوْمُهُ؟ قَالُوْا: اعْلَمْ لَنَا مَا يَقُولُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَعَلَّهُ اَنْ يُلْهِيَهُ حَدِيثُ نَفْسِهِ، اَوْ حَدِيثُ صَاحِبِهِ، اَوْ يُلْهِيَهُ الضُّلَّالُ، اَلَا اِنِّي مَسْئُولٌ هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا فَاسْمَعُوا تَعِيشُوا، اَلَا فَاسْمَعُوا تَعِيشُوا، اَلَا اجْلِسُوا، فَجَلَسَ النَّاسُ، وَقُمْتُ اَنَا وَصَاحِبِي حَتّٰى اِذَا فَرَغَ لَنَا فُؤَادُهُ وَبَصَرُهُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَسْاَلُكَ عَنْ حَاجَتِي فَلَا تَعْجَلَنَّ عَلَيَّ، قَالَ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ عِلْمِ الْغَيْبِ؟ فَضَحِكَ لَعَمْرُ اللّٰهِ، وَهَزَّ رَاْسَهُ، وَعَلِمَ اَنِّي اَبْتَغِي بِسَقَطِهِ، فَقَالَ: ضَنَّ رَبُّكَ بِمَفَاتِيحِ خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ، لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشَارَ بِيَدِهِ فَقُلْتُ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عِلْمُ الْمَنِيَّةِ قَدْ عَلِمَ مَتٰى مَنِيَّةُ اَحَدِكُمْ وَلَا تَعْلَمُونَهُ، وَعَلِمَ يَوْمَ الْغَيْثِ يُشْرِفُ عَلَيْكُمْ آزِلِينَ مُشْفِقِينَ، فَظَلَّ يَضْحَكُ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ فَرَجَكُمْ قَرِيبٌ قَالَ لَقِيطٌ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَنْ نَعْدَمَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ خَيْرًا، وَعَلِمَ مَا فِي غَدٍ، وَقَدْ عَلِمَ مَا اَنْتَ طَاعِمٌ فِي غَدٍ وَلَا تَعْلَمُهُ، وَعَلِمَ يَوْمَ السَّاعَةِ، قَالَ: وَاَحْسَبُهُ ذَكَرَ مَا فِي الْاَرْحَامِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8683 – يعقوب بن محمد بن عيسى الزهري ضعيف

قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنَا مِمَّا تَعْلَمُ النَّاسُ، وَمَا تَعْلَمُ فَاِنَّا مِنْ قَبِيلٍ لَا يُصَدِّقُونَ تَصْدِيقَنَا مَنْ مَذْحِجَ الَّتِي تَرْبُو عَلَيْنَا، وَخَثْعَمٍ الَّتِي تُوَالِينَا، وَعَشِيرَتِنَا الَّتِي نَحْنُ مِنْهَا، قَالَ: " تَلْبَثُونَ مَا لَبِثْتُمْ ثُمَّ يُتَوَفّٰى نَبِيُّكُمْ، ثُمَّ تَلْبَثُونَ مَا لَبِثْتُمْ ثُمَّ تُبْعَثُ الصَّيْحَةُ، فَلَعَمْرُ اِلٰهِكَ مَا تَدَعُ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ شَيْئًا اِلَّا مَاتَ، وَالْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ مَعَ رَبِّكَ، فَخَلَتِ الْاَرْضُ فَاَرْسَلَ رَبُّكَ السَّمَاءَ تَهْضِبُ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَلَعَمْرُ اِلٰهِكَ مَا تَدَعُ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ

مَصْرَعِ قَتِيلٍ وَلَا مَدْفِنِ مَيِّتٍ اِلَّا شَقَّتِ الْقَبْرَ عَنْهُ حَتَّى يَخْلُقَهُ مَنْ قِبَلِ رَاْسِهِ فَيَسْتَوِى جَالِسًا، يَقُولُ رَبُّكَ: مَهْيَمْ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اَمْسِ، لِعَهْدِهِ بِالْحَيَاةِ يَحْسَبُهُ حَدِيْثًا بِاَهْلِهِ " فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَجْمَعُنَا بَعْدَمَا تُمَزِّقُنَا الرِّيَاحُ وَالْبِلٰى وَالسِّبَاعُ؟ قَالَ: " اُنَبِّئُكَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِي آلَاءِ اللّٰهِ الْاَرْضُ اَشْرَفْتَ عَلَيْهَا مَدَرَةٌ بَالِيَةٌ فَقُلْتُ: لَا تَحْيَى اَبَدًا فَاَرْسَلَ رَبُّكَ عَلَيْهَا السَّمَاءَ فَلَمْ تَلْبَثْ عَلَيْهَا اَيَّامًا حَتَّى اَشْرَفْتَ عَلَيْهَا، فَاِذَا هِيَ شَرْبَةٌ وَّاحِدَةٌ، وَلَعَمْرُ اِلٰهِكَ لَهُوَ اَقْدَرُ عَلٰى اَنْ يَجْمَعَكُمْ مِنَ الْمَاءِ عَلٰى اَنْ يَجْمَعَ نَبَاتَ الْاَرْضِ فَتَخْرُجُونَ مِنَ الْاَجْدَاثِ مَنْ مَصَارِعِكُمْ فَتَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ سَاعَةً وَيَنْظُرُ اِلَيْكُمْ " قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ وَهُوَ شَخْصٌ وَّاحِدٌ وَّنَحْنُ مِلْءُ الْاَرْضِ نَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَنْظُرُ اِلَيْنَا؟ قَالَ: اُنَبِّئُكَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِي آلَاءِ اللّٰهِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَةٌ مِنْهُ قُرَيْبَةٌ صَغِيرَةٌ تَرَوْنَهُمَا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، وَيَرَيَانِكُمْ وَلَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا وَلَعَمْرُ اِلٰهِكَ لَهُوَ عَلٰى اَنْ يَرَاكُمْ وَتَرَوْنَهُ اَقْدَرُ مِنْهُمَا عَلٰى اَنْ يَرَيَانِكُمْ وَتَرَوْنَهُمَاقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا يَفْعَلُ بِنَا رَبُّنَا اِذَا لَقِينَاهُ؟ قَالَ: " تُعْرَضُونَ عَلَيْهِ بَادِيَةٌ لَهُ صَفَحَاتُكُمْ وَلَا تَخْفَى عَلَيْهِ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ، فَيَاْخُذُ رَبُّكَ بِيَدِهِ غَرْفَةً مِنَ الْمَاءِ فَيَنْضَحُ بِهَا

وَاَنْهَارٍ مَنْ كَاْسٍ مَا لَهَا صُدَاعٌ وَّلَا نَدَامَةٌ، وَمِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ، وَبِفَاكِهَةٍ لَعَمْرُ اِلٰهِكَ مَا تَعْلَمُونَ خَيْرٌ مِنْ مِثْلِهِ، مَعَهُ اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَلَنَا فِيهَا اَزْوَاجٌ مُصْلِحَاتٌ؟ قَالَ: الصَّالِحَاتُ لِلصَّالِحِينَ تَلَذَّذُونَهُنَّ مِثْلَ لَذَّاتِكُمْ فِي الدُّنْيَا، وَيَلْذَذْنَ بِكُمْ غَيْرَ اَنْ لَا تَوَالُدَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَقْصَى مَا نَحْنُ بَالِغُونَ وَمُنْتَهُونَ اِلَيْهِ

ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَا اُبَايِعُكَ؟ قَالَ: فَبَسَطَ يَدَهُ وَقَالَ: عَلٰى اِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَاِيَّاكَ وَالشِّرْكَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا - اَوْ لَا تُشْرِكْ مَعَ اللّٰهِ غَيْرَهُ فَقُلْتُ: وَاِنَّ لَنَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَقَبَضَ وَبَسَطَ اَصَابِعَهُ وَظَنَّ اَنِّي مُشْتَرِطٌ شَيْئًا لَا يُعْطِينِيهِ، فَقُلْتُ: نَحِلُّ مِنْهَا حَيْثُ شِئْنَا وَلَا يَجْنِي امْرُؤٌ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ؟ قَالَ: ذٰلِكَ لَكَ، حُلَّ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتَ، وَلَا تَجْنِ عَلَيْكَ اِلَّا نَفْسُكَ فَبَايَعْنَاهُ ثُمَّ انْصَرَفْنَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَيْنِ لَعَمْرُ اِلٰهِكَ مِنْ اَصْدَقِ النَّاسِ وَاَتْقَى النَّاسِ لِلّٰهِ فِي الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ فُلَانٍ اَحَدُ بَنِي بَكْرِ بْنِ كِلَابٍ: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَنُو الْمُنْتَفِقِ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مِنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ مِنْ خَيْرٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ عَرَضِ قُرَيْشٍ: اِنَّ اَبَاكَ الْمُنْتَفِقُ فِي النَّارِ، فَكَاَنَّهُ وَقَعَ حَرٌّ بَيْنَ جِلْدِي وَوَجْهِي وَلَحْمِي مِمَّا قَالَ لِاَبِي عَلٰى رُءُوسِ النَّاسِ، فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُولَ وَاَبُوكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ نَظَرْتُ فَاِذَا الْاُخْرَى اَجْمَلُ، فَقُلْتُ: وَاَهْلُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: " وَاَهْلِي لَعَمْرُ اللّٰهِ مَا اَتَيْتَ عَلَيْهِ مِنْ قَبْرِ قُرَشِيٍّ اَوْ عَامِرِيٍّ مُشْرِكٍ فَقُلْ: اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ مُحَمَّدٌ فَاَبْشِرْ بِمَا يَسُوءُكَ تُجَرُّ عَلٰى وَجْهِكَ وَبَطْنِكَ فِي النَّارِ " فَقُلْتُ: فَبِمَ اَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَانُوا عَلٰى عَمَلٍ يَحْسَبُوْنَ اَنْ لَا دَيْنَ اِلَّا اِيَّاهُ وَكَانُوا يَحْسَبُوْنَهُمْ مُصْلِحِينَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ بَعَثَ فِي آخِرِ كُلِّ سَبْعِ اُمَمٍ نَبِيًّا فَمَنْ اَطَاعَ نَبِيَّهُ كَانَ مِنَ الْمُهْتَدِينَ، وَمَنْ عَصَى نَبِيَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ هٰذَا

حَدِيْثٌ جَامِعٌ فِي الْبَابِ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، كُلُّهُمْ مَدَنِيُّوْنَ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے نکلے، ان کے ہمراہ نہیک بن عاصم بن مالک بن المنتفق بھی تھے، آپ فرماتے ہیں: ہم رجب کے آخری ایام میں مدینہ منورہ میں پہنچے، ہم نے آپ علیہ السلام کے ہمراہ نماز فجر ادا کی، نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! میں نے گزشتہ تین دنوں سے اپنی آواز تمہیں سنانے کے لئے جمع کر رکھی ہے، کوئی ایسا شخص ہے جس کو اس کی قوم نے بھیجا ہو؟ انہوں نے کہا: آپ ہمیں بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟ پھر ہوسکتا ہے کہ اپنی بات اس میں شامل ہو جائے یا کسی ساتھی کی بات شامل ہو جائے یا کوئی گمراہ کرنے والا اپنی بات اس میں شامل کر دے، خبردار! مجھ سے پوچھا جائے گا، کہ کیا میں نے اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دیا تھا، خبردار! غور سے سن لو، تم اچھی زندگی گزارو گے، خبردار! غور سے سن لو تم اچھی زندگی گزارو گے، خبردار! سب بیٹھ جاؤ، تمام لوگ بیٹھ گئے، میں اور میرا ساتھی کھڑے رہے، حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اور آنکھیں ہماری جانب متوجہ ہوئیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے اپنی حاجت طلب کرنے لگا ہوں، آپ اس سلسلہ میں جلد بازی مت فرمایئے گا۔ (بلکہ تسلی سے جواب ارشاد فرمایئے گا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دل چاہتا ہے پوچھو، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے پاس غیب کا علم (اللہ کے بتائے بغیر) ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور اپنا سر ہلایا، آپ جان گئے تھے کہ میں حقیقتِ حال معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے رب نے پانچ غیبوں کی چابیاں اپنے پاس رکھی ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (از خود) نہیں جانتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چابیاں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کا علم یعنی اللہ ہی جانتا ہے کہ تمہاری موت کب آئے گی اور اس بات کو تم نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم پر بارش کب برسے گی، وہی تم مصیبت زدوں اور پریشان حالوں پر رحمت کی برسات نازل فرماتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر مسکرا دیئے اور فرمادیا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تمہاری آسانیاں اب قریب ہی ہیں، حضرت لقیط فرماتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا؟ اور وہی جانتا ہے کہ تو کل کیا کرے گا، اور تم اس بات کو نہیں جانتے، اور اللہ تعالیٰ قیامت کے (معین وقت اور معین) دن کو جانتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ بھی ذکر کیا تھا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی وہی کچھ جانتے ہیں جو دوسرے لوگ جانتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ہم اس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جو لوگ ہماری تصدیق کو تسلیم نہیں کریں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری نازیبا حرکوں، اور مسلسل جنگجوئی اور خاندانی پس منظر کی وجہ سے کوئی بھی ہماری بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کچھ دیر رہو گے پھر تمہارے نبی وفات پا جائیں گے، پھر تم کچھ دیر مزید رہو گے، پھر ایک چیخ سنائی دے گی جس کی وجہ سے روئے زمین کا ہر ذی روح مر جائے گا، اور وہ فرشتے جو تمہارے رب کی بارگاہ میں رہتے ہیں (وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔) پھر زمین خالی ہو جائے گی پھر تمہارا رب آسمان کو بھیجے گا، وہ عرش کے نیچے سے موسلا دھار بارش برسائے گا، تمہارے رب کی قسم ہے روئے زمین پر ہر مقتول کی قتل گاہ اور ہر مدفون کی قبر کو کھول دیا جائے گا، حتیٰ کہ اس کے سر کی جانب سے اس کو پھاڑا جائے گا، وہ اٹھ کر بیٹھ جائے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تم کتنی دیر یہاں

رہے ہو؟ وہ کہے گا: اے میرے رب میں گزشتہ کل یہاں آیا ہوں، وہ یہی سمجھے گا کہ مجھے یہاں دفن ہوئے زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ جب ہواؤں کے چلنے سے، بوسیدہ ہونے سے اور درندوں کے کھانے سے ہمارے اعضاء بکھر چکے ہوں گے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہمیں کیسے جمع فرمائے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اس کی ایک مثال نہ سناؤں؟ زمین کے اوپر غبار چڑھ جاتی ہے۔ میں نے کہا: وہ تو کبھی بھی زندہ نہیں ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ اس پر بارش نازل فرماتا ہے، اس کے بعد زیادہ دن نہیں گزرتے کہ وہ زمین سے باہر نکل آتے ہیں، وہ پینے کی ایک جگہ ہوگی اور اللہ کی قسم! تمہیں پانی سے نکال کر جمع کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے جڑی بوٹیوں کے نکالنے سے آسان ہے، چنانچہ تم قبروں سے اور اپنی اپنی قتل گاہوں سے نکل آؤ گے، کبھی تم اُس کی جانب دیکھو گے اور کبھی وہ تمہاری جانب دیکھے گا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہوگا، وہ تو ایک ذات ہے جبکہ ہم سے پوری زمین بھری ہوگی، ہم تو اس کی جانب دیکھیں گے، پر وہ ہماری طرف کیسے دیکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے اس کی بھی تمہیں ایک مثال دیتا ہوں، سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی ایک چھوٹی سی نشانی ہے، تم لوگ ان دونوں کو ایک ہی لمحے میں دیکھ سکتے ہو اور یہ دونوں بھی تمہیں دیکھ سکتے ہیں اور تمہیں ان کے دیکھنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوتی، اللہ کی قسم وہ ذات تمہیں دیکھے اور تم اس کو دیکھو اُس ذات کو اس پر زیادہ قدرت ہے بہ نسبت اس کے کہ چاند اور سورج تمہیں دیکھیں اور تم چاند اور سورج کو دیکھو۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ، جب ہم اپنے رب سے ملیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کیا معاملہ فرمائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے، تمہارے (نامہ اعمال کے) صفحات اس کے سامنے کھلے ہوں گے اور کوئی بھی چیز تم اس سے چھپا نہیں سکو گے۔ تمہارا رب اپنے ہاتھ میں ایک چلو پانی لے گا اور تمہاری جانب اس کے چھینٹے مارے گا۔ تمہارے رب کی قسم! ہر شخص کے چہرے پر اس کا قطرہ پڑے گا۔ مومن کا چہرہ بھی اس کے سفید کفن کی مانند ہو جائے گا، اور کافر کا چہرہ کوئلہ کی طرح کالا ہو جائے گا، پھر تمہارے نبی واپس پلٹیں گے اور تمام نیک لوگ ان کے پیچھے پیچھے ہوں گے، یہ لوگ آگ کے ایک پُل پر سے گزریں گے اور انگاروں کو لتاڑتے ہوئے ''حس، حس'' کہتے ہوئے گزر جائیں گے، پھر تمہارا رب فرمائے گا۔۔۔۔ پھر یہ لوگ رسول کے حوض پر آئیں گے، بہت پیاسے ہوں گے، تمہارے رب کی قسم! تم میں سے جو بھی اپنا ہاتھ بڑھائے گا، اس کے ہاتھ میں پیالا تھما دیا جائے گا، وہ اس کو چلنے کی تھکاوٹ سے، پیشاب اور پاخانے سے پاک کر دے گا، سورج اور چاند کو قید کر دیا جائے گا تم ان میں سے کسی کو بھی دیکھ نہیں پاؤ گے، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اُس دن ہم (سورج اور چاند کی روشنی کے بغیر) دیکھ کیسے پائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تم اس وقت دیکھ رہے ہو، ایسے ہی دکھائی دے گا، یہ اس دن کی بات ہے جب زمین ان کو روشن کر دے گی اور پہاڑ اس کے سامنے آجائیں گے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ہمیں گناہوں اور نیکیوں کا بدلہ کیسے ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نیکی کا ثواب دس کے برابر ملے گا اور ایک گناہ کا بدلہ صرف ایک ہی ہوگا یا معاف کر دیا جائے گا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ جنت اور دوزخ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے رب کی قسم! جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ہر دو دروازوں کے درمیان گھڑ سوار کی ستر سال کی مسافت ہے، اور دوزخ کے سات دروازے ہیں، اس کے بھی ہر دو دروازوں کے مابین گھڑ سوار کے ستر سال کی مسافت ہے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ جنت کی کون

کون سی چیزوں کی اطلاع مل سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خالص شہد کی نہریں ہیں، وہاں ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا، اور شراب کی نہریں ہیں، جن میں ۔ نشہ اور شرمندگی نہیں ہیں ہے۔ اور وہ کبھی بھی خراب نہ ہو اور پھل ہیں۔ اور تیرے رب کی قسم! تم اس جیسی خیر نہیں جانتے ہو، وہاں پاکیزہ بیبیاں ہیں، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا وہاں پر ہمارے لئے بیویاں بھی ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک مردوں کے لئے وہاں پر نیک بیویاں ہوں گی، اور تم وہاں ان سے اسی طرح لطف اندوز ہوگے جیسے دنیا میں ہوتے ہو، اور وہ تم سے لذت حاصل کریں گی، فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں پیدائش کا سلسلہ نہیں ہوگا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا جنت میں ہمارے درجات کی یہ انتہاء ہوگی؟ میں نے پھر کہا: یارسول اللہ ﷺ میں کس بات پر آپ کی بیعت کروں؟ آپ ﷺ نے ہاتھ بڑھایا اور فرمایا: اس بات پر کہ تم نماز قائم کرو گے، زکوٰۃ دو گے، اور شرک سے بچو گے، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، میں نے کہا: ہم ان میں سے جس کو چاہیں حلال سمجھ لیں، اور بندہ کا جرم اس کی اپنی ذات پر ہی ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کی اجازت ہے تو اس میں سے جتنا چاہے اپنے لئے حلال سمجھ لے اور تو جرم صرف اپنی ذات تک کر، ہم نے حضور ﷺ کی بیعت کی اور واپس آ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے رب کی قسم! یہ دونوں آدمی، سب سے زیادہ سچے ہیں اور اول اور آخر میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ خوف رکھنے والے ہیں، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: فلاں کا بیٹا بنی بکر بن کلاب سے تعلق رکھتا ہے یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا بنی منتفق ہیں۔ میں اس کی جانب متوجہ ہوا، میں نے پھر کہا: یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے کیا ان میں سے بھی کوئی شخص اچھا تھا؟ قریش خاندان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بولا: تیرا باپ منتفق دوزخی ہے۔ اس نے کہا: اس شخص نے تمام لوگوں کی موجودگی میں میرے باپ کے بارے میں جو یہ گفتگو کی، اس سے میرے تن بدن میں آگ لگ گئی، میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے والدین کا کیا معاملہ ہوا، لیکن میں نے سوچا تو اس سے اچھا جملہ میرے ذہن میں آ گیا میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر والوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تو جس قرشی یا عامری مشرک کی قبر کے پاس جائے تو کہنا: مجھے محمد ﷺ نے تیری جانب اس چیز کی خوشخبری دینے کے لئے بھیجا ہے جو تیرے لئے باعث نقصان ہو، تجھے چہرے اور پیٹ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں ان کے ساتھ کیسا سلوک کروں؟ جبکہ وہ ایسے عمل اپنائے ہوئے ہوں جن کے بارے میں ان کا اپنا گمان یہ ہو کہ اصل دین وہی ہے جس پر وہ خود عمل پیرا ہیں۔ اور وہ خود کو نیک و پارسا سمجھتے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر سات امتوں کے بعد ایک نبی بھیجتا ہے، جس نے اپنے نبی کی اطاعت کر لی وہ ہدایت یافتگان میں سے ہوگا اور جس نے اپنے نبی کی نافرمانی کی وہ گمراہوں میں سے ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث اس موضوع پر جامع ہے، یہ صحیح الاسناد ہے، اس کے تمام راوی مدنی ہیں، اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

8684 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ، ثَنَا بَقِيَّةُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُبْعَثُ النَّاسُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ؟ فَقَالَ: لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى حَدِيْثَي عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، وَالْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِطُوْلِهِ دُوْنَ ذِكْرِ الْعَوْرَاتِ فِيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8684 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے بدن، ننگے پاؤں اور غیر مختون اٹھائے جائیں گے، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی شرمگاہوں کا کیا بنے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن ہر شخص ایسی مصیبت میں گرفتار ہوگا جو اس کو ایسی تمام چیزوں سے بے نیاز کر دے گی۔

۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اضافے کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عمرو بن دینار اور مغیرہ بن نعمان کی وہ طویل روایات نقل کی ہیں جو انہوں نے سعید بن جبیر کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، لیکن ان میں عورات کا ذکر نہیں ہے۔

8685 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، اَنْبَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلَاثَةَ اَفْوَاجٍ: فَوْجًا طَاعِمِينَ كَاسِينَ رَاكِبِينَ، وَفَوْجًا يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ، وَفَوْجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى وُجُوهِهِمْ اِلَى النَّارِ " فَقُلْنَا: يَا اَبَا ذَرٍّ قَدْ عَرَفْنَا هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، فَمَا بَالُ الَّذِينَ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ؟ قَالَ: يُلْقِي اللّٰهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا ظَهْرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ اِلَى الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صادق ومصدوق علیہ السلام نے بتایا ہے کہ قیامت کے دن لوگ تین گروہوں میں اٹھائے جائیں گے، ایک جماعت سیر شدہ، لباس پہنے ہوئے اور سواریوں پر سوار ہوگی، ایک جماعت پیدل چلتے اور دوڑتے

حدیث: 8684

صحيح البخاری - كتاب الرقاق' باب : كيف الحشر - حديث: 6172' صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها' باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة - حديث: 5211' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر البعث - حديث: 4274' السنن الصغرى - كتاب الجنائز' البعث - حديث: 2066' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر فی زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم فی الزهد' حديث: 33726' السنن الكبرى للنسائی - كتاب الجنائز' البعث - حديث: 2185' مسند احمد بن حنبل - ' - حديث السيدة عائشة رضی الله عنها' حديث: 24062' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 50

ہوگی اور ایک جماعت کے لوگوں کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں پھینکیں گے۔ہم نے کہا: اے ابوذر! ہم ان سب کو پہچانتے ہیں، ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو پیدل چل رہے ہوں گے اور دوڑ رہے ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کی پشت پر مصیبت نازل فرمائے گا جس کی وجہ سے ان کی پشت ہی نہیں رہے گی۔

❀❀ یہ حدیث ولید بن جمیع تک صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8686 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، قَالَا: ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ وَاللَّفْظُ لَهُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَاْمُرُنِي؟ خِرْ لِي، قَالَ: فَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا، وَتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوهِكُمْ هَا هُنَا وَنَحَا بِيَدِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ . وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قَزَعَةَ سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ بَهْزٍ عَلٰى اَنَّ بَهْزًا اَيْضًا مَاْمُوْنٌ لَا يَحْتَاجُ فِي رِوَايَتِهِ اِلٰى مُتَابِعٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8686 – صحيح

✧✧ بہز بن حکیم بن معاویہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے کہاں کا حکم دیتے ہیں؟ آپ میرے لئے کوئی خطہ پسند فرمائیے، راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ملک شام کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: تم سوار اور پیدل اور کچھ اپنے چہروں کے بل گھسیٹتے ہوئے یہاں پر جمع کئے جاؤ گے۔ یہ کہتے ہوئے، آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اسی حدیث کو ابوقزعہ سوید بن جحیر نے حکیم بن معاویہ سے بہز کی روایت کی طرح نقل کیا ہے، لیکن بہز بھی مامون ہیں ان کی روایت کے لئے کسی متابع کی حاجت نہیں ہوتی۔

8687 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي قَزَعَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تُحْشَرُوْنَ هَاهُنَا حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً، وَرُكْبَانًا وَعَلٰى وُجُوهِكُمْ، تُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ، وَعَلٰى اَفْوَاهِكُمُ الْفِدَامُ، وَاِنَّ اَوَّلَ مَا يُعْرِبُ عَنْ اَحَدِكُمْ فَخِذُهُ

✧✧ ابوقزعہ، حکیم بن معاویہ سے، وہ اپنے والد سے، اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہاں پر ننگے بدن، ننگے پاؤں، پیدل اور سوار جمع کئے جاؤ گے اور کچھ لوگوں کو ان کے چہرے کے بل گھسیٹ کر لایا جائے گا، تم سب کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، تمہارے منہ پر پٹی باندھ دی جائے گی اور تمہارے اعضاء میں

سب سے پہلے ران ظاہر ہوں گی۔

8688 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَرَاَ: (يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ اِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا) (مريم: 85) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَرْجُلِهِمْ يُحْشَرُوْنَ، وَلَا يُسَاقُونَ سَوْقًا، وَلٰكِنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ بِنُوقٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ لَمْ تَنْظُرِ الْخَلَائِقُ اِلٰى مِثْلِهَا، رِحَالُهُمُ الذَّهَبُ وَاَزِمَّتُهَا الزَّبَرْجَدُ فَيَقْعُدُونَ عَلَيْهَا حَتّٰى يَقْرَعُوا بَابَ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8688 – ليس بصحيح

✧✧ حضرت نعمان بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ اِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا) (مريم: 85)

پڑھی اور فرمایا: اللہ کی قسم! وہ اپنے قدموں پر چل کر میدان محشر میں نہیں آئیں گے اور نہ ان کو چلایا جائے گا، بلکہ ان کو جنتی سواریوں پر سوار کر کے لایا جائے گا، اس جیسی سواری مخلوق نے کبھی دیکھی ہی نہیں ہوگی، ان کے کجاوے سونے کے ہوں گے، ان کی لگامیں زبرجد کی ہوں گی، وہ ان کجاوں پر جلوہ گر ہوں گے حتیٰ کہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8689 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِيْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَظِيَّ، يَقُوْلُ: قَرَاَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ) (الأنعام: 94) فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاسَوْاَتَاهُ اِنَّ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ يُحْشَرُوْنَ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْاَةِ بَعْضٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُغْنِيهِ، لَا يَنْظُرُ الرِّجَالُ اِلَى النِّسَاءِ، وَلَا النِّسَاءُ اِلَى الرِّجَالِ، شُغِلَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8689 – فيه انقطاع

✧✧ عثمان بن عبدالرحمٰن القرظی بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ آیت پڑھی

(وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ) (الأنعام: 94)

''بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اورعرض کی: یارسول اللہ ﷺ پردے کا کیا بنے گا؟ مرد اور عورتوں کو اکٹھے جمع کیا جائے گا، یہ ایک دوسرے کی شرمگاہوں کو دیکھیں گے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس دن ہر شخص کو اپنی مصیبت پڑی ہوگی، اس کو کسی اور چیز کا خیال بھی نہیں رہے گا۔ مرد عورتوں کی جانب اور عورتیں مردوں کی جانب نگاہ نہیں کریں گے، سب ایک دوسرے سے اعراض کر رہے ہوں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8690 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ آخِرَ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ، يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا حَتَّى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوهِهِمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8690 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخر میں مزینہ کے دو چرواہوں کا حشر ہوگا، یہ اپنے ریوڑ کو ہانکتے ہوئے مدینہ جا رہے ہوں گے، یہ وہاں پر وحشی جانوروں کو دیکھیں گے جب یہ ثنیۃ الوداع کے مقام پر پہنچیں گے تو اپنے چہرے کے بل گر پڑیں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8691 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا فِيهِ شَيْخٌ يَتَفَلَّى، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، وَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: مَنْ اَنْتَ يَا عَمُّ؟ فَقَالَ: بَلْ مَنْ اَنْتَ يَا ابْنَ اَخِي؟ قُلْتُ: اَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ قَدْ عَرَفْتُ اَبَاكَ كَانَ مَعِي بِدِمَشْقَ، وَاِنِّي وَاَبَاكَ لَاَوَّلُ فَارِسَيْنِ وَقَفَا بِبَابِ عَذْرَاءَ – مَدِينَةٌ بِالشَّامِ – فَقُلْتُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَقَالَ: اَنَا اَبُوْ سَرِيحَةَ الْغِفَارِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " يُحْشَرُ رَجُلَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ هُمَا آخِرُ النَّاسِ يُحْشَرَانِ، يُقْبِلَانِ مِنْ جَبَلٍ قَدْ تَسَوَّرَاهُ حَتَّى يَاْتِيَا مَعَالِمَ النَّاسِ فَيَجِدَانِ الْاَرْضَ وُحُوشًا حَتَّى يَاْتِيَا الْمَدِينَةَ، فَاِذَا بَلَغَا اَدْنَى الْمَدِينَةِ قَالَا: اَيْنَ النَّاسُ؟ فَلَا يَرَيَانِ اَحَدًا، فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: النَّاسُ فِي دُورِهِمْ، فَيَدْخُلَانِ الدُّورَ فَاِذَا لَيْسَ فِيهَا اَحَدٌ، وَاِذَا عَلَى الْفُرُشِ الثَّعَالِبُ وَالسَّنَانِيرُ، فَيَقُوْلَانِ: اَيْنَ النَّاسُ؟ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا، النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَيَاْتِيَانِ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجِدَانِ اَحَدًا، فَيَقُوْلَانِ: اَيْنَ النَّاسُ؟ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: النَّاسُ فِي السُّوقِ شَغَلَتْهُمُ الْاَسْوَاقُ، فَيَخْرُجَانِ حَتَّى يَاْتِيَا الْاَسْوَاقَ فَلَا

يَجِدَانِ فِيهَا اَحَدًا، فَيَنْطَلِقَانِ حَتّٰى يَاْتِيَا الثَّنِيَّةَ فَإِذَا عَلَيْهَا مَلَكَانِ فَيَاْخُذَانِ بِاَرْجُلِهِمَا فَيَسْحَبَانِهِمَا اِلٰى اَرْضِ الْمَحْشَرِ، وَهُمَا آخِرُ النَّاسِ حَشْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8691 – إسحاق بن يحيى بن طلحة قال أحمد متروك

✧✧ حضرت معبد بن خالد فرماتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا، میں نے مسجد میں ایک بزرگ آدمی کو دیکھا جو اپنے کپڑوں سے جوئیں نکال رہا تھا۔ میں نے اس کو سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا، اور مجھے خوش آمدید کہا، اور کہنے لگا: میں تیرے باپ کو جانتا ہوں، وہ میرے ساتھ دمشق میں رہا کرتا تھا، میں اور تیرا باپ وہ پہلے شہسوار تھے جو عذراء (ملک شام کا ایک شہر ہے) کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے۔ میں نے اس سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: میں ابوسریحہ غفاری، رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہوں، میں نے کہا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں گے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مزینہ قبیلے کے دو آدمیوں کا سب سے آخر میں حشر ہوگا۔ یہ دونوں پہاڑ کے اُس پار سے پہاڑ عبور کر کے واپس آ رہے ہوں گے۔ حتیٰ کہ لوگوں کے جاننے کے مقامات پر آئیں گے۔ لیکن ہر جانب وحشی جانوروں کو پائیں گے، یہ شہر کی جانب روانہ ہوں گے، جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے گے تو سوچیں گے کہ سب لوگ کہاں چلے گئے ہیں؟ ان کو کسی طرف انسان کا نام ونشان تک نظر نہیں آئے گا، ایک کہے گا: لوگ اپنی اپنی حویلیوں میں ہوں گے، یہ ان کی حویلیوں میں داخل ہو کر دیکھیں گے لیکن وہاں بھی کسی کو نہ پائیں گے، گھروں کے فرشوں پر لومڑیاں اور بلیاں بیٹھی ہوں گی، دونوں کہیں گے: انسان کہاں چلے گئے؟ ایک کہے گا: شاید سب لوگ مسجد میں ہوں گے، یہ دونوں مسجد میں آجائیں گے لیکن یہاں پر بھی کوئی انسان ان کو نظر نہیں آئے گا، یہ کہیں گے: لوگ کہاں چلے گئے؟ ایک کہے گا: شاید لوگ بازار میں ہوں گے، یہ دونوں بازار میں آجائیں گے، لیکن یہاں پر بھی ان کو کوئی انسان نظر نہیں آئے گا، یہ چلتے ہوئے ثنیۃ الوداع تک آجائیں گے، یہاں دو فرشتے ہوں گے، وہ ان کو پاؤں سے پکڑ کر محشر کے مقام کی جانب لے جائیں گے، یہ دو محشر کے سب سے آخری لوگ ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8692 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) (الحج: 1) عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ حَتّٰى ثَابَ اِلَيْهِ اَصْحَابُهُ، فَقَالَ: " اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ يَوْمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِآدَمَ: يَا آدَمُ قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ " فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاَبْشِرُوا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا اَنْتُمْ فِي الْاُمَمِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ

الْبَعِيرِ، اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ، فَإِنَّ مَعَكُمْ لَخَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَمَنْ هَلَكَ مَنْ كَفَرَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " (ص:611)

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت

(يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) (الحج: 1)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے صحابہ کرام کو مخاطب کیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ علیہ السلام کی آواز سن کر آپ کی جانب متوجہ ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ دن کون سا ہوگا جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم اُٹھیے اور ہزار میں سے ۹۹۹ لوگوں کو دوزخ میں بھیج دیجئے۔ یہ بات مسلمانوں پر بہت گراں گزری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو، قریب ہو جاؤ اور خوش ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، باقی امتوں میں تمہارا تناسب اتنا ہی ہوگا جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا کسی جانور کی ٹانگ پر داغ۔ کیونکہ تمہارے ساتھ دو ایسی مخلوقیں یاجوج اور ماجوج ہوں گی جو جس قوم کے ساتھ شامل ہو جائیں ان کو کثیر کر دیتے ہیں، نیز جو جنات اور انسان حالت کفر میں مرے ہوں گے ان کو بھی تمہارے ساتھ ہی شامل کیا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8693 - وَقَدْ اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، فَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِي آخِرِهِ: هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ عَنْ اَنَسٍ، وَلٰكِنَّ الْمَحْفُوظَ عِنْدَنَا حَدِيثُ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

✧✧ محمد بن اسحاق نے محمد بن یحییٰ کے واسطے عبدالرزاق سے یہ حدیث روایت کی ہے، اس کے آخر میں کہا: محمد بن یحییٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک حضرت انس کے طریق سے غیر محفوظ ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک قتادہ کی وہ حدیث محفوظ ہے جو انہوں نے حسن کے واسطے عمران بن حصین سے روایت کی ہے۔

8694 - حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، فَقَدْ حَكَمَ اِمَامُ الْاَئِمَّةِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَمْ يُخَرِّجْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَمُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي هٰذِهِ التَّرْجَمَةِ حَرْفًا، وَذَكَرَا اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَقَدْ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَالَّذِي عِنْدِي اَنَّ الْحَسَنَ قَدْ سَمِعَ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8692 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ عبدالصمد نے ، ہشام کے واسطے سے قتادہ سے ، اورانہوں نے حسن سے روایت کی ہے ، امام الائمہ محمد بن یحییٰ ذہلی رضی اللہ عنہ نے اس (کی صحت) کا فیصلہ کیا ہے ، امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ نے اس ترجمہ میں ایک حرف بھی بیان نہیں کیا اور کہا کہ حسن نے عمران بن حصین سے سماع نہیں کیا ، اورامام حاکم کہتے ہیں : ہمارے نزدیک حق یہ ہے کہ حسن نے عمران بن حصین سے سماع کیا ہے ۔

8695 – وَقَدْ حَدَّثَنَا بِالْحَدِيْثِ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، اَنبَاَ اَبُوْ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَا: ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ وَقَدْ تَفَاوَتَ بَيْنَ اَصْحَابِهِ السَّيْرُ فَرَفَعَ بِهَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ صَوْتَهُ: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) (الحج: 1) قَرَاَ اَبُوْ مُوْسٰى اِلٰى قَوْلِهٖ: (وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ) (الحج: 2) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ اَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ، وَعَرَفُوا اَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُوْلُهُ فَقَالَ: اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: " ذَاكُمْ يَوْمَ يُنَادِي آدَمُ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُوْلُ: يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فِي النَّارِ وَوَاحِدًا فِي الْجَنَّةِ "، فَاَبْلَسَ اَصْحَابُهُ حَتّٰى مَا اَوْضَحُوا بِضَاحِكَةٍ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِاَصْحَابِهِ، قَالَ: اعْمَلُوا وَاَبْشِرُوا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ مَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ، وَمَنْ هَلَكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ وَبَنِيْ اِبْلِيسَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ، ثُمَّ قَالَ: اعْمَلُوا وَاَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ، اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ

✧✧ قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حسن نے عمران بن حصین کا یہ بیان نقل کیا ہے (آپ فرماتے ہیں) میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ، چلتے چلتے صحابہ کرام دور دور تک بکھر گئے ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے یہ آیتیں پڑھیں

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ

’’اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے‘‘ (ترجمہ کنزالایمان ، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت ابوموسیٰ نے

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيد

تک پڑھا ، جب صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ، تو سواریاں بھگا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ گئے ، جب سب لوگ قریب آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کیا تم جانتے ہو یہ دن کونسا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی : اللہ اوراس کا رسول بہتر جانتے ہیں ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ وہ دن ہے جب آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے اوراللہ تعالیٰ ان کو ندا دے گا ، اورفرمائے گا : اے آدم ہر ہزار میں سے ۹۹۹ لوگوں کو دوزخ میں ڈال دو ، اورایک آدمی جنت میں بھیج دو ، یہ بات صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں پر بہت شاق گذری، سب کے چہرے سے ہنسی اور مسکراہٹ غائب ہوگئی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کی یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا: جان لو، خوش ہوجاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، تمہارے ساتھ یاجوج وماجوج دوایسی مخلوقیں ہوں گی کہ یہ جس کے ساتھ ہوں گے اس کو کثیر کردیں گے، اور تمہارے ساتھ فوت شدہ انسان اور جنات بھی ہوں گے، یہ سن کر کچھ لوگوں کے چہرے پر خوشی کے آثار دکھائی دیئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا جان لو، خوش ہوجاؤ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دوسری امتوں میں تمہارا تناسب ایسے ہی ہوگا جیسے اونٹ کے پہلو میں تل یا کسی جانور کی ٹانگ میں داغ۔

❀❀ سعید بن ابی عروبہ نے بھی اسی طرح یہ حدیث قتادہ سے روایت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8696 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدَانَ السَّعْدِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ، وَقَدْ رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

✧ سعید بن ابی عروبہ اور ہشام بن ابی عبداللہ نے قتادہ کے واسطے سے حسن سے روایت کیا ہے کہ عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، اس کے بعد انہوں نے مفصل حدیث نقل کی ہے، اور ہم نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8697 - حَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَعِنْدَهُ اَصْحَابُهُ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ) (الحج: 1) اِلَى آخِرِ الْاٰيَةِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ ذَاكَ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: " ذَاكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِآدَمَ: قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ - اَوْ قَالَ: بَعْثًا اِلَى النَّارِ - فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ مِنْ كَمْ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ " فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْقَوْمِ، وَوَقَعَتْ عَلَيْهِمُ الْكَآبَةُ وَالْحُزْنُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَفَرِحُوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّكُمْ بَيْنَ خَلِيْقَتَيْنِ لَمْ يَكُوْنَا مَعَ اَحَدٍ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ، وَاِنَّمَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ - اَوْ فِي الْاُمَمِ - كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ النَّاقَةِ، وَاِنَّمَا اُمَّتِيْ جُزْءٌ مِنْ اَلْفِ جُزْءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8697 - صحيح

✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی موجودگی میں یہ آیت تلاوت کی

: (یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ آیت آخر تک پڑھی پھر فرمایا: تم جانتے ہو، یہ کس دن کی بات ہو رہی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اٹھیئے اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دیجئے، آدم علیہ السلام پوچھیں گے کہ یا اللہ کتنے لوگوں کو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہزار میں سے ۹۹۹ لوگوں کو دوزخ میں اور ایک کو جنت میں بھیج دو، یہ بات صحابہ کرام پر بہت گراں گزری، سب پریشان اور غمگین ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کا ایک حصہ ہو گے، پھر صحابہ کرام خوش ہو گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کرو، اور خوش ہو جاؤ، کیونکہ تمہارے اندر یاجوج اور ماجوج دو ایسی مخلوقیں ہیں، کہ یہ جس قوم کے ساتھ ہو جاتی ہیں ان کو کثیر کر دیتی ہیں، اور باقی لوگوں میں تمہارا تناسب ایسے ہی ہو گا جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا کسی جانور کی ٹانگ میں داغ۔ اور وہ (جنت میں جانے والا) ہزارواں حصہ میری امت ہی ہو گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8698 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا عَفَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ، قَالَا: ثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: وَکُنَّا جُلُوْسًا فِی الْمَسْجِدِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: اِنَّ اَعْظَمَ اَیَّامِ الدُّنْیَا یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، وَاِنَّ اَکْرَمَ خَلِیْقَةِ اللّٰهِ عَلَی اللّٰهِ اَبُوْ الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاَیْنَ الْمَلَائِکَةُ؟ قَالَ: فَنَظَرَ اِلَیَّ وَضَحِكَ وَقَالَ: "یَا ابْنَ اَخِیْ هَلْ تَدْرِیْ مَا الْمَلَائِکَةُ؟ اِنَّمَا الْمَلَائِکَةُ خَلْقٌ کَخَلْقِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالرِّیَاحِ وَالسَّحَابِ وَسَائِرِ الْخَلْقِ الَّذِیْ لَا یَعْصِی اللّٰهَ شَیْئًا، وَاِنَّ الْجَنَّةَ فِی السَّمَاءِ، وَاِنَّ النَّارَ فِی الْاَرْضِ، فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ بَعَثَ اللّٰهُ الْخَلِیْقَةَ اُمَّةً اُمَّةً وَنَبِیًّا نَبِیًّا حَتّٰی یَکُوْنَ اَحْمَدُ وَاُمَّتُهُ آخِرَ الْاُمَمِ مَرْکَزًا، قَالَ: فَیَقُوْمُ فَیَتْبَعُهُ اُمَّتُهُ بَرُّهَا وَفَاجِرُهَا، ثُمَّ یُوْضَعُ جِسْرُ جَهَنَّمَ فَیَاْخُذُوْنَ الْجِسْرَ فَیَطْمِسُ اللّٰهُ اَبْصَارَ اَعْدَائِهِ فَیَتَهَافَتُوْنَ فِیْهَا مِنْ شِمَالٍ وَیَمِیْنٍ وَیَنْجُو النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّالِحُوْنَ مَعَهُ فَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِکَةُ فَتُوَرِّیْهِمْ مَنَازِلَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ عَلٰی یَمِیْنِكَ عَلٰی یَسَارِكَ حَتّٰی یَنْتَهِیَ اِلٰی رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَیُلْقٰی لَهُ کُرْسِیٌّ عَنْ یَمِیْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ: اَیْنَ عِیْسٰی وَاُمَّتُهُ؟ فَیَقُوْمُ فَیَتْبَعُهُ اُمَّتُهُ بَرُّهَا وَفَاجِرُهَا فَیَاْخُذُوْنَ الْجِسْرَ فَیَطْمِسُ اللّٰهُ اَبْصَارَ اَعْدَائِهِ فَیَتَهَافَتُوْنَ فِیْهَا مِنْ شِمَالٍ وَیَمِیْنٍ، وَیَنْجُو النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّالِحُوْنَ مَعَهُ فَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِکَةُ فَتُوَرِّیْهِمْ مَنَازِلَهُمْ فِی الْجَنَّةِ عَلٰی یَمِیْنِكَ عَلٰی یَسَارِكَ حَتّٰی یَنْتَهِیَ اِلٰی رَبِّهِ فَیُلْقٰی لَهُ کُرْسِیٌّ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ، قَالَ: ثُمَّ یَتْبَعُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالْاُمَمُ حَتّٰی یَکُوْنَ آخِرُهُمْ نُوْحٌ رَحِمَ اللّٰهُ نُوْحًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَلَیْسَ بِمَوْقُوْفٍ فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ عَلٰی تَقَدُّمِهِ فِیْ مَعْرِفَةِ

قَدِيمَةٍ مِنْ جُمْلَةِ الصَّحَابَةِ، وَقَدْ اَسْنَدَهُ بِذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8698 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں: ہم جمعہ کے دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا: دنیا کے دنوں میں سب سے زیادہ عظمت والا دن جمعہ ہے، اس دن میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، اور زمین پر اللہ تعالیٰ کے سب سے کریم خلیفہ ابوالقاسم ﷺ ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے، فرشتے کہاں ہیں؟ آپ ﷺ میری طرف دیکھ کر مسکرا دیئے، اور فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا تم جانتے ہو کہ فرشتے کیا ہوتے ہیں؟ جیسے آسمان، زمین، ہوا، بادل اور دوسری مخلوقات جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتی، ان کی طرح فرشتے بھی ایک مخلوق ہیں، اور جنت آسمانوں میں ہے اور دوزخ زمین میں ہے، جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک ایک امت کے ساتھ ایک ایک نبی کو اٹھائے گا، حتیٰ کہ احمد مجتبیٰ ﷺ اور ان کی امت سب سے آخر میں اٹھیں گے، پھر نبی اٹھیں گے اور ان کے ہمراہ ان کی نیک و بد ساری امتیں بھی اٹھیں گی، پھر جہنم پر پل بچھایا جائے گا، وہ پل کو پکڑ لیں گے، اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کی آنکھیں سلب کر لے گا، وہ دائیں بائیں ہاتھ ماریں گے اور آگ میں گریں گے، نبی اکرم ﷺ کو اور آپ کے طفیل تمام نیک لوگوں کو نجات ملے گی، پھر فرشتے ان سے ملاقات کریں گے، فرشتے ان کی جنت کی منازل ان کے دائیں بائیں دکھائیں گے حتیٰ کہ حضور ﷺ اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچیں گے، آپ کو اللہ تعالیٰ کی کرسی کے دائیں جانب بٹھایا جائے گا، پھر ایک منادی ندا دے گا: عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت کہاں ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھیں گے اور ان کی امت کے تمام نیک اور برے لوگ بھی ان کے ہمراہ اٹھیں گے، یہ بھی پل پر سے گزریں گے، اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کی آنکھیں بھی سلب کر لے گا، یہ بھی وہاں پر دائیں بائیں ہاتھ مارتے پھریں گے، ان کے نبی اور ان کے نیک امتیوں کو نجات ملے گی، پھر فرشتے ان سے ملاقات کریں گے، اور ان کی جنت کی منازل ان کے دائیں بائیں چھپائیں گے حتیٰ کہ وہ نبی علیہ السلام اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ جائیں گے ان کے لئے دوسری جانب کرسی رکھی جائے گی، پھر اس کے بعد دیگر انبیاء کرام اور ان کی امتیں آتی رہیں گی، اور سب سے آخر میں حضرت نوح علیہ السلام آئیں گے، اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام پر رحم فرمائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث موقوف نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن سلام کا شمار صحابہ کرام میں ہوتا ہے اور کئی مقامات پر ان کی روایات رسول اللہ ﷺ کے صریح ذکر کے ساتھ بھی موجود ہیں۔

8699 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ قَرَاَ: (يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا) (الفرقان: 25) قَالَ: " تَشَقَّقُ سَمَاءُ الدُّنْيَا وَتَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى كُلِّ سَمَاءٍ، فَيَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَهُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ فِي الْاَرْضِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، فَيَقُوْلُ

اَهْلُ الْاَرْضِ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَسَمَاءِ الدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مَنْ اَهْلِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَالثَّانِيَةِ وَالدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ وَالثَّالِثَةِ وَالثَّانِيَةِ وَالدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ وَالرَّابِعَةِ وَالثَّالِثَةِ وَالثَّانِيَةِ وَالدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَالْخَامِسَةِ وَالرَّابِعَةِ وَالثَّالِثَةِ وَالثَّانِيَةِ وَالدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا ثُمَّ يَنْزِلُ الْكُرُوبِيُّونَ وَهُمْ اَكْثَرُ مَنْ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِينَ وَحَمَلَةِ الْعَرْشِ لَهُمْ قُرُونٌ كُعُوبٌ كَكُعُوبِ الْقَنَا، مَا بَيْنَ قَدَمِ اَحَدِهِمْ كَذَا وَكَذَا، وَمِنْ اَخْمَصِ قَدَمِهِ اِلٰى كَعْبِهِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ، وَمِنْ كَعْبِهِ اِلٰى رُكْبَتِهِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ، وَمِنْ رُكْبَتِهِ اِلٰى اَرْنَبَتِهِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ، وَمِنْ تَرْقُوَتِهِ اِلٰى مَوْضِعِ الْقُرْطِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ آخِرِهِمْ مُحْتَجٌّ بِهِمْ غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيِّ وَهُوَ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِنَّهُ عَجِيبٌ بِمَرَّةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8699 – إسناده قوی

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی

(يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا) (الفرقان: 25)

''اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اتارے جائیں گے پوری طرح'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور فرمایا: دنیا کا آسمان پھٹ جائے گا، اور ہر آسمان سے فرشتے اتریں گے، آسمانِ دنیا کے فرشتے بھی اتریں گے، ان کی تعداد زمین کے تمام انسانوں اور جنات سے زیادہ ہے، زمین والے، ان سے پوچھیں گے: کیا تمہارے اندر ہمارا رب بھی موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر دوسرے آسمان والے نازل ہوں گے، ان کی تعداد پہلے آسمان والوں اور دنیا کے تمام جنات اور انسانوں سے زیادہ ہوگی، زمین والے ان سے پوچھیں گے: کیا تمہارے اندر ہمارا رب ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر تیسرے آسمان والے فرشتے نازل ہوں گے، ان کی تعداد پہلے، دوسرے آسمان کے فرشتوں اور زمین کے انسان اور جنات سے زیادہ ہوگی، زمین والے ان سے بھی پوچھیں گے کہ کیا تمہارے اندر ہمارا رب موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر چوتھے آسمان والے فرشتے نازل ہوں گے، ان کی تعداد پہلے، دوسرے اور تیسرے آسمان کے فرشتوں اور زمین کے

انسان اور جنات سے زیادہ ہوگی، زمین والے ان سے بھی پوچھیں گے کہ کیا تمہارے اندر ہمارا رب موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر پانچویں آسمان والے فرشتے نازل ہوں گے، ان کی تعداد پہلے، دوسرے، تیسرے اور چوتھے آسمان کے فرشتوں اور زمین کے انسان اور جنات سے زیادہ ہوگی، زمین والے ان سے بھی پوچھیں گے کہ کیا تمہارے اندر ہمارا رب موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر چھٹے آسمان والے فرشتے نازل ہوں گے، ان کی تعداد پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں آسمان کے فرشتوں اور زمین کے انسان اور جنات سے زیادہ ہوگی، زمین والے ان سے بھی پوچھیں گے کہ کیا تمہارے اندر ہمارا رب موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر ساتویں آسمان والے فرشتے نازل ہوں گے، ان کی تعداد پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے آسمان کے فرشتوں اور زمین کے انسان اور جنات سے زیادہ ہوگی، زمین والے ان سے بھی پوچھیں گے کہ کیا تمہارے اندر ہمارا رب موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر کروبیین فرشتے نازل ہوں گے ان کی تعداد ساتوں آسمانوں کے فرشتوں اور زمین کے تمام جنات اور انسانوں سے زیادہ ہوگی۔ اور جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں، ان کے سینگ بھی ہیں اور کھر بھی ہیں جیسا کہ جنگلی گائے کے سینگ اور کھر ہوتے ہیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دو قدموں کے درمیان کی مسافت بتائی، ان کے قدم کے تلوے سے ٹخنے تک کی مسافت پانچ سو سال کی مسافت ہے، اور ان کے ٹخنے سے گھٹنے تک پانچ سو سال کی مسافت ہے اور گھٹنے سے ناک تک پانچ سو سال کی مسافت ہے، اور اس کی ہنسلی سے اس کے تھن تک پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

❀❀ اس حدیث کے تمام راوی محتج بہ (ان کی روایات سے استدلال کیا گیا) ہیں، سوائے علی بن زید بن جدعان قرشی کے۔ یہ حدیث اگرچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک موقوف ہے لیکن بہت پسندیدہ حدیث ہے۔

8699 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هُبَيْرَةَ بْنَ يَرِيمَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَلَا (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ) (إبراهيم: 48)، قَالَ: اَرْضٌ كَالْفِضَّةِ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ يُسْفَكْ فِيهَا دَمٌ وَلَمْ يُعْمَلْ فِيهَا خَطِيئَةٌ يَسْمَعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ حُفَاةٌ عُرَاةٌ قِيَامًا، ثُمَّ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ وَقِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8699 - إسناده قوى

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ (إبراهيم: 48)

''جس دن بدل دی جائے گی زمین، اس زمین کے سوا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: زمین ایک صاف ستھرے سفید انڈے کی مانند ہوگی، اس میں خون کا ایک قطرہ تک نہیں بہایا گیا تھا، اور نہ ہی اس میں کوئی گناہ کیا گیا تھا، پکارنے والا ان سب تک اپنی آواز پہنچائے گا اور وہ ایک ہی نگاہ میں سب کو دیکھے گا، سب لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن کھڑے ہوں گے، سب اپنے پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے۔

8700 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ) (إبراهيم: 48) قَالَ: اَرْضٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ يُسْفَكْ فِيهَا دَمٌ وَّلَمْ يُعْمَلْ فِيهَا بِخَطِيئَةٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ حُفَاةٌ عُرَاةٌ كَمَا خُلِقُوا حَتَّى يُلْجِمَهُمُ الْعَرَقُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8700 – صحيح على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ (إبراهيم: 48)

''جس دن بدل دی جائے گی زمین، اس زمین کے سوا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: زمین ایک صاف ستھرے سفید انڈے کی مانند ہوگی، اس میں خون کا ایک قطرہ تک نہیں بہایا گیا، اور نہ ہی اس میں کوئی گناہ کیا گیا تھا، پکارنے والا ان سب کو اپنی آواز سنادے گا اور اس کی نظر سب پر برابر پہنچے گی، سب لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن کھڑے ہوں گے، سب لوگ اپنے پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے۔

8701 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تُمَدُّ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدًّا لِعَظَمَةِ الرَّحْمٰنِ، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ لِبَشَرٍ مَنْ بَنِيْ آدَمَ اِلَّا مَوْضِعَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ اُدْعَى اُوْلَى النَّاسِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فَاَقُوْمُ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَخْبَرَنِيْ هٰذَا – لِجِبْرِيْلَ وَهُوَ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَاللّٰهِ مَا رَآهُ جِبْرِيْلُ قَبْلَهَا قَطُّ – اَنَّكَ اَرْسَلْتَهُ اِلَيَّ، قَالَ وَجِبْرِيْلُ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ حَتَّى يَقُوْلَ اللّٰهُ: صَدَقَ، ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فِي الشَّفَاعَةِ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ عِبَادُكَ عَبَدُوكَ فِي اَطْرَافِ الْاَرْضِ، فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَرْسَلَهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَمَّا حَدِيْثُ يُوْنُسَ (ص:615)،

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عظمت کی بناء پر زمین سمیٹ دی جائے گی ، اور یہ صرف اتنی رہ جائے گی جتنی ایک انسان کے قدم رکھنے کی جگہ ہوتی ہے پھر مجھے بلایا جائے گا، میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر مجھے اجازت ملے گی ، میں سجدے سے اٹھ جاؤں گا اور عرض کروں گا: اے میرے رب مجھے اس شخص نے بتایا تھا، (حضرت جبریل امین علیہ السلام اس وقت اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب کھڑے ہوں گے ،اور اللہ کی قسم میں نے اس سے پہلے ان کو کبھی نہیں دیکھا تھا) کہ تو نے اس کو میری جانب بھیجا ہے ،حضرت جبریل امین علیہ السلام بالکل خاموش کھڑے ہوں گے اور کوئی جواب نہیں دیں گے ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے آپ سے سچ کہا تھا ، پھر مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی ، میں کہوں گا: اے میرے رب، تیرے بندے زمین کے اطراف میں تیری عبادت کرتے رہے ، یہ مقام محمود ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اور اس حدیث کو زہری سے روایت کرنے میں یونس بن یزید اور معمر بن راشد نے ارسال کیا ہے۔

8702 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَلَمْ يُسَمِّهِ اَنَّ الْاَرْضَ تُمَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ، وَاَمَّا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ

✧✧ حضرت علی بن حسین ایک اہل علم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں (آپ نے اس اہل علم کا نام ذکر نہیں کیا) کہ قیامت کے دن زمین سمیٹ دی جائے گی ،اس کے بعد سابقہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی۔

حضرت معمر سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

8703 – فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُمَدُّ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8701 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ معمر نے زہری سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن زمین سمیٹ دی جائے گی۔اس کے بعد سابقہ حدیث کی مثل پوری حدیث بیان کی۔

8704 –cc حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ الْاَرْضِ فَيَعْرَقُ النَّاسُ، فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَبْلُغُ عَرَقُهُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعَجُزَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْخَاصِرَةَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ مَنْكِبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ عُنُقَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ

وَسَطَ فِيهِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ فَاَلْجَمَهَا فَاهُ، رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا وَمِنْهُمْ مَنْ يُغَطِّيهِ عَرَقُهُ وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِشَارَةً فَاَمَرَّ يَدَهُ فَوْقَ رَاْسِهِ مَنْ غَيْرِ اَنْ يُصِيبَ الرَّاْسَ دُوِّرَ رَاحَتَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8704 – صحيح

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج زمین کے بالکل قریب آجائے گا، لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے، کسی کا پسینہ اس کے ٹخنوں تک ہوگا، کوئی آدھی پنڈلی تک پسینے میں ڈوبا ہوگا، بعض گھٹنوں تک اور بعض کمر تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے، کچھ لوگوں کا پسینہ سینے تک اور کچھ کا کندھوں تک ہوگا، بعض کا پسینہ گردن تک ہوگا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کچھ لوگوں کو یہاں تک پسینہ آرہا ہوگا، اور اس کا پسینہ اس کے منہ میں پڑ رہا ہوگا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں دیکھا، کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اپنے پسینے میں ڈوب چکے ہوں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنے سر کے اردگرد گھماتے ہوئے اپنی ہتھیلی کو دائیں اور بائیں گھمایا اور ہاتھ سر کو نہ لگنے دیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8705 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا اَبُو قِلَابَةَ، ثنا اَبُو عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يُلْجِمُ الْعَرَقُ النَّاسَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِلَى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: يُلْجِمُهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِاِصْبَعِهِ تَحْتَ شَحْمَةِ اُذُنِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8705 – صحيح

✧✧ سعید بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان میں سے ایک نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ اپنے پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے، ان میں سے ایک نے کہا: کانوں کی لو تک ہوگا اور دوسرے نے کہا: ڈوبا ہوا ہوگا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کان کی لو کے نیچے ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہاں تک۔

حدیث: 8704

صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر الإخبار عن وصف تباين الناس في العرق في يوم القيامة - حديث:7437' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين ' حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:17131' مسند الروياني - ابو عشانة ' حديث:229

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8706 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيُحْبَسُ اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْدَمَا يُجَاوِزُوْنَ الصِّرَاطَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ فَيُؤْخَذُ لِبَعْضِهِمْ مَنْ بَعْضٍ مَظَالِمُهُمُ الَّتِي تَظَالَمُوهَا فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا اُذِنَ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَلَاَحَدُهُمْ اَعْرَفُ بِمَنْزِلِهِ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا قَالَ قَتَادَةُ: قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: مَا يُشْبِهُ اِلَّا اَهْلَ جُمُعَةٍ انْصَرَفُوا مَنْ جُمُعَتِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8706 - صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پلصراط سے گزرنے کے بعد ایک مقام پر جنتیوں کو روک لیا جائے گا، اور دنیا میں کئے گئے ظلم وزیادتی کا بدلہ دلوایا جائے گا، جب سب لوگ پاک صاف ہو جائیں گے تب ان کو جنت میں جانے کی اجازت ملے گی، اور ہر جنتی جنت میں اپنے مقام کو اس سے بھی زیادہ پہچانتا ہوگا جتنا دنیا میں وہ اپنے گھر کو پہچانتا ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو اس بات سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جیسا کہ کچھ لوگ جمعہ پڑھنے گئے ہوں اور وہ جمعہ پڑھ کر اب واپس آ گئے ہوں۔ (اتنی دیر میں کوئی شخص اپنا گھر تو بھول نہیں جاتا)

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8707 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِي هَانِءٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ: (يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) (المطففين: 6) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِكُمْ اِذَا جَمَعَكُمُ اللّٰهُ كَمَا يُجْمَعُ النَّبْلُ فِي الْكِنَانَةِ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8707 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی

يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ (المطففين: 6)

''جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: وہ وقت کیسا ہوگا، جب اللہ تم سب کو اس طرح جمع کرلے گا جیسا کہ ترکش میں چلے، یہ عمل پچاس ہزار سال جاری رہے گا، (اس پورے عرصے میں) اللہ تعالیٰ تمہاری جانب نگاہ نہیں فرمائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8708 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْوَزِيرِ التَّاجِرُ، ثنا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الرَّازِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَهٰذِهِ السُّورَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ) (الزمر: 31) قَالَ الزُّبَيْرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوبِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُؤَدِّيَ اِلٰى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ قَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيدٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8708 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت اور یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ (الزمر: 31)

''بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور انہیں بھی مرنا ہے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خاص گناہوں کے ہمراہ، ہماری آپس کی دنیاوی رنجشوں کا بھی حساب ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، ان سب کا حساب ہوگا حتیٰ کہ ہر صاحب حق کو اس کا حق دلایا جائے گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم، وہ معاملہ تو بہت سخت ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8709 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: لَقَدْ عِشْنَا بُرْهَةً مِنْ دَهْرٍ وَمَا نَرٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ اِلَّا فِيْنَا وَفِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ: (اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ) (الزمر: 31) فَقُلْتُ: نَخْتَصِمُ اَمَّا نَحْنُ فَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ، وَاَمَّا دِيْنُنَا فَالْاِسْلَامُ، وَاَمَّا كِتَابُنَا فَالْقُرْاٰنُ فَلَا نُغَيِّرُ وَلَا نُحَرِّفُ اَبَدًا، وَاَمَّا قِبْلَتُنَا فَالْكَعْبَةُ، وَاَمَّا حَرَامُنَا اَوْ حَرَمُنَا فَوَاحِدٌ، وَاَمَّا نَبِيُّنَا فَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ نَخْتَصِمُ حَتّٰى كَفَحَ بَعْضُنَا وُجُوهَ بَعْضٍ بِالسُّيُوفِ، فَعَرَفْتُ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8709 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم نے زندگی کا ایک حصہ گزار دیا اور اس میں ہمارا یہ خیال رہا کہ یہ آیت
إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ (الزمر: 31)
''بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور انہیں بھی مرنا ہے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

ہمارے بارے میں اور اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے، میں نے کہا: ہم تو اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرتے ہی نہیں، اور ہمارا دین، اسلام ہے، ہماری کتاب ''قرآن کریم'' ہے، ہم اس میں نہ کوئی تبدیلی کریں گے اور نہ کوئی ردوبدل کریں گے، اور ہمارا قبلہ ''کعبہ'' ہے۔ ہمارا حرم ایک ہے۔ ہمارے نبی ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو ہم کیسے جھگڑیں گے؟ (پھر ایک وقت آیا کہ) ہم ایک دوسرے کے چہرے تلواروں سے زخمی کرنے لگ گئے، تو میں جان گیا کہ یہ آیت خاص ہمارے حق میں ہی نازل ہوئی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8710 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحِيرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْعِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ الْمَازِنِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَأَلَهُ نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ، عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ) (المرسلات: 35) وَ (لَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا) (وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ) (الصافات: 27) وَ (هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ) فَمَا هٰذَا؟ قَالَ: وَيْحَكَ هَلْ سَأَلْتَ عَنْ هٰذَا أَحَدًا قَبْلِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ: " أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ سَأَلْتَ هَلَكْتَ، أَلَيْسَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ) (الحج: 47)؟ " قَالَ: بَلٰى، وَأَنَّ لِكُلِّ مِقْدَارِ يَوْمٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ لَوْنٌ مِنْ هٰذِهِ الْأَلْوَانِ
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8710 – یحیی ضعفه النسائی

✧✧ داؤد بن ابی ہند بیان کرتے ہیں کہ نافع بن ازرق نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان آیات کے بارے میں پوچھا

(هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ) (المرسلات: 35)
''یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)
وَ (لَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا)

''تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاءَ لُوْنَ) (الصافات: 27)

''اوران میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا، آپس میں پوچھتے ہوئے بولے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(هَاؤُمُ اقْرَءُ وْا كِتَابِيَهْ)

''کہے گا: لو میرے نامہ اعمال پڑھو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ان کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو، کیا تو نے مجھ سے پہلے ان آیات کے بارے میں کسی سے پوچھا؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا کیا۔ اگر تو کسی سے پوچھ لیتا تو مارا جاتا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ) (الحج: 47)

''اور بے شک تمہارے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ).

اس نے کہا: جی ہاں۔ ان ایام میں سے ہر دن کی ایک مقدار ہے اور رنگوں میں سے ایک رنگ ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8711 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاِمَامَ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، يَقُوْلُ: " سَاَلْتُ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيَّ عَنْ سَبَبِ مَوْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، فَقَالَ: كَانَ يُقْرَاُ عَلَيْهِ كِتَابُ الْاَهْوَالِ فَقُرِءَ عَلَيْهِ خَبَرٌ فَخَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَحَمَلْنَاهُ وَاَدْخَلْنَاهُ الدَّارَ فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتّٰى تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "

✧✧ امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی سے حضرت عبداللہ بن وہب کی وفات کا سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ان کے سامنے کتاب الاہوال اکثر پڑھی جاتی تھی، ایک دفعہ آخرت کا کوئی قصہ پڑھا گیا، وہ سنتے ہی ان پر بیہوشی طاری ہوگئی، ہم نے ان کو اٹھا کر گھر پہنچایا، اس دن سے وہ بیمار ہوئے اور اس بیماری سے جانبر نہ ہو سکے اور وفات پا گئے۔

8712 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَدْعُوْنِيْ رَبِّيْ فَاَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ تَبَارَكْتَ لَبَّيْكَ وَحَنَانَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ وَعَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ رَبَّ الْبَيْتِ " قَالَ: وَاِنَّ قَذْفَ الْمُحْصَنَةِ لَيَهْدِمُ عَمَلَ مِائَةِ سَنَةٍ وَقَدْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ شَاهِدًا

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، میرا رب مجھے بلائے گا، میں جواباً کہوں گا: میں حاضر ہوں، اور نیک بختی تیرے ہاتھ میں ہے، تو ہی برکت والا ہے، میں حاضر ہوں، اور ہدایت یافتہ وہی ہے جس کو تو ہدایت دے اور تیرا بندہ تیرے سامنے حاضر ہے، کوئی نجات کی جگہ اور کوئی پناہ گاہ تیرے سوا کوئی نہیں ہے، تو ہی برکت والا ہے، اے بیت اللہ کے رب۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی پاکدامنہ پر تہمت لگانے سے ایک سال کے نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ امام مسلم نے اسی حدیث کو شاہد کے طور پر نقل کیا ہے۔

8713 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ الصَّغِيرُ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ: اَلَا تَبْتَغِي لِاَضْيَافِكَ مَا يَبْتَغِي الرِّجَالُ لِاَضْيَافِهِمْ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَنُودًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8713 – صحيح

✧✧ ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا: جس طرح لوگ اپنے مہمانوں کے لئے تکلف کرتے ہیں، آپ اپنے مہمانوں کے لئے ایسا کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک خاردار گھاٹی ہے۔ بھاری بوجھ والے اس سے گزر نہیں سکیں گے، اس لئے میں اُس گھاٹی سے گزرنے کے لئے اپنا بوجھ ہلکا رکھنا چاہتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8714 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ بِبَغْدَادَ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُرْفَعُ لِلرَّجُلِ الصَّحِيفَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا تَزَالُ مَظَالِمُ بَنِيْ آدَمَ تَتْبَعُهُ حَتّٰى مَا يَبْقٰى حَسَنَةٌ، وَتُزَادُ عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ – اَوْ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَاصِمٌ – عَمَّنْ يَا اَبَا عُثْمَانَ، فَقَالَ: عَنْ سَلْمَانَ، وَسَعْدٍ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى عَدَّ سِتَّةً اَوْ سَبْعَةً مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ: فَسَاَلْتُ عَاصِمًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيهِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، وَاَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَتَّابٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عُثْمَانَ، يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ سَلْمَانَ وَاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8714 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کا صحیفہ اٹھایا جائے

گا، انسان کا کیا ہوا ہر ظلم اس وقت تک اس کے تعاقب میں رہے گا جب تک کہ اس کے نامہ اعمال میں ایک بھی نیکی باقی ہوگی ،پھر (جب لوگوں کو دینے کے لئے نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو) لوگوں کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں ڈالے جانے لگیں گے، عاصم نے ابوعثمان سے پوچھا: اے ابوعثمان آپ یہ حدیث کس کے حوالے سے بیان کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: سلمان سے، سعد سے، اور ابن مسعود سے، یوں انہوں نے چھ یا سات صحابہ کرام کے نام گنوا دیئے، حضرت شعبہ فرماتے ہیں: میں نے عاصم سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث مجھے ابوعثمان نے سلمان کے واسطے سے بیان کی ہے، اورعثمان بن عتاب نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے ابوعثمان کو سلمان کے واسطے سے اور دیگر کئی صحابہ کرام کے واسطے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمۃ اور امام مسلم علیہ الرحمۃ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8715 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فِي الْقِصَاصِ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ فَابْتَعْتُ بَعِيرًا فَشَدَدْتُ رَحْلِي، ثُمَّ سِرْتُ اِلَيْهِ شَهْرًا حَتّٰى قَدِمْتُ مِصْرَ – اَوْ قَالَ: الشَّامَ – فَاَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ فَقُلْتُ: حَدِيْثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ تُحَدِّثُ بِهٖ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ فِي الْقِصَاصِ خَشِيتُ اَنْ اَمُوتَ قَبْلَ اَنْ اَسْمَعَهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " يَوْمَ يُحْشَرُ الْعِبَادُ – اَوْ قَالَ: النَّاسُ – حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ: اَنَا الْمَلِكُ، اَنَا الدَّيَّانُ، لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَلِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ مَظْلِمَةٌ حَتّٰى اَقُصَّهُ مِنْهُ، وَلَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَنْ يَدْخُلَ النَّارَ وَلِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ حَتّٰى اَقُصَّهُ مِنْهُ حَتَّى اللَّطْمَةَ " قَالَ: قُلْنَا: كَيْفَ وَاِنَّمَا نَاْتِي اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً حُفَاةً غُرْلًا بُهْمًا، قَالَ: بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8715 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما مجھے ایک صحابی کے حوالے سے قصاص کے بارے میں ایک حدیث معلوم ہوئی ہے جو کہ میں نے خود ان سے نہیں سنی تھی، میں نے اس کے لئے ایک اونٹ خریدا، اپنا رخت سفر باندھا، پھر میں پورے ایک مہینے کا سفر کر کے مصر یا شام پہنچا، میں حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور عرض کی: مجھے پتا چلا ہے کہ آپ قصاص کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان بیان کرتے ہیں، وہ میں نے نہیں سنا، مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ فرمانِ مصطفیٰ سننے سے پہلے کہیں موت نہ آ جائے، تب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس دن لوگوں کو ننگے

بدن اور ننگے پاؤں جمع کیا جائے گا، ان کے جسم پر کوئی چیز نہ ہوگی پھر ان کو ایسی آواز میں نداء دی جائے گی، جو قریب و بعید سے یکساں سنائی دے گی، کہنے والا کہے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بدلہ دینے والا ہوں، کسی جنتی کو جنت میں اور کسی دوزخی کو دوزخ میں اس وقت تک جانے کی اجازت نہیں ہے جب تک میں اس کے تمام مظالم کا بدلہ نہ لے لوں، حتیٰ کہ کسی کو طمانچہ بھی مارا ہوگا تو اس کا بھی بدلہ لوں گا، راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: جب ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ننگے پاؤں، ننگے بدن خالی ہاتھ حاضر ہوں گے تو بدلہ کس چیز سے دلوایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8716 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، اَنْبَاَ عَوْفٌ، عَنْ اَبِى الْمُغِيرَةِ الْقَوَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مُدَّتِ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِيمِ وَحَشَرَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ الْاِنْسَ وَالْجِنَّ وَالدَّوَابَّ وَالْوُحُوشَ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ جَعَلَ اللّٰهُ الْقِصَاصَ بَيْنَ الدَّوَابِّ حَتّٰى تَقُصَّ الشَّاةُ الْجَمَّاءُ مِنَ الْقَرْنَاءِ بِنَطْحَتِهَا فَاِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقِصَاصِ بَيْنَ الدَّوَابِّ قَالَ لَهَا: كُوْنِىْ تُرَابًا، فَتَكُوْنُ تُرَابًا فَيَرَاهَا الْكَافِرُ فَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرَابًا رُوَاتُهُ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ غَيْرَ اَنَّ اَبَا الْمُغِيرَةِ مَجْهُولٌ، وَتَفْسِيرُ الصَّحَابِىِّ مُسْنَدٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن آئے گا، زمین کو دسترخوان کی مانند بچھا دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو، تمام جنات کو، چوپایوں کو اور درندوں کو جمع فرمائے گا، جب وہ دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ جانوروں میں بھی قصاص جاری فرمائے گا حتیٰ کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے اس کے سینگ مارنے کا بدلہ دلوایا جائے گا، جب اللہ تعالیٰ جانوروں کے قصاص سے فارغ ہو جائے گا تو ان کو فرمائے گا: تو مٹی ہو جا، تو وہ سب مٹی ہو جائیں گے، اس سارے معاملہ کو کافر دیکھ رہے ہوں گے، وہ دیکھ کر کہیں گے: کاش کہ میں بھی مٹی ہو جاتا۔

✿✿ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، سوائے ابوالمغیرہ کے، کہ یہ مجہول ہے۔ اور صحابی کی تفسیر مسند ہوا کرتی ہے۔

8717 - اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الْمُزَكِّى، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِىُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِىِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الدَّوَاوِينُ ثَلَاثَةٌ فَدِيوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا، وَدِيوَانٌ لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهِ شَيْئًا، وَدِيوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا، فَاَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِى لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَالْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) (النساء: 48) وَاَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِى لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهِ شَيْئًا قَطُّ فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ، وَاَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِى لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَيْنَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مَحَالَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8717 – صدقة ضعفوه وابن بابنوس فيه جهالة

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجسٹر تین طرح کے ہوں گے

○ ایک رجسٹر ایسا ہوگا جس میں سے کچھ بھی اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا۔

○ ایک رجسٹر ایسا ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی پرواہ نہیں کرے گا۔

○ ایک رجسٹر ایسا ہوگا جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہیں چھوڑے گا۔

جس رجسٹر میں سے کچھ بھی معاف نہیں کرے گا، وہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

(إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) (النساء: 48

"بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے، جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور وہ رجسٹر جس کی اللہ تعالیٰ کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا، یہ بندے کا اپنی ذات پر کیا ہوا وہ ظلم ہے جو صرف اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے۔

اور وہ رجسٹر جس میں سے کچھ بھی اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا، وہ بندوں کے ایک دوسرے پر کئے ہوئے ظلم ہیں، ان کا قصاص لازمی ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8718 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، اَنْبَاَ عَبَّادُ بْنُ شَيْبَةَ الْحَبَطِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ اِذْ رَاَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي؟ قَالَ: " رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِي جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ. فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يَا رَبِّ خُذْ لِي مَظْلِمَتِي مِنْ اَخِي، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِلطَّالِبِ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِاَخِيكَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ اَوْزَارِي " قَالَ: وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُكَاءِ، ثُمَّ قَالَ: " اِنَّ ذَاكَ الْيَوْمَ عَظِيمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ اَنْ يُحْمَلَ عَنْهُمْ مِنْ اَوْزَارِهِمْ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلطَّالِبِ: " ارْفَعْ بَصَرَكَ فَانْظُرْ فِي الْجِنَانِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: يَا رَبِّ اَرٰى مَدَائِنَ مِنْ ذَهَبٍ وَقُصُورًا مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ لِاَيِّ نَبِيٍّ هٰذَا اَوْ لِاَيِّ صِدِّيقٍ هٰذَا اَوْ لِاَيِّ شَهِيدٍ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ، قَالَ: يَا رَبِّ وَمَنْ يَمْلِكُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَنْتَ تَمْلِكُهُ، قَالَ: بِمَاذَا؟ قَالَ: بِعَفْوِكَ عَنْ اَخِيكَ، قَالَ: يَا رَبِّ فَاِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَخُذْ بِيَدِ اَخِيكَ فَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ " فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنس رہے تھے، حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ کے ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو آدمی ہیں جو کہ اپنے رب کے سامنے پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہوں گے، ان میں سے ایک کہے گا: اے میرے رب! میرے بھائی سے میرے ظلم کا بدلہ لے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس طالب سے فرمائے گا: تو اپنے بھائی کے ساتھ اب کیا کرنا چاہتا ہے، جبکہ اس کی تو اب کوئی نیکی باقی نہیں بچی ہے، وہ کہے گا: اے میرے رب! میرے گناہ اس کے اوپر ڈال دیئے جائیں، یہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، پھر فرمایا: وہ دن بہت عظیم ہے، اس دن لوگ اس بات کے محتاج ہوں گے کہ ان کے بوجھ ان سے ہلکے کئے جائیں، اللہ تعالیٰ طالب سے فرمائے گا: اپنی نگاہ اٹھاؤ اور جنت میں دیکھو، وہ آدمی اپنا سر اٹھائے گا اور دیکھ کر بولے گا: یا اللہ میں سونے کے شہر اور سونے کے بنے ہوئے محلات دیکھ رہا ہوں، وہ محلات کس نبی کے ہیں؟ یا یہ کس صدیق کے ہیں؟ یا یہ کسی شہید کے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ اس کے لئے ہے جس نے ثمن خرچ کیا، وہ کہے گا: یا اللہ اس کا کون مالک ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم بھی اس کے مالک بن سکتے ہو، وہ پوچھے گا: یا اللہ وہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنے بھائی کو معاف کر کے، وہ کہے گا: یا اللہ میں نے اس کو معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنے بھائی کے ہاتھ کو پکڑ کر اس کو جنت میں لے جاؤ، اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنے درمیان صلح رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان صلح چاہتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8719 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ الصَّنْعَانِیُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِیُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْیُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ: اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8719 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی قیامت کا منظر نامہ اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہو، وہ سورت اذا الشمس کورت اور سورت اذا السماء انفطرت اور سورت اذا السماء انشقت پڑھ لیا کرے۔

حدیث: 8719

الجامع للترمذی - ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ومن سورة إذا الشمس كورت حديث:3337' مسند احمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4667

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8720 – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ الْفَضْلُ بْنُ عِيسَى الرَّقَاشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الْعَارَ لَيَلْزَمُ الْمَرْءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقُولَ: يَا رَبِّ لَاِرْسَالُكَ بِيْ اِلَى النَّارِ اَيْسَرُ عَلَيَّ مِمَّا اَلْقَى، وَاِنَّهُ لَيَعْلَمُ مَا فِيهَا مِنْ شِدَّةِ الْعَذَابِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8720 – الفضل واه

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر آدمی کو اپنے دنیا کے حقوق ادا کرنے پڑیں گے (اور اس معاملہ میں انسان اس قدر پریشان ہو جائے گا کہ) بندہ کہے گا: اے میرے رب میں اس وقت جس مصیبت میں گرفتار ہوں، اگر تو مجھے دوزخ میں بھیج دے تو میرے لئے اُس میں آسانی رہے گی، حالانکہ وہ دوزخ کے عذاب کو اچھی طرح جانتا ہوگا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8721 – وَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَحَدَّثْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَاَكْثَرْنَا الْحَدِيثَ، قَالَ: ثُمَّ تَرَاجَعْنَا اِلَى الْبُيُوتِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا غَدَوْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ اللَّيْلَةَ بِاَتْبَاعِهَا مِنْ اُمَّتِهَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَجِيءُ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ مِنْ قَوْمِهِ، حَتَّى اَتَى عَلَيَّ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ فِي كَبْكَبَةٍ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ اَعْجَبُونِي، فَقُلْتُ: رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰذَا اَخُوكَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ وَمَنْ تَبِعَهُ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ، قَالَ: قُلْتُ: رَبِّ فَاَيْنَ اُمَّتِي؟ فَقِيلَ لِي: انْظُرْ عَنْ يَمِينِكَ فَاِذَا الظِّرَابُ ظِرَابُ مَكَّةَ قَدْ سُوِّدَ بِوُجُوهِ الرِّجَالِ، فَقُلْتُ: رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اُمَّتُكَ، قَالَ: فَقِيلَ لِي: هَلْ رَضِيتَ؟ فَقُلْتُ: رَبِّ رَضِيتُ، قَالَ: ثُمَّ قِيلَ لِي: اِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِينَ اَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ " قَالَ: فَاَنْشَا عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَخُو بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ رَبَّكَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ اَنْشَا رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ رَبَّكَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدًا لَكُمْ اَبِي وَاُمِّي اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَكُونُوا مِنَ السَّبْعِينَ فَكُونُوا، فَاِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصَّرْتُمْ فَكُونُوا مِنْ اَهْلِ الظِّرَابِ، فَاِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصَّرْتُمْ فَكُونُوا مِنْ اَهْلِ الْاُفُقِ فَاِنِّي رَاَيْتُ ثَمَّ نَاسًا يَتَهَرَّشُونَ كَثِيرًا قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَكُوْنَ مَنْ تَبِعَنِي مِنْ اُمَّتِي رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوا الثُّلُثَ فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوا الشَّطْرَ فَكَبَّرْنَا، قَالَ: فَتَلَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْاٰخِرِينَ) (الواقعة: 40) قَالَ: فَرَاجَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ السَّبْعِينَ فَقَالُوْا: نَرَاهُمْ نَاسًا وُلِدُوا فِي الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ يَزَالُوا يَعْمَلُوْنَ بِهِ حَتّٰى مَاتُوا عَلَيْهِ، فَنُمِيَ حَدِيثُهُمْ ذٰلِكَ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8721 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں محو گفتگو تھے، ہم کافی دیر باتیں کرتے رہے، پھر ہم اپنے گھروں کو واپس چلے گئے، اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات انبیاء کرام کو ان کے پیروکاروں سمیت میرے پاس پیش کیا گیا، ایک نبی میرے پاس لائے گئے، ان کے ہمراہ تین پیروکار تھے، کسی نبی کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت تھی، کسی کے ساتھ بڑی جماعت تھی، کوئی نبی ایسا تھا کہ جس کا ایک بھی امتی نہیں تھا، حتیٰ کہ میرے پاس حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں لایا گیا، جب میں نے ان کو دیکھا تو انہوں نے مجھ پر تعجب کیا، میں نے پوچھا: اے میرے رب! یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارے بھائی موسیٰ بن عمران ہیں، ان کے ہمراہ ان کے پیروکار امتی ہیں، میں نے پوچھا: اے میرے رب! میری امت کہاں ہے؟ مجھے کہا گیا: آپ اپنے دائیں جانب دیکھئے، میں نے دیکھا تو مکہ کے ٹیلے انسانی سروں سے کالے ہو رہے تھے، میں نے پوچھا: اے میرے رب! یہ کون ہیں؟ فرمایا: آپ کی امت ہے۔ مجھ سے پوچھا گیا: کیا آپ راضی ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے رب! میں راضی ہوں، پھر مجھے کہا گیا: ان میں ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو بلاحساب جنت میں جائیں گے، بنی اسد بن خزیمہ کے بھائی عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اس موقع پر عرض پرداز ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اے اللہ اِس کو اُن میں سے کر دے" پھر ایک اور آدمی کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے بھی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن میں سے کر دے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ تم سے آگے نکل گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں، اگر تم ستر میں سے ہو سکو تو انہیں میں سے ہونا، اور اگر ان میں سے نہ ہو سکو تو ٹیلہ والوں میں سے ہونا، اور اگر ان میں سے بھی نہ ہو سکو تو اہل افق میں سے ہونا، کیونکہ میں نے وہاں بھی لوگوں کو دیکھا ہے جو کہ آپس میں جھگڑ رہے ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ میرے پیروکار امتی جنتیوں کا ایک چوتھائی ہوں گے۔ صحابی کہتے ہیں: یہ سن کر ہم نے نعرہ تکبیر لگایا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم جنتیوں میں ایک تہائی ہوں گے، ہم نے پھر اللہ اکبر کی صدا بلند کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں امید کرتا ہوں کہ جنتیوں میں نصف تم ہوں گے، ہم نے پھر اللہ اکبر کہا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیات پڑھیں

(ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْاٰخِرِينَ) (الواقعة: 40)

''اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

مسلمانوں نے ان ستر کی جانب رجوع کیا، اور کہنے لگے: ہم ان کو دیکھتے ہیں، وہ ایسے لوگ ہیں جو مسلمان پیدا ہوئے پھر وہ ساری زندگی نیک عمل کرتے رہے، حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی، ان لوگوں کی بات نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بتائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ ایسے ہوں گے جو نہ چوری کرتے ہیں، نہ علاج کے لئے داغ لگواتے ہیں، نہ فال پر یقین رکھتے ہیں بلکہ وہ صرف اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس انداز سے نقل نہیں کیا۔

8722 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَمَّا فِي ثَلَاثِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيزَانُهُ اَمْ يَثْقُلُ، وَعِنْدَ الْكُتُبِ حَتّٰى يُقَالَ: (هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ) حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ اَفِي يَمِينِهِ اَمْ فِي شِمَالِهِ اَوْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وَضَعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ حَافَّتَاهُ كَلَالِيبُ كَثِيرَةٌ وَحَسَكٌ كَثِيرٌ يَحْبِسُ اللّٰهُ بِهَا مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَنْجُو اَمْ لَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اِسْنَادُهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لَوْلَا اِرْسَالٌ فِيهِ بَيْنَ الْحَسَنِ وَعَائِشَةَ، عَلٰى اَنَّهُ قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ اَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَدْخُلُ وَهُوَ صَبِيٌّ مَنْزِلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاُمِّ سَلَمَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8722 – على شرط البخاري ومسلم لولا إرسال فيه بين الحسن وعائشة

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دوزخ کو یاد کیا اور رو پڑی، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی، میں نے کہا: مجھے دوزخ یاد آئی تو میں رو پڑی، کیا آپ اپنی اہلیہ کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین مقام ایسے ہوں گے جہاں کوئی بھی کسی کو یاد نہیں رہے گا۔

○ جب تک کہ وہ یہ نہیں جان لے گا کہ میزان پر اس کا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہے یا ہلکا۔

○ نامہ اعمال کھلنے کے وقت، حتیٰ کہ یہ آواز لگے گی: اس کا نامہ اعمال پڑھا جائے۔ (اس وقت بھی لوگوں کو ایک دوسرے کی خبر نہ ہوگی اور یہ کیفیت اس وقت تک برقرار رہے گی) جب تک ان کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں، یا اس کو پشت کے پیچھے سے دیا جائے گا۔

○ پل صراط کے موقع پر جب بندہ دوزخ کی پشت پر قدم رکھے گا، اس کے کناروں پر لوہے کے کنڈے اور خار دار پودے ہوں گے، ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا روک لے گا، (اس وقت بھی سب لوگ ایک دوسرے کو بھول چکے ہوں گے اوران کی یہ کیفیت اس وقت تک رہے گی) جب تک وہ یہ نہیں جان لیں گے کہ ان کو اس سے نجات ملے گی یا نہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح ہے، اس کی اسناد میں اگر حسن اور عائشہ کے درمیان ارسال نہ ہوتو یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق ہے، اور یہ روایات موجود ہیں کہ حضرت حسن بچپن میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آیا کرتے تھے۔

8723 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَيْسَانِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَلَسْنَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْحِجْرِ، فَقَالَ: ابْكُوْا فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا بُكَاءً فَتَبَاكَوْا، لَوْ تَعْلَمُونَ الْعِلْمَ لَصَلّٰى اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَنْكَسِرَ ظَهْرُهُ وَلَبَكٰى حَتّٰى يَنْقَطِعَ صَوْتُهُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8723 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مقام حجر میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا: روؤ، اگر رونا نہیں آتا تو رونے جیسی شکل بنالو، اگر تمہیں حقیقتِ حال کا علم ہوجائے تو تم اتنی نمازیں پڑھو کہ تمہاری کمر ٹوٹ جائے، پھر آپ رونے لگ گئے حتیٰ کہ روتے روتے ان کی آواز بیٹھ گئی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8724 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ خَبَّابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَلَمَّا سَاغَ لَكُمُ الطَّعَامُ وَلَا الشَّرَابُ، وَلَمَا نِمْتُمْ عَلَى الْفُرُشِ وَلَهَجَرْتُمُ النِّسَاءَ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ وَتَبْكُوْنَ وَلَوَدِدْتُ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَنِيْ شَجَرَةً تُعْضَدُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8724 – منقطع

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر تم وہ سب جان لو تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ، اور تمہیں کھانا پینا اچھا نہ لگے، تم بستر پر سونہ سکو، تم اپنی بیویوں کو چھوڑ دو گے، اور تم پہاڑوں کی جانب نکل جاؤ گے، اللہ سے پناہ مانگتے رہو گے اور روتے رہو گے۔ کاش کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے درخت بنایا ہوتا جس کو کاٹ دیا گیا ہوتا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8725 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الزِّيَادِيَّ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ الْاَصْبَحِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، يَظْهَرُ النِّفَاقُ، وَتُرْفَعُ الْاَمَانَةُ، وَتُقْبَضُ الرَّحْمَةُ، وَيُتَّهَمُ الْاَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ غَيْرُ الْاَمِينِ، اَنَاخَ بِكُمُ السَّرَفُ وَالْجُوبُ قَالُوْا: وَمَا السَّرَفُ وَالْجُوبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْفِتَنُ كَاَمْثَالِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8725 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہ سب جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، نفاق غالب ہوگا، امانت اٹھ جائے گی، رحمت ختم ہو جائے گی، امین لوگوں پر تہمتیں لگیں گی، بے ایمانوں کو امین قرار دیا جائے گا، تمہیں سرف اور حوب بٹھا دے گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرف اور حوب سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تاریک رات کی مانند فتنے ہوں گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس انداز سے نقل نہیں کیا۔

8726 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ، مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَّاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8726 – على شرط البخاري ومسلم

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچراتا ہے اور اس کا چرچرانے کا حق بھی ہے، اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو، اللہ کی قسم اگر تم وہ سب جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، اور تم بستروں پر بیویوں سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دو، اور تم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے پہاڑوں کی جانب نکل

جاؤ، میری آرزو ہے کہ کاش میں کوئی درخت ہوتا جس کو کاٹ دیا جاتا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8727 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: اَنْ يَنْظُرَ فِي سَيِّئَاتِهِ وَيَتَجَاوَزَ لَهُ عَنْهَا، اِنَّهُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ هَلَكَ، وَكُلَّمَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ حَتَّى الشَّوْكَةَ تَشُوكُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَشَاهِدُهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8727 - على شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی ''اے اللہ میرا حساب آسان لینا'' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسان حساب کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کسی کے گناہوں کو دیکھ کر صرف نظر کر لینا، اس دن جس کے حساب کی تفتیش شروع ہوگئی، اس کو عذاب ضرور ہوگا۔ اور مومن کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے، حتیٰ کہ مومن کے پاؤں میں جو کانٹا بھی چبھتا ہے اس کے بدلے بھی گناہ مٹائے جاتے ہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8728 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، ثَنَا الْحَرِيشُ بْنُ الْخِرِّيتِ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا رَافِعَةٌ يَدَيَّ وَاَنَا اَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْرِينَ مَا ذٰلِكَ الْحِسَابُ؟ فَقُلْتُ: ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا) (الانشقاق: 8) فَقَالَ لِي: يَا عَائِشَةُ اِنَّهُ مَنْ حُوسِبَ خُصِمَ ذٰلِكَ الْمَمَرُّ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8728 - الحريش قال البخارى فى حديثه نظر

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، میں اس وقت ہاتھ اٹھائے یہ دعا مانگ رہی تھی ''اے اللہ میرا حساب آسان لینا''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں پتا ہے کہ آسان حساب کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آسان حساب کا ذکر کیا ہے۔

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا (الانشقاق: 8)

''اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ جس شخص کا (سخت) حساب لیا جائے گا، اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر دیا جائے گا۔

8729 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ يُحْذَى لَهُ نَعْلَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَلَهُ شَوَاهِدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ اَمَّا حَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8729 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جس کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا، اس کو آگ کے جوتے پہنا دیئے جائیں گے، جس کی تپش کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی کچھ شواہد احادیث بھی موجود ہیں، جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں، ان کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

8730 - فَاَخْبَرَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْخَطْمِيُّ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ، وَمَا يَرَى اَنَّ فِي النَّارِ اَشَدَّ عَذَابًا مِنْهُ وَاَنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے کم عذاب جس کو دیا جائے گا، وہ ایسا شخص ہوگا جس کو آگ کے جوتے اور آگ کے تسمے پہنائے جائیں گے، اس کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح ابل رہا ہوگا، اور وہ خود اپنے بارے میں یہ سمجھ رہا ہوگا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اُسی کو ہو رہا ہے، حالانکہ اس کا عذاب سب سے ہلکا ہوگا۔

8731 - وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ، يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعْليق - من تلخيص الذهبی)8730 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ خیثمہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8732 - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَخْطُبُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِرَجُلٍ يُوْضَعُ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِيْ مِنْهَا دِمَاغُهُ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8732 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا، جس کے قدموں کے تلووں پر انگارہ رکھ دیا جائے گا، جس کی تپش کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی مانند کھول رہا ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8733 - وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمَةُ وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ "

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے ہلکا عذاب اس شخص کا ہوگا جس کے پاؤں کے تلووں میں انگارے رکھ دیئے جائیں گے ان کی وجہ سے اس کا دماغ یوں ابلے گا جیسے ہنڈیا یا تانبے کے برتن میں پانی ابلتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

8734 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ فِي النَّارِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ مَعَ اَجْزَاءِ الْعَذَابِ، وَمِنْهُمْ مَنْ هُوَ عَلٰى اَرْدِيَتِهِ مَعَ اَجْزَاءِ الْعَذَابِ، وَمِنْهُمْ مَنْ هُوَ اِلٰى تَرْقُوَتِهِ مَعَ اَجْزَاءِ الْعَذَابِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَدِ اغْتُمِرَ فِيهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَاَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8734 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا جس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی، اس کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا، کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے گھٹنوں تک عذاب ہوگا، کچھ ایسے ہوں گے جن کو عذاب کے اجزاء والی آگ کی چادریں اوڑھائی جائیں گی، کچھ ایسے ہوں گے جن کی ہنسلی تک عذاب ہوگا اور کچھ بدنصیب ایسے ہوں گے جو عذاب میں سر تک غرق ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

8735 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِهَمَدَانَ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، ثنا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثنا حَمَّادٌ، ثنا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُو طَالِبٍ وَفِي رِجْلَيْهِ نَعْلَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8735 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَمْنَعُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ فَهَلْ نَفَعْتَهُ؟ قَالَ: قَدْ وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهُ اِلٰى ضَحْضَاحٍ

وَحَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَابٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ اَبُو طَالِبٍ، قَالَ: فَلَعَلَّهُ اَنْ تَنْفَعَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا، اور وہ یہ ہوگا کہ ان کو آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی جس کی وجہ سے ان کا دماغ ابل رہا ہوگا۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالملک بن عمیر کی عبداللہ بن حارث کے واسطے سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل کی ہے (آپ فرماتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب تو آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے، آپ کا دفاع کیا کرتے تھے اور آپ کی وجہ سے پورے عرب پر غصہ ہوتے تھے، کیا آپ کی ذات سے بھی ان کو کوئی فائدہ پہنچا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان کو دوزخ کی گہرائی میں پایا تو ان کو وہاں سے ہلکے عذاب کی جانب نکال لیا۔

اور یزید بن الہاد نے عبداللہ بن حباب کے واسطے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابوطالب کا ذکر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ قیامت کے دن ان کو میری شفاعت کام آجائے، اس لئے ان کو (سخت تیز) آگ سے نکال کر تھوڑی آگ میں رکھ لیا گیا ہے، آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچتی ہے جس کی وجہ سے ان کا دماغ ابل رہا ہے۔

8736 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، وَاَبُوْ الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ: قَالَا: ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ؟ فَقُلْنَا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهِ سَحَابٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: " مَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا، اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ اَلَا لِتَلْحَقْ كُلُّ اُمَّةٍ بِمَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ صَنَمًا وَلَا وَثَنًا وَلَا صُوْرَةً اِلَّا ذَهَبُوْا حَتّٰى يَتَسَاقَطُوْا فِي النَّارِ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغُبَّرَاتِ اَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ تُعْرَضُ جَهَنَّمُ كَاَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، ثُمَّ يُدْعَى الْيَهُوْدُ فَيَقُوْلُ: مَاذَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: عُزَيْرًا ابْنَ اللّٰهِ، فَيَقُوْلُ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَا تُرِيْدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَيْ رَبَّنَا ظَمِئْنَا اسْقِنَا، فَيَقُوْلُ: اَفَلَا تَرِدُوْنَ، فَيَذْهَبُوْنَ حَتّٰى يَتَسَاقَطُوْا فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيَقُوْلُ: مَاذَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ: الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ، فَيَقُوْلُ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَا تُرِيْدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَيْ رَبَّنَا ظَمِئْنَا اسْقِنَا، فَيَقُوْلُ: اَفَلَا تَرِدُوْنَ فَيَذْهَبُوْنَ حَتّٰى يَتَسَاقَطُوْا فِي النَّارِ فَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ ثُمَّ يَتَبَدَّى اللّٰهُ لَنَا فِي صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِي كُنَّا رَاَيْنَاهُ فِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ لَحِقَتْ كُلُّ اُمَّةٍ بِمَا كَانَتْ تَعْبُدُ وَبَقِيْتُمْ، فَلَا يُكَلِّمُهُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْاَنْبِيَاءُ، فَيَقُوْلُوْنَ: فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَنَحْنُ كُنَّا اِلٰى صُحْبَتِهِمْ فِيْهَا اَحْوَجَ، لَحِقَتْ كُلُّ اُمَّةٍ بِمَا كَانَتْ تَعْبُدُ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِيْ كُنَّا نَعْبُدُ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ مِنْ آيَةٍ تَعْرِفُوْنَهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ السَّاقُ، فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَيَخِرُّ سَاجِدًا اَجْمَعُوْنَ وَلَا يَبْقَى اَحَدٌ كَانَ سَجَدَ فِي الدُّنْيَا سُمْعَةً وَلَا رِيَاءً وَلَا

نِفَاقًا اِلَّا عَلٰى ظَهْرِهِ طَبَقٌ وَّاحِدٌ كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ، قَالَ: ثُمَّ يُرْفَعُ بَرُّنَا وَمُسِيئُنَا وَقَدْ عَادَ لَنَا فِي صُوْرَتِهِ الَّتِي رَاَيْنَاهُ فِيهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ اَنْتَ رَبُّنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ، قُلْنَا: وَمَا الْجِسْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِينَا اَنْتَ وَاُمِّنَا؟ قَالَ: دَحْضٌ مَزِلَّةٌ لَهَا كَلَالِيبُ وَخَطَاطِيفُ وَحَسَكٌ بِنَجْدٍ عُقَيْقٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، وَكَالطَّرْفِ، وَكَالرِّيحِ، وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِدِ الْخَيْلِ وَالْمَرَاكِبِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَّمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَّمُكَرْدَسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا اَحَدُكُمْ بِاَشَدَّ مِنَّا شِدَّةً فِي اسْتِيفَاءِ الْحَقِّ يَرَاهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي اِخْوَانِهِمْ اِذَا رَاَوْهُمْ قَدْ خَلَصُوا مِنَ النَّارِ، يَقُوْلُوْنَ: اَيْ رَبَّنَا اِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا، وَيَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَحُجُّونَ مَعَنَا، وَيُجَاهِدُونَ مَعَنَا، قَدْ اَخَذَتْهُمُ النَّارُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اذْهَبُوا فَمَنْ عَرَفْتُمْ صُوْرَتَهُ فَاَخْرِجُوهُ، وَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَجِدُ الرَّجُلَ قَدْ اَخَذَتْهُ النَّارُ اِلٰى قَدَمَيْهِ، وَاِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَاِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاِلٰى حِقْوَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ مِنْهَا بَشَرًا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَتَكَلَّمُونَ فَلَا يَزَالُ يَقُوْلُ لَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ: اذْهَبُوا فَاَخْرِجُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوهُ " فَكَانَ اَبُوْ سَعِيدٍ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، يَقُوْلُ: اِنْ لَمْ تُصَدِّقُوا فَاقْرَاُوا (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ اَجْرًا عَظِيمًا) (النساء: 40) فَيَقُوْلُوْنَ: " رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا، فَيَقُوْلُ: هَلْ بَقِيَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ؟ قَدْ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ الْاَنْبِيَاءُ فَهَلْ بَقِيَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: فَيَاْخُذُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ قَوْمًا قَدْ عَادُوا حُمَمَةً لَمْ يَعْمَلُوا لَهُ عَمَلَ خَيْرٍ قَطُّ، فَيُطْرَحُونَ فِي نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِيهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْهَا وَمَا يَلِيهَا مِنَ الظِّلِّ اَصْفَرُ وَمَا يَلِيهَا مِنَ الشَّمْسِ اَخْضَرُ؟ " قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّكَ تَكُوْنُ فِي الْمَاشِيَةِ، قَالَ: " يَنْبُتُونَ كَذٰلِكَ فَيَخْرُجُونَ اَمْثَالَ اللُّؤْلُؤِ يُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ ثُمَّ يُرْسَلُوْنَ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ الْجَهَنَّمِيُّونَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اَخْرَجَهُمْ مِنَ النَّارِ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: خُذُوا فَلَكُمْ مَا اَخَذْتُمْ فَيَاْخُذُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: لَنْ يُعْطِيَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَخَذْنَا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: فَاِنِّي اَعْطَيْتُكُمْ اَفْضَلَ مِمَّا اَخَذْتُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا وَمَا اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ وَمِمَّا اَخَذْنَا؟ فَيَقُوْلُ: رِضْوَانِي بِلَا سَخَطٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مُخْتَصَرًا، وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَّحْدَهُ حَدِيْثَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ بِاَقَلَّ مِنْ نِصْفِ هٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دوپہر کے وقت جب بادل بھی نہ ہوں تو سورج کی جانب دیکھ سکتے ہو؟ ہم

نے کہا: یارسول اللہ ﷺ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات کے چاند کو بادلوں کے بغیر دیکھ سکتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب تم اللہ تعالیٰ کا دیدار کرو گے تو اتنی تکلیف بھی محسوس نہیں کرو گے جتنا تم ان میں سے کسی ایک کو دیکھتے وقت محسوس کرتے ہو، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک ندا دینے والا کہے گا: خبردار! ہرامت اپنے معبودوں کے ساتھ مل جائے، چنانچہ جو کسی بت یا صورت کو پوجتا ہوگا، سب ان سے جاملیں گے، اور یہ سب دوزخ میں جاگریں گے، اور وہ لوگ باقی بچیں گے جو صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کیا کرتے تھے، ان میں نیک بھی ہوں گے، گنہ گار بھی ہوں گے اور باقی ماندہ اہل کتاب بھی ہوں گے، پھر دوزخ کو لایا جائے گا، یہ سراب کی مانند ہوگی، اس کا بعض حصہ اپنی بعض کو جلا رہا ہوگا، پھر یہودیوں کو بلایا جائے گا، فرشتہ ان سے پوچھے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: اللہ کے بیٹے عزیر کی۔ فرشتہ کہے گا: تم جھوٹ بول رہے ہو، اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ اُس کی اولاد ہے، تمہاری مراد کیا ہے؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب، ہمیں پیاس لگی ہے، ہمیں پانی پلا، ان کو کہا جائے گا: تم لوٹ کیوں نہیں جاتے؟، وہ لوٹ جائیں گے، اور دوزخ میں جاگریں گے، پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: اللہ کے بیٹے مسیح کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم جھوٹ بول رہے ہو، اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ اولاد۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب ہمیں پیاس لگی ہے، ہمیں پانی عطا فرما، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوٹ کیوں نہیں جاتے، وہ چلے جائیں گے اور دوزخ میں گرجائیں گے۔ اس کے بعد صرف وہی لوگ باقی بچیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوں گے، ان میں نیک بھی ہوں گے اور گنہ گار بھی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جو پہلی صورت سے مختلف ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے لوگو ہرامت اُن معبودوں سے جاملی جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے، اب تم باقی بچے ہو، اُس دن اللہ تعالیٰ سے نبیوں کے سوا کوئی ہم کلام نہیں ہوسکے گا، وہ عرض کریں گے: دنیا میں لوگ ہم سے جدا رہے، جب کہ ہم ان کی صحبت کے ضرورتمند تھے، آج سب امتیں ان معبودوں سے جاملی ہیں جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے، اور ہم اپنے اس معبود کا انتظار کررہے ہیں جس کی ہم عبادت کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں، مسلمان کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی کوئی نشانی ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، پنڈلی۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنی پنڈلی ظاہر فرمائے گا، تو سب لوگ سجدہ ریز ہوجائیں گے اور جس نے دنیا میں منافقت کے طور پر، یا دکھاوے اور ریاکاری کے طور پر سجدہ کیا ہوگا، اس کی پشت میں لوہے کا ایک سریا ڈال دیا جائے گا جس کی وجہ سے وہ جب سجدہ کرنے لگے گا تو گدی کے بل گرجائے گا، پھر نیک و بد سب سر اٹھائیں گے، اب کی بار پھر اللہ تعالیٰ پہلی سے الگ صورت میں ظاہر ہوگا، وہ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں، سب لوگ کہیں گے: جی ہاں تو ہمارا رب ہے، یہ بات تین مرتبہ دہرائیں گے، پھر جہنم کے اوپر جسر بچھایا جائے گا، ہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ، ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں جسر کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک پل ہے جس پر پھسلن ہے، اس پر لوہے کے تیز کنڈے ہیں (جس میں انسان پھنس سکتا ہے)، اور نجد کے کانٹے دار پودے ہوں گے، ان کو ''سعدان'' کہا جاتا ہے۔ اس پر

سے مومن بجلی کی چمک کی طرح گزر جائیں گے، کچھ پلک جھپکنے میں، کچھ ہوا کی مانند، کچھ پرندے کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑے کی طرح، کچھ عام سواریوں کی طرح گزریں گے، کئی لوگ نجات پائیں گے، کچھ لوگ سلامتی کے ساتھ نجات پا جائیں گے، کچھ لوگ زخمی ہوں گے لیکن نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ دوزخ میں گر جائیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم جب اپنا حق دیکھ لو تو اس کے وصول کرنے میں اتنی سختی نہیں کرتے ہو جتنے سخت اُس دن مومن اپنے بھائیوں کے بارے میں ہوں گے، جب یہ ان کو دیکھیں گے کہ وہ لوگ دوزخ سے نجات پا چکے ہیں، یہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب یہ لوگ ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، ہمارے ساتھ حج کیا کرتے تھے، ہمارے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے، یہ آگ کی لپیٹ میں ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: تم جاؤ، اور جس جس کو پہچانتے ہو، ان کو دوزخ سے نکال لو، ان کے چہروں پر آگ حرام کر دی گئی ہوگی (اس لئے ان کے چہرے جلنے سے بچے ہوں گے) یہ ایک آدمی کو دیکھیں گے کہ اس کے قدموں تک آگ پہنچ چکی ہے، کسی کی پنڈلی تک جلا چکی ہوگی، اور کسی کو گھٹنوں تک جلا چکی ہوگی، بعض کی کمر تک ہوگی، یہ ان میں سے ایک آدمی کو نکال لائیں گے، پھر دوبارہ لوٹ کر آئیں گے، اور اللہ تعالیٰ سے گفتگو کریں گے، (ان کو اجازت ملے گی، یہ ایک آدمی کو پھر نکال لائیں گے،) یہ مسلسل یہی عمل دہراتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم جاؤ اور جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی ایمان موجود ہے، اس کو بھی دوزخ سے نکال لاؤ، یہ لوگ ایسے لوگوں کو بھی نکال کر لے آئیں گے

حضرت ابوسعید جب یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے، تو فرمایا کرتے تھے: اگر تمہیں یقین نہیں آتا، تو یہ آیت پڑھ لیں

(اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ وَاِنْ تَکُ حَسَنَۃً یُضَاعِفْھَا وَیُؤْتِ مِنْ لَدُنْہُ اَجْرًا عَظِیْمًا) (النساء: 40)

''اللہ تعالیٰ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہ کہیں گے: اے ہمارے رب ہم نے اس میں کوئی مومن نہیں چھوڑا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ارحم الراحمین کے سوا کوئی باقی نہیں بچا، فرشتے شفاعت کر چکے، انبیاء کرام شفاعت کر چکے، اب اس ذات کے سوا کوئی نہیں بچا جو ذات ہر رحم کرنے والے سے بڑی رحم کرنے والی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر دوزخ سے نکالے گا، یہ لوگ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے، انہوں نے کبھی کوئی نیک عمل کیا ہی نہیں ہوگا، ان کو نہر حیات میں غوطہ دیا جائے گا، اس میں ان کے جسم دوبارہ ٹھیک ہو جائیں گے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جیسے دانہ گندم سیلاب کی تری میں اگتا ہے، کیا تم اس کو اور اس کے زرد سائے کو نہیں دیکھتے ہو؟ اور اس کے ساتھ سبز روشنی کو، ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید کہ آپ اہل مواشی میں ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسی طرح اگیں گے، پھر وہ موتیوں کی مانند ہو جائیں گے، ان کی گردنوں میں مہریں لگائی جائیں گی پھر ان کو جنت کی جانب بھیج دیا جائے گا، جنتی لوگ ان کو (دیکھ کر) کہیں گے: یہ جہنمی ہیں، انہوں نے نہ کوئی نیک عمل کیا اور نہ آخرت کے لئے کوئی کام کیا، ان کو بلا عمل دوزخ سے نکال لیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: یہاں سے جو دل چاہتا ہے

لے لو، تم جو بھی لے لوگے، وہ تمہارا ہو جائے گا، وہ بہت کچھ لیں گے اور پھر رک جائیں گے اور کہیں گے: ہم نے جو کچھ لیا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ عطا نہیں کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہاری منتخب کردہ چیزوں سے بہتر چیزیں عطا کی ہیں، وہ کہیں گے: یا اللہ جو کچھ ہم نے پسند کیا ہے، اس سے بہتر کون سی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری خوشنودی ناراضگی کے بغیر۔

ٰ٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم شیخین نے زہری کے واسطے سے سعید بن مسیّب کی اور عطاء بن یزید لیثی کی روایت جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے، اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرزاق کی وہ حدیث نقل کی ہے جو انہوں نے معمر سے، انہوں نے زید بن اسلم سے، انہوں نے عطاء بن یسار سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید سے روایت کی ہے۔ وہ اس سیاق کے نصف سے بھی کم ہے۔

8737 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، اَنْبَاَ عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ الرَّاسِبِيُّ، اَنَّ اَبَا نَضْرَةَ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يُجْمَعُ النَّاسُ عِنْدَ جِسْرِ جَهَنَّمَ عَلَيْهِ حَسَكٌ وَكَلَالِيبُ، وَيَمُرُّ النَّاسُ فَيَمُرُّ مِنْهُمْ مِثْلَ الْبَرْقِ، وَبَعْضُهُمْ مِثْلَ الْفَرَسِ الْمُضَمَّرِ، وَبَعْضُهُمْ يَسْعَى، وَبَعْضُهُمْ يَمْشِي، وَبَعْضُهُمْ يَزْحَفُ، وَالْمَلَائِكَةُ بِجَنْبَتَيْهِ تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَالْكَلَالِيبُ تَخْطَفُهُمْ، قَالَ: وَاَمَّا اَهْلُهَا الَّذِينَ هُمْ اَهْلُهَا فَلَا يَمُوتُونَ وَلَا يَحْيَوْنَ، وَاَمَّا اُنَاسٌ يُؤْخَذُونَ بِذُنُوبٍ وَخَطَايَا يَحْتَرِقُونَ فَيَكُوْنُونَ فَحْمًا فَيُؤْخَذُونَ ضِبَارَاتٍ ضِبَارَاتٍ فَيُقْذَفُونَ عَلٰى نَهْرٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ "، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ رَاَيْتُمُ الصَّبْغَاءَ؟ ثُمَّ اِنَّهُمْ بَعْدُ يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ، قَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: فَيُعْطَى اَحَدُهُمْ مِثْلَ الدُّنْيَا، قَالَ: " وَعَلَى الصِّرَاطِ ثَلَاثُ شَجَرَاتٍ فَيَكُوْنُ آخِرُ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ عَلٰى شَفَتِهَا فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِي اِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اَكُوْنُ فِي ظِلِّهَا وَآكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: عَهْدُكَ وَذِمَّتُكَ لَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا، فَيَقُوْلُ: عَهْدِي وَذِمَّتِي لَا اَسْاَلُ غَيْرَهَا، فَيُحَوَّلُ اِلَيْهَا فَيَرَى اُخْرَى اَحْسَنَ مِنْهَا فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ هٰذِهِ آكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا وَاَكُوْنُ فِي ظِلِّهَا، فَيُحَوَّلُ اِلَيْهَا، ثُمَّ يَرَى اُخْرَى اَحْسَنَ مِنْهَا فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ هٰذِهِ آكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا وَاَكُوْنُ فِي ظِلِّهَا فَيُحَوَّلُ اِلَيْهَا، قَالَ: فَيَسْمَعُ اَصْوَاتَ النَّاسِ وَيَرَى سَوَادَهُمْ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ " قَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: ثُمَّ ذَكَرَ عَلٰى اَثَرِهِ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَهَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يُعْطَى مِثْلُ الدُّنْيَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا ، وَقَالَ آخَرُ: مِثْلُ الدُّنْيَا وَعَشْرُ اَمْثَالِهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8737 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پلصراط کے پاس لوگ جمع کئے جائیں۔

گے، اس کے اوپر خاردار جھاڑیاں اور لوہے کے کنڈے ہوں گے، لوگ اس کے اوپر سے گزریں گے، کچھ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائیں گے، کچھ لوگ تیز رفتار گھوڑے کی مانند گزریں گے، کچھ دوڑتے ہوئے، اور کچھ پیدل چلتے ہوئے اور بعض لوگ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے۔ اس کے دائیں بائیں فرشتے ہوں گے جو کہ ''اللھم سلم سلم'' کی دعائیں مانگ رہے ہوں گے، اور لوہے کے کنڈے ہوں گے، وہ کنڈے لوگوں کو اچک رہے ہوں گے۔ اور جو لوگ دوزخی ہوں گے، نہ وہ جی سکیں گے نہ مر سکیں گے، کچھ لوگوں کو گناہوں کی وجہ سے پکڑا ہوا ہوگا، وہ جل رہے ہوں گے، جل جل کر کوئلہ ہو جائیں گے، پھر ان کو جماعت در جماعت پکڑا جائے گا۔ پھر ان کو جنت کی ایک نہر میں ڈالا جائے گا، یہ اس میں اس طرح اگیں گے جیسے سیلاب کی تری کی وجہ سے دانہ گندم اگتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے پکتی ہوئی کھجوروں کو دیکھا ہے؟ پھر اس کے بعد ان کو اجازت ملے گی تو یہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان میں سے ہر ایک کو پوری دنیا کے برابر دیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: اور پلصراط پر تین درخت ہوں گے، سب سے آخر میں جو شخص دوزخ سے نکلے گا وہ اس کے کنارے پر ہوگا، وہ کہے گا: اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کر دے، تاکہ میں اس کے سائے میں بیٹھ سکوں، اور اس کا پھل کھا سکوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنا وعدہ یاد رکھنا، اب اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگنا، وہ کہے گا: یا اللہ میں وعدہ کرتا ہوں، اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب کر دے گا، وہ وہاں سے دوسرا درخت دیکھے گا جو اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگا، وہ کہے گا: یا اللہ! میں اس درخت کا پھل کھانا چاہتا ہوں اور اس کے سائے میں بیٹھنا چاہتا ہوں، ، اس کو اس درخت کے پاس پہنچا دیا جائے گا، وہ وہاں سے اگلے درخت کو دیکھے گا وہ اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگا، وہ کہے گا: یا اللہ میں اس کا پھل کھانا چاہتا ہوں اور اس کے سائے میں بیٹھنا چاہتا ہوں، اس کو اس تک پہنچا دیا جائے گا، وہ وہاں سے لوگوں کی آوازیں سنے گا اور ان کے سائے دیکھے گا، وہ کہے گا: اے میرے اللہ! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو اس کا پورا قصہ سنایا، ایک راوی کا بیان ہے کہ اس آدمی کو جنت میں پوری دنیا کی مثل اور اتنا ہی مزید اس کے ساتھ دیا جائے گا، اور دوسرے راوی کا بیان ہے کہ دنیا کی مثل اور اس کا دس گنا مزید بھی دیا جائے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8738 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُعَيْقِيبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو الْعُتْوَارِيِّ، حَدَّثَنِيْ لَيْثٌ، وَكَانَ فِي حِجْرِ اَبِيْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ عَلَيْهِ حَسَكٌ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسُ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَّمَجْرُوحٌ بِهِ فَمُنَاخٌ مُحْتَبَسٌ مَنْكُوسٌ فِيهَا، فَإِذَا فَرَغَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْقَضَايَا بَيْنَ الْعِبَادِ وَتَفَقَّدَ الْمُؤْمِنُونَ رِجَالًا كَانُوا فِي الدُّنْيَا يُصَلُّونَ صَلَاتَهُمْ، وَيُزَكُّونَ زَكَاتَهُمْ، وَيَصُومُونَ

صِيَامَهُمْ، وَيَحُجُّونَ حَجَّهُمْ، وَيَغْزُوْنَ غَزْوَهُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَیْ رَبَّنَا عِبَادٌ مِنْ عِبَادِكَ كَانُوا فِي الدُّنْيَا مَعَنَا يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِنَا، وَيُزَكُّونَ زَكَاتَنَا، وَيَصُومُونَ صِيَامَنَا، وَيَحُجُّونَ حَجَّنَا، وَيَغْزُوْنَ غَزْوَنَا لَا نَرَاهُمْ، قَالَ: يَقُوْلُ: اذْهَبُوا اِلَى النَّارِ فَمَنْ وَجَدْتُمُوهُ فِيهَا فَاَخْرِجُوهُ، قَالَ: فَيَجِدُونَهُمْ وَقَدْ اَخَذَتْهُمُ النَّارُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلَى قَدَمَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مِنْ اُزْرَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى ثَدْيَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى عُنُقِهِ، وَلَمْ تَغْشَ الْوُجُوهُ، قَالَ: فَيَسْتَخْرِجُونَهُمْ فَيُطْرَحُونَ فِي مَاءِ الْحَيَاةِ " قِيلَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا مَاءُ الْحَيَاةِ؟ قَالَ: غَسْلُ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَنْبُتُونَ فِيهَا كَمَا تَنْبُتُ الزَّرْعَةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ ثُمَّ تَشْفَعُ الْاَنْبِيَاءُ فِي كُلِّ مَنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا، فَيَسْتَخْرِجُونَهُمْ مِنْهَا، ثُمَّ يَتَحَنَّنُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ عَلٰى مَنْ فِيهَا فَمَا يَتْرُكُ فِيهَا اَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْاِيمَانِ اِلَّا اَخْرَجَهُ مِنْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8738 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کے دو کناروں کے درمیان صراط بچھایا جائے گا، اس کے اوپر سعدان کے کانٹوں کی مانند کانٹے ہوں گے۔ پھر لوگ اس کے اوپر سے گزریں گے، کچھ لوگ سلامتی کے ساتھ نجات پا جائیں گے کچھ لوگوں کے جسم چھل جائیں گے اور کچھ لوگ اوندھے منہ دوزخ میں گر جائیں گے، جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلوں سے فارغ ہوگا تو مسلمان کچھ مومنین کو مفقود پائیں گے، وہ لوگ دنیا میں ان کے ہمراہ نمازیں پڑھا کرتے تھے، ان کے ہمراہ زکوٰۃ دیا کرتے تھے، ان کے ہمراہ روزے رکھا کرتے تھے، ان کے ہمراہ حج کیا کرتے تھے، انکے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تیرے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو ہمارے ہمراہ نمازیں پڑھا کرتے تھے، ہمارے ہمراہ زکاتیں دیا کرتے تھے، ہمارے ہمراہ روزے رکھا کرتے تھے، ہمارے ہمراہ حج کیا کرتے تھے، ہمارے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے، وہ آج ہمیں کہیں نظر نہیں آ رہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ، دوزخ میں دیکھو، ان میں جو بھی تمہیں وہاں پر ملے اس کو نکال کر لے آؤ، یہ لوگ جائیں گے تو ان کو دوزخ میں پائیں گے، آگ نے ان کے اعمال کے مطابق ان کو جلا دیا ہوگا، ان میں کچھ لوگ قدموں تک جل چکے ہوں گے، کچھ گھٹنوں تک، کچھ کمر تک، کچھ سینے تک اور کچھ گردن تک جل چکے ہوں گے، لیکن ان میں سے کسی کا چہرہ نہیں جھلسا ہوگا، وہ لوگ ان کو نکال کر نہر حیات میں ڈالیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہر حیات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتیوں کے غسل کا دھوون ہے، یہ اس میں اس طرح اگیں گے جیسے سیلاب کے پانی میں فصل اگتی ہے، پھر انبیاء کرام علیہم السلام ایسے لوگوں کی شفاعت کریں گے جنہوں نے سچے دل کلمہ پڑھا ہوگا، ان کو دوزخ سے نکال لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آئے گا اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کو بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8739 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ، ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُوضَعُ الْمِيزَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَوْ وُزِنَ فِيهِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ لَوَسِعَتْ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ لِمَنْ يَزِنُ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: لِمَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ، وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ مِثْلَ حَدِّ الْمُوسٰى فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: مَنْ تُجِيزُ عَلٰى هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِي، فَيَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8739 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت سلمان روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن میزان رکھا جائے گا، (وہ اس قدر وسیع ہے کہ) اگراس میں ساتوں آسمان اورزمین بھی رکھ دی جائے تو اس میں سماجائے گی،فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ کس کے لئے ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری مخلوق میں سے جس کے لئے میں چاہوں گا،فرشتے کہیں گے: تیری ذات پاک ہے،ہم تیری عبادت کا حق ادانہیں کرسکے،اور پلصراط بچھایا جائے گا جو کہ تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز ہوگا،فرشتے عرض کریں گے: یا اللہ! تو اس پر سے کس کو گزارے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہوں گا گزاروں گا،فرشتے کہیں گے: تیری ذات پاک ہے،ہم تیری عبادت کا حق ادانہیں کرسکے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8740 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلَى الْحُجْزَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلَى التَّرْقُوَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8740 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کچھ دوزخی ایسے ہوں گے جن کو ٹخنوں تک آگ جلاچکی ہوگی ، کچھ کو گھٹنوں تک اور کچھ کو کمر تک اور بعض کو گردن تک جلاچکی ہوگی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8741 – حَدَّثَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ مُرَّةَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71)

فَحَدَّثَنِي اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ، فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَالرِّيحِ، ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ، ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ، ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ كَمَشْيِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ السُّدِّيِّ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8741 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت سدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مرہ سے قرآن کریم کی اس آیت کے بارے میں پوچھا

(وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71)

''اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

توانہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں کو دوزخ پر لایا جائے گا، پھر ان کو ان کے اعمال کے مطابق اس میں سے گزارا جائے گا، ان میں سے کچھ تو بجلی کی چمک کی طرح گزر جائیں گے، کچھ تیز ہوا کی مانند، کچھ تیز گھوڑے کی طرح، کچھ کجاوے میں سوار کی طرح، کچھ تیز دوڑ کر اور کچھ پیدل چل کر گزریں گے۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

شعبہ نے اسماعیل السدی کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے

8742 - حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، اَنْبَاَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الْعَوَّامِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71) قَالَ: يَرِدُونَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ

✧✧ شعبہ، سدی سے مرہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے

(وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا)

''اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرمایا: لوگ پلصراط پر آئیں گے، پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اس پر سے گزر جائیں گے۔

8743 - حَدَّثَنِيهِ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71) قَالَ: يَرِدُونَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: فَحَدَّثْتُ شُعْبَةَ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَرْفُوعًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي اَدَعُهُ عَمْدًا

✧✧ شعبہ نے سدی کے واسطے سے مرہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ نے

(وَاِنْ مِنكُمْ اِلَّا وَارِدُھَا)

''اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرمایا ہے کہ لوگ پلصراط پر آئیں گے پھر اس پر سے اپنے اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: میں نے شعبہ کو اسرائیل کے واسطے سے، پھر سدی کے واسطے سے، پھر مرہ سے، اور پھر حضرت عبداللہ کے واسطے سے مرفوعاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا ہے۔لیکن میں نے اس کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے

8744 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، قَالَا: ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا اَبُو صَالِحٍ غَالِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ اَبِي سَهْلٍ، عَنْ مُنْيَةَ الْاَزْدِيَّةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: اخْتَلَفْنَا هَاهُنَا فِي الْوُرُودِ، فَقَالَ قَوْمٌ: لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ، وَقَالَ آخَرُونَ يَدْخُلُونَهَا جَمِيعًا، ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوا، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّا اخْتَلَفْنَا فِيهَا بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ قَوْمٌ: لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ وَّقَالَ آخَرُونَ: يَدْخُلُونَهَا جَمِيعًا ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوا فَاَهْوَى بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ، فَقَالَ: صُمَّتَا اِنْ لَمْ اَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " الْوُرُودُ الدُّخُولُ لَا يَبْقَى بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَتَكُونُ عَلَى الْمُؤْمِنِ بَرْدًا وَّسَلَامًا كَمَا كَانَتْ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ حَتّٰى اِنَّ لِلنَّارِ - اَوْ قَالَ: لِجَهَنَّمَ - ضَجِيجًا مِنْ بَرْدِهَا " ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8744 – صحيح

✧✧ عبدالرحمٰن بن شیبہ فرماتے ہیں: یہاں پر ورود کے بارے میں اختلاف ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں: مومن دوزخ میں داخل نہیں ہوگا اور کچھ کہتے ہیں کہ سب داخل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان میں سے متقین کو نجات دے دے گا۔ میں نے ان سے کہا: اس بابت بصرہ میں بھی ہمارا اختلاف ہوا تھا، کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ مومن دوزخ میں داخل نہیں ہوں گے اور کچھ کا نظریہ تھا کہ سب داخل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان میں سے متقین کو نکال لے گا، پھر انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں کو لگائیں اور فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہو تو یہ میرے یہ کان بہرے ہو جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ورود سے مراد دخول ہے۔ کوئی نیک و بد نہیں بچے گا، سب کو اس میں داخل کیا جائے گا، البتہ وہ آگ مومن پر سلامتی والی ٹھنڈی ہو جائے گی، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ دوزخ اپنے آگ کے ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے چیخ و پکار کر رہی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ متقین کو اس میں سے نجات دے گا اور ظالموں کو اس میں جلتا رہنے دے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8745 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَاسَوَيْهِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ،

سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِنْ مِنكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71) قَالَ: وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا دَاخِلُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8745 – داؤد بن الزبر تركه أبو داود

✧✧ مرہ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

(وَاِنْ مِنكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71)

''اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

وَاِنْ مِنكُمْ اِلَّا دَاخِلُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا

''اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے۔ اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

مطلب یہ کہ اس آیت میں ''واردہا'' کا مطلب ''داخلہا'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8746 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَا: ثنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثنَا عُبَيْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُولُ: ثنَا قَتَادَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَيَاْخُذَنَّ رَجُلٌ بِيَدِ اَبِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَتُقَطِّعَنَّهُ النَّارُ يُرِيدُ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيُنَادَى: اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا مُشْرِكٌ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ مُشْرِكٍ، قَالَ: فَيَقُولُ: اَيْ رَبِّ اَبِي فَيُحَوَّلُ فِي صُورَةٍ قَبِيحَةٍ وَرِيحٍ مُنْتِنَةٍ فَيَتْرُكُهُ " قَالَ: فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرَوْنَ اَنَّهُ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمْ يَزِدْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8746 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی اپنے باپ کا ہاتھ پکڑے گا، لیکن آگ اس کا ہاتھ چھڑوا دے گی، وہ بندہ اس کو جنت میں لے جانا چاہتا ہوگا، پھر ایک ندا دینے والا کہے گا: جنت میں کوئی مشرک داخل نہیں ہوسکتا۔ خبردار! اللہ تعالیٰ نے جنت ہر مشرک پر حرام فرمادی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو آوازیں دے گا، تو اس کی شکل بگاڑ دی جائے گی اور اس سے بدبو پھوٹنے لگ جائے گی تو وہ اپنے باپ کو چھوڑ دے گا۔ صحابہ کرام اس سے یہ

سمجھا کرتے تھے کہ یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کہی گئی ہے۔لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی مزید کوئی تشریح نہیں فرمائی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

8747 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُحْوَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: "بَكَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَبَكَتِ امْرَاَتُهُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُكَ تَبْكِي فَبَكَيْتُ، قَالَ: اِنِّي نُبِّئْتُ اَنِّي وَارِدُهَا وَلَمْ اُنَبَّاْ اَنِّي صَادِرُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روئے اوران کی زوجہ بھی رونے لگ گئی ،عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں رورہی ہو؟ انہوں نے کہا: آپ کوروتے ہوئے دیکھ کر میں بھی روپڑی۔آپ نے فرمایا: مجھے یہ تو بتادیا گیا ہے کہ میں دوزخ میں داخل ہوں گا،لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ میں نکل بھی پاؤں گا یانہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

8748 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: " كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَاضِعًا رَاْسَهُ فِي حِجْرِ امْرَاَتِهِ فَبَكَى فَبَكَتِ امْرَاَتُهُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُكَ تَبْكِي فَبَكَيْتُ، قَالَ: اِنِّي ذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71) فَلَا اَدْرِي اَنَنْجُو مِنْهَا اَمْ لَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8748 – فيه إرسال

✧✧ حضرت قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ کی گود میں سررکھے رورہے تھے ،ان کو دیکھ کران کی زوجہ بھی رونے لگ گئی ،انہوں نے زوجہ سے رونے کی وجہ پوچھی توانہوں نے کہا: میں نے آپ کوروتے دیکھا تو میں بھی رونے لگ گئی ،آپ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آ گیا

(وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا)

''اورتم میں کوئی ایسانہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو''(ترجمہ کنزالایمان ،امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

مجھے یہ نہیں پتا کہ میں اس سے نجات پاؤں گا یانہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

8749 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ

هَارُوْنَ، اَنْبَأَ اَبُوْ مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُونَ حِينَ تُزْلَفُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ: وَهَلْ اَخْرَجَتْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيئَةُ اَبِيكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اعْمِدُوا اِلٰى اِبْرَاهِيمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ، فَيَاْتُونَ اِبْرَاهِيمَ، فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَاكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمِدُوا اِلَى النَّبِيِّ مُوْسَى الَّذِى كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيمًا، فَيَاْتُونَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَاكَ اذْهَبُوا اِلٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهِ عِيْسَى، فَيَقُوْلُ عِيْسَى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَاكَ، فَيَاْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَيُرْسَلُ مَعَهُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقِفَانِ بِالصِّرَاطِ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَمَرِّ الْبَرْقِ " قُلْتُ: بِاَبِيْ وَاُمِّي اَيُّ شَيْءٍ مَرُّ الْبَرْقِ، قَالَ: " اَلَمْ تَرَ اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ ثُمَّ يَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ وَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّحَالِ، تَجْرِي بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، قَالَ: حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ النَّاسِ حَتّٰى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَمُرَّ اِلَّا زَحْفًا، قَالَ: وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُورَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِى نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8749 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا، جب جنت سنواری جائے گی تب مومنین کھڑے ہوں گے، یہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے والد محترم، ہمارے لئے جنت کھلوایئے، آپ فرمائیں گے: تمہیں تمہارے باپ آدم کی خطاء ہی نے تو جنت سے نکلوایا تھا، میں یہ کام نہیں کرسکتا، تم حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آجائیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی فرمائیں گے کہ میں تمہارا یہ کام نہیں کرسکتا، میں تو خلیل ہوں، بہت پیچھے ہوں، تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے رہے ہیں، سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے کہ میں تمہارا یہ کام نہیں کرسکتا، تم کلمۃ اللہ، اور روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں تمہارا یہ کام نہیں کرسکتا، تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوں گے، آپ کو اذن شفاعت ملے گا، آپ کے ہمراہ امانت اور رحم کو بھیجا جائے گا، یہ دونوں پلصراط پر دائیں اور بائیں کھڑے ہوجائیں گے، (پھر امت محمدیہ گزرنا شروع ہوگی) سب سے پہلا شخص ''مرالبرق'' (بجلی کی چمک) کی طرح گزر جائے گا، میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں یہ ''مرالبرق'' کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے بجلی کو نہیں دیکھا؟ یہ کتنی جلدی گزر کر پلک جھپکنے میں ہی واپس آجاتی ہے، پھر کچھ لوگ ہوا کی مانند گزریں گے

کچھ لوگ پرندوں کی طرح اور کچھ لوگ سواروں کی طرح گزریں گے۔ ان کے اعمال ان کو لے کر جا رہے ہوں گے، ان کا نبی پلصراط پر کھڑا "رب سلم سلم" کی دعائیں کر رہا ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے اعمال کمزور ہوتے جائیں گے، پھر ایک آدمی آئے گا جو گھسٹ گھسٹ کر گزر رہا ہوگا، پلصراط کے کناروں پر لوہے کے کنڈے لٹک رہے ہوں گے، ان کو اس بات کا پابند کیا گیا ہوگا کہ جس کے بارے میں انہیں حکم ہو، یہ اس کو پکڑ لیں۔ کچھ لوگوں کے جسم چھل جائیں گے لیکن وہ نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ دوزخ میں جا گریں گے۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8750 – حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، بِهَمَدَانَ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَلْقَى رَجُلٌ اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ لَهُ: يَا اَبَتِ اَيُّ ابْنٍ كُنْتُ لَكَ؟ فَيَقُوْلُ: خَيْرُ ابْنٍ، فَيَقُوْلُ: هَلْ اَنْتَ مُطِيعِيَّ الْيَوْمَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: خُذْ بِاُزْرَتِي، فَيَاْخُذُ بِاُزْرَتِهِ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ حَتَّى يَاْتِيَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَهُوَ يَعْرِضُ الْخَلْقَ، فَيَقُوْلُ: يَا عَبْدِي ادْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ وَاَبِي مَعِي، فَاِنَّكَ وَعَدْتَنِي اَنْ لَا تُخْزِيَنِي، قَالَ: فَيَمْسَخُ اللّٰهُ اَبَاهُ ضَبُعًا فَيُعْرِضُ عَنْهُ فَيَهْوِي فِي النَّارِ فَيَاْخُذُ بِاَنْفِهِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عَبْدِي اَبُوكَ هُوَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8750 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی قیامت کے دن اپنے باپ سے ملے گا، اس سے کہے گا: اے میرے والد! میں تیرا کیسا بیٹا تھا؟ وہ کہے گا: تو میرا بہت اچھا بیٹا تھا، وہ کہے گا: کیا آج تو میری بات مانے گا: وہ کہے گا: جی ہاں۔ بیٹا کہے گا: میرا دامن پکڑ لو، وہ اپنے بیٹے کا دامن پکڑ لے گا، پھر یہ چلتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے گا، اللہ تعالیٰ مخلوق ہی کی جانب متوجہ ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے جنت کے جس دروازے سے تیرا دل کرے تو داخل ہو جا، وہ کہے گا: اے میرے رب میرے ساتھ میرا باپ بھی ہے، اور تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے غمزدہ نہیں کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ اُس کے باپ کو بجو کی شکل بنا دے گا، وہ اس سے چھوٹ کر دوزخ میں جا گرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ناک سے پکڑ کر فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا یہی تیرا باپ ہے؟ بندہ کہے گا: تیری عزت کی قسم ہے یہ میرا باپ نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8751 – اَخْبَرَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ

اَبِیْ غَرَزَةَ الْغِفَارِیُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ النَّهْدِیُّ، ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِیُّ، ثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِیْ مُنَادٍ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَلَمْ تَرْضَوْا مِنْ رَبِّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَصَوَّرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ اَنْ يُوَالِیَ كُلُّ اِنْسَانٍ مَا كَانَ يَعْبُدُ فِی الدُّنْيَا وَيَتَوَلّٰى، اَلَيْسَ ذٰلِكَ عَدْلٌ مِنْ رَبِّكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَيَنْطَلِقُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ اِلٰى مَا كَانَ يَتَوَلّٰى فِی الدُّنْيَا وَيُمَثَّلُ لَهُمْ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِی الدُّنْيَا، وَقَالَ: يُمَثَّلُ لِمَنْ كَانَ يَعْبُدُ عِيْسٰى شَيْطَانُ عِيْسٰى، وَيُمَثَّلُ لِمَنْ كَانَ يَعْبُدُ عُزَيْرًا شَيْطَانُ عُزَيْرٍ، حَتّٰى يُمَثَّلَ لَهُمُ الشَّجَرُ وَالْعُوْدُ وَالْحَجَرُ، وَيَبْقٰى اَهْلُ الْاِسْلَامِ جُثُوْمًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ: مَا لَكُمْ لَا تَنْطَلِقُوْنَ كَمَا انْطَلَقَ النَّاسُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اِنَّ لَنَا رَبًّا مَا رَاَيْنَاهُ بَعْدُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَبِمَ تَعْرِفُوْنَ رَبَّكُمْ اِنْ رَاَيْتُمُوْهُ؟ قَالُوْا: بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ عَلَامَةٌ اِنْ رَاَيْنَاهُ عَرَفْنَاهُ، قَالَ: وَمَا هِیَ؟ قَالُوْا: السَّاقُ، فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ، قَالَ: فَيَخِرُّ كُلُّ مَنْ كَانَ لِظَهْرٍ طَبَقَ سَاجِدًا وَيَبْقٰى قَوْمٌ ظُهُوْرُهُمْ كَصَيَاصِیِ الْبَقَرِ يُرِيْدُوْنَ السُّجُوْدَ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ، قَالَ: ثُمَّ يُؤْمَرُوْنَ فَيَرْفَعُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَيُعْطَوْنَ نُوْرَهُمْ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى نُوْرَهُ مِثْلَ الْجَبَلِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى نُوْرَهُ دُوْنَ ذٰلِكَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى نُوْرَهُ مِثْلَ النَّخْلَةِ بِيَمِيْنِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى دُوْنَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ ذٰلِكَ يُعْطٰى نُوْرَهُ عَلٰى اِبْهَامِ قَدَمِهِ يُضِیْءُ مَرَّةً وَيُطْفِیءُ مَرَّةً فَاِذَا اَضَاءَ قَدَّمَ قَدَمَهُ، وَاِذَا طُفِیءَ قَامَ، فَيَمُرُّوْنَ عَلَى الصِّرَاطِ، وَالصِّرَاطُ كَحَدِّ السَّيْفِ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ، قَالَ: فَيُقَالُ انْجُوْا عَلٰى قَدْرِ نُوْرِكُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَانْقِضَاضِ الْكَوْكَبِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالطَّرْفِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالرِّيْحِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَشَدِّ الرَّحْلِ وَيَرْمُلُ رَمَلًا فَيَمُرُّوْنَ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ، حَتّٰى يَمُرَّ الَّذِیْ نُوْرُهُ عَلٰى اِبْهَامِ قَدَمِهِ يَجُرُّ يَدًا وَيُعَلِّقُ يَدًا وَيَجُرُّ رِجْلًا وَيُعَلِّقُ رِجْلًا فَتُصِيْبُ جَوَانِبَهُ النَّارُ، قَالَ: فَيَخْلُصُوْنَ فَاِذَا خَلَصُوْا، قَالُوْا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجَّانَا مِنْكَ بَعْدَ اِذْ رَاَيْنَاكَ، فَقَدْ اَعْطَانَا اللّٰهُ مَا لَمْ يُعْطِ اَحَدًا، فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى ضَحْضَاحٍ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ وَهُوَ مُصْفَقٌ مَنْزِلًا فِیْ اَدْنَى الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَعْطِنَا ذٰلِكَ الْمَنْزِلَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ لَهُمْ: تَسَالُوْنِی الْجَنَّةَ وَهُوَ مُصْفَقٌ وَقَدْ اَنْجَيْتُكُمْ مِنَ النَّارِ، هٰذَا الْبَابُ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا، فَيَقُوْلُ لَهُمْ: لَعَلَّكُمْ اِنْ اُعْطِيْتُمُوْهُ اَنْ تَسَالُوْنِیْ غَيْرَهُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا نَسْاَلُكَ غَيْرَهُ وَاَیُّ مَنْزِلٍ يَكُوْنُ اَحْسَنَ مِنْهُ، قَالَ: فَيُعْطَوْهُ فَيُرْفَعُ لَهُمْ اَمَامَ ذٰلِكَ مَنْزِلٌ آخَرُ كَاَنَّ الَّذِیْ اُعْطُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ حُلْمٌ عِنْدَ الَّذِیْ رَاَوْهُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ لَهُمْ: لَعَلَّكُمْ اِنْ اُعْطِيْتُمُوْهُ اَنْ تَسَالُوْنِیْ غَيْرَهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا نَسْاَلُكَ غَيْرَهُ وَاَیُّ مَنْزِلٍ اَحْسَنُ مِنْهُ؟ فَيُعْطَوْهُ ثُمَّ يَسْكُتُوْنَ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ، مَا لَكُمْ لَا تَسَالُوْنِیْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا قَدْ سَاَلْنَا حَتّٰى اسْتَحْيَيْنَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ لَهُمْ: اَلَمْ تَرْضَوْا اِنْ اَعْطَيْتُكُمْ مِثْلَ الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْمِ خَلَقْتُهَا اِلٰى يَوْمِ اَفْنَيْتُهَا وَعَشَرَةَ اَضْعَافِهَا " قَالَ: قَالَ مَسْرُوْقٌ: فَمَا بَلَغَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا الْمَكَانَ مِنَ الْحَدِيْثِ اِلَّا ضَحِكَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ حُدِّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مِرَارًا فَمَا

بَلَغْتُ هٰذَا الْمَكَانَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا ضَحِكْتُ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مِرَارًا فَمَا بَلَغَ هٰذَا الْمَكَانَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا ضَحِكَ حَتّٰى تَبْدُوَ لَهَوَاتُهُ وَيَبْدُو آخِرُ ضِرْسٍ مِنْ اَضْرَاسِهِ لِقَوْلِ الْاِنْسَانِ: اَتَهْزَاُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟ قَالَ: " فَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا وَلٰكِنِّي عَلٰى ذٰلِكَ قَادِرٌ فَسَلُوْنِي، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَلْحِقْنَا بِالنَّاسِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ: الْحَقُوا بِالنَّاسِ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُوْنَ يَرْمُلُوْنَ فِي الْجَنَّةِ حَتّٰى يَبْدُوَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ قَصْرٌ مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ، قَالَ: فَيَخِرُّ سَاجِدًا، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَيَرْفَعُ رَاْسَهُ، فَيُقَالُ: اِنَّمَا هٰذَا مَنْزِلٌ مِنْ مَنَازِلِكَ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُ فَيَسْتَقْبِلُهُ رَجُلٌ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ مَلَكٌ؟ فَيُقَالُ: اِنَّمَا ذٰلِكَ قَهْرَمَانٌ مِنْ قَهَارِمَتِكَ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِكَ، قَالَ: فَيَاْتِيْهِ فَيَقُوْلُ: اِنَّمَا اَنَا قَهْرَمَانٌ مِنْ قَهَارِمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْقَصْرِ تَحْتَ يَدَيْ اَلْفِ قَهْرَمَانٍ كُلُّهُمْ عَلٰى مَا اَنَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُ بِهِ عِنْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يُفْتَحَ الْقَصْرُ وَهُوَ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ سَقَائِفُهَا وَاَبْوَابُهَا وَاَغْلَاقُهَا وَمَفَاتِيْحُهَا مِنْهَا، فَيُفْتَحُ لَهُ الْقَصْرُ فَيَسْتَقْبِلُهُ جَوْهَرَةٌ خَضْرَاءُ مُبَطَّنَةٌ بِحَمْرَاءَ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْهَا سِتُّوْنَ بَابًا كُلُّ بَابٍ يُفْضِي اِلٰى جَوْهَرَةٍ وَاحِدَةٍ عَلٰى غَيْرِ لَوْنِ صَاحِبَتِهَا، فِي كُلِّ جَوْهَرَةٍ سُرُرٌ وَاَزْوَاجٌ وَتَصَارِيْفُ - اَوْ قَالَ: وَوَصَائِفُ - قَالَ: فَيَدْخُلُ فَاِذَا هُوَ بِحَوْرَاءَ عَيْنَاءَ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ حُلَلِهَا كَبِدُهَا مِرْآتُهُ وَكَبِدُهُ مِرْآتُهَا، اِذَا اَعْرَضَ عَنْهَا اِعْرَاضَةً اِزْدَادَتْ فِي عَيْنِهِ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا عَمَّا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَيَقُوْلُ: لَقَدِ ازْدَدْتِ فِي عَيْنِي سَبْعِيْنَ ضِعْفًا، وَتَقُوْلُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَيُشْرِفُ بِبَصَرِهِ عَلٰى مِلْكِهِ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ " قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ عِنْدَ ذٰلِكَ: يَا كَعْبُ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى مَا يُحَدِّثُنَا ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ عَنْ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَالَهُ فَكَيْفَ بِاَعْلَاهُمْ؟ قَالَ: " يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ فَوْقَ الْعَرْشِ وَالْمَاءِ فَخَلَقَ لِنَفْسِهِ دَارًا بِيَدِهِ فَزَيَّنَهَا بِمَا شَاءَ وَجَعَلَ فِيْهَا مِنَ الثَّمَرَاتِ وَالشَّرَابِ، ثُمَّ اَطْبَقَهَا فَلَمْ يَرَهَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَهَا لَا جِبْرِيْلُ وَلَا غَيْرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ قَرَاَ كَعْبٌ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ وَخَلَقَ دُوْنَ ذٰلِكَ جَنَّتَيْنِ فَزَيَّنَهُمَا بِمَا شَاءَ وَجَعَلَ فِيْهِمَا مَا ذَكَرَ مِنَ الْحَرِيْرِ وَالسُّنْدُسِ وَالْاِسْتَبْرَقِ، وَاَرَاهُمَا مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَمَنْ كَانَ كِتَابُهُ فِي عِلِّيِّيْنَ يُرٰى فِي تِلْكَ الدَّارِ، فَاِذَا رَكِبَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ عِلِّيِّيْنَ فِي مِلْكِهِ لَمْ يَنْزِلْ خَيْمَةً مِنْ خِيَامِ الْجَنَّةِ اِلَّا دَخَلَهَا مِنْ ضَوْءِ وَجْهِهِ، حَتّٰى اِنَّهُمْ يَسْتَنْشِقُوْنَ رِيْحَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: وَاهًا لِهٰذِهِ الرِّيْحِ الطَّيِّبَةِ، وَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ اَشْرَفَ عَلَيْنَا الْيَوْمَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ عِلِّيِّيْنَ "، فَقَالَ عُمَرُ: وَيْحَكَ يَا كَعْبُ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ قَدِ اسْتَرْسَلَتْ فَاقْبِضْهَا، فَقَالَ كَعْبٌ: " يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ لِجَهَنَّمَ زَفْرَةً مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا نَبِيٍّ اِلَّا يَخِرُّ لِرُكْبَتَيْهِ حَتّٰى يَقُوْلَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ: رَبِّ نَفْسِي نَفْسِي، وَحَتّٰى لَوْ كَانَ لَكَ عَمَلُ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا اِلٰى عَمَلِكَ لَظَنَنْتَ اَنْ لَا تَنْجُوَ مِنْهَا رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يُخْرِجَا اَبَا خَالِدٍ الدَّالَانِيَّ فِي الصَّحِيْحَيْنِ لِمَا ذُكِرَ مِنِ انْحِرَافِهِ عَنِ السُّنَّةِ فِي ذِكْرِ الصَّحَابَةِ فَاَمَّا الْاَئِمَّةُ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فَكُلُّهُمْ شَهِدُوا لِاَبِي خَالِدٍ بِالصِّدْقِ وَالْاِتْقَانِ وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَلَمْ

يُخْرِجَاهُ وَأَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ مِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ فِي أَئِمَّةِ أَهْلِ الْكُوفَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8751 – ما أنكره حديثا على جودة إسناده

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا، پھر ایک منادی ندا دے گا: اے لوگو! کیا جس رب نے تمہیں پیدا کیا تمہاری صورت بنائی، تمہیں رزق دیا، تم اپنے اس رب پر اس بات پر راضی ہو کہ وہ ہر انسان کو اسی کا ساتھ بنادے جس کی دنیا میں وہ عبادت کیا کرتا تھا اور جس کو اپنا والی سمجھتا تھا، کیا یہ تمہارے رب کی طرف سے عدل نہیں ہوگا؟ سب کہیں گے: کیوں نہیں۔ پھر تم میں سے ہر انسان اس کی طرف چل پڑے گا جس کی دنیا میں وہ عبادت کیا کرتا تھا، اور ان کے دنیا کے معبودوں کو قیامت میں شکل دی جائے گی، جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے، ان کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کے شیطان کو ایک صورت میں ظاہر کیا جائے گا، اور جو لوگ حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان کے لئے حضرت عزیر علیہ السلام کے شیطان کو ایک شکل میں پیش کیا جائے گا حتیٰ کہ درخت، عود اور پتھروں کو بھی شکلیں دی جائیں گی۔ صرف مسلمان باقی بچیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تمہیں کیا ہے؟ جیسے سب لوگ چلے گئے ہیں تم کسی طرف کیوں نہیں گئے؟ وہ کہیں گے: ہمارا بھی ایک رب ہے، ہم نے اس کو کبھی نہیں دیکھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تم اپنے رب کو دیکھ لو تو اس کو کیسے پہچانو گے؟ وہ کہیں گے: ہمارے پاس اپنے رب کی ایک نشانی ہے، اگر ہم اپنے رب کو دیکھیں تو اس نشانی کی بناء پر اُس کو پہچان لیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ نشانی کیا ہے؟ وہ کہیں گے: ساق (پنڈلی) پھر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنی پنڈلی ظاہر فرمائے گا، کشفِ ساق ہوتے ہی سب لوگ سجدے میں گر پڑیں گے، کچھ لوگ باقی بچیں گے، ان کی پیٹھیں تانبے کی ایک سلیٹ کی مانند ہوں گی، یہ لوگ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن نہ کر پائیں گے۔ پھر ان لوگوں کو حکم دیا جائے گا، یہ لوگ اپنے سر اوپر اٹھائیں گے، پھر ان کو ان کے اعمال کے مطابق نور عطا کیا جائے گا، کچھ لوگوں کو پہاڑ کے برابر ان کے سامنے نور دیا جائے گا، کچھ لوگوں کو اس سے ذرا کم نور دیا جائے گا، کچھ لوگوں کو درخت جتنا نور دیا جائے گا اور وہ ان کے دائیں جانب ہوگا، کچھ لوگوں کو اس سے ذرا کم نور ملے گا، سب سے کم درجے کا نور پانے والے شخص کے پاؤں کے انگوٹھے میں نور دیا جائے گا، وہ کبھی روشن ہوگا اور کبھی بجھ جایا کرے گا، جب وہ روشن ہوگا تو وہ مومن اس کی روشنی میں چلے گا اور جب بجھے گا تو کھڑا ہو جائے گا، پھر لوگ پلصراط سے گزریں گے۔ پلصراط تلوار کی دھار کی مانند تیز ہے۔ اس پر بہت پھسلن ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس سے نجات پائیں گے، کچھ لوگ ستارہ ٹوٹنے کی مقدار میں گزر جائیں گے، کچھ بجلی کی چمک کی مانند گزریں گے، کچھ تیز ہوا کی طرح گزریں گے، کچھ سوار کی طرح اور ہشاش بشاش گزریں گے، الغرض سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے۔ حتیٰ کہ جس آدمی کے انگوٹھے میں نور ہوگا وہ گھسٹ گھسٹ کر گزرے گا، آگ اس کے اعضاء کو جلا دے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر لوگ وہاں سے نجات پائیں گے، جب وہاں سے نجات پا کر مڑ کر پلصراط کو دیکھیں گے تو کہیں گے ''اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اس سے نجات بخش دی ہے''۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ نعمت عطا فرمائی ہے جو کبھی کسی کو نہیں دی۔ پھر یہ لوگ جنت کے دروازے کی گزرگاہ کی جانب چلیں گے۔ جنت کا

دروازے کی گزرگاہ جنت کے سب سے نچلے درجے میں ہوگی، مومن کہیں گے: اے ہمارے رب ہمیں یہ منزل عطا فرما، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تم مجھ سے جنت مانگ رہے ہو، وہ تو صرف اس کی گزرگاہ ہے، میں نے تمہیں دوزخ سے بچالیا ہے۔ یہ دروازہ ہے، وہ لوگ اس کی آواز نہیں سنیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ اگر میں تمہیں یہ عطا کردوں تو تم اس سے آگے کوئی اور سوال کرنے لگ جاؤ گے، بندہ کہے گا: اے اللہ مجھے تیری عزت کی قسم ہے ہم اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں مانگیں گے، اس سے اچھا اور کون سا مقام ہوسکتا ہے جو ہم تجھ سے مانگیں گے، ان کو وہ مقام دے دیا جائے گا، پھر ان کے لئے اس سے آگے ایک اور مقام ظاہر کیا جائے گا، وہ اِس سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگا، جب وہ اُس مقام کو دیکھیں گے تو اپنے پہلے والے مقام کو بہت ہی حقیر جانیں گے، (وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے وہ مقام مانگنے لگ جائیں گے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تمہیں وہ مقام دے دیا گیا تو تم اس سے آگے کے مقام کا مطالبہ کرنے لگ جاؤ گے، وہ کہیں گے: اے اللہ ہمیں تیری عزت کی قسم ہے ہم اس کے سوا تجھ سے اور کچھ نہیں مانگیں گے، اور اس سے بڑھ کر خوبصورت کون سی جگہ ہوگی، ان کو وہ مقام عطا کردیا جائے گا، پھر یہ لوگ خاموش ہوجائیں گے اور کوئی مطالبہ نہیں کریں گے، ان سے پوچھا جائے گا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ تم مجھ سے مانگتے کیوں نہیں ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب ہم نے جو کچھ تجھ سے مانگا، تو نے عطا کردیا، اب ہمیں مانگتے ہوئے حیاء آتی ہے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ جب سے دنیا بنی ہے، اس وقت سے لے کر اس کے فنا ہونے تک جتنی دنیا اور اس کی دولت ہے تمہیں دے دوں اور اس سے دس گنا مزید بھی عطا کردوں، حضرت مسروق کہتے ہیں: یہ حدیث سناتے ہوئے جب حضرت عبداللہ اس مقام پر پہنچے تو ہنسے، ایک آدمی نے ان سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے یہ حدیث کئی مرتبہ مجھے سنائی، آپ جب بھی اس مقام پر پہنچتے ہیں تو ضرور ہنستے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی ہے، حضور ﷺ جب بھی اس مقام پر پہنچتے تو اس موقع پر اُس بندے نے اللہ تعالیٰ کو جو جواب دیا اس پر آپ ضرور ہنستے، اتنا ہنستے کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہوجاتے، وہ بندہ کہے گا: تو بادشاہ ہوکر مجھ سے مذاق کررہا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: نہیں، بلکہ میں واقعی اس پر قادر ہوں، اس لئے تم مجھ سے مانگو، بندے کہیں گے: اے ہمارے رب ہمیں صالحین میں شامل فرمادے، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: ان کو صالحین کے ساتھ ملادو، حضور ﷺ فرماتے ہیں: وہ لوگ ٹہلتے ٹہلتے جنت میں چلے جائیں گے، ایک آدمی کو اندر سے خالی موتیوں سے بنا ہوا کا ایک محل دکھائی دے گا، وہ بندہ سجدے میں گر پڑے گا، اس کو کہا جائے گا: اپنا سر اٹھا، وہ سر اٹھائے گا، اس کو کہا جائے گا، یہ تو تیری منازل میں سے ایک منزل ہے، وہ پھر چل پڑے گا، ایک آدمی اس کو سامنے سے ملے گا، بندہ پوچھے گا: کیا تو فرشتہ ہے؟ اس کو بتایا جائے گا کہ یہ تیرے خدام میں سے ایک خادم ہے۔ وہ اس کے پاس آئے گا اور اس کو بتائے گا کہ اِس محل میں جو تیرے خادمین ہیں، میں ان میں سے ایک ہوں، میرے ماتحت ایک ہزار خدام ہیں، سب کے سب میری ہی طرح ہیں۔ وہ اس کو اپنے ساتھ لے کر محل کی جانب جائے گا، محل کا دروازہ کھلے گا، پورا محل مجوف موتیوں (ایسے موتی جو اندر سے خالی ہوں، بہت خوبصورت ہوتے ہیں یہ موتی) کا بنا ہوا ہوگا۔ اس کی چھتیں، اس کے دروازے، اس کے تالے، اُن کی چابیاں،

سب موتیوں کی ہوں گی محل کا دروازہ کھولا جائے گا، سامنے سبز رنگ کا ہیرا ہوگا، جس کے اندر سرخی ہوگی، اس کی لمبائی چوڑائی ستر ہاتھ ہوگی، اس میں ساٹھ دروازے ہوں گے، ہر دروازہ ایک الگ محل کی جانب کھلتا ہوگا ہر ایک کا رنگ دوسرے سے جدا ہوگا، ہر ایک میں پردے ہوں گے، بیویاں ہوں گی اور خادمائیں ہوں گیں، وہ بندہ اس میں داخل ہوگا، اس کے سامنے حور عین ہوگی، اس نے ستر لباس زیب تن کئے ہوں گے، اس کی پنڈلیوں کی مخ ستر لباسوں کے اوپر سے نظر آرہی ہوگی، حور کا جگر اُس بندے کا آئنہ ہوگا اور بندے کا جگر حور کا آئنہ ہوگا، جب بندہ ایک مرتبہ اس سے نگاہ ہٹا کر دوبارہ دیکھے گا تو وہ پہلے سے ستر گنا زیادہ حسین لگ رہی ہوگی، وہ بندہ کہے گا: تو پہلے سے ستر گناہ زیادہ خوبصورت لگ رہی ہے، اور وہ حور اس بندے کو بھی یہی کہے گی، وہ اپنی ملکیت میں نگاہ کی تیزی کے ساتھ سو سال تک سفر کر سکے گا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب تم سن نہیں رہے ہو جو ابن ام عبد سب سے کم درجے کے جنتی کے بارے میں بیان کر رہا ہے، تو اندازہ لگایئے کہ سب سے اعلیٰ درجے کے جنتی کا عالم کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا: اے امیر المومنین، جنت ایسی چیز ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ عرش اور پانی کے اوپر ہے، اس نے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ایک گھر بنایا، اس کو اپنی مرضی کی چیزوں سے سنوارا، اس میں پھل رکھے، مشروبات رکھے، پھر اس کو ڈھانپ دیا، جس دن سے اس کو بنایا ہے اس وقت سے اس کی مخلوق نے اس کو نہیں دیکھا نہ جبریل نے دیکھا ہے اور نہ کسی فرشتے نے۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیات پڑھیں

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ

"تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس کے علاوہ بھی دو جنتیں بنائی ہیں، ان کو بھی اپنی مرضی کی چیزوں سے مزین کیا ہے، اور اس میں حریر، سندس، اور استبرق رکھا ہے، یہ جنتیں اپنی مخلوقات میں سے جن فرشتوں کو چاہا دکھا دی ہیں، جس کا نامہ اعمال علیین میں ہوگا، اس کو یہ گھر دکھا دیا جائے گا، جب اہل علیین میں سے کوئی بندہ سوار ہو کر اپنی ملکیت میں چلے گا تو وہ جس خیمے کے پاس اترے گا، اس کے چہرے کی چمک اس خیمے میں پڑے گی، وہاں کے رہنے والے اس کی خوشبو سونگھیں گے، اور اس عمدہ خوشبو کی تعریف کریں گے، اور کہیں گے آج ہمارے پاس اہل علیین میں سے ایک آدمی آیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب تیرے لئے ہلاکت ہو، یہ دل چھٹ رہے ہیں، ان کو قابو کرو، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! جہنم کی ایک وادی ایسی ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی ایسا نہیں جو اپنے گھٹنوں کے بل نہ گرتا ہو، حتیٰ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کہیں گے رب نفسی نفسی، حتیٰ کہ اگر تیرے پاس ستر نبیوں کے اعمال بھی ہوں تب بھی مجھے گمان ہے کہ تو اس سے نہیں بچ سکے گا۔

❀❀ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، البتہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ابوخالد دالانی کی روایات صحیحین میں نقل نہیں کیں، کیونکہ یہ منقول ہے کہ صحابہ کرام کے ذکر میں یہ سنت سے انحراف کرتے ہیں۔ لیکن تمام ائمہ متقدمین، ابوخالد کے لئے صدق اور اتقان کی گواہی دیتے ہیں۔ اور یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ابوخالد

دالانی وہ محدث ہیں جن کی مرویات کو ائمہ اہل کوفہ کی روایات میں جمع کیا گیا ہے۔

8752 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ اَرْفَعُ الْقَضَاءَ اِلٰى اَبِيْ بُرْدَةَ، فَكُنْتُ عِنْدَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ لَيْلَتَئِذٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا اَرْبَعَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمَا قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاثْنَانِ، قَالَ: وَاثْنَانِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ لَمَنْ يُعَظَّمُ فِي النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَحَدَ زَوَايَاهَا، وَاِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ لَمَنْ يَدْخُلُ بِشَفَاعَتِهِ الْجَنَّةَ اَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8752 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے فیصلے حضرت ابو بردہ کے پاس لے جایا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں ان کے پاس موجود تھا، ان کے پاس اسی رات حارث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے، وہ صحابی رسول ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) ایسے دو مسلمان، جن کے چار بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تین؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تین (والا بھی جنت میں جائے گا) ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دو والا (بھی جنت میں جائے گا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور دو بھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایسا آدمی بھی ہے جس کو دوزخ میں اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ وہ پوری دوزخ کا ایک کنارہ بن جائے گا، اور میری امت میں ایسا شخص بھی ہے جس کی شفاعت سے مضر سے بھی زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8753 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْدَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ فَرْقَدٍ، ثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَوْلَا اَنَّهَا غُمِسَتْ فِي الْمَاءِ مَرَّتَيْنِ مَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا، وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةٌ، وَاِنَّهَا لَتَدْعُو اللّٰهَ – اَوْ تَسْتَجِيْرُ اللّٰهَ – اَنْ لَا يُعِيْدَهَا فِي النَّارِ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8753 – حسن واه

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ آگ دوزخ کی آگ کا سترواں حصہ ہے، اگر اس آگ کو دو مرتبہ پانی سے نہ گزارا گیا ہوتا تو تم اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے، اور اللہ کی قسم، یہ کافی ہے، اور یہ آگ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرتی ہے کہ اس کو دوبارہ کبھی دوزخ میں واپس نہ ڈالا جائے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس انداز سے نقل نہیں کیا۔

8754 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِى السَّمْحِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ، صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِى النَّارِ لَحَيَّاتٌ مِثْلُ اَعْنَاقِ الْبُخْتِ يَلْسَعْنَ اَحَدَهُمُ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8754 – صحيح

✧✧ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر سانپ ہیں، یہ کسی کو ایک مرتبہ ڈس لیں تو اس کا درد چالیس سال تک محسوس ہوتا رہے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8755 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ) (النحل: 88) قَالَ: عَقَارِبُ اَنْيَابُهَا كَالنَّخْلِ الطِّوَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8755 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد

(زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ) (النحل: 88)

''ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا بدلہ ان کے فساد کا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے بارے میں فرماتے ہیں: وہاں پر ایسے بچھو ہیں، جن کے ڈنک، کھجوروں کے لمبے لمبے درختوں کی مانند ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8756 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ، عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنَّ الْاَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضٍ اِلَى الَّتِيْ تَلِيْهَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ فَالْعُلْيَا مِنْهَا عَلٰى ظَهْرِ حُوْتٍ قَدِ الْتَقَى طَرَفَاهُمَا فِيْ سَمَاءٍ، وَالْحُوْتُ عَلٰى ظَهْرِهِ عَلٰى صَخْرَةٍ، وَالصَّخْرَةُ بِيَدِ مَلَكٍ، وَالثَّانِيَةُ مُسَخَّرُ الرِّيْحِ، فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُهْلِكَ عَادًا

اَمَرَ خَازِنَ الرِّيحِ اَنْ يُرْسِلَ عَلَيْهِمْ رِيحًا تُهْلِكُ عَادًا، قَالَ: يَا رَبِّ اُرْسِلُ عَلَيْهِمُ الرِّيحَ قَدْرَ مَنْخِرِ الثَّوْرِ، فَقَالَ لَهُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِذًا تَكْفِي الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا، وَلٰكِنْ اَرْسِلْ عَلَيْهِمْ بِقَدْرِ خَاتَمٍ، وَهِيَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ: (مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ) (الذاريات: 42)، وَالثَّالِثَةُ فِيهَا حِجَارَةُ جَهَنَّمَ، وَالرَّابِعَةُ فِيهَا كِبْرِيتُ جَهَنَّمَ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلِلنَّارِ كِبْرِيتٌ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ فِيهَا لَاَوْدِيَةٌ مِنْ كِبْرِيتٍ لَوْ اُرْسِلَ فِيهَا الْجِبَالُ الرَّوَاسِي لَمَاعَتْ، وَالْخَامِسَةُ فِيهَا حَيَّاتُ جَهَنَّمَ اِنَّ اَفْوَاهَهَا كَالْاَوْدِيَةِ تَلْسَعُ الْكَافِرَ اللَّسْعَةَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُ لَحْمٌ عَلَى عَظْمٍ، وَالسَّادِسَةُ فِيهَا عَقَارِبُ جَهَنَّمَ اِنَّ اَدْنَى عَقْرَبَةٍ مِنْهَا كَالْبِغَالِ الْمُوَكَّفَةِ تَضْرِبُ الْكَافِرَ ضَرْبَةً تُنْسِيهِ ضَرْبَتُهَا حَرَّ جَهَنَّمَ، وَالسَّابِعَةُ سَقَرُ وَفِيهَا اِبْلِيسُ مُصَفَّدٌ بِالْحَدِيدِ يَدٌ اَمَامَهُ وَيَدٌ خَلْفَهُ، فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُطْلِقَهُ لِمَا يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ اَطْلَقَهُ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ اَبُو السَّمْحِ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ وَقَدْ ذَكَرْتُ فِيمَا تَقَدَّمَ عَدَالَتَهُ بِنَصِّ الْاِمَامِ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8756 – بل منكر

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر زمین سے دوسری زمین تک پانچ سو سال کی مسافت ہے، ان میں سب سے اوپر والی ایک مچھلی کی پشت پر ہے، اس کے دونوں کنارے آسمان سے ملتے ہیں، اور وہ مچھلی ایک چٹان پر ہے، اور وہ چٹان ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے۔ اور دوسری ہواؤں کو کنٹرول کرتی ہے، جب اللہ تعالیٰ نے عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو ہوا کے نگران فرشتے کو حکم دیا کہ وہ ان پر ایسی ہوا چلائے جو عاد کو ہلاک کر دے، اس نے کہا: اے میرے رب! میں ان پر بیل کے گلے کی مقدار میں ہوا بھیجتا ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: یہ زمین کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو اس پر ہیں سب کے لئے کافی ہے۔ لیکن ان پر ایک مہر کی مقدار میں ہوا بھیج، یہ وہی بات ہے جس کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان الفاظ کے ہمراہ کیا ہے

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَت عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ (الذاريات: 42)

"جس چیز پر گزرتی اس کو گلی ہوئی چیز کی طرح کر چھوڑتی" (ترجمہ کنز الایمان)

اور تیسری میں دوزخ کا ایک پتھر ہے۔ اور چوتھی میں جہنم کی گندھک ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آگ کی بھی گندھک ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس میں گندھک کی وادیاں ہیں اور ان میں مضبوط پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی سما سکتے ہیں۔ پانچویں میں جہنم کے سانپ ہیں، ان کے منہ وادی کے برابر ہیں، وہ کافر کو ایک مرتبہ ڈنک ماردیں تو اس کی ہڈیوں پر گوشت کا ایک ٹکڑا تک نہ بچے گا، چھٹی میں جہنم کے بچھو ہیں، سب سے چھوٹا بچھو پالان کسے ہوئے خچر کے برابر ہوگا۔ وہ کسی کافر کو ایک ڈنک مارے گا تو وہ اس سے دوزخ کی گرمی بھول جائے گا، ساتویں میں سقر ہے، اور اسی میں ابلیس بھی ہے۔ اس کو لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے، ایک

ہاتھ آگے اور ایک پیچھے باندھا ہوا ہے، جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر اس کو چھوڑنا چاہتا ہے تو اس کو اس بندے کے لئے کھول دیتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو ابوالسمح عیسیٰ بن ہلال سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ میں نے اس سے پہلے امام یحییٰ بن معین کے حوالے سے ان کی عدالت بیان کردی ہے

8757 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْمُزَّمِّلِ: (وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِينَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَجَحِيمًا) (المزمل: 12) لَمْ يَكُنْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى كَانَتْ وَقْعَةُ بَدْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8757 – على شرط مسلم

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب سورہ مزمل کی یہ آیت نازل ہوئی

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِينَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَجَحِيمًا (المزمل: 12)

''اور مجھ پر چھوڑ دو ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں تھوڑی مہلت دو، بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں بھڑکتی آگ''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ جنگ بدر کا واقعہ رونما ہوگیا۔

اَخبرنا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ) (المزمل: 13)، قَالَ: شَجَرَةُ الزَّقُّومِ صَحِيْحٌ "

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ (المزمل: 13)

''اور گلے میں پھنستا کھانا'' سے مراد ''زقوم'' کا درخت ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8758 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدٍ الْكَاهِلِيُّ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ وَلَهَا سَبْعُونَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8758 – لكن العلاء كذبه أبو مسلمة التبوذكی

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دوزخ کو ستر ہزار لگام میں ڈالی جائیں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8759 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ، وَعَرْضُ جِلْدِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَعَضُدُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ ، وَفَخِذُهُ مِثْلُ وَرِقَانَ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الرَّبَذَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى ذِكْرِ ضِرْسِ الْكَافِرِ فَقَطْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8759 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گی اور اس کی جلد کی چوڑائی ستر گز ہوگی، اور اس کے بازو بیضاء پہاڑ کی مثل ہوں گے، اس کے ران، ورقان پہاڑ کی طرح ہوں گے، اور اس کی سرین آگ کی وجہ سے یہاں سے ربذہ کی چوٹی تک چوڑی ہو جائے گی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس انداز سے نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے کافر کی داڑھ کا ذکر کیا ہے۔

8760 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ، وَضِرْسُهُ مِثْلُ اُحُدٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَعْنَى قَوْلِهِ بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ: اَيْ جَبَّارٌ مِنْ جَبَابِرَةِ الْآدَمِيِّيْنَ مِمَّنْ كَانَ فِي الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى مِمَّنْ كَانَ اَعْظَمَ خَلْقًا وَاَطْوَلَ اَعْضَاءً وَذِرَاعًا مِنَ النَّاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8760 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کے چمڑے کی موٹائی اللہ تعالیٰ کے گز کے مطابق ۴۲ گز ہوگی اور اس کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

شیخ ابوبکر کہتے ہیں: ذراع الجبار'' کا مطلب ہے ''پرانے زمانے میں جیسے کئی انسانوں کا قد اور لمبائی چوڑائی عام لوگوں کی

بہ نسبت بہت زیادہ ہوتی تھی''۔

8761 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِىْ هِلَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: اِنَّ ضِرْسَ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ، وَرَاْسُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ ، وَفَخِذُهٗ مِثْلُ وَرِقَانَ، وَغِلَظُ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ فِى النَّارِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالرَّبَذَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَكَانَ يُقَالُ بَطْنُهٗ مِثْلُ بَطْنِ اِضَمٍ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ لِتَوْقِيفِهٖ عَلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8761 – موقوف

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گی ، اس کا سر بیضاء پہاڑ کی طرح ہوگا، اس کی ران ورقان پہاڑ کی طرح ہوگی ، اس کے چمڑے کی موٹائی ستر گز ہوگی، اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنی مدینہ سے ربذہ تک کی مسافت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ اس کا پیٹ اضم ٹیلے کی وادی جتنا بڑا ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ کیونکہ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک موقوف ہے۔

8762 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ، اَخْبَرَنِىْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى، اَنَّ يَعْلٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْبَحْرَ هُوَ جَهَنَّمُ فَقَالُوا لِيَعْلٰى: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا) (الكهف: 29) فَقَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا اَدْخُلُهَا اَبَدًا حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ وَلَا تُصِيبُنِىْ مِنْهَا قَطْرَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَمَعْنَاهُ اَنَّ الْبَحْرَ صَعْبٌ كَاَنَّهٗ جَهَنَّمُ، وَلِذٰلِكَ فَرْعٌ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارٌ، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرٌ، فَاَمَّا النَّارُ فَاِنَّهَا تَحْتَ السَّابِعَةِ، وَقَدْ شَهِدَ الصَّحَابَةُ فَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى رُؤْيَةِ دُخَانِهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8762 – صحيح

✧✧ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بحر دوزخ ہے۔ لوگوں نے حضرت یعلیٰ سے کہا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے

نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (الكهف: 29)

''ہم نے کافروں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے اس کی دیواریں اسے گھیر لیں گی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گا جب تک

میں اللہ تعالیٰ سے مل نہ لوں، اور مجھے اس کا ایک قطرہ بھی نہیں چھو سکتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اس کا معنیٰ یہ ہے کہ سمندر گہرا ہے گویا کہ وہ جہنم ہو، اور یہ حدیث اُس حدیث کی فرع ہے، جس میں انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ سمندر کے نیچے آگ ہے، اور آگ کے نیچے پھر سمندر ہے۔ اور ساتویں زمین کے نیچے (بھی) آگ ہے۔ کئی صحابہ کرام نے اور ان کے بعد والوں نے اس کا دھواں اٹھنے کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔

8763 - كَمَا حَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَيْرُوزٍ الدَّانَاجُ، حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: رَأَيْتُ الدُّخَانَ مِنْ مَسْجِدِ الضِّرَارِ حِينَ انْهَارَ هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَقَدْ حَدَّثَنِي جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا الْغُرَبَاءِ أَنَّهُمْ عَرَفُوا هٰذَا الْمَسْجِدَ وَشَاهَدُوا هٰذَا الدُّخَانَ، وَقَدْ قَدَّمْتُ الرِّوَايَةَ الصَّحِيحَةَ أَنَّ جَهَنَّمَ تَحْتَ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8763 - صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں جب مسجد ضرار گرائی گئی اور وہ دوزخ میں گری تو میں نے اس کا دھواں دیکھا۔

❀❀ یہ اسناد صحیح ہے اور ہمارے کئی اجنبی اصحاب نے بھی یہ بیان کیا ہے کہ وہ اس مسجد کو پہچانتے بھی ہیں اور انہوں نے دھواں اٹھتے بھی دیکھا تھا، اور میں اس سے پہلے وہ حدیث بیان کر چکا ہوں جس میں یہ ہے کہ جہنم ساتویں زمین کے نیچے ہے

8764 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَيْلٌ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَهْوِي فِيهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ، وَالصَّعُودُ جَبَلٌ فِي النَّارِ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا يَهْوِي مِنْهُ كَذَلِكَ أَبَدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8764 - صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ویل'' جہنم کی ایک وادی ہے، کافر جہنم کی گہرائی میں پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک اس میں گرتے رہیں گے۔ اور ''صعود'' جہنم مین ایک پہاڑ ہے جس پر دوزخی ستر سال تک چڑھتا رہے گا، پھر اس سے گر جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8765 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ إِمْلَاءً مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدِ

اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، اَنْبَاَ يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ اَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى بِلَالِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا بِلَالُ اِنَّ اَبَاكَ، حَدَّثَنِي عَنْ جَدِّكَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادٍ، فِي ذَلِكَ الْوَادِي بِئْرٌ يُقَالُ لَهُ هَبْهَبُ، حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى اَنْ يُسْكِنَهَا كُلَّ جَبَّارٍ فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا بِلَالُ هٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهِ اَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ لَمْ يَكْتُبْهُ عَالِيًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

✦✦ محمد بن واسع فرماتے ہیں: میں بلال بن ابی بردہ کے پاس گیا، میں نے ان سے کہا: اے بلال تمہارے والد نے تمہارے دادا کے حوالے سے مجھے ایک حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے، اس وادی میں ایک کنواں ہے جس کو ہبہب کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ ہر جبار (متکبر) کو اس میں ٹھہرائے، اے بلال تم ان میں سے ہونے سے بچنا۔

❁❁ اس حدیث کو محمد بن واسع سے روایت کرنے میں ازہر بن سنان منفرد ہیں، میری سند عالی اس اسناد کے ہمراہ ہے۔

8766 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَزْهَرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُنْصَبُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِقْدَارُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ كَمَا لَمْ يَعْمَلْ فِي الدُّنْيَا، وَيَظُنُّ اَنَّهُ مُدَافِعُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8766 – صحيح

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کے لئے قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، جس نے دنیا میں کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا اور وہ یہ سمجھ رہا ہوگا کہ وہ اس کا دفاع کر لے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8767 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ قَدْرَ مَا بَيْنَ شَفِيرِ النَّارِ وَقَعْرِهَا كَصَخْرَةٍ زِنَتُهَا سَبْعُ خَلِفَاتٍ بِشُحُوْمِهِنَّ وَلُحُوْمِهِنَّ وَاَوْلَادِهِنَّ، تَهْوِي فِيمَا بَيْنَ شَفِيرِ النَّارِ وَقَعْرِهَا اِلَى اَنْ تَقَعَ قَعْرَهَا سَبْعِيْنَ خَرِيفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8767 – صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک دوزخ کے کنارے اور اس کی گہرائی کا اندازہ یہ ہے کہ ایک پتھر جس کا وزن سات حاملہ اونٹنیوں کے برابر

جن کے ساتھ ان کی چربی اور گوشت بھی ہو اوران کے بچے بھی ہوں، اس کو دوزخ کے کنارے سے پھینکا جائے اور وہ اس کی گہرائی کی جانب گرتا رہے، تو اس کو گہرائی تک پہنچنے میں ستر سال لگ جائیں گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8768 - اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْإِمَامُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَقِيلٍ، حَدَّثَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَا: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ قَدْرَ مَا بَيْنَ شَفِيرِ النَّارِ وَقَعْرِهَا اِلٰى اَنْ يَقَعَ قَعْرَهَا سَبْعُونَ خَرِيفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دوزخ کے کنارے سے لے کر اس کی گہرائی تک کی مسافت ستر سال کی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8769 - اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِی، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِی اُسَامَةَ، حَدَّثَنِی يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَهْوِی بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِی النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8769 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک انسان کبھی ایک بات کر دیتا ہے اس کو نہیں پتا ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی، لیکن بندہ اس ایک بات کی وجہ سے ستر سال تک دوزخ میں گرتا رہے گا۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8770 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِی طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فِی قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ) (الزخرف: 77) قَالَ: " يُخَلِّی عَنْهُمْ اَرْبَعِينَ عَامًا لَا يُجِيبُهُمْ، ثُمَّ اَجَابَهُمْ: (اِنَّكُمْ مَاكِثُونَ) (الزخرف: 77) فَيَقُوْلُوْنَ: (رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُونَ) (المؤمنون: 107) قَالَ: فَيُخَلِّی عَنْهُمْ مِثْلَ الدُّنْيَا، ثُمَّ اَجَابَهُمْ: (اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونَ) قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا يَنْبِسُ الْقَوْمُ بَعْدَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ اِنْ كَانَ اِلَّا الزَّفِيرَ وَالشَّهِيقَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8770 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ) (الزخرف: 77

''اور وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے''(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: ان کو چالیس سال تک کوئی جواب نہیں دیا جائے گا، پھر چالیس سال کے بعد جب ان کو جواب دیا جائے گا تو یہ دیا جائے گا

(اِنَّكُمْ مَاكِثُونَ) (الزخرف: 77)

''تمہیں تو ٹھہرنا ہے''

وہ کہیں گے:

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُونَ) (المؤمنون: 107)

''اے ہمارے رب ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں''(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پوری دنیا کی عمر جتنا زمانہ تک خاموشی رہے گی پھر اس عرصے کے بعد ان کو یہ جواب دیا جائے گا،

(اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونَ)

''دتکارے پڑے رہو، اس میں اور مجھ سے کوئی بات نہ کرو''(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کے بعد لوگ کوئی بات نہیں بولیں گے بلکہ گدھے کی طرح رینکیں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8771 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَقْعَدُ الْكَافِرِ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَكُلُّ ضِرْسٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَفَخِذُهُ مِثْلُ وَرِقَانَ، وَجِلْدُهُ سِوَى لَحْمِهِ وَعِظَامِهِ اَرْبَعُونَ ذِرَاعًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8771 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں کافر کی سرین تین دن کی مسافت تک پھیلی ہوگی اور اس کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو چکی ہوگی، اس کی ران۔ ورقان پہاڑ کی مانند ہوگی، اس کا چمڑہ گوشت

اور ہڈیوں کے علاوہ چالیس گز موٹا ہو چکا ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8772 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، قَالَ: ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: " يَفْتَرِقُ النَّاسُ عِنْدَ خُرُوجِهِ ثَلَاثَ فِرَقٍ: فِرْقَةٌ تَتْبَعُهُ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِاَهْلِهَا مَنَابِتِ الشِّيحِ، وَفِرْقَةٌ تَاْخُذُ شَطَّ هٰذَا الْفُرَاتِ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ حَتّٰى يُقْتَلُونَ بِغَرْبِيِّ الشَّامِ، فَيَبْعَثُونَ طَلِيعَةً فِيهِمْ فَرَسٌ اَشْقَرُ - اَوْ اَبْلَقُ - فَيَقْتَتِلُونَ فَلَا يَرْجِعُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ اَنَّهُ فَرَسٌ اَشْقَرُ، قَالَ: وَيَزْعُمُ اَهْلُ الْكِتَابِ اَنَّ الْمَسِيحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ فَيَقْتُلُهُ وَيَخْرُجُ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ دَابَّةً مِثْلَ النَّغَفِ فَتَلِجُ فِي اَسْمَاعِهِمْ وَمَنَاخِرِهِمْ فَيَمُوتُونَ، فَتَنْتِنُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ فَيُجَارُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُرْسِلُ مَاءً فَيُطَهِّرُ الْاَرْضَ مِنْهُمْ، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا فِيهَا زَمْهَرِيرٌ بَارِدَةً فَلَا تَدَعُ عَلَى الْاَرْضِ مُؤْمِنًا اِلَّا كَفَتَهُ تِلْكَ الرِّيحُ، ثُمَّ تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ، ثُمَّ يَقُومُ مَلَكٌ بِالصُّورِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَيَنْفُخُ فِيهِ فَلَا يَبْقَى مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَاتَ، اِلَّا مَنْ شَاءَ رَبُّكَ، ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَلَيْسَ مِنْ بَنِي آدَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْاَرْضِ مِنْهُ شَيْءٌ"، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَاءً مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ كَمَنِيِّ الرِّجَالِ فَتَنْبُتُ لُحْمَانُهُمْ وَجُثْمَانُهُمْ كَمَا تَنْبُتُ الْاَرْضُ مِنَ الثَّرٰى، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (اَللّٰهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ اِلٰى بَلَدٍ مَيِّتٍ) حَتّٰى بَلَغَ (كَذٰلِكَ النُّشُورُ) (فاطر: 9) ثُمَّ يَقُومُ مَلَكٌ بِالصُّورِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَيَنْفُخُ فِيهِ فَيَنْطَلِقُ كُلُّ رُوحٍ اِلٰى جَسَدِهَا فَتَدْخُلُ فِيهِ، فَيَقُومُونَ فَيَجِيئُونَ مَجِيئَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ قِيَامًا لِرَبِّ الْعَالَمِينَ، ثُمَّ يَتَمَثَّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْخَلْقِ فَيَلْقَى الْيَهُودَ فَيَقُولُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعْبُدُ عُزَيْرًا، فَيَقُولُ: هَلْ يَسُرُّكُمُ الْمَاءُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ وَهِيَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ (وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا) (الكهف: 100)، ثُمَّ يَلْقَى النَّصَارٰى فَيَقُولُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعْبُدُ الْمَسِيحَ، فَيَقُولُ: هَلْ يَسُرُّكُمُ الْمَاءُ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ وَهِيَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ، ثُمَّ كَذٰلِكَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ شَيْئًا، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ (وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ) (الصافات: 24) حَتّٰى يَبْقَى الْمُسْلِمُونَ فَيَقُولُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعْبُدُ اللّٰهَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَيَنْتَهِرُهُمْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعْبُدُ اللّٰهَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: اِذَا اعْتَرَفَ لَنَا سُبْحَانَهُ عَرَفْنَاهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مُؤْمِنٌ اِلَّا خَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا، وَيَبْقَى الْمُنَافِقُونَ ظُهُورُهُمْ طَبَقٌ وَاحِدٌ كَاَنَّمَا فِيهَا السَّفَافِيدُ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا، فَيَقُولُ: قَدْ كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُودِ وَاَنْتُمْ سَالِمُونَ، ثُمَّ يَاْمُرُ اللّٰهُ بِالصِّرَاطِ فَيُضْرَبُ عَلٰى جَهَنَّمَ، فَيَمُرُّ النَّاسُ بِقَدْرِ اَعْمَالِهِمْ زُمَرًا اَوَائِلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، ثُمَّ كَمَرِّ الْبَهَائِمِ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ

سَعْيًا، ثُمَّ يَمُرُّ الرَّجُلُ مَشْيًا، حَتّٰى يَجِيءَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يَتَلَبَّطُ عَلٰى بَطْنِهِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لِمَ اَبْطَاْتَ بِي؟ قَالَ: اِنِّي لَمْ اُبْطِءْ، بِكَ اِنَّمَا اَبْطَاَ بِكَ عَمَلُكَ، ثُمَّ يَاْذَنُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الشَّفَاعَةِ فَيَكُونُ اَوَّلُ شَافِعٍ رُوحُ اللّٰهِ الْقُدُسُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ اِبْرَاهِيمُ، ثُمَّ مُوسٰى، ثُمَّ عِيسٰى، ثُمَّ يَقُومُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَشْفَعُ اَحَدٌ فِيمَا يَشْفَعُ فِيهِ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى (عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) (الإسراء: 79) فَلَيْسَ مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَهِيَ تَنْظُرُ اِلٰى بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ "، قَالَ سُفْيَانُ: اُرَاهُ قَالَ: " لَوْ عَلِمْتُمْ يَوْمَ يَرٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ الَّذِي فِي النَّارِ فَيَقُولُونَ: لَوْلَا اَنْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا، ثُمَّ تُشَفَّعُ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيُشَفِّعُهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ يَقُولُ: اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَيُخْرِجُ مِنَ النَّارِ اَكْثَرَ مِمَّا اَخْرَجَ جَمِيعُ الْخَلْقِ بِرَحْمَتِهِ حَتّٰى لَا يَتْرُكَ اَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ (مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ) (المدثر: 42) وَقَالَ: بِيَدِهِ فَعَقَدَهُ (قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ) (المدثر: 44) هَلْ تَرَوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ مِنْ خَيْرٍ؟ وَمَا يُتْرَكُ فِيهَا اَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ، فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ لَا يُخْرِجَ اَحَدًا غَيَّرَ وُجُوهَهُمْ وَاَلْوَانَهُمْ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَشْفَعُ فَيَقُولُ: مَنْ عَرَفَ اَحَدًا فَلْيُخْرِجْهُ، فَيَجِيءُ فَلَا يَعْرِفُ اَحَدًا، فَيُنَادِيهِ رَجُلٌ فَيَقُولُ: اَنَا فُلَانٌ، فَيَقُولُ: مَا اَعْرِفُكَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالُوا: (رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ) فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ انْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُمْ بَشَرٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالزعراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس دجال کا تذکرہ ہوا، آپ نے فرمایا: دجال کے ظہور کے موقع پر لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایک گروہ اس کا پیروکار ہو جائے گا، ایک فرقہ جزیرہ عرب میں اپنے گھر والوں کے پاس چلا جائے گا، اور ایک فرقہ اس فرات کے کنارے پر آکر ان سے جہاد کرے گا، حتیٰ کہ جہاد کا یہ سلسلہ غربی شام تک پہنچ جائے گا۔ یہ ایک لشکر بھیجیں گے، ان میں سرخی مائل گھوڑے پر یا چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوگا، یہ اُن کے ساتھ جہاد کریں گے، لیکن ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آئے گا۔ حضرت ربیعہ بن ناجذ فرماتے ہیں: سرخی مال گھوڑے پر سوار کے بارے میں، آپ فرماتے ہیں: اہل کتاب یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اس کو قتل کریں گے، اور یاجوج وماجوج نکلیں گے، وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ جانوروں کے ناک میں پیدا ہونے والے وبائی کیڑے کی مثل کوئی جانور بھیجے گا، وہ ان کے کانوں اور ناکوں میں گھس جائے گا جس کی وجہ سے وہ سب مر جائیں گے، ان کی وجہ سے پوری زمین بدبودار ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی جائے گی، اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا، وہ بارش پوری زمین کو دھو کر صاف کر دے گی، پھر اللہ تعالیٰ انتہائی ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، وہ زمین پر کسی مسلمان کو زندہ نہیں چھوڑے گی، پھر کائنات کے خبیث ترین لوگوں پر قیامت قائم ہوگی، پھر فرشتہ زمین اور آسمان کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا اور اس کو بجائے گا، آسمانوں میں اور زمین میں رہنے والی تمام مخلوقات اس کی وجہ سے مر جائیں گے سوائے ان کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نہ مارنا چاہے

گا، پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے درمیان ایک عرصہ گزرے گا جتنا اللہ چاہے گا، انسان کے جسم کا کچھ حصہ زمین میں باقی بچے گا، پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی بھیجے گا، یہ پانی مردوں کی منی جیسا ہوگا، پھر ان کے گوشت جسم کی طرح اگیں گے، جیسا کہ بارش کی وجہ سے زمین اگتی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی۔

(اَللّٰهُ الَّذِی یُرْسِلُ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ) حَتّٰی بَلَغَ (كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ) (فاطر: 9)

''اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں کہ بادل ابھارتی ہیں پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں تو اس کے سبب ہم زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مَرے پیچھے یونہی حشر میں اٹھنا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر فرشتہ دوبارہ صور لے کر زمین اور آسمان کے درمیان کھڑا ہوگا اور اس میں پھونک مارے گا، ہر روح اپنے اپنے جسم کی طرف دوڑے گی اور آ کر اس میں داخل ہو جائے گی، پھر لوگ کھڑے ہوں گے اور سب ایک آدمی کی مانند اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، اللہ تعالیٰ مخلوق کے لئے ایک صورت میں ظاہر ہوگا، یہودی، اللہ تعالیٰ سے ملیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کو پانی کی طلب ہے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں، ان کو جہنم دکھائی جائے گی، وہ سراب کی مانند ہوگی، پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی

(وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضًا) (الکهف: 100)

پھر عیسائی، اللہ تعالیٰ سے ملیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تمہیں پانی کی طلب ہے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں۔ ان کو جہنم دکھائی جائے گی، وہ سراب کی مانند ہوگی، یہی سلوک ان تمام لوگوں کے ساتھ ہوگا جو غیر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

(وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ) (الصافات: 24)

''اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

صرف مسلمان باقی بچیں گے، اللہ فرمائے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، اللہ تعالیٰ دو تین مرتبہ ان سے یہی سوال کرے گا: وہ آگے سے یہی جواب دیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: کیا تم اپنے رب کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے، جب اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پہچان کروائے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ کشفِ ساق فرمائے گا، ہر مومن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہو جائے گا، منافقین رہ جائیں گے، ان سے سجدہ نہیں ہو پائے گا، ان کی پشت ایک سیدھی سلیٹ کی مانند ہوگی، گویا کہ ان میں سکہ پگھلا کر ڈال دیا گیا ہے، وہ اپنے رب کو پکاریں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں اس وقت سجدے کا کہا گیا تھا جب تم سلامت تھے، پھر اللہ تعالیٰ پلصراط بچھانے کا حکم دے گا، دوزخ پر پلصراط بچھا دیا جائے گا، لوگوں کی جماعتیں اپنے اپنے اعمال کے مطابق وہاں سے

گزریں گی، سب سے پہلی جماعت بجلی کی چمک کی مانند گزریں گے، بعد والے ہوا کی طرح، ان کے بعد والے پرندے کی پرواز سے، ان کے بعد والے جانوروں کی مثل، حتیٰ کہ کئی لوگ دوڑ کر گزریں گے، پھر ایک آدمی پیدل چلتا ہوا گزرے گا، اورسب سے آخری شخص پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا گزرے گا، وہ کہے گا: اے میرے رب، تو نے مجھے کیوں دیر کروادی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے لیٹ نہیں کروایا، بلکہ تیرے اعمال نے تجھے لیٹ کروایا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اذن شفاعت عطا فرمائے گا، سب سے پہلے روح القدس حضرت جبریل امین علیہ السلام شفاعت کریں گے، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شفاعت فرمائیں گے، پھر تمہارے نبی ﷺ شفاعت کریں گے۔ جن کی شفاعت ہو چکی ہوگی، ان کی دوبارہ شفاعت نہیں ہوگی۔ یہ ہے وہ مقام محمود جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے ہمراہ کیا ہے

(عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا) (الإسراء: 79)

''قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اس وقت ہر شخص جنت میں اپنے گھر کو دیکھ رہے ہوں گے، حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا: ''کاش کہ تم جان لو جب جنتی لوگ دوزخ کے حالات دیکھ کر کہیں گے، اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہم اس دوزخ میں ہوتے'' پھر فرشتے شفاعت کریں گے، پھر دیگر انبیاء کرام، پھر شہداء، پھر صالحین، پھر دیگر مومنین شفاعت کریں گے، اللہ تعالیٰ ان سب کی شفاعت قبول فرمائے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہوں، پھر تمام ہستیوں کی شفاعت سے جتنے لوگ دوزخ سے باہر آئے ہوں گے، اُس سے زیادہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے میں دوزخ سے آزاد کرے گا۔ حتیٰ کہ ایسا کوئی شخص دوزخ میں نہیں رہنے دیا جائے گا جس میں بھلائی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ نے اپنی مٹھی کو بند کر کے یہ آیت پڑھی

(مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ) (المدثر: 42)

''تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی''

کیا تم ان میں کوئی بھلائی دیکھتے ہو؟ حالانکہ دوزخ میں ایسا کوئی شخص رہنے ہی نہیں دیا جائے گا جس میں کچھ بھی بھلائی ہو، پھر جب اللہ تعالیٰ یہ ارادہ فرمائے گا کہ اب مزید کسی کو دوزخ میں سے نہ نکالا جائے تو اللہ تعالیٰ ان کے رنگ اور شکلیں تبدیل فرمادے گا، پھر جب کوئی شخص ان کی شفاعت کرنے آئے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تو دوزخ میں سے جس کو پہچانتا ہے اس کو وہاں سے نکال کر لے آ۔ وہ دوزخ میں آئے گا تو اس میں کسی کو بھی نہیں پہچانے گا، بندہ اس کو آوازیں دے دے کر اپنا تعارف کروائے گا کہ میں فلاں ہوں، وہ شفاعت کرنے والا کہے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا (تم لوگ کس بناء پر دوزخ میں گئے ہو؟) وہ لوگ کہیں گے:

قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ (المدثر: 44)

''وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بے ہودہ فکر والوں کے ساتھ بے ہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے تھے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جب وہ یہ بات کہیں گے: تو دوزخ بند کر دی جائے گی، پھر ان میں سے کوئی شخص باہر نہیں نکل سکے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8773 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ اَنَّ مِقْمَعًا مِنْ حَدِيْدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ فَاجْتَمَعَ لَهُ الثَّقَلَانِ مَا اَقَلُّوْهُ مِنَ الْاَرْضِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8773 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر (دوزخ کا) لوہے کا ایک درہ زمین پر رکھ دیا جائے، تمام جنات اور تمام انسان مل کر بھی اس کو زمین سے نہیں اٹھا سکتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8774 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى يَحْيَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ وَاَنَا اَسْمَعُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا اَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ اَكْثَرَ مِنْ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْكَفَّيْنِ جَمِيْعًا وَلَا آتِي دِيْنَكَ وَلَا آتِيكَ وَقَدْ كُنْتُ امْرَاً لَا اَعْقِلُ شَيْئًا اِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَاِنِّي اَسْاَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ بِمَ بَعَثَكَ رَبُّنَا؟ قَالَ: بِالْاِسْلَامِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا آيَةُ الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: " اَنْ تَقُوْلَ اَسْلَمْتُ وَجْهِي لِلّٰهِ، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، كُلُّ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ اِخْوَانٌ يَصِيْرَانِ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُسْلِمٍ اَشْرَكَ بَعْدَمَا اَسْلَمَ عَمَلًا حَتّٰى يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ، مَالِي آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، اَلَا وَاِنَّ رَبِّي دَاعِيَّ، اَلَا وَاِنَّهُ سَائِلِي: هَلْ بَلَّغْتَ عِبَادِي؟ وَاِنِّي قَائِلٌ: رَبِّ قَدْ اَبْلَغْتُهُمْ، فَلْيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ، ثُمَّ اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ مُقَدَّمَةً اَفْوَاهُكُمْ بِالْفِدَامِ، ثُمَّ اَوَّلُ مَا يُبِيْنُ اَحَدَكُمْ لَفَخِذُهُ وَكَفُّهُ " قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا دِيْنُنَا وَاَيْنَ مَا تُحْسِنُ بِكَفِّكَ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8774 – صحيحفخة ح

✧✧ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور عرض کی: اے اللہ کے نبی میں آپ کے پاس اس سے بھی زیادہ چھوڑ کر آیا ہوں (دونوں ہاتھ جمع کر کے کہا) نہ میں آپ کے دین کے لئے آیا ہوں اور نہ آپ کے پاس آیا ہوں، میں ایسا آدمی تھا جو اللہ اور اس کے رسول

کے سکھائے ہوئے کے علاوہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا، میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، ہمارے رب نے آپ کو کیا چیز دے کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے نبی !اسلام کی نشانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم کہو: میں نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکایا اور تم نماز قائم کرو، زکواۃ ادا کرو، ہر مسلمان کے لئے، دوسرا مسلمان حرمت والا ہے دونوں بھائی بھائی ہوجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس مسلمان کی عبادت قبول نہیں کرتا جو اسلام لانے کے بعد جان بوجھ کر شرک کرے، حتیٰ کہ وہ مشرکوں کو چھوڑ کر دوبارہ مسلمانوں میں آجائے، مجھے کیا ہے، تمہیں پیٹھ سے پکڑ پکڑ کر دوزخ سے بچاتا ہوں، سن لو خبردار! میرا رب داعی ہے، خبردار! وہ مجھ سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے بندوں تک میرا پیغام پہنچادیا؟ اور میں کہوں گا: اے میرے رب !میں نے پہنچادیا ہے۔ اس لئے جو لوگ اس وقت موجود ہیں، یہ ان تمام تک میرا پیغام پہنچا دیں جو اس وقت غیر حاضر ہیں، پھر تمہیں بلایا جائے گا تمہارے منہ پر چھینکا لگا دیا جائے گا، تمہارے اعضاء میں سب سے پہلے جو گواہی دے گا وہ تمہارے ران اور ہتھیلیاں ہوں گی۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ ہمارا دین ہے، اور اس حسن عمل کی توبات ہی کیا ہے جو آپ کے مبارک ہاتھوں نے کئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8775 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كُلُّ جِدَارٍ مِنْهَا مَسِيرَةُ اَرْبَعِينَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ کے پردے اس کی چار دیواریں ہیں، ان میں سے ہر دیوار کی لمبائی چالیس سال کی مسافت ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8776 - حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْمَالِكِيُّ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي الْعَوَّامِ مُؤَذِّنِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: "اِنَّ السُّورَ الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ (فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ) (الحديد: 13) هُوَ السُّورُ الشَّرْقِيُّ بَاطِنُهُ الْمَسْجِدُ وَمَا يَلِيهِ، وَظَاهِرُهُ وَادِي جَهَنَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8776 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی اس آیت

فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ (الحدید: 13)

''ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر کی طرف عذاب'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں جس دیوار کا ذکر کیا ہے وہ مشرقی دیوار ہے، اس کی اندر کی جانب مسجد ہے، اور اس کے باہر کی جانب دوزخ ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8777 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ ضَرَبَ مِقْمَعٌ مِنْ حَدِيدِ جَهَنَّمَ الْجَبَلَ لَتَفَتَّتَ كَمَا يُضْرَبُ بِهِ اَهْلُ النَّارِ فَصَارَ رَمَادًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8777 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دوزخ کا لوہے کا ایک درہ کسی پہاڑ پر مارا جائے تو وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے، جیسا کہ اس کے ساتھ دوزخیوں کو مارا جائے گا تو وہ راکھ بن جائیں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8778 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي الْعَنْبَسِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ تَبَسَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتُ؟ فَقَالَ: " عَجِبْتُ مِنْ مُجَادَلَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَلَيْسَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ لَا تَظْلِمَنِي؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَاِنِّي لَا اَقْبَلُ عَلَيَّ شَهَادَةَ شَاهِدٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَيَقُوْلُ: اَوَ لَيْسَ كَفَى بِيْ شَهِيدًا وَبِالْمَلَائِكَةِ الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ؟ قَالَ: فَيُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ مَرَّاتٍ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ، وَتَكَلَّمُ اَرْكَانُهُ بِمَا كَانَ يَعْمَلُ فَيَقُوْلُ: بُعْدًا لَكُمْ وَسُحْقًا، عَنْكُمْ كُنْتُ اُجَادِلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8778 – على شرط ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، پھر فرمایا: کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟ پھر فرمایا: مجھے ایک بندہ یاد آ گیا جو قیامت کے دن اپنے رب سے جھگڑ رہا ہوگا، وہ کہے گا: اے اللہ! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ پر ظلم نہیں کرے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بالکل کیا تھا۔ وہ کہے گا: تو پھر میں اپنے خلاف کسی کی گواہی نہیں مانتا، وہ کہے گا: کیا میرے بارے میں کراماً کاتبین کی گواہی کافی نہیں ہے؟ وہ بار بار یہی بات کہے گا

تو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء اس کے عمل کے بارے میں بول پڑیں گے، وہ کہے گا: تمہارے لئے ہلاکت ہو، میں ہمیشہ تمہارا دفاع کرتا رہا اور آج تم میرے ہی خلاف ہو گئے ہو؟

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8779 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ اَنَّ دَلْوَ غَسَّاقٍ يُهَرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8779 – صحيح

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دوزخ کا ایک ڈول دنیا میں انڈیل دیا جائے تو اس سے ساری دنیا بدبودار ہو جائے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8780 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَوَيْهِ الصَّفَّارُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا، يُحَدِّثُ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَجَاءَ اِلٰى اِحْدَاهُمَا، قَالَ: فَجَعَلَتْ تَنْزِعُ عِمَامَتَهُ وَقَالَتْ: جِئْتَ مِنْ عِنْدِ امْرَاَتِكَ؟ فَقَالَ: جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَقَلُّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8780 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت مطرف فرماتے ہیں: ان کی دو بیویاں تھیں، آپ ان میں سے ایک کے پاس آئے، وہ ان کا عمامہ اتارتے ہوئے بولی: آپ اپنی بیوی کے پاس سے آئے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس سے آیا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں عورتوں کی تعداد کم ہوگی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8781 - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَلَمَّا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ فِي هَوْدَجِهَا وَاضِعَةٌ يَدَهَا عَلٰى هَوْدَجِهَا فِيهَا خَوَاتِيمُ، فَلَمَّا نَزَلَ الشِّعْبَ اِذَا نَحْنُ بِغِرْبَانٍ كَثِيْرَةٍ فِيهَا غُرَابٌ اَعْصَمُ اَحْمَرُ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مِثْلُ هٰذَا الْغُرَابِ فِي هٰذِهِ الْغِرْبَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8781 – على شرط ومسلم

✧✧ عمارہ بن خزیمہ بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ کسی حج یا عمرے کے موقع پر ہم حضرت عمرو بن العاص کے ہمراہ تھے، جب ہم مرالظہر ان پہنچے تو ہم نے ایک عورت کو دیکھا، وہ اپنے کجاوے میں بیٹھی ہوئی تھی، کجاوے کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا، اس کے ہاتھ میں انگوٹھیاں تھیں، جب ہم وادی میں اترے تو ہم نے بہت سارے کوے دیکھے، ان میں ایک کوا ایسا تھا جس کی چونچ اور پاؤں سرخ تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں عورتوں کا تناسب اتنا ہی ہوگا جتنا ان کوؤں میں سرخ چونچ اور پاؤں والا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8782 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَسَدِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ فِي يَدِهَا خَوَاتِيمُهَا وَقَدْ وَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى هَوْدَجِهَا فَدَخَلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ شِعْبًا، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الشِّعْبِ فَاِذَا غِرْبَانٌ كَثِيْرَةٌ وَّاِذَا غُرَابٌ اَعْصَمُ اَحْمَرُ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا كَقَدْرِ هٰذَا الْغُرَابِ فِي هٰذِهِ الْغِرْبَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت فرماتے ہیں: ہم کسی حج یا عمرے کے موقع پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، ہم نے ایک عورت دیکھی جس کے ہاتھ میں انگوٹھیاں تھیں، اس نے اپنا ہاتھ ہودج (کجاوے) پر رکھا ہوا تھا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ وادی میں اترے پھر فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اسی وادی میں تھے، یہاں بہت سارے کوے تھے، ان میں ایک کوا ایسا تھا جس کی چونچ اور پاؤں سرخ تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں جانے والی عورتوں کا تناسب اتنا ہی ہوگا جتنا ان کوؤں میں اس ایک کوے کا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8783 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوٍ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ وَائِلِ بْنِ مَهَانَةَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ: وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ؟ قَالَ: لِاَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ

اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ مِنْكُنَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِزِيَادَةِ أَلْفَاظٍ فِيهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8783 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عورتو! صدقہ دیا کرو، اگرچہ اپنے زیورات میں سے ہی دینا پڑے، کیونکہ تم زیادہ تعداد میں دوزخ میں جاؤ گی، ایک عورت (یہ عورت، علاقے کی بڑی عورتوں میں سے نہیں تھی) نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وجہ ہے، ہم زیادہ تعداد میں دوزخ میں کیوں جائیں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ تم بہت زیادہ لعن طعن کرتی ہو، اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو، اور تمہاری عقل بھی ناقص ہے اور تمہارا دین بھی ناقص ہے، اور تم سے زیادہ مرد کی عقل خراب کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم جریر نے منصور سے، انہوں نے اعمش سے روایت کیا ہے اور اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ بھی ہے۔

8784 – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الزَّاهِدُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُعَاوِيَةُ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ، عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَتْ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَجُلًا خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ فَقُلْتُ لَهُ: سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُجْزِءُ عَنِّي مِنَ الصَّدَقَةِ النَّفَقَةُ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ فِي حِجْرِي؟ قُلْتُ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ: اذْهَبِي فَسَلِيهِ، قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَاجَتُهَا كَحَاجَتِي، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَا لَهُ: سَلْ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُجْزِءُ عَنَّا مِنَ الصَّدَقَةِ النَّفَقَةُ عَلَى أَزْوَاجِنَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حِجْرِنَا؟ قُلْتُ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ بِلَالٌ، فَقَالَ: عَلَى الْبَابِ زَيْنَبُ، قَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ: زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ وَزَيْنَبُ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْأَلَانِكَ النَّفَقَةَ عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَأَيْتَامٍ فِي حِجْرِهِمَا أَيُجْزِءُ ذَلِكَ عَنْهُمَا مِنَ الصَّدَقَةِ؟ قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَيْنَا بِلَالٌ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَتَفَرَّدَ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللَّهُ بِإِخْرَاجِهِ مُخْتَصَرًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8784 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے عورتو! تم صدقہ دیا کرو، اگرچہ اپنے زیورات میں سے ہی دے دیا کرو، کیونکہ جہنمیوں میں اکثریت تمہاری ہے۔ آپ فرماتی ہیں: حضرت عبداللہ تنگ دست تھے، میں نے ان سے کہا: آپ میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں: کیا میرے لئے یہ صدقہ کافی ہے کہ میں اپنے شوہر کی دیکھ بھال کرتی ہوں اور میری پرورش میں کچھ یتیم بچے ہیں، میں ان کے کھانے پینے کا انتظام کرتی ہوں؟ میں نے کہا: مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت طاری ہوجاتی ہے، (اس لئے میں نہیں جاسکتا) تو خود چلی جا اور جا کر پوچھ لے۔ آپ فرماتی ہیں: میں خود ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چلی گئی، جب میں دروازے پر پہنچی تو ایک انصاری خاتون وہاں پر موجود تھی اس کا مسئلہ بھی میرے ساتھ ملتا جلتا تھا، آپ فرماتی ہیں: پھر حضرت بلال باہر تشریف لائے، ہم نے ان سے کہا: آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا یہ مسئلہ پوچھ کر ہمیں بتا دیں کہ ہم اپنے شوہر پر اور اپنی پرورش میں یتیموں پر جو خرچہ کرتی ہیں، کیا ہمارے لئے وہ صدقہ کافی ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر زینب آئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون سی زینب؟ انہوں نے بتایا کہ عبداللہ کی زوجہ زینب اور ایک زینب نامی انصاری خاتون ہیں، وہ آپ سے پوچھنے آئی ہیں کہ ہم اپنے شوہروں پر اور اپنی گود میں یتیم بچوں پر جو خرچہ کرتی ہیں، کیا وہ ہمارے لئے کافی ہے؟ یہ پوچھ کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے اس عمل میں دگنا اجر ہے، قرابت کا ثواب بھی ہے اور صدقے کا ثواب بھی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

لیکن انہوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بہت اختصار کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

8785 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي سَوْدَةَ، قَالَ: " كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى سُورِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ الشَّرْقِيِّ يَبْكِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَا يُبْكِيكَ يَا اَبَا الْوَلِيدِ؟ فَقَالَ: مِنْ هَاهُنَا، اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَاَى جَهَنَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8785 – صحيح

✧✧ زیاد بن ابی سودہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر بیٹھے رو رہے تھے، کسی نے کہا: اے ابوالولید! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہاں پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ کو دیکھ رہے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8786 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَاءٌ كَالْمُهْلِ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا اُقْرِبَ اِلٰى فِيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8786 – صحيح

❖ ❖ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پگھلے ہوئے تانبے کی طرح جوش مارتا ہوا پانی کی طرح ہوگا، جب دوزخی اس کو اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے منہ کی کھال جھڑ کر اس میں گر جائے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8787 – اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ الْفُسَّاقَ هُمْ اَهْلُ النَّارِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْفُسَّاقُ؟ قَالَ: النِّسَاءُ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اُمَّهَاتِنَا وَاَخَوَاتِنَا وَاَزْوَاجَنَا؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُنَّ اِذَا اُعْطِيْنَ لَمْ يَشْكُرْنَ وَاِذَا ابْتُلِيْنَ لَمْ يَصْبِرْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8787 – على شرط البخاری ومسلم

❖ ❖ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فساق دوزخی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فساق کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتیں۔ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن ان کو جب کچھ دیا جائے تو شکر ادا نہیں کرتیں، اور جب ان پر آزمائش آئے تو صبر نہیں کرتیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8788 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمَدَانَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالنَّاسُ فِي الصُّفُوْفِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَجَعَلَ يَتَنَاوَلُهُ فَتَاَخَّرَ وَتَاَخَّرَ النَّاسُ، ثُمَّ تَاَخَّرَ الثَّانِيَةَ فَتَاَخَّرَ النَّاسُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنْتَ تَصْنَعُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِنَّهُ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ بِمَا فِيْهَا مِنَ الزَّهْرَةِ وَالنَّضْرَةِ فَتَنَاوَلْتُ قِطْفًا مِنْ عِنَبِهَا وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلَ مِنْهُ مَنْ

بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يُنْقِصُوْنَهُ، فَحِيلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَلَمَّا وَجَدْتُ سَفْعَتَهَا تَاَخَّرْتُ عَنْهَا، وَاَكْثَرُ مَنْ رَاَيْتُ فِيْهَا مِنَ النِّسَاءِ، اِنِ ائْتُمِنَّ اَفْشَيْنَ، وَاِنْ سَاَلْنَ اَلْحَفْنَ، وَاِذَا سُئِلْنَ بَخِلْنَ، وَاِذَا اُعْطِيْنَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَاَشْبَهُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ مَعْبَدُ بْنُ اَكْثَمَ الْخُزَاعِيُّ فَقَالَ مَعْبَدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَخْشٰى عَلَيَّ مِنْ شَبَهِهٖ فَاِنَّهُ وَالِدِيْ؟ فَقَالَ: لَا اَنْتَ مُؤْمِنٌ وَّهُوَ كَافِرٌ، وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ حَمَلَ الْعَرَبَ عَلٰى عِبَادَةِ الْاَصْنَامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8788 – صحيح

✧✧ حضرت طفیل ابن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے، لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفوں میں موجود تھے، ہم نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں، اس کو لے کر آپ تھوڑا پیچھے ہٹے، لوگ بھی پیچھے ہٹ گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بار پھر پیچھے ہٹے، لوگ بھی پیچھے ہٹ گئے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آج آپ کو نماز کے دوران ایسا عمل کرتے دیکھا ہے کہ اس سے پہلے آپ کو ایسا کرتے کبھی نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے جنت تمام خوبصورتی اور شادابی کے ساتھ پیش کی گئی، میں نے اس کے انگوروں کے خوشوں میں سے ایک خوشہ لینے کا ارادہ کیا تھا، اگر میں وہ لے لیتا تو زمین و آسمان کے درمیان والی تمام مخلوق اس کو کھاتی، وہ تب بھی کم نہ ہوتا، پھر میرے اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل کر دی گئی۔ پھر مجھ پر دوزخ پیش کی گئی، جب میں نے اس کی گرمائش کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹ گیا، میں نے اس میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی، اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان کو کوئی راز بتا دیا جائے تو یہ اس کو فاش کر دیتی ہیں، اگر یہ کچھ مانگتی ہیں تو بہت زیادہ ضد کرتی ہیں اور اگر ان سے کوئی چیز مانگی جائے تو بخل سے کام لیتی ہیں، جب ان کو کچھ دیا جائے تو شکر نہیں کرتیں، اور میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی آنتیں گھسیٹتا پھر رہا تھا، اور معبد بن اکثم خزاعی اس کے ساتھ بہت زیادہ ملتا جلتا ہے۔ حضرت معبد نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مشابہت کی وجہ سے مجھے کوئی خطرہ ہے؟ وہ تو میرا والد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں تم مومن ہو، وہ کافر ہے۔ وہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے اہل عرب کو بتوں کی عبادت سے روشناس کروایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8789 – اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَغَيَّرَ عَهْدَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَاَشْبَهُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ اَكْثَمُ بْنُ اَبِي الْجَوْنِ قَالَ: فَقَالَ اَكْثَمُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَضُرُّنِيْ شَبَهُهُ؟ قَالَ: لَا اِنَّكَ مُسْلِمٌ وَّاِنَّهُ كَافِرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8789 – على شرط مسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر دوزخ پیش کی گئی ، میں نے اس میں عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف ابوعمرو کو دیکھا وہ آگ میں اپنی آنتیں گھسیٹتا پھر رہا تھا ، یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کو تبدیل کیا، اور وہ اکثم بن ابی الجون سے بہت ملتا جلتا ہے، یہ سن کر اکثم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کے ساتھ مشابہت سے مجھے کوئی نقصان ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ،تم مسلمان ہو، وہ کافر ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8790 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ عُيِّرَ الْكَافِرُ بِعَمَلِهِ فَجَحَدَ وَخَاصَمَ، فَيُقَالُ لَهُ: جِيرَانُكَ يَشْهَدُونَ عَلَيْكَ، فَيَقُوْلُ: كَذَبُوا، فَيُقَالُ: اَهْلُكَ وَعَشِيرَتُكَ، فَيَقُوْلُ: كَذَبُوا، فَيُقَالُ: احْلِفُوا، فَيَحْلِفُونَ ثُمَّ يُصْمِتُهُمُ اللّٰهُ، وَيَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ فَيُدْخِلُهُمُ النَّارَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8790 – على شرط مسلم

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کافر کو اس کے عمل کی وجہ سے شرم دلائی جائے گی ، وہ انکار کرے گا اور جھگڑا کرے گا ، اس کو کہا جائے گا ، تیرے پڑوسی تیرے خلاف گواہی دے رہے ہیں، وہ کہے گا: جھوٹ بول رہے ہیں ، پھر اس کو کہا جائے گا: تیرے گھر والے اور تیرے خاندان والے تیرے خلاف گواہی دے رہے ہیں، وہ کہے گا: یہ سب بھی جھوٹ بول رہے ہیں، پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم قسم اٹھاؤ، وہ قسم اٹھالیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کو خاموش کروادے گا، اور اس بندے کی زبان اس کے خلاف گواہی دے گی ، اور وہ دوزخ میں چلا جائے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8791 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، قَالَ: حَدَّثَ اَبُو بُرْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُوْنَ حَتّٰى لَوْ اُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِي دُمُوعِهِمْ لَجَرَتْ، وَاِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ الدَّمَ يَعْنِي مَكَانَ الدَّمْعِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8791 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک دوزخی لوگ روئیں گے ،(ان کے آنسوؤں کی مقدار اتنی زیادہ ہوگی کہ) اگر ان کے آنسوؤں میں کشتی چلانا چاہو تو چلائی جاسکے گی ، اور آنسوؤں کی بجائے ان کی آنکھوں سے خون نکلے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8792 – اَخْبَرَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُوْ الْوَلِيدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ، ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، ثَنَا فَرْقَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ اَبُوْ نَصْرٍ، ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ اَبِی الْحَسْنَاءِ ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ اُخِذَ سَبْعُ خَلِفَاتٍ بِشُحُومِهِنَّ فَيُلْقَيْنَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مَا انْتَهَيْنَ اِلٰى آخِرِهَا سَبْعِينَ عَامًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8792 – سنده صالح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر سات حاملہ اونٹنیاں ان کی چربیوں سمیت لے کر دوزخ کے اوپر کے کنارے سے پھینکے جائیں تو وہ ستر سال تک بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

8793 – حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ شَبِيبٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِیُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " اُتِيتُ بِالْبُرَاقِ فَرَكِبْتُ خَلْفَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَارَ بِنَا اِذَا ارْتَفَعَ ارْتَفَعَتْ رِجْلَاهُ، وَاِذَا هَبَطَ ارْتَفَعَتْ يَدَاهُ، قَالَ: فَسَارَ بِنَا فِی اَرْضٍ غُمَّةٍ مُنْتِنَةٍ حَتَّى اَفْضَيْنَا اِلٰى اَرْضٍ فَيْحَاءَ طَيِّبَةٍ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ اِنَّا كُنَّا نَسِيرُ فِی اَرْضٍ غُمَّةٍ مُنْتِنَةٍ، ثُمَّ اَفْضَيْنَا اِلٰى اَرْضٍ فَيْحَاءَ طَيِّبَةٍ، قَالَ: تِلْكَ اَرْضُ النَّارِ وَهٰذِهِ اَرْضُ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ قَائِمٍ يُصَلِّی، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا مَعَكَ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا اَخُوكَ مُحَمَّدٌ فَرَحَّبَ بِیْ وَدَعَا لِی بِالْبَرَكَةِ، وَقَالَ: سَلْ لِاُمَّتِكَ الْيُسْرَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ: هٰذَا اَخُوكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، قَالَ: فَسِرْنَا فَسَمِعْتُ صَوْتًا وَتَذَمُّرًا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا اَخُوكَ مُحَمَّدٌ فَرَحَّبَ بِیْ وَدَعَا لِی بِالْبَرَكَةِ، وَقَالَ: سَلْ لِاُمَّتِكَ الْيُسْرَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ: هٰذَا اَخُوكَ مُوسَى، قُلْتُ: عَلٰى مَنْ كَانَ تَذَمُّرُهُ وَصَوْتُهُ؟ قَالَ: عَلٰى رَبِّهِ، قُلْتُ: عَلٰى رَبِّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ عُرِفَ ذٰلِكَ مِنْ حِدَّتِهِ، قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَرَاَيْنَا مَصَابِيحَ وَضُوْءًا، قَالَ: قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذِهِ شَجَرَةُ اَبِيكَ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَتَدْنُو مِنْهَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَنَوْنَا فَرَحَّبَ بِیْ وَدَعَا لِی بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى اَتَيْنَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِی يَرْبُطُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَنُشِرَتْ لِیَ الْاَنْبِيَاءُ مَنْ سَمَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُسَمِّ، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ اِلَّا هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ

الثَّلَاثَةَ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ اَبُوْ حَمْزَةَ مَيْمُونُ الْاَعْوَرُ، وَقَدِ اخْتَلَفَتْ اَقَاوِيلُ اَئِمَّتِنَا فِيهِ وَقَدْ اَتٰى بِزِيَادَاتٍ لَمْ يُخْرِجْهَا الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي ذِكْرِ الْمِعْرَاجِ

❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا، میں جبریل امین علیہ السلام کے پیچھے اس پر سوار ہو گیا، وہ ہمیں لے کر روانہ ہوا، وہ جب اوپر اٹھتا تو اس کے پاؤں بھی اوپر اٹھتے، اور جب وہ نیچے آتا تو اس کے ہاتھ بلند ہوتے، یہ ہمیں ایک تاریک اور بدبودار جگہ لے گیا، پھر جب ہم خوشگوار زمین میں پہنچے تو میں نے کہا: اے جبریل ہم پہلے تاریک اور بدبودار جگہ سے گزرے پھر اس خوشبودار مقام پر آ گئے، یہ کون سے مقامات ہیں؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کہا: وہ دوزخ کی زمین تھی اور یہ جنت کی جگہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک آدمی کے پاس پہنچا وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، اس نے پوچھا: اے جبریل! یہ تیرے ساتھ کون ہیں؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، انہوں نے خوش آمدید کہا اور میرے لئے برکت کی دعا کی، اور مجھ سے کہا: آپ اپنی امت کے لئے آسانی مانگنا، میں نے پوچھا: جبریل! یہ کون ہیں؟ جبریل امین علیہ السلام نے بتایا کہ وہ آپ کے بھائی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں، پھر آگے بڑھ گئے، میں نے کچھ لوگوں کی آوازیں سنی، میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس آیا، اس نے کہا: اے جبریل علیہ السلام، یہ کون ہیں؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، انہوں نے بھی خوش آمدید کہا، اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی، اور مجھ سے کہا: اپنی امت کے لئے آسانی مانگنا، میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ آپ کے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میں نے کہا: ان کی آواز جو آ رہی تھی وہ کیا تھی؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کہا: وہ اپنے رب سے ہم کلام ہو رہے تھے، میں نے پوچھا: اپنے رب سے؟ جبریل نے کہا: جی ہاں۔ اس وجہ سے ان کی طبیعت کی شدت بالکل بجا ہے، ہم مزید آگے بڑھ گئے، ہم نے کچھ قندیلیں روشن دیکھیں، میں نے پوچھا: جبریل! یہ کیا ہے؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے بتایا کہ آپ کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درخت ہے، کیا آپ اس کے قریب جانا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ ہمیں ان کے قریب کر دیا گیا، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے برکت کی دعا کی، پھر ہم آگے بڑھ گئے اور بیت المقدس پہنچ گئے، اور جہاں پر انبیاء کرام علیہم السلام اپنے جانور باندھا کرتے تھے وہاں پر ہم نے براق کو باندھا، پھر میں مسجد میں داخل ہو گیا، وہاں پر تمام انبیاء کرام موجود تھے جن کے نام بیان کئے گئے ہیں وہ بھی موجود تھے اور جن کے نام نہیں بیان کئے گئے وہ بھی وہاں موجود تھے، میں نے ان سب کو نماز پڑھائی سوائے تین لوگوں کے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

❁❁ ابوحمزہ میمون الاعور اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ ہمارے ائمہ کے اقوال اس بارے میں مختلف ہیں، اس میں وہ اضافے موجود ہیں جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر معراج میں نقل نہیں کیا۔

8794 – اَخْبَرَنِي عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمَدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُحْشَرُ

هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ: صِنْفٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَصِنْفٍ يُحَاسَبُوْنَ حِسَابًا يَّسِيْرًا، وَآخَرُ يَجُوْزُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَمْثَالُ الْجِبَالِ الرَّاسِيَةِ فَسَاَلَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ، فَيَقُوْلُ: هٰؤُلَاءِ عُبَيْدٌ مِنْ عَبِيْدِي لَمْ يُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا وَعَلٰى ظُهُوْرِهِمُ الذُّنُوْبُ وَالْخَطَايَا حُطُّوْهَا وَاجْعَلُوْهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8794 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا تین گروہوں میں حشر ہوگا، ایک جماعت بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگی، ایک جماعت سے ہلکا پھلکا حساب لیا جائے گا، اور ایک اور جماعت ہوگی وہ اپنی پشت پر بلندوبالا پہاڑوں کی مانند گناہ لے کر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا حالانکہ وہ سب کچھ بہت اچھی طرح خود جانتا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میراوہ بندہ ہے جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا، اگرچہ ان کی پشت پر گناہوں اور خطاؤں کا انبار موجود ہے، لیکن ان کے گناہ ان سے ہٹا کر یہودیوں اور نصرانیوں پر ڈال دیئے جائیں اور اس کو میری رحمت سے جنت میں داخل کردو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8795 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمَكْرُ وَالْخَدِيْعَةُ وَالْخِيَانَةُ فِي النَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8795 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دھوکہ، فریب اور خیانت دوزخ میں (لے جانے والے کام) ہیں۔

8796 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرَوَيْهِ الصَّفَّارُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَطَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ بَعْدُ؟ فَاِذَا رَآهَا قَالَ: لَا مَرْحَبًا، ثُمَّ قَالَ: " اِنَّ مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ سَاَلَا اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَهْبِطَا اِلَى الْاَرْضِ فَاُهْبِطَا اِلَى الْاَرْضِ، فَكَانَا يَقْضِيَانِ بَيْنَ النَّاسِ فَاِذَا اَمْسَيَا تَكَلَّمَا بِكَلِمَاتٍ وَعَرَجَا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ، فَقُيِّضَ لَهُمَا بِامْرَاَةٍ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَاُلْقِيَتْ عَلَيْهِمَا الشَّهْوَةُ فَجَعَلَا يُؤَخِّرَانِهَا وَاُلْقِيَتْ فِيْ اَنْفُسِهِمَا، فَلَمْ يَزَالَا يَفْعَلَانِ حَتّٰى وَعَدَتْهُمَا مِيْعَادًا فَاَتَتْهُمَا لِلْمِيْعَادِ، فَقَالَتْ

عَلَّمَانِي الْكَلِمَةَ الَّتِي تَعْرُجَانِ بِهَا، فَعَلَّمَاهَا الْكَلِمَةَ، فَتَكَلَّمَتْ بِهَا فَعَرَجَتْ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَمُسِخَتْ، فَجُعِلَتْ كَمَا تَرَوْنَ، فَلَمَّا اَمْسَيَا تَكَلَّمَا بِالْكَلِمَةِ الَّتِي كَانَا يَعْرُجَانِ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ ، فَلَمْ يَعْرُجَا فَبُعِثَ اِلَيْهِمَا اِنْ شِئْتُمَا فَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ، وَاِنْ شِئْتُمَا فَعَذَابُ الدُّنْيَا اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ عَلٰى اَنْ تَلْتَقِيَانِ اللّٰهَ تَعَالٰى، فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَكُمَا وَاِنْ شَاءَ رَحِمَكُمَا، فَنَظَرَ اَحَدُهُمَا اِلٰى صَاحِبِهِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: بَلْ نَخْتَارُ عَذَابَ الدُّنْيَا اَلْفَ اَلْفَ ضِعْفٍ فَهُمَا يُعَذَّبَانِ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ "

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَتُرِكَ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ مِنَ الْمُحَالَاتِ الَّتِي يَرُدُّهَا الْعَقْلُ فَاِنَّهُ لَا خِلَافَ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ الصَّنْعَةِ فَلَا يُنْكَرُ لِاَبِيْهِ اَنْ يَخُصَّهُ بِاَحَادِيْثَ يَتَفَرَّدُ بِهَا عَنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8796 – قال النسائي متروك

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے ''اس کے بعد سرخی نمودار ہوگی ، جب کوئی اس کو دیکھے تو اس کا خوشدلی سے استقبال نہ کرے، پھر فرمایا: دو فرشتوں ہاروت اور ماروت نے اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کو زمین پر اتار دے ، ان کو زمین پر اتار دیا گیا، یہ لوگوں کے مابین فیصلے کیا کرتے تھے ، جب شام ہوتی تو کچھ کلمات پڑھتے اور ان کی برکت سے وہ آسمان میں چڑھ جاتے ، انہوں نے ایک انتہائی خوبصورت عورت کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا، اس عورت نے ان کو برائی کی دعوت دی ،لیکن فرشتے اس کو ٹالتے رہے، لیکن ان کے دل میں اس کی یاد رہنے لگی ، یہ دونوں اس سے رابطے میں رہے حتیٰ کہ ایک دن اس نے ان سے وقت طے کر لیا اور پھر مقررہ وقت پر ان کے پاس آ گئی ، اس نے کہا: پہلے مجھے تم وہ کلمات سکھاؤ جو پڑھ کر تم آسمانوں پر جاتے ہو، انہوں نے اس عورت کو وہ کلمات سکھا دیئے، اس نے فوراً وہ کلمات پڑھے اور آسمانوں کی جانب چڑھ گئی ،لیکن اس کو مسخ کر دیا گیا، اور پھر اس کو یوں بنا دیا گیا جیسا کہ تم اس کو دیکھتے ہو، جب شام ہوئی ، انہوں نے وہ کلمات پڑھے جن کو پڑھ کر وہ آسمانوں پر چڑھا کرتے تھے لیکن اس دن وہ اوپر کی جانب نہ چڑھ سکے ، ان کی جانب پیغام بھیجا گیا ، اگر تم چاہو تو تمہیں آخرت کا عذاب دیا جائے اور اگر چاہو تو قیامت تک تمہیں دنیا کا عذاب دیا جائے ، پھر جب قیامت میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری ملاقات ہو تو اس وقت اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور چاہے تو تم پر رحمت کرے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کی جانب دیکھا اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم دنیا ہی میں سزا کاٹیں گے چاہے وہ ہزار گنا زیادہ کیوں نہ ہو، چنانچہ ان کو قیامت تک عذاب ہوتا رہے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یحییٰ بن سلمہ کی ان کے والد سے روایت کردہ وہ حدیث چھوڑ دی گئی ہے کیونکہ یہ محالات میں سے ہے، عقل اس کو قبول نہیں کرتی کیونکہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وہ اہل فن میں سے ہیں، اس لئے کچھ بعید نہیں ہے کہ ان کے والد کی کچھ مخصوص احادیث ہوں جن کی روایت کرنے میں وہ منفرد ہوں۔

8797 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الطَّرَسُوْسِيُّ، ثَنَا

اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰى ابْنِ عُمَرَ وَاَبِي سَعِيدٍ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ مَبْلَغَ الْعَرَقِ مِنِ ابْنِ آدَمَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ، وَقَالَ الْآخَرُ: يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ وَاَشَارَ ابْنُ عُمَرَ فَخَطَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهِ بِالسَّبَّابَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8797 – صحيح

✧✧ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن انسان کے پسینے کی انتہا بیان کرتے ہوئے سنا ہے، ایک نے کہا: اس کے کانوں کی لو تک ہوگا، اور دوسرے نے کہا: وہ پسینے میں ڈوبی ہوگی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ کہتے ہوئے اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ کان کی لو کے درمیان خط کھینچا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8798 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ، ثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: عُدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْعُوْكًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ: تَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا اَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَاذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ اَصْحَابِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8798 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ایاس بن سلمہ بن الاکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک بیمار کی عیادت کے لئے گئے، میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج سے پہلے اتنا زیادہ بخار کبھی کسی کو نہیں دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں جو قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ گرم ہوں گے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت دو آدمی کھڑے تھے ان کو مراد لیتے ہوئے آپ نے فرمایا:)، یہ دو سوار آدمی جو منہ پھیرے کھڑے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حديث: 8798

صحيح مسلم - كتاب صفات المنافقين واحكامهم' حديث: 5096' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' من اسمه سلمة عكرمة بن عمار' حديث: 6122' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب المرتد - باب ما يحرم به الدم من الذ [illegible] زنديقا كان او غيره' حديث: 15663

8799 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا اَمْسَكَ عَلَيْهِ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8799 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دنیا ہی میں اس کے گناہ کی سزا دے دیتا ہے، اور جب کسی بندے کے ساتھ ''شر'' کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی سزا کو موخر کر دیتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو پوری سزا دے گا۔

8800 - اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو مُوسٰى سَهْلُ بْنُ كَثِيرٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: نَزَلْنَا مِنَ الْمَدَائِنِ عَلٰى فَرْسَخٍ فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ حَضَرَ وَحَضَرْتُ مَعَهُ فَخَطَبَنَا حُذَيْفَةُ، فَقَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ) (القمر: 1) اَلَا وَاِنَّ السَّاعَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ اَلَا وَاِنَّ الْقَمَرَ قَدِ انْشَقَّ، اَلَا وَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِفِرَاقٍ، اَلَا وَاِنَّ الْيَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ "، فَقُلْتُ لِاَبِي: اَيَسْتَبِقُ النَّاسُ غَدًا؟ قَالَ: يَا بُنَيَّ اِنَّكَ لَجَاهِلٌ، اِنَّمَا يَعْنِي الْعَمَلَ الْيَوْمَ وَالْجَزَاءُ غَدًا، فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰى حَضَرْنَا فَخَطَبَنَا حُذَيْفَةُ، فَقَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، يَقُوْلُ: (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ) (القمر: 1) اَلَا وَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِفِرَاقٍ، اَلَا وَاِنَّ الْيَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ، اَلَا وَاِنَّ الْغَايَةَ النَّارُ وَالسَّابِقُ مَنْ سَبَقَ اِلَى الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8800 – صحيح

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: آپ فرماتے ہیں: مدائن سے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہم نے پڑاؤ ڈالا، جب جمعہ آیا تو ہم جمعہ پڑھنے آئے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

''پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

خبردار بے شک قیامت قریب ہے، خبردار، چاند دو ٹکڑے ہو چکا، خبردار! دنیا جدائی کے بالکل قریب ہے، خبردار! آج

حدیث 8799

الجامع للترمذی ' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الصبر على البلاء ' حديث: 2377 'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه ' حديث: 1727 'مسند ابى يعلى الموصلى - سعيد بن سنان ' حديث: 4140

دوڑ ہے اور کل اس میں سبقت ہوگی۔ میں نے حضرت ابی سے کہا: کیا لوگ کل سبقت حاصل کریں گے؟ آپ نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے تم نادان ہو، اس سے مراد یہ ہے کہ آج عمل کا دن ہے اور کل اعمال کی جزاء ملے گی، جب اگلا جمعہ آیا تو ہم پھر جمعہ کے لئے حاضر ہوئے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

خبردار! دنیا جدائی کے قریب ہے، خبردار، آج مضمار ہے اور کل سباق ہے۔ خبردار انتہاء، دوزخ ہے۔ اور سبقت حاصل کرنے والا وہ ہے جو جنت کی جانب سبقت کر گیا۔

ۏۏ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8801 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَاْكُلُ التُّرَابُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ قِيلَ: وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مِثْلُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْهُ يُنْشَاُونَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8801 – صحيح

✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مٹی، انسان کا سب کچھ کھا جائے گی سوائے "عجب الذنب" کے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رائی کے دانے کے برابر ایک ہڈی ہے، اسی سے لوگوں کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔

ۏۏ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8802 – اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنْبَاَ مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: دَخَلَ نَفَرٌ مِنَ الْقُرَّاءِ عَلٰى اَبِي ذَرٍّ وَعِنْدَهُ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ عَلَيْهَا عَبَاءَةٌ قَطَوَانِيَّةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا مَجَاسِدٌ وَّلَا خَلُوقٌ، فَقَالَ اَبُو ذَرٍّ: اَتَدْرُونَ مَا تَقُولُ هٰذِهِ، تَاْمُرُنِي اَنْ آتِيَ الْعِرَاقَ وَلَوْ اَتَيْتُ الْعِرَاقَ لَقَالُوا: هٰذَا صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حديث: **8801**

صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في احوال الميت في قبره - ذكر وصف قدر عجب الذنب الذي لا تاكله الأرض من ابن' حديث: 3197' مسند احمد بن حنبل - مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث:11013' مسند ابي يعلى الموصلي - من مسند ابي سعيد الخدري' حديث:1351

حديث: **8802**

مسند احمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث ابي ذر الغفاري - حديث: 20890' مسند الحارث - كتاب الزهد' باب في الاقتصاد - حديث:1074

فَمَالُوا عَلَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا، وَإِنَّ خَلِيلِي اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّ جِسْرَ جَهَنَّمَ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ، وَفِي اَحْمَالِنَا اَفْسَادٌ لَعَلَّنَا اَنْ نَنْجُوَ مِنْهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ اَبُو قِلَابَةَ سَمِعَ مِنْ اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8802 – على شرط البخاري ومسلم إن كان أبو قلابة سمع من أبي ذر

✧✧ حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں: قاریوں کی ایک جماعت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئی، اس وقت ان کے پاس ایک سیاہ فام خاتون تھی، اس نے قطوانیہ برقعہ اوڑھ رکھا تھا، اس کے اوپر نہ مجاسد (زعفران یا عصفر کے رنگ) کا اثر تھا اور نہ اس پر خلوق (زعفرانی خوشبو) کا اثر تھا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ خاتون کیا کہہ رہی ہے؟ یہ کہہ رہی ہے کہ میں عراق میں آؤں، اگر میں عراق میں گیا تو لوگ کہیں گے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، پھر ہمارے پاس بہت ساری دنیا آئے گی، اور میرے دوست ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ پلصراط پھسلنے والی جگہ ہے اور ہمارے بوجھوں میں خرابیاں ہیں، شاید کہ ہم اس سے نجات پا جائیں۔

❀❀ اگر ابوقلابہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8803 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ) (الحج: 47) فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ فَذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَمَا يَوْمٌ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنَّمَا سَاَلْتُكَ لِتُخْبِرَنَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمَانِ ذَكَرَهُمَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِمَا فَكَرِهَ اَنْ يَقُوْلَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عَلْمٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ،

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8803 – على شرط البخاري

✧✧ حضرت عبداللہ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد

(وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ) (الحج: 47)

حدیث: 8803

جامع البيان في تفسير القرآن للطبري - سورة المعارج القول في تاويل قوله تعالى : سال سائل بعذاب واقع للكافرين - وقوله : تعرج الملائكة والروح في يوم ... 32283

''بے شک تمہارے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے بارے میں پوچھا: حضرت عبداللہ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے اپنا تعارف کروایا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ کون سا دن ہے جو پچاس ہزار سال کا ہوگا؟ اُس آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے میں تو آپ سے پوچھ رہا ہوں، آپ مجھے بتایئے، (آپ الٹا مجھ ہی سے پوچھنے لگ گئے ہیں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دودنوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا دن ہے، آپ رضی اللہ عنہما نے کتاب اللہ کے بارے میں بغیر علم کے کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

آخِرُ كِتَابِ الْاَهْوَالِ، وَهُوَ آخِرُ كِتَابِ الْجَامِعِ الصَّحِيحِ الْمُسْتَدْرَكِ، تَالِيفُ الْحَاكِمِ الْإِمَامِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى،

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ "

کتاب الاھوال مکمل ہوگئی ہے۔ امام حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن حمدویہ کی کتاب الجامع الصحیح المستدرک یہاں پر ختم ہوگئی۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ "

اللہ رب العزت کا کروڑہا کروڑ بار شکر ہے، جس نے اپنے ایک حقیر بندے کو حدیث پاک کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی آج ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ بمطابق ۶ اگست ۲۰۱۳ء بروز پیر شریف کو چھٹی جلد اور اس کی فہرست کا کام مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور قرآن وحدیث کی خدمت مزید جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat